صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

12 نومبر 1973ء

(16 شوال 1393ھ)

جلد 6 - شمارہ 6

سرکاری رپورٹ

14-2-77

مندرجات

(سوموار - 12 نومبر 1973ء)

	صفحہ
تلاوت قرآن پاک اور اس کا اُردو ترجمہ	383
وزیر اعلیٰ پنجاب کے انتخاب کا اعلان	384

قیمت 1 روپیہ

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا چھٹا اجلاس

سوموار ۔ 12 نومبر 1973ء

(دو شنبہ ۔ 16 شوال 1393ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ساڑھے آٹھ بجے صبح منعقد ہوا ۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے ۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۭ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ۝ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝

پ ۲۰ ۔ س ۲۹ ۔ رکوع ۱۶ ۔ آیات ۴۱ تا ۴۴

جن لوگوں نے اللہ کے سوا (اوروں کو) کارساز بنا رکھا ہے ان کی مثال مکڑی کی سی ہے کہ وہ بھی ایک طرح کا گھر بناتی ہے اور اس میں شک نہیں کہ تمام گھروں سے کمزور و بودا مکڑی کا گھر ہے کاش لوگ اس بات کو جانتے ۔

جس چیز کو (بعض) لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں خواہ وہ کچھ ہی ہو اللہ اس کو خوب جانتا ہے اور وہ غالب و حکمت والا ہے ۔

اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے سمجھانے کے لیے بیان کرتے ہیں اور اسے تو اہل دانش سمجھتے ہیں ۔ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حکمت کے ساتھ پیدا کیا ہے بلاشک ایمان والوں کے لیے اس میں نشانی ہے ۔

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ

وزیر اعلیٰ پنجاب کے انتخاب کا اعلان

مسٹر سپیکر ۔ اب سیکرٹری اسمبلی چیف منسٹر پنجاب کے الیکشن کے متعلق اعلان کریں گے ۔

سیکرٹری اسمبلی ۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کے عہدے کے لیے وقت مقررہ یعنی جمعہ 9 نومبر 1973ء 12-30 بجے دوپہر تک چار کاغذات نامزدگی داخل ہوئے جو چاروں ہی ایک ہی امیدوار کے حق میں تھے ۔ 10 نومبر 1973ء کو صبح دس بجے ان کی پڑتال کی گئی اور ایک کاغذ نامزدگی جو ہر طرح سے مکمل تھا ، درست قرار دیا گیا ۔ اس تاریخ کو بارہ بجے دوپہر سے قبل تک امیدواری سے دست برداری ہو سکتی تھی ، مگر کوئی دست برداری عمل میں نہ آئی ۔ لہذا ملک غلام محمد مصطفیٰ کھر صاحب سکنہ ڈیرہ کھراں ، موضع کھر غربی ۔ تحصیل کوٹ ادو ، ضلع مظفر گڑھ بلا مقابلہ ، یعنی متفقہ طور پر بطور وزیر اعلیٰ پنجاب منتخب قرار دیے جاتے ہیں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

رانا پھول محمد خان ۔ میں گزارش کروں گا کہ یہ فرمایا گیا ہے کہ کسی کاغذ نامزدگی کی واپسی عمل میں نہ آئی ۔ جب کوئی اور امیدوار ہی نہ تھا تو واپسی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ ایک ٹیکنیکل بات ہے ۔

I declare Mr. Ghulam Muhammad Mustafa Khar as the elected Chief Minister of the Punjab.

The House is adjourned till 8·30 a.m. tomorrow.

(اسمبلی کا اجلاس 13 نومبر 1973ء بروز منگل ساڑھے آٹھ بجے صبح تک کے لیے ملتوی ہو گیا) ۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا چھٹا اجلاس

منگل ۔ 13 نومبر 1973ء

(سہ شنبہ ۔ 17 شوال 1393ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ساڑھے آٹھ بجے صبح منعقد ہوا۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ
وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ
يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ
مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ
لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ
بِالشّٰكِرِيْنَ ۝

پ ۷ ۔ س ۶ ۔ رکوع ۱۲ ۔ آیات ۵۱ تا ۵۳

اور جو لوگ خوف رکھتے ہیں کہ اپنے پروردگار کے روبرو حاضر کیے جائیں گے (اور وہ جانتے ہیں کہ) اس کے سوا نہ تو ان کا کوئی دوست ہوگا اور نہ سفارش کرنے والا۔ ان کو اس (قرآن) کے ذریعہ نصیحت کرو تاکہ پرہیزگار بنیں۔

اور جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار سے دعا کرتے ہیں اور اس کی ذات کے طالب ہیں ان کو (اپنے پاس سے) مت نکالو ان کے حساب کی جوابدہی تم پر کچھ نہیں اور تمہارے حساب کی جوابدہی ان پر کچھ نہیں اگر ان کو نکالو گے تو بے انصافوں میں ہو جاؤ گے۔

اور اس طرح ہم نے بعض لوگوں کی بعض لوگوں (پر فضل کر کے) آزمائش کی ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ کیا یہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے ہم میں سے جن پر فضل کیا ہے۔ (اللہ نے فرمایا) بھلا کیا اللہ شکر کرنے والوں سے واقف نہیں ۔

وما علینا الا البلاغ

وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر غلام محمد مصطفیٰ کھر کی خدمت میں ہدیہ تہنیت

علامہ رحمت اللہ ارشد (بہاولپور ۔ 4) ۔ جناب صدر گرامی قدر ! میں سب سے پہلے اپنے واجب الاحترام رفقائے کار کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے جناب غلام مصطفیٰ کھر کے لیے یہ موقع فراہم کیا ہے کہ وہ متفقہ طور پر اس ایوان کے قائد منتخب ہوئے ہیں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

یہ فیصلہ باہمی احترام اور اس ایوان کی تقدیس کی بنیاد پر کیا گیا ہے اس کے بعد میں جناب ملک غلام مصطفیٰ کھر کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں خلوص دل سے دل کی عمیق گہرائیوں سے اور صمیم قلب سے اس لیے کہ عوام کے ایک منتخب نمائندے کی جگہ گورنری نہیں بلکہ چیف منسٹری ہے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

اور وہ واقعی اس عزت و احترام کے مستحق ہیں اس لیے کہ جس ملک کے اندر جناب ذوالفقار علی بھٹو جیسی شخصیت بلا مقابلہ منتخب نہ ہو سکے اس ملک کے 65 فیصد عوام کے ایوان نمائندگان میں ان کا بلا مقابلہ منتخب ہو جانا اور پورے پنجاب کے ایوان نمائندگان کا قائد ایوان منتخب ہو جانا ہر لحاظ سے ان کے لیے عزت و احترام کا باعث ہے ۔ جناب والا ۔ اگر آپ اجازت دیں تو آپ کی اجازت سے میں یہ عرض کروں گا کہ میں اس ایوان کے در و دیوار سے 1956ء سے روشناس ہوں اور میرا انداز فکر اور اس ایوان کی روایات کچھ مختلف رہی ہیں ۔

دل کو روؤں یا جگر کو میں
میری دونوں سے آشنائی ہے

ہم ان بنچوں پر بیٹھنے والے اس ایوان کا حصہ ہیں لیکن میں پوری وضاحت سے اور صاف گوئی سے واشگاف الفاظ میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ ہم پیپلز پارٹی کا حصہ نہیں ہیں اور ہم پیپلز پارٹی کے سیاسی افکار کی نفی پر

منتخب ہو کر یہاں آئے ہیں ۔ میں یہ بھی عرض کر دوں کہ میں اور میرے محترم رفقائے کار جنہوں نے حزب اختلاف کی خدمت کا یہ فریضہ مجھے سونپا ہے ہم شخصی انفرادی اور اجتماعی آزادی کے مسائل پر حکومت سے کوئی مفاہمت نہیں کریں گے ۔ یہ بھی میں عرض کر دوں کہ ہم آزادیٔ صحافت پر بھی کوئی مفاہمت ان کے ساتھ نہیں کر سکتے ۔ یہ بھی گزارش کر دوں کہ میں اور میرے رفقائے کار کسی حالت میں پیپلز پارٹی کا حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے سیاسی راہنماؤں پر تشدد ، ان کے خلاف مقدمات بنانے ، ان چیزوں پر بھی ہم کوئی مفاہمت نہیں کر سکتے ۔ اس ایوان میں جو بھی اچھی بات حکومت کی طرف سے آئی ہم پورا پورا تعاون کریں گے ۔ خلوص دل سے کریں گے ۔ ایمانداری سے کریں گے ۔ ہماری دیانت اور امانت کا تقاضہ یہ ہے کہ جنہوں نے ہمیں منتخب کر کے بھیجا ہے ہم ہر حال میں ان کی نمائندگی کا حق ادا کریں گے اور جو بھی اچھی لیجسلیشن اس ہاؤس میں ہوگی اس کے ساتھ ہم پوری طرح سے تعاون کریں گے ۔

جناب والا ۔ آپ کی اجازت سے میں یہ reference کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جناب کو یاد ہوگا کہ جب ہاؤسنگ کا بل اس ایوان میں پیش ہوا تھا تو ہم نے اس کو resist کیا ۔ ڈیڑھ مہینے تک وہ بل پاس نہ ہو سکا اور اب آپ کو یہ معلوم ہے کہ اس کو پاس ہوئے ابھی پندرہ روز بھی نہیں گزرے یا ایک مہینہ نہیں گزا اور اس کے اندر دو ترمیمیں آ چکی ہیں ۔ تو یہی جناب قائد ایوان سے میں گزارش کروں گا کہ جو بھی لیجسلیشن ہو جو بھی یہاں قانون سازی ہو اس کو سوچ سمجھ کر اور اچھی طرح سے دیکھ بھال کر ، جانچ پڑتال کے بعد ، چھان بین کے بعد یہاں پیش کیا جائے ۔

جناب والا ۔ میں جناب کی اجازت سے یہ بھی گزارش کروں گا ۔ اپنی اپنی عادت ہوتی ہے اپنے اپنے خصائل ہوتے ہیں ۔ فضائل کی بات تو میں نہیں کرتا ۔ محاسن کی بات میں نہیں کرتا کیونکہ میں ان سے عاری ہوں ۔ میں جانے والے چیف منسٹر صاحب کو یقیناً خراج تحسین پیش کروں گا کہ انھوں نے اس ایوان کے کسی ممبر کے درمیان کوئی امتیازی سلوک روا نہیں رکھا اور میں جناب قائد ایوان سے بھی ضرور گزارش کروں گا کہ اس ایوان کے کسی ممبر کے

ساتھ کوئی امتیازی سلوک نہ رکھا جائے۔ مجھے اس بات کا بھی حق پہنچتا ہے کہ میں ان کی خدمت میں بطور مشورہ کے بطور گزارش کے یہ بھی عرض کر دوں کہ اپنے رفقائے کار کا یعنی میرا مطلب یہ ہے کہ وزراء کا انتخاب اس انداز سے کریں کہ ان کی عزت میں ان کے احترام میں اضافہ ہو۔ ایسے وزراء کو، ایسے اشخاص کو، ایسے افراد کو کوئی عہدہ نہ دیں جن سے ان کی عزت و احترام کو کسی قسم کا بھی نقصان کا اندیشہ ظاہر ہو۔

ان گزارشات کے ساتھ میں ایک بار پھر ملک غلام مصطفیٰ کھر صاحب کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔ میرا ذاتی تعلق خاطر بھی ان سے ہے۔ اور چونکہ اس وقت وہ قائد ایوان ہیں۔ بڑے احترام کے ساتھ ان کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔ آخر میں ایک بات میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اس ملک کے اندر بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں جن کا وجود تک نہیں ہوتا۔ لیکن اس پر قیاس آرائی ضرور ہو جاتی ہے۔ میں آپ کے توسط سے پریس کی خدمت میں جن کا میں بہت احترام کرتا ہوں (کیونکہ میں انہی میں سے ہوں) یہ کہنا چاہتا ہوں کہ نہ ہی ملک غلام مصطفیٰ کھر صاحب نے یہ خواہش ظاہر کی اور نہ ہی ہم میں سے کسی نے یہ سازش کی کہ وہ بلا مقابلہ منتخب ہوں۔ جناب والا۔ یہ جس طرح میں نے یہ کہا ہے اور جس طرح میں نے یہ گزارش کی ہے۔ اس ایوان کی تقدیس اور احترام باہمی کی بنیادوں پر یہ فیصلہ کیا گیا تھا۔ شکریہ۔

میاں خورشید انور (ملتان۔ 12)۔ جناب سپیکر۔ میں جناب ملک غلام مصطفیٰ کھر صاحب کو خوش آمدید کہتے ہوئے اس ایوان میں فخر محسوس کرتا ہوں کہ ملک صاحب اس لئے میرے نزدیک قابل احترام ہیں کہ انہوں نے اس ملک میں آمریت کے خلاف جد و جہد کی۔ ملک غلام مصطفیٰ کھر صاحب نے جو کہ پاکستان پیپلز پارٹی کے بانی ارکان میں سے ہیں صعوبتیں برداشت کیں۔ بالآخر عوام کی تائید کے ساتھ آمریت کو ختم کرنے میں وہ کامیاب رہے۔

جناب والا۔ میں جناب غلام مصطفیٰ کھر کا اس لیے احترام کرتا ہوں کہ پنجاب کے عوام کی واضح اکثریت ان کی ہمنوا ہے اور ان کے ساتھ ہے۔

اور انشاء اللہ تعالیٰ اگر انہوں نے اچھے کام کیے تو ان کے ساتھ رہے گی۔ جناب والا۔ میں جناب کی وساطت سے جناب ملک غلام مصطفیٰ کھر سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ ان سے قبل آنے والے وزرائے اعلیٰ کی بسترں پر تھوڑی سی نظر ڈالیں۔ تو ان کے کام میں آسانیاں ہو جائیں گی۔

جناب والا۔ قیام پاکستان کے بعد ایک ایسے بزرگ وزیر اعلیٰ ہیں جن کو قائد اعظم کی تائید حاصل تھی۔ جن کو قائد اعظم اور قائد ملت کا اعتماد حاصل تھا۔ اس صوبے کے عوام کا اعتماد حاصل تھا۔ کیونکہ انہوں نے تحریک آزادی میں نمایاں کردار ادا کیا تھا۔ بہت بڑی بڑی قربانیاں پیش کیں۔ بالکل اسی طرح جس طرح اس وقت جناب ملک غلام مصطفیٰ کھر کو نہ صرف عوام کی تائید اور اعتماد حاصل ہے۔ بلکہ ان کو اپنے قائد عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو کا بھی مکمل اعتماد حاصل ہے۔

جناب والا۔ قیام پاکستان کے بعد بننے والی وزارت زیادہ دیر تک قائم نہ رہ سکی۔ اس کی بہت سی وجوہات ہو سکتی ہیں لیکن میرے نزدیک اس کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ اس وقت کے قائد ایوان نے اسمبلی کو اعتماد میں لینا چھوڑ دیا۔ اپنی کابینہ کو اعتماد میں لینا چھوڑ دیا۔ اور کابینہ کے باہر اپنے دوستوں کا ایک ایسا گروپ قائم کیا جس میں کچھ خوشامدی لوگ بھی شامل تھے اور وہ غیر سرکاری مشیر ان سے اپنے غلط مشوروں کے ساتھ غلط کام لیتے رہتے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کابینہ میں اختلافات پیدا ہو گئے اور وہ مقبول ترین وزارت بڑی جلدی فارغ کر دی گئی۔

جناب والا۔ اس کے بعد اس ملک میں عام انتخابات ہوئے۔ یہ 1951ء کی بات ہے۔ اس وقت بھی ملک غلام مصطفیٰ کھر کی طرح پنجاب کو ایک نہایت نوجوان اور ایک نہایت خوبصورت لیڈر میسر آیا۔ وہ اتفاق سے نہایت قابل۔ زیرک اور دیانتدار آدمی تھا۔ باوجودیکہ اس کو اس ہاؤس کی مکمل اور واضح اکثریت کا اعتماد حاصل تھا۔ لیکن وہ بھی زیادہ دیر تک کامیاب نہ رہ سکا۔ حالانکہ اس نے چند ایک اچھی اصلاحات بھی نافذ کرنے کی کوشش کی۔ اچھے کام کرنے کی کوشش کی۔ اور صوبے کے مسائل حل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اس کی ناکامی کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ اس جوانی

آدمی نے اپنی قابلیت اور تدبر کے باوجود اور اپنی جمہوریت نوازی کے باوجود اپنے اصل مقاصد کو بھول کر جمہوریت کو ختم کرنے کے بعض گھناؤنے اقدامات اٹھائے۔ انھوں نے پریس کا گلا دبانے کے لیے یہاں کے مقبول ترین اخبارات کو دبانے کی کوشش کی۔ انھوں نے جناب والا۔ ایک ایسا گروپ قائم کرنے کی کوشش کی جو ذات پات میں یقین رکھتا تھا۔ دھاندلی اور دھڑے بندی کی پارٹی پر یقین رکھتا تھا۔ ان کی پارٹی کے ایک بہت بڑے افسر جو کہ غالباً انسپیکٹر جنرل پولیس تھے۔ ان کو انھوں نے اپنا چچا بنا رکھا تھا۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ باوجودیکہ اس شریف آدمی کے ساتھ مرکز کی حکومت مکمل تعاون کرتی تھی۔ لیکن اس کو جمہوریت سے فرار۔ اخبارات اور شہری آزادی کو دبانے اور سلب کرنے کی سزا میں بہت جلد فارغ ہونا پڑا۔

جناب والا۔ میں یہ تمام معروضات اس لیے عرض کر رہا ہوں کہ جناب ملک غلام مصطفیٰ کھر کو اگرچہ اس اسمبلی کی مکمل اور بہت واضح اکثریت کا اعتماد حاصل ہے اور عوام کا اعتماد حاصل ہے۔ لیکن ان کی کامیابی کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ جس جمہوریت کے لیے جد و جہد کرتے رہے ہیں۔ جس جمہوریت کے لیے انھوں نے آمریت کے خلاف ٹکر لی ہے۔ اس جمہوریت پر مکمل اعتقاد رکھتے ہوئے اس ایوان کی بالا دستی کو تسلیم کروائیں۔ جناب والا۔ اگر انھوں نے شہری آزادیاں بحال کیں۔ اگر انھوں نے پریس کی آزادی بحال کی۔ اگر وہ اس صوبہ کے غریب عوام کے دکھوں کا صحیح علاج کر سکے تو میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ان کو کوئی طاقت بھی کسی دیگر حربے سے یعنی ووٹ کے علاوہ اور جو حربے اس وقت سننے میں آ رہے ہیں ان کے ذریعے ان کو نہیں اتار سکے گی۔

جناب والا۔ ملک غلام مصطفیٰ کھر صاحب اس وقت وزیر اعلیٰ بنے ہیں۔ جس وقت صوبہ میں مہنگائی انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ بے روزگاری انتہا کو پہنچ چکی ہے اور سمگلنگ، چور بازاری، رشوت، دھاندلی، دھونس ان چیزوں کا زور ہے۔ سیاسی مخالفین کو دبایا جا رہا ہے۔ ان تمام حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے میں جناب ملک غلام مصطفیٰ کھر سے یہ اپیل کروں گا کہ وہ نہایت ٹھنڈے دل سے تمام حالات کا جائزہ لیں۔ ایڈمنسٹریشن کو

درست کریں ۔ ان عوامی دکھوں کا مداوا تلاش کریں اور مجھے یقین ہے کہ اگر انہوں نے ان تمام معروضات پر غور فرمایا ۔ تو یقیناً اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ ان کی کامیابی کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ ایک اعلیٰ قسم کی ایڈمنسٹریشن ثابت ہو ۔ اسمبلی کی بالا دستی ہو ۔ اخبارات کو آزادی نصیب ہو ۔ شہری آزادیاں بحال ہوں ۔

جناب والا ۔ ان معروضات کے ساتھ میں برسر اقتدار پارٹی سے بھی اپیل کروں گا کہ وہ اپنے اندر اس قسم کا ڈسپلن پیدا کریں ۔ تا کہ قائد ایوان کو دیانتداری اور محنت سے کام کرنے میں آسانیاں پیدا ہوں ۔ شکریہ

خان امیر عبداللہ خان روکڑی (میانوالی ۔ 2) ۔ جناب سپیکر ۔ سب سے پہلے میں اپنے قائد کی پر زور تائید کرتا ہوں اور اس کے بعد میں اپنی اور اپنی پارٹی کی طرف سے جناب کھر صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں ۔

جناب والا ۔ کافی لمبی چوڑی تقاریر ہوئی ہیں ۔ میں مختصراً عرض یہ کروں گا کہ جناب کھر صاحب سے اس وقت جب کہ وہ ہاؤس کے لیڈر ہوئے ہیں میں یہ توقع رکھتا ہوں کہ وہ ہر جمہوری لحاظ سے اپنے فرائض میں کوتاہی نہیں کریں گے ۔ جناب والا ۔ میں اتنا عرض کروں گا کہ ہمیشہ دستور پہلے سے یہ چلا آیا ہے کہ میجارٹی پارٹی کا جو لیڈر ہوتا ہے وہ خود بخود ہاؤس کا بھی لیڈر ہوتا ہے اور وزیر اعلیٰ ہوتا ہے ۔ اس مرتبہ بھی یہی پوزیشن تھی کہ کھر صاحب کو میجارٹی پارٹی کی تائید حاصل تھی اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ پارٹی کا فیصلہ نہایت صحیح اور پنجاب اور ملک کے لئے خاص طور پر مفید ثابت ہوگا ۔ اس کے علاوہ جناب والا میں یہ عرض کروں گا کہ ایک شخص اپنی پارٹی کے بھروسے یا اپنی پارٹی کی تائید کی وجہ سے اور بغیر کسی امداد کے اس ہاؤس کا لیڈر منتخب ہو سکتا ہے تو یہ چیز زیادہ بہتر اور مناسب ہے ۔ بلکہ ضروری ہے کہ ہم ان کے ساتھ پورا تعاون کریں اور اتفاق کریں ۔ ہم نے بھی ایک طریقہ سے ان کو اپنا لیڈر تسلیم کیا ہے تاکہ جمہوری طریقہ سے ان کو ایوان کا اعتماد حاصل ہو اور جو جمہوری قدم وہ اٹھانا چاہیں ان کے لئے کسی وقت بھی رکاوٹ کا باعث نہ بنے ۔ جناب والا ۔ میں ان سے توقعات رکھتا ہوں اور انشاءاللہ تعالیٰ میرا یہ یقین ہے کہ جو قدم وہ اٹھائیں گے وہ درست ہوگا اور مجھے

ان کی قابلیت اور دیانت پر پورا بھروسہ اور یقین ہے۔

جناب والا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پنجاب نے پاکستان بننے کے بعد اس وقت تک مختلف ادوار میں مختلف مصیبتیں جھیلی ہیں اور وہ ہمیشہ پاکستان کے لئے قربانی دیتا رہا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ آئندہ بھی وہ پاکستان کو قائم رکھنے کے لئے قربانیاں دیتا رہے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب کے غریب عوام کا اس کو پورا اعتماد حاصل ہے اور وہ پنجاب کے عوام کے حقوق کی حفاظت ہر لحاظ سے کرے گا۔ مجھے یہ بھی امید ہے کہ ایوان کے لیڈر اپنی جمہوری روایات کو برقرار رکھیں گے اور اس ایوان کی نمائندگی انشاءاللہ تعالیٰ پوری طرح کریں گے۔

میرے دوستوں نے سابقہ وزراء کا ذکر کیا اور چیف منسٹروں کی وزارتیں توڑنے کا بھی ذکر کیا۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس سے پہلے جب پاکستان بنا تو اس وقت نواب ممدوٹ مرحوم (خدا ان کو جنت نصیب کرے) پاکستان کا ایک نہایت ہی نیک نیت اور پر خلوص سپاہی تھا اس نے اپنے وقت میں کوئی ایسا واقعہ نہیں کیا جس کی وجہ سے ان پر اعتراض کیا جا سکے۔ میں اپنے قابل احترام دوستوں سے عرض کروں گا کہ نواب ممدوٹ نہ سازشی تھا نہ بد دیانت تھا۔ بات صرف اتنی تھی کہ لیاقت علی خان مرحوم کی قربت ان کو حاصل نہیں تھی۔ میں نواب ممدوٹ کے ساتھیوں میں سے تھا اس لئے وضاحت کرنا ضروری تھی۔ نواب ممدوٹ جتنا عرصہ بھی رہے انہوں نے ہمیشہ اور ہمیشہ پاکستان کی بہتری کا خیال کیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے اور کچھ نہ سوچا۔ وہ پاکستان کے بلکہ ہندوستان کے سب سے بڑے زمیندار تھے۔ انہوں نے اپنی جاگیر۔ اپنی جائیداد سب قربان کردی اور انہوں نے کبھی یہ خیال نہ کیا کہ آیا پاکستان بننے کے بعد میرا علاقہ پاکستان میں رہے گا یا نہیں رہے گا۔ آج ان شخصیتوں کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ ان کے ارد گرد خوشامدیوں کا ٹولہ تھا۔ ہو سکتا ہے کیونکہ خوشامدی تو ہر جگہ پہنچ جاتے ہیں لیکن بہر صورت میں نے اس لئے وضاحت کی کیونکہ ایسا کرنا ضروری تھا۔ میں دولتانہ صاحب کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ بہر صورت میں بیٹھنے سے پہلے دوبارہ جناب کھر صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور ان کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

سردار امجد حمید خان دستی (مظفر گڑھ۔ 1) ۔ جناب سپیکر۔ ابھی ابھی نشست سنبھالنے سے پیشتر مجھے سیکرٹری صاحب کی طرف سے یہ مژدہ سنایا گیا کہ آج سوالات کا وقفہ نہیں ہوگا اور جو ایجنڈا کل جاری کیا گیا تھا اس کے مطابق کارروائی نہیں ہوگی اور یہ کہ آج کی کارروائی اپوزیشن کی طرف سے مبارک سلامت کی کارروائی پہ مشتمل ہوگی۔ اور اسی پہ تکمیل پذیر ہوگی۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ مبارک سلامت کی کارروائی یہاں محض رسمی نہیں ہونی چاہیئے بلکہ اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کچھ دل کی باتیں بھی کہنی چاہئیں اور کچھ دل کی باتیں سننی چاہیں۔ اور جناب والا میرے دل کی باتیں کرنے کے لئے حق شفع بھی ہے۔ وہ حق سب سے زیادہ اس لئے بنتا ہے کہ ملک صاحب اور میں نہ صرف یہ کہ ایک ہی ضلع کے ہیں .....

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ ملک صاحب اس وقت پورے ایوان کے قائد ہیں اس لئے دستی صاحب کا حق شفع تو نہیں بنتا ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ میں اپنے حق شفع سے بحق قائد حزب اختلاف دستبردار ہوتا ہوں ۔ تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس لحاظ سے اگر حق شفع نہیں ہے تو اس لحاظ سے مجھے کچھ ایسی باتیں کرنے کا سب سے زیادہ حق حاصل ہے کہ ہم تحصیلوں کے لحاظ سے مختلف ہیں وہ کوٹ ادو کے ہیں اور میں مظفر گڑھ کا ہوں ۔ اتفاق کی بات ہے کہ جس علاقے سے وہ الیکشن ایم این اے کا لڑے اور جن لوگوں نے ان پر اعتماد کیا اس سے 10 دن کے بعد اس بندہ ناچیز پر صوبائی اسمبلی کے انتخاب میں لوگوں نے اعتماد کیا ۔ تو ان حالات میں کچھ معروضات ہیں جو میں ان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں ۔ میرا ان کے ساتھ کچھ قلبی تعلق رہا ہے اس وجہ سے کہ ایوب خان کے ابتدائی دور میں وہ کچھ عرصہ کے لئے ان کے ساتھی رہے ۔ لیکن جب انہوں نے غور و خوض کیا کہ وہ راستہ ملک اور قوم کے لئے مناسب نہیں تو انہوں نے اور راستہ اختیار کیا تو وہ گواہ ہیں اور ان کو یاد ہوگا کہ نہ صرف میں نے بلکہ میرے رفقا نے میرے والد

محترم نے ان کی بے حد حوصلہ افزائی کی اور جس کا انہوں نے اچھے موڈ میں اعتراف بھی کیا ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ اس ہاؤس میں ایک منفرد حیثیت سے چیف منسٹر کی حیثیت سے بیٹھے ہیں ۔ منفرد میں اس لئے کہتا ہوں کہ آج تک یہ حیثیت کسی وزیر اعلیٰ کو نصیب نہیں ہوئی ۔ وہ میں اس لئے کہتا ہوں کہ جس وقت پاکستان مکمل تھا تو اس وقت اپنے ممبروں کی تعداد کے لحاظ سے سب سے زیادہ طاقتور حصہ مشرقی پاکستان کا تھا لیکن اس وقت سب سے زیادہ طاقتور حصہ اس ملک کا صوبہ پنجاب ہے ۔ اور صوبہ پنجاب میں ایک پارٹی کو اس قدر واضح اکثریت حاصل ہے جیسا کہ پاکستان بننے کے بعد مسلم لیگ کو اکثریت حاصل تھی ۔ اتنے عرصہ کے بعد پہلی دفعہ یہ ہوا ہے کہ اس پارٹی کو ایک واضح اکثریت حاصل ہوئی ۔ اور پھر یہ منفرد حیثیت بطور وزیر اعلیٰ ملک غلام مصطفیٰ کھر کی اس لئے بھی ہے کہ ان کو حسن اتفاق سے اپوزیشن کی طرف سے بھی کم از کم نوے فیصد دورن خانہ یا بیرون خانہ پورا اعتماد مل رہا ہے اور جو باقی ہیں وہ دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے ساتھ کس طرح کا سلوک ہوتا ہے ۔ میری اپنی پوزیشن یہ ہے کہ اگر ملک غلام مصطفیٰ کھر صاحب اس صوبہ کے لئے اس ملک کیلئے اور جمہوریت کے فروغ کیلئے۔ یہاں اچھائیوں کو فروغ دینے کے لئے اپنی سعی اور اپنی محنت کو بروئے کار لائے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ سب سے بڑا ساتھی وہ مجھے پائینگے ۔ اور مجھے اس میں کوئی شرم اور ندامت محسوس نہیں ہو گی ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ Point of personal explanation.

جناب والا ۔ جناب امجد حمید خان دستی صاحب بے حد جمہوریت پسند انسان ہیں ۔ با اخلاق ہیں اور تعلیم یافتہ ہیں لیکن انہوں نے جو یہ فرمایا ہے کہ ان کو 90 فیصد تائید حاصل ہے اس مجلس میں وہ خود شریک تھے جس میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ یہ انتخاب بلا مقابلہ ہونا چاہیے ۔ اس لئے دوران خانہ یا بیرون خانہ کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ اس میں جناب امجد حمید خان دستی صاحب نے چونکہ مکمل طور پر جناب حزب اختلاف کا ذکر کیا ہے جس میں

میں بھی آتا ہوں ۔ میں ان کے فیصلہ میں شامل نہیں تھا لیکن میں نے یہ فیصلہ پسند کیا اگرچہ میں وہاں حاضر نہیں تھا ۔ میں ان کی اطلاع کے لیے یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں اور یہ بات ریکارڈ پر آ جانی چاہیے کہ ہماری حزب اختلاف حکومت کی حزب اختلاف ہے نہ کہ ملک کی ۔ اور ہم ہر کام میں یعنی جو اچھا کام ہوگا حکومت کی مکمل حمایت کرتے رہے ہیں اور کریں گے اور جہاں حکومت غلط کام کرے گی وہاں گرفت کریں گے ۔ احتجاج کریں گے اور اپنی آواز اٹھائیں گے چاہے سنی جائے یا نہ سنی جائے ۔ جناب والا ۔ حزب اختلاف میں اکثر ایسے لوگ بیٹھے ہیں جو کبھی بھی اقتدار کے ساتھی نہیں رہے اور کبھی بھی اقتدار میں نہیں رہے ۔ مجھے افسوس ہے کہ جناب امجد حمید خان دستی صاحب کو غلط فہمی ہوئی ہے کہ یہاں کسی نے درون خانہ کوئی سمجھوتہ کر رکھا ہے حالانکہ جیسا کہ علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی سمجھوتہ ہوا ہے تو اس سمجھوتہ میں یا اس میٹنگ میں یا میری پارٹی کا کوئی آدمی شامل نہیں تھا ۔ جناب دستی صاحب اس میں موجود تھے ۔

جناب والا ۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں کبھی اقتدار کا ساتھی نہیں رہا ۔ میں کبھی بھی اقتدار میں نہیں رہا اور اتفاق سے شروع سے آج تک حزب اختلاف میں ہوں اور حزب اختلاف میں رہوں گا ۔ * * *

* * * * * * * * *

* * *

مسٹر سپیکر ۔ سردار صاحب ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ میاں خورشید انور صاحب کی تقریر کا وہ حصہ جو سردار امجد حمید خان دستی صاحب کی ذات کے متعلق ہے میں اس کو حذف کرنے کا حکم دیتا ہوں ۔ دوسرے میں سردار امجد حمید دستی سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو پارٹیوں کی سیاست ہے اور جہاں تک ان کی تنظیم یا ان کے فیصلوں کا تعلق ہوتا ہے وہ اس ہاؤس کا موضوع نہیں ہوتا ۔ آج میں اس میں تھوڑا سا liberal ہوں کہ آج ہم ایک خاص موقع کے لیے یہاں پر جمع ہیں جو ایک بڑا تاریخی حیثیت کا حامل ہے ۔ اس ایوان اور

---

* بحکم مسٹر سپیکر حذف کر دیا گیا ۔

اس کے در و دیوار نے پہلی مرتبہ ایک ایسا وزیر اعلیٰ منتخب کیا ہے جس کو کسی نے نامزد نہیں کیا ۔ بلکہ اس ایوان نے متفقہ طور پر منتخب کیا ہے ۔ (نعرہ ہائے تحسین) ۔ تو میں آج نہیں چاہتا تھا کہ کسی فاضل رکن کی تقریر میں مداخلت کروں یا اس کو ٹوکوں ۔ مگر اس ایوان کی روایات میں ہے کہ جب بھی کبھی کوئی خاص موقع ہوتا ہے تو یہ کوشش کی جاتی ہے کہ کسی فاضل رکن کی تقریر میں اس کو ٹوکا نہ جائے ۔ خود اراکین بھی عام طور پر اس روایت کے حامل ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود آج کچھ ایسا موقع پیدا ہوا ہے اور میں توقع کرتا ہوں کہ ایسا موقع اب اس کے بعد کبھی پیدا نہیں ہوگا ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ مجھے غلط طور پر سمجھا گیا ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ Point of personal explanation.

جناب والا ۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے ہمیشہ اس حقیقت کو محسوس کیا ہے اور اس کے متعلق آپ نے کئی بار ارشاد فرمایا ہے کہ ہماری پارٹی ایک پارٹی نہیں ہے بلکہ یہ combined opposition ہے ۔ اس میں افکار پر یا خیالات پر اختلاف ممکن نہیں بلکہ یقینی ہو سکتا ہے ۔ میں نے صرف اتنی گزارش کی تھی کہ جب یہ فیصلہ ہوا کہ ملک غلام مصطفیٰ کھر صاحب کو بلا مقابلہ قائد ایوان مقرر کیا جائے تو اس فیصلہ میں جناب امجد حمید خان دستی بھی موجود تھے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سردار امجد حمید خان دستی ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ آپ کو یاد ہوگا کہ اس فیصلہ میں ہماری طرف سے کوئی اعتراض نہیں ہوا تھا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ کسی پارٹی کے اندرونی معاملات کو جو انہوں نے اپنی پارٹی میں طے کیے ہوں اس ہاؤس میں discuss نہیں کیا جا سکتا ۔ ہاؤس میں یہاں کے متعلق بات ہو سکتی ہے ۔ یہ نہیں کہ کسی نے اپنے گھر بیٹھ کر کوئی فیصلہ کیا ہے تو اسے یہاں زیر بحث لایا جائے ۔ اس لیے میں معزز رکن سے یہ درخواست کروں گا کہ جو وہ فرمانا چاہتے ہیں وہ فرمائیں ۔ اپنی ذات کے متعلق جھگڑے باہر جا کر طے کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے اشارتاً یہی بات کہی تھی ۔ میں سمجھتا تھا کہ سردار صاحب سمجھ گئے ہوں گے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا نہ کوئی ذاتی جھگڑا ہے ۔ نہ اجتماعی جھگڑا ہے ۔ نہ انفرادی جھگڑا ہے اور کوئی جھگڑا ہی اس پر نہیں ہوا ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ یہ ایوان متفق ہے ۔ اس کے متعلق کسی کو انکار نہیں ہے اور میرا خیال ہے کہ اس کی وضاحت اس لیے ہم سب چاہ رہے ہیں اور جیسا کہ علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب نے فرمایا ہے کہ اس وقت جتنے صاحبان تھے انھوں نے صرف اتفاق ہی نہیں کیا بلکہ پر زور تائید کی ہے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس میں غلط فہمی پیدا ہوئی ہے ۔ در اصل کوئی ایسے الیکشن کا سوال پیدا نہیں ہوتا کیونکہ اس میں کسی کو اختلاف نہیں تھا ۔ گو اس میں کسی کو اختلاف نہیں تھا اس کے باوجود یہ انتخاب بلا مقابلہ ہوا ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ گورنمنٹ کے ساتھ دل و جان سے میری طرف سے ہمیشہ اس سے پہلے بھی تعاون ہوا ہے اور جس طریقہ سے ہوا اس کا ذکر کر رہا تھا کہ ہمیشہ تعاون ہوتا رہا ہے ۔ اس کی نشاندھی کل کے اخبار "جمہور" کے ایڈیٹوریل میں کی گئی تھی ۔ اس کے حوالہ سے میں بات کرنا چاہتا تھا ۔ بہر حال میں مختصراً عرض کر دوں کہ ملک غلام مصطفیٰ کھر صاحب کو اس ہاؤس میں دونوں اطراف سے اس قدر طاقت اور اختیارات اور اس قدر اعتماد حاصل ہے کہ میں اس پر ان کو مبارکباد دینا چاہتا تھا ۔ چونکہ یہ اعتماد دونوں اطراف سے ہے اس وجہ سے ان کی یہ حیثیت بطور وزیر اعلیٰ منفرد ہے ۔ تو میں یہ عرض کرتا ہوں کہ چونکہ منفرد حیثیت ۔ سب سے زیادہ اختیارات اور سب سے زیادہ طاقت کئی سالوں کے بعد ان کو نصیب ہوئی ہے ۔ اس وجہ سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ اس ملک میں سب سے زیادہ با اختیار آدمی ہیں ۔ کیونکہ اختیارات کا سر چشمہ یہ صوبہ پنجاب ہے ۔ اگر صوبہ پنجاب میں کسی ایک شخص کو سب سے زیادہ اعتماد ۔ سب

سے زیاد تعاون حاصل ہے تو وہ ملک غلام مصطفیٰ کھر صاحب کی ذات کو ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین) تو اس وجہ سے میں کہتا ہوں کہ بطور وزیر اعلیٰ ان کی منفرد حیثیت ہے۔ لیکن اس منفرد حیثیت کے باوجود میں یہ سمجھتا ہوں کہ جہاں انہیں مبارکباد پیش کروں وہاں میں یہ کہوں کہ اے جوان سال جوان وقت وزیر اعلیٰ آپ کو اپنے کج کلاہ کی مبارک۔ لیکن اس کج کلاہ کے ساتھ اس کج کلاہ کو بار گراں سمجھیے ذمہ داریوں کا۔ فرائض کا۔ اور اگر یہ فرائض اور ذمہ داریاں بطریق احسن پوری ہوئیں تو یقین جانیں کہ یہ اعتماد جو پورے اس ہاؤس کا ہے یہ زیادہ سے زیادہ ہوتا جائے گا اور آپ کو اپنے کام میں قطعاً کوئی مشکل نہیں آئے گی کوئی دقت نہیں آئے گی۔ جو پہلے آپ کو اختیارات حاصل تھے وہ مرکز کی طرف سے تفویض کیے گئے تھے اور یہ آپ نے اپنے حق سے اختیارات حاصل کیے ہیں۔ اس لیے صحیح راستے پر اور اس صوبہ کی بہتری اور بہبودی کے راستے پر جب بھی آپ گامزن ہوں گے تو انشاء اللہ یہ ہاؤس پوری طرح متفقہ طور پر آپ کے ساتھ ہوگا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کی قیادت میں یہ صوبہ جس کی نشاندھی میرے ساتھی میاں خورشید انور صاحب نے کی ہے کہ مہنگائی بے روزگاری اور سمگلنگ میں پس رہا ہے اس کا مداوا بھی آپ کریں گے۔

اس کے ساتھ ساتھ جو حقوق اس صوبے کو حاصل نہیں ہیں۔ میں ان کی بھی نشاندھی کرنا چاہتا ہوں کہ اپنے دور حکومت میں وہ حقوق جو اسے حاصل نہیں ہیں ان کو حاصل کرنے کے لیے اپنی پوری جد و جہد اور اپنی پوری سعی استعمال کریں۔ مثلاً سب سے بڑا کام اور سب سے بڑا احسان اس صوبے پر یہ ہوگا کہ وہ صوبہ جو اس ملک کی زرعی پیداوار کا 3/4 حصہ پیدا کرتا ہے اس کو رقبے کے لحاظ سے اور پیداوار کے لحاظ سے پانی کا 3/4 حصہ ملنا چاہیے اس میں آپ کی جد و جہد میں تمام ہاؤس آپ کے ساتھ ہوگا۔

مسٹر سپیکر۔ جغرافیائی تصحیح کرنا سپیکر کے فرائض میں شامل نہیں ہے۔ ویسے رقبے کے متعلق آپ کی رائے صحیح نہیں ہے۔ آپ اپنی تقریر جاری رکھیے۔

سردار امجد حمید خان دستی۔ مجھے رقبے کے مطابق آپ کے ساتھ اتفاق ہے اس تصحیح کا میں آپ کا شکر گزار ہوں لیکن پیداوار کے لحاظ سے یہ اس

صوبے کا حق ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح میں نے آپ سے جناب سپیکر ۔ اتفاق کیا آپ بھی میرے ساتھ اتفاق فرمائیں گے کہ جہاں اس صوبے کے ساتھ کسی قسم کی حق تلفی ہو وہ کمی جناب غلام مصطفیٰ کھر کی قیادت میں جو انہیں اس ہاؤس کا اعتماد حاصل ہوا ہے پوری ہونی چاہیے ۔ اور اس صوبے کے تمام حقوق حاصل ہونے چاہئیں ۔ جو اب تک حاصل نہیں ہوئے ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں ان کو اپنے دلی جذبات اور اپنے قلبی جذبات کے ساتھ مبارکباد عرض کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ وہ اپنی عہد وزارت میں نہایت کامیاب وزیر ہوں گے اور قوم ملک اور ملت اور اس صوبے کی بہبود اور بہتری کے لیے اور جمہوری اقدار کے فروغ کے لیے اور پریس کی آزادی کے لیے ہمیشہ پیش پیش رہیں گے ۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ اس امر میں وہ مجھے سب سے بڑا ساتھی پائیں گے ۔

مسٹر ناصر علی خان بلوچ (لائل پور ۔ 13) ۔ جناب سپیکر ۔ یہ امر میرے لئے انتہائی مسرت کا موجب ہے کہ میں اس معزز ایوان کے قائد اور ان کے وزیر اعلیٰ کے متفقہ انتخاب اور اہم ترین ذمہ داریوں کو سنبھالنے پر اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے ہدیہ تبرک پیش کروں ۔ جناب سپیکر ۔ یہ ہدیہ تبرک کوئی رسمی نہیں ہے ۔ جیسا کہ میرے فاضل دوستوں نے فرمایا ہے ۔ ملک غلام مصطفیٰ کھر صاحب متفقہ طور پر اور بلا مقابلہ وزیر اعلیٰ منتخب ہوئے ہیں ۔ اس کے علاوہ انہوں نے اپنے گورنری کے دور میں بھی اپنی برسراقتدار پارٹی کے ممبران کے علاوہ حزب اختلاف کے ممبران کے ساتھ کوئی امتیازی سلوک نہیں رکھا اور انہوں نے ہماری ہر جائز بات پر اتفاق فرمایا ہے۔ جناب والا ۔ یہ ایک جمہوری اصول ہے کہ ہمیشہ اکثریتی پارٹی کی طرف سے قائد ایوان اور وزیر اعلیٰ کا انتخاب ہو اور اسی اصول و عمل کے پیش نظر اس ایوان کی فضا کو خوشگوار بنانے کے لئے حزب اختلاف نے آپ کے متفقہ انتخاب کا فیصلہ کیا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ ہم لوگ بھی امید کرتے ہیں کہ وہ اس خیر سگالی کے جذبہ کو بروئے کار لاتے ہوئے وسیع القلبی کا ثبوت دینگے ۔ جیسا کہ اس معزز ایوان کی روایت چلی آ رہی ہے کہ ہم نے ہر جائز بات کے ساتھ اتفاق کیا ہے اور ہر جائز بات کو متفقہ طور پر منظور کیا ہے ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم آئندہ

بھی اسی طرح ہر جائز بات پر ان کے ساتھ تعاون کا ہاتھ بڑھائیں گے۔ چنانچہ جناب سپیکر میں یہ بھی گذارش کرنا چاہتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ ہمارے وزیر اعلیٰ اپنی بے پناہ عظیم صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اس معزز ایوان کے ہر رکن کے فرائض کی انجام دہی میں معاون ثابت ہوں گے جناب سپیکر مجھے یقین ہے کہ وہ یقینی طور پر جمہوریت کی فضا کو قائم رکھیں گے آخر میں ان کو ایک بار پھر ہدیہ تبرک پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ ہم سب لوگ دیانتداری اور صحیح معنوں میں قوم اور ملک کی خدمت کرسکیں۔

ملک محمد علی خان (لاہور۔14) ۔ جناب سپیکر ۔ میں غلام مصطفیٰ کھر صاحب کو صوبہ پنجاب کا وزیر اعلیٰ منتخب ہونے پر دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اس وقت ہم جس قدر دلی اطمینان اور مسرت کا اظہار کریں وہ کم ہے۔ آپ نے گورنری کا عہد ایسے سیاسی اور اقتصادی حالات میں سنبھالا تھا جو یقیناً پنجاب کی تاریخ کا نمایاں باب کہلاتا ہے۔ جناب والا۔ صوبہ پنجاب پاکستان کا بازوئے شمشیر زن رہا ہے اور علم و حکمت ' تہذیب و ثقافت کا گہوارہ رہا ہے۔ اس کے ساتھ نظم و نسق بھی ایسے ہاتھوں میں ہونا چاہیے جو مستقل مزاجی اور مردانگی ' سیاسی معاملہ فہمی کے ساتھ ساتھ ملکی سالمیت اور قومی جذبات سے سرشار ہو اور اس میں یقیناً ملک غلام مصطفیٰ کھر پورے اتریں گے۔ ان کا انتخاب بطور وزیر اعلیٰ صوبہ پنجاب کے لئے بہتر ہوگا۔ آپ قائد عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو کے رفیق کار اور ان کے اچھے برے وقت میں جان نثار اور دوست رہے ہیں اور آج بھی ان کے احکام کی پابندی کو اپنا فرض منصبی سمجھتے ہوئے وہ فخر محسوس کرتے ہیں۔ جناب والا۔ منافقت کو تو ہم اخلاقی، سیاسی اور مذہبی جرم سمجھتے ہیں۔ محض مطلب بر آری کے لئے تعاون کمینگی سے تعبیر کرتے ہیں۔ میں ایک آزاد ممبر ہوں لیکن مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے باعث میرے ضمیر نے گوارہ نہ کیا کہ بچا کچھا پاکستان عزیز وطن بھی سیاسی رقابتوں کی نظر ہو جائے۔ چنانچہ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ پیپلز پارٹی جو ملک کی اکثریتی جماعت ہے۔ ملک و ملت کی بہبود کے لئے کام کر رہی ہے۔ اسی جذبے کے تحت میں نے شروع سے آج تک پیپلز پارٹی کا ساتھ دیا ہے۔

جناب والا ۔ میں نے حزب اقتدار سے بھی تعاون کیا ہے اور آج میں اپنی شمولیت کا باضابطہ طور پر اعلان کرتا ہوں ۔ (نعرہ ہائے تحسین) اور دعا کرتا ہوں کہ جناب غلام مصطفیٰ کھر کو اللہ تعالیٰ اس صوبہ کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسٹر محمد حنیف رامے ۔

مسٹر محمد حنیف رامے (لاہور ۔ 6) ۔ جناب والا ۔ آج پاکستان پیپلز پارٹی کے ارکان کی جانب سے ہم اپنے نئے قائد ایوان کو دلی و جان سے ہدیہ مبارک باد پیش کرتے ہیں اور انہیں اس ایوان میں خوش آمدید کہتے ہیں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا ۔ ملک غلام مصطفیٰ کھر آج اس ایوان میں نہیں آئے ۔ ان کا اس ایوان کی جانب سفر اس دن شروع ہو گیا تھا جب دسمبر 1967ء کے ایک دن پاکستان پیپلز پارٹی کا پرچم اس شہر لاہور میں بلند کیا گیا تھا اور آمریت کے خلاف قائد عوام اور ان کے ساتھیوں نے ایک نئی جد و جہد کا آغاز کیا تھا ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا ۔ اس سرزمین وطن پر جو تیرہ تاریک سالوں تک آمریت کے سایوں میں سسکتی رہی یہ پہلا اعلان بہادری تھا ۔ یہ پہلا اعلان جرأت تھا ۔ یہ پہلا اعلان ایمان تھا کہ طاقت کا سرچشمہ عوام ہوتے ہیں اور آمریت ایک کاغذی شیر ہوتی ہے جس کے ساتھ مقابلے میں خون تو بہہ سکتا ہے لیکن بالآخر فتح عوام کی ہے اور آمریت کو شکست نصیب ہوتی ہے ۔ جناب والا ۔ اس دن سے جمہوریت کا سفر شروع ہوا اور آج یہ جمہوریت کا کاروان اپنی منزلیں طے کرتا ہوا اس مقام پر پہنچ چکا ہے کہ جمہوریت کے کاروان کو ایک ایسا سالار ۔ ایک ایسا مجاہد جس نے قائد عوام کے دست و بازو کی طرح اس تمام جد و جہد میں صبح و شام اور دن رات کام کیا آج وہ ہمارے قائد کی صورت میں اس ایوان میں بیٹھا ہے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا ۔ جمہوریت کا یہ کاروان 1970ء کے انتخابات میں اپنی ایک اور منزل مارتا ہے اور یہ اس منزل کی نشانیاں ہیں کہ آج اس ایوان میں

اس عوامی جد و جہد کرنے والی پارٹی کی اتنی عظیم اکثریت موجود ہے۔ جناب والا۔ یہی کارواں آگے بڑھتا ہے اور دسمبر 1971ء کو ایک طویل اور دکھ بھری جد و جہد کے بعد جب اس ملک کو شکست ہو چکی تھی۔ جب ملک دونیم ہو چکا تھا۔ ملک دو ٹکڑے ہو کر لہولہان ہے اس وقت اس کی حکومت بنتی ہے اور جناب والا۔ ان تاریک دنوں میں ایک امید کی شعاع جاگتی ہے اور ذوالفقار علی بھٹو قائد عوام پاکستان کے سربراہ بنتے ہیں اور دنیا جو دیکھ رہی ہے وہ یہ کہتی ہے کہ دیکھیں یہ لوگ جن کے بہت بڑے بڑے دعوے تھے یہ کس طرح اس ڈگمگاتی ہوئی کشتی کو پار لگاتے ہیں۔ لیکن آفرین ہے قائد عوام کی قیادت کو اور آفرین ہے ان کے ساتھی غلام مصطفیٰ کھر کی صبح شام کی سعی مسلسل کو۔ انہوں نے جب ان کی قیادت میں جس طرح سیاسی جد و جہد کی تھی اسی طرح جب حکومت کی ذمہ داریوں کو سنبھالا اور ایسے تاریک دنوں میں سے نہ صرف پاکستان پیپلز پارٹی کو حکمران بنا کر باہر لائے بلکہ انہوں نے پاکستان کی کشتی کو ساحل مراد کی جانب ایک لیا اور عظیم ولولہ دیا جس سے آج ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے اس کشتی کو اس موڑ سے گزار لیا ہے جس میں ہم بھنور میں تھے۔ ہم منجدھار میں تھے۔ اب کنارہ ہمارے سامنے ہے۔ جناب والا۔ پھر یہ جمہوریت کا کارواں 24 اپریل کو ایک اور منزل مارتا ہے جب 13 سال سے یہاں مارشل لاء کے تحت اور اس کے مختلف روپوں کی صورت میں چلنے والی حکومتوں کا خاتمہ ہوتا ہے اور مارشل لاء نہ صرف ایک مرتبہ بلکہ ہمیشہ کے لئے اس پاکستان کے صفحہ تاریخ سے مٹ جاتا ہے اور قائد عوام یہ اعلان کرتے ہیں کہ آج کے بعد کسی کو یہ جرات نہیں ہوگی کہ اس ملک کے دستور کو ملیا میٹ کرے جیسا کہ پہلے ہوتا آیا ہے اور آئندہ اس ملک کے دستور کے ساتھ کھیلنے والوں کو اس کی مہلت نہیں دی جائے گی اور اسے غدار قرار دیا جائے گا۔ 21 اپریل 1972ء کو ایک عبوری دستور نافذ کیا جاتا ہے اور اس کے بعد وہ سہانا دن آتا ہے جو پاکستان کی تاریخ کا ایک یادگار دن ہے۔ جب پاکستان کے تمام سیاسی عناصر باہم متفق ہو کر پاکستان کے لئے ایک مستقل دستور کی تشکیل کرتے ہیں اور پھر 13 اور 14 اگست کی درمیانی شب کا وہ سہانا لمحہ ہمیں ہمیشہ

یاد رہے گا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ اسی لمحے کی برکت ہے کہ آج ہمارے پرانے گورنر جناب ملک غلام مصطفیٰ کھر اسی دستور کی روشنی میں جس دستور نے اس انجمن کو۔ اس ایوان کو۔ اس اسمبلی کو تمام دوسرے ایوانوں سے بالا دست قرار دے دیا ہے۔ جناب والا۔ یہ اسی دستور کا کرشمہ ہے کہ اس نے اس اسمبلی کی بالا دستی قائم کرکے اس ایوان کے قائد کو ایک بالا دست حکمران بنا دیا ہے۔ اس لئے آج اسی دستور کی بدولت اس ایوان کی یہ حیثیت ہے کہ اس کا قائد دراصل پورے پنجاب اور پورے صوبے کا قائد ہے۔ اسی دستور کی یہ برکت ہے کہ اوپر والی قومی اسمبلی کے قائد بھی پورے ملک کے سربراہ ہیں اور صحیح معنوں میں پوری طاقت ان کے ہاتھ میں ہے۔

جناب والا۔ یہ جمہوریت کا ایک عظیم کرشمہ تھا کہ یہ نیا دستور آیا اور اسی دستور کے تحت ہم نے یہ دیکھا کہ وہ سفر جو شروع ہوا تھا اس سفر نے بالآخر جناب غلام مصطفیٰ کھر کو گورنری کے بجائے چیف منسٹر بننے کے لئے آمادہ کیا اور آج جہاں ہم انہیں خوش آمدید کہہ رہے ہیں وہاں ہمیں یہ تسلی ہے کہ یہ تمام سفر ایک اصول کے تابع ہوا اور یہ تمام سفر عوام کی شرکت کے ساتھ ہوا اور ان کی خوش دلی سے ہوا اور اس لئے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جناب قائد ایوان! صرف ہم آپ کو خوش آمدید نہیں کہہ رہے بلکہ ہمارے پیچھے اس ملک کا ایک ایک بچہ آپ کو خوش آمدید کہہ رہا ہے کیوں کہ آپ کو خوش آمدید کہنے کا مطلب ہے کہ ہم اس دستور کو خوش آمدید کہیں جس کے ساتھ اس ملک کے عوام کی۔ اس ملک کے غریب لوگوں کی امیدیں اور امنگیں وابستہ ہیں اور جسے تمام سیاسی عناصر نے خواہ وہ حزب اختلاف سے تعلق رکھتے ہوں یا حکومت سے تعلق رکھتے ہوں اس دستور کے بنانے میں حصہ لیا اور اس کے نفاذ پر خوشی کا اظہار کیا۔

جناب والا! ہم آپ کے ساتھ کام کرتے رہے ہیں۔ ہم ان دنوں میں، ان راتوں میں، ان اندھیروں اور تاریک لمحات میں آپ کے ساتھ کام کرتے رہے ہیں جب قربانیاں ہی قربانیاں تھیں، جب مصیبتیں ہی مصیبتیں تھیں، جب

منزل بہت دور نظر آتی تھی ، جب آمریت کے سائے بڑے گہرے منڈلا رہے تھے اور ہم نے دیکھا کہ آپ نے اس دور میں بھی کس طرح ، کس شد و مد سے ، کس جد و جہد کے ساتھ اور کس ولولے کے ساتھ کام کیا ۔ ہم نے ہمیشہ آپ کو قائد عوام کے دائیں ہاتھ پہ دیکھا ۔ جناب والا ! اس کے بعد ہم نے آپ کے ساتھ حکومت میں بھی کام کیا ہے اور ہم نے دیکھا ہے کہ آپ نے کس طرح ان مشکل حالات پر قابو پایا ہے ۔ اب آپ کی ذمہ داریوں میں اور بھی اضافہ ہو گیا ہے ۔

جناب والا ! تمام لوگ یہ کہتے ہیں ، تمام لوگ یہی مطالبہ کرتے ہیں کہ تبدیلی ہونی چاہیے ، انقلاب آنا چاہیے ، بہتری ہونی چاہیے ۔ لیکن چاہنے والے بھی عموماً یہ کہا کرتے ہیں کہ تبدیلی آئے تو سہی ، لیکن ہمارے بارے میں کوئی تبدیلی نہ ہو ۔ ہمارے قائد حزب اختلاف نے یہاں وزراء کے بارے میں کچھ کہا ہے اور دیگر دوستوں نے بھی اس سلسلے میں کہا ہے ۔ جناب والا ! میں ایک ایسے ساتھی کے طور پر ، جو آپ کی حکومت میں ایک وزیر کے طور پر بھی کام کرتا رہا ہے ، آپ کو پیشکش کرتا ہوں کہ قائد ایوان ! آپ اس ملک کی ، اس صوبے کی بہتری کے لیے تبدیلیاں کیجیے اور سب سے پہلے بے شک میری تبدیلی کیجیے ، میرے ساتھیوں کی تبدیلی کیجیے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

لیکن ہم ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جو تبدیلیوں کا نام تو لیں ۔ لیکن جب تبدیلیوں کی باری آئے تو ہم کہیں کہ ہمیں تو ایک طرف رکھ دیا جائے لیکن باقیوں کی تبدیلیاں کر دیجیے ۔ نہیں جناب والا ! ہم ان لوگوں میں سے ہیں کہ اگر آپ کے راستے میں خندق آ جاتی ہے تو ہماری لاشوں سے اس خندق کو پاٹ دیجیے اور اس کے اوپر سے عوامی کارواں کو گزار دیجیے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

قائد ایوان ! ہم اس جذبے کے ساتھ آپ کو تعاون کی پیشکش کرتے ہیں اور قائد ایوان ! ہم اس جذبے کے ساتھ آپ کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ آپ اس صوبے کے لیے جو کچھ بھی کریں گے ، ہم دل و جان سے آپ کے ساتھ ہوں گے خواہ اس میں ہماری جانیں جائیں ، ہماری عزت جائے ۔ ہماری کوئی بھی

قربانی اس میں آپ کو درکار ہو ، ہم اس کے لیے تیار ہیں ۔ ان الفاظ کے ساتھ ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں ۔ خدا حافظ ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر سپیکر ۔ چیف منسٹر ۔

وزیر اعلیٰ (ملک غلام محمد مصطفیٰ کھر) ۔ جناب سپیکر ! اس سے پہلے کہ میں کچھ کہوں ، میں ایک چیز واضح کر دینا چاہتا ہوں ۔ ویسے تو میں بھی سیاست میں ہوں اور اس لیے سیاسی تقریر ہی ہوگی ۔ مجھے یہ کہا گیا تھا اور تقریر بھی لکھ کر لائی گئی تھی ، ایک نہیں کئی اور بہت سے پوائنٹس بھی لکھ کر دیے گئے کہ آپ کو یہ کہنا ہے اور وہ کہنا ہے ۔ لیکن میں نے سمجھا کہ آج میں وہی کچھ کہوں گا ، جو میرا دل کہے گا ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

کیونکہ میں اس ایوان میں آج کسی کے خیالات اور جذبات کی ترجمانی نہیں کرنا چاہتا بلکہ میں اپنے جذبات کی اور اپنے خیالات کی ترجمانی کرنا چاہتا ہوں ۔ آغاز میں اس بات سے کرنا چاہتا ہوں کہ سیاست صرف اسی کا نام نہیں کہ انسان اسمبلی میں تو تقریر کچھ کرے اور باہر اس کا عمل کچھ اور ہو ۔ کہے کچھ اور اس کے معنی کچھ ہوں ۔ میں جو کچھ کہوں گا ، سوچ سمجھ کر کہوں گا اور اس کے معنی وہی ہوں گے ، جو میں کرنا چاہوں گا ۔

سب سے پہلے ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے اور خدا اور خدا کے رسول پر بھروسہ رکھنے والے انسان کی حیثیت سے میں خدا کا شکرگزار ہوں کہ جس نے مجھے یہ حیثیت اور اقتدار دیا ہے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

اس کے بعد میں اپنے قائد کا شکرگزار ہوں کہ جنہوں نے مجھے اہل قابل سمجھا ۔ آج ہی نہیں ، بلکہ مجھے اس سے پہلے گورنر بنایا اور اس وقت گورنر بنایا جب لوگوں کی اکثریت کا یہ خیال تھا کہ میں اس میں کامیاب نہیں ہو سکوں گا ۔ میں نہیں کہتا کہ میں کامیاب ہوا ۔ سب سے پہلے آپ سوچ سکتے ہیں کہ کامیابی تھی یا ناکامیابی تھی ۔ لیکن میرے قائد کا جو انتخاب تھا وہ ان

کی مہربانی تھی ، میں اس قابل نہیں ہوں ۔ میں اس جماعت کا اور قائد عوام کا صحیح معنوں میں سچا خادم ہوں ۔ یہ صرف کہنے کی بات نہیں ۔ جب بھی کوئی موقع آیا ، میں نے ہمیشہ یہ ظاہر کیا اور یہ بات درست ہے کہ عہدہ یا اس کے بعد میں اپنی جماعت کا شکرگزار ہوں کہ جس نے قائد عوام کے فیصلے کو قبول کیا ہے اور مجھے اپنا لیڈر ماننے میں قائد عوام سے پورا تعاون کیا ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

اس کے بعد میں حزب اختلاف کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے اکثریت کی رائے کو قبول کیا ہے ۔ یہاں میں ایک بات کہوں گا ۔ ساری اپوزیشن کے متعلق تو بات نہیں کر سکتا ۔ لیکن پنجاب کی پارلیمنٹری پارٹی کی اپوزیشن کے متعلق میں کہہ سکتا ہوں کہ انھوں نے جب بھی کوئی کام کیا ، اس میں محب وطن ہونے کا ثبوت دیا ہے اور کبھی کوئی ایسا کام نہیں کیا جس سے ملک کی سالمیت اور جمہوریت کو نقصان پہنچے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

میرے دوست نے ابھی یہ کہا ہے کہ under-hand means سے معاہدہ ہوتا ہے یا کوئی سمجھوتہ ہوتا ہے ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اپوزیشن کے کسی فرد کے ساتھ میرا اس قسم کا کوئی معاہدہ نہیں ہوا ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

صوبائی اسمبلی کے ممبر جنھیں ہزار ہا لوگوں نے ووٹ دے کر منتخب کیا ہے ، اگر میں ان سے یہ توقع کروں کہ وہ اس قسم کی کوئی بات کریں گے تو میں سمجھوں گا کہ میں بہت چھوٹی حرکت کر رہا ہوں ۔ میں ایسی حرکت کبھی نہیں کروں گا ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

ہمیشہ میرے تعلقات اور دوستی سب سے اصولوں پر رہی ہے اور میں یہ سب کے سامنے کہتا ہوں کہ قائد حزب اختلاف کے ساتھ میرے تعلقات بہت پرانے ہیں ۔ مجھے یہ ماننے میں کوئی شرم نہیں اور نہ ان کو ہونی چاہیے ۔ ہم انسان ہیں اور ہمارے تعلقات رہے ہیں ۔ نہ ان کو کبھی خیال تھا کہ آج میں یہاں آؤں گا اور نہ مجھے خیال تھا کہ وہ وہاں ہوں گے ۔ وہ 1962ء میں مجھے

ملے تھے اور ہمارے تعلقات اسی طرح چلے آ رہے ہیں ۔ سیاست میں کبھی کوئی ایسا موقع نہیں آیا جہاں ہم نے ایک دوسرے کو استعمال کرنے کی کوشش کی ہو اور نہ وہ ایسے آدمی ہیں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

اسی طرح آج میں حزب اختلاف کو ایک یقین دلاتا ہوں ۔ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں میں اس کا ثبوت دوں گا اور حقیقتاً آپ کو وقت بتائے گا کہ کوئی بھی اہم فیصلہ آپ کے مشورے کے بغیر نہیں ہوگا ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

میرے دوست نے پانی اور پنجاب کے دوسرے اہم معاملات کے متعلق بات کی ہے ۔ میں یہ کبھی نہیں سمجھتا کہ اپنی پارٹی کا لیڈر ہونے کی حیثیت سے مجھے یہ حق حاصل ہے کہ میں پنجاب کے جو فیصلے چاہوں کر سکتا ہوں ۔ پنجاب میری ملکیت نہیں ہے ۔ وہ سارے پنجاب کے عوام کی ، پاکستان کی اور آپ کی ملکیت ہے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

اس لیے ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم پنجاب کے مفاد کو اور پاکستان کے مفاد کو سامنے رکھیں ۔ پنجاب اکثریت کا صوبہ ہے ۔ لیکن صرف یہ نہیں ، جہاں ہمیں پنجاب کے مفاد کا خیال کرنا ہے ، وہاں پنجابی کو بڑا دل رکھنے کی بھی ضرورت ہے ۔ پاکستان کے لیے یہ مثال رہی ہے کہ پنجابیوں نے ہمیشہ قربانیاں دی ہیں اور آئندہ بھی پنجابی قربانی دیں گے ۔ لیکن اس حد تک نہیں کہ بنیادی حقوق دینے کے لیے تیار ہوں ۔ جیسے آپ نے کہا ، ہماری پیداوار کافی زیادہ ہوتی ہے ۔ یہ بات درست ہے ۔ پچھلی دفعہ خاص طور پر بلوچستان اور فرنٹیئر میں گندم کی قلت ہو گئی ۔ ہمارے پاس گندم موجود تھی ۔ ہمارے سیکرٹریٹ میں خیال تھا کہ اگر وہاں قلت ہے تو یہ سنٹر کی ذمہ داری ہے کہ وہ گندم دیں ۔ ہم نہیں دے سکتے ، کیونکہ یہ ہم نے خود حاصل کی ہے اور یہ ہمارا حق ہے ۔ میں نے کہا کہ پنجاب جو کچھ پیدا کرے گا وہ سارے پاکستان کا حق ہے ۔ مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمارا اسلام پر یقین ہے ۔ اسلام میں یہ ہے کہ اگر آپ کا ہمسایہ بھوکا سوئے تو آپ کی نیند حرام ہو جائے ۔ ہم یہ کیسے برداشت کر سکتے ہیں کہ فرنٹیئر کے پٹھان کے پاس تو

کھانے کو گندم نہ ہو اور پنجابی کا پیٹ بھرے ۔ اگر پیٹ خالی رہے گا تو پنجابی کا بھی خالی رہے گا ، پٹھان کا بھی خالی رہے گا ، بلوچ کا بھی خالی رہے گا ، سندھی کا بھی خالی رہے گا اور اگر پیٹ بھرے گا تو سب کا بھرے گا ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر ! ہم پاکستان پیپلز پارٹی کے فرد ایک خاص مقصد سے آئے ہیں ۔ لوگوں نے ہمیں قائد عوام کی شخصیت کو اور پاکستان پیپلز پارٹی کے نام کو ووٹ دیے ہیں ۔ یہاں پہلے میں ایک بات واضح کر دوں ۔ میرے دوست دستی صاحب نے ابھی فرمایا ہے کہ ان کے والد صاحب سے میری ملاقات ہوئی تھی ۔ یہ بات درست ہے ۔ جس دن میں نے ایوب خان کے خلاف پہلا بیان دیا تھا اس کے بعد جب میں مظفر گڑھ میں گیا تھا تو ان سے میری ملاقات ہوئی اور میں ان کی بے حد عزت کرتا ہوں ۔ میرے والد اور ان کے والد کی تقریباً ایک عمر ہوگی ۔ ایک دوسرے سے ہمارے سیاسی اختلافات رہے ہیں ۔ لیکن ذاتی طور پر کبھی اس قسم کی مخالفت نہیں ہوئی کہ ہم ایک دوسرے کو گلہ دے سکیں ۔ کیونکہ وہ آپوزیشن میں تھے میری ان سے ملاقات ہوئی اور ان کے الفاظ مجھے یاد ہیں انھوں نے مجھے کہا تھا کہ ہمیں فخر ہے آپ پر ، آپ نے جو کارنامہ سرانجام دیا ہے ہمیں اس پر فخر ہے اور ایک وقت آئے گا کہ تم مجھے اپنے ساتھ پاؤ گے اور میں تو اس وقت کے انتظار میں ہوں کہ جس وقت اب الیکشن ہوگا اور انھوں نے اپنی زبانی کہا تھا کہ چاہے میری جتنی بھی عمر ہے ۔ اس عمر میں بھی میں جوتی کے بغیر گرم ریت پر آپ کے لیے ووٹ مانگنے کے لیے لوگوں کے پاس جاؤں گا ۔ یہ ان کے الفاظ ہیں اور انھوں نے اپنی زبان سے کہے تھے ۔ ۔ ۔ ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

۔ ۔ ۔ ۔ لیکن جس وقت الیکشن ہوا تو اس وقت میرے چاچا مجھے مل گئے ۔ میں ووٹ لینے کے لیے جا رہا تھا تو میں نے کہا چاچا آپ چل تو رہے ہیں ریت پر جوتی کے بغیر لیکن میرے لیے نہیں کسی اور کے لیے ۔ چاچا آپ میرے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ (قہقہے)

۔۔۔۔ تو جہاں آپ نے مجھے یہ عزت بخشی ہے۔ آج میں ہاؤس میں ایک چیز کا اور بھی یقین دلانا چاہتا ہوں۔ چاہے ممبر صاحبان اس طرف بیٹھے ہوں یا اس طرف بیٹھے ہوں۔ جو بھی مجھ سے خلطیاں ہوں گی جو بھی ممبر صاحبان مجھ سے ناراض ہوں آج میرے گھر کے اور دل کے دروازے ان دونوں کے لیے کھلے ہیں۔۔۔

(نعرہ ہائے تحسین)

۔۔۔۔ میں خاص طور پر سب دوستوں سے کہہ رہا ہوں اور خصوصی طور پر جو دوست میرے سامنے بیٹھے ہیں کہ اگر ان کا یہ خیال ہے کہ میرے لیے دشمنی کوئی بہت بڑی چیز ہے جسے میں بھلا نہیں سکتا تو وہ غلط ہے۔ دشمنی کو بزدل نہیں بھلاتے جن کو یہ پتہ ہوتا ہے کہ یہ موقع پھر نہیں آئے گا بہادر آدمی کی مستقل دشمنی ہوتی ہے اور آج اس اعزاز کے بعد مجھے کوئی حق نہیں پہنچتا کہ میں کسی کو اپنا دشمن سمجھوں اور یہ بھی میں ضرور کہنے کے لیے تیار ہوں۔ کیونکہ اگر خدا نے مجھے یہ رتبہ دیا ہے اور آپ لوگوں کی وجہ سے ملا ہے تو ممکن ہے جو بھی خرابیاں ہوں گی، آپ کی نہیں ہوں گی میری ہوں اور میں اس کے لیے جوابدہ ہوں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں یہ ساری باتیں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ ہمارے سامنے ایک بہت بڑا کام ہے۔ ایک بہت بڑا مقصد ہے۔ ہم ایک بہت بڑا مقصد لے کر یہاں آئے ہیں اور اس میں اگر ہم نے آپس میں لڑائی شروع کی تو وہ مقصد وہیں رہ جائے گا اور یہی بات چلتے ہوتی رہی ہے۔ ہر جماعت ایک پروگرام کے ساتھ آتی ہے اور عوام کی بہتری کے لیے اس کے لیڈروں کا یا کافی لوگوں کا جوش ہوتا ہے جذبہ ہوتا ہے کہ وہ عوام کی بھلائی کے لیے عوام کی بہتری کے لیے اقدامات کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن آگے حالات اس قسم کے ہوتے ہیں کہ وہ ناکام ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ آپس میں لڑائی ہوتی ہے اور اس قسم کے حالات پیدا کیے جاتے ہیں کہ لوگوں کی ترقی میں رکاوٹیں ڈالی جائیں۔ جیسے آپ نے کہا میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ ملک میں رشوت ہے۔ سمگلنگ ہے اور برائیاں بھی ہیں۔ میں پچھلی ہسٹری میں نہیں جانا چاہتا لیکن اگر آپ آج

سے دو سال پہلے دیکھیں جب ہم نے حکومت سنبھالی تھی اور اس کے بعد کے چھ مہینوں کے یا ایک سال کے یا دو سال کے حالات اور اس وقت کے حالات جو کہ اس وقت تھے اگر آپ ملاحظہ فرمائیں تو میرے خیال میں اس میں واضح تبدیلی آپ کو نظر آئے گی ۔ لیکن وہ تبدیلی اتنی واضح نہیں ہے کہ جس کے لیے آج ہم فخر محسوس کر سکیں اور یہ کہیں کہ اب ہمیں اور کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ۔ administrative actions میں ہمیں کامیابی ہوئی ہے dacoities بند ہوئی ہیں ۔ چوری بھی کسی حد تک بند ہوئی ہے رسہ گیری بھی بند ہوئی ہے ۔ سمگلنگ بھی بند ہوئی ہے کافی حد تک ہم کہہ سکتے ہیں ۔ لیکن میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ اس کا ابھی مستقل علاج نہیں ہوا ۔ یہ بند ہوئی ہے مگر پھر شروع ہو جائے گی ۔ کیونکہ اس کی جڑ کو ابھی تک ختم نہیں کیا گیا اور اس کی جڑ کو نہ پولیس ختم کر سکتی ہے نہ فوج ختم کر سکتی ہے ۔ اگر اس کی جڑ کو کوئی ختم کر سکتا ہے تو وہ معاشرہ ہے اور اس کی جڑ کو یہ معاشرہ ہی ختم کر سکتا جس معاشرے میں ان برائیوں نے جنم لیا ہے ۔ اور اس کے لیے مجھے آپ سے تعاون چاہیے ۔ مجھے ایک ایک ممبر سے تعاون چاہیے چاہے آپ اسمبلی میں اپوزیشن میں ہوں ۔ میں قبول کرتا ہوں کہ آپ کا ایک کردار ہے ۔ آپ نے لوگوں سے وعدے کیے ہیں ، آپ کا کچھ پروگرام ہے آپ نے وہ پورا کرنا ہے ۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ آپ کا منشور علیحدہ ہے اور ہمارا منشور علیحدہ ہے لیکن مجھے کوئی ایسا منشور نکال کر دکھا دیں کہ کسی نے اپنے منشور میں یہ لکھا ہو کہ ہم غریبوں کی مخالفت کریں گے ۔ جہاں کسی نے لکھا ہو کہ ہم سمگلنگ یا بلیک مارکیٹنگ یا کسی اور ایسی چیز کی مدد کریں گے ۔ کسی نے ایسی کوئی چیز اپنے منشور میں نہیں لکھی ۔ تو آج میں اس بات پر آپ کے ساتھ ہوں اور آپ کے ساتھ مکمل تعاون کرنے کے لیے تیار ہوں کہ ہم سب مل کر ان برائیوں کو ختم کر سکیں ۔ اصولوں پر یہاں اگر اتفاق نہیں ہوتا یا ایک دوسرے کے خلاف ہمیں جد و جہد کرنی پڑتی ہے تو آؤ کریں لیکن اسمبلی سے باہر نکل کر ان برائیوں کو ختم کرنے میں ہم اگر ایک ہوں تو یہ برائیاں ختم ہو سکتی ہیں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

۔۔۔۔ اور اس کے لیے جیسے میں نے کہا کہ جو کچھ کہوں گا وہ ثابت

دکھاؤں گا اس کے لیے میں نے یہ سوچا ہے کہ یہ ہمیشہ سے ایک پرانا دستور چلا آ رہا ہے کہ اسمبلی کے ممبران افسران کو بدنام کرتے ہیں اور افسران اسمبلی کے ممبران کو اور یہ بات درست ہے کہ جب دونوں ایک دوسرے کو بدنام کرتے ہیں ، آپس میں ان کے اس قسم کے حالات ہوتے ہیں تو دونوں پارٹیاں فائدہ اٹھاتی ہیں ۔ ہمیں اس کو بند کرنا چاہیے اور وہ بند ایک ہی صورت میں ہو سکتا ہے اور شاید آپ نے میرا انٹرویو پڑھا ہو کہ میں ہر مہینے یا دوسرے مہینے ایک میٹنگ کراؤں گا آپس میں آپوزیشن کے صاحبان کی اور اپنی پارٹی کے صاحبان کی اور دونوں کو دعوت دوں گا اور سب آپس میں مل بیٹھیں گے اور اس میں آئی جی ، چیف سیکریٹری ، ہوم سیکریٹری اور کمشنرز اور ڈی آئی جی سب موجود ہوں گے ۔ وہاں میں اپنے ممبران سے پوری رپورٹ لوں گا کہ انھوں نے کیا کیا ہے اور ان کے راستے میں کون کون سی رکاوٹیں پیدا ہوئی ہیں اور ساتھ ہی ان کو موقع دوں گا کہ آپ بتائیں کہ آپ کہاں ناجائز کام کے لیے آئے ہیں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

کیوں کہ جب تک یہ پیٹھ کے پیچھے باتیں ہوتی رہیں گی اس وقت تک ہم برائی کو ختم نہیں کر سکتے ۔ برائی تبھی ختم ہوگی کہ اگر آپ نے کوئی برائی کی ہے تو آپ کو بھی سب کے سامنے تسلیم کرنا ہوگا ۔ کیوں کہ پاکستان میں جو سب سے بڑی خرابی ہوئی ہے اور سب سے بڑی جو ہمارے عوام کی تباہ کاری ہوئی ہے وہ ایک ہی بات ہے کہ جو لوگ جھوٹی عزت کی طرف دوڑ رہے ہیں ۔ عزت ان لوگوں کی ہونی چاہیے جو عزت کے قابل ہوں ۔ یہاں عزت ان لوگوں کی ہوتی ہے جن کے پاس پیسہ ہو ۔ سمگلنگ بھی اس لئے کی جاتی ہے کہ عزت حاصل ہو ۔ بلیک مارکیٹنگ بھی اس لئے کی جاتی ہے کہ عزت حاصل ہو ۔ دنیا کی ہر برائی کی جاتی ہے کہ عزت حاصل ہو اور حقیقت بھی یہی ہے کہ عزت بھی تب ملتی ہے کہ اگر آپ کے پاس کار ہو اور اگر آپ کے پاس سوٹ ہو اور آپ کے پاس کوٹھی ہو تو تھانیدار بھی آپ کو سلام کرے گا ۔ دوسرے صاحب بھی آپ کو ملیں گے اور آپ کتنے ہی بلند آدمی کیوں نہ ہوں اگر آپ کے پاس وہ دوسری چیزیں نہیں ہیں تو کوئی بھی آپ کی عزت نہیں کرے گا ۔ میں اس چیز کو آپ کے

تعاون سے ختم کرنا چاہتا ہوں ۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ value جو ہیں وہ ختم ہوں اور اس کے لئے میں ۔ جیسے اخبارات میں لکھا گیا تھا کہ مجھے غصہ تھا ۔ کوئی غصہ نہیں تھا لیکن بے چینی ضرور ہے کہ ابھی ہم ان چیزوں میں کامیاب نہیں ہوئے ۔ اب بھی یہ سمجھتا جاتا ہے کہ جس کے پاس پیسہ ہے ۔ جس کے پاس کار ہے وہ ساری چیزیں حاصل کر سکتا ہے تو میں ایک ایسی مثال پیدا کرنا چاہتا ہوں اور آپ کے سامنے رکھنا چاہتا میں ہاتھ آپ کے سامنے ہیں ۔ میری جائیداد آپ کے سامنے ہے اور میری ہر چیز آپ کے سامنے ہے اور اجازت دیتا ہوں اس ہاؤس کو کہ اگر مجھ میں کوئی برائی ہو تو مجھے آپ پورے طریقے سے بے نقاب کریں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

اور مجھے بھی یہ اجازت ہونی چاہیے اور morally ہم سب کو یہ اجازت ہونی چاہیے کہ جن لوگوں نے عوام سے وعدے کئے تھے کہ وہ ان کی بہتری کے لئے جا رہے ہیں ۔ ان کے دکھ ان کی تکلیف اور برائی کو دور کریں گے اور آج وہ ڈپو یا پرمٹ یا لائسنس کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں تو ان کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ قوم کی نمائندگی کریں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

مجھے یقین ہے کہ ممبران کی اکثریت جو ہے وہ ایماندار ہے وہ لوگوں کی خدمت کرنا چاہتے ہیں ۔ لیکن چند کالی بھیڑیں ایسی ہیں جو سارے کے سارے معاشرے کو تباہ اور سارے کے سارے ہاؤس کو بدنام کرتی ہیں ۔ اس لئے ہمیں ان سب کا محاسبہ کرنا چاہیے اور ان کو یہ اجازت نہیں دینی چاہیے ۔ اصل بات تو یہ ہے کہ ہمیں دیکھنا یہ چاہیے کہ انسان معاشرے میں برائیاں پیدا کرتے ہیں ۔ معاشرے میں ایسے حالات پیدا کرتے ہیں جن سے مسائل روز بروز ۔ دن بدن اور نیچے نیچے سے ہوتے چلے جاتے ہیں ان کے ساتھ کسی کا رشتہ اور تعلق نہیں ہونا چاہیے ۔ ہم میں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ چاہے کتنی بھی کوئی برائی کرکے آجائے اس وقت بھی اس کے حمایتی ساتھ دینے کے لئے ہیں ۔ لوگوں میں یہ احساس پیدا کرنا ہے کہ جو برائی کرتے ہیں اور جو برائی کو فروغ دیتے ہیں ان کی اس جگہ ضرورت نہیں ہے اور ان

کے لئے یہاں کوئی جگہ نہیں ہے۔ میں ایک بار پھر یقین دلاتا ہوں کہ جیسے میں نے پہلے کہا ہے کہ میں نے آج ایک نئی زندگی شروع کی ہے اس لئے جو کچھ کسی نے پہلے کیا ہے اس کو بھلانے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن آئندہ کسی صورت میں کسی کو معاف نہیں کیا جائے گا اور کسی کو یہ جرأت نہیں ہونی چاہیے کہ وہ میرے پاس کسی سمگلر۔ کسی رشوت گیر یا بلیک مارکیٹر کی سفارش لے کر آئے چاہے وہ میرے قریب کا ہی کیوں نہ ہو۔ میں آپ کو بھی یہ حق دیتا ہوں کہ اگر آپ کو کوئی ایسا علم ہو کہ کوئی سمگلر یا بلیک مارکیٹر یا کوئی اس قسم کے لوگ معاشرے میں ایسی برائیاں کرتے ہیں اگر ان کے ساتھ کسی مجبوری کے تحت کسی صورت میں کوئی مہربانی کی ہے تو مجھے یہاں بے نقاب کرسکتے ہیں۔ آپ مجھے پوچھ سکتے ہیں کہ ایسی بات کیوں ہے؟ جب تک ہم ایک دوسرے کا محاسبہ نہیں کریں گے تب تک اصلاح ہونی ممکن نہ ہوگی۔ بات ٹھیک نہیں ہوگی۔ تو اس کو لازمی طور پر ختم کرنا ہے کیوں کہ انہی لوگوں نے ملک کا خون چوسا اور ان لوگوں نے اس ملک کو تباہ کیا ہے۔ ان کے لئے صرف ایک ہی چیز ہے کہ ان کا ایک محل سے دوسرا محل بنتا جائے۔ ایک جاگیر بنتی جائے۔ جب تک ہم ان کی اس چیز کو نہیں روکیں گے اس وقت معاشرے میں برائیاں موجود رہیں گی۔ تو ہم نے اس سسٹم کو اس نظام کو تبدیل کرنا ہے۔ میں انقلاب پہ یقین رکھتا ہوں (نعرہ ہائے تحسین) اور یہ چیزیں صرف انقلابی جد و جہد سے ہوا کرتی ہیں۔ جیسے کہ میں آپ کے سامنے اس چیز کو مانتا ہوں کہ یہ ڈپو سسٹم بری طرح ناکام ہوا ہے۔ جتنے ڈپو ہیں وہ بری طرح ناکام ہوئے ہیں۔ یہ سب سے بڑا بد دیانتی کا، کورپشن کا اڈہ ہیں۔ میں انشاءاللہ اس سسٹم کو ایک مہینے کے اندر ختم کر دوں گا (نعرہ ہائے تحسین) ایک نیا سسٹم لایا جائے گا جس میں کسی ایک انسان کو اجازت نہیں ہوگی کہ اگر اس کو کوئی ڈپو مل گیا ہے تو وہ لازمی طور پر ان غریبوں کا خون چوسنا شروع کردے۔ ہم اب کوئی اس قسم کی سکیم بنائیں گے جس میں ایک آدمی نہیں بلکہ پانچ آدمیوں کی ایک کمیٹی مقرر ہوگی اور اس کمیٹی کے ہاتھ میں یہ کام دیا جائے گا۔ آج میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ کتنے آدمیوں کا نام آپ مجھے دے سکتے ہیں جو کہ ہماری پارٹی کے ہوں یا

کسی اور پارٹی کے جو ایمانداری سے ڈھو چلا رہے ہوں ۔ کوئی نہیں ہے ۔ اس میں پھر وہی بات آتی ہے ۔ میں کہتا ہوں کہ میرا یہ یقین ہے کہ اگر آپ کے صوبے سے دس بیس تیس آدمی یہ تہیہ کر لیں کہ انہوں نے برائیوں کو ختم کرنا ہے اور کسی صورت میں بھی اصولوں پر سمجھوتہ نہیں کرنا تو میں سمجھتا ہوں کہ بہت سی برائیاں ختم ہو سکتی ہیں ، ہر تحصیل اور شہر میں انسان موجود ہیں ۔ اگر ان کے پاس کچھ بھی طاقت ہے اور وہ تہیہ کر لیں کہ ان برائیوں کو ختم کرنا ہے تو یقیناً ان کا خاتمہ ہو سکتا ہے اور اس میں ہم کامیاب ہوں گے اور ہم ان برائیوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں ۔

میں آپ کو ایک بات کہہ دوں ۔ ابھی ہمارے دوستوں نے یہ کہا ہے کہ یہاں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی اور اب ہمیں کوئی نہیں ہلا سکتا یا کوئی نیا نظام نہیں آسکتا ۔ کوئی نیا نظام آئے یا نہ آئے لیکن ہمارا کردار ثابت کرے گا ۔ اگر ہمارا کردار اس قابل ہوا اور عوام کی مرضی کے مطابق ہم نے کام کیا تو دنیا میں کسی کو یہ طاقت نہیں ہوگی ہمیں ہاتھ لگانے کی یا اس سسٹم کو ہاتھ لگانے کی ۔ لیکن اگر ہم نے اس نظام کو خود تباہ کرنے کی کوشش کی اور لوگوں کی توقعات کے مطابق پورے نہ اترے تو پھر کامیابی ممکن نہیں ۔ لیکن اس چیز کا انحصار اس کی کامیابی ہمارے اوپر ہے ۔ ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ ہم نے اس نظام کو چلانا کس طرح پر ہے ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس نظام کو چلانے کے لئے ہم آخری خون کا قطرہ بہائیں گے (نعرہ ہائے تحسین) ۔ اس نظام سے محبت ہے یا نہیں ہے یہ ایک علیحدہ بات ہے لیکن ہمیں پاکستان سے تو محبت ہے اور اس نظام سے پاکستان کی تقدیر وابستہ ہے ۔ اگر کوئی اس نظام کو ٹھوکر مارے اور اس کے نتیجہ میں یہ نظام نہ رہا تو پاکستان پھر خود خطرے میں پڑ جائے گا اور پاکستان کو ہم خطرے میں پڑا ہوا کسی صورت میں بھی نہیں دیکھ سکتے ۔ اس کے لئے اگر ایک ایک بچہ بھی ہمیں قربان کرنا پڑا تو ہم کریں گے (نعرہ ہائے تحسین) ۔

میں نے آپ کو یقین دلایا ہے کہ ہم ہر ممکن کوشش کریں گے اور میں اپنی جماعت کے متعلق کہہ سکتا ہوں اور آج پھر کہتا ہوں کہ کوئی بھی

میری جماعت کا فرد اگر وہ اس قسم کی حرکات کرے گا جو کہ عوام کے مفاد کے خلاف ہوں یا جماعت کے خلاف ہوں تو اس کے خلاف فوری ایکشن لیا جائے گا وہ کتنا ہی اونچا کیوں نہ ہو (نعرہ ہائے تحسین) ۔ اسی طرح اگر اپوزیشن کے لوگ عوام کے خلاف ان کے مفاد کے خلاف کوئی کام کریں گے تو ہم ان کے خلاف کچھ نہیں کر سکتے سوائے اس کے ہم ان کو expose کریں ۔ اگر خدا نخواستہ کوئی ایسی بات معلوم ہو جائے اور یہ محسوس ہو کہ ہمارے لوگوں میں سے ان کی اکثریت عوام کے خلاف کام کر رہی ہے اور عوام ان سے ناخوش ہیں اور عوام کی مرضی کے مطابق کوئی کام نہیں ہو رہا بلکہ وہی بات شروع ہو گئی ہے جو پہلے جمہوریت کے نام پر تھی تو پھر کسی extreme step سے بھی ہم دریغ نہیں کریں گے ۔ (نعرہ ہائے تحسین) اس لیے کہ فرد ناکام ہو سکتے ہیں فرد جا سکتے ہیں ۔ چند افراد کی قربانی دی جا سکتی ہے لیکن اس نظام کی قربانی نہیں دی جا سکتی ۔ اگر ہم اپنے کام میں پورے نہ اتر سکے اگر ہم ناکام ہوئے پنجاب میں تو بعد میں پاکستان میں سے ہمیں وہ لوگ ملیں گے جو پاکستان کی صحیح معنوں میں خدمت کریں گے ۔ تو خدا نے ہمیں موقع دیا ہے اور میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ خدا بار بار موقع نہیں دیتا ۔ موقعے زندگی میں ایک یا دو بار آتے ہیں ۔ ہمیں اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے ۔ ایک لحاظ سے یہ خوش قسمتی ہے کہ ہمیں کام کرنے کا موقع ملا ہے ۔ اگر کام نہیں کرنا تو یہ علیحدہ بات ہے ۔ ویسے کام کرنے کا موقع ملا ہے کہ ہم آپ کی تکلیف کو دور کریں ۔ بعض لوگوں کا یہ خیال ہوتا ہے کہ اگر کوئی بھی برائی کر لیں تو اس کے بعد کسی ایم ۔ پی ۔ اے ایم ۔ این ۔ اے وزیر یا گورنر یا پرائم منسٹر کے ساتھ کسی قسم کی دوستی ہو تو وہ اس برائی سے بچ سکتا ہے ۔ نہیں ۔ ہم نے اس برائی کو بلکہ ختم کرنا ہے ۔ ہماری دوستی صرف ان لوگوں سے ہوگی جو کہ عزت دار ہوں گے اور عزت دار وہ ہوں گے جن کے کردار بلند ہوں گے (نعرہ ہائے تحسین) ۔ اب ہمیں یہ دکھانا ہے کہ عزت پیسے سے نہیں بلکہ کردار سے بنتی ہے ۔

یہاں پچھلے دنوں میں نے سمگلروں کے خلاف ایک مہم چلائی تھی اور آج میں فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ پنجاب کے بارڈر پر اگر کوئی سمگلنگ ہے تو وہ بہت کم ہے ۔ اور جن لوگوں نے اس سلسلے میں کام کیا ہے میں ان کی

تعریف کرتا ہوں اور ان کا شکر گزار ہوں - بہت سے لوگوں کو ہم نے ڈی - پی - آر کے تحت جیل میں رکھا - آج میں ان کو بھی موقع دیتا ہوں - کیونکہ میں مسلمان ہوں اور ہم سب مسلمان ہیں اور خدا کے سامنے بھی توبہ کے دروازے کھلے رہتے ہیں - اگر وہ آج کے بعد اپنی تبدیلی کر لیں اور اپنا یہ طریقہ یہ کاروبار چھوڑ دیں تو ہم ان کے خلاف کارروائی نہیں کریں گے - پندرہ دن کے اندر اگر وہ واپس آنا چاہیں تو آ جائیں کیونکہ یہ بات بھی غلط ہے کہ اگر کسی نے برائی کی ہے تو وہ برائی ہی کرتا چلا جائے - ہم ان کو موقع ضرور دیتے ہیں کہ وہ اپنا کام ٹھیک کر لے - اپنے آپ کو ٹھیک کر لے - یہ کوئی مشکل بات نہیں - ہمارے پاس اس قسم کے ذرائع موجود ہیں - لیکن - اگر وہ اپنی حرکات جاری رکھیں گے تو ان کے خلاف ایکشن فوری طور پر لیا جائے گا - میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ پنجاب میں جب تک میں وزیر اعلیٰ ہوں اس وقت تک کسی سمگلر کو پنجاب کی سر زمین پر لات رکھنے کی اجازت نہیں ہوگی (نعرہ ہائے تحسین) - چاہے وہ کسی کا دروازہ جا کر کھٹکھٹائے لیکن جب تک میں یہاں ہوں اس کو پنجاب کی سر زمین پر کسی صورت میں بھی اجازت نہیں دی جائے گی کہ وہ پنجاب کے عوام کی تقدیر کے ساتھ کھیلے - اس کے لیے پنجاب کی سر زمین تنگ ہوگی - لیکن یہ سب کچھ آپ کے تعاون کے ساتھ ہو سکتا ہے اور مجھے یقین ہے کہ آپ کا تعاون مجھے ملے گا - آپ بھی سب یہی چاہتے ہیں - جیسے کہ میں نے پہلے کہا کہ ہم سب کہتے ہیں کہ جب عمل کی بات ہوتی ہے تو پھر چپ ہو جاتے ہیں - قول اور فعل میں تضاد نظر آتا ہے - اگر ایسی بات ہو جائے تو پھر کسی تقریر کا بھی اثر نہیں رہتا - آپ نے بھی یہ سن لیا اور آپ اپنے گھروں کو چلے گئے - میں اپنی موٹر میں بیٹھ کر چلا گیا - تو اگر آپ کہیں بھی تبدیلی دیکھیں تو آپ مجھ سے بات کر سکتے ہیں - میں نے آپ کو پہلے بھی یقین دلایا ہے اور اب پھر دلاتا ہوں کہ میں کسی صورت میں بھی فرق نہیں رکھوں گا - یہ جو ماحول آج آپ نے پیدا کیا ہے اب میری طرف سے اس میں کوئی کوتاہی نہیں ہوگی - میں اپنی طرف سے آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ کوئی کوتاہی نہیں ہوگی - یہ پھر بھی کہیں تو آپ مالک ہیں لیکن میری طرف سے کوتاہی نہیں ہوگی - میں آپ کو یقین دلاتا ہوں ہم انسان ہیں جو بھی آپ دیکھیں کہ ہم لیجسلیشن غلط کر

رہے ہیں یہ قوم اور ملک کے مفاد میں نہیں ہے تو میں سمجھتا ہوں اس میں ہماری بے عزتی نہیں ہوگی بلکہ اس میں ہماری عزت ہوگی کہ ہم اسے with draw کر لیں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

کیونکہ عوام کے سامنے، اکثریت کے سامنے سر جھکانا بے عزتی نہیں ہوتی ورنہ ایوب خان اور ہماری حکومت میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔ اس نے آخری دن تک یہ چیز کی تھی۔ لوگ اصل میں جمہوریت چاہتے تھے اس نے کہا یہ جو چاہتے ہیں اگر میں دے دوں تو اس میں میری بے عزتی ہو جائے گی۔ ان چیزوں کو انسان نہیں سمجھ سکتا۔ عوام کے متفقہ فیصلے اور ان کی مان لینے سے انسان نیچے نہیں جاتا اس کی بے عزتی نہیں ہوتی بلکہ اس وقت اس کی عزت ہوتی ہے اور وہ اور اونچا جاتا ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جہاں بھی کوئی ایسی بات ہو جہاں آپ سمجھیں کہ یہ غلط ہو رہا ہے آپ ہاؤس میں میرے چیمبر میں، میرے گھر۔ میرے پاس تشریف لائیں میں ہر وقت اس غلطی کو درست کرنے کے لیے تیار ہوں۔ کیونکہ یہ جمہوریت اس ملک میں ہم نے چلانی ہے اور یہ آپوزیشن کے وجود کے بغیر نہیں چل سکتی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میرے دوست نے ابھی victimisation کا ذکر کیا ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہمارا victimisation کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے اس لیے کہ ہم جمہوریت چاہتے ہیں۔ ہم نے جمہوریت کے لیے جد و جہد کی ہے لیکن ایک بات جس کے متعلق میں نے کہا تھا کہ میری یہ بات میرے دل کی آواز ہوگی۔ میں وہی بات کہوں گا۔ میں آپ سے پوچھ رہا ہوں کہ جن لوگوں نے ہم نے جو راستہ اختیار کر لیا ہے کیا جمہوریت ان کو اس بات کی اجازت دیتی ہے۔ یہ کون سی جمہوریت کی کتاب میں لکھا ہے کہ ایک لیڈر سٹیج پر کھڑا ہو کر تقریر کرے کہ میں تین ماہ کے اندر یا دو ماہ کے اندر ذوالفقار علی بھٹو کو کان سے پکڑ کر یا گردن سے پکڑ کر باہر نکال دوں گا یا گورنر ہاؤس کی میں اینٹیں توڑ دوں گا؟ یہ کس جمہوریت نے کہا ہے؟ کون سی جمہوریت اس کی اجازت دیتی ہے؟ کون سی جمہوریت اس کی

اجازت دیتی ہے کہ ایم ۔ پی ۔ اے کے ہوسٹل میں بم پھٹے ؟ یہ کون سی جمہوریت کی کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ ہر تین دن کے بعد کہیں نہ کہیں یہ شوشہ یا بم پھٹے ۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ہم بے خبر ہیں ۔ یہ جانتے ہیں کہ ہم جانتے نہیں کہ کون کیا کر رہا ہے ؟ ہم ایک ایک کو جانتے ہیں ۔ ہمیں ہر چیز کا علم ہے لیکن ہم چاہتے ہیں کہ لوگوں کو یہ احساس ہو اور وہ لوگ یہ نہ سمجھیں جیسے وہ پہلے کہتے ہیں کہ ہم victimisation کر رہے ہیں لیکن اب اج سے ان کی زبان کو کاٹ دیا جائے گا ۔ (نعرہ ہائے تحسین) ہر چیز کی کی حد ہوتی ہے ۔ اگر وہ ان چند پٹاخوں سے سمجھتے ہیں کہ وہ حکومت کا کچھ بگاڑ سکتے ہیں تو یہ ان کی بیوقوفی ہے ۔ وہ نا اہل ہیں ۔ اگر خدا نخواستہ یہ بم اس وقت پھٹ جاتا جب کوئی ایم ۔ پی ۔ اے وہاں سے گزر رہا ہوتا ۔ یا کسی کی وہاں موٹر کھڑی ہوتی یا کسی کا کمرہ نزدیک ہوتا تو پھر کیا ہوتا ؟ یہ کون ہیں ؟ یہ وہ لوگ ہیں جو جمہوریت کے دشمن ہیں ۔ جو جمہوریت کے دشمن ہیں ۔ جو جمہوریت کو ختم کرنا چاہتے ہیں ۔ ان کی تقریریں اپ دیکھیں ۔ ان کے قول دیکھیں ۔ ان کے فعل دیکھیں ۔ جہاں بھی وہ بات کرتے ہیں پیچھے ان کے کوئی اور بات ہوتی ہے ۔ reference کہیں اور دے رہے ہوتے ہیں ۔ کیا اس کا نام جمہوریت ہے اور ایسے لوگ کچھ تو آپ کو بھی یاد ہوں گے ۔ کچھ وہ لوگ ہیں جو ایوب خان کی آخری لاش کو کندھا دیتے رہے ۔ ایوب خان کی ڈکٹیٹر شپ کو بچانے کے لیے دنیا کی ہر ممکن کوشش کرتے رہے ۔ آج وہ جمہوریت کی شمع روشن کرنا چاہتے ہیں ۔ وہ ذوالفقار علی بھٹو کو ڈکٹیٹر کہتے ہیں ۔ کیا مقابلہ ہے ایوب اور ذوالفقار علی بھٹو کا ۔ آج وہ کہتے ہیں کہ وہ جمہوریت کے لیے جد و جہد کر رہے ہیں ۔ وہ جمہوریت کے لیے جد و جہد نہیں کر رہے ہیں بلکہ وہ اقتدار کے لیے جد و جہد کر رہے ہیں ۔ وہ اس نظام کو تباہ کرنے کے لیے جد و جہد کر رہے ہیں ۔ جو اس طریقے کی جد و جہد کریں گے ہم اس چیز کا مقابلہ کریں گے ۔ ان کا مقابلہ ہم سب مل کر کریں گے ۔ ان کا مقابلہ میدانوں میں کریں گے ۔ ان کی کسی صورت بھی نجات نہیں ۔ (نعرہ ہائے تحسین) جو جمہوریت کا راستہ اختیار کرنا چاہیں ۔ جو الیکشن میں ہمیشہ شکست دینا چاہیں میں آپ یقین دلاتا ہوں میں انہیں اپنے ایمان سے کہتا ہوں کہ کسی صورت میں سوائے

اسمبلیوں میں تقریروں کے اور لوگوں کے پاس جانے کے ان کے ساتھ کسی قسم کی اور کوئی confrontation نہیں ہوگی ۔ یہی لوگ ہیں جنہوں نے کل تک وردی پہنی ہوئی تھی اور آج وہ یہ چاہتے ہیں ۔ ابھی تک ہم ان لوگوں سے تنگ نہیں ہیں ۔ کیا سارے پاکستان میں سارے پنجاب میں یا اور جگہ سے اور کوئی آدمی نہیں رہ گئے ہیں ۔ کیا انہیں میں سے آنا ہے اور آج وہ اقتدار پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں ۔ وہ بھی کس طریقے سے ؟ پچھلے دروازے سے ۔ ان کا مقابلہ کیا جائے گا اس کا ہر حالت میں مقابلہ کیا جائے گا ۔ (نعرہ ہائے تحسین) اگر وہ جمہوریت چاہتے ہیں تو وہ جمہوریت کا انداز اختیار کریں ۔ آپ ان کی تقریریں دیکھیں ۔ ان میں آپ یہ پائیں گے کہ حکومت کو تبدیل کرنے کا ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے گولی یا اور اس قسم کی باتیں کرتے ہیں ۔ اس کا جواب جیسے وہ دیں گے ویسے ہی دیا جائے گا ان کو اس قسم کی اجازت نہیں دی جائے گی ۔ اگر وہ یہ سمجھتے ہیں اگر وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم ان کی گردنیں پکڑ کر باہر نکال دیں گے تو میں ان کو خاص طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ جب تک وہ ہاتھ اٹھانے کی کوشش کریں گے ہمارا ہاتھ ان کی گردنوں پر ہوگا ۔ (نعرہ ہائے تحسین) اور اس کے علاوہ یہ وقت بتائے گا اور حالات بتائیں گے کہ جمہوریت کی خدمت کون کرنا چاہتا ہے ۔ اس لیے میں نے کہا تھا کہ یہ فخر پنجاب کی اسمبلی پارٹی کو ہے کیونکہ پنجاب کی اسمبلی پارٹی نے آج تک کسی صورت تخریب میں کوئی حصہ نہیں لیا اس لیے میں آپ کی عزت کرتا ہوں ۔ آج میں آپ کو یہ کہہ رہا ہوں کہ میں اپنے ممبر میں اور آپ میں کوئی فرق نہیں سمجھتا بلکہ میں آپ کی زیادہ عزت کرتا ہوں ۔ یہ نہیں کہ آپ مجھ سے ملے ہوئے ہیں اگر آپ کسی کے ساتھ ملے ہوئے ہیں تو آپ پاکستان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں ۔ پنجاب کے ساتھ ملے ہوئے ہیں اور اس پر آپ کو فخر ہونا چاہیے ۔ آپ کو شرمانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ پاکستان کو بچانے کا صرف ٹھیکہ ہم نے نہیں اٹھایا ہوا ہے وہ ذمہ داری جتنی آپ کی ہے اتنی ہی میری ہے ۔

ان الفاظ کے ساتھ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ملک معراج خالد صاحب مجھ سے پہلے چیف منسٹر یہاں تھے وہ میرے دوست تھے ۔ میں ان کی بے حد عزت کرتا ہوں ۔ انہوں نے صحیح معنوں میں صوبہ کے عوام کی خدمت

کی ہے۔ اس ایوان میں ان کا کردار نہایت مہذب رہا ہے۔ جتنی tolerance ان میں تھی۔ جتنی تحمل مزاجی ان میں تھی اتنی کم لوگوں میں ہوتی ہے۔ میرے لیے ویسے بھی یہ فخر کی بات ہے۔ مجھے کسی نے کہا کہ کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ ملک صاحب کے خلاف کوئی بات کریں گے تو میں نے کہا کہ ملک صاحب میری پسند ہیں اور میں نے زندگی میں اپنی پسند کی کبھی توہین نہیں کی ہے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر سپیکر۔ قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کے مشورہ سے طے پایا ہے کہ اجلاس کچھ روز کے لیے ملتوی کر دیا جائے۔ لہٰذا ایوان کی کارروائی بروز جمعہ 23 نومبر 1973ء صبح ساڑھے آٹھ بجے تک کے لیے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس 23 نومبر 1973ء بروز جمعہ ساڑھے آٹھ بجے صبح تک کے لیے ملتوی ہو گیا)۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا چھٹا اجلاس

جمعتہ المبارک ۔ 23 نومبر 1973ء

(جمعتہ المبارک ۔ 27 شوال 1393ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ساڑھے آٹھ بجے صبح منعقد ہوا۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۭ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَاۗءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝

پ ۲۱ ۔ ص ۴۱ ۔ رکوع ۱۰، ۱۱ ـــــ ایات ۱۰ تا ۱۲

اُسی نے آسمانوں کو ستونوں کے بغیر پیدا کیا جیسا کہ تم دیکھتے ہو اور زمین پر پہاڑ (میخوں کی طرح) گاڑ دیئے تاکہ تم کو ہلا نہ دے اور اُس میں ہر طرح کے جانور پھیلا دیئے اور ہم ہی نے آسمانوں سے پانی برسایا پھر (اس کے ذریعہ) اس میں ہر قسم کی نفیس چیزیں اُگائیں۔ یہ تو اللہ کی پیدا کردہ چیزیں ہیں پس تم مجھے دکھاؤ کہ اللہ کے سوا جو لوگ ہیں انہوں نے کیا پیدا کیا ہے حقیقت یہ ہے کہ (ایسے) لوگ ظالم اور صریح گمراہی میں ہیں۔ اور ہم نے لقمٰن کو دانائی عطا کی کہ اللہ کا شکر ادا کرو اور جو شخص شکر کرتا ہے تو اپنے فائدے کے لیے ہی شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو اللہ بھی بے پرواہ اور سزاوار حمد و ثنا ہے۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے تحت ارکان اسمبلی کا حلف

رکن اسمبلی کا حلف

مسٹر منیر علی ہرل

اراکین اسمبلی کی رخصت

ملک سرفراز احمد

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست ملک سرفراز احمد صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

مجھے 10 نومبر 1973ء کو ایک کام سے لاہور سے باہر جانا ہے ۔ لہذا ملتمس ہوں کہ اس دن کی اجلاس سے غیر حاضری کی اجازت فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

کرنل محمد اسلم خان نیازی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست کرنل محمد اسلم خان نیازی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

I also previously applied for the leave for the date 16th and 17th, July, 1973, but it could not incidentally reach the Account branch. Now again I request for the leave of above dates, because I was down with

malaria at my house at Lahore Cantt.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مخدوم محمد بخش

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مخدوم محمد بخش صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گزارش ہے کل مورخہ 8-11-73 کو بوجہ
بخار اسمبلی میں حاضر نہیں ہو سکا ۔ براہ
مہربانی میری رخصت منظور فرمائی جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

سید محمد تقی شاہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست سید محمد تقی شاہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گزارش ہے کہ بندہ مورخہ 2-11-73
میٹنگ صحت کمیٹی بوجہ بیماری حاضر نہ
ہو سکا ۔ لہذا مہربانی فرما کر رخصت
منظور فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

سید مہتاب احمد شاہ

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست سید مہتاب احمد شاہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں بوجہ بیماری 7 اور 8 نومبر کو اسمبلی
کے اجلاس سے غیر حاضر رہا ہوں ۔
مہربانی فرما کر رخصت فرمائیں ۔

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :-

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

راجہ محمد افضل خان

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست راجہ محمد افضل خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

I was unable to attend the Assembly Session on 5-11-73 due to illness. I will be obliged if leave is granted.

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

راجہ محمد افضل خان

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست راجہ محمد افضل خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

Due to illness I have been advised rest for ten days by my doctor. Therefore I will be obliged if leave is granted from 13-11-73 to 21 11-73.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

میاں غلام عباس

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست میاں غلام عباس صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

I was unable to attend the session on 5th and 6th November, 73, Please excuse my absence.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

میر بلخ شیر مزاری

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست میر بلخ شیر مزاری صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

I have an urgent piece of work. Kindly grant me leave for 9th instant.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

میاں غلام فرید چشتی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست میاں غلام فرید چشتی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

میں مورخہ 12-11-73 کو اسمبلی کی کارروائی

میں حاضر نہیں ہو سکا ۔ استدعا ہے کہ اس
دن کی رخصت عطا فرمائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چودھری محمد اسلم خان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست چودھری محمد اسلم خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے : ۔

میں بیماری کے باعث 12 نومبر کو اسمبلی
کے اجلاس میں شریک نہ ہو سکا ۔ رخصت
منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چودھری محمد اسلم خان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست چودھری محمد اسلم خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے : ۔

گزارش ہے کہ فدوی بوجہ بخار بیمار ہے ۔
از راہ نوازش دو دن یعنی مورخہ 12 اور
13 نومبر کی رخصت عنائت فرماویں ۔
حضور کی عین مہربانی ہوگی ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

راجہ سکندر خان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست راجہ سکندر خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے : ۔

گزارش ہے کہ میں بوجہ بخار مورخہ 12-11-73 حاضر نہ ہو سکا ۔ ایک دن کی رخصت عطا فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

راجہ سکندر خان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست راجہ سکندر خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

گزارش ہے کہ فدوی کے ایک قریبی رشتہ دار کی موت ہو گئی ہے ۔ اس لیے 13 نومبر کی رخصت عنایت فرماویں ۔ حضور کی عین نوازش ہوگی ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر خالد نواز خان وٹو

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر خالد نواز خان وٹو صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

I am unable to attend the session due to illness on 14th and

15th November, 1973, leave may please by granted.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

راؤ مراتب علی خان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست راؤ مراتب علی خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے : ۔

میں کئی دنوں سے وضع مفاصل کے مرض میں مبتلا ہوں ۔ اور نا قابل سفر ہوں مقامی ہسپتال میں زیر علاج ہوں ۔ اجلاس صوبائی اسمبلی میں شمولیت سے مجبور ہوں ۔ اس لیے رخصت 5 نومبر 73 لغایت 15 نومبر 73 یعنی 11 یوم منظور فرمائی جائے ۔ ممنون ہوں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

سید احمد نواز شاہ گردیزی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست سید احمد نواز شاہ گردیزی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے : ۔

I could not attend the Assembly Session held on 5-11-73 due to prolonged illness. It is, therefor, requested that leave from 5-11-73 to 16-11-73 may

kindly be granted and my C.A. bill may also please be released.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر تاج محمد خانزادہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل ٹیلیگرام مسٹر تاج محمد خانزادہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

Request leave till the fourteenth November.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر تاج محمد خانزادہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر تاج محمد خانزادہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

I am proceeding abroad and later on for Haj. I shall be grateful if leave could be granted to me from the 23rd November, until my return.

مجلس قائمہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

بیگم بلقیس حبیب اللہ ۔ جناب والا ۔ میں مسودہ قانون پنجاب پبلک سروس کمیشن مصدرہ 1973ء (مسودہ قانون نمبر 73 بابت 1973ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن و اطلاعات کی رپورٹ

پیش کرتی ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون پنجاب پبلک سروس کمیشن مصدرہ 1973ء (مسودہ قانون نمبر 73 بابت 1973ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن و اطلاعات کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

بیگم بلقیس حبیب اللہ ۔ جناب والا ۔ میں مسودہ قانون انتظامی ٹریبیونلز پنجاب مصدرہ 1973ء (مسودہ قانون نمبر 74 بابت 1973ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن و اطلاعات کی رپورٹ پیش کرتی ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون انتظامی ٹریبیونلز پنجاب مصدرہ 1973ء (مسودہ قانون نمبر 74 بابت 1973ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن و اطلاعات کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ یہ رپورٹیں تحریک التوا کے بعد آنی چاہئیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے اجازت دے دی ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ میں نے بڑے اصول کی بات کی ہے ۔ یہ آئندہ کے لئے کوئی روایت نہ بن جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ روایت نہیں بنے گی ۔

مجلس منتخبہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

شیخ عزیز احمد ۔ جناب والا ۔ میں مسودہ قانون (ترمیم ثانی) حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب مصدرہ 1973ء (مسودہ قانون نمبر 62 بابت 1973ء) کے بارے میں مجلس منتخبہ کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون (ترمیم ثانی) حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب مصدرہ 1973ء (مسودہ قانون نمبر 62 بابت 1973ء) کے بارے میں مجلس منتخبہ کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

تحاریک التوائے کار

مسٹر سپیکر ۔ اب میاں خورشید انور کی طرف سے پیش کردہ تحریک التوائے کار نمبر 72 پیش کی جا رہی ہے ۔

قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ میں ڈیزل آئل نہ ملنے کے باعث ٹریکٹروں کا استعمال میں نہ لایا جانا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ ,, وفاق ،، 4 نومبر 19ء کی اطلاع کے مطابق قلعہ دیدار سنگھ میں ڈیزل آئل نہ ملنے کے باعث پانچ سو ٹریکٹر بے کار کھڑے ہیں اور اس سے ربیع کی فصل ضائع ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے ۔ اس صورت حال سے کاشت کار اور زمیندار طبقے میں سخت غم و غصہ اور اضطراب پایا جاتا ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ جس وقت تحریک دی گئی تھی ، اس کے بعد اس کی صورت حال اور بھی زیادہ سنگین ہو گئی ہے ۔ میں وزیر صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ پوری معلومات دینے کے بعد اس سلسلے میں کوئی فوری طور پر اقدامات اٹھائیں ، ورنہ آئندہ فصل پر اس کا بہت برا اثر پڑے گا ۔ موجودہ حکومت گندم کی کاشت بڑھانے کے لئے سرتوڑ کوشش کر رہی ہے مگر وہ مہم پوری طرح سے کامیاب نہ ہو سکے گی ۔ ڈیزل کے ساتھ ساتھ دوسرے تیل موبل آئل وغیرہ کا زراعت پر اثر پڑتا ہے ۔ از راہ کرم اس سلسلے میں زیادہ سے زیادہ اور فوری طور پر توجہ دی جائے ۔ ورنہ اس سے نہ صرف کسانوں اور زمینداروں کو بلکہ صوبے کی معیشت کو کو بھی سخت نقصان پہنچے گا ۔

وزیر قانون و اطلاعات ۔ جناب سپیکر ۔ جس مسئلے کی طرف فاضل ممبر نے توجہ دلائی ہے ، وہ واقعی بہت اہم مسئلہ تھا ۔ اس سلسلے میں پنجاب گورنمنٹ نے بڑی تیزی کے ساتھ اقدامات کئے ہیں ۔ جناب وزیر علیٰ نے پرائم منسٹر صاحب کے ساتھ بات کی کہ یہاں ڈیزل کی بڑی قلت پیدا ہو گئی

ہے۔ انہوں نے مہربانی کی ہے اور دو سپیشل ٹرینیں ڈیزل لے کر کراچی سے پنجاب پہنچ رہی ہیں ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک ٹرین آج لاہور پہنچ جائے گی اور صوبے کے تمام شہروں کو ڈیزل کی سہولتیں مل جائیں گی اور یہ پریشانی رفع ہو جائے گی ۔ میں فاضل ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومت اس بات سے ہرگز غافل نہیں ۔

Mr. Speaker : Mian Sahib, in view of the statement of the Minister what is the position now.

میاں خورشید انور ۔ یہ میں واپس لیتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ وزیر صاحب واقعی اس سلسلے میں فوری کوئی اقدام فرمائیں گے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ قبل اس کے کہ جناب اس کا فیصلہ فرمائیں ۔ میں اس سلسلے میں جناب کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ التماس کروں گا کہ وہ یہ یاد رکھیں کہ ڈیزل پہلے بھی آتا رہا ہے لیکن پٹرول پمپ والے بجائے پٹرول پمپوں پہ تقسیم کرنے کے وہ ڈرموں میں رکھتے ہیں اس کی hoarding کرتے ہیں اور اس کو بلیک کرتے ہیں ۔ ٹرانسپورٹروں کو دیتے ہیں اور زمیندار جو ہیں اس کے لئے ان کو بڑی مشکلات پیش آرہی ہیں ۔ اس لئے یہ اس کا ایک حصہ ہے کہ اس کی fair distribution کے لئے پنجاب کی حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے یا کیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

وزیر قانون و اطلاعات ۔ جناب سپیکر ۔ اس سے پہلے ڈیزل اتنی مقدار میں نہیں آتا تھا اور اس کی واقعی قلت تھی ۔ کیوں کہ ہمارے پاس ذرائع آمدورفت جو تھے وہ ہمیں پوری طرح سے میسر نہیں تھے ۔ سڑکیں سیلاب کی وجہ سے خراب تھیں اور ریلوں کا سلسلہ درہم برہم تھا اور جو ریلیں ہمیں میسر تھیں ان کے ذریعے ہم نے کوشش کی کہ زیادہ سے زیادہ کھاد یہاں پہنچ سکے ۔ اس کے باوجود حکومت نے کوشش کی ہے کہ ڈیزل کے متعلق کوئی بلیک مارکیٹنگ نہ ہو چنانچہ ڈی پی آر کے تحت مقدمات رجسٹر کئے گئے ہیں ان لوگوں کے خلاف جن کے خلاف ہمیں شکایات ملی ہیں ۔ میں آپ کی وساطت سے ہاؤس کو یقین دلاتا ہوں کہ انشا اللہ تعالیٰ کسی قیمت پر بھی

پٹرول پمپوں کو یا ڈیلرز کو یہ اجازت نہیں دی جائے گی کہ کبھی بھی اس قسم کی حرکات کے مرتکب ہوسکیں۔ اور اگر انہوں نے ایسا کیا تو ان کے خلاف ڈی آر کے تحت کارروائی کی جائے گی۔

وزیر مواصلات و ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن۔ پوائنٹ آف ایکسپلینیشن جناب والا۔ جہاں تک فاضل ممبر چوہدری امان اللہ لک صاحب کی اس بات کا تعلق ہے کہ وہ بلیک کرتے ہیں، میرا یہ خیال ہے کہ چونکہ ڈیزل کی قیمتوں میں اضافہ ہونے کا امکان تھا اور قدرتی بات ہے کہ جب بھی کوئی بجٹ پیش ہونے والا ہو تو عموماً آپ نے دیکھا ہوگا کہ چیزیں جو ہیں جن کی speculation ہو رہی ہو کہ ان پر ٹیکس لگے گا یا اور زیادہ مہنگی ہوں گی تو لوگ اس کی hoarding کرتے ہیں۔ اسی طرح سے چونکہ بین الاقوامی طور پر پٹرول جو ہے یا ڈیزل جو ہے اس کی قلت بھی ہو رہی ہے اور لوگ speculate کر رہے تھے کہ اس کی قیمت بڑھے گی۔ اس لئے پچھلے ہفتے میں اس کی یقینی طور پر hoarding ہوئی ہے۔ میں فاضل ممبر سے اتفاق کرتا ہوں لیکن اب یقینی طور پر چونکہ حکومت نے قیمتیں بڑھانے کا اعلان کر دیا ہے اس کے بعد مجھے یقین ہے کہ وہ hoarding اب نہیں ہوگی اور باقی انتظامات جیسا کہ فاضل وزیر صاحب نے بتائے ہیں ان پر عمل کرنے کے بعد انشاء اللہ یہ تکلیف جو ہے وہ پنجاب میں رفع ہو جائے گی۔

مسٹر سپیکر۔ اسی مضمون کی تحریک التواء کار مرزا فضل حق صاحب کی بھی ہے

In view of the statement of the Minister I think you are not pressing.

مرزا فضل حق۔ جی ہاں۔

محکمہ اوقاف کی طرف سے بغدادی جامع مسجد قائد آباد کے خطیب کو تنخواہ کی عدم ادائیگی۔

مسٹر سپیکر۔ میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ

وفاق ،، 4 نومبر 73ء کی اطلاع کے مطابق محکمہ اوقاف نے بغدادی جامع مسجد قائد آباد کے خطیب کو کئی ماہ سے تنخواہ نہیں ملی ۔ انتظامی کمیٹی اور نمازیوں کے بار بار اصرار کے باوجود محکمہ اوقاف بغداد جامع مسجد کے خطیب کو تنخواہ دینے کے لئے تیار نہیں جس سے شہریوں اور خصوصاً نمازیوں میں بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے ۔

اسی مضمون کی تحریک التوا نمبر 73 مرزا فضل حق کی بھی ہے ۔

محکمہ اوقاف کی طرف سے بغدادی جامع مسجد قائد آباد کے خطیب کو تنخواہ کی عدم ادائیگی ۔

مسٹر سپیکر ۔ مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ ,وفاق، 4 نومبر 73ء کی اطلاع کے مطابق محکمہ اوقاف نے بغدادی جامع مسجد قائد آباد کے خطیب کو کئی ماہ سے تنخواہ نہیں ملی ۔ انتظامی کمیٹی اور نمازیوں کے بار بار اصرار کے محکمہ کے اوقاف بغدادی جامع مسجد کے خطیب کو تنخواہ دینے کے لئے تیار نہیں جس سے شہریوں اور خصوصاً نمازیوں میں بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے ۔

وزیر قانون و اطلاعات ۔ جناب سپیکر ۔ اس کے متعلق انکوائری کرائی گئی ہے جناب امام صاحب کو تنخواہ ادا ہوچکی ہے ۔ اس میں دیر اس لئے ہوئی کہ جب اس مسجد کو take over کیا گیا تو اس کے بعد نئے سرے سے ملازمین کی تنخواہوں کا ، اس کے دیگر اخراجات اور آمدن کا حساب کتاب ہونا تھا ۔ اب میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ان کو تنخواہ بھی مل چکی ہے ۔ بجلی کا کوئی بل اب باقی نہیں ہے اور ادا ہوچکے ہیں ۔ اور جس کے متعلق یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ اس طرح گئے اور انتظامی کمیٹی نے کہا اور نمازیوں نے کہا کہ فوری طور پر بل ادا کریں نہیں تو میٹر اکھیڑ دیا جائے گا ۔ اس کی بھی میں نے انکوائری کرائی ہے ۔ ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا ۔ لیکن بہر صورت اس وقت نہ وہاں کوئی ہیجان ہے نہ بے

چینی ۔ تمام اوقاف کے ملازمین کو تنخواہیں مل رہی ہیں اور بجلی کے جو اخراجات تھے وہ بھی ادا ہو چکے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کے بعد پھر اسی مضمون کی میاں خورشید انور کی تحریک التوا ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ نہیں جناب وہ بجلی کے متعلق ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کا بھی جواب انہوں نے دے دیا ہے ۔

وزیر قانون و اطلاعات ۔ جناب والا ۔ تحریک التوا نمبر 73-74-75 اور 76 ان سب کا جواب آگیا ہے ۔

Mr. Speaker : These are then disposed of in view of the statement of the Hon'ble Minister. Now we go on to Adjournment motion No. 18.

مسٹر سپیکر ۔ کیا آپ کے پاس تحریک التوا نمبر 18 ہے ؟ آپ deal کریں گے واہڈا کے سوالات ؟

وزیر برقیات ۔ جی ہاں ۔ جہاں تک صوبے کا تعلق ہے جناب والا ۔ اس میں فاضل محرک نے یہ پوچھنا چاہا ہے کہ street light جو داتا نگر میں لگنی تھیں وہ پوری تعداد میں لگ نہیں سکیں ۔ اس میں شک نہیں کہ 87 کھمبے لگنے تھے اور اس میں سے صرف 21 لگ سکے ہیں ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سال موسم برسات بہت جلد شروع ہو گیا تھا ۔ اس کے بعد پھر سیلاب آ گیا اور محکمے کی توجہ سیلاب زدہ علاقوں کی طرف زیادہ رہی ۔ اب جب کہ یہ مسئلے ختم ہو گئے ہیں تو اب داتا نگر میں سٹریٹ لائٹ اور کھمبے لگانے کی طرف پوری توجہ دی جا رہی ہے ۔ میں یقین دلاتا ہوں فاضل محرک کو کہ آئندہ اور زیادہ دیر نہیں ہوگی اور بہت جلد سٹریٹ لائٹ اور کھمبوں کے لگانے کا بندوبست کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مرزا صاحب آپ کی کیا پوزیشن ہے ؟

مرزا فضل حق ۔ جناب والا ۔ اگر مدت کا تعین کر لیا جائے تو مناسب ہوگا ۔ بہت جلد سے ان کا کیا مطلب ہے ؟

چوہدری محمد انور سمہ ۔ بہت جلد سے مراد "بہت جلد" ۔ یہ بہت آسان زبان ہے ۔

وزیر برقیات ۔ "بہت جلد" سے مراد بہت جلد ہی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک التوا کار نمبر 27 پہلے بھی ایک دفعہ پیش ہو چکی ہے ۔ اور ڈاکٹر عبدالخالق صاحب جب محکمہ تعلیم کی انچارج تھے تو وہ اس کا جواب دے چکے ہیں ۔ لیکن ہاؤس کا اس وقت تاثر یہ تھا کہ اس سلسلے میں ایجوکیشن منسٹری لا منسٹری اور بحالیات کی منسٹری تینوں آپس میں ایک دوسرے سے باہر مشورہ کرکے اس کے متعلق ہاؤس کو بتائیں گے کہ وہ کیا لائحہ عمل اس میں اختیار کریں گے

I am not taking it up today. I am keeping it pending.

مرزا فضل حق ۔ جناب والا ۔ اب منسٹرز تبدیل ہو چکے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اسی لیے میں ان کو fresh notice دے رہا ہوں ۔

وزیر صنعت آبپاشی و برقیات ۔ جناب والا ۔ اگر آپ اجازت دیں تو اس کے بعد جو کارروائی اس پر ہوئی ہے وہ میں عرض کر دوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا اس کے بعد اس پر کوئی کارروائی ہوئی ہے ؟

وزیر صنعت آبپاشی و برقیات ۔ جناب والا ۔ پچھلی مرتبہ جب یہ تحریک التوا پیش ہوئی تھی تو آپ نے بطور ماہر قانون دان کے یہ سمجھا کہ یہ بہت زیادتی ہوئی ہے کہ جو عمارت سرکاری خرچ پر تعمیر ہوئی تھی وہ ایڈیشنل سیٹلمنٹ کمشنر سرگودھا نے کس طرح کسی پرائیویٹ پارٹی کو دے دی اور یہ واقعی بہت serious بات بھی تھی ۔ اس پر میں نے محکمہ سیٹلمنٹ سے درخواست کی ہے کہ وہ فوراً اس بات کا جائزہ لیں اور اگر اس میں اس افسر کا قصور ہو تو اس کے خلاف آپ ایکشن لیں اور اس عمارت کا جو یہ ایک کمرہ اور برآمدہ ہے اس کو بھی فوراً پرائیویٹ پارٹی کے نام سے ہٹا کر حکومت کے نام منتقل کر دیا جائے تو یہ move تو میں نے کی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ڈاکٹر عبدالخالق صاحب اس وقت یہ پوائنٹ minor point تھا ۔ یہاں دوسرے ممبران کا تاثر تھا اور یہ کوئی میری اپنی رائے

نہیں تھی میں نے تو اس کو sum up کیا تھا ۔ کسی فاضل رکن کی طرف سے اس میں major point یہ make out کیا گیا تھا کہ سیٹلمنٹ کی سکیم کے ماتحت ڈسپنسریاں ، ہسپتال اور سکول جو چاہے لوگتا چلا رہا ہوں ۔ چاہے گورنمنٹ چلا رہی ہو ۔ چاہے پرائیویٹ ادارے ہوں اور چاہے وہ لوکل بھی ہوں تو ان کے متعلق یہ ہے :

In the first instance, if they are the applicants, these buildings are to be transferred to the persons to whom these premises were to be allotted. How did a private individual get this school transferred in his name ?

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ یہ مسئلہ کبھی میرے زیر غور نہیں آیا ۔ جب میرے پاس آئے گا تو میں ہاؤس کو اس کے متعلق بتاؤں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں چاہتا ہوں کہ اس تحریک التوائے کار کی ایک کاپی وزیر تعلیم کو پہنچنی چاہیے ۔

وزیر بحالیات ۔ جناب والا ۔ اگر اجازت ہو تو میں بھی کچھ عرض کروں گا کیونکہ یہ بحالیات کے متعلق معاملہ ہے ۔ جو آپ نے شروع میں فرمایا ہے محکمہ تعلیم اور محکمہ بحالیات اس کو trace out کریں گے ہم بھی کچھ وقت دینے دیا جائے ۔

Mr. Speaker. I am not taking it up today.

وزیر بحالیات ۔ جس حد تک کارروائی ڈاکٹر عبدالخالق صاحب کر چکے ہیں اس کو آگے بڑھانے کے لیے محکمہ بحالیات سے رابطہ قائم کرکے میں از خود وزیر بحالیات کی حیثیت میں بیٹھ کر اس معاملہ کو طے کروں گا اور انشاء اللہ دو تین روز میں ایوان کو مطلع کر دیا جائے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک التوائے کار نمبر 28 بھی pending رکھی گئی تھی ۔ اس میں وزیر تعلیم نے یہ فرمایا تھا کہ اس ادارہ کو کوئی aid نہیں دی جا رہی ہے ۔ اس لیے براہ راست حکومت اس میں کوئی مداخلت نہیں کر سکتی ۔ لیکن اس کے باوجود انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ وہ اگر اس سلسلہ میں مزید کچھ کر سکیں گے تو ہاؤس کو بتا دیں گے کہ وہ کیا کر سکتے ہیں ۔

مرزا فضل حق ۔ جناب والا ۔ تو کیا اس کو pending رکھ رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جی ہاں ۔

کیپٹل انڈسٹری کی انتظامیہ کی طرف سے مزدوروں کو عام سہولتوں سے محروم رکھنا اور کرائے کے غنڈوں سے ان کو خوفزدہ کرنا

مسٹر سپیکر ۔ مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت مورخہ 16 اکتوبر 1973ء کے مطابق کیپٹل انڈسٹری کی انتظامیہ نے اس مہنگائی کے دور میں بھی مزدوروں کو عام سہولتوں سے محروم رکھا ہوا ہے اور کرائے کے غنڈے منگوا کر فیکٹری اوقات میں مزدوروں کو خوفزدہ کیا جا رہا اور انھیں طرح طرح کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں جس سے صنعتی امن کو تباہ ہونے کا خدشہ لاحق ہو گیا ہے ۔ اور صوبہ بھر کے اور خاص کر صوبائی دارالحکومت کے مزدوروں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے ۔

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ جب یہ تحریک پیش کی گئی تھی اس وقت سے آج تک کافی عرصہ گزر چکا ہے اور ہم کسی بھی صنعتی جھگڑے کو آٹھ دس دن سے زائد عرصہ تک معرض التوا میں نہیں ڈال سکتے ۔ یہ مسئلہ ممکن حد تک حل کیا جا چکا ہے اب کوئی ایسا مسئلہ کیپٹل انڈسٹری میں نہیں ہے ۔

Mr. Speaker. In view of the statement of the Minister, the motion is not pressed by the Hon'ble member.

لاہور میں جعلی راشن کارڈوں کی تعداد میں اضافہ

مسٹر سپیکر ۔ مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ سیاست مورخہ 26 اکتوبر 1973ء کے مطابق لاہور میں جعلی راشن کارڈوں کی تعداد لاکھوں تک پہنچ چکی ہے اور راشن کارڈوں کی تعداد شہر کی آبادی سے بھی تجاوز کر گئی ہے ۔ اخبار کے مطابق لاہور کی آبادی 25 ۔ 30 لاکھ

ہے اور راشن کارڈوں کی تعداد 41 لاکھ تک پہنچ گئی ہے اور بوگس کارڈ بدستور بن رہے ہیں۔ محکمہ خوراک نے جدید طریقہ واردات کے ساتھ ہتھیار ڈال دیے ہیں۔ اگر بوگس کارڈوں میں اضافہ اس طرح جاری رہا تو شہر میں حقدار لوگوں کو ایک چھٹانک آٹے سے بھی محروم ہونا پڑے گا۔

وزیر تعلیم (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) ۔ جناب والا ۔ قصہ یہ ہے کہ محکمہ خوراک کافی عرصہ سے بوگس راشن کارڈوں کو منسوخ کرنے میں کوشاں رہا ہے۔ مگر اس میں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پورے طور پر کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ جونہی بوگس راشن کارڈ منسوخ کیے جاتے ہیں ادھر سے نئے امیدوار اور applicant آ جاتے ہیں اور ان کی تصدیق کا جو بھی مسئلہ ہے وہ ایسا ہے کہ وہ تصدیق کرا لاتے ہیں۔ اور وہ بوگس راشن کارڈ کی جگہ نئے کارڈ بن جاتے ہیں۔ آپ کو یاد ہوگا کہ وزیر اعلیٰ نے اس ہاؤس میں یہ assurance دی تھی کہ وہ اس تمام distribution system کو ختم کرکے ایک نیا سسٹم بنائیں گے جس کے ذریعہ بوگس راشن کارڈ ختم ہو جائیں گے اور اس کے ساتھ ہی تقسیم کار مناسب ہوگی اور اس میں دھاندلیاں ختم ہو جائیں گی۔ اس مسئلہ میں انہوں نے اب meetings کی ہیں اور مناسب کارروائی کی جا رہی ہے۔ ایک کمیٹی بھی تشکیل کی گئی ہے۔ حنیف رامے صاحب اس کے سربراہ ہوں گے۔ اور ہمیں امید ہے کہ جو نیا نظام ہوگا اس کے ذریعہ عوام کے تعاون کے ساتھ یہ دھاندلیاں جو کہ راشن کی distribution میں ہیں ختم کر دی جائیں گی۔ امید ہے کہ اس assurance کے بعد کہ یہ کام اعلیٰ سطح پر وزیر اعلیٰ نے خود اپنے اختیار میں لے لیا ہے معزز رکن اس تحریک کو واپس لے لیں گے۔

مرزا فضل حق ۔ جناب والا ۔ میں اس مسئلہ کو ذرا اور elalaórate کرنا چاہتا ہوں۔ یہ تحریک تو میں نے لاہور کے متعلق دی ہے لیکن یہ تو سارے صوبہ پنجاب میں بوگس راشن کارڈوں کی وبا چل نکلی ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے سارا مسئلہ in general لیا ہے۔

مرزا فضل حق ۔ جناب والا ۔ اب جو نئے وزیر خوراک مقرر ہوئے ہیں وہ ذرا اگر کچھ یقین دہانی کر سکیں تو پھر ٹھیک ہے۔

231179-1

مسٹر سپیکر ۔ اس محکمہ کے انچارج چیف منسٹر ہیں انہوں نے اپنے پہلے دن کی تقریر میں اس مسئلہ کو take up کیا ہوا ہے ۔

مرزا فضل حق ۔ جناب والا ۔ ٹھیک ہے پھر میں اسے پریس نہیں کرتا ۔

Mr. Speaker. In view of the statement of the Minister, the motion is not pressed by the honourable Member.

تحصیل شاہ پور میں سرکاری ٹریکٹر کے لیے زیادہ کرایہ کی وصولی اور سیاسی امتیاز کے بغیر ٹریکٹر کا نہ ملنا

مسٹر سپیکر ۔ مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ جمہور مورخہ 30 اکتوبر 1973ء کے مطابق سرگودھا کی تحصیل شاہ پور میں سرکاری ٹریکٹر کا بہت زیادہ کرایہ وصول کیا جاتا ہے یعنی ایک گھنٹے کے لیے 23 روپے کرایہ لیا جاتا ہے ۔ جبکہ پرائیویٹ ٹریکٹر 13 ۔ 14 روپے گھنٹے پر مل جاتے ہیں ۔ نیز ٹریکٹر سیاسی امتیاز کے بغیر نہیں مل سکتے اور شاہ پور کے حصہ کے ٹریکٹر تحصیل ہیڈ کوارٹر میں رکھنے کی بجائے دور دراز قصبہ ساہیوال میں بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جس سے کرایہ کے علاوہ چارجز بھی غریب عوام کو ادا کرنے پڑیں گے ۔ عوامی حلقوں نے مطالبہ کیا ہے کہ ٹریکٹروں کو شاہ پور میں ہی رہنے دیا جائے ۔ سیاسی امتیاز نہ برتا جائے اور کرایہ مناسب رکھا جائے ۔

وزیر زراعت ۔ جناب والا ۔ یہ بات درست نہیں ہے کہ ٹریکٹروں کا کرایہ 23 روپے فی گھنٹہ کے حساب سے charge کیا جاتا ہے ۔ شاہ پور تحصیل میں دو قسم کے ٹریکٹر مہیا کیے گئے ہیں ایک I.M.T ٹریکٹر ہے جس کا کرایہ 14 روپے فی گھنٹہ ہے اور دوسرا بیلارس جس کا کرایہ 16 روپے فی گھنٹہ ۔ اور یہ کرایہ بھی سارے کا سارا وصول نہیں کیا جاتا بلکہ اس کا دسواں حصہ فی الحال وصول کیا جا رہا ہے ۔

جہاں تک سیاسی امتیاز برتنے کا سوال ہے ۔ بالکل کوئی ایسی بات نہیں

ہے اور شاہ پور کے ہیڈ کوارٹر میں ٹریکٹر رکھنے کا سوال اس لیے پیدا نہیں ہوتا کہ ٹریکٹروں کو گاؤں میں بھیجا جاتا ہے اور وہاں وہ کام کرتے ہیں۔ فی الوقت جو ٹریکٹر ہیں ایک کوٹلہ سیداں (شاہ پور) میں ہے۔ دوسرا شاہ پور خاص میں ہے تیسرا مٹ میں ہے۔ چوتھا ساہیوال میں ہے۔ پانچواں لکھیوال میں ہے۔ چھٹا ڈھول گڑھی میں ہے۔ ساتواں محمد علی والا میں ہے اور آٹھواں فشقند میں ہے۔ اس لیے کوئی ایسی صورت حال نہیں ہے۔ میں ان کو یقین دلاؤں گا کہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ سیاسی امتیاز سے ٹریکٹروں کو استعمال کیا جائے۔

مرزا فضل حق۔ جناب والا۔ اس میں ایک پوائنٹ ہے۔ ایک تو یہ کہ اخباری خبر میں لکھا ہوا تھا کہ سیاسی امتیاز برتا جاتا ہے لیکن میں اس پر زور نہیں دیتا۔ نمبر 2 یہ کہ شاہ پور میں ٹریکٹر نہیں رکھے گئے۔ یہ تو میں تسلیم کرتا ہوں ٹھیک ہے کہ مختلف علاقوں میں بھیجے گئے ہیں۔ ایک جگہ پر مرکز نہیں ہونا چاہیے۔ لیکن اب سوال یہ رہ جاتا ہے کہ جو 23 روپے فی گھنٹہ کرایہ لیا جاتا ہے اس میں اور جو پرائیویٹ سیکٹر میں کام کرتے ہیں ان میں تفاوت ہے۔ وہ دس روپے بارہ روپے سے زیادہ نہیں لیتے۔ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ ان سے 10 فیصدی لیا جاتا ہے اور وہ بھی ان کے نام ڈال دیا جاتا ہے جس کے نام سے وصول کیا جاتا ہے۔

مسٹر سپیکر۔ انھوں نے کہا ہے کہ IMT کا چودہ روپے کرایہ لیا جاتا ہے۔ دوسرے کا 16 روپے کرایہ لیا جاتا ہے۔ 23 روپے کرایہ تو انھوں نے مانا ہی نہیں ہے۔

مرزا فضل حق۔ جناب والا۔ پھر بھی پرائیویٹ ٹریکٹر سے تو زیادہ کرایہ ہے۔ یعنی مقابلہ تو پرائیویٹ اور سرکاری ٹریکٹر سے ہے۔

مسٹر سپیکر۔ پرائیویٹ کا بھی آپ نے 12۔ 14 روپے کرایہ لکھا ہے۔

مرزا فضل حق۔ جناب والا۔ سرکاری ٹریکٹر سے بہر حال کم ہی کرایہ لیتے ہیں۔

وزیر زراعت۔ جناب والا۔ میں فاضل ممبر سے گزارش کروں گا کہ ہم

سب زمیندار ہیں ۔ کسی گاؤں میں بھی اب موجودہ ڈیزل کی قیمتوں اور ٹریکٹر کی قیمتوں کے لحاظ سے کرایہ دس یا بارہ روپے نہیں ہے ۔ اور ہم گورنمنٹ کی طرف سے دعوت دیتے ہیں فاضل ممبر کو کہ اگر وہ provide کریں تو ہم ساہیوال کے لیے 100 ٹریکٹر کرایہ پر 10 روپے فی گھنٹہ کے حساب سے لے لیں گے ۔ اصل میں یہ پوزیشن صحیح نہیں ہے ۔ گورنمنٹ کو 400 سے زیادہ ٹریکٹر باہر سے نہیں ملے ہیں ۔ آپ مہیا کریں اس ریٹ پر ۔

مرزا فضل حق ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف نے چیلنج کیا ہے ۔ میں ان کو چیلنج کرتا ہوں ۔ یہ اس وقت کے ریٹ ہیں ۔ جب ڈیزل کے ریٹ بڑھے ہیں ۔ اس سے پہلے جو ریٹ تھے ان کے مطابق میرے علاقہ میں وہ دس روپے بارہ روپے کرایہ فی گھنٹہ پر لوگ لیتے تھے ۔ میرے علاقہ میں ایک آدمی تھا میں اس کا نام دے سکتا ہوں ۔ وہ اس کو چلاتا رہا ہے ۔ میں تو غریب آدمی ہوں ۔ میرے پاس ٹریکٹر نہیں ہیں کہ میں گورنمنٹ کو مہیا کروں ۔

وزیر زراعت ۔ جناب والا ۔ مناظرہ کی بات نہیں ہے میں تو بہتری کے لیے کہہ رہا ہوں ۔ اگر واقعی اس طرح ٹریکٹر ملتے ہیں تو میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ ہمیں لسٹ دے دیں ہم ان زمینداروں کو contact کریں گے ۔ اور گورنمنٹ کے ٹریکٹروں کو ہم فی الحال سٹور میں کھڑا کر دیں گے ۔ وہ ٹریکٹر لے کر ہمیں دے دیں ہم ان کو بھی دس روپے فی گھنٹہ کے حساب سے چلائیں گے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ ان ٹریکٹروں کے جو ریٹ مقرر کیے گئے ہیں ۔ اس کے لیے ایک کمیٹی بنی تھی جس میں میں بھی شامل تھا نوابزادہ محمد خان خاکوانی صاحب تھے اور کئی ارکان اسمبلی شامل تھے ۔ ہم نے بڑے غور و خوض کے بعد یہ ریٹ مقرر کروائے ہیں ۔ اور یہ بالکل پرائیویٹ ریٹوں کے مطابق ہیں ۔ اس میں کوئی زیادتی نہیں ہوئی ہے ۔ میں فاضل ممبر سے گزارش کروں گا کہ وہ مطمئن ہو جائیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ میں وزیر موصوف سے گزارش کروں گا کہ یہ natational loss ہو رہا ہے ۔ جہاں تک مرزا فضل حق صاحب کی تحریک کے اس حصہ کا تعلق ہے کہ پرائیویٹ ٹریکٹروں کے ریٹ کم ہیں یہ غلط ہے

البتہ جہاں تک ان کی کارکردگی کا تعلق ہے ۔ میں خود بھی اس سے مطمئن نہیں ہوں اور میں وزیر موصوف سے استدعا کروں گا کہ جو ڈرائیور وہاں رکھے ہیں وہ اناڑی تھے ۔ کیونکہ یک لخت ٹریکٹر آئے اور ڈرائیور اچھے دستیاب نہ ہو سکے ۔ میں نے خود موقع پر ان کی کارکردگی دیکھی ہے ۔ میں نے خود جائزہ لیا ہے ۔ جہاں ٹریکٹروں کو مہیا کیا گیا ہے وہاں زمینداروں کو افادیت نہیں دی جا سکی ۔ جناب والا ۔ میں اس تحریک التواء کا سہارا لیتے ہوئے وزیر موصوف سے یہ کہوں گا کہ وہ district wise کمیٹی مقرر کریں جو اس کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے جائزہ لے ۔ گورنمنٹ کے لیے اور نہ زمینداروں کے بلکہ اس مقصد کی تکمیل کے لیے جس کے لیے ہم نے یہ سب کچھ کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ لک صاحب آپ تو بحث میں چلے گئے ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ میں اس کی کارکردگی پر عرض کر رہا ہوں کیونکہ یہ زیر بحث مسئلہ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ لیڈر آف دی اپوزیشن ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ جہاں تک سوال اور جواب کا تعلق ہے ۔ پارلیمانی روایات یہ ہیں کہ فاضل رکن جو سوال کرنے والا ہو اور اس کا جواب دینے والے وزیر کے درمیان کسی اور ممبر کو بولنے کا یا اس بحث کو تبدیل کرنے کا کوئی حق نہیں ہوتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ قائد حزب اختلاف نے جو فرمایا ہے وہ درست ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی اجازت ہو کہ اگر کسی رکن کو اس معاملہ کی کسی اہمیت کا علم ہو تو وہ اس کی وضاحت جناب کی اجازت سے کر سکتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ exceptional cases میں تو یہ ہو سکتا ہے ۔ لیکن اس طرح تو یہ مشکل ہو جائے گا کہ ایک ہی تحریک التواء جب پانچ منٹ میں admit ہو جانا چاہیئے یا اس پر فیصلہ ہو جانا چاہیئے اس پر بھی تمام وقت صرف ہو جائے ۔ اگر ایوان چاہتا ہے یا کچھ فاضل اراکین ایسا چاہتے

ہیں تو پھر تحاریک التواء کی تو باری بھی نہیں آئے گی ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ فاضل ممبر کا فرض ہے ۔ کہ وہ اطلاع فاضل وزیر کو پہنچا دیں اور ان کے ذریعہ سے اطلاع اس ایوان کو ملنی چاہیئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ پھر کیا پوزیشن ہے ۔

Is it not pressed in view of the statement of the Minister, or do you press it ?

مرزا فضل حق ۔ میں تو مطمعن ہوں لیکن جناب والا .....

مسٹر سپیکر ۔ یہ ان کا statement ہے یا تو آپ یہ کہیں ان کا جو بیان ہے وہ صحیح نہیں ہے ۔

مرزا فضل حق ۔ وزیر موصوف نے تو اب یہ کہہ دیا ہے کہ میں ٹریکٹر مہیا کروں اور پھر کر دیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مرزا صاحب آپ نے وزیر زراعت کی بات توجہ سے نہیں سنی ۔ آپ نے بھی اپنی تحریک التواء میں لکھا ہے کہ تیرہ چودہ روپے فی گھنٹہ کرایہ پرائیویٹ ٹریکٹر لیتا ہے ۔ انہوں نے کہا ہے کہ گورنمنٹ بھی چودہ روپے فی گھنٹہ کرایہ لیتی ہے ۔ یا تو آپ کی یہ پوزیشن ہو کہ گورنمنٹ کا ریٹ تو 14 روپے فی گھنٹہ ہے لیکن وہاں کوئی شخص رشوت لیتا ہے ۔ اور اس میں چار روپے یا آٹھ روپے زائد لیتا ہے ۔ مگر یہ آپ کا کیس نہیں ہے ۔ تو پھر آپ نے ان کی دو باتیں مان لی ہیں اور ایک بات انہوں نے آپ کی تائید میں کہہ دی ہے کہ نہیں ! 23 روپے نہیں ہے صرف چودہ روپے کرایہ ہے ۔ تو اب تحریک التواء میں باقی کیا رہ گیا ہے آپ مجھے بتائیں ۔

مرزا فضل حق ۔ جناب والا ۔ اصل پوزیشن جو ہے وہ واضح ہونی چاہیئے ۔ ایک تو انہوں نے کہا ہے کہ ٹریکٹر جو ہے وہ کم کرایہ پر ملتا ہے اور اس قسم کا جو دوسرا سرکاری ٹریکٹر ہے وہ زیادہ کرایہ پر ملتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ ٹریکٹر کی capacity پر ہو گا اس کا کرایہ بھی 16 روپے ہے اتنا تفاوت نہیں ہے ۔ جو آپ نے لکھا ہے ۔

مرزا فضل حق ۔ جناب والا ۔ 30 اکتوبر کو تحریک التواء جس وقت میں نے دی تھی ۔ اس وقت سے تو اب ریٹ لازماً ڈیزل کے بڑھ چکے ہیں ۔ لہذا ریٹ بھی بڑھ گئے ہیں ۔ لیکن یہ تو اس وقت کی پوزیشن discuss ہو رہی ہے جب میں نے تحریک التواء دی تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ بھی پرانے ریٹ آپ کو بتا رہے ہیں ۔ موجودہ ریٹ نہیں بتا رہے ہیں ۔

وزیر زراعت ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ انہوں نے اپنی تحریک میں صرف دو پوائنٹ اٹھائے ہیں ۔ پہلا انہوں نے یہ کہا ہے کہ ٹریکٹر کا کرایہ 23 روپے لیا جاتا ہے ۔ میں نے اس سے انکار کیا ہے ۔ یہ اس کو چیلنج کر سکتے ہیں ۔ دوسرا انہوں نے یہ کہا ہے کہ سیاسی امتیاز برتا جا رہا ہے اس سے بھی میں نے انکار کیا ہے اس کو بھی چیلنج کرسکتے ہیں ۔ میں اگلی مرتبہ پھر اس کا جواب دے سکتا ہوں .....

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے دو باتیں تو آپ کی مان لی ہیں ۔ کہ سیاسی استحصال کے متعلق آپ نہیں کہہ سکتے ۔ یہ بات کہ ہیڈ کوارٹر پر ٹریکٹر رہنے چاہیئے وہ آپ کی تائید کرتے ہیں ۔ تیسرا مسئلہ یہ ہے وہ کہتے ہیں کہ پرائیویٹ ٹریکٹر کا تیرہ چودہ روپے کرایہ ہے ۔ آپ کہتے ہیں کہ سرکار بھی چودہ روپے لیتی ہے ۔

وزیر زراعت ۔ جناب والا ۔ بلکہ انہوں نے کہا ہے کہ 23 روپے فی گھنٹہ کرایہ گورنمنٹ لیتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ تو آپ پر الزام ہے ۔ اگر پرائیویٹ ٹریکٹر 13-14 روپے میں مل جاتا ہے تو آپ کہتے ہیں کہ سرکاری ٹریکٹر کا بھی چودہ روپے کرایہ ہے ۔

وزیر زراعت ۔ مگر جناب والا ۔ حقیقت یہ ہے پرائیویٹ ٹریکٹر 18 سے 20 روپے میں مل رہا ہے ۔

Mr. Speaker : In view of the statement of the Minister and as there is controversy left behind, the motion is disposed of accordingly.

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب آج میں تیار نہیں ہوں ۔ اس کی دو وجوہ ہیں ۔ ایک تو میں ذہنی طور پر تیار نہیں ہوں ۔ دوسرے ساری منسٹری reshuffle ہوئی ہے ۔ آج آپ نے دیکھا ہے کہ فاضل وزیر صاحبان جن محکموں کے انچارج پہلے تھے ۔ اس حساب سے ہی جواب دے رہے ہیں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پھر سوموار کو کر لیں جناب والا ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوموار کو آدھ گھنٹہ اس میں جو پہلے ہم نے آپ سے لیا تھا وہ اس میں شامل کر لیں گے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ ٹھیک ہے جناب والا ۔

مجلس قائمہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ جناب والا ۔ میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مالیہ اراضی مغربی پاکستان مصدرہ 1973ء (مسودہ قانون نمبر 78 بابت 1973ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مالیہ اراضی مغربی پاکستان مصدرہ 1973ء (مسودہ قانون نمبر 78 بابت 1973ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال کی رپورٹ پیش کر دی گئی ۔

قرارداد

اسلامی ممالک کے سربراہوں کی کانفرنس کو اسمبلی چیمبر لاہور میں منعقد کرنے کی پیشکش

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ ہمیں اس زندہ اور تابناک حقیقت پر فخر ہے کہ پاکستان عالم اسلام کا ایک ناقابل تسخیر حصار ہے ۔ اور پاکستان اسلامی ممالک کے لیے روشنی کا مینار ہے ۔ پاکستان نے ہمیشہ

اسلامی ممالک سے بھرپور تعاون کیا ہے ۔ حالیہ اسرائیل اور عرب حربہ و ضرب میں اس کے باوجود کہ پاکستان ایک عظیم المیہ سے ، ایک سیلاب بلاں سے دو چار تھا اور ہر چھوٹا بڑا فرد اس کا مقابلہ کر رہا تھا ۔ موجودہ حکومت نے نہایت ہی عزم و استقلال اور ہمت سے عرب ممالک کی تاریخی خدمت ادا کی اور اس ملک کو تاریخی کردار ادا کرنے کا موقع فراہم کیا ۔ اس کے بعد میں جناب کی اجازت سے ایک قرارداد پیش کرنا چاہتا ہوں جو قائد ایوان کے اتفاق سے یہاں پیش کی جا رہی ہے ۔

جناب والا ۔ میں قرارداد پیش کرتا ہوں :

کہ اسلامی ممالک کے سربراہوں کی کانفرنس
کے پاکستان اور خصوصاً لاہور میں انعقاد
کے مجوزہ پروگرام پر یہ ایوان پر جوش
مسرت کا اظہار کرتا ہے ۔ اور یہ پیشکش
کرتا ہے کہ یہ کانفرنس ایوان ہذا میں
منعقد کی جائے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں محمد افضل وٹو) ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ آپ کو علم ہے ۔ وزیر اعظم پاکستان اور مرکزی حکومت کی کوششوں سے جیسا کہ قائد حزب اختلاف نے ابھی ابھی یہاں کہا ہے ۔ پاکستان کی پوزیشن اور کردار خاص طور پر حالیہ عربوں کی جنگ میں بڑا واضح تھا ۔ اور اس سے قبل بھی اسلام کی سربلندی کے لیے جو بھی کوشش ہو سکتی ہے ۔ پاکستان کی حکومت اس سلسلہ میں کوشاں رہی ہے ۔ حال ہی میں وزیر اعظم پاکستان کی طرف سے مختلف اسلامی ممالک میں قاصد روانہ کیے گئے ہیں ۔ اور ان کی کوششوں کے نتیجہ میں عنقریب دسمبر کے شاید پہلے ہفتہ میں پاکستان میں اور پاکستان کے بعد ہمارے اس تاریخی شہر لاہور میں یہ کانفرنس منعقد کیے جانے کا فیصلہ ہوا ہے ۔ تو میں قائد حزب اختلاف کی طرف سے پیش کیے گئے خیالات سے پوری طرح متفق ہوں اور ان کی تائید کرتا ہوں ۔ بلکہ میں ان کا مشکور ہوں کہ انھوں نے حکومت کی ان کوششوں کے ساتھ اپنے بھرپور تعاون کا بھی یقین دلایا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب یہ قرارداد برائے منظوری پیش ہے ۔
سوال یہ ہے :

> کہ اسلامی ممالک کے سربراہوں کی کانفرنس کے پاکستان اور خصوصاً لاہور میں انعقاد کے مجوزہ پروگرام پر یہ ایوان پرجوش مسرت کا اظہار کرتا ہے ۔ اور یہ پیشکش کرتا ہے کہ یہ کانفرنس ایوان ہذا میں منعقد کی جائے ۔

(قرارداد باتفاق رائے منظور کی گئی)

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ بڑی رسم تاجپوشی کے سلسلہ میں دس دن کی رخصت ہوئی تھی ۔ اگر آج چھوٹی رسم تاجپوشی کے سلسلہ میں ایک ہفتہ کی چھٹی کر دی جاوے ۔ تو آپ کی بڑی مہربانی ہوگی ۔ تاکہ وہ سب وزراء اپنے اپنے محکموں کا چارج سنبھال لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ بات تو لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی اپوزیشن کے باہمی مشورہ سے پیش ہوئی تھی ۔ آپ بھی ان سے مشورہ کریں ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ میں دونوں لیڈروں کی خدمت میں عرض کروں گا ۔

مسودہ قانون

مسودہ قانون (ترمیم ثانی) حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب مصدرہ 1973ء

(مسودہ قانون نمبر 62 بابت 1973ء)

Mr. Speaker. Now we go on to the legislative business.
Minister for Housing and Physical Planning. Sir I move :

> That the Punjab Acquisition of Land (Housing) (Second Amendment) Bill, 1973 as

recommended by the Select Committee be taken into consideration at once.

Mr. Speaker. The motion moved and the question is :

That the Punjab Acquisition of Land (Housing) (Second Amendment) Bill, 1973 as recommended by the Select Committee be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

(کلاز - 2)

Mr. Speaker. Now Clause 2 of the Bill is under consideration.

Haji Muhommad Saifullah Khan. Sir, I beg to move :

That the words "approved and" shall be inserted in between the words "be" and "undertaken" occurring in first proviso of paragraph (iv) of Sec 2 of the Bill and the word "prior" shall be inserted in between the words "to" and "approval" occurring in third line of first proviso of paragraph (iv) of Sec 2 of the Bill.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

That the words "approved and" shall be inserted in between the words "be" and "undertaken" occurring in first proviso of paragraph (iv) of Sec 2 of the Bill and the word "prior" shall be inserted in between the

words "to" and "approval" occurting in third line of first proviso of paragraph (iv) of Sec 2 of the Bill.

وزیر ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ ۔ جناب والا ۔ مجھے اس ترمیم پر کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

Mr. Speaker. Now the question is :

That the words "approved and" shall be inserted in between the words "be" and "undertaken" occurring in first proviso of paragraph (iv) of Sec 2 of the Bill and the word "prior" shall be inserted in between the words "to" and "approval" occurring in third line of first proviso of paragraph (iv) of Sec 2 of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Speaker. The question is :

That Clause 2 as amended form part of the bill.

(The motion was carried)

(کلاز ۔ 3)

Mr. Speaker. Now Clause 3 is under consideration.

Mr. Speaker. The question is :

That Clause 3 form part of the bill.

(The motion was carried)

(کلاز ۔ 1)

Mr. Speaker. The Clause 1 is under consideration.

Mr. Speaker. The question is :

That Clause 1 form part of the bill.

(The motion was carried)

(تمہید)

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی تمہید زیر غور ہے ۔
سوال یہ ہے :

کہ تمہید بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

اب بل کا طویل عنوان زیر غور ہے ۔ چونکہ اس میں کوئی ترمیم نہیں ہے ۔ اس لیے یہ بل کا حصہ بنتا ہے ۔

وزیر ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون (ترمیم ثانی) حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب مصدرہ 1973ء منظور کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے ۔
سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم ثانی) حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب مصدرہ 1973ء منظور کیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایوان نے کافی کام کر لیا ہے ۔ مجھے ایک دو چیزیں ایوان سے دریافت کرنی ہیں تاکہ اس کے مطابق ہم فیصلہ کر سکیں ۔ اب اس قرارداد کے پاس کرنے کے بعد یہ ہماری ذمہ داری ہو گئی

ہے کہ ہم یہ معلوم کریں کہ اسلامی ممالک کے سربراہان کی کانفرنس کب ہو رہی ہے ۔ مجھے کچھ اندازہ ہے کہ کانفرنس شروع ہونے کے 10/8 دن پہلے ہمیں تھوڑی سی تبدیلی کرنی پڑے گی ۔ سربراہان کو ٹھہرانے کے لیے ، ان کے بیٹھنے کے لیے ، ان کی میٹنگ کے لیے ہمیں یہ سارے premises ان کے سپرد کرنے پڑیں گے ۔ متعلقہ انتظامیہ کو تمام انتظامات ٹھیک ٹھاک کرنے کے لیے وقت چاہیے ۔ اب جو اخبارات سے معلوم ہوتا ہے اس سے اس بات کا کافی امکان ہے کہ 4 یا 6 تاریخ کو یہ کانفرنس شروع ہوگی ۔ اگر 4 تاریخ کو یہ کانفرنس شروع ہوتی ہے تو پھر سوموار کو سیشن نہیں ہوگا ۔ اگر 6 کو شروع ہوتی ہے تو پھر سوموار کو سیشن ہوگا اور ایک یا دو دن شاید سیشن ہوگا ۔ اگر یہ کہیں کہ دسمبر کے آخر میں کانفرنس ہوتی ہے تو پھر ہم اپنا نارمل کام کریں گے ۔ میں ایوان کو اس مسئلہ سے متعلق اپنے اعتماد میں لینا چاہتا ہوں ۔ ممکن ہے اگر مجھے آج یہ پتہ چل جائے کہ یہ کانفرنس 4 تاریخ کو ہو رہی ہے تو میں فرداً فرداً تمام فاضل ارکان کو اطلاع دوں گا کہ یہ اجلاس sine die adjourn کیا ہے یا کسی متعینہ تاریخ تک اس سیشن کو ملتوی کیا ہے ۔ فاضل اراکین کو اس بات کے لیے تیار رہنا چاہیے کہ ریڈیو یا اخبارات میں سے جو خبر ان کو ملے اس کو مصدقہ سمجھیں ۔ اور اس ایوان میں آ کر اطلاع کرنے کی بجائے میری اسی اطلاع کو ہی کافی سمجھیں ۔

میاں خورشید انور ۔ شکر ہے کہ آپ نے اخبارات کی خبر کو "مصدقہ" کہا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ اس کو آپ نے اپنے لیے بھی معیار سمجھا ہے اور ہمارے لیے بھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ میرا خیال ہے کہ سوموار کو سیشن ہوگا کیونکہ میں نے پتہ کروایا ہے کہ وہ سوموار کو مطلوبہ مرمت کے لیے نہیں آ رہے ہیں ۔

اب ایوان کی کارروائی 26 نومبر 1973ء صبح ساڑھے آٹھ بجے تک کے لیے ملتوی کی جاتی ہے ۔

(اسمبلی کا اجلاس 26 نومبر 1973ء بروز سوموار صبح ساڑھے آٹھ بجے تک کے لیے ملتوی ہو گیا) ۔

مغربی پاکستان

ہفتہ

ملی صوبائی اسمبلی پنجاب کا جلسہ

سوموار ۔ 26 نومبر 1973ء

(دو شنبہ ۔ یکم ذیقعدہ 1393ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ساڑھے آٹھ بجے صبح شروع ہوا۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۠ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰي مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝

پ ۴ ۔ س ۳ ۔ رکوع ۵ ۔ آیات ۱۳۲ تا ۱۳۵

تم لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔ اور تم اپنے پروردگار کی بخشش اور بہشت کی طرف لپکو جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے اور (جو اللہ سے) ڈرنے والوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ جو ایسے لوگ ہیں کہ آسودگی اور تنگی میں (اپنا مال اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔ اور غصہ کو پی جاتے ہیں اور لوگوں کے قصور معاف کر دیتے ہیں۔ اور اللہ نیکوکاروں کو پسند کرتا ہے۔ اور وہ کہ جب کوئی فحش کام کر بیٹھتے ہیں یا اپنے حق میں کوئی اور برائی کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں۔ اور اللہ کے سوا گناہ بخش بھی کون سکتا ہے۔ اور وہ لوگ جان بوجھ کر اپنے افعال پر اڑے نہیں رہتے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

مسٹر سپیکر ۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے ۔ چودھری علی بہادر خان ۔

میاں مصطفیٰ ظفر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ کورم نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ گنتی کی جائے ۔ ۔ ۔ ۔ گنتی کی گئی ۔ ۔ ۔ ۔ ایوان میں کورم نہیں ہے ۔ گھنٹی بجائی جائے ۔ ۔ ۔ ۔ گھنٹی بجائی گئی ۔ ۔ ۔ ۔ کورم نہیں ہے ۔ اس لیے ایوان کی کارروائی 15 منٹ کے لیے ملتوی کی جاتی ہے ۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی 15 منٹ تک کے لیے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

وزیر صحت (رانا شوکت محمود)۔ جناب والا ۔ سوال نمبر 3821 کا جواب اگرچہ پرنٹ ہو چکا ہے لیکن پرنٹ ہونے کے بعد چند واقعات بدل گئے ہیں ۔ اس لیے میں درخواست کروں گا کہ اس سوال کا جواب آئندہ باری کے لیے رکھ لیا جائے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ گزشتہ اجلاس میں بھی بالکل یہی جواب دیا گیا تھا جو اس وقت تحریری طور پر ہمارے سامنے موجود ہے ۔ دوسرے یہی کہا گیا تھا کہ ہمیں وقت دیا جائے تاکہ ہم اس کا تفصیل سے جواب دے سکیں اور اس لیے اس کو defer کر دیا گیا ۔ مجھے تعجب ہے فاضل وزیر آج پھر وہی جواب دھرا رہے ہیں ۔

وزیر صحت ۔ جناب والا ۔ میرا وہی جواب تو نہیں ہے ۔ چونکہ اس کے بعد جو داخلے تھے وہ مکمل ہوئے ۔ چند سیٹوں میں بھی اضافہ ہوا ۔ اس لیے حالات بدل گئے ہیں اور ان کے مطابق انشاء اللہ آئندہ جواب دے دیا جائے گا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میرے پاس جواب کی کاپی موجود ہے بعینہ لفظ بلفظ یہی جواب ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید صاحب وہ جواب نہیں ہے جو چھپا ہوا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں یہی کہہ رہا ہوں کہ اس کو جواب تصور نہ کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ تفصیلی طور پر جواب چاہتے ہیں ؟

سید تابش الوری ۔ جناب دو مہینے سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے ۔ اور میرا سوال 73-1972ء کے لیے نہیں ہے بلکہ 72-1971ء پر بھی حاوی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے سوال میں لکھا ہے کہ سال 1972ء میں کتنی نشستوں کا اضافہ کیا گیا ہے ظاہر ہے 73-1972 کے متعلق ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جی ہاں ۔ جناب اس سلسلے میں پالیسی بھی مرتب ہو گئی ہے ۔ پھر میں نہیں سمجھتا اس میں کون سی راز کی بات ہے جس کو چھپایا جا رہا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ممکن ہے تفصیل سے بتانا چاہتے ہوں ۔ اگلا سوال ۔

ڈاکٹر غلام رسول ڈینٹل سرجن سول ہسپتال شیخوپورہ کا پرائیویٹ پریکٹس کرنا

*3965 ۔ چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ محکمہ صحت کے قواعد کے مطابق کوئی سرکاری ڈاکٹر پرائیویٹ پریکٹس نہیں کر سکتا ۔

(ب) کیا وزیر موصوف کے علم میں ہے کہ ڈاکٹر غلام رسول ڈینٹل سرجن سول ہسپتال شیخوپورہ سرکاری ملازمت کے علاوہ سرگودھا روڈ چارہ منڈی چوک یادگار شیخوپورہ میں اپنی پرائیویٹ پریکٹس بھی کرتے ہیں اور حکومت سے باقاعدہ تنخواہ اور دیگر الاؤنسز بھی وصول کرتے ہیں ۔

(ج) اگر جزو (الف) اور (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ڈاکٹر کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر صحت (رانا شوکت محمود) ۔ (الف) یہ درست نہیں ہے بیشتر سرکاری ڈاکٹروں کو پرائیویٹ پریکٹس کرنے کی اجازت ہے بشرطیکہ ان کے سرکاری ادائیگی فرض میں کوئی رکاوٹ نہ ہو ۔

(ب) ڈاکٹر غلام رسول ڈینٹل سرجن سول ہسپتال شیخوپورہ کو پرائیویٹ پریکٹس کرنے کی اجازت ہے ۔ ڈاکٹر غلام رسول کو نان پریکٹسنگ الاؤنس نہیں ملتا ہے ۔ ڈاکٹر مذکور پہلے چوک یادگار شیخوپورہ میں پریکٹس کرتا تھا اب وہاں بند کر دیا ہے اور مسلم گنج کے علاقہ شہر شیخوپورہ میں پریکٹس کرتا ہے ۔

(ج) ڈاکٹر مذکور کے خلاف کارروائی کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کروں گا جیسا کہ انھوں نے اپنے جواب میں فرمایا ہے کہ پرائیویٹ پریکٹس کرنے کی اجازت ہے کہ بشرطیکہ سرکاری ادائیگی فرض میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو ۔ اس کی کس طریقے سے تفتیش کی جاتی ہے ۔ اس کا فیصلہ کرنے والی محکمہ صحت میں کون سی اتھارٹی ہے کہ کسی ڈاکٹر کی وجہ سے سرکاری فرائض میں رکاوٹ ہو رہی ہے یا نہیں ؟

وزیر صحت ۔ یہ تو بہت سیدھی سی بات تھی ۔ چونکہ سرکاری محکموں میں اتنی تنخواہیں نہیں ہوتیں اس لیے اچھے ڈاکٹروں کی خدمات حاصل کرنے کے لیے یہ کوشش کی جاتی ہے کہ وہ سرکاری ملازمت میں آئیں اور ان کو یہ سہولتیں دی جاتی ہیں کہ وہ ملازمت کے ساتھ ساتھ پرائیویٹ پریکٹس بھی کر سکیں ۔ کوئی ایسی ایجنسی تو موجود نہیں ہے جو ہر وقت ان کے سر پر بیٹھ رہے کہ وہ فرائض سرانجام دے رہا ہے یا نہیں ۔ اس کے صحیح جج تو عوام ہوتے ہیں ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

چوھدری امان اللہ لک ۔ اصل میں وزیر موصوف میرا سوال سمجھے نہیں یا میں انھیں نہیں سمجھا سکا ۔ جناب والا ۔ میں نے یہ عرض کی تھی کہ کسی ڈاکٹر سے یہ توقع کیسے کی جاتی ہے کہ وہ اپنے فرائض کی ادائیگی کر رہا ہے یا نہیں ۔ اس کے لیے محکمہ صحت کا کون سا افسر مجاز ہے جو یہ فیصلہ کرتا ہے ؟ میں نے یہ سوال کیا ہے اور وزیر موصوف نے یہ فرمایا ہے کہ اس کا عوام محاسبہ کرتے ہیں ۔

وزیر صحت ۔ immediate boss جو بھی ہوگا ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر پر ہمیشہ ان کی رپورٹ لکھتے ہیں ان کو چیک کرتے رہتے ہیں ۔

وہاڑی میں پرائمری ہیلتھ سنٹر کا قیام

*3985 ۔ میاں خورشید انور ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) ضلع ملتان کی کتنی تحصیلوں میں ہیلتھ سنٹر قائم کیے گئے ہیں ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کہ وہاڑی اور کبیر والہ کی تحصیلوں میں کوئی پرائمری ہیلتھ سنٹر قائم نہیں کیا گیا ۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

(ج) کیا حکومت وہاڑی میں پرائمری ہیلتھ سنٹر قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر صحت (رانا شوکت محمود) ۔ (الف) ضلع ملتان کی مندرجہ ذیل تحصیلوں میں پرائمری ہیلتھ سنٹر قائم کیے گئے ہیں :

(1) کچا کھوہ (تحصیل خانیوال) (2) مقالی (تحصیل شجاع آباد)

(3) دنیا پور (تحصیل لودھراں) (4) جھیلا جھیم (تحصیل بہلیی)

(ب) جی ہاں ۔ اب تک یہاں نہ بننے کی کوئی خاص وجہ نہیں ہے ۔ یہ پروگرام پیپلز ورکس کونسل کی منظوری اور مالی وسائل پر منحصر ہے ۔

(ج) جی ہاں ۔ فی الحال وقت کا تعین نہیں کیا جا سکتا ۔

صوبائی میڈیکل سٹور پر زائد المیعاد ادویات

*4015 ۔ چوہدری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) صوبائی میڈیکل سٹور میں کل کتنی streptomycin ہے ۔ اور اس کی میعاد استعمال کب تک ہے ۔

(ب) کیا مذکورہ سٹور میں کوئی ایسی ادویات بھی ہیں جو زائد المیعاد ہو چکی ہیں ؟

وزیر صحت (رانا شوکت محمود) ۔ (الف) 5-10-1973ء تک سٹریپٹومائسین streptomycin کی کل مقدار 26,20,072 شیشیاں ہیں میعاد استعمال مندرجہ ذیل ہے :

میعاد استعمال	تعداد
مارچ 1973ء	310 شیشیاں
مارچ 1974ء	11282 "
اپریل 1974ء	187474 "
مئی 1974ء	425808 "
جون 1974ء	406200 "
ستمبر 1974ء	181000 "
جولائی 1975ء	608000 "

(ب) جی ہاں ۔

سید تابش الوری ۔ کیا وزیر موصوف بتا سکیں گے کہ سٹور میں کل کتنی ایسی ادویات تھیں جو زائد المیعاد ہو چکی ہیں اور ان کی مالیت کیا ہے ؟

وزیر صحت ۔ جناب والا ۔ جو ادویات زائد المیعاد ہیں ان کی لسٹ آ چکی ہے جوکہ ایوان کی میز پر موجود ہے ۔ مالیات کا تعین کرنے کے لیے ایک علیحدہ سوال کی ضرورت ہوگی ۔

سید تابش الوری ۔ کیا وزیر موصوف یہ بتا سکتے ہیں کہ ان کی مالیت لاکھوں روپے کی ہے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ ایک علیحدہ سوال کریں تاکہ وہ assess کر لیں کہ ان کی کتنی مالیت ہو سکتی ہے ۔

سید تابش الوری ۔ کیا وزیر موصوف یہ بتا سکتے ہیں کہ ان کی ادویات کی زائد المیعاد ہونے کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر صحت ۔ جناب والا ۔ اس سٹور کے متعلق کوئی کیس تھا جس میں کچھ دوائیاں خرد برد ہو گئی تھیں یہ کیس محکمہ پولیس کو دے دیا گیا ۔ اب اینٹی کرپشن کا محکمہ اس کے بارے میں تحقیقات کر رہا ہے ۔ چونکہ یہ کیس پراپرٹی کا ہے اس وجہ سے یہ دوائیاں استعمال نہیں ہو سکیں اور زائد المیعاد ہو گئیں ۔

پولیس لائن قلعہ گوجر سنگھ لاہور میں ڈسپنسری

*4033 (الف) ۔ **میاں خان محمد** ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ امر واقع ہے کہ پولیس لائن قلعہ گوجو سنگھ لاہور میں ایک ڈسپنسری ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ ڈسپنسری کے لیے سالانہ کتنی رقم فراہم کرتی ہے ؟

وزیر صحت (رانا شوکت محمود) ۔ (الف) قلعہ گوجر سنگھ لاہور پولیس لائن میں ایک پولیس ہسپتال ہے ۔

(ب) اجرائے ادویات -/50,000 روپے سالانہ

برائے تنخواہ میڈیکل آفیسر اور دیگر سٹاف بمعہ کنٹنجنٹ سٹاف بمعہ دیگر الاؤنسسز اور آنریریا	35,990 روپے سالانہ
کل میزان	85,990 روپے سالانہ

اس کے علاوہ باقی روزمرہ کا کنٹنجنٹ اخراجات سروسسز ہسپتال لاہور کے سالانہ بجٹ سے کیا جاتا ہے ۔

جہاں تک ہسپتال کی عمارت اور اس کی دیگر اشیاء کا تعلق ہے اس کی دیکھ بھال اور اس کی مرمت وغیرہ پولیس کے محکمہ کے ذمہ ہے ۔

قصبہ بادشہانی تحصیل چکوال میں طبی سہولتوں کی فراہمی

*4035 ۔ مرزا فضل حق ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ قصبہ بادشہانی تحصیل چکوال میں کوئی سول ہسپتال نہیں ہے اور مذکورہ قصبہ جو کہ تحصیل چکوال کا سب سے بڑا قصبہ ہے ہر قسم کی طبی سہولتوں سے محروم ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت وہاں طبی سہولتیں فراہم کرنے کے لیے کوئی منصوبہ تیار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ؟

وزیر صحت (رانا شوکت محمود) ۔ (الف) جی ہاں ۔ لیکن چوہا سیدن ایک امدادی ڈسپنسری ہے جو کہ تقریباً قصبہ بادشاہاں سے تین چار میل کے فاصلے پر ہے ۔

(ب) ڈوڈھیال میں ایک پرائمری ہیلتھ سنٹر تجویز کر دیا گیا ہے ۔ جس کا ایک سب ہیلتھ سنٹر بادشہانی میں ہوگا وقت کا تعین نہیں کیا جا سکتا کہ کب یہ سنٹر تیار ہوگا ۔

مرزا فضل حق ۔ جناب والا ۔ ایک تو یہ غلط لکھا گیا ہے کہ قصبہ بادشہانی نہیں ہے ۔ بادشہان ہے ۔ اس کی تصحیح کرائی ہے ۔ نمبر دو یہ کہ میرے سوال کے جزو (الف) کا یہ جواب دیا گیا ہے کہ بادشہان قصبہ کے نزدیک چوہا سیدن شاہ تین چار میل کے فاصلہ پر کوئی موضع نہیں ہے ۔ کیا وزیر موصوف یہ بتا سکیں گے کہ یہ کس موضع کا ذکر کیا گیا ہے ؟

وزیر صحت ۔ میں اس کے بارے میں تحقیقات کرا لوں گا اور انشاء اللہ آئندہ آپ کو اس کا صحیح جواب دے دوں گا ۔

مرزا فضل حق ۔ جناب والا ۔ بادشہان کے نزدیک چوہا سیدن نام کا بالکل کوئی موضع نہیں ہے وہ تین چار میل کے فاصلہ پر ہے ۔

وزیر صحت ۔ اس کے بارے میں جناب میں تحقیق کرا لوں گا ۔

سول ہسپتال چونیاں میں لیڈی ڈاکٹر کی تعیناتی

*4038 ۔ سردار محمد عاشق ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ سول ہسپتال چونیاں میں کافی عرصہ سے کوئی لیڈی ڈاکٹر تعینات نہیں ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی کیا وجہ ہے نیز حکومت مذکورہ ہسپتال میں کب تک لیڈی ڈاکٹر تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر صحت (رانا شوکت محمود) ۔ (الف) جی ہاں ۔ جون 1972ء سے کوئی لیڈی ڈاکٹر تعینات نہیں ہے ۔

(ب) کوالیفائڈ لیڈی ڈاکٹروں کی اشد کمی ہے ۔ صرف لاہور ڈویژن میں گیارہ پوسٹیں خالی پڑی ہیں ۔ جونہی لیڈی ڈاکٹر دستیاب ہو جاویں گی پوسٹ کر دی جاوے گی ۔

گورنمنٹ میڈیکل سٹور ڈپو لاہور کے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کی ملازمت پر بحالی

*4092 ۔ مسٹر ناصر علی خان بلوچ ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ میڈیکل سٹور ڈپو لاہور کے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ مسٹر محبوب علی کو 1951ء میں ملازمت سے معطل کر دیا گیا تھا ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا اہلکار کو عدالت عالیہ نے 1960ء میں بحال کرنے کا فیصلہ دیا تھا لیکن اس پر عمل درآمد نہیں کیا گیا ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ محبوب علی کو اب تک ملازمت پر باقاعدہ بحال نہ کرنے کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر صحت (رانا شوکت محمود) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) ہائی کورٹ سے 1960ء میں نچلی عدالت کی دی ہوئی سزا اور جرمانے کو ٹیکنیکی وجوہات کی بنا پر روک دیا تھا ۔ لیکن یہ فیصلہ نہیں کیا گیا کہ اسے بحال کر دیا جائے ۔

(ج) محبوب علی کو 5-8-1967 کو حکومت مغربی پاکستان کے محکمہ صحت کی چٹھی نمبری 66-1/74-1 (III) ایس او بتاریخ 25-4-1967 کے ذریعے ملازمت میں لیا گیا ۔ اس کو جس تاریخ سے بحال کیا گیا اس تاریخ سے باقاعدہ سالانہ ترقیاں اور بقایاجات دیے گئے ۔ اس کی وہی سینیارٹی بحال کر دی گئی جس تاریخ سے اس کو اگلے درجے پر ترقی دی گئی ۔ البتہ جو وقت اس نے برطرفی کے طور پر گزارا وہ وقت غیر معمولی چھٹی بغیر تنخواہ کے تصور کیا گیا ۔

موضع جنجیل میں ڈسپنسری کا قیام

*4095 ۔ مرزا فضل حق ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ سابقہ یونین کونسل بن شہید اور سنگھوئی میں کوئی سرکاری ہسپتال یا ڈسپنسری نہیں ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ موضع جنجیل تقریباً ڈیڑھ ہزار نفوس پر مشتمل ایک قصبہ ہے اور علاقہ کے مرکز میں واقع ہے ۔

(ج) کیا یہ بھی امر واقع ہے کہ اس علاقہ میں کوئی سرکاری ڈسپنسری یا ہسپتال نہ ہونے کی وجہ سے پورے علاقے کے عوام کو علاج کے لیے جہلم جانا پڑتا ہے اور بعض اوقات قیمتی جانیں طبی امداد ملنے سے پہلے ہی ضائع ہو جاتی ہیں ۔

(د) اگر جزو (الف) تا (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت موضع جنجیل میں کوئی ڈسپنسری قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ؟

وزیر صنعت (رانا شوکت محمود) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) آبادی تقریباً ایک ہزار ہے ۔

(ج) اس علاقہ میں نزدیک ترین ڈسپنسری چھ میل کے فاصلہ پر قصبہ خورد میں ہے۔ جو کہ حکومت کی ڈسپنسری ہے۔ یہ درست ہے کہ بعض اوقات بیمار لوگوں کو علاج کے لیے جہلم جانا پڑتا ہے۔

(د) پانچ سالانہ پلان میں سنگھوئی پرائمری ہیلتھ سنٹر تجویز کیا جا چکا ہے۔ اور اس کے تین سب ہیلتھ سنٹر (1) پدلوٹ (2) گرمالا (3) خورد تجویز کیے جا چکے ہیں اس طرح جنجیل صرف ایک میل کے فاصلہ پر رہ جاتا ہے۔

ڈی مونٹمورنسی کالج لاہور میں پوسٹ گریجویٹ کی ڈگری کے بغیر ہی ڈاکٹروں کو پروفیسرز اور اسسٹنٹ پروفیسرز کی آسامی پر ترقی دینا

*4101۔ سید ناظم حسین شاہ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ڈی مونٹمورنسی کالج لاہور میں ڈاکٹروں کو پوسٹ گریجویٹ کی ڈگری کے بغیر ہی پروفیسرز اور اسسٹنٹ پروفیسرز کی آسامی پر ترقی دے دی گئی ہے۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ صوبے میں دوسرے میڈیکل کالجوں میں پوسٹ گریجویٹ کی ڈگری کے بغیر ایسی ترقی نہیں دی جاتی۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ایسی بدعنوانیوں کی روک تھام کے لیے کوئی اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صحت (رانا شوکت محمود)۔ (الف) جی ہاں۔ قواعد کی رو سے ان کے پاس پوسٹ گریجویٹ کوالیفیکیشن کا ہونا ضروری نہیں۔ موجودہ قواعد میں پوسٹ گریجویٹ کوالیفیکیشن والے کو ترجیح دی جاتی ہے۔

(ب) جی ہاں ۔ یہ درست ہے ۔

(ج) یہ بد عنوانی نہیں کہی جا سکتی کیونکہ کسی قواعد کی خلاف ورزی نہیں ہو رہی ہے ۔ محکمہ صحت نے اس ضمن میں پاکستان میڈیکل کونسل سے رجوع کیا تھا ۔ کیونکہ پاکستان میڈیکل کونسل اس بھرتی کے قواعد بنانے کا ذمہ دار ادارہ ہے ۔ اس ادارہ نے محکمہ صحت سے اتفاق کرتے ہوئے قواعد کو اس حد تک تبدیل کر دیا ہے کہ بی ۔ ڈی ۔ ایس یا ڈپلومہ رکھنے والے امیدواران کا کیس صرف اس وقت زیر غور لایا جائے گا جب پوسٹ گریجویٹ والے امیدوار نہ مل سکیں ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب والا ۔ جزو (الف) میں یہ جواب دیا گیا ہے کہ ماسوائے صرف ایک کے باقی تمام اسسٹنٹ پروفیسروں کے پاس پوسٹ گریجویٹ کوالیفیکیشن ہے ۔ تو کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ صرف ان کو کیوں ترقی دی گئی ہے جبکہ صرف یہ لکھا ہوا ہے کہ ماسوائے ایک کے ۔ آخر اس ایک میں کیا خاص وجہ تھی ۔

وزیر صحت ۔ جناب والا ۔ یہ کوئی خاص وجہ نہیں ہے ۔ میں نے تو عرض کیا ہے کہ بنیادی کوالیفیکیشن بی ۔ ڈی ۔ ایس ہے ۔ اس کے بعد کوئی اگر اس سے بہتر کوالیفیکیشن کا ایسا ڈاکٹر آ جاوے ۔ تو اس کو ترجیح دی جاتی ہے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ جزو (ب) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ صوبے کے دوسرے میڈیکل کالجوں میں پوسٹ گریجویٹ کی ڈگری کے بغیر ایسی ترقی نہیں دی جاتی ۔ جواب میں یہ واضح طور پر "جی ہاں ۔ یہ درست ہے" کہا گیا ہے ۔ لیکن جز (الف) کے متعلق میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب صوبے کے تمام کالجز میں یہ اصول اپنایا جاتا ہے ۔ اور ڈی ۔ مونٹمورنسی کالج میں بھی یہی اصول اپنایا گیا ہے ۔ تو صرف ایک شخص کو محض یہ رعایت دینے کا کیا مطلب ہے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اس کا جواب تو انھوں نے دے دیا ہے کہ Basic qualification یہی ہے ۔ اگر کہیں وہ مل جاوے ۔ تو بہتر ہے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ یہاں ایک ہی جگہ qualification ہے ۔ باقی کسی جگہ پر نہیں ہے ۔ وہ کہتے ہیں کہ رولز کے مطابق یہ کوالیفیکیشن ضروری نہیں ہے ۔ اور پھر یہ کہتے ہیں کہ یہ کوئی ایسا رولز کے خلاف بھی نہیں ہے ۔ صوبہ میں کسی بھی جگہ یہ apply نہیں کیا گیا ۔ پھر وہاں پر بھی یعنی اس کالج میں بھی یہ apply نہیں کیا گیا ماسوائے صرف ایک آدمی کے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ تو اصول کی بات ہے ۔ وہاں کوئی آدمی نہیں ملا ہوگا ۔ تو ان کو مجبوراً رکھنا پڑا ہوگا ۔

سردار محمد عاشق ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف یہ وضاحت فرمائیں گے کہ اگر اسی سیٹ پر کوئی اور آدمی اس qualification کا ان کے مقابلے میں مل جاوے ۔ تو ان کو برطرف کرکے اس کو رکھ لیں گے ۔

وزیر صحت ۔ اس کے لیے علیحدہ سوال ہونا چاہیے ۔

سردار محمد عاشق ۔ آپ کا یہ جواب ہے کہ کوئی آدمی دستیاب نہیں ہے ۔

وزیر صحت ۔ جناب والا ۔ میں نے یہ عرض کیا ہے کہ اس کو examine کروانا پڑے گا ۔ اگر اس کی permanent recruitment ہو چکی ہے ۔ تو اس کو برطرف کرنا بھی اتنا آسان تو نہیں ہوگا ۔ اس ضمن میں آپ علیحدہ سوال دے دیں تو اس کا جواب دے دیا جاوے گا ۔

ملتان کی یونین کونسل شیر شاہ کے لیے سنٹر زچہ اور بچہ کا قیام

*4104 ۔ سید ناظم حسین شاہ ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل شیر شاہ تحصیل ملتان میں زچہ اور بچہ کی صحت کا مرکز موجود نہ ہونے کی وجہ سے اس تمام علاقہ کے لوگوں کو جن کی تعداد تقریباً پندرہ ہزار ہے بوقت ضرورت سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا علاقے میں زچہ و بچہ کی صحت کا مرکز قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر صحت (رانا شوکت محمود) ۔ (الف) جی ہاں ۔ یہ درست ہے ۔

(ب) جی ہاں ۔ حکومت نے شیر شاہ میں ایک سب ہیلتھ سنٹر تجویز کیا ہوا ہے ۔ جس کا پرائمری ہیلتھ سنٹر مظفر آباد ہوگا ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب کب تک اس پر عمل ہوگا ؟

وزیر صحت ۔ انشاء اللہ جلد ہی جونہی ہمارے وسائل ہمیں اجازت دیں گے ہم اس پر کام شروع کر دیں گے ۔

یونین کونسل نمبر 243 تحصیل ملتان کے لیے سول ڈسپنسری

*4108 ۔ **سید ناظم حسین شاہ** ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ یونین کونسل نمبر 243 تحصیل ملتان کی آبادی تقریباً پچیس ہزار افراد پر مشتمل ہے لیکن یہاں کوئی سول ڈسپنسری نہیں ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ یونین کونسل میں سول ڈسپنسری کے اجراء کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر صحت (رانا شوکت محمود) ۔ (الف) جی ہاں ۔ یہ درست ہے لیکن یہاں پر ٹیکسٹائل مل کی ایک ڈسپنسری اور ایم ۔ سی ۔ ایچ سنٹر ہے اس کے علاوہ سوشل سیکورٹی کی بھی ایک ڈسپنسری ہے ۔

(ب) یونین کونسل 243 (مظفر آباد) کے لیے عوامی صحت کے ماسٹر پلان میں ایک پرائمری ہیلتھ سنٹر تجویز کیا گیا ہے جس کے چار سب ہیلتھ سنٹر ہوں گے ۔ جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں :

(1) شیر شاہ ۔

(2) حامد پور کنورہ ۔

(3) بہاول پور سکھا ۔

(4) بکھر ۔ آر ۔ بی ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب والا ۔کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ یہ ایک ڈسپنسری جو ٹیکسٹائل مل کی ہے ۔ اور دوسری سوشل سیکیورٹی کی ہے ۔ یہ دونوں ہی مل گیٹ کے اندر ہیں جس کی وجہ سے باہر کے لوگوں کو بڑی تکلیف ہوتی ہے ۔ اور وہ مل والوں کے رحم و کرم پر ہوتے ہیں ۔ اگر ان کی مرضی ہو تو وہ مل کے اندر ان کو داخل ہونے کی اجازت دے دیں ۔ ورنہ نہیں تو اس کا جتنی جلدی بھی کوئی حل ہو سکے کریں ۔ دوسرے کیا آپ کچھ مدت کا تعین کر سکیں گے ؟

وزیر صحت ۔ جناب والا ۔ یہ ٹھیک ہو سکتا ہے کیونکہ یہ مل کی پراپرٹی ان ہے ۔کو ہم مجبور نہیں کر سکتے ۔کہ وہ ہر آدمی کو اجازت دیں ۔ میں نے پہلے بھی یہ عرض کیا ہے کہ جتنی جلدی ہمارے مالی وسائل ہمیں اجازت دیں گے ۔ ہم انشاء اللہ ان ڈسپنسریوں کے متعلق اور رورل ہیلتھ سنٹر کے متعلق جلد از جلد کوشش کریں گے ۔ تاکہ عوام کو سہولتیں پہنچائی جا سکیں ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ یہ جو وزیر موصوف نے ابھی ابھی فرمایا ہے کہ ہم ان کو مجبور نہیں کر سکتے کہ وہ لوگوں کو داخل ہونے دیں ۔ کیونکہ یہ ان کی پرائیویٹ پراپرٹی ہے ۔ پھر جناب والا ۔ یہ جواب ہوتا کہ جی ہاں ۔ وہاں پر ایک ڈسپنسری ہے ۔ جو مل کے اندر ہے ۔ اور سوشل سیکیورٹی کی بھی ہے ۔ انہیں پھر یہ لکھنا چاہیے تھا کہ یہ مل والوں کی پرائیویٹ پراپرٹی ہے ۔ مگر علاقے کے عوام کے لیے وہاں پر کوئی ڈسپنسری نہیں ہے ۔

وزیر صحت ۔ جو حضرات وہاں پر ہوتے ہیں ان کا علاج ہوتا ہے ۔ آخر وہ اس علاقے کے آدمی ہیں لیکن لاہور سے جا کر علاج تو نہیں کروا سکتے ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جو مل گیٹ سے باہر لوگ رہتے ہیں ان کو کوئی طبی مراعات حاصل نہیں ہوتیں ۔ اس کی کیا وجہ ہے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ ان کے نوٹس میں ایسا کوئی واقعہ لے آئیں ۔

Syed Nazim Hussain Shah. I can bring to your notice such instances just now, if you so desire.

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ وزیر متعلقہ کے علم میں واقعہ لے آئیں ۔ اگلا سوال چودھری امان اللہ لک 4160 ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ مجھے سوال نمبر 4160 کا جواب موصول نہیں ہوا دوسرے فہرست سوالات میں بھی یہ تحریر کیا گیا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا ۔

Mr. Deputy Speaker. If the answer has not been supplied, the question would be repeated on the next turn. Next question No. 4166 by Sardar Muhammad Ashiq.

Minister for Health. Answer to the question has not been received.

Mr. Deputy Speaker. It will be repeated on the next turn. Next question No. 4167 by Mirza Fazal Haq.

Minister for Health. Answer has not been received.

Mr. Deputy Speaker. To be repeated.

Mirza Fazal Haq. I withdraw my starred question No. 4187.

Mr. Deputy Speaker. Next question No. 4264 by Chaudhri Aman ullah Lak.

Minister for Health. Answer not received.

Mr. Deputy Speaker. To be repeated.

غیر نشان زدہ سوالات

صوبہ پنجاب میں میڈیکل کالجوں کی تعداد

72 ۔ چوھدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) صوبہ پنجاب میں کل کتنے میڈیکل کالج ہیں ۔

(ب) مذکورہ کالجوں میں 72-1971ء اور 73-1972ء میں کتنے طلباء

طالبات داخل ہوئے کتنے اپلیٹ اور خصوصی کوٹہ کی بنیاد پر داخل کیے گئے علیحدہ علیحدہ تفصیل بتائی جائے ؟

(جواب موصول نہیں ہوا)

صوبہ کے ہسپتالوں میں ایکسرے پلانٹ کی فراہمی

73 ۔ مرزا فضل حق ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) پنجاب کے کتنے ہسپتالوں میں ایکسرے پلانٹ موجود ہیں اور کتنے ہسپتال ایسے ہیں جو اس پلانٹ سے محروم ہیں ۔

(ب) ریڈیو گرافر اور اسسٹنٹ ریڈیو گرافر جو ان پلانٹوں پر کام کرتے ہیں ان کی تعداد کتنی ہے ہر ہسپتال کے ایکسرے پلانٹوں پر کام کرنے والے عملہ کے نام تحریر کیے جائیں ۔

(ج) کیا حکومت صوبے کے ان ہسپتالوں میں جہاں ایکسرے پلانٹ موجود نہیں وہاں پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ایسا ہے تو یہ پلانٹ کب لگائے جائیں گے اور ان کی تعداد کتنی ہوگی نیز ان پلانٹوں پر کام کرنے والے عملہ کی تقرری کا طریق کار کیا ہوگا ؟

(جواب موصول نہیں ہوا)

صوبے میں سرکاری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی تعداد

74 ۔ چوھدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر صحت از رہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) صوبے میں سرکاری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی تعداد اور ان کے نام بمعہ محل وقوع کیا ہیں ؟

(ب) مذکورہ ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں کام کرنے والے ڈاکٹروں کے نام قابلیت اور تنخواہ کیا ہے ؟

(ج) سال 1971ء کے دوران میں سے ہر ایک ہسپتال اور ڈسپنسری میں مریضان بیرونی کی تعداد کیا تھی جن کا علاج کیا گیا ؟

(جواب موصول نہیں ہوا)

اراکین اسمبلی کی رخصت

رانا رب نواز نون

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست رانا رب نواز نون صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

گزارش ہے کہ میں مورخہ 9-11-73 کو بوجہ بخار اسمبلی کے اجلاس میں شرکت نہ کر سکا ۔ براہ مہربانی اس روز کی رخصت عطا فرمائی جائے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

محترمہ ناصرہ کھوکھر

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست محترمہ ناصرہ کھوکھر صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

With due respect I beg to inform you that I had to attend the wedding ceremony of my brother on 12th and 13th November, 1973. I was unable to attend the session for the said two days. My absence from the session my kindly be excused.

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

بیگم ریحانہ سرور

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست بیگم ریحانہ سرور صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی : ۔

I could not attend the meeting of the Select Committee held on 12-11-73 due to some urgent work. Kindly allow me leave for that day.

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

بیگم ریحانہ سرور

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست بیگم ریحانہ سرور صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

I could not attend the Assembly Session on 8-11-73 due to some urgent work. It is requested that I am be allowed leave for that day.

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ سوال یہ ہے :۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

کیپٹن احمد نواز خان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست کیپٹن احمد نواز خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے : ۔

ایک ضروری کام کی وجہ سے 23-11-73
کے اجلاس میں شریک نہ ہو سکا ۔
رخصت عنایت فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چودھری دلاور خان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست چودھری دلاور خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے : ۔

گزارش ہے کہ بندہ مورخہ 12-11-73
بوجہ درد اسمبلی کے اجلاس میں شرکت
نہ کر سکا ۔ اس یوم کی رخصت عنایت
فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چودھری عبدالعزیز ڈوگر

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست چودھری عبدالعزیز ڈوگر صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے : ۔

I could not attend the Assembly Session on 12-11-1973 due to illness. Leave may kindly be granted.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چودھری عبدالعزیز ڈوگر

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست چودھری عبدالعزیز ڈوگر صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے : ۔

I could not attend the assembly session on 23-11-1973 due to an urgent work. Leave may kindly be granted for the day.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

ملک عبدالقیوم

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست ملک عبدالقیوم صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے : ۔

I could not attend the Assembly Session on 12th instant due to bad health. Leave may please be sanctioned for the same.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

ڈاکٹر محمد صادق ملہی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر محمد صادق ملہی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے : ۔

I could not attend the Assembly

session on 12 and 13th instant.
Please grant leave and oblige.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چودھری محمد نواز

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست چودھری محمد نواز صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے : ۔

میں مورخہ 13-11-73 کو بوجہ بیماری
حاضر اجلاس نہ ہو سکا ۔ ایک یوم کی
رخصت منظور فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جاوے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

راؤ مراتب علی خان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل ٹیلیگرام راؤ مراتب علی خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے : ۔

Abdurrahim died leave from
23 to 25 instant may kindly be
granted.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

میاں منظور احمد موہل ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ جو ممبران کی رخصت منظور کرنے کا طریق کار ہے تو اس سلسلے میں یہ نہیں کہ آپ اسمبلی میں question put کریں کہ فیصلہ ہاں میں ہے یا نہیں میں ہے ۔ میں آپ کی توجہ رول 29 (2) کی طرف دلانا چاہتا ہوں ۔

> Rule 29 (2) of the Rules of Procedure :
>
> .....the Speaker shall put the question without debate, that leave be granted.

تو کیا آپ یہ کہیں گے کہ رخصت منظور کی جائے ؟ یہ تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ آپ اسمبلی کو اپنے اعتماد میں اس سلسلہ میں لیں ۔

Mr. Speaker. I shall put the question. The rule says :

> ..... the Speaker shall put the question without debate, that leave be granted.

I have put the question to the House and the House has to answer it.

Mian Manzoor Ahmad Mohal. Without debate.

Mr. Speaker. I have not permitted any debate.

Mian Manzoor Ahmad Mohal. Sir, it has been provided in this rule that :

> After the question hour but before the List of Business for the day is entered upon, the Secretary shall read out the application to the Assembly and the Speaker shall put the question without debate, that leave be granted.

Mr. Speaker. I have not permitted any debate. I have simply put the question that leave be granted and that those who are in favour of leave being granted may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'. This is the question which has been put. It has to be answered either in the affirmative or in the negative. I have to give them the choice. The only condition required is that I will not permit any debate and I don't permit debate over leave applications.

تحاریک التوائے کار

مرزا فضل حق ۔ جناب والا ۔ میری ایک تحریک التوا آپ نے 23 تاریخ کو pending کی تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ last working day کو ہو سکتی تھی ۔ آپ اس روز موجود نہیں تھے ۔

مرزا فضل حق ۔ جناب والا ۔ میں اس دن موجود تھا جب آپ نے اسے pending کیا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ pending تو وہ اس طرح کریں گے کہ
in due course of time the House will be informed.

مرزا فضل حق ۔ جناب والا ۔ آپ نے اس طرح pending فرمائی تھی کہ ہاؤس میں پھر پیش کی جائے گی ۔

Mr. Speaker : After resonable time we can ask that.
اسے پھر کر لیں گے ۔

مرزا فضل حق ۔ جناب والا ۔ وہ بڑا اہم مسئلہ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ہر بات anxiety نہیں ہو سکتی ۔

چوہڑکانہ میں النور پائلٹ پراجیکٹ برائے دیہی نابیناؤں کی چیئرمین بیگم فاروق کی طرف سے نابینا اساتذہ اور سٹاف کو ماہ ستمبر کی تنخواہ دینے سے انکار اور ان کی کرارٹروں سے بے دخلی ۔

مسٹر سپیکر ۔ مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کاروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ سیاست مورخہ 9 اکتوبر 1973ء کے مطابق چوہڑکانہ میں النور پائلٹ پراجیکٹ برائے دیہی نابیناؤں کی چیئرمین بیگم فاروق نے نابینا اساتذہ ۔ نابینا سٹاف کو

ماہ ستمبر کی تنخواہ دینے سے انکار کر دیا ہے اور انہیں ان کے کوارٹروں سے بھی بے دخل کر دیا ہے۔ اس سے قبل ڈپٹی کمشنر شیخوپورہ نے حکم دیا تھا کہ ان نابینا اساتذہ کو عمارت کے کوارٹر دے دے لیکن چیئرمین نے ڈپٹی کمشنر کا حکم بھی ماننے سے انکار کر دیا۔ اب نابینا اساتذہ نے ڈپٹی کمشنر شیخو پورہ سے پھر ملنے کی کوشش کی ہے لیکن کامیاب نہیں ہو سکے۔ اس خبر سے عام آدمی میں مایوسی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ ان نابینا اساتذہ اور دیگر سٹاف کو ان کا حق دلائے۔

وزیر ہاؤسنگ و لوکل گورنمنٹ ۔ جناب والا ۔ یہ ادارہ رضاکارانہ طور پر سوشل ویلفیئر کا کام کرتا ہے اور یہ الزامات بہت حد تک درست ہیں۔ چنانچہ اس کی اطلاع ملنے پر وہاں کے نابینا حضرات کا ایک وفد وزیر اعلیٰ صاحب کو ملا تھا جس پر ڈائریکٹر سوشل ویلفیر کو ہدایت کی گئی تھی کہ ان کی تکالیف دور کرنے کے لیے مناسب اقدامات کریں۔ چنانچہ ڈپٹی کمشنر کو اس سلسلے میں کہا گیا تھا کہ وہ ان کو کوارٹر اور تنخواہ دلوانے کا بند و بست کریں۔ مگر اس ادارے کی چیئرمین بیگم فاروق نے اس سلسلے میں ہم سے تعاون نہ کیا ' چونکہ یہ ادارہ گورنمنٹ کے ڈائیریکٹ کنٹرول میں نہیں تھا۔ اس لیے ڈائیریکٹر سوشل ویلفیر نے بحیثیت رجسٹریشن افسر اس ادارے کی رجسٹریشن کینسل کرنے کے لیے اس ماہ کی سات تاریخ کو اظہار وجوہ کا نوٹس جاری کر دیا ہے۔ اس کا جواب آنے پر اگر ان کی تکالیف دور نہ ہوئیں تو اس ادارے کی رجسٹریشن منسوخ کر دی جائے گی۔ لہذا اب میں سمجھتا ہوں کہ اس یقین دہانی کے بعد فاضل رکن کی تسلی ہو گئی ہو گی۔

مرزا فضل حق ۔ جناب والا ۔ یہ تحریک التواء تین مرتبہ یہاں اسمبلی میں پیش ہو چکی ہے اور پہلے دن بھی میں نے عرض کیا تھا کہ اس ادارے کو گورنمنٹ کی گرانٹ دی جاتی ہے تو پتا کیا جائے کہ وہ کتنی گرانٹ دی جاتی ہے۔ اس کا جواب نہیں ملا۔ کل کا روزنامہ ''نوائے وقت'' جو راولپنڈی سے شائع ہوتا ہے اس میں تین نابینا اساتذہ کے فوٹو لگے ہوئے ہیں جن کو چھ ماہ سے تنخواہ نہیں ملی۔ اس لیے یہ بڑا اہم مسئلہ ہے اور یہ فرمایا گیا ہے کہ بیگم فاروق رضاکارانہ طور پر کام کر رہی ہیں۔

مسٹر سپیکر ۔ مرزا صاحب ۔ جو واقعات اس تحریک میں بیان کیے گئے ہیں وہ انہوں نے تسلیم کر لیے ہیں اور دوسرے یہ بات کہ نابینا سٹاف کو تنخواہ نہیں ملی اس کو بھی وہ تسلیم کر رہے ہیں ۔

مرزا فضل حق ۔ جناب والا ۔ اس کا تدارک فرمایا جائے ۔

وزیر ہاسنگ و لوکل گورنمنٹ ۔ جناب والا ۔ تدارک کرنے کے لیے ہی تو میں نے عرض کیا ہے کہ ہم نے کوشش کی ہے کہ ان نابینا اساتذہ کو تنخواہ دی جائے اور ان کو ان کے کوارٹر بحال کیے جائیں ۔ چنانچہ بیگم فاروق کے خلاف نہ صرف اس سلسلے میں بلکہ اور اداروں کے متعلق بہت سی شکایات ہیں اس لیے ہم نے اسے اظہار وجوہ کا نوٹس جاری کر دیا ہے ۔ کیونکہ اس نے ہم سے تعاون نہیں کیا کہ نابینا حضرات کو کوارٹر بحال کیے جائیں یا ان کو تنخواہیں دی جائیں ۔ ہماری اس میں کچھ مشکلات ہیں ۔ اس لیے کہ یہ ایک رضاکارانہ سوشل ویلفیر ادارہ ہے اور گورنمنٹ کے ڈائیریکٹ کنٹرول میں نہیں ہے ۔ قانون کے مطابق اظہار وجوہ کا نوٹس دینے کے بعد ہم اس کی رجسٹریشن منسوخ کر سکتے ہیں ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ ہم نے وہ نوٹس جاری کر دیا ہے اور اس کا جواب ابھی تک موصول نہیں ہوا ۔ اس کی میعاد ختم ہونے کے بعد اگر تسلی بخش جواب نہ دیا گیا اور ان کی تکالیف دور نہ ہوئیں تو لازمی طور پر اس کی رجسٹریشن منسوخ کی جائے گی ۔ اس کے بعد گورنمنٹ کے پاس پاورز ہیں نہ ہم ایڈمنسٹریٹر مقرر کر سکتے ہیں یا care taking body مقرر کر سکتے ہیں ۔ تو وہ اس صورت میں ہو سکے گا جب اظہار وجوہ کے نوٹس کے بعد تسلی بخش جواب موصول نہ ہو ۔

مرزا فضل حق ۔ جناب والا ۔ اگر گورنمنٹ اس ادارے کو aid دیتی ہے تو پھر جن اداروں کو aid دیتی ہے ان کے باقاعدہ آڈٹ کرائے جاتے ہیں اور وہ ادارہ گورنمنٹ کے سیمی کنٹرول میں ہوتا ہے ۔ میری سمجھ میں یہ چیز نہیں آرہی کہ آپ کس طرح فرما رہے ہیں ۔

وزیر ہاؤسنگ و لوکل گورنمنٹ ۔ یہ چیز آپ کی تحریک التوا کی بنیاد نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مرزا صاحب آپ تشریف رکھیں ۔ فاضل وزیر متعلقہ

نے جو بیان دیا ہے کہ وہ واقعات کو تسلیم کر رہے ہیں اور ضابطہ کے مطابق اس میں کارروائی کی جا رہی ہے ۔ باضابطہ کارروائی ہو جانے کے بعد حکومت اس پوزیشن میں ہوگی کہ پھر اس ادارے کے لیے کوئی ایڈمسٹریٹر مقرر کرے اور ایک نئی کمیٹی مقرر کرے اور ایڈمنسٹریٹر کمیٹی کو حکم دے کہ یہ جو ظلم کیا گیا ہے وہ کمیٹی اس کا تدارک کرے اور ان لوگوں کو بحال کرے ۔ اب اس میں کوئی controversy نہیں ہے ۔ ضابطے کے مطابق اگر پندرہ دن کا نوٹس نہ ہو تو پھر اگلی تحریک التوا یہ آسکتی ہے کہ فلاں رجسٹریشن آپ نے منسوخ کر دی ہے اور آپ نے پندرہ دن کا نوٹس نہیں دیا ۔ اس لیے ضابطہ کے مطابق انہیں کارروائی پوری کرنے کا موقع دیں ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف یہ وضاحت فرمادیں کہ وہ کب تک متوقع ہیں کہ جواب آجائے گا ۔

وزیر ہاؤسنگ و لوکل گورنمنٹ ۔ جناب والا ۔ نوٹس وصولی کے دس دن کے اندر جواب متوقع تھا لیکن سات تاریخ کو یہ نوٹس جاری کیا گیا تھا ۔ ابھی تک ہمیں اطلاع نہیں ملی کہ ان کو کس تاریخ کو نوٹس موصول ہوا ہے ۔ بہر حال نوٹس دس دن کا تھا ۔ نوٹس موصول ہونے کے بعد دس دن اندر کے جواب آنا چاہیے ۔

مرزا فضل حق ۔ آپ کو پتہ ہے کہ نوٹس کب جاری کیا گیا ؟

وزیر ہاؤسنگ و لوکل گورنمنٹ ۔ نوٹس سات نومبر کو جاری کیا گیا ۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے ۔

Mr. Speaker : The dieision of the Government is expected in another 10 days. It is accordingly disposed of.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میری ایک اہم تحریک التوا نمبر 117 pending ہے جو پختہ اینٹوں کی نایابی اور گرانی کے متعلق ہے ۔ اس کے متعلق جناب ممتاز احمد کاہلوں صاحب نے فرمایا تھا کہ میں اس کا جواب دوں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس دن خاص طور پر ایوان کی جانب سے یہ نمبر 117 لیا گیا تھا ۔ کاہلوں صاحب آپ اس کا جواب دیں گے ؟

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اس کا جواب کل دوں گا ۔

Mr. Speaker : It will come up tomorrow.

تھانہ تلمبہ کے تھانیدار کا مسمات سلیمہ کو زود کوب کرنا اور برہنہ کرکے اس کی بے عزتی وغیرہ کرنا ۔

مسٹر سپیکر ۔ مرزا فضل حق صاحب یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ سیاست مورخہ 30 اکتوبر 1973ء کے مطابق ضلع خانپور کے تھانہ تلمبہ کے تھانیدار نے دیہاتی خاتون کو تھانے طلب کرکے زود کوب کیا ۔ واقعات کے مطابق چک نمبر بی/19/9 تھانہ تلمبہ میں محمد شفیع نے چند آدمیوں کو ہلڑ بازی کرنے سے روکا ۔ جس پر گھر میں داخل ہو کر ان آدمیوں نے محمد شفیع کو زد و کوب کیا ۔ پولیس نے ان کے خلاف کارروائی کرنے کی بجائے اس کی بیوی مسمات سلیمہ کے خلاف مقدمہ درج کر لیا اور اسے نمبر دار اور دوسرے ہمراہیوں کی موجودگی میں زدو کوب کیا ۔ برہنہ کرکے اس کی بے عزتی کی اور قینچی منگوا کر اس کی چوٹی کاٹ دی اور دست درازی کی ۔ اس واقعہ سے صوبے کے عوام میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر ۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ مسمات سلیمہ مذکورہ نے ایک درخواست اس واقعہ کے متعلق اپنے مخالفین کے خلاف اے ۔ سی خانیوال کو دی ۔ جو انکوائری کے بعد جھوٹی ثابت ہوئی اور درخواست فائل کردی گئی ۔

مسٹر سپیکر ۔ تھانہ تلمبہ کا ذکر آیا تو میرا خیال ملتان کی طرف چلا گیا ۔ اس میں ضلع خانپور لکھا ہوا ہے کیونکہ خانپور ضلع نہیں ہے :

مرزا فضل حق ۔ جناب والا ۔ اس کو صحیح فرما دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کا جواب آنا شروع ہو گیا ہے اور وزیر متعلقہ خود کھڑے ہو چکے ہیں ۔ اب ٹھیک ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اے ۔ سی صاحب کی عدالت میں انکوائری کے بعد یہ درخواست جھوٹی ثابت ہوئی اور وہ فائل ہو گئی ۔

Mr. Speaker : The matter having been dealt with in a court of law, so it is accordingly disposed of.

مکتب سکیم کے تحت رکھے گئے اساتذہ اور استانیوں کو محکمہ تعلیم و محکمہ بلدیات کی طرف سے تنخواہ کی عدم عدائیگی ۔

مسٹر سپیکر ۔ مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ جمہور مورخہ یکم نومبر 1973ء کے مطابق مکتب سکیم کے تحت رکھے گئے اساتذہ کو محکمہ تعلیم اور محکمہ بلدیات کے افسر شاہانہ رویہ اور فرائض سے لا پرواہی کے باعث اس سکیم کے اجرا کے سات سال بعد بھی بر وقت تنخواہ نہیں مل رہی ۔ اس وقت بھی ان معلموں اور معلمین کو قریباً چار ماہ سے تنخواہیں نہیں مل رہیں ۔ اس سکیم کے تحت چلنے والے مکاتب میں تین لاکھ بچے زیر تعلیم ہیں جس کی وجہ سے انہیں کافی مالی پریشانیوں کا سامنا ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ اس تحریک التوا کی کاپی مجھے آج ملی ہے ۔ میں کل تک اس کا جواب دے سکوں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ مرزا فضل حق صاحب کی تحریک التوا نمبر 70 ہے ۔

وزیر قانون و اطلاعات ۔ میں اس تحریک کا جواب 28 تاریخ تک دوں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں یہاں یہ وضاحت کر دینا چاہتا ہوں کہ اب عرب ممالک کی Summit Conference جو ہو رہی ہے اس کی تاریخ 18 دسمبر 1973ء مقرر ہو گئی ہے ۔ یہ مڈل ایسٹ کے حالات کا جائزہ لینے کے سلسلے

میں ہے ۔ اس میں high level گفتگو ہوئی ہے ۔ اس سلسلے میں میں نے دریافت کیا تھا تو معلوم ہوا کہ دسمبر کے پہلے پندرواڑے بلکہ تین ہفتوں میں اسلامی کانفرنس کے منعقد ہونے کی کوئی گنجائش نہیں ہے اس لیے اسمبلی کا سیشن جاری رہے گا ۔

مرزا فضل حق کی تحریک التوا نمبر 63 ہے ۔ آپ کو اس کی اطلاع مل گئی ہو گی ۔

مرزا فضل حق ۔ جی نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مل جائے گی ۔

ضلع رحیم یار خان سیلاب میں سے متاثرہ افراد کو قرضہ دینے کے لیے ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن کے دفتر کا قائم نہ کیا جانا ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک التوا پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ ضلع رحیم یار خان حالیہ سیلاب میں تمام صوبہ میں سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے جس میں بے پناہ مکانات سیلاب کی نذر ہو کر تباہ ہو چکے ہیں اور لاکھوں افراد کھلے آسمان کے نیچے بے یارو مددگار پڑے ہوئے ہیں ۔ حکومت نے اس جائز تکلیف کو مدنظر رکھتے ہوئے اعلان کیا تھا کہ ضلع رحیم یار خان میں ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن کے دفتر دیہاتی اور شہری مکانات جو سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں کی تعمیر کے لیے بلا سود قرضے دینے کے لیے قائم کئے جائیں گے مگر اس وقت تک کارپوریشن مذکورہ نے ضلع رحیم یار خان میں کام شروع نہیں کیا اور نہ ہی قرضوں کا اجرا کیا گیا ہے جس سے عوام میں سخت اضطراب بے چینی اور شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔

وزیر ہاؤسنگ و لوکل گورنمنٹ ۔ جناب والا ۔ یہ درست ہے کہ ضلع رحیم یار خان میں سیلاب کی وجہ سے بہت زیادہ لوگوں کی تباہی ہوئی ہے ۔ اس لیے ان دنوں میں جب سیلاب آیا ہوا تھا وزیر اعلیٰ صاحب نے متاثرہ علاقہ

کا دورہ کیا تھا اور اب وزیر اعلیٰ بننے کے بعد وہاں سرکاری دورہ سب سے پہلے اس ضلع کا کیا ہے ۔ اور وہاں جا کر خود لوگوں کے حالات سنے ہیں اور دیکھے ہیں ۔ اس میں شک نہیں کہ وہاں تباہی ہوئی ہے اور لوگوں کو بہت زیادہ نقصانات ہوئے ہیں حکومت ان کو ہر ممکن امداد دینا چاہتی ہے تاکہ صحیح طور پر لوگوں کے نقصانات کو پورا کیا جاسکے ۔ یہ درست ہے کہ ہاؤس بلڈنگ فنانس کار پوریشن کی طرف سے وہاں لوگوں کو بلا سود قرضے جاری کئے جانے ہیں تاکہ وہ مکانات بنا سکیں اس لیے وہاں ہاؤس بلڈنگ فنانس کار پوریشن سنٹرل گورنمنٹ کے کنٹرول میں ہے ۔ اور اس کے باوجود میں نے کوئی اعتراض نہیں کیا کہ اس تحریک پر اس ایوان میں بحث نہیں ہو سکتی ۔ یہ ایسا محکمہ ہے کہ یہ سنٹرل گورنمنٹ کے کنٹرول میں ہے ۔ بہر حال میں فاضل ممبر کی اطلاع کے لیے عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ ہم نے یہ معاملہ سنٹرل گورنمنٹ سے take up کیا ہوا ہے کہ رحیم یار خان کے عوام کو بلا سود قرضے جاری کئے جائیں اور یہ قرضہ جات بہت جلد جاری کر دیئے جائیں گے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں وزیر متعلقہ کے بیان کے بعد اپنی موشن کو press نہیں کرتا ۔ کیونکہ انہوں نے بڑے واضح انداز میں فرما دیا ہے ۔ لیکن میں آپ کے توسط سے ان کی اطلاع کے لیے عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ میری تحریک التوا کا نفس مضمون فنانس کارپوریشن نہیں ہے بلکہ حکومت کا وہ وعدہ ہے جس میں کہا گیا تھا کہ فنانس کارپوریشن کے دفاتر قائم کریں گے ۔ یہ صوبائی حکومت کا وعدہ تھا جس کو پورا نہیں کیا گیا اس لیے میں یہ تحریک التوا پیش کر سکتا ہوں ۔ البتہ اس یقین دہانی کے پیش نظر میں اپنی تحریک کو press نہیں کرتا ۔

سید تابش الورد ۔ جناب والا ۔ بلا سود قرضے صرف رحیم یار خان کے لیے ہی نہیں ہوں بلکہ ایسے تمام متاثرہ علاقوں کے لیے ہوں ۔ چونکہ یہ صوبائی سطح پر اعلان کر رہے ہیں اور بہاولپور میں بھی بارشوں کی وجہ سے دس ہزار مکانات گر گئے ہیں ان کو بھی اس سلسلے میں زیر غور رکھا جانا چاہیے ۔

Mr. Speaker : Please take note of what has been said by Syed Tabish Alwari.

تحصیل لیاقت پور میں سیلاب سے متاثرہ افراد کے لیے تقاوی قرضوں کے لیے کم رقم کا مختص کرنا ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ تحصیل لیاقت پور میں حالیہ سیلاب سے دو لاکھ اسی ہزار ایکڑ رقبہ بری طرح متاثر ہوا ہے۔ مگر اس تحصیل میں صرف پانچ لاکھ روپے تقاوی قرضوں کے لیے مختص کئے گئے ہیں جو ہر لحاظ سے ناکافی ہیں اور اس علاقہ کے سیلاب زدگان کی 95 فیصد لوگوں کی تعداد ان تقاوی قرضوں کے حصول سے محروم ہیں اور وہ انتہائی پریشانی کا شکار ہیں جس کی وجہ سے ربیع کی فصل اور کاشت مناسب مالی امداد نہ ملنے کے باعث سخت متاثر ہو رہی ہے اور ان کاشتکاروں میں جن کی خریف کی فصل سیلاب کی نذر ہوگئی ہے ۔ سخت اضطراب ، پریشانی ، شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔

وزیر آبپاشی ۔ پنجاب میں تقاوی قرضوں کے لیے پانچ کروڑ روپے کی رقم release کی گئی ۔ 31 لاکھ 50 ہزار روپے کی رقم ضلع رحیم یار خان کو دی گئی تھی جیساکہ فاضل رکن نے نکتہ اٹھایا ہے ۔ جب ہم خان پور میں گئے ہیں تو ہمیں پتہ چلا کہ جو رقم دی گئی تھی وہ رقم ختم ہو گئی ہے تو ہم نے مزید دس لاکھ روپے کی رقم ضلع رحیم یار خان کی تحصیلوں میں تقسیم کرنے کے لیے دے دی ہے ۔ جونہی یہ رقم ختم ہوگی مزید رقم دے دی جائے گی ۔ ابھی ہمارے پاس پانچ کروڑ روپے کی رقم باقی ہے اور ہم نے سارے پنجاب میں سیلاب سے متاثر علاقوں کو یہ رقم دینی ہے۔ میں فاضل رکن کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ لوگ تقاوی قرضے لینے والے ہوں تو ہمارے پاس رقم بہت ہے ۔ جونہی رقم ختم ہو جائے گی مزید رقم دے دی جائے گی اور پیسہ ختم نہیں ہوگا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ بہر حال وزیر متعلقہ نے جو

یقین دہانی کرائی ہے وہ ٹھیک ہے لیکن میں ان کی اطلاع کے لیے عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ رحیم یار خان کو allocation 75 لاکھ روپے ہے اور لوگ وہاں بہت پریشان ہیں کیونکہ ربیع کی فصل کا وقت معینہ ہے۔ آپ ان لوگوں کو قرضے دیں تاکہ وہ ربیع کی فصل کاشت کریں۔ اگر آپ نے یہ رقم وقت پر نہ دی تو وہ توقعات پوری نہیں ہو سکیں گی۔ اور اس کے ساتھ ساتھ میں آپ کے توسط سے ایک بات ان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ باوجود اس کے کہ انہوں نے اعتراف کیا ہے کہ ضلع رحیم یار خان کی سب سے زیادہ تباہی ہوئی ہے اور تقاوی قرضوں میں سے جو allocation ہوئی ہے وہ سب سے کم دی گئی ہے جب کہ اس ضلع کو زیادہ سے زیادہ روپیہ دینا چاہیے تھا لیکن تناسب یہ رہا ہے کہ جس تحصیل کا آدھا علاقہ متاثر ہوا ہے اس کو 68 لاکھ رقم ملی ہے اور جس کا سب کا سب علاقہ تباہ ہو گیا اس کو 31 لاکھ کی رقم دی گئی ہے۔ اس ضلع کی ضرورت 75 لاکھ ہے اس کو فوری طور پر یہ رقم release کی جائے۔ میں واقعاتی طور پر عرض کر رہا ہوں کہ وہاں تقاوی قرضے فوری طور پر تقسیم کیے جائیں۔ کیونکہ لوگ انتہائی پریشانی میں ہیں اور کاغذی کارروائی سے بالا تر ہو کر اس کی یقین دہانی کرائیں کہ جو requirement ضلع کی طرف سے آئی ہے وہ پوری فرمائیں گے۔

وزیر آبپاشی۔ جناب والا۔ فاضل رکن نے جو نکات اٹھائے ہیں ہم ان کا خیال رکھیں گے اور میں آج ہی ڈپٹی کمشنر رحیم یار خان سے بات کر کے جتنی ان کی فوری ضرورت ہو گی اس کے مطابق ہم رقم جاری کریں گے۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : In view of the statement of the Minister I don't press my motion.

تحصیل لیاقت پور میں نہروں کے کناروں کی مرمت و بحالی

مسٹر سپیکر۔ حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ

تحصیل لیاقت پور میں واقع ترکڑی مائینر ، الہ آباد مبتلا مائینر، چوہدری مائینر، کنڈانی مائینر اور بندوکی مائینر کو حالیہ سیلاب میں شدید نقصان پہنچا ہے اور نہروں کا بیشتر حصہ کناروں سمیت ختم ہو گیا ہے مگر حکومت کی جانب سے فوری مرمت اور بحالی کا کوئی کام شروع نہیں کیا گیا جب کہ کاشتکاروں کی ربیع کی فصل کے لیے چند دنوں میں پانی کی شدید ضرورت لا حق ہوگی ۔ اگر بر وقت ان کی مرمت نہ کی گئی تو تحصیل لیاقت پور کا نصف سے زیادہ علاقہ پانی کی قلت کے پیش نظر بحران کا شکار ہو جائے گا اور ربیع کی فصل ختم ہونے کا اندیشہ ہے ۔ حکومت کی اہم ترین فریضہ سے غفلت کے پیش نظر عوام میں سخت بے چینی اور شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا ۔ اس سیلاب میں نہروں کا بہت شدید نقصان ہوا ہے اور صرف اسی ضلع میں 72 ڈسٹریبیوٹریز۔مائینرز اور تین main canals کو نقصان پہنچا ہے ۔ نہ اتنی بڑی مقدار میں پہلے نقصان پہنچا تھا اور نہ ہم نے مرمت کی ۔ لیکن ہم نے اس طریقے سے نہروں کی مرمت کے لیے ترجیحی سکیم بنائی کہ جن نہروں کو فصل ربیع کی کاشت کے لیے چلانا تھا ان کو سب سے پہلے ترجیح دی گئی وہ تمام مرمت کر دی گئیں اور ان میں پانی چل رہا ہے ۔ جن نہروں کا فاضل محرک نے ذکر کیا ہے یہ سب یک فصلی نہریں ہیں اور یہ 16 اپریل سے 15 اکتوبر کے درمیان چلتی ہیں ۔ ان کی مرمت کے لیے ہم نے ٹنڈر طلب کر لیے ہیں اور میں فاضل رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ جب ان نہروں کے چلنے کا وقت آئے گا یعنی 16 اپریل تو اس سے بہت پہلے یہ مرمت ہو کر قابل استعمال ہو جائیں گی ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : In view of the statement of the Minister I don't press my motion.

محکمہ خوراک کے گوداموں سے سستا بیج گندم لے کر زرعی کارپوریشن کے ذریعہ سیلاب زدہ علاقوں کے کاشتکاران میں مہنگے داموں فروخت

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خاں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو

زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت کے حالیہ اعلان کے مطابق سیلاب زدہ علاقوں میں سرکاری بیج گندم 28 روپے فی من کے حساب سے فروخت کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جب کہ یہ تمام گندم محکمہ خوراک کے سرکاری گوداموں سے حاصل اور تقسیم کی جا رہی ہے۔ محکمہ خوراک نے گوداموں سے ساڑھے اکیس روپے فی من بمعہ بوری کے حساب سے خرید کی ہے جو زرعی کارپوریشن کے ذریعے سے 28 روپے فی من فروخت کی ہے۔ حکومت کے اس عمل سے سیلاب زدہ کاشتکاران میں اس نا جائز منافع اندوزی کے خلاف سخت اضطراب اور شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے۔

اسی موضوع کی ایک تحریک التوا سید تابش الوری کی بھی ہے۔

سیلاب زدہ علاقوں کے کاشتکاران کو حکومت کی طرف سے تقاوی قرضوں پر گندم کے بیج کی ناقص فراہمی

مسٹر سپیکر۔ سید تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت مورخہ 3 نومبر 1973ء کے ادارتی نوٹ کے مطابق کاشتکار حلقوں نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ حکومت سیلاب زدہ علاقوں کے کاشتکاروں کو مناسب امداد مہیا نہیں کر رہی۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ فصل ربیع کی بوائی میں گوناں گوں مشکلات سے دو چار ہیں۔ ان حلقوں کے مطابق حکومت نے تقاوی قرضوں پر گندم کا جو بیج مہیا کیا ہے وہ انتہائی ناقص ہے اور یہ اسی گندم پر مشتمل ہے جو حکومت نے ان سے بائیس روپے فی من کے حساب سے خریدی ہے اور اب اسے بیج کے طور پر تیس روپے فی من کے حساب سے متاثرہ کاشتکاروں میں فروخت کیا جا رہا ہے جب کہ کھلی مارکیٹ میں گندم کا اعلیٰ بیج چھبیس روپے فی من کے نرخ پر دستیاب ہے۔ اس صورت حال سے عوام بالخصوص کاشتکاروں میں سخت اضطراب پھیل گیا ہے۔

وزیر مال (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) ۔ جناب والا ۔ گزارش یہ ہے کہ جہاں تک بیج مہیا کرنے کا سوال ہے اور کل subsidy جو حکومت گندم پر دیتی ہے یہ اس کے متعلق ہے ۔ ہم ساڑھے بائیس روپے پر گندم خریدتے ہیں اور اس کے بعد جب اسے سٹور کرتے ہیں تو اس پر کوئی پانچ روپے تیس پیسے incidental charges لگتے ہیں ۔ gunny bag پر اڑھائی روپے ۔ delivery کے اخراجات 30 پیسے ۔ ڈیپارٹمنٹل چارجز 25 پیسے ۔ بنک کمیشن 9 پیسے ۔ انٹریسٹ چارجز 84 پیسے ۔ ٹرانسپورٹیشن چارجز 80 پیسے ۔ ٹیکس اور ڈیوٹی 10 پیسے ۔ ہینڈلنگ چارجز 17 پیسے ۔ گوڈاؤن چارجز 15 پیسے اور سٹوریج چارجز 5 پیسے ۔ اور اس طرح یہ ساری رقم پانچ روپے تیس پیسے حکومت کو خرچ کرنی پڑتی ہے ۔

جناب والا ۔ بات یہ ہے کہ اس کے بعد ہم یہ گندم اپنے گوداموں میں رکھتے ہیں اور اس کے بعد معمولی اخراجات پر اسے ایگریکلچرل سپلائیز کارپوریشن کو بونے کے لیے مہیا کرتے ہیں ۔ اس سے کم قیمت پر ہم کسی صورت میں بھی نہیں دے سکتے اور اس کے ساتھ سید قابش الوری کی تحریک التوا میں یہ بھی ذکر ہے کہ کھلی منڈی میں بیج 26 روپے مل رہا ہے ۔ تو اب دو جگہیں ہیں جہاں سے کاشتکار بیج خرید سکتا ہے ۔ ان حالات میں بہتر ہے کہ جب اسے بیج بازار میں 26 روپے من مل رہا ہے تو وہاں سے لے لے ۔ یہ تو ایک سہولت ہے جو حکومت اپنے ذرائع کو سامنے رکھ کر دیتی ہے ۔ اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ ہم نے گندم کی قیمت خرید پچھلے سال 17 روپے سے بڑھا کر ساڑھے بائیس روپے من اس لیے کی ہے کہ اتنے بھاری اخراجات کو بڑھا کر اس کی پیداواری قیمت جب اوپر جائے گی تو اسے مناسب معاوضہ مل سکے گا ۔

ان حالات میں میں عرض کروں گا کہ حکومت کے جو وسائل ہیں انہیں سامنے رکھتے ہوئے اس سے زیادہ اور سہولت ہم نہیں دے سکتے ۔ ہم چاہتے ہیں کہ دیں اور اس کے ساتھ ساتھ اور بھی سہولتیں ہیں جن کا ذکر جناب وزیر آبپاشی نے کیا ہے ۔ تقاوی قرضے ہیں جن سے کچھ اور طریقے سے ان کی مدد ہوتی ہے ۔ اس کے علاوہ میں معذوری کا اظہار کرتا ہوں ۔ ہم چاہتے ہیں

کہ ہم جتنی بھی سہولتیں دے سکتے ہیں دیں مگر ان چیزوں کو سامنے رکھ کر جو اصلی سہولت ہے وہ یہ ہے کہ انھیں گندم کی مناسب قیمت ملتی رہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ ہم نے اپنی تحریک التوا میں یہ اعتراض نہیں کیا کہ محکمہ خوراک زرعی کارپوریشن کو مہنگی دے رہا ہے ۔ ہم نے تو یہ کہا ہے کہ زرعی کارپوریشن کو یہ ساڑھے اکیس روپے من مل رہی ہے اور وہ آگے اسے 28 روپے من دے رہی ہے ۔ تو زرعی کارپوریشن اپنی وضاحت کرے کہ اسے کون سے درمیانی اخراجات پڑ جاتے ہیں کہ جن سے اسے ساڑھے چھ روپے من کا خرچہ پڑتا ہے یا اتنا نفع لینے کی ضرورت ہے ۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہ وضاحت کرے ۔ یہ تو صحیح قیمت پر دے رہے ہیں ۔ اس پر تو کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

وزیر زراعت (چوھدری محمد ارشاد) ۔ جناب سپیکر ۔ فاضل ممبر کی یہ اطلاع غلط ہے کہ ہم انھیں ساڑھے اکیس روپے من کے حساب سے گندم دے رہے ہیں ۔ وہ تو محکمہ خوراک سے ساڑھے ستائیس روپے من لے رہے ہیں اور اٹھ آنے کے زائد اخراجات بھی ہم کر رہے ہیں اس کی چھان پھٹک کے لیے ۔ اسے صاف کرنے کے لیے ۔ اسے دوائیاں لگانے کے لیے اور دوبارہ بوریوں میں ڈال کر سلائی کرنے کے لیے اور پھر انھیں بھیجتے ہیں ۔ اور جہاں تک یہ ہے کہ بازار میں گندم 26 روپے من مل رہی ہے یہ بات درست نہیں ہے ۔ بازار میں 29 اور 30 روپے من بیج مل رہے ہیں ۔ میں نے کل ساہیوال کی طرف خود جا کر دیکھا ہے اور لوگوں سے پوچھا ہے ۔ انھیں باقاعدہ طور پر تسلی بخش بیج مل رہا ہے اور وہ بڑے خوش ہیں اور کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ جہاں تک ناقص بیج کا سوال ہے اس کے بارے میں اگر کوئی شکایت فاضل ممبر کے پاس پہنچی ہو تو اس کی تحقیقات کرائی جا سکتی ہے اور اس کے خلاف ایکشن لیا جا سکتا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ یہاں دو سوال پیدا ہو گئے ہیں ۔ جناب فاضل وزیر نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ ساڑھے بائیس روپے من گندم خرید رہے ہیں اور اس پر ساڑھے پانچ روپے اخراجات آتے ہیں ۔ یہی اخراجات اس وقت بھی آتے ہیں جب آپ یہی گندم بازار میں مہیا کرتے ہیں اور آٹے کی صورت میں وہ جو گندم فراہم کر رہے ہیں اس کی قیمت اٹھائیس روپے نہیں ہے ۔

Mr. Speaker. I cannot permit such speeches.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ صورت حال یہ ہے ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker. I cannot permit you to go beyond what is contained in the adjournment motion.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ! دو مسئلے ہیں ۔ ایک یہ بیج ناقص ہے اور دوسرے اٹھائیس روپے فی من پر مل رہا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید صاحب ! آپ ذرا میری بات سنیں ۔

I cannot widen the scope.

فاضل وزیر متعلقہ نے یہ کہہ دیا ہے کہ اکیس یا بائیس روپے من گندم انہیں مل رہی ہے ، اس لیے جہاں تک اس کارپوریشن کا تعلق ہے ، وہ اس سے کم قیمت پر گندم نہیں دے سکتی ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ! بیج دو قسم کے ہیں ۔ ایک certified seed اور ایک عام bulk seed ہوتا ہے جو یہ سپلائی کر رہے ہیں ۔ bulk seed کی قیمت اٹھائیس روپے من ہے اور certified seed اس سے پہلے -/33 روپے من تھا اور اب تیس روپے من ہے ۔ صورت یہ ہے کہ جو یہ bulk seed فراہم کر رہے ہیں یہ وہ ہے جو procurement کے ذریعے حاصل کیا ہے ۔

Mr. Speaker. He has made a very categorical statement. کہ وہ ستائیس روپے پچاس پیسے من پر گندم لے رہے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ محکمہ زراعت بلیک مارکیٹ کر رہا ہے ۔

Mr. Speaker. That is not the subject of the adjournment motion. I cannot convert it into a general debate.

سید تابش الوری ۔ اس کا دوسرا حصہ یہ ہے کہ جو یہ ناقص بیج فراہم کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس شکایات لائیے ۔

سید تابش الوری ۔ میں آپ کے سامنے وہ ہینڈ آؤٹ رکھنا چاہتا ہوں جو بہاول پور کے کمشنر کی طرف سے جاری کیا گیا ہے اور جس میں یہ کہا گیا

ہے کہ انھوں نے سٹاک کا معائنہ کیا اور مبارک پور میں گندم کے سٹاک کو غیر معیاری قرار دیتے ہوئے متعلقہ حکام کو ہدایت کی کہ وہ اس کو فوری طور پر بہتر سٹاک سے بدل دیں ۔ اس سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ ناقص بیج فراہم کیا جا رہا ہے ۔ خاص طور پر بہاول پور اس سلسلے میں متاثر ہے ۔ وہاں certified seed فراہم ہی نہیں کیا گیا اور اتنی قلیل مقدار میں فراہم کیا گیا ہے کہ متاثرہ علاقوں میں اس کی سپلائی مکمل نہیں ہو سکی ۔ دوسرے وہ یہ کہتے ہیں کہ مارکیٹ سے کیوں نہیں خریدتے ۔ لوگوں کو آپ تقاوی قرضوں کی صورت میں یہ بیج فراہم کر رہے ہیں اس لیے وہ مجبور ہیں کہ آپ کے فراہم کردہ بیج استعمال کریں ۔

Mr. Speaker. Bring these facts to the notice of the Minister and he will take action. In view of the statement of the Minister both adjournment motions are disposed of accordingly.

ضلع رحیم یار خان میں سیلاب سے متاثرہ فصلوں پر محکمہ انہار کی طرف سے مالیہ اور آبیانہ کا مطالبہ

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت نے حالیہ سیلاب کے بعد اعلان کیا تھا کہ سیلاب سے متاثرہ فصلوں پر کسی قسم کا مطالبہ مالیہ اور آبیانہ وغیرہ عاید نہیں کیا جائے گا ۔ مگر ضلع رحیم یار خان میں محکمہ انہار نے بدستور سیلاب سے تباہ شدہ فصلات پر مالیہ مطالبہ اور آبیانہ عائد کر دیا ہے ۔ یہ سیلاب زدگان پہلے ہی ہر لحاظ سے تباہ ہو چکے ہیں اور باوجود حکومت کے واضح اعلان کے محکمہ انہار کے اس عمل کی وجہ سے عوام میں اضطراب ، بے چینی اور شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا ۔ فاضل محرک نے جو نکات اٹھائے ہیں ، وہ درست نہیں ۔ بلکہ محکمہ انہار اور محکمہ مال نے تمام ایسے کیسوں کی اور

ایسی فصلوں کی اکٹھی کھتونیاں تیار کی ہیں اور انہوں نے حکومت کو مالیے کی معافی کے لیے پہلے ہی اعداد و شمار مہیا کیے ہیں ۔ مثلاً میں فاضل رکن کو بتاتا ہوں کہ رحیم یار خاں کینال سرکل میں 561 دیہاتوں کا بارہ لاکھ ایکڑ رقبہ متاثر ہوا ہے ۔ اس میں سے ایک لاکھ چھتیس ہزار ایکڑ کے پورے آبیانے کی معافی اور دو ہزار چار سو ایکڑ کے نصف آبیانے کی معافی ہو چکی ہے ۔ میں فاضل رکن کو روپوں میں بتاتا ہوں ۔ رحیم یار خاں سرکل میں آبیانے کی معافی 22 لاکھ 80 ہزار روپے اور مالیے کی معافی 8 لاکھ 88 ہزار روپے ہے ۔ یہ کہنا بالکل درست نہیں کہ حکومت کے کہنے کے باوجود مالیہ اور آبیانہ وصول کیا جا رہا ہے ۔ بلکہ اس کے بر عکس مالیہ اور آبیانہ معاف کرنے کے لیے اس کا پورے طور پر اندازہ لگایا گیا ہے ۔ حکومت کو سفارش کی گئی ہے اور میں فاضل محرک کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر ان کے نوٹس میں کوئی ایسی چیز آئے کہ کسی کاشت کار سے مالیہ یا آبیانہ وصول کیا گیا ہو تو ہم اس کی الگ بھی تحقیقات کروا سکتے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ ایک نہایت اہم مسئلہ ہے ۔ میں آپ کی وساطت سے ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ انفرادی مسئلہ نہیں کہ ایک ایک آدمی کی شکایت پیش کی جائے ، بلکہ اجتماعی مسئلہ ہے ۔ اس ضمن میں حکومت نے بارہا یقین دہانی کرائی ہے ۔ متاثرہ علاقوں میں اور بالخصوص رحیم یار خاں میں جناب وزیر اعظم نے ، جناب وزیر اعلیٰ نے اور خود فاضل منسٹر صاحب نے یقین دہانی کرائی ہے کہ ان سیلاب زدہ علاقوں میں جہاں فصل تباہ ہوئی ہے ، کوئی مطالبہ آبیانہ نہیں لیا جائے گا ۔ لیکن ہو کیا رہا ہے ؟ محکمہ انہار کے کئی ہاتھ ہیں ۔ ہر شخص جانتا ہے کہ جہاں جہاں سے پانی گزرا ہے وہاں تمام کی تمام فصلیں تباہ اور ختم ہو چکی ہیں ۔ اب ان کا ایک لفظ ہوتا ہے "غرقابہ" لکھنے کا اور ایک ہوتا ہے "خرابہ" لکھنے کا ۔ اگر وہ "خرابہ" لکھ دیں ، تو اس سے ایک percentage ہے جو کہ معاف ہو جاتی ہے ۔ بقیہ مطالبہ آبیانہ وغیرہ اس پر عائد ہو جاتا ہے ۔ اگر اس میں وہ "سیلابہ" لکھ دیں ، یا "غرقابہ" لکھ دیں تو اس طرح سالم معافی مل جاتی ہے ۔ میں نے عملی طور پر ان کی کھتونیاں دیکھی ہیں ۔ باوجود اس امر کے کہ وہ فصلیں قطعی طور پر تباہ

ہو چکی ہیں ، اُن کا نام و نشان نہیں رہا ، لیکن ان میں سے بعض کو انہوں نے ''خرابہ'' لکھ دیا ہے اور بعض کے متعلق انہوں نے چالاکی کی ہے کہ اس میں مخلوط کاشت ہوئی تھی ۔ بعض جوار بھی تھی اور اس کے ساتھ کپاس یا کوئی اور دوسری جنس بھی تھی ۔ تو پہلی جنس شاید اس نے سیلاب آنے سے پہلے کھلا لی ہو اور دوسری جنس چونکہ تباہ ہوئی ہے ، لہذا پہلی جنس کا مطالبہ لگا دیا جائے اور دوسری جنس کا معاف کر دیا جائے ۔ حالانکہ دونوں اجناس بیک وقت ختم ہوئی ہیں ۔ حکومت نے وعدہ بھی یہی کیا تھا ۔ اگر ڈاکٹر صاحب یقین دلا دیں کہ وہ محکمہ نو سے پورے طور پر چھان بین کریں گے اور اس امر کی تلافی کریں گے ، جہاں سیلاب سے تباہی ہوئی ہے اور فصلیں بالکل ختم ہو گئی ہیں ، وہاں سے کسی قسم کا کوئی مطالبہ نہیں لیا جائے گا ، اور یہ ہیرا پھیری ، خرابہ ، سیلابہ ، percentage ختم کی جائے گی اور دو فصلہ کاشتوں کی معافی عطا کی جائے ، اگر یہ یقین دہانی دلا دیں تو معاملہ ختم ہو جاتا ہے اور مقصد حل ہو جاتا ہے ۔

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا ۔ فاضل محرک نے جو تحریک میں نکتہ اٹھایا تھا وہ اس سے ذرا ہٹ گئے ہیں ۔ انہوں نے یہ نکتہ اٹھایا تھا کہ مالیہ اور آبیانہ کی معافی حکومت کے کہنے کے مطابق نہیں ہوئی اور وصول کیا جا رہا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں نے کہا ہے کہ عاید کیا جا رہا ہے ۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ وصول کیا جا رہا ہے ۔

وزیر آبپاشی ۔ اب فاضل رکن ذرا تفصیل میں چلے گئے ہیں ۔ اب ان کا استدلال یہ ہے کہ محکمہ مال اور انہار کے لوگ جس فصل کی سفارش کر رہے ہیں ، وہ غلط کر رہے ہیں ۔ مثلاً یہ کہ ''خرابہ'' زیادہ ہے یہ کم کر رہے ہیں ۔ جو فاضل محرک نے نکتہ اٹھایا ہے ، اگرچہ یہ تحریک سے اتنا تعلق نہیں رکھتا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لیے جنرل بات نہیں ہو سکتی ۔ اس کے لیے تو فاضل محرک یہ کر سکتے ہیں کہ فلاں کھیت میں اتنے فی صد معافی ہونی چاہیے ، لیکن اتنے فی صد کی گئی ہے اور یہ غلط ہے ۔ ہم اس پر انکوائری کرائیں گے ۔ پرائم منسٹر صاحب اور گورنر صاحب کا جو جنرل

آرڈر تھا اس کے مطابق مالیہ اور آبیانہ عاید نہیں کیا جا رہا ۔ بلکہ ایک خاص طریقے سے مشترکہ طور پر کھتونیاں تیار کی گئی ہیں محکمہ مال اور محکمہ انہار کے لوگوں کی ۔ اس لیے میں فاضل محرک کو یہ تو یقین دلا سکتا ہوں کہ محکمہ انصاف کے مطابق اور ایانداری سے یہ کام کرے گا ، لیکن جہاں کہیں فاضل محرک کسی ایک فیصلے کو چیلنج کریں کہ یہاں خرابہ اتنے فی صد ہونا چاہیے تھا ، یا محکمے کا یہ فیصلہ غلط ہے ، تو پھر ہم اس کی انکوائری کرائیں گے ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ پوائنٹ آف پرولیج ۔ جناب والا ۔ آپ نے اپنے حکم میں لکھا ہے کہ کوئی ممبر اسمبلی اجلاس کے دوران اپنے ملاقاتی کو اندر لے کر نہیں آ سکتا ۔ ہم نے آپ کے اس حکم پر مکمل طور پر عمل کیا ہے لیکن اس کے باوجود آپ خود معائنہ کرا سکتے ہیں کہ یہاں پر تقریباً سو ڈیڑھ سو آدمی اب بھی باہر موجود ہیں ۔ میرے معلوم کرنے پر کہ یہ کیسے اندر آ گئے مجھے یہ بتایا گیا کہ منسٹر صاحبان کے پرائیویٹ سیکریٹری صاحبان ان کو اندر لے جاتے ہیں ہم کیا کریں ۔ اگر ہمارے لیے آپ نے رول بنا دیا ہے تو یہ سب کے لیے ہونا چاہیے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید صاحب ۔ آپ تشریف رکھیں آپ نے اچھا کیا کہ یہ مسئلہ ایوان کے سامنے پیش کیا ۔ کیونکہ دس بجنے میں دس منٹ پر میرے کمرے میں مجھے دو آدمی ملنے والے آگئے اور میں بڑا حیران تھا کہ یہ کیسے اندر آ گئے کیونکہ میری ہدایات یہ ہیں کہ ساڑھے دس بجے سے پہلے سوائے آفیسرز اور ممبران اسمبلی کے اور کوئی اس ایوان میں داخل نہیں ہو سکتا ۔ پہلے ہم بھی سختی نہیں کرتے تھے نہ آپ لوگ چاہتے تھے لیکن اب کچھ واقعات ایسے ہو گئے ہیں خاص طور جو پیپلز میں واقعہ ہوا ہے ۔ چونکہ میری یہ ذمہ داری ہے کہ تمام اراکین اسمبلی جو اس ایوان میں تشریف لاتے ہیں ان کا تحفظ کیا جائے اور میں یہاں پولیس یا سیکیورٹی وغیرہ نہیں لانا چاہتا تو میں نے اس کو زیادہ مؤثر بنانے کے لیے یہ ہدایت دی کہ دس بجکر تیس منٹ تک کوئی بھی ملاقاتی اسمبلی کے اندر داخل نہیں ہو سکتا صرف آفیسرز آ سکتے ہیں ، ممبران اسمبلی آ سکتے ہیں ۔ ساڑھے دس بجے کے بعد جو بھی ملنے والا آئے چاہے وہ اسمبلی کے ممبران کے ساتھ آئے چاہے وہ وزراء کے ساتھ آئے ۔

I would like that their names should be recorded before they get entry into the premises of the Assembly Chambers.

تاکہ ہمیں یہ پتہ ہو کہ آج کے دن کون کون اس ایوان کے اندر داخل ہوا ۔ چونکہ خود میرا یہ تجربہ تھا کہ دس بجکر دس منٹ پر مجھے دو آدمی ملنے کے لیے آ گئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کس کے ساتھ آئے ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ ہمیں تو کس نے ٹوکا ہی نہیں ہم ویسے ہی اندر آ گئے ہیں۔ اب یہ انہوں نے کسی فاضل رکن کا یا فاضل وزیر کا تحفظ کیا ہے یہ نہیں مجھے بتایا کہ ان کے ساتھ آئے ہیں یا واقعی اس اسمبلی کا عملہ ان کو اس بات کی اجازت دے رہا ہے کہ بغیر کسی ریکارڈ تیار کیے اور ساڑھے دس بجے سے پہلے ان کو اندر آنے کی اجازت دے دیتا ہے ۔ مجھے خود اس بات کے متعلق تشویش ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اس حکم پر زیادہ مؤثر طور پر عمل کیا جا سکے ۔ ساڑھے دس بجے کے بعد فاضل اراکین سے ملنے یا فاضل وزراء سے ملنے والے اس ایوان میں داخل ہو سکا کریں گے لیکن اس کے لیے ایک شرط ہے کہ ان کے نام ولدیت اور پتے نیچے رجسٹر کرانا ہوں گے تاکہ اگر کوئی ایسا واقعہ یہاں ہو یا کوئی ایسی بات ہو تو ۔

proper agency should be able to take the person who may cause any disturbance.

سید ناظم حسین شاہ ۔ میری submission بھی اس سلسلے میں یہی ہے ۔

وزیر مواصلات ، آبکاری و محصولات ۔ جناب سپیکر ۔ ہم آپ سے مکمل اتفاق کرتے ہیں اور آئندہ فاضل ممبران اور وزراء انشاء اللہ اس پر سختی سے عمل کریں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ شکریہ ۔ سیکرٹری صاحب سٹاف کو بھی یہ کہہ دیں کہ اس حکم پر سختی سے عمل کیا جائے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر ۔ آپ نے جو پیپلز ہاؤس کے واقعہ کا حوالہ دیا ہے تو ساڑھے دس بجے کے بعد کیا surety ہے کہ کوئی آدمی ایسی حرکت نہیں کر سکے گا ۔ یعنی ساڑھے دس بجے سے پہلے یہ حرکت ہو سکتی ہے اور بعد میں نہیں ہو سکتی ۔

مسٹر سپیکر ۔ فی الحال تو یہی پوزیشن ہے ۔ میں اس مسئلے پر ڈپٹی لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی آپوزیشن کے ساتھ میٹنگ کر لوں گا ۔

وزیر مواصلات ، آبکاری و محصولات ۔ جناب سپیکر ۔ میرے خیال میں آپ کی یہ جو ہدایت ہے کہ آنے والے کا نام اور پتہ درج کیا جائے گا اس سے وہ اندیشہ کسی حد تک دور ہو جائے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ بہت حد تک دور ہو جائے گا ۔

سید کاظم علی شاہ کرمانی ۔ جناب والا ۔ اس کی کیا ضمانت ہے کہ جو لوگ آئیں گے وہ صحیح نام اور پتے لکھوائیں گے ؟

مسٹر سپیکر ۔ کسی کے ساتھ تو آئیں گے ۔ کسی ممبر اسمبلی کے ساتھ آئیں گے یا کسی وزیر کے ساتھ آئیں گے ۔

سید کاظم علی شاہ کرمانی ۔ کسی ممبر یا وزیر کی تصدیق ہو تو پھر انہیں اندر آنے دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تصدیق تو ہو جائے گی جب اس کے ساتھ لکھا جائے گا کہ کسی فاضل رکن کے ساتھ آئے ہیں یا کسی فاضل وزیر کے ساتھ آئے ہیں ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ مسئلہ بڑا اہم ہے ۔ چونکہ فاضل منسٹر کی statement vague ہے ۔ جب وہ واضح اعلان کر چکے ہیں کہ سیلاب زدہ اور متاثرہ علاقوں میں کسی قسم کا بالخصوص ان فصلات کا جو تباہ ہوئی ہیں مطالبہ ، آبیانہ وغیرہ نہیں لیا جائے گا تو واضح الفاظ میں کیوں نہیں فرماتے کہ ہم اپنے وعدے پر قائم ہیں اور اگر لیا جا رہا ہے یا لیا جائے گا تو اس کے متعلق بتایا جائے کہ ہم تو اس کا سد باب کریں گے ۔ وہ تو کسی وقت percentage کہتے ہیں کسی وقت ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے یہی کہا ہے ۔ اگر میرا تاثر ٹھیک ہے تو ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ وہ واضح نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ فلاں percentage پر رکھا گیا ہے ۔ محکمہ نہر والے اور محکمہ مال والے اکٹھے ہو کر یہ سب کچھ کر رہے ہیں ۔ ایک واضح پالیسی ہے اور ہم

ان کے نوٹس میں پھر لائیں گے کہ فلاں تحصیل میں ، فلاں علاقے میں ، فلاں چک میں ، فلاں موضع میں اس طرح سے دھاندلی ہو رہی ہے اس طرح سے انھیں پریشان کیا جا رہا ہے تو اس کے متعلق واضح سٹیٹمنٹ آنی چاہیے کہ وہ اس کے متعلق مناسب کارروائی کریں گے ۔

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا ۔ میں بالکل واضح اور واشگاف الفاظ میں کہتا ہوں کہ جو فصلیں خراب ہوئی ہیں ان پر مالیہ اور آبیانہ وصول نہیں کیا جائے گا ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan. Not pressed.

Mr. Speaker. On view of the statement of the Minister the motion is not pressed.

میاں خورشید انور صاحب نہیں ہیں تو اسی موضوع پر تحریک التوا 89 نمبر بھی ہے ۔

وزیر اطلاعات ۔ 89 اور 119 نمبر یہ دونوں ایک ہی جیسی ہیں ۔

امریکی جریدہ ٹائم میں آنحضرت کی خیالی تصویر کی اشاعت اور کلام الٰہی کی من گھڑت تاویلیں

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ امریکی جریدے ٹائم نے اپنے تازہ شمارہ میں ایک بار پھر اپنی مسلم آزاری کا مظاہرہ کیا ہے اور نہ صرف یہ کہ آنحضرت صلعم کی خیالی تصویر شائع کی ہے بلکہ کلام الٰہی کی بھی من گھڑت تاویلیں پیش کی ہیں ۔ جس سے عوام میں انتہائی غم و غصہ اور اضطراب پیدا ہو گیا ہے ۔

امریکن رسالہ ٹائم میں رسول اکرم صلعم کی تصویر کی اشاعت اور ان کی شان میں گستاخی

مسٹر سپیکر ۔ مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب

کرتے ہیں کہ ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ امریکن رسالہ ٹائم کی حالیہ اشاعت میں اسلام دشمنی کا ثبوت دیتے ہوئے رسول اکرم صلعم کی تصویر شائع کی ہے اور ان کی شان میں گستاخی کی ہے۔ اس خبر سے دنیا کے تمام مسلمانوں اور خاص کر پاکستان کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو زبردست ٹھیس پہنچی ہے اور ان میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔

وزیر اطلاعات ۔ جناب سپیکر ۔ یہ تینوں تحاریک ہائے التوائے کار موصول ہوئیں ۔ ویسے بھی اس کے متعلق اخبارات میں خاصا احتجاج ہوا تو پھر صوبائی حکومت نے وفاقی حکومت کو telegrams دیں کیونکہ یہ سارے ملک کا مسئلہ تھا اور وفاقی حکومت کو اس میں کارروائی کرنا تھی تو اس لیے وفاقی حکومت نے وہ جو امریکی رسالہ ٹائم ہے اس کی پانچ نومبر کی اشاعت کے شمارے کا داخلہ پاکستان میں بند کر دیا اور اس کی تمام کاپیاں جو یہاں پہنچ چکی تھیں ان کو ضبط کرنے کا حکم صادر کر دیا ہے۔

سید تابش الوری ۔ کیا وزیر موصوف بتا سکیں گے کہ پنجاب میں یہ کاپیاں ضبط کر لی گئی ہیں ؟ میں صرف پنجاب کی حد تک پوچھ رہا ہوں ۔

وزیر اطلاعات ۔ احکامات جاری ہو چکے ہیں ۔ ویسے اگر آپ چاہتے ہیں تو میں اس کی باقاعدہ تحقیقات کرنے کے بعد رپورٹ دے سکتا ہوں ۔

کرنل راجہ جمیل اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اخبارات میں ہم نے پڑھا ہے کہ تمام اسلامی ممالک نے اس رسالے کا داخلہ بند کر دیا ہے ۔ کیا حکومت پاکستان بھی اسی طرح سوچ رہی ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ وہ اس پوزیشن میں نہیں ہیں کہ آپ کے اس سوال کا جواب دے سکیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ اطلاع یہ ہے کہ مرکزی حکومت کے اس حکم کے باوجود یہ رسالہ پنجاب میں فروخت ہو رہا ہے ۔ اس لیے یہ اہتمام ہونا چاہیے اور جناب وزیر موصوف جس طرح سے یقین دلا رہے ہیں یقینی طور پر ایسا انتظام کیا جانا چاہیے کہ اس حکم پر عمل درآمد ہو سکے ۔

وزیر اطلاعات ۔ میں آج ہی اس بات کو چیک کروں گا کہ آیا تمام کاپیاں ضبط ہو چکی ہیں یا نہیں ۔

تعمیراتی سامان کی روز افزوں گرانی کے باعث سرکاری شیڈول پر نظرثانی نہ کرنے کی وجہ سے ٹھیکیداروں کی ہڑتال اور منصوبوں کی تکمیل میں غیر معمولی تاخیر

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب نے تعمیراتی سامان کی روز افزوں گرانی کے باوجود تعمیراتی کاموں کے سرکاری شیڈول پر ابھی تک نظرثانی نہیں کی ۔ جس کی وجہ سے پنجاب بھر میں ہزاروں ٹھیکیدار ہڑتال پر ہیں اور سینکڑوں تعمیراتی منصوبے معرض التوا میں پڑے ہوئے ہیں ۔ رواں مالی سال کے چار ماہ گزر جانے کے باوجود سرکاری اور نیم سرکاری عمارتوں ، سڑکوں اور پلوں کی تعمیر کا کام فنڈز کے باوجود شروع نہیں ہو سکا ۔ ان منصوبوں کی تکمیل میں غیر معمولی تاخیر سے نہ صرف صوبہ کی اجتماعی ترقی متاثر ہو رہی ہے بلکہ ہزاروں کارکنوں کو بیروزگاری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ حکومت نے اس سلسلے میں صوبائی سطح پر ایک کمیٹی بنا دی ہے جو سرکاری شیڈول پر نظر ثانی کر رہی ہے اور اس وقت تمام ڈیپارٹمنٹس میں اور خاص طور پر Highway کے ڈیپارٹمنٹ میں ٹھیکیداروں نے کام شروع کر دیا ہے ۔ آج بھی میں نے گیارہ بجے پنجاب کی کنٹریکٹرز ایسوسی ایشن کی میٹنگ بلائی ہے اور مزید ان کی اگر کوئی معمولی شکایات ہیں تو ان کو بھی دور کر دیا جائے گا ۔ اور میں اس ہاؤس کو بھی یقین دلاتا ہوں کہ ہم انشاءاللہ نہ صرف highways کا کام شیڈول کے مطابق مکمل کریں گے بلکہ ہم مزید بھی سڑکیں پنجاب میں شیڈول سے زیادہ اس سال بنانے کی کوشش کریں گے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ یہ مسئلہ صرف ہائی ویز کے متعلق نہیں ہے تمام تعمیراتی شعبوں کے متعلق ہے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ میں فاضل ممبر کے لیے یہ واضح کئے دیتا ہوں کہ میں نے عرض کیا ہے کہ تمام تر محکموں کے لیے ایک صوبائی سطح پر اس شیڈول کی نظر ثانی کرنے کے لیے ایک کمیٹی بنا دی ہے اور خاص طور پر میں نے ہائی ویز کے متعلق کہا تھا چونکہ اس کے لیے میں نے آج میٹنگ بلائی ہے ۔ کنٹریکٹرز ایسوسی ایشن میں تمام تر کاموں کے کنٹریکٹرز ہیں صرف ہائی ویز کے کنٹریکٹرز نہیں ہیں ۔ وہ بلڈنگز کے بھی ہیں ۔ آبپاشی کے بھی ہیں ۔ وہ تمام تر شعبوں کے متعلقہ کنٹریکٹرز بھی ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ کیا ہم یہ دریافت کرسکتے ہیں کہ یہ کمیٹی کب تک اپنا کام پورا کر لے گی اور نظر ثانی کا کام کب تک مکمل ہو جائے گا کیونکہ اس وجہ سے اجتماعی طور پر ہمارے فیڈز lapse ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ اس کمیٹی نے فوری طور پر کام شروع کر دیا ہے اور ساتھ ساتھ باقاعدہ day-to-day یہ disposal کرتی رہے گی ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ ریٹ طے کرنے میں شیڈول پر نظر ثانی کرنی ہے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ میں نے جو کہا ہے وہ شاید میرے فاضل دوست کی سمجھ میں نہیں آیا یا میں انہیں نہیں سمجھا سکا ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ جو کمیٹی بنی ہے اس کمیٹی کی sittings کی نوٹیفیکیشن ہو چکی ہے ۔ اب وہ کمیٹی جس ضلع کا جس ڈویژن کا جھگڑا ہوگا وہ اس کا فیصلہ کرے گی اور یہ simultaneous work ہے جو جاری رہے گا اور فوری طور پر ہوگا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں وزیر موصوف سے عرض کروں گا کہ کیا فوری طور پر جو تصفیہ ہوا ہے اس کے مطابق کنٹریکٹرز اپنا کام فوری طور پر شروع کر دیں گے اور ان کے انعام بعد میں دیئے جائیں

گے یا کیا یہ کمیٹی پہلے فیصلہ کرے گی اور بعد میں یہ کام شروع کریں گے ۔ کیونکہ خام مال ضائع ہو رہا ہے اور سڑکوں کا نقصان ہو رہا ہے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ وہ کام جن کا ٹھیکہ پہلے دیا جا چکا ہے ۔ ان کے لیے ٹھیکیداروں کو کہا گیا ہے کہ straight away کام جاری کر دیں اور قیمتوں میں بعد میں فیصلہ کی روشنی میں اضافہ کر دیا جائے گا ۔ اس کے پیش نظر وہ کام تو شروع ہو چکا ہے اور جو از سر نو کام شروع ہونے والے ہیں ان کے لیے ٹینڈرز call کر رہے ہیں ۔ آپ لوگوں نے پاکستان ٹائمز اور دوسری اخباروں میں پڑھا ہوگا ۔ تو میں نے عرض کیا ہے کہ اب ٹھیکیداروں کی وہ strike جس کے تحت کام بند ہوا تھا سمجھ لیں کہ ختم ہو گئی ہے ۔ انہوں نے کام شروع کر دیا ہے اور پھر سے کمیٹی بھی بن گئی ہے ۔ ساتھ ساتھ شیڈول بھی بدلتے رہتے ہیں اور کام بھی ہوتا رہے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری ۔ تحریک التواء کار نمبر 87 ۔

سید تابش الوری ۔ تحریک التواء نمبر 83-84 بھی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تحریک التوائے کار میری لسٹ میں نہیں ہیں 82 کے بعد 85 نمبر ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ تحریک التوائے کار نمبر 83 میں نے خود کل پیش کی تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کے بعد 86 ہے ۔ اس کے متعلق چٹھی بھیج رہے ہیں ۔ مسٹر تابش الوری نمبر 87 ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں مجھے کوئی چٹھی نہیں ملی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ چٹھی پہنچ جائے گی ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے کیونکہ یہ بہاریوں کی آباد کاریوں کے مسائل کے متعلق ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تابش الوری صاحب آپ کو چٹھی مل جائے گی آپ اگر اس میں مطمئن نہ ہوں تو آپ میرے چیمبر میں تشریف لا سکتے ہیں ۔ اس کی روشنی میں دیکھ لوں گا ۔

محکمہ بحالیات کے ملازمین کو 31 دسمبر 1973ء کے بعد متبادل روزگار مہیا کرنے سے متعلق ضروری اقدامات کا نہ اٹھایا جانا ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری صاحب تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ محکمہ سیٹلمنٹ کو 31 دسمبر 1973ء سے ختم کرنے کا اعلان کر دیا گیا ہے لیکن حکومت نے محکمہ سیٹلمنٹ کے سینکڑوں ملازمین کو 31 دسمبر کے بعد متبادل روزگار مہیا کرنے کے لیے ابھی کوئی اقدام نہیں کیا اور نہ اس سلسلے میں کوئی یقین دہانی کرائی ہے جس کی وجہ سے 15 سو ملازمین بحالیات میں سخت اضطراب پیدا ہو گیا ہے ۔

اسی مضمون کی حاجی سیف اللہ خان صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 93 بھی ہے ۔

محکمہ بحالیات کے ختم ہونے پر اس کے ملازمین کے مستقبل کے متعلق حکومت کی طرف سے کوئی فیصلہ نہ کیا جانا ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔مسئلہ یہ ہے کہ حکومت کے حالیہ فیصلہ کے مطابق محکمہ بحالیات کو ختم کیا جا رہا ہے مگر اس محکمہ کے ہزاروں ملازمین جو محکمہ کے قیام سے لے کر اب تک اس محکمہ میں زندگی کا بیشتر حصہ ملازمت میں گزار چکے ہیں ان کے مستقبل کا کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا جس سے ملازمین محکمہ بحالیات میں سخت اضطراب بے چینی اور غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔

وزیر بحالیات (ملک مختار احمد اعوان) ۔ جناب والا ۔ وفاقی حکومت کی ہدایات کے مطابق 31 دسمبر 1973ء کے بعد محکمہ کے فاضل عملہ کو صوبے کے دوسرے محکمہ جات میں مساوی اسامیوں پر کھپایا جائے گا اور اس سلسلے میں کارروائی جاری ہے ۔ یہ معاملہ عنقریب کونسل آف منسٹرز کے سامنے زیر بحث لایا جائے گا تاکہ اس پر کوئی آخری فیصلہ کیا جاسکے ۔ ایک اندازے کے مطابق فاضل عملہ کو دوسری مساوی آسامیوں پر کھپایا جانے کے لیے چھ ماہ کا عرصہ درکار ہوگا ۔ اس چھ ماہ کے عرصے کے دوران تمام فاضل عملہ کو surplus pool میں رکھا جائے گا اور اس کے بعد جوں ہی کوئی فیصلہ ہوتا ہے تو ان کو دوسروں محکموں میں جگہ دی جائے گی ۔ لیکن اس کے ساتھ جناب والا surplus pool میں ان کو باقاعدہ طور پر تنخواہیں دی جائیں گی ۔ بے روزگار نہیں کیا جائے گا کیوں کہ عوامی حکومت روزگار مہیا کرنے کا عہد کر چکی ہے نہ کہ لوگوں کو بے روزگار کرنے کا کوئی ارادہ ہے ۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ اس assurance کے بعد فاضل رکن اس کو press نہیں کریں گے ۔

Mr. Speaker : In view of the statement, given by the Ministers, the motion is not pressed.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میری ایک تحریک التوا محکمہ تعلیم کے متعلق ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ آپ اسے pending فرما دیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ تیسری بار آ چکی ہے اس کو آپ کمیٹی کے سپرد کر دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کو میں اس لیے pending نہیں کر رہا ہوں ۔ میں نے ڈاکٹر عبدالخالق صاحب کو تکلیف دی تھی وہ تشریف لائے تھے ۔ انھوں نے مجھے یہ کہا تھا کہ تمام کو داخل کر دیا گیا ہے اور اگر ایک آدھ داخلہ ایسا رہ گیا ہے جو کہیں miss ہو گیا ہے تو ہمیں بتا دیا جائے ۔

سید تابش الوری ۔ نہیں جناب والا ۔ میرے خیال میں انھیں غلط فہمی ہوئی ہے ۔

Mr. Speaker. It will come up tomorrow.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ سنٹرل گورنمنٹ کا فیصلہ تھا ان کو درجہ دینے کے متعلق ۔ سندھ کی حکومت نے اسی فیصلے کے مطابق کر دیا ہے ۔

سید قابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں نہایت ادب سے عرض کروں گا کہ یہ نہیں ہوا ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹھیک ہے اگر ڈاکٹر عبدالخالق آ جائیں تو زیادہ بہتر رہے گا ورنہ وزیر تعلیم اس کا جواب دے دیں گے ۔

وزیر تعلیم ۔ میں اس کا جواب دے سکوں گا مگر اب نہیں ۔

مسودہ قانون

مسودہ قانون ایگریکلچرل سپلائز کارپوریشن پنجاب مصدرہ 1973ء

(مسودہ قانون نمبر 63 بابت 1973ء)

مسٹر سپیکر ۔ اب مسودہ قانون ایگریکلچرل سپلائز کارپوریشن پنجاب مصدرہ 1973ء کو لیا جاتا ہے ۔ رائے عامہ معلوم کرنے کی غرض سے متداول کرانے کی پہلی ترمیم حاجی محمد سیف اللہ خان کی طرف سے ہے ۔ حاجی صاحب آپ اپنی ترمیم پیش کریں ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan. Sir I move :

That the Punjab Agricultural Supplies Corporation Bill, 1973, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th February, 1974.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

That the Punjab Agricultural Supplies Corporation Bill, 1973, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th February, 1974.

Minister for Agriculture. I oppose it Sir.

Mr. Speaker. Mian Manzoor Ahmad Mohal...not present. Mirza Fazal Haq.

Mirza Fazal Haq. Sir, I move :

That the Punjab Agricultural Supplies Corporation Bill, 1973 be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th January, 1973.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

That the Punjab Agricultural Supplies Corporation Bill, 1973 be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by the 15th January, 1974.

Minister for Agriculture. I oppose it Sir.

Mr. Speaker. Syed Tabish Alwari, your amendment is the same as that of Mirza Fazal Haq. So you need not move as it has been moved by Mirza Fazal Haq. Of-course, you will have your chance of speech. Haji Muhammad Saifullah Khan to move amendment No. 5 please.

Haji Muhammad Saifullah Khan. Sir, I move :

That the Punjab Agricultural Supplies Corporation Bill, 1973, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 15th February, 1974 :—

1. Allama Rehmatullah Arshad.
2. Makhdum Hamid-ud-Din.
3. Khan Amir Abdullah Khan Rokari.
4. Brig. (Retd) Chaudhri Sahib Dad Khan.
5. Syed Tabish Alwari.
6. Begum Bilquis Habibullah.
7. Kanwar Muhammad Yasin Khan.
8. Rana Phool Muhammad Khan.
. Chaudhri Muhammad Anwar Sama.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

That the Punjab Agricultural Supplies Corporation Bill, 1973, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 15th February, 1974 :—

1. Allama Rehmatullah Arshad.
2. Makhdum Hamid-ud-Din.
3. Khan Amir Abdullah Khan Rokari.
4. Big. (Retd) Chaudhri Sahibdad Khan.
5. Syed Tabish Alwari.
6. Begum Bilquis Habibullah.
7. Kanwar Muhammad Yasin Khan.
8. Rana Phool Muhammad Khan.
9. Chaudhri Muhammad Anwar Sama.
10. Ch. Lal Khan.
11. Haji Muhammad Saifullah Khan (The move).

Minister for Agriculture. I oppose it Sir.

Mr. Speaker. Mian Manzoor Ahmad Mohal..... not. present. Mirza Fazal Haq to Move his amendment no. 7

Mirza Fazal Haq. Sir, I move :—

That the Punjab Agricultural Supplies Corporation Bill, 1973, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 15th January, 1974 :

1. Haji Muhammad Saifullah Khan.
2. Syed Tabish Alwari.
3. Rana Phool Muhammad Khan.
4. Nawazada Muhammad Khan Khakwani.
5. Makhdum Hamid-ud-Din.
6. Mr. Muhammad Hanif Naru.

7. Mrs. Syed Abida Hussain.
8. Mian Khurshid Anwar.
9. Sh. Aziz Ahmad.
10. Mian Manzoor Ahmad Mohal.
11. Mirza Tahir Beg.
12. Mirza Fazal Haq. (The mover).

Mr. Speake.. The amendment moved is :

That the Punjab Agricultural Supplies Corporation Bill, 1973, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 15th January, 1974 :

1 Haji Muhammad Saifullah Khan.
2. Syed Tabish Alwari.
3. Rana Phool Muhammd Khan.
4. Nawabzada Muhammad Khan Khakwani.
5. Makhdum Hamid-ud-Din.
6. Mr. Muhammad Hanif Naru.
7. Mrs. Syeda Abida Hussain.
8. Mian Manzoor Ahmad Mohal.
9. Sh. Aziz Ahmad.
10. Mian Manzoor Ahmad Mohal.
11. Mirza Tahir Beg.
12. Mirza Fazal Haq. (The mover).

Minister for Agriculture. I oppose it Sir

Syed Tabish Alwari. Point of order. The House is not in quorum, Sir.

Mr. Speaker. There will be a tea break for 30 minutes. We shall reassemble at 11.40 a.m.

(اس مرحلہ پر وقفہ چائے کے لیے ایوان کی کارروائی ملتوی ہو گئی)

(چائے کے وقفہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسیٔ صدارت متمکن ہوئے)

مسٹر سپیکر۔ حاجی محمد سیف اللہ خان۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ جہاں تک اس کارپوریشن کے قیام کا تعلق ہے یا اس بل کے نفس مضمون کا تعلق ہے اگر مقصود بالذات بھی یہی ہوتا تو میں کسی بھی صورت میں یہ ضروری محسوس نہ کرتا کہ اس بل کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لیے متداول کرایا جائے ۔ اصل صورت حال اور اصل راز جو اس کارپوریشن کے قیام میں پنہاں ہے اس نے مجھے مجبور کیا ہے کہ میں اس بل پر رائے عامہ معلوم کرنے کے لیے ایوان سے درخواست کروں ۔ اور وہ یہ ہے کہ حکومت دن بدن یہ تاثر پیدا کر رہی ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر قطعی طور پر ناکام ہو چکا ہے اور پرائیویٹ سیکٹر پر کسی صورت میں کاروبار کے سلسلے میں اعتماد نہیں کیا جا سکتا ۔ یہ تاثر بھی دیا جا رہا ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر ملکی معیشت کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچا رہا ہے جس کی بنا پر یہ ضروری محسوس کیا گیا ہے کہ اس قسم کی کارپوریشنیں قائم کی جائیں جن سے پرائیویٹ سیکٹر کی حوصلہ شکنی کرکے زیادہ سے زیادہ پبلک سیکٹر کا دائرہ وسیع کیا جائے ۔ تاکہ ملکی معیشت بہتر ہو سکے اور اس قسم کی ضروری اشیاء جن کی سپلائی کے لیے اس بل میں دیا گیا ہے یہ با آسانی لوگوں تک پہنچ سکیں ۔ جناب والا ۔ میں ذاتی طور پر بھی اور اس صوبے کے عوام کی رائے کو سمجھتے ہوئے بھی وثوق سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ گورنمنٹ کا یہ تاثر دینا ۔ یہ سمجھنا اور پرائیویٹ سکٹر پر پبلک سیکٹر کو ترجیح دینا نہ صرف آئین کے منافی ہے بلکہ یہ حقیقت کے بھی برعکس ہے ۔ جناب والا ۔ آپ اچھی طرح جانتے ہیں اور اس امر سے کسی کو بھی اختلاف نہیں ہوگا کہ کوئی بھی ترقی پذیر ملک ۔ کوئی بھی ایسا ملک جو ابھی ترقی کے زینے پر گامزن ہو ۔ جس نے ابھی ترقی کرنی ہو اور بالخصوص ایک ایسا ملک جس کی 89 فیصدی آبادی کا دارو مدار زراعت پر ہو اس کی ترقی کے مواقع ختم کرکے ۔ اس کی ترقی کے راستوں کو مسدود کرکے ہم ایک ایسا راستہ دیں جس سے ملک کی معیشت بنے نہیں بلکہ زیادہ بگڑے تو وہ کسی صورت میں بھی ہمارے لیے مددگار اور سازگار نہیں ہو سکتا ۔ جناب والا ۔ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہر ترقی پذیر ملک میں جب تک پرائیویٹ سیکٹر کی حوصلہ افزائی نہ کی جائے ۔ جب تک اسے زیادہ سے زیادہ سہولتیں پہنچائی جائیں ۔ جب تک اسے اس قابل نہ بنایا جائے

کہ وہ ملکی معیشت میں ایک اہم کردار ادا کر سکے ۔ اس وقت تک کوئی ملک بھی ترقی نہیں کر سکتا ۔ آج کس تجربے کی بنا پر یہ کیا جا رہا ہے کہ پہلے کھاد کی سپلائی ۔ پھر بیجوں کی سپلائی اور اس کے بعد روز مرہ کی ضروری اشیاء کی سپلائی جو پرائیویٹ سیکٹر کے ذریعے حاصل کرنا سہل اور آسان ہی نہیں بلکہ سستی بھی تھیں اس کارپوریشن کے ذریعے سے اس قدر پیچیدہ بنا دیا گیا ہے کہ یہ نہ صرف مہنگی بلکہ ان کا حصول ناممکن العمل بن جائے گا ۔

جناب والا ! جہاں تک اس بل کے پرنسپلز کا تعلق ہے وہ زرعی کارپوریشن کا بل جس وقت زیر غور آئے گا ، میں اس کارپوریشن کے متعلق بیان کروں گا کہ وہ مفید رہے گی یا مضر ۔ ابھی صرف متداول کرانے کے بارے میں اپنا نقطہ نظر پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ جس مقصد کے لیے یہ کارپوریشن قائم کی جا رہی ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر ناکام ہو چکا ہے اور اس کی جگہ ہم نے پبلک سیکٹر کو عروج دینا ہے , یا قائم کرنا ہے ۔ اس غریب ملک ، اس غریب آبادی کے پرائیویٹ سیکٹر کے ہزاروں آدمی اس کاروبار میں شریک ہیں ، ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں افراد اور لاکھوں خاندانوں کی گزر اوقات اس قسم کے کاروبار پہ تھی ۔ اور یہ کہہ دینا کہ پہلے ذخیرہ اندوزی ہوتی تھی ، پہلے سمگلنگ ہوتی تھی ، پہلے چور بازاری ہوتی تھی اور ان کا سدباب کرنے کے لیے ہم یہ کارپوریشن قائم کر رہے ہیں ، مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اس قسم کا تاثر ، اس قسم کا نظریہ کسی ایک لمیٹڈ کنسرن کے اندر تو دیا جا سکتا ہے .....

مسٹر سپیکر ۔ کیا آپ پرنسپلز پہ تقریر کر رہے ہیں ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اس بل کو متداول کیوں کرایا جائے ۔ میں صرف یہی ایک نکتہ لے رہا ہوں ۔ میں اس کا کچھ حصہ پرنسپلز کے لیے رکھ دیتا ہوں ۔ تو میں گزارش کر رہا تھا کہ یہ دن بدن کا رجحان اور محض اسی مقصد کے لیے اس قسم کی کارپوریشنوں کا قیام میں سمجھتا ہوں ۔ کسی بھی صورت اور کسی بھی حالت میں اس صوبے کے عوام کے لیے قابل قبول نہیں اور وہ کسی بھی صورت میں حکومت کے اس اقدام کو ، حکومت

کے اس عمل کو اور اس کارپوریشن کے قیام کو بنظر احسن نہیں دیکھتے ، بلکہ ان کے اندر یہ تاثر پیدا ہو گیا ہے کہ اس قسم کی کارپوریشنوں کے قیام سے حکومت ہر قسم کے کاروبار کی اجارہ داری حاصل کرنا چاہتی ہے جس چیز کی آئین نے ضمانت دی ہے ہر شہری کے لیے کہ ہر شخص کو کاروبار اور تجارت کرنے کے لیے آزادی ہوگی ۔ جائز تجارت کر سکتا ہے ، جائز طریقے پر اپنا کاروبار چلا سکتا ہے ۔ اس کا راستہ مسدود کرنے کے لیے ہماری حکومت عمل پیرا ہے ۔ یہ ایک غلط فہمی اور ایک تاثر جو عوام کے اندر پھیل رہا ہے ، س کا ازالہ محض اسی طرح ہو سکتا ہے ۔ چونکہ حکومت کہتی ہے کہ ہم عوام کی بہبود کے لیے قانون سازی کر رہے ہیں ، عوام کی بہبود کے لیے کارپوریشن قائم کر رہے ہیں تو اس کا اندازہ عوام ہی سے آپ لگا لیں اور رائے عامہ معلوم کرنے کے لیے اس کو آپ متداول کرا لیں ۔ اگر عوام اس کے حق میں ووٹ دیتے ہیں ، اگر اس کے حق میں اپنی رائے دیتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ کامیاب ، زیادہ موثر اور زیادہ فعال کارپوریشن شاید ہی کوئی ہو سکے ۔ اور اگر عوام کارپوریشن کے قیام کو ، آپ کے اس بل کو اپنی رائے کے ذریعے مسترد کر دیتے ہیں تو پھر اس سے نہ صرف یہ کہ اس کارپوریشن کا قیام ختم ہو جائے گا ، بلکہ ایک اصول بھی آپ کے سامنے آجائے گا کہ عوام پرائیویٹ سیکٹر کو ترجیح دیتے ہیں یا پبلک سیکٹر پر زیادہ اعتماد ہے یا پبلک سیکٹر نے آج تک ملک کی معیشت کو نقصان پہنچایا یا پرائیویٹ سیکٹر نے ۔ اس کا فیصلہ قطعی طور پر ہمارے سامنے آجائے گا اور اس کے بعد اس قسم کی دوسری کارپوریشنوں کا قیام جب آپ عمل میں لائیں گے یا اس کے لیے ایک واضح پالیسی متعین کریں گے تو پھر آپ کے لیے بھی سہولت ہوگی اور آپ کو عوام کی تائید بھی حاصل ہو جائے گی ۔ اس صورت میں ہم جو بھی ایوان میں دیں گے ، اس پر عمل کرنے یا اس کو چلانے میں کسی قسم کی دقت پیش نہیں آئے گی ۔

ہو سکتا ہے کہ یہ کہا جائے کہ یہ کارپوریشن تو عمل میں آ چکی ہے ۔ اگر اس کارپورشن کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لیے متداول کرالیں تو اس کے لیے شاید خرچ بھی کچھ کرنا پڑے ، شاید اس کے لیے طریق کار بھی ذرا لمبا ہو جائے ، اس طرح شاید وقت کا بھی ضیاع ہو ۔ جناب والا ! اگر یہ تجویز

آپ کو قابل قبول نہیں تو پھر اس کے لیے آپ دوسرا راستہ اختیار کریں جو ہم نے اپنی تجویز کے ذریعے بتایا ہے ۔ یعنی سیلیکٹ کمیٹی کا قیام کرکے اس کے سپرد یہ بل کر دیں ۔ آپ کہیں گے کہ ہم نے یہ بل سٹینڈنگ کمیٹی سے پاس کرایا ہے ۔ وہاں سے بھی اس کی رپورٹ میں کسی قسم کا رد و بدل نہیں آیا ۔ وہاں پر بھی اس امر کا تصفیہ نہیں ہوا کہ آیا اصولی طور پر ہمارے صوبے کی معیشت کے لیے ان کارپوریشنوں کا قیام ضروری ہے یا ہمیں پرائیویٹ سیکٹر کا انسداد کرنے کے لیے اسے زیادہ سے زیادہ بہتر ، فعال اور قانون کے مطابق چلانے کی کوشش کرنی چاہیے ۔ وہ پھر آپ سیلیکٹ کمیٹی کے سپرد کریں جو میں نے ایک تجویز کے ذریعے ساتھ ساتھ پیش کی ہے ۔ اگر آپ رائے عامہ سے ڈرتے ہیں ، اگر آپ رائے عامہ معلوم کرنے سے گھبراتے ہیں ، اگر آپ عوام کو پیش کرنے کی جرأت نہیں رکھتے تو پھر آئیے ! اس ایوان کو ہی مجلس منتخبہ مقرر کرکے اس بل کو پیش کریں ۔ وہ اس کے تمام پہلوؤں کو بل کے contents کے علاوہ دیکھے گی ۔ وہ پرائیویٹ سیکٹر اور پبلک سیکٹر کا موازنہ کرے گی اور اس صورت میں جو بھی رپورٹ ہمارے سامنے آئے گی ، میں سمجھتا ہوں وہ انتہائی مفید اور قابل عمل ہوگی اور اس پر عمل کرنے میں سہولت پیدا ہو جائے گی ۔ نہ صرف عمل کرنے میں بلکہ اس کو پاس کرنے میں ایوان کو زیادہ وقت صرف نہیں کرنا پڑے گا ۔ کیونکہ پہلے بھی ایک تجربہ ہمارے سامنے ہے ۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ ہاؤسنگ کا بل اس ایوان میں پیش ہوا تھا تو ہم نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ اسے مجلس منتخبہ میں آپ رکھ دیں ۔ جو بھی اس کے بعد رپورٹ آئے ، اس کے بعد ایوان کو پاس کرنے میں دقت پیش نہیں آئے گی ۔ آپ نے دیکھا کہ اس وقت کے وزیر ہاؤسنگ جناب کاہلوں صاحب نے ہماری اس تجویز کو قبول کیا ۔ وہ بل سیلیکٹ کمیٹی میں گیا تو سیلیکٹ کمیٹی نے پورے غور و خوض کے بعد جب بل کو نئی فارم دی تو بعد میں آنے والے وزیر ہاؤسنگ جناب طالب حسین کے لیے یہ ایک مبارک دن ثابت ہوا کہ بغیر کسی بحث کے ، بغیر کسی دقت کے ، بغیر کسی رکاوٹ کے بل پاس ہو گیا ۔ جب ایک تجربہ ہم کر چکے ہیں اور سیلیکٹ کمیٹی میں بھیجنے کی تجویز رکاوٹ پیدا کرنے کے لیے نہیں ہوا کرتی ، بلکہ یہ قانون سازی میں زیادہ آسانی پیدا کرنے کے لیے ہوا کرتی ہے ۔ جو وقت

ہم سب مل کر بل کی پوری چھان بین کرنے میں یہاں صرف کرتے ہیں وہ مجلس منتخبہ جو چند محدود آدمیوں پر مشتمل ہوتی ہے اچھی طرح سے چھان بین کرکے جب ایوان میں پیش کرتی ہے تو ایوان کو اسے منظور کرنے میں کوئی دقت واقع نہیں ہوتی ۔ میں استدعا کروں گا کہ اگر آپ رائے عامہ کے لیے نہیں بھجوا سکتے تو کم از کم اس کارپوریشن کو زیادہ فعال اور زیادہ کامیاب بنانے کے لیے اور اس مقصد کو بروئے کار لانے کے لیے کہ اگر وہ صحیح ، جائز اور درست ہے جس کے تحت آپ قانون سازی کر رہے ہیں تو پھر آپ اس بل کو مجلس منتخبہ کے سپرد کریں تاکہ ہم اس کو صحیح نظریے اور صحیح انداز میں وہاں سے پاس کرا کے یہاں پیش کر سکیں اور اس کے بعد ایوان اس قابل ہو کہ وہ عوام کو ایک صحیح ، جامع اور مفید لیجسلیشن دے سکے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ! ہمارے سامنے اس وقت ایگریکلچرل سہلائیز کارپوریشن پنجاب کے نام سے جو بل پیش کیا گیا ہے وہ حکومت کے تضاد فکر و عمل کا شاہکار ہے ۔ اگرچہ دعویٰ یہ کیا گیا ہے کہ اس بل کا مقصد زرعی ترقی کے ساتھ ساتھ کاشت کاروں کو مختلف قسم کے بیج اور کھاد کی سہولتیں فراہم کرنا ہے ۔ لیکن عملاً اس کارپوریشن کا جو ڈھانچہ تیار کیا گیا ہے اور اس کی کارکردگی کے لیے جو دائرہ عمل متعین کیا گیا ہے اس کے پیش نظر ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ یہ کارپوریشن اپنی مقصدیت کے اعتبار سے تشنہ اور اپنی افادیت کے اعتبار سے نا مکمل ثابت ہوگی ۔

جناب والا ۔ اس کارپوریشن نے پورے پنجاب کے ایک خاص شعبۂ تجارت کو اپنی تحویل میں لے کر عوام کو بنیادی حقوق سے محروم کرنے کا منصوبہ بنایا ہے ۔ آپ بہتر طور پر جانتے ہیں کہ ہمارے موجودہ دستور میں بنیادی حقوق کے تحت یہ حق دیا گیا ہے کہ ہر شخص کو تجارت کی آزادی ہوگی ۔ اس سلسلے میں جو متعلقہ آرٹیکل ہے اس میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ ایسی شرائط جو قانون کے ذریعے مقرر کی جائیں اگر کوئی ہوں تو ہر شہری کو کوئی جائز پیشہ یا مشغلہ اختیار کرنے یا کوئی بھی جائز تجارت یا کاروبار کرنے کا حق ہوگا ۔ اور جناب والا ۔ اس سلسلے میں جو موانع مقرر کیے گئے ہیں اور

شرائط عاید کی گئی ہیں اس میں بھی کہا گیا ہے کہ تجارت ، کاروبار یا صنعت میں آزادانہ مقابلے کے پیش نظر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید صاحب آپ تو پرنسپلز پر آ گئے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ میں جناب والا ۔ یہ عرض کر رہا ہوں کہ اسے رائے عامہ معلوم کرنے کے لیے اس لیے مشتہر کیا جائے کہ لوگوں کے بنیادی حقوق اس سے سلب کیے جا رہے ہیں ۔ اگر یہ رائے عامہ معلوم کرنے کے لیے متداول کرایا گیا تو مجھے یقین ہے کہ رائے عامہ اس کو اس صورت میں مسترد کر دے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تو آپ کی رائے ہے ۔ ممکن ہے آپ کی رائے ٹھیک ہو ممکن ہے آپ کی رائے ٹھیک نہ ہو ۔

چوھدری محمد انور سمہ ۔ انشاء اللہ ان کی رائے ٹھیک نہیں ہوگی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر لوگ یہ کہیں یا اکثریت یہ کہے کہ بنیادی حقوق سلب کر لیے جائیں تو آپ اتفاق کر لیں گے ؟ آپ کے اس استدلال سے وہ بات نہیں نکلتی اور بالکل آپ اس بارڈر پر آ گئے ہیں کہ اس کے بعد آپ کہیں گے کہ میں نے آپ کو ٹوک دیا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ ایک ایسے مسئلے پر جس سے لوگوں کے بنیادی حقوق متاثر ہوتے ہوں اگر اس مسئلے کو بھی آپ رائے عامہ معلوم کرنے کے لیے متداول کرانے کے لیے تیار نہ ہوں تو پھر اور کون سا مسئلہ ہوگا جس کے لیے آپ یہ ضرورت محسوس کریں گے ۔ اس لیے میں نے سرسری طور پر اس کا ذکر کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس ایوان کی کیا رائے ہے کہ اس کو مشتہر کرتا ہے یا آپ کی تجویز مسترد کرتا ہے یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے ۔ مگر میں اس استدلال میں یہ تعلق ڈھونڈھ رہا ہوں کہ اگر عوام کی اکثریت یہ کہہ دے کہ بنیادی حقوق سلب کر لیے جائیں تو وہ بات پھر آپ کو منظور ہوگی چاہے آئین میں بھی دیا ہو ۔

سید تابش الوری ۔ وہ تو ہو ہی نہیں سکتا ۔ دستور کے خلاف کوئی بات

کرنے کا حق کسی کو نہیں ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ تو پھر آپ کا یہ استدلال آپ کو پرنسپلز کی طرف لے جاتا ہے۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ میں صرف سرسری طور پر اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ اگر تجارت ، کاروبار یا صنعت میں کوئی کسی قسم کا انضباط کا عمل ہی آنا ہے تو وہ بھی آزادانہ مقابلے کے مفاد کے پیش نظر لایا جا سکتا ہے ۔ یہ میرا نکتہ تھا جس کے پیش نظر میں یہ بتانا چاہ رہا تھا کہ اگر ہم کسی شعبے کو سرکاری تحویل میں لینا چاہتے ہیں تو اس کا مقصد بھی بنیادی طور پر دستوری تقاضوں کے مطابق یہ ہوتا ہے کہ وہ آزادانہ مقابلے کے مفاد کے پیش نظر ہو ۔ اب جناب والا ۔ صورت یہ ہے کہ ہم ایک طرف یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ اس ملک میں ہم سوشلسٹ معیشت قائم کرنے کے لیے آئے ہیں اور اس بنیاد پر ہماری اس حکومت نے اپنے تمام حال و مستقبل کے پروگرام مرتب کرنے کا عہد کیا ہے ۔ لیکن ہم عملاً یہ دیکھتے ہیں کہ دوسری طرف جناب فیروز قیصر جو مرکزی حکومت کے اقتصادی مشیر کی حیثیت رکھتے ہیں انھوں نے یہ اعلان فرمایا ہے کہ وہ ملی جلی معیشت اور آزادانہ تجارت میں یقین رکھتے ہیں اور یہ حکومت یہ یقین دلاتی ہے کہ اس سلسلے میں آئندہ کسی قسم کی کوئی کارروائی ایسی نہیں کرے گی جس سے یہ حق اور یہ مؤقف متاثر ہو ۔ لیکن دوسری طرف اس کارپوریشن کے تحت یہ حق سلب کیا جا رہا ہے ۔ آزادانہ تجارت کا یہ حق سلب کرکے کارپوریشن نے کھاد کی پوری تجارت کو اپنی تحویل میں لینے کا اعلان کیا ہے اور اس اعلان کا پس منظر یہ ہے کہ اس کے ذریعے ایک خاص قسم کے گروہ کو سیاسی مفادات حاصل کرنے کے لیے فائدہ پہنچایا جائے ۔ جناب والا ۔ اگر مقصد یہ ہو کہ تمام پرائیویٹ کاروبار کو حکومت اپنی تحویل میں لینا چاہتی ہے تو یہ ایک مقصدیت اور افادیت کے اعتبار سے یقیناً انقلابی قدم کہلایا جا سکتا ہے ۔ لیکن ہم دیکھ یہ رہے ہیں کہ حکومت دعویٰ سوشلسٹ معیشت کا کر رہی ہے لیکن عملاً وہ جو کام کر رہی ہے اس سے ایک خاص قسم کے سیاسی اور گروہی مفادات کی عکاسی ہوتی ہے ۔ ہم یہ دیکھ رہے ہیں

کہ اس کارپوریشن کے تحت کھاد کی تجارت کو قومیانے کا اعلان کیا گیا لیکن ابھی اس اعلان کی سیاہی بھی خشک نہیں ہوئی تھی کہ پچاس فیصدی کھاد کی تقسیم کا کام پرائیویٹ ادارے کے ہی سپرد کر دیا گیا ۔ جناب والا ۔ یہ وہ دو عملی ہے جس سے اس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ حکومت جو اپنے اعلانات کرتی ہے وہ خود ہی اپنے عمل میں اس کا متضاد عمل کرنا شروع کر دیتی ہے ۔

جناب والا ۔ آپ کو بہتر طور پر معلوم ہے کہ جب یہ کارپوریشن قائم کی گئی تو اس سلسلے میں تمام کھاد کی تجارت کو اپنی تحویل میں لینے کا اعلان کر دیا گیا اور اس پر بڑے فخر و مباہات کا اظہار کیا گیا ۔ لیکن آپ کو بھی معلوم ہے اور اس ہاؤس کو بھی معلوم ہے کہ ایک خاص بیرونی دباؤ کے تحت داؤد پرکولیس کی کھاد کو پچاس فیصد حد تک اپنے ذاتی انتظام کے تحت فروخت کرنے کا اختیار دے دیا گیا اور اس طرح سے اس کارپوریشن کی جو اجتماعی صورت تھی جو افادیت تھی اور مقصدیت تھی وہ متاثر ہو کر رہ گئی ہے ۔ اب دو عملی کی کیفیت ہے ایک طرف کارپوریشن کھاد تقسیم کر رہی ہے اور دوسری طرف وہ پرائیویٹ ادارہ کھاد تقسیم کر رہا ہے ۔ اور جناب والا ۔ یہ عجیب صورت ہے کہ ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ ہم خود اپنے ملک کے شہریوں کو تو استحصال کا شکار کر رہے ہیں ۔ ان کو تو تجارت کے حق سے محروم کر رہے ہیں لیکن بیرونی اداروں کو ، بیرونی افراد کو خود استحصال کی اجازت دے رہے ہیں ۔ جناب والا ۔ یہ ایسی دو عملی ہے ، یہ ایک ایسا تضاد ہے جسے کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کیا جانا چاہیے اور موجودہ حکومت جو عوامی ، جمہوری اور سوشلسٹ ہونے کا دعویٰ کرتی ہے اسے اس قسم کے کسی دباؤ کا شکار نہیں ہونا چاہیے جس کے نتیجے میں ہم اپنے ملک کے صنعت کاروں کو تو محروم کر دیں اور باہر کے صنعت کاروں کے لیے ہر قسم کی آزادی اور ہر قسم کا لائسنس عطا کر دیں ۔

جناب والا ۔ اس کارپوریشن کے ذریعے نہ صرف یہ کہ اس تجارت کو اپنی تحویل میں لیا گیا ہے بلکہ ایک اتنا بڑا عملہ ۔ اتنا بڑا ڈھانچہ اس مقصد کے لیے متعین کیا گیا ہے جو کسی صورت میں بھی اس محدود مقصد کے لیے justify نہیں کیا جا سکتا ۔ جناب والا ۔ اس وقت کارپوریشن کے سپرد صرف دو کام

ہیں ۔ کھاد کی اور بیج کی تقسیم ۔ لیکن ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ اس سلسلے میں بھی اس نے اپنے فرائض کو ابھی تک پورے طور پر ادا نہیں کیا ۔ اور آزادانہ تجارت کے تحت جو کھاد اور جو بیج زیادہ آسانی سے فراہم کیا جا رہا تھا وہ اب فراہم نہیں کیا جا رہا ۔ بنیادی طور پر میں اس وقت اپنے اس نکتے پر اپنی توجہ مرکوز رکھنا چاہتا ہوں کہ ہم کسی صورت میں بھی اپنے دستور کے تقاضوں سے انحراف نہیں کر سکتے اور اس آزادانہ تجارت کے اصول کو خیر باد نہیں کہہ سکتے جس کا ہمارے دستور نے استحقاق ہمیں دیا ہے ۔ اس وقت ہم جس قسم کی ان کارپوریشنوں کے ذریعے نیشنلائزیشن کی مہم پر کاربند ہیں وہ اصل میں نیشنلائزیشن نہیں ہے بلکہ officialization ہے اور اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ تمام کاروبار پر قبضہ کرکے آپ ہمارے ملک کا جو talent ہے جو ہمارے ملک کی فہم و فراست ہے اور جو ہمارے ملک کا سوچنے سمجھنے والا اور کام کرنے والا طبقہ ہے اس کو اقتصادی طور پر غلام بنایا جائے ۔ اور ایسی فاشسٹ معیشت قائم کر دی جائے جس کے تحت عام کاروبار اور معاش کے تمام ذرائع پر قبضہ کرکے لوگوں کو مجبور کر دیں تاکہ وہ ایک پارٹی کی اس کی حکومت بنانے میں مدد و معاون ثابت ہوں ۔ اس فاشسٹ معیشت کا انجام ہمارے ملک میں اس سے پہلے بھی جب کبھی اس سلسلے میں کوشش کی گئی تباہ کن ثابت ہوا اور اب بھی تباہ کن ثابت ہوگا ۔ جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر واقعی یہ ایمانداری کے ساتھ سوشلسٹ معیشت پر یقین رکھتے ہیں تو انہیں تمام کاروبار کو تمام ملکیتوں کو قبضے میں لے کر ایک حکومت کی ملکیت کا اعلان کرنا چاہیے ۔ ورنہ یہ آدھا تیتر اور آدھا بٹیر کی جو موجودہ صورت ہے یہ کسی صورت میں بھی اس ملک کی اقتصادی اور معاشی نظام کی بحالی میں مدد و معاون ثابت نہیں ہو سکتی ۔ اس وقت صورت یہ ہے کہ لوگوں میں بے یقینی اور اضطراب کی کیفیت ہے ۔ ایک طرف اعلان کیا جاتا ہے کہ ہم آئندہ کسی بھی تجارت کو ، کسی بھی صنعت کو ، کسی بھی کارخانے کو اپنی تحویل میں نہیں لیں گے اور دوسری طرف فوری طور پر ہم یہ دیکھتے ہیں کہ مختلف کارخانوں کو تحویل میں لے لیا جاتا ہے ۔ یہاں تک کہ ملک کے سب سے بڑے سربراہ کی یقین دہانی کا بھی خیال نہیں کیا گیا ۔ ہمیں معلوم ہے ، آپ کو بھی معلوم ہے کہ یہاں چیمبر آف کامرس میں وزیر اعظم بھٹو

نے اعلان کیا تھا کہ آئندہ کسی بھی کارخانہ یا کسی بھی تجارت کو قومی تحویل میں نہیں لیا جائے گا۔

جناب والا ۔ کارپوریشنیں پہلے بھی ہوتی تھیں ۔ خود یہی کارپوریشن اصل میں ویسٹ پاکستان ایگریکلچرل ڈیویلپمنٹ کارپوریشن کی جان نشینی کا شرف رکھتی ہے ۔ جناب والا ۔ اب تک تجربہ یہی ہے کہ جو ادارہ یا تنظیم یا کوئی صنعت یا شعبہ تجارت حکومت نے اپنی تحویل میں لیا ہے وہ خسارہ کا شکار ہو گیا ہے ۔ اس سے پہلے ویسٹ پاکستان ایگریکلچرل ڈیویلپمنٹ کارپوریشن بھی اسی لیے ناکام ہوئی کہ وہ اپنی مقصدیت کے اعتبار سے نامکمل تھی اور یہ کارپوریشن جو اب ایک محدود مقصد کے لیے قائم کی گئی ہے اس کی ناکامی بھی اس لیے واضح طور پر نظر آتی ہے کہ اس میں بھی جو بنیادی اصول ہیں ، جو بنیادی مقصد ہے ، جو بنیادی افادیت ہے اس کو نظر انداز کر دیا گیا ہے ۔

جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر رائے عامہ معلوم کرنے کے لیے یہ بل متداول کرایا جائے تو لوگ نہ صرف اس بات سے کما حقہ طور پر آگاہ ہو سکیں گے اور اپنی رائے دے سکیں گے کہ یہ جو حکومت کے اعلانات ہیں ان کا عمل اس سے متضاد ہے بلکہ یہ بھی معلوم کر سکیں گے کہ آئندہ اس ملک میں زرعی ، تجارتی اور صنعتی ترقی کے لیے اس کے اقدامات کس قسم کے ہونے چاہئیں ۔ رائے عامہ حقیقت میں قوت حاکمہ کی سی حیثیت رکھتی ہے اور اگر ہم نے اس مرحلے پر اسے نظر انداز کیا اور اس کو ہم نے یہاں قابل اعتناء نہ سمجھا تو یاد رکھنا چاہیے کہ ہمارے جتنے بھی اقدامات ہیں وہ صرف کاغذی ہوں گے ۔ وہ صرف ہوائی ہوں گے اور ان کے اثرات ہمارے ملک کی معیشت ، ہماری زراعت اور ہماری صنعت پر اس اعتبار سے نہیں ہو سکیں گے جس طرح سے ہم دعویٰ کر رہے ہیں ۔

جناب والا ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں آپ سے اور آپ کے توسل سے اس ایوان سے درخواست کرتا ہوں کہ یہ ایک نہایت اہم موضوع پر بل پیش کیا جا رہا ہے جس کا تعلق اس ملک کی 85 فیصد آبادی سے ہے ۔ اس لیے اس میں کسی جلد بازی کے بغیر اور ٹھنڈے دل سے غور و فکر کرنے کے بغیر اگر

ہم نے یہ بل پاس کر لیا تو اس سے نہ صرف برے اثرات مرتب ہوں گے بلکہ قومی سرمایہ کا ضیاع بھی ہوگا اور اس طرح سے ہمارے ہاں اچھی کارپوریشنیں قائم کرنے کا تجربہ ناکام ہو جائے گا بلکہ وہ ایک دفعہ پھر ہمارے ملک میں مسلط ہو کر آئندہ کے لیے حکومت کے ایسے اقدام کو مخدوش بنا دے گا ۔ لہذا میں درخواست کرتا ہوں کہ اس بل کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لیے متداول کرایا جائے ۔

وزیر زراعت ۔ جناب سپیکر ۔ فاضل رکن نے یہ مسئلہ انتہائی زور سے اس ایوان میں پیش کیا ہے کہ اس بل کو عوام کی امنگوں کے مطابق عوام کی مرضی سے اور عوام کی رائے لے کر ایکٹ میں تبدیل کیا جائے ۔ جناب والا ۔ جہاں تک عوام کی رائے کا تعلق ہے اور اس کی circulation کا تعلق ہے ۔ میں فاضل اراکین کو یاد دلاؤں گا کہ یہ کارپوریشن نہ صرف معرض وجود میں آ چکی ہے بلکہ عوام اس پر اپنی اظہار رائے کر چکی ہے ۔ اس لیے اس کارپوریشن نے اپنا کام شروع کر دیا ہے اور مختلف دیہات میں اس کے ڈپو مقرر ہیں ۔ اس کے مرکز تعین کیے گئے ہیں ۔ وہاں پر عوام کو مفاد حاصل ہو رہا ہے اور جناب والا ۔ میں یہ انتہائی وثوق سے کہوں گا کہ عوام نے اس کارپوریشن کے معرض وجود میں انے کے بعد اس نظام سے چھٹکارا پایا جو نہ صرف لوگوں کو کھاد مہیا کرنے میں ناکام ہو چکا تھا بلکہ لوگوں کی جیبیں کاٹنے میں بہت زیادہ ماہر ہو چکا تھا ۔

جناب والا ۔ جب یہ کہا جاتا ہے کہ گورنمنٹ یہ تاثر پیدا کر رہی ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر ناکام ہو چکا ہے ۔ میں فاضل اراکین سے معذرت کے ساتھ یہ عرض کروں گا کہ یہ گورنمنٹ تاثر بالکل نہیں دے رہی ہے کہ یہ سیکٹر ناکام ہوتا جا رہا ہے بلکہ حقیقت حال یہ ہے کہ کھاد کے معاملے میں جس قدر پرائیویٹ سیکٹر میں دھاندلی ہوئی اس سے چھٹکارا پانے کے لیے اس کارپوریشن کا معرض وجود میں آنا ضروری ہے ۔ جناب والا ۔ فاضل رکن نے یہ بات بڑے زور سے کہی ہے کہ آج اس نظام کو اس قدر پیچیدہ بنا دیا گیا ہے کہ لوگوں کے لیے حصول کھاد اور حصول بیج انتہائی مشکل ہو جائے گا ۔ میں جناب کی وساطت سے یہ پوچھوں گا کہ کیا حصول کھاد اور حصول بیج اس وقت نا ممکن نہیں تھا ۔ جب صرف شہروں تک پرائیویٹ کمپنیاں اپنے

ڈیلرز مقرر کرتی تھیں اور بلیک میں شہروں میں صرف بکتا تھا۔ اب جبکہ لوگوں کے دروازے تک یہ چیز پہنچا دی گئی ہے اور بلیک کا اس میں کوئی شائبہ تک نہیں ہے تو پھر اس کے لیے یہ کہنا کہ یہ پیچیدہ نظام بنا دیا گیا ہے اور حصول کھاد اور حصول بیج کو ناممکن بنا دیا گیا ہے۔ میں کہوں گا کہ یہ بالکل غلط ہے اور عوام سے اس کے بارے میں نہ تو پتا کیا گیا ہے۔ نہ عوام سے پوچھا گیا ہے۔ جہاں یہ کہا جاتا ہے کہ عوام کے بنیادی حقوق کو protect کرنا ہے تو میں یہ عرض کروں گا کہ عوام سے مراد وہ 85 فیصد عوام ہیں جو گاؤں میں رہتے ہیں جن کے کاروبار، جن کی محنت، جن کی کوشش پر اس ملک کی معیشت کا دار و مدار ہے۔ دراصل عوام وہ ہیں نہ صرف ان پرائیویٹ کمپنیوں کے چند سو آدمیوں کا نام عوام ہے جو عوام کو لوٹتے رہتے ہیں۔

میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ بڑے زور سے کہا گیا ہے کہ گورنمنٹ نے تجاوزی عمل سے کام لیا ہے۔ تجاوزی عمل کا سوال اس لیے پیدا نہیں ہوتا کہ ایک طرف تو آپ کہتے ہیں کہ پرائیویٹ ادارے کو ختم نہیں کرنا چاہیے۔ happy competition کی اجازت ملنی چاہیے اور جب حکومت یہ کہتی ہے کہ ہم داؤد کارپوریشن ہو یا کوئی بھی کارپوریشن ہو اس سے مقابلہ کریں گے۔ اس کی یہ اجازت دیتے ہیں کہ ٹھیک ہے 50 فیصد جو ملک میں کھاد پیدا ہوتی ہے وہ تقسیم کریں۔ میں یاد دلاؤں گا کہ یہ کھاد جو 50 فیصد داؤد کارپوریشن کو دی گئی ہے وہ صرف ملک کی پیداوار کا حصہ ہے۔ باہر سے جتنی کھاد منگوائی جاتی ہے وہ گورنمنٹ خود تقسیم کرے گی۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ملک کی پیدا شدہ 50 فیصد کھاد آپ کو دیتے ہیں۔ آپ بھی تقسیم کریں ہم بھی تقسیم کرتے ہیں۔ عوام خود فیصلہ کریں گے کہ کارپوریشن زیادہ کامیاب ہے یا داؤد کارپوریشن زیادہ کامیاب ہے۔ میں بڑے وثوق سے یہ کہوں گا کہ 50 فیصد پرائیویٹ تجارت ناکام اور فعل ہو گئی ہے کیونکہ اب لوگ ان کے پاس نہیں جاتے ہیں اور ہماری کارپوریشن اور ہمارے ڈپوؤں پر جاتے ہیں کیونکہ یہ ایسا نظام ہے جس کو عوام نے نہ صرف قبول کیا ہے بلکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ پرائیویٹ سیکٹر جس میں 50 فیصد عوام زراعت کا کاروبار

کرتے ہیں ان کے لیے سب سے بہتر نظام یہ ہے اور اس پر عوام کی رائے عامہ معلوم کرنے کی ضرورت نہیں۔

Mr. Speaker. The question is :

That the Punjab Agricultural Supplies Corporation Bill, 1973, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th February, 1974.

(The motion was lost)

Mr. Speaker. The question is :

That the Punjab Agricultural Supplies Corporation Bill, 1973, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by the 15th January, 1974.

(The motion was lost)

Mr. Speaker. The question is :

That the Punjab Agricultural Supplies Corporation Bill, 1973, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 15th February, 1974.

1. Allama Rehmatullah Arshad.
2. Makhdum Hamid-ud-Din.
3. Khan Amir Abdullah Khan Rokari.
4. Brig. (Retd.) Chaudhri Sahib Dad Khan.
5. Syed Tabish Alwari.
6. Begum Bilquis Habibullah.
7. Kanwar Muhammad Yasin Khan.
8. Rana Phool Muhammad Khan.
9. Chaudhri Muhammad Anwar Samma.
10. Ch. Lal Khan.
11. Haji Muhammad Saifullah Khan (The mover).

(The motion was lost)

Mr. Speaker. The question is :

That the Punjab Agricultural Supplies Corporation Bill, 1973, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 15th January, 1974.

1. Haji Muhammad Saifullah Khan.
2. Syed Tabish Alwari.
3. Rana Phool Muhammad Khan.
4. Nawabzada Muhammad Khan Khakwani.
5. Makhdum Hamid-ud-Din.
6. Mr. Muhammad Hanif Naru.
7. Mrs. Syeda Abida Hussain.
8. Mian Khurshid Anwar.
9. Sh. Aziz Ahmad.
10. Mian Manzoor Ahmad Mohal.
11. Mirza Tahir Beg.
12. Mirza Fazal Haq. (The mover).

(The motion was lost)

مسٹر سپیکر ۔ حاجی سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ بل جو آج اس ایوان میں زرعی سپلائی کارپوریشن کے نام سے ایکٹ کی صورت میں تبدیل کروانے کے لیے پیش کیا گیا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کے قوانین یا اس قسم کی کارپوریشنوں کا قیام اس صوبہ کے لیے یا اس صوبہ کے عوام کے لیے کوئی نئی بات نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ اگر یہ کارپوریشن جو صرف اور صرف سپلائی کارپوریشن کے نام سے موسوم کرکے قائم کی جا رہی ہے ۔ اگر پہلی مرتبہ قائم کی جاتی اور اس سے قبل اس قسم کی کارپوریشنوں کے قیام کا تجربہ نہ کیا جا چکا ہوتا تو ہوسکتا ہے ہم اسے ایک اچھی چیز سمجھتے ہوئے ۔ صوبہ کے عوام کے لیے ایک مفید ادارہ سمجھتے ہوئے اس کی تائید کرتے اور اس کے قیام کے متعلق پورے تعاون کا اظہار کرتے ۔ مگر جناب والا ۔

تجربہ شاہد ہے کہ اس صوبہ میں ، اس علاقہ میں اور انہی عوام کے لیے اس سے قبل بھی اسی قسم کی کارپوریشن قائم ہوتی رہی ہیں ۔ اتنا ہے جناب والا ۔ کہ کبھی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے نام سے قائم کرتے وقت نہایت سہانے خواب دکھلائے گئے ۔ اغراض و مقاصد میں یہ بھی لکھا گیا کہ اس کارپوریشن کے قیام سے صوبہ کے عوام کی معیشت کو بدل کر رکھ دیا جائے گا ۔ اور سنہری انقلاب آجائے گا اس کے ساتھ ساتھ جناب والا ہو سکتا ہے کہا جائے کہ وہ تو صنعتی ترقیاتی کارپوریشن تھی ۔ صنعت کے میدان کے لیے اسے قائم کیا گیا تھا وہ ایک technical job تھی اور ہوسکتا ہے اس لیے وہ ناکام ہوئی ہو ۔ کہ ہمیں اس کے ٹیکنیکل رازوں کا پتہ نہیں تھا ۔ خالص کاروباری مسئلہ تھا اس لیے وہ کارپوریشن ناکام ہوئی اور اس کے تحت قائم کئے گئے ادارے بالآخر پرائیویٹ سیکٹر کو سونپنے پڑے اور وہ ادارے جو ناکام ہو چکے تھے ۔ جن کے چکر ختم ہو چکے تھے جن کے wheels ٹھہر گئے تھے ان کو حرکت میں لانے کے لیے پھر پرائیویٹ سیکٹر کو طلب کیا گیا ہے ۔ کہ آپ آئیں اب ہماری کرناٹلی مل بھی چلائیں ۔ اب ہماری ٹیکسٹائل ملوں کو آپ چلائیں ۔ اب ہمارے دوسرے سیکٹر کو بھی کام میں لگائیں ۔ ہو سکتا ہے کہا جائے وہ صنعت کا مقام تھا اس میں تجربہ کی ضرورت تھی ۔ ہم اس لیے ناکام ہوئے ۔ جناب والا ۔ اسی زراعت کو بہتر بنانے کے لیے ۔ زرعی پیدا وار کو بڑھانے کے لیے ۔ زراعت کی پیدا وار اور زراعت کے لیے ضروری اشیاء کو لوگوں تک پہنچانے کے لیے ۔ ہم نے زراعت کے نام پر بھی کارپوریشن بنائی ۔ جناب والا ۔ یہی ہمارے علاقہ میں اور ہمارے اس صوبہ میں جوکہ مغربی پاکستان کا بھی حصہ تھا ۔ ایگریکلچرل ڈیولپمنٹ کارپوریشن بنی اس کے اغراض و مقاصد میں یہ حصہ بھی شامل تھا جس کے لیے اب یہ کارپوریشن قائم کر رہے ہیں ۔ وہ A-D-C جسے ایگریکلچرل ڈیولپمنٹ کارپوریشن کا نام دیا گیا ۔ جس کے لیے یہ بتایا گیا کہ یہ ملک میں سنہری انقلاب لائے گی ۔ اس ملک کو زرعی پیدا وار کے لحاظ سے خود کفیل بنا دے گی ۔ ہوا کیا ؟ کارپوریشن کے قیام سے پہلے ۔ یہ صوبہ یہ ملک یہ علاقہ گندم کی پیدا وار کے لحاظ سے خود کفیل تھا ۔ اور کارپوریشن کے قیام کے بعد جناب والا ہمیں کیا فائدہ ہوا ؟ ہم دانے دانے کے لیے

محتاج ہوئے ۔ وہ کارپوریشن جسے اے ۔ ڈی ۔ سی کا نام دیا گیا ۔ عملاً لوگوں نے کیا سمجھا ۔ اور عملاً وہ ثابت ہوئی ؟ یا تو وہ " اندھا دھند کارپوریشن " بن گئی ۔ یا وہ "آرمی ڈیولپمنٹ کارپوریشن" تو بنی مگر ایگریکلچرل ڈیولپمنٹ کارپوریشن نہ بن سکی ۔ کیونکہ جناب والا ۔ اس وقت بھی جو کارپوریشن قائم کی جاتی تھی ۔ اور آج بھی جو کارپوریشن قائم کی جاتی ہیں ۔ ان کے پس پردہ نیت ٹھیک نہیں ہوتی ۔ نیت یہ نہیں ہوتی کہ ہم نے زراعت کو بڑھانا ہے ۔ نیت یہ نہیں ہوتی کہ ہم نے کسانوں کو فائدہ پہنچانا ہے ۔ نیت یہ نہیں ہوتی کہ ہم نے زراعت میں ملک کو خودکفیل بنانا ہے ۔ بلکہ اس میں نیت یہ ہوتی ہے ۔ کہ کس طرح ہم صوبہ کو ، عوام کو ، صوبہ کے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ grip میں لا سکتے ہیں ۔ کس طرح ہم صوبہ کی معیشت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کر سکتے ہیں ۔ کس طرح ہم صوبہ میں اپنی نہ صرف حکومتی بلکہ تجارتی اجارہ داری بھی کرسکتے ہیں ۔ کس طرح ہم اپنے کارکنوں کو کھپا سکتے ہیں ۔ کس طرح ہم قوم کے سرمایہ کو ضیاع کر سکتے ہیں ۔ اصل مقصد یہی ہوتا ہے ۔ اور انہی مقاصد کے تابع جو بھی کارپوریشن بنی ۔ جو بھی ادارے بنے ان کا حشر ہمارے سامنے ہے ۔

آج ہمیں جناب والا یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ صاحب ہم اس کارپوریشن کو وسیع نہیں کریں گے ۔ وہ تو اے ۔ ڈی ۔ سی تھی ۔ اس نے ڈیولپمنٹ کا ایک لفظ لے لیا تھا اس لیے وہ ناکام رہی ۔ صاحب ہم تو صرف سپلائی تک اپنے آپ کو محدود رکھیں گے ۔ ہم نے تو صرف کھاد اور بیج کی سپلائی کرنی ہے ۔ ہم نے تو آلات زرعی کی سپلائی کرنی ہے ۔ ہمارا اس سے بڑھکر کوئی کام نہیں ہے ۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ لوگوں کو یہ چیزیں زیادہ سے زیادہ ملیں ۔ اور بآسانی ملیں ۔ اور پہلے جو پرائیویٹ سیکٹر دیا کر بیٹھ جاتا تھا ۔ ذخیرہ اندوزی کرتا تھا ۔ سمگلنگ کرتا تھا ۔ بلیک مارکیٹ کرتا تھا ۔ اس کا سدباب کرنے کے لیے ہم یہ کارپوریشن قائم کر رہے ہیں ۔ میں یہ بھی واضح کر دوں گا کہ اس خالص سپلائی کے مسئلہ کے لیے کارپوریشن کا قیام اس صوبہ کے لیے کوئی نیا قیام نہیں ہے ۔ کوئی نئی چیز آپ نہیں دے رہے ہیں ۔ یہ درست ہے کہ آپ لبادہ نیا اوڑھ کر آ رہے ہیں ۔ آپ ایک نیا نام لے کر آ رہے ہیں ۔ اور جو چیزیں آپ لے کر آ رہے ہیں وہ اغراض

و مقاصد کے اندر رکھی ہیں ۔ وہ آپ دیکھیں پہلے بھی ایک کارپوریشن رورل سپلائی کارپوریشن کے نام سے اس صوبہ کے اندر قائم ہوچکی ہے ۔ جناب والا ۔ اس رورل سپلائی کارپوریشن کا مقصد بعینہ یہی تھا جو اس کارپوریشن کے قیام کا ہے ۔

> The objects of the Corporation are to promote the common interests of its members and more particularly to arrange for the supply of fertilizers and all kinds of manure, seeds, agricultural implements and other agricultural requisites including insecticides etc. etc. .....

جناب والا ۔ وہ کارپوریشن ختم نہیں ہوئی ۔ وہ بھی اس صوبہ میں موجود ہے ۔ اس کے ذمہ بعینہ یہی کام تھا ۔ جو آپ ایک نئی کارپوریشن قائم کرکے ایگریکلچرل ڈیولپمنٹ کارپوریشن کے نام سے ہمیں دے رہے ہیں ۔ آپ نے اس سے تجربہ لیا ہوتا ۔ بجائے اس کے اگر آپ چاہتے ہیں کہ اس قسم کے ادارے پھلیں پھولیں ۔ آپ چاہتے ہیں کہ کھاد لوگوں کو عام ملے ۔ تو وہ اس طرح سے تو نہیں ہوگا کہ آپ ایک کارپوریشن قائم کر لیں ۔ آپ ایک نیا ادارہ قائم کرلیں ۔ اور اس کے بعد صوبہ کے عوام کے مسائل خود بخود حل ہو جائیں گے ۔ وہ خوش ہو جائیں گے ۔ اور اس کے بعد آپ کی ذمہ داری ختم ہو جاوے گی ۔

میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں ۔ جناب والا ۔ کہ آخر آپ نے یہ کارپوریشن قائم کرکے کونسا معرکہ سر کر لیا ہے ۔ آپ نے پہلے دیکھا ہے کہ آپ نے پہلے جو Co-operative Rural Supply Corporation بنائی تھی ۔ اس کے کروڑوں روپے خرد برد ہو چکے ہیں ۔ اس سے غریب عوام کے حصے تک رکھے گئے ۔ ایک سو پانچ (105) روپے فی کس کے حساب سے لوگوں کو حصے فراہم کئے گئے ۔ حکومت نے بھی کروڑوں روپے کی subsidy aid دی ۔ اور اس کے ذمہ صرف یہی کام تھا کہ کھاد اور بیج لوگوں کو سپلائی کرے ۔ آج کیفیت یہ ہے ۔ جناب والا ۔ کہ اس کارپوریشن کا تو حشر ہم نے دیکھ لیا ، جس کو سنبھالے ہوئے آپ کو بھی دو سال ہو چکے ہیں ۔ کہ چھ سال سے میٹنگ نہیں ہوئی ۔ چھ سال سے audit نہیں ہوا ۔ کروڑوں

روپے خرد برد ہو گئے ۔ کوئی پوچھنے والا نہیں ہے ۔ کسی جگہ پر کارپوریشن کا یعنی کارپوریشن کی کسی شاخ کا وجود تک ہی نہیں رہا ۔ میں یقین سے کہوں گا ۔ اور میں غلط نہیں ہوں ۔ کہ میری فاضل حکومت کو تو شاید یہ پتہ بھی آج ہی لگا ہو گا ۔ کہ یہاں ایک کارپوریشن پہلے ہی موجود ہے ۔ اور وہاں اسکا چیئرمین Registrar, Co-operative Societies Punjab ہے ۔ اور اس کے تحت یہ Corporation سسک سسک کر مر رہی ہے ۔ اور اس کا وجود ختم ہونے کو ہے ۔ جس کو ختم نہیں کیا جا رہا ہے ۔ اس لیے یہ نیا تجربہ ہمارے سامنے اور ہے ۔ تو اس کے لیے کتنے عرصہ تک مزید تجربوں کی زد میں آپ ہمیں رکھیں گے ۔ یہ ملک تجربے کرتے کرتے آخر بوڑھا ہو گیا ہے ۔ اب خدا را اس ملک کو مزید تجربات کی زد سے بچائیے ۔ اسے اب tonic کی ضرورت ہے ۔ اسے تقویت کی ضرورت ہے ۔ اس لئے پہلے جو تجربے بیکار ہو چکے ہیں ۔ ان کو بدلیں ۔ ان کی اصلاح کریں ۔ ان اداروں سے سبق حاصل کر لیں ۔ جو مفید چیزیں ہیں ۔ وہ آپ ان سے حاصل کریں ۔ اور جو غلط چیزیں ہیں ۔ ان چیزوں سے آپ کنارہ کریں ۔ تاکہ ہم لوگ صحیح مقصد کو پہنچ سکیں ۔ اور اس صوبے کی صحیح ڈیولپمنٹ کو سکیں ۔

آئیے صاحب ! آپ بڑی سے بڑی بھی تاویل دیں گے کہ وہ جو supply corporations تھیں ۔ وہ پہلی حکومتیں بنا گئی تھیں ۔ وہ بھی تو آپ کے پاس ہیں ۔ ہر چیز آپ کو چارج میں ملی ہے ۔ اب بھی وہ آپ کے پاس ہے ۔ اس کا کنٹرول ، اس کا عمل دخل سب کچھ آپ کے پاس ہے ۔ پھر بھی آپ کہتے ہیں کہ ہم اب نیا تجربہ کریں گے ۔ اس کے متعلق ہمیں علم نہیں ہے کہ وہ کیا بلا تھی ؟ کیا تھی ؟ کیا نہ تھی ؟ ہم تو ایک نیا بل دیں گے ۔ تو آپکی کارپوریشن کا بھی ذرا حال سن لیجیے ۔ تو پھر جس کارپوریشن کے لیے آپ نے بیانگ ذہلی یہ دعویٰ کیا تھا کہ جس دن سے ہم نے یہ کارپوریشن قائم کی ہے ۔ لوگوں کے اندر خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی ہے ۔ کھاد عام ہو گئی ہے ۔ اس کی فروخت عام ہو گئی ہے ۔ پرائیویٹ سیکٹروں سے لوگوں نے لینا چھوڑ دیا ہے ۔ اور آپ نے از راہ کرم نوازی اور از راہ فراخدلی پھر پرائیویٹ سیکٹر کو دے دیا ہے کہ آؤ ہمارے ساتھ مقابلہ کرو ۔ compete کرو ۔ اور پھولو ۔ پھولو ۔ کاش ۔ کاش کہ ہمیں فاضل وزیر زراعت یہ دیکھتے کہ آپ کا

کارپوریشن قائم ہوئی ۔ تو جس دن سے یہ کارپوریشن قائم ہوئی ہے ۔ اس دن سے جناب والا ۔ آپ کے نرخ 42 سے بڑھ کر 56 روپے تو ہو گئے ہیں ۔ مجھے آپ بتائیں کہ پبلک سیکٹر کے پاس ہو تو اس کا نرخ 42 روپے ہے ۔ اور سپلائی اس کو ملے نہیں ۔ لاکھوں اور کروڑوں بوریاں جو آپ کی ان ملوں سے نکالی گئی ہیں ۔ جو اب بوریا کی اور اس قسم کی دوسری کھاد ملوں سے نکال کے اپنی کارپوریشن کے ڈپوؤں پر آپ لائے ہیں ۔ اور ان سے آپ نے چھینا ہے ۔ کیا آپ نے کسی وقت یہ انتظام کیا تھا ؟ کیا کسی وقت پابند کیا تھا ان ملوں کو کہ وہ اپنے ان پرائیویٹ سنٹروں کو بھی ، پرائیوٹ ایجنٹوں کو اور پرائیویٹ دکانوں کو اسی طرح سپلائی کریں جس طرح وہ آپ کو دے رہے ہیں ؟ اس وقت تو آپ نے قطعاً کسی قسم کا کوئی action نہ لیا ۔ آپ نے کھاد کی سپلائی کی طرف کوئی توجہ نہ دی ۔ 42 روپے کا ریٹ اور وہ بھی اس وقت جناب والا ۔ آپ کو اندازہ ہونا چاہیے ۔ جس وقت یہ کھاد پرائیویٹ سیکٹر کے پاس تھا ۔ اس صوبہ پنجاب کے سال 1971ء شماریات کے مطابق چوبیس ہزار دیہات تھے اور ان 24 ہزار دیہات کے لیے جناب والا ۔ پرائیویٹ سیکٹر نے تین ہزار مراکز فروخت کے لیے قائم کیے ہوئے تھے ۔ یعنی ہر مرکز پر صرف آٹھ دیہات آتے تھے اور اب آپ کی کارپوریشن کے تحت جو مراکز فروخت قائم کیے گئے ہیں ۔ اس کے لحاظ سے 561 کے قریب صرف آپ کے ڈپو ہیں ۔ اور اب اوسطاً 43 دیہات کے لیے ایک آپ کا مرکز ہے ۔ اور وہ بھی جناب والا ۔ آپ کے اعتراض کی ایک مبینہ دلیل ہے کہ آپ نے پہلے ساری کھاد کو کنٹرول میں لیا ۔ ساری کھاد آپ نے اپنے قبضہ میں لی ۔ private sectors کو totally آپ نے ban کر دیا کہ آپ کھاد فروخت نہیں کر سکتے ۔ اور چند ہی دنوں میں آپ کو یہ تجربہ ہو گیا کہ اب ہم کامیاب نہیں ہوئے ۔ ہم اس اجارہ داری سے ملک کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے ۔ اس کے عوام کو ہم کوئی اچھائی نہیں پہنچا سکتے ۔ اور اس کے فوراً بعد آپ نے یہ فیصلہ کیا ۔ چاہے کسی مصلحت کے تحت کیا ۔ چاہے جس نظریہ کے تحت یہ تبدیل کرنا پڑا کہ پچاس فیصدی ہم پرائیویٹ سیکٹر کو دیتے ہیں ۔ مجھے آپ بتائیے کہ جو فیصلہ آپ نے چند دنوں میں پچاس فیصدی کی حد تک کر دیا ہے ۔ اور یقینی طور پر چند دنوں کے بعد بقیہ پچاس فیصدی کے لیے بھی اسی فیصلہ پر پہنچیں

گے کہ صاحب ! آج ہم یہ تجویز کرتے ہیں ۔ یہ تبدیل کرتے ہیں ۔ کارپوریشن کے وجود کو ختم کرتے ہیں ۔ اور کس وقت ختم کرتے ہیں ۔ جب ملک ۔ صوبے کے exchequer پہ ، صوبے کے خزانے پہ کروڑوں روپے کا بوجھ بن چکا ہے ۔ جب عوام کی ہڈیاں پسلیاں تک پس چکی ہیں ۔ جب اچھا خاصا سرمایہ اچھی خاصی رقم بدعنوانیوں ، corruption ، اور خرد برد میں ختم ہو چکی ہے ۔ اس وقت کہیں گے کہ ہمارا تجربہ ناکام ہو گیا ہے ۔ اب ہم بقیہ پچاس فیصدی بھی دیتے ہیں ۔ اور اگر ہم اب کہتے ہیں کہ جناب والا ۔ یہ آپ کا کام نہیں ہے کہ آپ دکانیں کھولیں ۔ جناب والا ۔ یہ آپ کا کام نہیں ہے کہ آپ اس طرح سے اپنی ذمہ داریوں سے چھٹکارا حاصل کر لیں کہ اگر private sectors کے پاس ہو ۔ تو black marketing اور smuggling اور ذخیرہ اندوزی ہوگی ۔ اور اگر آپ کی دکان پر چیز ہوگی ۔ تو پھر لوگوں کو صحیح ملے گی ۔ تو مجھے بتائیں کہ آپ کو پھر حکومت کرنے کا کیا حق ہے ، آپ کو یہ دلیل ملتی کیسے ہے ؟ آپ کے پاس smuggling کو روکنے کے لیے قانون ہیں ۔ آپ کے پاس black marketing کا انسداد کرنے کے لیے قانون ہے ۔ آپ کے پاس ذخیرہ اندوزی ختم کرنے کے لیے اچھے مواقع اور اچھے قوانین موجود ہیں ۔ اگر آپ صحیح معنوں میں اہل ہیں ۔ اگر آپ صحیح معنوں میں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنا چاہتے ہیں ۔ تو آپ اپنی ذمہ داریوں کے تحت پرائیویٹ سیکٹر کو develope کریں ۔ قانون کو اتنا موثر ۔ جامع اور فعال بنائیں کہ پرائیویٹ سیکٹر میں سے کسی شخص کو بھی یہ جرأت پیدا نہ ہو کہ وہ اس میں black marketing کر سکے ۔ وہ اس میں smuggling کر سکے ۔ وہ ذخیرہ اندوزی کر سکے ۔ چہ جائیکہ آپ اس کو کھلی چھٹی دے دیں کہ اچھا صاحب ! آپ یہ کرتے ہیں ۔ تو آج سے ہٹی ہم کریں گے ۔ آج سے دکان ہم خود کریں گے ۔ آپ کو یہ سودا ہماری دکان سے ملے گا ۔ آپ کی اب اجارہ داری نہیں ہوگی ۔ آئین ہمارا کہتا ہے کہ ہر شہری کو بنیادی حق حاصل ہوگا کہ وہ تجارت کر سکے ۔ تجارت آزادانہ ہوگی ۔ قانون کے دائرہ کے اندر ہوگی ۔ ایک طرف آئین کے تقاضوں کو پورا کرنے کا سوال ہے ۔ اور وہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ آپ پرائیویٹ سیکٹر کو مکمل مواقع فراہم کریں ۔ اور یہ مواقع فراہم کرنے کے لیے آپ ایسے قانون بنائیں کہ کسی شخص کو

اس میں corruption پیدا کرنے کی یا اس قسم کی خرابیاں پیدا کرنے کی جرأت نہ ہو - یہ تو پھر وہی ہوا جناب والا - حکومت نہ ہوئی - میں حیران ہوں کہ آخر کس تاثر کے پیش نظر یہ کارپوریشن قائم کی جا رہی ہے کہ کل کو اگر کسی کی دکان کا تالا ٹوٹ جاوے - چور آئے - اس کی دکان کا مال لوٹ لے جائے - تو حکومت کو اس کا انتظام کرنا چاہیے کہ چوری نہ ہو - چور کو پکڑے - حکومت انتظام کرے - بجائے اس کے کہ حکومت کہے کہ چوریاں زیادہ ہو گئی ہیں - چور دکانیں لوٹنے لگ گئے ہیں - اس لیے آج سے کوئی بھی شخص پرائیویٹ دکان نہیں کر سکے گا - آج سے ہم اپنی دکانیں لگائیں گے تاکہ کوئی چوری نہ کر سکے - اس کا کوئی جواز نہیں - آپ اپنی مشینری کو کام میں لائیں - اس سے بڑھ کر میں سمجھتا ہوں کہ عوام کے سامنے اپنی نااہلی کو چھپانے کے لیے - اپنے فرائض میں کوتاہی کو چھپانے کے لیے انہیں اور زیادہ فریب دینے کے لیے اور کوئی چیز نہیں ہو سکتی کہ جب جائیکہ آپ میدان میں آ کر کھلم کھلا لوگوں کے سامنے اعتراف کریں کہ صاحب ہم ذخیرہ اندوزی اور سمگلنگ روکنے میں ناکام ہو چکے ہیں - صاحب ہم black marketing کو روکنے میں ناکام ہو چکے ہیں - ہم قطعی طور پر نااہل ثابت ہو چکے ہیں - آپ لوگوں کو دوسری دوہری سزا دیتے ہیں - اور قوم کے exchequer پر مزید بوجھ ڈال رہے ہیں - اور ایک نئی کارپوریشن کا قیام عمل میں لا رہے ہیں - آپ نے سوچا ہم ازالہ کیے دیتے ہیں کہ ایک نئی کارپوریشن قائم کر دیتے ہیں اور سودا اس کے ذریعے سے آپ کو ملے گا - پھر جناب والا - وہ کہتے ہیں کہ ہمارے مراکز سے زیادہ فروخت ہو رہی ہے - ہم لوگوں میں ہر دلعزیز ہو گئے ہیں اور انہوں نے پرائیویٹ سیکٹروں سے لینا چھوڑ دیا ہے - کیا کبھی آپ نے یہ دیکھا کہ آپ کے سیکٹرز میں ایک دھیلے کی بھی فروخت نہیں ہوئی - سارے کا سارا مال تقاوی پر جا رہا ہے - میں اپنے فاضل وزیر زراعت کو دعوت دوں گا کہ وہ اپنے مراکز میں جا کر چیک کریں کہ وہ بوریاں جو پہلے پرائیویٹ سیکٹر دیتا تھا اس کا وزن کتنا ہوتا تھا اور جو آپ کے سینٹروں سے ملتی ہیں ان کا وزن کتنا ہے - آپ دیکھیں کہ لاکھوں اور کروڑوں روپیہ کی کھاد کا کیا حشر ہو رہا ہے - آپ وہاں پر جا کر دیکھیں - آپ نے اپنی کارپوریشن قائم کر لی ہے اپنی فوج ظفر

موج بھرتی کر لی ہے ۔ آپ نے کروڑوں روپیہ کی رقوم خرچ کر ڈالی ہیں مگر یہ نہیں دیکھا کہ اگر کوئی شخص چھوٹی سے چھوٹی بھی دکان کرتا ہے تو وہ سب سے پہلا اڈہ تلاش کرتا ہے ۔ دوکان تلاش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں مال لاؤں گا سامان لاؤں گا مگر پھر سوچتا ہے کہ اس کو کہاں رکھوں گا کس جگہ پر اس کی حفاظت ہو سکے گی ۔ سڑکوں پر آپ کی بوریاں پڑی ہیں میدانوں میں اور بارشوں میں آپ کی بوریاں بھیگ رہی ہیں ۔ کیا کبھی پرالیوٹ سیکٹر میں آپ نے ایسا حشر ہوتا دیکھا تھا ؟ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ پرالیوٹ سیکٹر کو eliminate کرکے آپ ان کو چلا سکیں گے ؟

جناب والا ۔ ابھی ابھی ہاؤس کے سامنے اس بات کا اعتراف ہوا تھا کہ حکومت کو ایک من گندم کی فراہمی میں کتنا وقت درکار ہے ۔ آپ اسی چیز ہی سے تجربہ حاصل کریں ۔ جناب والا ۔ آپ نے گندم کی monopoly حاصل کی ۔ گندم کی خرید و فروخت شروع کی ۔ اس کی دوکان آپ نے کھولی ۔ آپ دیکھیں کہ ایک سودا جس کی قیمت خرید 22 روپیہ من ہے اس پر ساڑھے پانچ روپیہ خرچہ اٹھ رہا ہے ۔ اور آپ کی ہٹی یا دوکان چل رہی ہے ۔ ساڑھے بائیس روپیہ من خرید ہوتی ہے اور ساڑھے پانچ روپیہ من کا خرچہ ۔ یہ کیوں ؟ ظاہر ہے کہ اس کا بوجھ سرکاری خزانے پر ہے ۔ اور پھر عوام کو خوشخبری دی جاتی ہے کہ دیکھیے صاحب ہم آپ کے بہت بہی خواہ ہیں ۔ بہت خیر خواہ ہیں کہ وہ گندم جو ہمیں 28 روپیہ فی من گھر میں پڑتی ہے جس کی قیمت خرید 28 روپیہ فی من ہے ہم اس کو اکیس یا ساڑھے اکیس روپیہ فی من سپلائی کر رہے ہیں ۔ کیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی دھوکہ یا فریب ہو سکتا ہے ؟ ساڑھے پانچ روپیہ فی من کا بے جا خرچہ اور اس کا بوجھ آپ عوام پر لاد رہے ہیں ۔ آپ کے یہ اللے تللے اخراجات ہیں ۔ یہ اللی تللی عیاشی ہے جس کو آپ نے اپنے ذمہ لیا ہے ۔ پھر آپ کو نئے ٹیکس لگانے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اور پھر سرکاری خزانے پر بوجھ ڈالا جاتا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ سبسڈی کے نام پر آپ نے ڈھونگ رچایا ہوا ہے کہ کروڑوں روپیہ کی سبسڈی ہم دیتے ہیں ۔ اس فراہمی کی وجہ سے ، ایسی کارپوریشنوں کے قیام کی وجہ سے ہم آپ کو سہولت پہنچاتے ہیں ۔ یہ سب کچھ آپ کہاں سے لاتے ہیں ؟ میں پوچھتا ہوں کہ یہ وہ کونسی سی حکومت ہے جس نے اپنے گھر سے کسی بوری

کی ہو ؟ لیکن ہوتا کیا ہے ۔ اس کا بوجھ عوام پر پڑتا ہے ۔ وہ تمام روپیہ آپ سرکاری خزانے سے نکالتے ہیں یہ سب کچھ کیوں کیا جاتا ہے محض اس لیے کہ آپ کی چودھراہٹ جاری رہے ۔ اور عوام آپ کے دست نگر رہے اور کوئی چیز بھی انھیں میسر نہ ہو بجائے اس کے کہ ہر شخص محنت کرکے اپنے طور پر پیٹ پال سکے اور اپنے لیے مزید روزگار کے مواقع پیدا کرے ۔ جناب والا ۔ آپ انسدادی کارروائی کیجیے ۔ بجائے اس کے کہ آپ دوکانیں کھولیں آپ ہمیں یہ کہیں کہ ہم آپ کو دوکانیں کھولنے کی منظوری دیتے ہیں ۔ حکومت کا کام پالیسی بنانے کا ہوتا ہے ۔ ہر چیز کے لیے اسباب پیدا کیا کرتے ہیں نہ کہ حکومت تجارتیں کرتی ہے ۔ جو جو تجارتیں آپ نے کی ہیں ان کے نتائج ہمارے سب کے سامنے ہیں آپ اچھا قانون لائیں ۔ جو بلیک مارکیٹ کرے آپ اس کے لیے موت کی سزا رکھیں ۔ آپ ان کو چوراہوں پر پھانسی دیں ۔ دیکھیں ہم آپ کے ساتھ تعاون کرتے ہیں یا نہیں ۔ یہ کرنے کی بجائے آپ ہمارے سامنے یہ قانون لا رہے ہیں اور اس قسم کی کارپوریشن کے قیام کے لیے بل ہم سے منظور کراتے ہیں جن کے تجربے پہلے ہی سے ناکام ہو چکے ہیں ۔ عوام پر بوجھ پڑھ چکے ہیں ۔ جناب والا ۔ ان حالات میں ہم کیسے اعتماد کریں ۔ ہم کیسے یقین کریں کہ یہ کارپوریشن ہمارے لیے مفید ثابت ہو گی ۔ جناب والا ۔ اسی حکومت کو سٹیٹ ٹریڈنگ کے اختیارات دیے ہوئے ہیں ۔ ایک سٹیٹ ٹریڈنگ کارپوریشن ہے جناب والا ۔ جو ہم نے قائم کرکے دی ہوئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا یہ پنجاب گورنمنٹ نے قائم کی ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جی ہاں ۔ جناب والا ۔ سٹیٹ ٹریڈنگ کارپوریشن ہمارے ہاں چل رہی ہے ۔ استعمال کی اشیاء کو دیکھیں ۔ کروڑوں من چینی ضائع ہو رہی ہے ۔ سیلاب نے بتا دیا ہے کہ کتنی اور کس قدر چینی سیلابوں کی نذر ہوئی ہے اور کس اندھا دھند طریقہ سے جناب والا ۔ اس کا استعمال ہوا ہے ۔ اگر میں یہ کہوں جناب والا ۔ کہ ان کارپوریشنوں کے قیام سے آپ کے اپنے مقاصد اور اپنے آدمیوں کے اپنے مخصوص مفادات کو تحفظ دینا مقصود ہے تو یہ بیجا نہ ہوگا ۔ ان کا مقصد ان کی پرورش کرنا ہوتا ہے ۔ اس سے قبل میرے پاس جناب والا ۔ ایسی مثالیں موجود ہیں کہ آپ نے سٹیٹ ٹریڈنگ کارپوریشن ہی سے اپنی پارٹی کے ورکرز کو 300 روپیہ مہینے کے حساب سے

تنخواہیں دلوائی ہیں۔ میں اس کی مثال ضلع رحیم یار خان سے دے سکتا ہوں۔ 21 ورکرز جناب والا ۔ بغیر کسی تقرری کے ، بغیر کسی کام کے ، بغیر کسی عمل کے ایک لسٹ بنا کر حکم دیا گیا ہے کہ ان کو لاکھوں روپیہ ادا کر دو ۔ مجھے بتائیے کہ کارپوریشن کیا خدمت کر رہی ہے ۔ وہی کھاد جناب والا ۔ جس میں چند ٹکے آنے خرچہ آتا ہے مل سے چل کر جس کو منڈی تک لے جانا مقصود ہوتا تھا آپ ان کے اخراجات کا اندازہ تو لگائیں آپ کی یہ فوج ظفر موج ہے ۔ اتنا سٹاف آپ نے رکھا ہوا ہے ۔ اتنے کارندے آپ کے پل رہے ہیں جو آپ نے وہاں پر رکھے ہوئے ہیں ۔ گو آپ نہیں بتائیں گے وقت بتائے گا کہ کتنی کھاد ضائع ہوئی ہے ۔ کتنی کھاد خرد برد ہوئی ۔ کتنی بد عنوانی اور بد دیانتی اس میں ہوئی ہے ۔ پتہ نہیں کہ کون سا وقت آئے گا اور کون بتائے گا بجائے اس کے کہ بعد میں یہ راز کھلے ۔ بعد میں یہ بد عنوانیاں عوام کے سامنے آئیں ۔ میں کہتا ہوں کہ آپ ان کو پیدا ہی نہ کریں ۔ آپ ان کے مزید منبعے پیدا نہ کریں ۔ آپ یہ مزید کارپوریشن قائم نہ کریں ۔ اب یہ صوبہ ایسی کارپوریشنوں کے قیام کا متحمل نہیں ہے ۔

جناب والا ۔ ہم نے کارپوریشن قائم کر لی اور اپنے سامنے دو بڑے مقاصد رکھ لیے ۔ کھاد اور بیج کے ۔ کھاد کے متعلق میں نے عرض کر دیا کہ وہ کس طریقے سے مل رہی ہے ۔ 42 سے 56 روپیہ اس کی قیمت ہو چکی ہے ۔ وزن بھی کم ہے ۔ بوریاں پھٹی ہوئی ہیں ۔ پھر بیج پر آ جائیے آپ جناب والا ۔ دوکان کھولنے سے پہلے سودا بھی تو وہاں مہیا کریں اس کو آپ اپنے ہاتھ میں رکھیں ۔ آپ نے کارپوریشن بیانگ دھل قائم کر دی ہے اور عوام کو کہہ دیا ہے کہ بیج ہم دیں گے ہم سپلائی کریں گے ۔ جناب والا ۔ مجھے ایک واقعہ یاد آ گیا ہے ۔ ایک مولوی صاحب کی دکان کپڑے کی تھی ۔ تو شریعت کے مطابق مسئلہ یہ ہے کہ منافع جتنا بھی چاہو لے لو ۔ مگر جب کوئی قیمت خرید پوچھتا ہے اور خرید میں ایک پائی کا فرق بھی آپ بتاتے ہیں تو اصل بھی اور منافع بھی دونوں حرام ہو جاتے ہیں ۔ یہ شرعی مسئلہ ہے ۔ جناب والا ۔ وہ مولانا منافع لینے کے بڑے عادی تھے اور وہ کس طرح لیتے تھے ۔ وہ اس طرح کہ جب گاہک آتا تھا اور پوچھتا تھا ۔ انہیں بڑا یقین تھا کہ وہ زاہد ہے ۔ عابد ہے ۔ نیک ہے اور غلط بیانی نہیں کرتے

گا اور مسئلے کا بھی انھیں پتا ہے کہ خرید جو ہے وہ غلط نہیں بتائی جا سکتی ورنہ سب کچھ حرام ہو جاتا ہے ۔ تو وہ آ کر پوچھتا ہے کہ مولانا یہ کپڑا کیا بھاؤ ہے ؟ مولانا صاحب کہتے ہیں کہ دس روپے گز ۔ وہ گاہک کہتا ہے کہ آپ منافع جائز لے لیں اور اس کی قیمت خرید بتا دیں ۔ مولوی صاحب کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم پونے دس روپے میری اپنی خرید ہے صرف چار آنے خرید میں سے حلال ہیں ۔

جناب والا ۔ وہ کرتا کیا تھا ۔ وہ کپڑا لے آیا اور سیدھا گھر لے گیا ۔ وہاں جا کر بیوی سے کہا کہ یہ کپڑا خرید کر لو گی ؟ اس نے کہا ہاں ۔ بتاؤ کیا بھاؤ ہے ؟ ادھر تو میں نو روپے کے حساب سے دوں گا ۔ اب تم مجھے دے دو میں تم سے ساڑھے نو روپے کے حساب سے لیتا ہوں ۔ اب وہ ساڑھے نو روپے کے حساب سے بیوی سے خرید کر کے دکان پر آ جایا کرتے تھے اور قسمیں کھایا کرتے تھے ۔ یہی حشر آج ہمارے ساتھ ۔ جناب والا ۔ ہم نے واویلا کیا کہ جو ناکارہ گندم ۔ جو کھانے کے لیے قبول نہیں کرتے تھے ۔ جس کو محکمہ خوراک کھلے بندوں کھلی مارکیٹ میں ساڑھے اکیس روپے من کے حساب سے بیچتا ہے ۔ وہ ناکارہ گندم ۔ وہ بیج کے ناقابل گندم آپ سے خوشی سے جا کر 28 روپے من نہیں لیتے ۔ وہ آپ کے ظلم کے آگے ظاہر یہ کرتے ہیں کہ آپ انھیں تقاوی دیتے ہیں ۔ ان کے پاس پیسہ نہیں ہے کہ وہ منڈی سے جا کر لیں ورنہ وہ منڈی سے اچھی سے اچھی گندم 26 ۔ 27 روپے من کے حساب سے لے سکتے ہیں ۔ تو یہ اتنا ناجائز فائدہ کیوں بتا دیا کہ جناب ہم تو محکمہ خوراک سے ساڑھے ستائیس روپے من لیتے ہیں اور اٹھائیس روپے من دیتے ہیں ۔ بتائیے کہ ہم کوئی نفع کماتے ہیں ۔ عوام کو ساڑھے اکیس روپے من قیمت خرید پر دیں اور ان لوگوں کو ساڑھے ستائیس روپے من پر دیں ۔ جناب والا ۔ میں یہ بھی آپ کو خوشخبری سنا دوں اور آپ کو بتا دوں کہ آپ نے جو حکمت عملیاں قائم کی ہوئی ہیں اور جو اجارہ داریاں قائم کی ہوئی ہیں اس کا عوام کو کتنا فائدہ پہنچ رہا ہے ۔ چلیے آپ میرے ساتھ اپنے مراکز میں جہاں آپ لوگوں کو تقاوی پر کھاد دے رہے ہیں ۔ جن کے پاس مکان بنانے کے لیے ایک پیسہ نہیں ہے اور آپ انھیں امداد کے طور پر کچھ نہیں دے رہے ۔ جناب والا ۔ جن کے پاس کچھ بھی نہیں ہے کہ وہ ایک دن بسر کر

سکیں ۔ جن کے پاس کھانے کے لیے کچھ نہیں ہے اور سیلاب کی زد میں آ جانے کے بعد جنہیں امداد کے طور پر ایک پیسہ بھی نہیں دیا گیا ۔

Mr. Speaker. Haji Sahib let us be relevant.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ ٹھیک ہے ۔ جس طرح آپ کہتے ہیں کہ ہماری فروخت بڑھ گئی ہے اور استعمال کس طرح کر رہے ہیں کہ جا کر فارم پر کرکے آپ کو دیتے ہیں اور تقاوی پر آپ سے 56 روپے کے حساب کھاد لیتے ہیں ۔ چلیے میرے ساتھ میں آپ کو 40 روپے کے حساب وہی فروخت دکھاؤں گا ۔ آپ ان غریب لوگوں کو دیتے ہیں کیونکہ آپ نے اپنا اڈہ چلانا ہے ۔ اگر یہ کھاد کھلے بندوں ہوتی ۔ اگر یہ کھاد دکانوں پر ہوتی ۔ اگر یہ اجارہ داری نہ ہوتی ۔ اگر آپ نے اس طریقے سے زبردستی اپنی کارپوریشن کو نہ چلانا ہوتا تو انہیں پیسہ نقد دیتے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھتے ۔ ایک طرف تو وہ آپ کے مقروض ہیں اور ان کی جائیدادیں آپ کے پاس رہن ہیں ۔

Mr. Speaker. Please be relevant.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ یہ کارپوریشن کا قیام ہے کہ آپ ان سے جنس لیں ۔ جنس فارم پر کرکے اور کارپوریشن سے ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker. That is a different issue.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ انہوں نے اس کا ایک حصہ بنا دیا ہے کہ تقاوی ملے گی اس کی کھاد کارپوریشن سے ملے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ اس legislation میں ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جی ہاں ۔ کارپوریشن کے قیام سے یہ نزلہ سوار ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس legislation میں یہ بات ہے کہ تقاوی دیا جائے اور تقاوی کے عوض ہی یہ کھاد لی جائے گی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ کارپوریشن کا قیام ہی ہمارے لیے اس قسم کا سبب بنا ہوا ہے ۔ یہ اگر نہ ہوتی تو وہ اس نوبت تک نہ پہنچتے ۔ اگر یہ کھلے بندوں فروخت ہوتی تو لوگ اس حالت میں نہ ہوتے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جو issue آپ اس وقت لے رہے ہیں وہ یہ ہے کہ تقاوی نقد ملنا چاہیے ۔

That is not the issue under discussion.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ انھوں نے بتایا ہے کہ ہماری sale بڑھ رہی ہے ۔ پرائیویٹ سیکٹر کی نسبت ہم نے زیادہ بیچی ہے ۔ لوگ ہم سے زیادہ خریدتے ہیں ۔ ہم زیادہ پر دلعزیز ہو گئے ہیں ۔ انھوں نے لبیک کہا ہے ۔ جناب والا ۔ یہ آپ سے پہلے اپنی جوابی تقریر میں فرما چکے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ میں سن کر گیا تھا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس کا میں جواب دے رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ تقریر تو امنڈمنٹ پر تھی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اس پر یہ پہلو تو ہاؤس میں آ گیا ہے کہ یہ کارپوریشن مقبول ہے یا نہیں ۔ لوگ ان سے دلچسپی لے رہے ہیں یا کسی آفت کا شکار ہو کر زبردستی ان پر یہ کارپوریشن کی sale مسلط کی جا رہی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب ۔ اس طرح پھر کسی اور بل پر بحث شروع ہو جائے گی ۔ اور وہ کہیں گے کہ پچھلے سال بھی بیچی تھی اور اس قیمت پر کارخانوں سے خریدا جاتا تھا اور اس سے دگنی قیمت پر پبلک ہوتی رہی ہے تو اس سے issue confuse ہو جائے گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ ٹھیک ہے ۔ جناب والا ۔ تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ باوجود اس امر کے ہم نے کئی بار یہ تجویز کیا ہے اور یہ تجربات سے بھی ثابت ہو چکا ہے کہ حکومت کے بس کا روگ نہیں ہے ۔ حکومت کاروبار نہیں چلا سکتی ۔ اور جس ادارے میں بھی آپ انتظام اچھا کر سکتے ہیں ۔ ایڈ منسٹریٹر ثابت ہو سکتے ہیں اور آپ قانون بھی اچھا بنا سکتے ہیں ۔ ڈنڈا بھی آپ اچھا چلا سکتے ہیں ۔ مگر تجارت آپ کے بس کی بات نہیں ۔ جناب والا ۔ یہ کارپوریشن قائم کی تو اس کی سربراہی بھی اور اس کا نظم و نسق بھی آپ نے دوسری ناکام کارپوریشنوں کی طرح اپنی انتظامیہ کے ہاتھ میں دے دیا اور افسران کو مسلط کر دیا ۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ بد دیانت ہیں ۔

میں یہ نہیں کہتا کہ ان کی نیت ٹھیک نہیں ہے بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ جس کا کام اسی کو ساجھے اور کرے تو ڈنکا باجے ۔

(اس مرحلہ پر بیگم بلقیس حبیب اللہ کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئیں)

جناب والا ۔ ان کا کام آپ کی انتظامیہ کو چلانا ہے ۔ ان کا کام آپ کے دفتر کو چلانا ہے ۔ ان کا کام آپ کے احکام کی تکمیل کرنا ہے ۔ اگر آپ کے افسران ۔ آپ کی انتظامیہ ۔ آپ کی سروسز واقع اتنی اہل تھیں اور وہ اس قسم کے تجارتی اداروں کو چلا سکتی تھی تو مجھے بتائیں کہ آپ کو کیا ضرورت پیش آئی کہ آپ نے پی آئی اے جیسے ناکام شدہ ادارے کو دوبارہ بحال کرنے کے لیے اور اس کی ساکھ پیدا کرنے کے لیے اس کو چلانے کے لیے پھر کاروباری آدمی کی خدمات کی ضرورت پیدا ہوئی ؟ کیوں کہ آپ نے اعتراف کیا اور باقی ہر چیز سے قطع نظر ۔ سیاسیات اور اخلاقیات سے قطع نظر ایک حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے اس کاروباری آدمی نے آپ کو ثابت کر دیا کہ جس پی آئی اے کا دیوالیہ نکل چکا تھا ۔ جس کی ساکھ ختم ہوچکی تھی ۔ جس پی آئی کا نام لینا حکومت گوارہ نہیں کرتی تھی ۔ تو جب یہ کاروباری آدمی آیا اس نے اپنی صلاحیتیں دکھائیں ۔ اس نے کارپوریشن کو بجائے افسران ذہن کے چلانے کے خالص کاروباری ذہن سے چلایا ۔ اس کی آمدنی اور خرچ کو مدنظر رکھا اور آج پھر وہی پی آئی اے اپنے قدموں پر بحال ہو گئی ہے ۔ آپ ان چیزوں سے تجربہ حاصل کیوں نہیں کرتے؟ آپ ان چیزیں کو اپنا prestige point کیوں بناتے ہیں؟ آپ کیوں سمجھتے ہیں کہ اگر یہ کارپوریشن بنینگے ۔ اگر یہ اجارہ داریاں آپ کو میسر ہوں گی ۔ اگر تجارت پر آپ مسلط ہو جائیں گے اور اس کا مکمل کنٹرول آپ کو حاصل ہو جائے گا تو حکومت چل سکے گی ورنہ نہیں چل سکے گی ۔ حکومت عوام کی رائے سے بنا کرتی ہے ۔ حکومت عوام کی ہی تائید اور تعاون سے قائم رہا کرتی ہے ۔ یہ آپ کا کام نہیں ہے آپ پہلے ان کو زیادہ سہولیات پیدا کریں اور ان کو زیادہ سے زیادہ اس سلسلے میں آپ فروغ دیں ۔

جناب والا ۔ اس ضمن میں میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ گرانی اور یہ نرخوں کا بڑھانا ۔ 42 روپے سے 56 روپے کر دینا اس لیے جیسے

ہے کہ آپ صوبے کے ایکس چیکر کو کوئی فائدہ پہنچا رہے ہیں ۔ اگر یہ بھی ہوتا کہ پہلے 42 روپے کھاد تھی اب 56 روپے ہو گئی ہے چلو عوام سے نکلے اور پھر عوام کے خزانہ میں چلا گیا ۔ جو بوری چودہ روپے تھی اگر ہم اس کو قبول بھی کرلیتے آپ کو اس سے قطعاً اختلاف نہیں ہو گا یہ اضافی رقم آپ کے اخراجات کی ہے ۔ اس سے منافع نہیں ہو گا ۔ اور مجھے یقین ہے کہ آنے والے بجٹ میں اسی ایوان سے میں کہہ رہا ہوں اور مجھے امید ہے کہ اسی مہینے یا اگلے مہینے یہ رقم مانگی جائے گی ۔ آپ ہم سے پیسہ مانگیں گے کہ کارپوریشن کو چلانے کے لیے اتنی رقم کی ضرورت ہے ۔ اتنا خسارہ ہو گیا ہے ۔ اتنے پیسے چاہیں اور کہیں گے کہ ہم نے subsidy دی ہے ۔ کونسی subsidy ؟ وہ جس کے نرخ 42 روپے سے بڑھا کر 56 روپے کر دیے ہیں ؟ جناب والا ۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ نے واقعی اور صحیح معنوں میں اس کارپوریشن کو خدمت کرنے کے لیے قائم کرنا ہے اور عوام کی ترقی کے لیے یہ کارپوریشن قائم کرنی ہے تو آپ کو کس نے کہا ہے کہ آپ کس شکل میں خدمت کریں ۔ کھاد 42 روپے سے 56 روپے اور گندم 21 روپے سے 28 روپے ہے ۔ آپ جناب زرعی معیشت کی بھی ترقی کر رہے ہیں ۔ آپ عوام کو فائدہ کیوں نہیں پہنچا رہے ؟ عوام کو کیوں مارتے ہیں ؟ کیوں کارپوریشن قائم کر رہے ہو ؟ پہلے گندم منڈی میں 21 روپے جاتی تھی ۔ اب محکمہ خوراک لے لیتا ہے ۔ عوام کو اس سے زیادہ فائدہ حاصل ہوتا تھا لیکن اب یہ گندم بیج کے کام نہیں لگائی جا رہی ۔ بلکہ یہ ناکارہ گندم ہے جو لوگ خود کھا رہے ہیں اور مزید قرضے پرائیویٹ سیکٹروں سے اٹھا کر اچھا بیج لے کر کاشت کر رہے ہیں ۔ آپ کی یہ گندم بیج کے قابل نہیں ہے ۔ آپ انہیں بیج دینے کی ضمانت نہ دیتے ۔ حکومت کا سٹاف محکمہ خوراک انہیں کو فروخت کر دیتا ہے ۔ اچھا مال بیج کے لیے ہوتا ہے اور خراب مال کھانے کے لیے ہوتا ہے ۔ اس طرح ان کا کام چل جاتا ۔ کارپوریشن اس طرح نہیں چلا کرتیں ۔ اور نہ اس طرح چلائی جاتی ہیں جناب والا ۔ کسی بھی ترقی پزیر ملک کے لیے یہ انتہائی ضروری ہے کہ لوگوں کے اندر سرمایہ لگانے کی ترغیب پیدا کی جائے ۔ لوگوں کے اندر زیادہ سے زیادہ کاروبار میں سرمایہ لگانے کا اعتماد پیدا کیا جائے تاکہ وہ زیادہ رقم لگا سکیں ۔ ان کے اندر اعتماد

بحال کیا جائے تاکہ وہ قانون کے دائرہ کے اندر رہ کر کاروبار کرسکیں۔ حکومت ان کی حفاظت کرے۔ آپ ان کے لیے سہولت پیدا کریں۔ اس طرح ان کے اندر ترغیب پیدا ہوتی ہے۔ آپ نے اس قسم کی کارپوریشنیں قائم کرکے یہ کیفیات پیدا کر دی ہیں۔ اس قسم کے ادارے وجود میں لا کر آپ نے بے اعتمادی کی فضا صوبے میں پیدا کر دی ہے کہ کوئی شخص پرائیویٹ سیکٹر میں ایک پیسہ لگانے کے لیے آمادہ نہیں ہوتا۔ اگر آپ نیک نیتی سے سروے کریں تو آپ دیکھیں گے کہ اس قسم کی کارپوریشنوں اور اس قسم کے اقدامات کی وجہ سے پرائیویٹ سیکٹر میں کسی نے ایک پائی نہیں لگائی۔ آپ نے اس قسم کی کارپوریشنیں بنا کر یہ بے اعتمادی کی فضا کیوں پیدا کر دی ہے ایک کے بعد دوسری۔ دوسری کے تیسری اور تیسری کے بعد چوتھی۔ ہر روز ایک نئی کارپوریشن بن جاتی ہے۔ اور ہر روز نئے کاروبار کو دیکھتے ہیں کہ اب کس کی باری ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسا آپ کیوں کر رہے ہیں۔ آپ کا کام تو عوام کو خوش حال کرنا ہے۔ ملک کو ترقی دینا ہے۔ عوام کو ترقی کی ترغیب دینا ہے اور ایسے اقدامات ہیں جس سے ملک میں ترقی پیدا ہو۔ زراعت اس ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ تاجر اس کی پیداوار کو dispose of کرنے کے لیے اس کے اہم ترین فرد ہیں۔ آپ ان کو دن بدن ناکارہ کر رہے ہیں۔ پرائیویٹ سیکٹر میں اور ہر ملک میں یہ کیفیت ہوتی ہے کہ اس کے وسائل کیا ہیں۔ اس کی آمدنی کیا ہے۔ اس کے ذرائع کیا ہیں۔ اور یہ کس حد تک اس قسم کی کارپوریشنوں کے متحمل ہوں گے۔ اس صوبے کو اتنا بوجھ دیں کہ وہ بہت کم ہو یعنی بالکل nominal ہو۔ میں کہتا ہوں کہ آپ ایک پائی نہ خرچ کرتے اگر صرف پرائیویٹ سیکٹر میں جائز اور ضروری سہولتیں بہم پہنچا دیتے آپ ان کی سرپرستی اور تحفظ کرتے۔ ان کی خوش حالی میں اضافہ کرتے تو آپ کے ایکس چیکر پر بوجھ نہ پڑتا۔ خزانہ بھی محفوظ ہوتا۔ بدعنوانیوں کا نیا باب نہ کھلتا۔ اور عوام بھی خوش حال ہو جاتے۔ آپ نے اس طرف توجہ نہ دی۔ آپ نے اس طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ روز اعلان کر دیے جاتے ہیں کہ آج اے کلاس بسیں لی جا رہی ہیں۔ دوسرے دن آ جاتا ہے کہ نہیں لی جا رہی ہیں۔ اب فلاں فیکٹری کو لیا جا رہا ہے۔

اب فلاں انڈسٹری کو نیشنالایز کیا جا رہا ہے۔ کس حد تک لوگ دھوکہ برداشت کریں گے۔ یہ یاد رکھئے کہ حکومت آتی جاتی رہتی ہے۔ اس قسم کے فریب سے اور دھوکے سے حکومت کا قائم رکھنا اس کے دیر پا ہونے کا ثبوت نہیں ہے۔ اس سے حکومت کو مضبوط نہیں بنایا جاتا۔ اس سے حکومت کھوکھلی ہو جاتی ہے۔ عوام کے اندر بے اعتمادی کی لہر دوڑ جاتی ہے اور وہ ملک کے اندر۔ اثاثوں کے اندر اور اس کے استحکام میں دلچسپی لینا چھوڑ دیتے ہیں۔ آپ پرائیویٹ سیکٹر کی حوصلہ افزائی کریں۔ میں کہتا ہوں کہ یقین جانئے آپ نے نیشنالائیز کا لفظ یاد کر لیا ہے کہ فلاں انڈسٹری کو قومیا لیا جائے گا۔ اب ہم کھاد کی تقسیم کو قومیا رہے ہیں۔ اب ہم بیج کی تقسیم کو قومیا رہے ہیں۔ پتہ نہیں کہ آپ کی کونسی ڈکشنری ہے جس میں یہ نیا لفظ ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ بیرونی کمپنیوں کو نیشنالائز کیا جاتا ہے۔ جو اپنے ملک کے اندر ہو اس کو نہیں کیا جانا چاہیے۔ وہ کسی کی بھی ہو۔ چاہے سیف اللہ کی ہو۔ چاہے زید کی ہو اس کو قومیایا نہیں جاتا کیوں کہ وہ تو ملک کا اپنا سرمایہ ہوتا ہے۔ کسی بیرونی طاقت کے کسی فرد کا نہیں ہوتا۔ لیکن یہاں روز یہ ہوتا ہے کہ آج فلاں کو نیشنالائز کر دیں گے۔ روز ایک نئی خوشخبری ہوتی ہے۔ کہ آج اس کو قومی ملکیت میں لیں گے۔ لیکن دوسرے دن اس کی تشریح ہوتی ہے۔ لیکن جو بیرونی ملک کی ملیں ہیں وہ آزاد ہیں وہ قومی ملکیت میں نہیں لیں گے۔ یہ چیز ہماری سمجھ سے بالا تر ہے۔ آپ پہلے قوم کو نیشنالائز کریں۔ جب تک قوم نیشنالائز نہیں ہوگی۔ جب تک ملک کا ہر فرد اپنے آپ کو اس ملک کا حصہ نہیں سمجھنے لگے گا کہ میں نے ملک کی ترقی کرنی ہے۔ میں نے ملک کو خوش حال بنانا ہے اور جب تک عوام میں بے اعتمادی کی فضا اور خود غرضی ختم نہیں ہو گی اس وقت تک ہم اس طرح محتاج بنے رہیں گے۔ اور جب تک یہ چیز پیدا نہ ہو گی کہ میرا وجود ملک کے لیے ہے۔ میں نے باقی رہنا ہے اپنے ملک کے لیے۔ میں نے زندہ رہنا ہے ملک کے لیے۔ اس وقت تک ترقی کرنا ممکن نہیں ہے۔ آپ پرائیویٹ سیکٹر کی حوصلہ افزائی کریں۔ ان میں زیادہ سے زیادہ اعتماد پیدا کریں۔ اور جب تک ہر شخص یہ سمجھنے لگ جائے کہ یہ حکومت میری ہے اور میں حکومت

کے لیے ہوں اور میری بقا میرے ملک کی بقا ہے اس وقت تک ترقی کرنا ممکن نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں کہ آپ نے تین ہزار کھاد کے سینٹر ختم کر دیے کس کو نقصان پہنچا؟ آپ نے ملک کی کتنی خدمت کی؟ آپ نے کتنے آدمی بے روزگار کئے؟ کتنے مزدور بے روزگار کئے؟ کس ملک کی معیشت کو نقصان پہنچا؟ وہ مراکز آپ کے تھے۔ وہ لوگ آپ کے تھے۔ آپ نے آئین کے اندر روزگار فراہم کرنا رکھا ہوا ہے۔ آپ نے یہ کون سا معرکہ سر کیا ہے۔ آپ نے کھاد چھین لی۔ یہ کیا بڑا معرکہ حاصل کر لیا ہے۔ ایسے اقدامات نہیں کرنے چاہیں۔ آپ ان کو زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کریں۔ انہیں زیادہ سے زیادہ سہولتیں بہم پہنچائیں۔ ان کے اندر دلچسپی پیدا کریں۔ ان کے کاروبار کو بڑھائیں ان کی زرعی پیداوار کو بڑھائیں تو تب ہی ملک ترقی کرے گا۔ کاروبار ترقی کرے گا۔ زراعت ترقی کرے گی تو پاکستان ترقی کرے گا۔ پاکستان ترقی کرے گا تو عوام خوش حال ہو جائے گی۔ اور ہم کسی ملک کے محتاج نہیں رہیں گے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ واقعات کو دیکھیں کہ ہم نے 25 سال کے اندر کتنی ترقی کی ہے۔ زراعت کو کتنا نفع ہوا ہے۔ کتنا فائدہ ہوا ہے اور کتنا نقصان ہوا ہے۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جس طرح ہمسائے ممالک کو دیکھیں کہ ڈویلپمنٹ کارپوریشنیں بنائی جاتی ہیں وہاں تجربہ کے لیے بنائی جاتی ہیں۔ آپ کہیں نہیں دیکھیں گے کہ ایسی کارپوریشنیں اور اس قسم کی اجارہ داریاں حاصل کی ہوں۔ آپ کے لوگ بھوکے مر رہے ہیں۔ آپ ان کی روزی کے وسائل پر قبضہ کر رہے ہیں اور بھیک مانگنے پر مجبور کر رہے ہیں۔ یہ کیا ترقی ہے۔ یہ کیا خدمت ہے۔

ان الفاظ کے ساتھ میں استدعا کروں گا کہ اس کارپوریشن کا قیام کسی بھی حالت اور کسی بھی شکل میں ہمارے صوبے کے لیے۔ ہمارے صوبہ کی معیشت کے لیے۔ ہمارے صوبہ کے عوام کے لیے فائدہ مند نہیں ہے۔ آپ اس کارپوریشن کے قیام سے اس صوبہ کی تباہی کا ایک نیا دروازہ کھول رہے ہیں۔ اس کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔ یہ فائدہ نہیں پہنچائے گی۔ یہ نقصان پہنچائے گی

اور آپ نے اس قلیل عرصے میں اندازہ بھی کر لیا ہوگا ۔ اور اگر نہیں کیا تو آپ بنظر غائر اپنے مراکز میں دیکھیں ۔ وہاں کے حسابات دیکھیں ۔ کارپوریشن کا نظام دیکھیں اور اس کے بعد آپ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ واقعی یہ کارپورشن ہمارے لیے مضر ہے ۔ اسے آپ وقار کا مسئلہ نہ بنائیں بلکہ آپ اس صوبے کے عوام کی خاطر ۔ اس صوبے کے غریب عوام اور غریب کاشتکاروں کے پیش نظر اور غریب دکانداروں کے پیش نظر از راہ کرم ان کے لیے یہ موقع پیدا کریں اور اس کارپوریشن کے قیام کا نظریہ ختم کریں اور اس بل کو واپس لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ ہمارے سامنے جو بل اس وقت پیش کیا گیا ہے وہ ہمارے ملک کے ایک اہم ترین شعبے سے متعلق ہے اور وہ اہم ترین شعبہ زراعت ہے ۔ زراعت جس کی مسلسل ترقی کے بغیر ہمہ جہتی قومی ترقی کا تصور نہیں کیا جا سکتا ۔ زراعت ایک ایسا منبع ہے جس سے اقتصادیات کے چشمے پھوٹتے ہیں اور زندگی کے مختلف شعبوں میں مختلف قسم کی تبدیلیاں عمل میں آتی ہیں ۔ یہ ایک ایسی بنیاد ہے جس پر معیشت اور صنعت کا عظیم قصر تعمیر ہوتا ہے ۔ یہ ایک ایسا محور ہے جس پر معیشت کی پوری کائنات گھومتی ہے ۔ اس حساب سے یہ بل یقیناً ایک اہم ترین شعبے سے متعلق ہے ۔ جناب والا ۔ جب تک زرعی ترقی پر فکر و عمل کی تمام توانائیاں صرف نہ کی جائیں ہم اپنے ملک کے حال اور مستقبل کو بہتر بنانے کے خواب کو شرمندہ تعبیر نہیں کر سکتے ۔ جناب والا ۔ اس وقت خوردنی اجناس اور زرعی پیداوار بڑھانے کا مسئلہ ہماری سب سے زیادہ توجہ کا محتاج ہے ۔ ہم اس وقت بارش اور سیلاب کی تباہ کاریوں کے نتیجے میں اس مسئلہ کو اور زیادہ سنگین صورت میں دیکھ رہے ہیں اور اس وقت غذائی قلت ۔ سیلاب کی تباہ کاری اور خوفناک گرانی نے اس مسئلہ کے مختلف مظاہر کو ہمارے سامنے ایک نئی شکل میں پیش کیا ہے ۔ اس مقصد کے حصول کے لیے ہم دیکھ رہے ہیں کہ جو بڑی بڑی رکاوٹیں ہیں ۔ جو بڑے بڑے موانع ہیں ان میں چھوٹی ملکیتیں ۔ آلات کشاورزی کا قدیم ہونا اور زرعی سہولتوں کا فقدان بڑی نمایاں حیثیت رکھتے ہیں ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس وقت یہ ایسے موانع ہیں جنہیں دور کرنے

کے لیے یقیناً مختلف سطح پر کارروائیاں ہونی چاہئیں ۔ اس بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ اجتماعی زرعی ترقی اور غذائی خود کفالت کے لیے ان رکاوٹوں کو فوری طور پر دور کرنا ضروری ہی نہیں ہے بلکہ مشینی کاشت اور جدید سہولتوں کے ذریعے ہمارے لیے ایک نئے انقلابی پروگرام پر عمل کرنا بھی ضروری ہے ۔ اس ذہنی اور عملی پس منظر میں اس کارپوریشن کا قیام یقیناً خوش آئند ہو سکتا ہے لیکن ہم مقاصد کے اعتبار سے جب اس کی تہی دامنی کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں اس بات پر تعجب ہوتا ہے کہ ایک انتہائی اہم مسئلے ۔ ایک انتہائی بنیادی ضرورت اور ایک انتہائی اہم چیلنج کا سامنا کرنے کے لیے ہم نے ابھی تک اپنی سطحی سوچ کو ترک نہیں کیا ۔

جناب والا ۔ اس بل کے ذریعے جو بنیادی مقاصد ہمارے سامنے رکھے گئے ہیں ان میں سب سے بنیادی بات یہ کہی گئی ہے کہ اس کارپوریشن کے ذریعے زرعی اشیاء مثلاً بیج، کھاد ، جھشیم ، جراثیم کش ادویات ، جڑی بوٹیوں کو تلف کرنے والی ادویات ، زرعی مشینری اور اس کے فاضل پرزے اور دوسرا سامان فراہم کرنے ، ان کا ذخیرہ کرنے اور انھیں کاشتکاروں تک پہنچانے کا انتظام کیا جائے گا ۔ اس کے ساتھ ہی اس میں اور ایک مقصد یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ حکومت کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ کسی یا تمام زرعی اشیاء کے حصول ۔ ان کی بار برداری ۔ ان کی ذخیرہ کاری نیز کاشتکاروں اور حکومت کے محکمہ زراعت میں ان کی تقسیم کے لیے انتظامات کرے ۔ ایک اور مقصد کے تحت کارپوریشن کو یہ ذمہ داری سپرد کی جاتی ہے کہ وہ ترقی دادہ بیج فراہم کرے اور ایسے فارموں اور ایسی نرسریوں کو اپنے انتظام میں لے لے جن کے اچھا بیج پیدا کرنے کے لیے حکومت نے پہلے سے کچھ انتظامات کر رکھے ہیں ۔

جناب والا ۔ یہ وہ بنیادی مقاصد ہیں جن کے پیش نظر اس کارپوریشن کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے لیکن میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ مغربی پاکستان زرعی ترقیاتی کارپوریشن بھی نہ صرف یہ کہ انہی مقاصد کے ساتھ قائم کی گئی تھی بلکہ اس سے وسیع تر مقاصد کے لیے اس کا قیام عمل میں لایا گیا تھا ۔ موجودہ کارپوریشن صرف سیلائی کی کارپوریشن ہے اور ماضی کی کارپوریشن مرحوم کارپوریشن زرعی ترقیاتی کارپوریشن تھی ۔ اس اعتبار سے جو موجودہ بل ہے اس نے کارپوریشن کی مقصدیت اور افادیت کو محدود کر دیا ہے ۔

پہلے جو اجتماعی ترقی کا تصور کارپوریشن میں موجود تھا اسے اس موجودہ کارپوریشن سے خارج کرکے ہمارے نزدیک اسے زیادہ محل نظر بنا دیا ہے۔ جناب والا۔ اب یہ کارپوریشن صرف بیج اور کھاد کی فراہمی تک اپنا دائرہ عمل محدود رکھے گی اور اس طرح سے ہم ایک عظیم سرمایہ۔ ایک عظیم تنظیم اس مقصد کے لیے وقف کرکے اپنے قومی سرمائے کے ضیاع کا اہتمام کریں گے۔ جناب والا۔ یہ بات درست ہے اور میں اس کا اعتراف کرنا چاہتا ہوں کہ سیلاب اور بارش کی تباہ کاریوں کے نتیجے میں فوری طور پر بیج اور کھاد کی فراہمی کے جو انتظامات کیے جانے چاہئیں تھے اس میں اس کارپوریشن نے یقیناً ایک بنیادی کام کیا ہے اور مختلف سینٹروں کے ذریعے دیہات میں کھاد اور بیج کی فراہمی کا انتظام کرکے لوگوں کو ایک بنیادی سہولت فراہم کی ہے/لیکن جناب والا۔ یہ بات بھی یقیناً خوش آئند ہے۔۔۔۔

Sheikh Aziz Ahmad. I move that the question be now put.

مسٹر سپیکر۔ وہ آپ کی تعریف کر رہے ہیں اور آپ question put کر رہے ہیں۔

سید ثالث الوری۔ جناب والا۔ یہ بات بھی یقیناً اطمینان بخش ہے کہ گزشتہ سال کے مقابلے میں اس سال مختصر سے عرصے میں مقابلتاً فروخت کے اعداد و شمار بھی بہتر ہیں۔ یقیناً یہ پہلو اطمینان بخش بھی ہے اور خوش آئند بھی لیکن جناب والا۔ میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ صرف اس مقصد کے حصول کے لیے اتنی بڑی کارپوریشن کا جواز کسی طرح بھی پیدا نہیں کیا جا سکتا۔ ہم یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ اس سلسلے میں ابھی تک بیج کی تقسیم نہایت ناقص ہے۔ ابھی تک جن مقامات پر کھاد پہنچنی چاہیے تھی وہاں تک نہیں پہنچ سکی ہے کیونکہ یہ ابھی تک اپنے ایک محدود وسیلے کی بنیاد پر۔ اپنے مقصد کی بنیاد پر ان مقامات کا احاطہ نہیں کر سکتی جنہیں دور افتادہ کہا جاتا ہے۔

جناب والا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس کارپوریشن کے قیام کے ساتھ سب سے بڑا اعلان جو کیا گیا تھا وہ یہ تھا کہ اب کھاد کی تجارت کو یک طرفہ طور پر بلکہ ایک ہاتھ میں منتقل کر دیا جائے گا اور وہ ہاتھ کارپوریشن کا ہاتھ

ہوگا ۔ چنانچہ اس سلسلے میں مختلف حلقوں نے بنیادی طور پر یہ اعتراضات ضرور کیے اور یہ احتجاج ضرور کیا کہ ایک آزاد تجارت کو ایک سرکاری شعبے کی تحویل میں کیوں دیا گیا ہے لیکن کچھ حلقوں میں اس اعتبار سے اس کا ضرور خیر مقدم کیا گیا کہ کم از کم ایک اصول کی بنیاد پر ایک شعبے کو اپنا لیا گیا ہے ۔ لیکن بعد میں یہ اصول بھی مجروح ہو گیا ۔ یہ اصول بھی ترک کر دیا گیا اور وہاں جس ایک توقع کا اظہار کیا جا رہا تھا کہ اب اگر کھاد اور بیج کی تقسیم میں کوئی بدعنوانی ہوئی ۔ کوئی رشوت ستانی ہوئی ۔ کوئی بلیک مارکیٹ ہوئی تو اس کی ذمہ دار براہ راست کارپوریشن ہوگی اور اس طرح سے اس ملک سے ایک بدعنوانی کا اور ایک نئے شعبے کا خاتمہ ہو سکے گا ۔ لیکن ہم عملاً دیکھ رہے ہیں کہ پھر اصول کا خاتمہ کرکے پرائیویٹ طور پر کھاد کی تقسیم اور فروخت کی اجازت دے دی گئی ہے ۔ اب نتیجہ یہ ہے کہ پورا صوبہ دو عملی کا شکار ہے ۔ ایک طرف پرائیویٹ لوگ ہیں اور دوسری طرف حکومت ہے ۔ ان دونوں کے درمیان ایک مسابقت کی دوڑ جاری ہے جس میں حکومت کو بعض disadvantages کی وجہ سے یقیناً ناکامی ہوگی اور اس طرح ہمارے ملکی سرمائے پر بلا وجہ بوجھ پڑ جائے گا ۔ جناب والا ! ہم سمجھتے ہیں کہ حکومت اس ملک کی ترقی کے لیے جو فیصلے کرتی ہے وہ ہم سب کے لیے اجتماعی طور پر یقیناً بظاہر قابل قبول ہوتے ہیں اور اس میں ہمیشہ خوش اعتقادی کا جذبہ کارفرما ہوتا ہے ۔ لیکن آج ہم اپنی حکومت کے اعلانات اور فیصلوں کو عمل کی روشنی میں دیکھ رہے ہیں تو ہمیں بڑی مایوسی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ۔ وہ ایسے اعلان اور ایسے فیصلے نہ کیا کریں جس پر وہ عمل نہ کر سکیں ۔ اگر حکومت اس تجارت کو اپنی تحویل میں لینے کا عزم کرتی تھی تو اسے مکمل طور پر تحویل میں لینا چاہیے تھا ۔ اگر وہ ایسا نہیں کر سکتی تھی تو اسے اس قسم کے اعلانات سے اپنے ملک کے لوگوں میں بداعتمادی اور بے یقینی نہیں پھیلانی چاہیے تھی ۔

Sheikh Aziz Ahmad. Sir, the hon'ble member is repeating his arguments.

سید ثابش الوری : جناب والا ! اس وقت میں محسوس کر رہا ہوں کہ موجودہ حکومت کمزوروں کے سامنے طاقت ور بنی ہوئی ہے اور طاقت ور کے

سامنے کمزور بن کر ہمارے لیے ایک دو عملی کا نمونہ بن گئی ہے۔ ہم اس سلسلے میں بنیادی طور پر یہ یقین دہانی چاہتے ہیں کہ اگر حکومت نے اس ملک میں واقعی سوشلسٹ معیشت قائم کرنی ہے تو اسے ایک شعبے میں نہیں، بلکہ زندگی کے تمام شعبوں میں اپنے اس اصول کو رائج اور نافذ کرنا چاہیے۔ ورنہ آزاد مخلوط معیشت کا زبانی طور پر اقرار کرنا اور منشور میں سوشلسٹ نظام کا اصرار کرنا اور عملاً ایک کیپٹلسٹ نظام کی ترویج کرنا ہمارے لیے کسی طرح سے بھی سودمند ثابت نہیں ہو سکتا۔ جناب والا۔ کارپوریشن کے مقاصد اور دائرہ عمل کو اگر وسعت دی جائے تو پھر یقینی طور پر اس کے بہتر نتائج مرتب کیے جا سکتے ہیں۔ ورنہ محدود کام کے لیے لا محدود تنظیم اور لا محدود سرمایہ کسی طور پر بھی ہمارے لیے قابل قبول نہیں ہو سکتا۔

جناب والا! میں آپ کی خدمت میں اس سلسلے میں بعض گزارشات پیش کرنی چاہتا ہوں۔ کھاد اور بیج کی تقسیم کا کام پہلے ہی بڑے پیمانے پر امداد باہمی کی سوسائٹیوں کے سپرد ہے، پرائیویٹ ایجنسیاں قائم ہیں، فارم سروس سنٹر بھی کام کر رہے ہیں اور مختلف پرائیویٹ ادارے اس سلسلے میں لوگوں تک پہنچ کر اپنی بساط کے مطابق انھیں سہولتیں فراہم کر رہے ہیں۔ اگر صرف کھاد اور بیج کی فراہمی کا ہی کام تھا تو اس پر ایک کارپوریشن کے قیام کا اہتمام کرنے کے بجائے صرف سپاہ خدمت اور یونین کونسلوں کے سیکرٹریوں کے ذریعے، جن کی تعداد ہزاروں تک پہنچتی ہے، ہم یہ کام زیادہ بہتر طور پر کر سکتے تھے۔ اس وقت بھی ایک سنٹر میں ایک سپروائزر ہوتا ہے اور ایک سٹور کیپر۔ عام طور پر دیکھا جا رہا ہے کہ وہ دونوں یا تو غائب ہوتے ہیں یا عموماً ان میں یہ صلاحیت موجود نہیں کہ وہ لوگوں تک پہنچ سکیں، کیونکہ ان کا دیہات کے لوگوں سے براہ راست رابطہ نہیں ہوتا۔ اس کے مقابلے میں اگر یہی کام انھی علاقوں کی سپاہ خدمت اور یونین کونسلوں کے سیکرٹریوں کے سپرد کر دیا جاتا تو وہ مختلف یونین کونسلوں کی سطح پر ایسے ہی سنٹر قائم کرکے یہ خدمت انجام دے سکتے تھے۔ اس طرح کسی قسم کا کوئی بڑا سرمایہ خرچ کرنے کے بجائے الاؤنسز کے ذریعے یہ کام چلایا جا سکتا ہے۔ جناب والا! ہم سمجھتے ہیں کہ اگر موجودہ صورت میں اس کارپوریشن کو اس طرح سے قائم کرکے اس پر ایک نیا تجربہ کیا گیا تو یہ کسی

صورت میں بھی مفید اور قابل قبول نہیں ہو گا ۔ اس کے ذریعے کارپوریشن نہ صرف آزادانہ حق کو سلب کرے گی بلکہ سوشلسٹ بنیادوں پر تجارت کو منجمد کرنے یا اسے فروغ دینے کا جو تصور ہے ، وہ بھی مکمل نہیں ہو سکے گا ۔ جناب والا ! محدود مقصد کے لیے کارپوریشن کے قیام کا تجربہ ناکام ہو چکا ہے اور اگر اس کا قیام ناگزیر ہے تو پھر اسے وسعت دے کر صرف سپلائی کی حد تک نہیں ، بلکہ ترقیاتی کارپوریشن کی صورت دینی ہوگی تاکہ اس کے ذریعے تمام زرعی ضرورتوں کا اہتمام کیا جائے ، زرعی مشینری کرائے پر دی جائے ، ٹیوب ویل نصب کرانے کا وسیع پیمانے پر اہتمام کیا جائے ، زرعی پیداوار کو بہتر قیمت اور مارکیٹنگ کی سہولتیں فراہم کی جائیں اور زرعی ترقی کے مخصوص تحقیقاتی اور عملی منصوبوں کو زیر عمل لانے کا اہتمام کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید صاحب ! آپ کس موضوع پر بول رہے ہیں ؟

سید قابض الوزی ۔ میں عرض کر رہا ہوں کہ اس کارپوریشن کو صرف سپلائی ہی کی کارپوریشن نہیں ہونا چاہیے ، بلکہ سپلائی اور ترقیاتی کارپوریشن ہونا چاہیے ، کیونکہ صرف سپلائی کرنے کا کام اتنا محدود ہے کہ اس کے لیے اتنے بڑے سرمائے ، اور اتنی بڑی تنظیم کی ضرورت نہیں ۔ اگر ہم اس کے مقاصد کو وسعت دے کر اسے ترقیاتی کام پر بھی حاوی کر دیں تو یقیناً اس کے نتائج موجودہ صورت سے بہت بہتر ہو سکتے ہیں ۔ جناب والا ! ہمارے ملک کی زراعت کا شعبہ پیداوار میں کمی کے مسئلے سے دوچار ہے ۔ اگرچہ ترقی دادہ بیج ، کھاد اور جراثیم کش ادویات کے ذریعے ترقیاتی کام اس سلسلے میں یقینی طور پر ہوا ہے اور پیداوار کی شرح اور تناسب میں کچھ اضافہ ہوا ہے ، مگر سرکاری اعتراف کے مطابق 71 ۔ 1970ء سے آگے اس سلسلے میں ابھی تک مزید ترقی نظر نہیں آتی ۔ جناب والا ! یہ میرا دعویٰ نہیں ، بلکہ یہ سرکاری اعتراف ہے جو ان کی ہی ایک کتاب "پنجاب ڈویلپمنٹ ریویو اینڈ پراسپکٹس" کے 1972ء کے ایڈیشن میں کیا گیا ہے ۔ جناب والا ! یہ کارپوریشن مغربی پاکستان کی سطح پر سال ہا سال سے قائم تھی اور اب بھی اس کا نظام چند مہینے پہلے تک اسی نہج پر چل رہا تھا اور لاکھوں روپیہ اس پر صرف کیا گیا ہے ، لاکھوں افراد کو اس پر متعلق کیا گیا ہے ، مگر حکومت کا پلاننگ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ اعتراف کرتا ہے اور وہ ان الفاظ میں ، جن کا میں

یہاں مختصر طور پر ذکر کرتا ہوں ، اعتراف کرتا ہے :

> It appears that the tempo of growth in the crop sector is losing its momentum. So far new technology has been adopted mainly by the big and medium farmers and the small farmers could not participate in this programme due to the resource constraint. Fertilize survey conducted by the Planning and Development Department in 1970 shows that 80% of the farmers not using chemical fertilizers were with the land holding upto 5 to 12 acres. Similarly, during 1968-69 it was discovered that only 6% tractors and 7% tubewells were operative by farmers with land holding up to 25 acres.

جناب والا ! میں یہ حوالہ اس لیے یہاں دینا چاہتا ہوں کہ اس کارپوریشن کو جن مقاصد کے لیے قائم کیا گیا تھا یہ رپورٹ اس کا اعتراف کرتی ہے کہ وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکی ۔ اس کی ناکامی کی وجوہ بالکل ظاہر ہیں ۔ اس کی وجوہ یہ ہیں کہ ہم نے ہر معاملے میں سرکاریت اور نوکر شاہی کو مسلط رکھنے کا اصول ابھی تک اپنا رکھا ہے اور آزادانہ مسابقت کا جو تجربہ مختلف ملکوں میں کامیاب ہوا ہے یا ہمارے ملک میں بھی کامیاب ہوا ہے ، اس کو ہمیشہ اس لیے ترک کیا ہے کہ صرف چند افسر اپنی ترقی کے لئے مواقع پیدا کرنے کے لیے اس قسم کی منصوبہ سازی کرتے رہتے ہیں ۔ جناب والا ! اس صورت حال کا نتیجہ یہ ہے کہ اب بڑے اور چھوٹے کاشتکاروں کی آمدنیوں میں تفاوت بڑھتا جا رہا ہے اور اس تفاوت کے نتیجے میں بے انتہا انقلابی تحریکوں کے جنم لینے کا امکان پیدا ہو گیا ہے ۔ اس لیے اس بات کی ضرورت ہے کہ اگر ہم واقعی دیانت و اخلاص کے ساتھ اصلاح احوال چاہتے ہیں ۔ اگر ہم واقعی زرعی ترقی کا پروگرام رکھتے ہیں ۔ اگر ہم واقعی کاشتکاروں کو بنیادی سہولتیں دینا چاہتے ہیں اور اس چیلنج کو قبول کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں ایسی کارپوریشنیں بنانا ہوں گی جو اپنے اندر ایک اجتماعی منصوبہ بندی کے ذریعے پورے صوبے کی بنیادوں پر کام کرنے کی صلاحیت رکھتی ہوں ۔ جناب والا ۔ اگر ہم اب بھی کاشتکاروں کو زرعی سہولتیں دیں ۔ قرضے جاری کریں ۔

inputs کریں اور انہیں marketing کے لیے facilities دینے کے لیے تیار ہوں تو اس کارپوریشن کو زیادہ وسیع بنیادوں پر قائم کرکے اسے عوام کے لیے 10 سے 85 فیصدی فاقہ زدہ اور مفلوک الحال آبادی کے لیے قابل قبول بنایا جا سکتا ہے ۔ جناب والا ۔ کارپوریشنوں کی افسوس ناک تاریخ ہمارے سامنے ہے اس سے پہلے جتنے ادارے بھی قائم کیے گئے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید صاحب یہ بات تو آپ پہلے بھی کہہ چکے ہیں جس میں ویسٹ پاکستان کا بھی ذکر آ گیا تھا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ہمیں اس افسوس ناک تاویل سے عبرت حاصل کرنا ہوگی اور اس غریب قوم کو قومی سرمائے کے ضیاع کے تجربے کی عیاشی سے نجات دلانا ہوگا ۔ اس لیے کہ ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ اس سے پہلے جتنی بھی کارپوریشنوں کو کروڑوں روپے کے خرچ سے قائم کیا گیا وہ کارپوریشنیں اپنے مقصد میں ناکام رہیں اور وہ اس لیے ناکام رہیں کہ اس میں عوامی افادیت اور قومی مقصدیت کو ہمیشہ اوجھل رکھ کر صرف چند لوگوں کو ملازمتیں دینے کے لیے ان کے قیام کا اہتمام کرنا پڑا ۔ جناب والا ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر ہم واقعی اس کارپوریشن کو سرکاری اور قومی سطح پر کوئی مثال بنانا چاہتے ہیں تو اس کی منصوبہ بندی کے لیے ہمیں از سر نو ایسے ماہرین کی خدمات حاصل کرنا ہوں گی جو ماضی اور حال کے تجربوں سے مستقبل کا صحیح جائزہ اور صحیح پروگرام ترتیب دے سکیں ۔ موجودہ صورت میں یہ کارپوریشن ان مقاصد اور افادیت سے قطعی طور پر ہم آہنگ نہیں جن کے لیے یہ قائم کی جا رہی ہے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر کارپوریشن کا قیام ضروری ہے تو اس کو از سر نو ترتیب دینے کے بعد اس ہاؤس میں پیش کیا جانا چاہیے تاکہ لوگوں میں اعتماد بھی بحال ہو ۔ تاکہ لوگ زیادہ سے زیادہ دلجمعی اور یکسوئی کے ساتھ حکومت حکومت کے پروگراموں میں حصہ بھی لے سکیں ۔ اگر حکومت پر اعتماد ختم ہو گیا ۔ اگر حکومت کے فیصلوں اور یقین دہانیوں پر لوگوں نے یقین کرنا چھوڑ دیا تو یاد رکھیے کہ اس ملک میں اور خاص طور پر اس ملک کے سب سے بڑے صوبہ پنجاب میں ہمارے مستقبل کی تباہی سے کسی صورت میں بھی نہیں بچایا جا سکے گا ۔ کارپوریشن پہلے بھی ناکام ہوئی ہیں اور کارپوریشنیں اب بھی ناکام

ہوں گی لیکن اگر اس میں لوگوں کو زیادہ سے زیادہ participate کرنے کا موقع دیا گیا تو پھر وہ نئے اعتماد کے ساتھ اور نئے عزم کے ساتھ اپنی زرعی معیشت کو استوار کر سکیں گے۔ موجودہ بل پر مجھے ایک سب سے بڑا اعتراض یہ ہے کہ اس میں عوام کے نمائندوں کو کوئی نمایاں جگہ نہیں دی گئی اور بنیادی طور پر اس کی پوری تنظیم پر افسران کا قبضہ ہے جو پہلے بھی عوام سے دور رہ کر ایسی منصوبہ بندی کرتے رہیں جنہوں نے عوام اور حکومت کے درمیان خلیج حائل رکھی ہے۔ اور اب بھی اس بل کے ذریعے ان کو مناسب نمائندگی دینے کا اہتمام نہیں کیا گیا اور جب تک یہ اہتمام نہیں کیا جائے گا۔ اس وقت تک اصلاح احوال کی ساری صورتیں تشنہ رہیں گی۔

مسٹر سپیکر ۔ وزیر زراعت۔

وزیر زراعت ۔ جناب والا ۔ فاضل ارکان نے جس طرح principles discuss کیے ہیں اور خاص طور پر فاضل رکن ~~جناب محمد یوسف خان صاحب~~ نے طنزیہ انداز میں یہ کہا ہے کہ جی بڑا تیر مارا ہے ۔ اب ڈپو کھل گئے ہیں وہاں پر لوگوں کو کھاد مل رہی ہے ۔ اس سے پہلے بھی تو تین ہزار ڈپو تھے اب 565 ہیں ۔ لوگوں کا یہ ہو گیا ہے وہ ہو گیا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ میں اس سے پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ڈپو پہلے تھے ان کی تعداد سے متعلق بھی میں یہ نہیں کہتا کہ تین ہزار تھے یا نہیں تھے ۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ عوام کی بات کرنے والے ان لوگوں کے حقوق کو defend کر رہے ہیں اور protect کر رہے ہیں جنہوں نے سمگلنگ کی ہے ۔ تجربہ شاہد ہے اس بات کا کہ کارپوریشنیں فیل ہو گئیں ۔ کارپوریشنوں نے روپیہ لوٹ لیا اور کارپوریشنیں اتنے کروڑ روپیہ کھا گئیں ۔ ایسا ہوگا ۔ لیکن تجربہ شاہد ہے اس بات کا بھی ہے کہ جس پرائیویٹ ٹریڈ کا یہ ذکر بار بار کرتے ہیں ۔ جس پرائیویٹ ٹریڈ کو defend کرتے ہیں وہ در اصل پرائیویٹ ٹریڈ نہیں ہے ۔ بلکہ میں تو یہاں تک کہوں گا کہ اس پرائیویٹ ٹریڈ کو protect کرنے کا مطلب بلیک مارکیٹ کرنے والوں اور سمگلنگ کرنے والوں کو protect کرنا ہے ۔ یہ درست ہوگا کہ اس سے پہلے تین ہزار ڈپو تھے لیکن وہ ڈپو کہاں تھے ؟ ان کا کوئی مفاد عوام تک نہیں پہنچا ۔ ان لوگوں تک نہیں پہنچا جن کے حقوق کی بات آج آپ کرتے ہیں ۔ حقائق

کو مد نظر رکھ کر اگر آپ کارپوریشن پر تنقید کریں تو میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ کارپوریشنیں جتنی بھی بنیں ۔ کارپوریشنوں نے جو کچھ بھی کیا وہ عوام کے مفاد میں نہیں تھا ۔ وہ عوام کے مفاد کے خلاف کیا لیکن سوال یہ ہے کہ یہ کارپوریشنیں جو بھی بنیں جو بنائی گئیں وہ اس نظام میں بنیں جس نظام کو ختم کرنے کے لیے ہم اگر سوشلزم کا ذکر کرتے ہیں تو اس کی مخالفت ہوتی ہے اور اگر ہم پرائیویٹ ٹریڈ کی بات کرتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ آپ نے تو سوشلزم کا وعدہ کیا تھا ۔ آپ سوشلزم نہیں لا رہے اور جب لاتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ آپ سوشلزم کیوں لا رہے ہیں اب تو پرائیویٹ ٹریڈنگ ہونی چاہیے ۔ جہاں نیشنلائزیشن کا ذکر آتا ہے تو وہاں کہتے ہیں کہ نیشنلائزیشن ہونی چاہیے اور جب کرتے ہیں تو کہتے ہیں آپ نے تو یہ کہا تھا کہ صرف ایک فیکٹری نیشنلائز کریں گے اس کے بعد دوسری کو تو ہاتھ نہیں لگائیں گے ۔ ارے سوال یہ نہیں ہے کہ ہم نیشنلائزیشن کوئی اس وجہ سے کر رہے ہیں کہ ہم اس سے کوئی فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں ۔ ہمیں کوئی فائدہ ہے ۔ سوال اس بات کا نہیں ہے کہ سوشلزم اس لیے لا رہے ہیں کہ مجھے کوئی فائدہ ہے یا میری پارٹی کو فائدہ ہے ۔ کیا آپ اس سے یہ اندازہ یا نتیجہ اخذ کرنا چاہتے ہیں ۔ جب آپ یہ کہتے ہیں کہ یہ کارپوریشنیں تو فیل ہو چکی ہیں اس کا تجربہ اب نہیں کرنا چاہیے ۔ نیا تجربہ کیوں کرتے ہیں ۔ exchequer پر بوجھ ہے ۔ exchequer پر بوجھ پڑے گا ۔ عوام کا نقصان ہوگا ۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ٹھیک ہے exchequer پر بوجھ پڑے گا ۔ نیشنلائزیشن نہیں ہونی چاہیے ۔ آپ کے خیال کے مطابق یہ سب کچھ نہیں ہونا چاہیے ۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جب آپ عوام کی بات کرتے ہیں جب آپ عوام کا نام لیتے ہیں تو پھر عوام کی بھلائی کے لیے خواہ نیشنلایزیشن ایک فیکٹری کی کرنا ہو دو کی کرنا ہو ۔ جب یہ تجربہ میں ثابت ہو کہ فلاں سیکٹر میں پرائیویٹ ٹریڈ جو ہے وہ فیل ہو چکی ہے ۔ ناکام ہو چکی ہے ناکارہ ہو چکی ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہونا چاہیے کہ ہم کوئی تجربہ نہ کریں ۔ ہمیں ان کو ان کے حال پر نہیں چھوڑ دینا چاہیے ۔ ہمیں یہ نہیں کہنا چاہیے کہ بھئی اب چونکہ پرائیویٹ ٹریڈ چل رہی ہے ہم تو اس کو ہاتھ نہیں لگائیں گے ۔ کیونکہ ہم پر الزام یہ آئے گا کہ ہم چونکہ نیشنلائزیشن کا وعدہ یہ کر چکے ہیں کہ اس سے آگے نہیں چھیڑیں گے اس لیے ہم نہیں کرتے ۔

میں جناب سپیکر ۔ آپ کی وساطت سے یہ پوچھوں گا کہ ٹھیک ہے قیمت بڑھی ہے ۔ قیمت 45 روپے سے 56 روپے ہوئی ہے 52 روپے ہوئی ہے لیکن کیا یہ کارپوریشن نے کی ہے ۔ کیا یہ اس وجہ سے ہوئی ہے کہ پنجاب میں ایک بل ایسا آ رہا ہے جس کو آپ نے اس ہاؤس میں ایکٹ بنانا ہے ۔ سوال یہ نہیں ہے ۔ سوال یہ ہے کہ قیمت بڑھی ہے ۔ قیمت آگے گئی ہے لیکن قیمت بڑھنے کے باوجود اگر چیزیں عوام تک مہیا نہ کی جائیں تو اس کی implementation کی ذمہ داری ہماری ہے ۔ ایک طرف یہ کہتے ہیں کہ ذمہ داریوں سے بھاگتے ہیں ۔ ذمہ داریاں نہیں لیتے ۔ ذمہ داریاں قبول نہیں کرتے اور دوسری طرف جب ہم ذمہ داریاں قبول کرتے ہیں ۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں کو یہ کہیں کہ بھائی ڈپو ہم خود چلا رہے ہیں ۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے اگر اس میں کوئی ہیرا پھیری ہوگی ۔ اس میں اگر بلیک ہوگی ۔ اس میں اگر سمگلنگ ہوگی تو پھر کوئی جواز اس بات کا نہیں ہوگا کہ غریب عوام کو ہم یہ کہہ سکیں کہ چونکہ یہ تو انتظام ہی داؤد کارپوریشن کا تھا اس لیے ہماری ذمہ داری کیا ہے ؟ ہم یہاں ہاؤس میں کیا باہر عوام کے سامنے ، یہاں اس ایکٹ کے ذریعے تمام تر ذمہ داریاں قبول کرتے ہیں ۔ اور یہ ذمہ داری اپنے ذمہ لیتا ہوں کہ ہم عوام میں کھاد کو تقسیم کریں گے ۔ تجربہ کس لیے ناکام ہوا تھا ؟ تجربہ اس لیے ناکام نہیں ہوا تھا کہ ایکٹ برا تھا ۔ تجربہ اس لیے ناکام نہیں ہوا تھا کہ کارپوریشن کے رولز میں جو کچھ لکھا گیا تھا وہ عوام کے مفاد کے خلاف تھا ۔ اس سے پہلے بھی بہت سے تجربے ناکام ہوئے تھے آپ نے اس اسمبلی میں کتنے قانون بنائے ہوں گے ۔ میں یہ کہتا ہوں کہ جن قانون کی آپ support بھی کریں ۔ جن قانون کے بارے میں آپ یہ کہیں کہ یہ لاء جو حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب فاضل رکن پیش کر رہے ہیں وہ صحیح ہے ۔ من و عن صحیح ہے ۔ لیکن سوال یہ نہیں ہے کہ قانون ناقص تھا ۔ سوال یہ نہیں تھا کارپوریشنوں کے قانون غلط تھے ۔ سوال implementation کا تھا ۔ سوال execution کا تھا جو اس معاشرہ میں ، اس نظام میں ان لوگوں کے ہاتھ میں تھا جن کو آج آپ protect کرتے ہیں اور defend کرتے ہیں ۔ ان کے cause کو plead کرتے ہیں ۔ میں یہ کہتا ہوں کہ بات تو آپ بڑے جوش سے ، جذبے سے اور طنز سے کرتے ہیں لیکن اپنے دل میں ، اپنے دماغ

میں ، اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں کہ کیا آپ نے ان لوگوں کے cause کو یہاں plead نہیں کیا جنہوں نے ان لوگوں کی تجوریوں کو لوٹا اور غریب کسانوں پر کوئی چیز مہیا نہ ہونے دی ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا ۔ یہ درست ہے کہ غلطیاں ہو سکتی ہیں ۔ یہ درست ہے کہ کل کو یہ ثابت ہو سکتا ہے کہ implementation میں ہم نے غلطیاں کی ہوں ۔ انہوں نے بھی کوتاہیاں کی تھیں ۔ انہوں نے بھی غلطیاں کی تھیں ۔ ہم فرشتے نہیں ہیں لیکن جب ہم یہ ذمہ داری قبول کرتے ہیں کہ ہم distribution کریں گے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ عوام کے سامنے خود اپنے آپ کو جواب کے لیے رکھیں گے اور محاسبہ کے لیے رکھیں گے اور جواب دہ ہوں گے ۔ کارپوریشن کے بارے میں جہاں ایک طرف یہ کہا گیا ہے کہ یہ تو سب کچھ اپنے قبضہ میں لے رہے ہیں دوسری طرف تضاد بیانی کا یہ حال ہے کہ اس لمحہ یہ کہا جاتا ہے کہ ٹھیک ہے اگر آپ نے لینا ہے تو پھر implement بھی آپ کریں ۔ development کا کام بھی آپ کریں ۔ لوگوں کو ٹریکٹر اور ٹیوب ویل بھی آپ مہیا کریں ۔ ایک طرف بے اعتمادی کا یہ حال ہے کہ پہلے condemn کیا جاتا ہے اور اس لمحہ یہ بات کہی جاتی ہے کہ یہ سارے کا سارا کاروبار خود لیں اور خود چلائیں ۔

میں یہ گزارش کروں گا ۔ جناب سپیکر ۔ کہ اس ایوان میں جہاں یہ بار بار کہا گیا ہے کہ عوام کا اعتماد اٹھ گیا ۔ عوام کا اعتماد اٹھ رہا ہے ۔ میں یہ دعویٰ سے کہتا ہوں کہ عوام کا اعتماد پہلی حکومتوں نے اٹھایا تھا ۔ اس نظام نے اٹھوایا تھا جس کی cause کو آپ plead کرتے ہیں ۔ عوام کا اعتماد اس لیے اٹھ گیا تھا کہ آپ نے ہی ایوانوں میں بیٹھ کر ان کارپوریشنوں کے قانون بنائے تھے جنہیں ہم نے condemn کیا ہے اور اس کی جگہ ایک نیا لاء اور قانون آپ کی تقلید کے بعد بنایا ہے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا ۔ عوام کا اعتماد اگر اٹھ گیا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوگا کہ ہم یہ کہیں کہ چونکہ عوام کا اعتماد اٹھ گیا ہے ۔ اسلیے ہاتھ پر ہاتھ رکھکر

بیٹھ جائیں ۔ ہم تو کسی چیز کو ہاتھ نہیں لگائیں گے ۔ مگر ڈرنا تو ہمیں چاہیے خوف تو ہمیں ہونا چاہیے کہ ہم تو آسانی سے کہہ سکتے ہیں کہ بھئی ! ہمارا کیا قصور ہے ۔ یہ تو داؤد کارپوریشن والوں نے گھپلا کیا ہے ۔ یہ تو فلاں نے گندا کیا ہے ۔ لیکن ہم ڈرتے نہیں ہیں ہم تو عوام کا اعتماد بحال کرنا چاہتے ہیں اور ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ ہم یہ چیلنج قبول کرتے ہیں کہ ہم اپنے اوپر ذمہ داری اس لیے لیتے ہیں کہ اگر کل کو کوئی قصور ہوگا ۔ کوئی نقص ہوگا تو ہم عوامی نمائندے ہیں ہم عوام کی عدالتوں میں جائیں گے اور اگر ہم نے کارپوریشنز بھی فیل کر دیں تو ہمارے گریبان ضرور پکڑیں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا ۔ اعتماد کی بات جب فاضل رکن کرتے ہیں تو بہت خوشی ہوتی ہے ۔ عوام کی بات جب فاضل اراکین کرتے ہیں تو انتہائی مسرت ہوتی ہے جب یہ کہتے ہیں کہ عوام ٹیکسوں کے بوجھ کے نیچے پس گئے ہیں ۔ exchequer پر بوجھ پڑے گا ۔ تو نہایت خوشی کی بات ہے ۔ کیا فاضل اراکین نے یہ بھی سوچا ہے کہ وہ جن لوگوں کے حقوق کی protection کرتے ہیں انہوں نے کھاد تو کیا ، بیج تو کیا ، دنیا کی کوئی چیز ان غریب کسانوں تک نہیں پہنچائی تھی ۔ مجھ پر افسوس کرتے ہیں ۔ میں بڑے فخریہ انداز میں کہتا ہوں اور مجھے فخر ہے اس بات پر کہ ہم نے یہ کھاد اور بیج ان غریب کسانوں تک پہنچائی ہے جن کو کبھی نصیب نہیں ہوتی تھی ۔ آپ مہنگی کی بات کرتے ہیں آپ تقاوی کی بات کرتے ہیں ۔ میں یہ کہتا ہوں کہ مہنگی اور تقاوی کا تو کیا ذکر آپ کو اس وقت کا تو اندازہ نہیں جب 50 آدمیوں سے انگوٹھے صرف اس لیے لگوا لیے جاتے تھے کہ کھاد ان کو مہیا کی جائے گی ۔ بیج بینک سے ان کو مہیا کیا جائے گا ۔ بینک سے ان کو قرضہ لے کر دیں گے ۔ اور جب پانچ سال کا عرصہ گزرتا تھا تو ان کے گھروں میں نوٹس آتا تھا کہ ان کو یہ پیسے ادا کرنے ہیں ۔ نہ ان تک کبھی کھاد پہنچی تھی نہ کبھی بیج ۔ لیکن وہ پہلے ان کو دینے پڑتے تھے ۔ آج اگر ہم یہاں پہنچتے ہیں تو یہ کھاد ، بیج اور تقاوی ان کے گھر پر لے گئے ہیں اور صحیح آدمی کو اس کا حق دیا جا رہا ہے ۔ تو آپ پھر اس انجام پر protest کر رہے ہیں ۔

جناب والا ۔ بیج کے بارے میں جہاں یہ کہا گیا ہے کہ ایک جگہ سے نکال کر دوسری جگہ رکھ دیا جا رہا ہے اور مولوی کی مثال دی ہے ۔ میں یہ کہوں گا کہ ٹھیک ہے جناب والا ۔ یہ بڑے جوش و خروش کے کسانوں کی ، مزدوروں کی ، غریب کی بات کرتے ہیں اور جب حقوق کی بات آتی ہے ۔ حقوق کے protection کی بات آتی ہے تو اس کو in between the lines نہیں پڑھتے اور کوشش یہ کرتے ہیں کہ نام ان کا لیا جائے اور حفاظت ان کی کی جائے ۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ٹھیک ہے آپ defend کریں ان لوگوں کو ۔ وہ کوئی گناہ نہیں کرتے وہ کاروبار کرتے ہیں ۔ ان کا یہ حق بنتا ہے ۔ ہم ان کو حق دیتے ہیں ۔ آپ کا آئین ان کو حق دیتا ہے اور آپ ان کو defend کرتے ہیں لیکن اس وقت تک ، اس حد تک جب تک انہوں نے آپ کی امداد کی ہے ۔ آپ نے اور ان غریب عوام کے حقوق کی protection کی ہے جن کے ذریعہ آپ بھی اس ایوان میں آئے ہیں اور جن کے ذریعہ ہم بھی اس ایوان میں آئے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ میں ان گزارشات کے ساتھ یہ کہوں گا کہ تجربہ پہلے بھی ہوا تھا تجربہ اب بھی ہوگا اور صرف یہ نہیں ہے کہ پنجاب سے ہم کو بھی پیار ہے اور پنجاب سے نہ صرف پیار ہے بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ پنجاب رہے گا تو ہم رہیں گے ۔ پنجاب رہے گا تو پاکستان رہے گا ۔ اس لیے پنجاب کے حقوق کی بات صرف آپ ہی نہیں کر سکتے ہیں ۔ ہم بھی کر سکتے ہیں ۔

Mr. Speaker: The time is extended by other two minutes.

وزیر زراعت ۔ جناب والا ۔ میں کہوں گا کہ تجربہ نہ صرف یہاں پنجاب میں ہو رہا ہے تجربہ کرنا ہوگا اور تجربہ اس لیے کرنا ہوگا کہ جو خامیاں تھیں جو کوتاہیاں تھیں ان کو ختم کیا جائے اور نیا قانون اس لیے لایا جائے ۔ کہ پچھلی تمام خامیوں کو ختم کیا جائے ۔ اگر اس میں خامیاں ہوں گی ، اگر ہم بھی جامع قانون نہیں بنا سکیں گے ، اگر ہم بھی ایک ایسا کامیاب ادارہ نہیں بنا سکیں گے جو کامیاب ہو سکے تو کیا کل کو ہم نے کوئی ایسا قانون پاس کر لیا ہے کہ آگے اسمبلیاں نہیں ہوں گی ۔ پھر اسمبلیاں آئیں گی ۔ پھر ایوان آئیں گے ۔ پھر ممبر آئیں گے ۔ نئے قانون بنیں گے ۔ نئے تجربے

ہوں گے۔ پاکستان کی خوشحالی کے لیے آگے بڑھنا ہوگا۔ نئے تجربے کرنے ہونگے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کارپوریشن کے تحت جتنے بھی قانون بنیں گے نئے بنیں گے اور ان میں کامیابی و کامرانی ہوگی۔

مسٹر سپیکر۔ اب سوال یہ ہے:

کہ مسودہ قانون ایگریکلچرل سپلائیز
کارپوریشن پنجاب مصدرہ 1973ء کو
فی الفور زیر غور لایا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Speaker: The House is adjourned till 8-30 A.M. to-morrow.

(اسمبلی کا اجلاس 27 نومبر 1973ء بروز منگل ساڑھے آٹھ بجے صبح تک کے لیے ملتوی ہو گیا)۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

چھٹی صوبائی اسمبلی پنجاب کا چھٹا اجلاس

منگل - 27 نومبر 1973ء
(سہ شنبہ 2 ذیقعد 1393ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ساڑھے آٹھ بجے صبح منعقد ہوا۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ
كُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ
تُوْقِنُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ وَاَنْهٰرًا ؕ وَمِنْ
كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیْهَا زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ یُغْشِی الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ؕ اِنَّ فِیْ
ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝

• پارہ ۱۳ • رکوع ۷ • آیات ۲/۳ •

اللہ وہی تو ہے جس نے ستونوں کے بغیر جیسا کہ تم دیکھتے ہو اونچے آسمان بنائے، پھر عرش پر متمکن ہوا اور سورج و چاند کو تمہارے لئے کام پر لگا دیا۔ ہر ایک مقررہ وقت کے مطابق گردش کر رہا ہے وہی (دنیا کے) تمام کاموں کا انتظام کرتا ہے (اسی طرح) وہ اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کرتا ہے، تاکہ تم اپنے پروردگار کے روبرو جانے کا یقین کرو۔ اور وہی تو ہے جس نے زمین کو پھیلا دیا اور اس میں پہاڑ اور دریا بنائے اور ہر طرح کے پھلوں کی دو دو قسمیں بنائیں اور وہی رات کو دن کا لباس پہناتا ہے، بلاشبہ اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔

وما علینا الا البلاغ

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

تبی سر تا شکر درہ سڑک کی تعمیر

*3933 - **مسٹر ناصر علی خان بلوچ** - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ تحصیل عیسیٰ خیل ضلع میانوالی میں کالا باغ تا شکر درہ کچی سڑک کی حالت نا گفتہ بہ ہے -

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ سڑک کا وہ ٹکڑا جو کالا باغ سے تبی سر تک ہے - گاڑیوں کی آمدو رفت کے لئے موزوں ہے لیکن اس سڑک کا وہ ٹکڑا جو تبی سر سے شکر درہ تک ہے کی ابھی تک تعمیر شروع نہیں کی گئی حالانکہ اس کی - منظوری ہو چکی ہے -

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت تبی سر تا شکر درہ براستہ ٹولہ بھنگی خیل سڑک کی تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر ایسا ہے تو کب تک - اگر نہیں تو اس کی کیا وجہ ہیں ؟

وزیر قانون (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) - (الف) جی نہیں -

(ب) - کالا باغ سے تبی سر تک سڑک کی حالت تسلی بخش ہے اور آمدو رفت کے لئے موزوں ہے - مذکورہ سڑک کے ٹکڑے از تبی سر تا شکر درہ کی تعمیر کی منظوری تا حال نہیں ہوئی ہے لہذا اس کی تعمیر شروع نہیں کی گئی -

(ج) حکومت تبی سر - شکر درہ براستہ ٹولہ بھنگی خیل سڑک کی تعمیر کا فی الحال کوئی ارادہ نہیں رکھتی -

———

گجرات براستہ موضع واسو منڈی بہاؤالدین سڑک کو پختگی

3955 - چوہدری لال خان - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ گجرات سے ایک سڑک براستہ موضع واسو منڈی بہاؤالدین جاتی ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ سڑک کو بنے ابھی دو سال بھی نہیں ہوئے مگر وہ بالکل ٹوٹ چکی ہے ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کو دوبارہ پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر قانون (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) و (ج) گجرات سے ایک سڑک تین حصوں پر مشتمل براستہ موضع واسو ۔ منڈی بہاؤالدین جاتی ہے ۔

اس سڑک کے تین حصے ہیں ۔

(1) گجرات ۔ منڈی بہاؤالدین سڑک کے میل 42/4 (موضع سوہاوہ بولائی) تک محکمہ ہائی ویز کی پختہ سڑک ہے اور اس کی حالت بالکل ٹھیک ہے ۔

(2) میل نمبر 42/4 (موضع سوہاوہ بولائی) سے واسو تک اینٹوں کی سولنگ والی سڑک محکمہ ہائی وے نے شوگر مس کے فنڈ سے تعمیر کی ہے ۔ جو ٹھیک حالت میں ہے ۔

(3) موضع واسو سے منڈی بہاؤالدین تک ڈسٹرکٹ کونسل کی سڑک ہے جس کے بارے میں محکمہ ہائی وے ذمہ دار نہیں ۔

تحصیل پھالیہ ضلع گجرات کے گاؤں چک رائب سے کٹھالہ سیدان نئی سڑک کی تعمیر

***3988—چوھدری امان اللہ لک** - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائینگے -

(الف) کیا تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں واقع گاؤں چک رائب کے قریب نہر کے پل سے کٹھالہ سیدان تک سڑک بنائے جانے کی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مجوزہ سڑک کی کیا ضرورت ہے جب کہ اس کے ساتھ تھوڑے ھی فاصلہ پر جرنیلی سڑک اور ایک کچی سڑک موجود ہے -

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ اس علاقہ کی زمین زرخیز ہے - اور اس علاقہ کے کاشتکار شدید احتجاج کر رہے ہیں - کہ یہاں سڑک نہ نکالی جائے لیکن عوام کے مطالبہ کو یکسر نظر انداز کیا جا رہا ہے -

(د) کیا وزیر موصوف یہ بتا سکیں گے کہ اس زیر تجویز سڑک کے تحت کل کتنا رقبہ متاثر ہوگا اور اس کی کل مالیت کیا ہوگی -

(ھ) کیا حکومت اس سڑک کے منصوبہ کو ترک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر قانون (چوھدری ممتاز احمد کاھلوں) : (الف) چک رائب سے کھٹالہ سیدان تک کوئی نئی سڑک بنانے کی سکیم حکومت کے زیر تجویز نہیں ہے - البتہ ایک سڑک مونگ سے ملکوال حکومت نے اس مالی سال میں منظور کی ہے - اس سڑک کی مختلف متبادل گزرگاھیں زیر غور ہیں - جو کہ چک رائب کے قریب سے گزرتی ہیں - لیکن کٹھالہ سیدان کی طرف گزرگاہ لے جانے کا ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا -

(ب) مجوزہ سڑک کے نزدیک جرنیلی سڑک کے واقع ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور جہاں تک کچی سڑک کی موجودگی کا تعلق ہے ۔ مجوزہ پختہ سڑک جہاں تک ممکن ہوا اس کچی سڑک کی جگہ بنائی جائے گی البتہ جہاں یہ سڑک ایسے علاقوں سے گزرتی ہے جو نشیب میں واقع ہونے یا اور کسی حتمی نقطہ نگاہ سے غیر موزوں ثابت ہوئے وہاں مجوزہ پختہ سڑک کی گزرگاہ لازمی طور پر تبدیل کرنا پڑے گی ۔

(ج) حکومت نے مجوزہ سڑک کی تعمیر علاقے کے عوامی مطالبے اور ڈسٹرکٹ کونسل گجرات کی سفارش کی بنیاد پر منظور کی ہے ۔ ہر ممکن کوشش کی جائے گی کہ اس سڑک کی وجہ سے زرخیز زمین کم سے کم متاثر ہو ۔

(د) اس سڑک کی حتمی گزرگاہ ہنوز زیر غور ہے ۔ لہذا متاثرہ علاقہ کا کل رقبہ اور اس کی کل مالیت ہنوز فیصلہ طلب ہے ۔

(ہ) چونکہ یہ سڑک علاقہ کے عوام کے مطالبہ اور ڈسٹرکٹ ورکس کونسل گجرات کی سفارش کی بنیاد پر منظور کی گئی ہے ۔ لہذا اس کی تعمیر کو معطل یا ترک کرنے کا فیصلہ حکومت ان اداروں سے صلاح مشورہ کرکے ہی کر سکتی ہے ۔

شجاع آباد سب ڈویژن میں عدالت اور تحصیل کی بلڈنگ کی تعمیرات

*4017۔ چوہدری علی بہادر خان ۔ کیا وزیرمواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ شجاع آباد سب ڈویژن میں اسسٹنٹ کمشنر یا سب ڈویژنل مجسٹریٹ یا سول جج اور ان کے عملہ کے لئے کوئی سرکاری عمارت نہیں ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ ان کے لئے جو سرکاری بلڈنگ تھی وہ انتہائی خطرناک قرار دی جا چکی ہے ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سب ڈویژن میں عدالتوں اور تحصیل کی بلڈنگ کو تعمیر کرانے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ۔ اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟

وزیر قانون (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : (الف) موجودہ تحصیل شجاع آباد کی عمارت بہت خستہ حالت میں ہے ۔ اس عمارت کا کچھ حصہ گر چکا ہے ۔ جناب اسسٹنٹ کمشنر صاحب ۔ سب ڈویژنل مجسٹریٹ یا سول جج صاحب اور ان کے عملہ کے لئے کوئی عمارت نہیں ہے ۔

(ب) جی ہاں ۔ یہ درست ہے ۔

(ج) حکومت اس کو بنوانے کا ارادہ رکھتی ہے جس کے لئے محکمہ تعمیرات عامہ نے 7,85,000 روپے کا اراضی کا تخمینہ لگا کر باضابطہ منظوری کے لئے کمشنر صاحب ملتان کی خدمت میں بھیج دیا ہے ۔ تاکہ وہ منظوری اور فنڈز کا بندوبست کرائیں ۔ لہذا کمشنر صاحب نے مذکورہ بالا اسٹیمیٹ برائے منظوری حکومت پنجاب کو بھیج دیا ہے ۔ جونہی حکومت کی طرف سے منظوری اور فنڈز مل جائیں گے ۔ کام شروع ہو جاوے گا ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

چوہدری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ یہ فنڈز اس سال ملنے کی توقع ہے یا اگلے سال میں ملیں گے ؟

وزیر قانون ۔ انشاءاللہ تعالیٰ امید ہے جلد ہی مل جائیں گے ۔ ویسے میں اس کے متعلق کمشنر صاحب سے بات کروں گا کہ وہ کوشش کریں۔ بلڈنگ کی جلد از جلد تعمیر ہونی چاہئے ۔

چوہدری علی بہادر خان - جناب جب آپ خود مانتے ہیں کہ وہاں عمارت کی خطرناک صورت ہے تو وہاں بلڈنگ کیوں تعمیر نہیں کی جاتی اور اب تو وہاں بیٹھنے کے لئے بھی کوئی جگہ نہیں ہے -

وزیر قانون - اگر اس سال فنڈز کی گنجائش نہ ہوئی تو پھر ظاہر ہے کہ اگلے سال پر چلے جائیں گے - لیکن میں اس کے متعلق میاں محمد افضل ولو صاحب سے بھی بات کروں گا اور فاضل ممبر صاحب سے بھی یہ استدعا کروں گا کہ وہ کمشنر صاحب سے ملیں تا کہ یہ کام جلد از جلد ہو سکے -

---

صوبہ میں سڑکوں کی تعمیر

***4050 - چوہدری علی بہادر خان** - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ 72-1971ء اور 73-1972ء میں صوبے میں کتنے کتنے میل سڑکیں تعمیر کی گئیں - ضلع وار تفصیل بتائی جائے اور ضلع ملتان کی تفصیل تحصیل وار بتائی جائے ؟

وزیر قانون (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : 72-1971ء کے دوران صوبہ پنجاب میں مندرجہ ذیل نئی سڑکیں تعمیر کی گئیں - ان کی ضلع وار تفصیل مندرجہ ذیل ہے -

	نام ضلع	لمبائی میلوں میں
1	راولپنڈی	9.25 میل
2	شیخوپورہ	11.50 میل
3	ڈیرہ غازی خان	4.70 میل
4	بہاولپور	5.75 میل
5	بہاولنگر	14.90 میل
6	رحیم یارخان	7.05 میل
7	ملتان	7.50 میل
	میزان	60.70 میل

اس کے علاوہ اسی سال 228 میل لمبی سڑکیں کشادہ اور بہتر بنائی گئیں ۔ اور 63 میل مضبوط کی گئیں ۔

ضلع ملتان کی تحصیل وار تفصیل مندرجہ ذیل ہے :—

نام تحصیل	نئے تعمیر شدہ میل	کشادہ بہتر یا مضبوط کئے گئے میل
کبیر والا	—	14.75
میلسی	—	20.50
لودھراں	7.50	—
	7.50	35.25

1972-73 کے دوران مندرجہ ذیل نئی سڑکیں تعمیر کی گئیں یا کشادہ و بہتر مضبوط کی گئیں ان کی تفصیل ضلع وار درج ذیل ہے :—

نام ضلع	تعداد میل نئی سڑکیں
1 ۔ کیمبل پور	—
2 ۔ راولپنڈی	6.00
3 ۔ جہلم	1.75
4 ۔ گجرات	5.75
5 ۔ سیالکوٹ	1.00
6 ۔ گوجرانوالہ	—
7 ۔ شیخوپورہ	5.50
8 ۔ جھنگ	—
9 ۔ سرگودھا	—
10 ۔ میانوالی	—
11 ۔ لائلپور	—
12 ۔ ساہیوال	—
13 ۔ ملتان	4.50

نام ضلع	تعداد میل نئی سڑکیں
14 ۔ مظفر گڑھ	—
15 ۔ ڈیرہ غازی خان	7.75
16 ۔ بہاولنگر	16.45
17 ۔ بہالپور	14.25
18 ۔ رحیم یار خان	28.38
19 ۔ لاہور	—
میزان	91.33 میل

اس کے علاوہ 338 میل سڑکیں کشادہ و بہتر اور مضبوط کی گئیں ۔

مندرجہ ذیل سڑکیں 73-1972ء میں ضلع ملتان میں نئی بنائی گئیں ۔ یا کشادہ بہتر اور مضبوط کی گئیں ۔ تفصیل تحصیلوار درج ذیل ہے :۔

ضلع ملتان کی تفصیل تحصیلوار حسب ذیل ہے

نام تحصیل	تعمیر کردہ میل	کشادہ ۔ بہتر یا مضبوط بنائے گئے میل
1 ۔ کبیر والا	—	11.50
2 ۔ ملتان	—	5.50
3 ۔ میلسی	—	10.50
4 ۔ وہاڑی	—	4.25
5 ۔ لودھراں	4.50	—
میزان	4.50	31.75

چوہدری علی بہادر خان : کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ گزشتہ پچیس سال میں شجاع آباد میں کوئی سڑک صوبائی حکومت نے نہیں بنائی اور چار دفعہ میں اس کے لئے مطالبہ کر چکا ہوں ۔ مگر اس کے باوجود بھی اس دفعہ نہ کوئی سڑک کشادہ کی ہے اور نہ اور کچھ کیا ہے ۔ تو کیا یہ غیر علاقہ ہے ۔ جب سے پاکستان بنا ہے اس وقت سے اب تک وہاں صرف سات میل لمبی سڑک بنائی گئی ہے اور باقی تمام علاقہ کچا ہے اور اس دفعہ بھی آپ نے اسے Nil کردیا ہے ۔ نہ کوئی سڑک کشادہ کی گئی ہے ۔ نہ کوئی نئی سڑک تعمیر کی گئی ہے ۔ اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر قانون ۔ اصل بات یہ ہے کہ سڑکوں کی جو تفصیل آپ نے مانگی تھی وہ 72-1971ء اور 73-1972ء سے متعلق تھی ۔ اگر آپ مجھ سے سابقہ تمام سالوں کی تفصیل جب سے یہ ملک بنا ہے ۔ ملعوم کرنا چاہتے تھے تو وہ بھی میں پتہ کر لیتا ۔ لیکن جو آپ کہتے ہیں اس کو بھی تسلیم کیا جا سکتا ہے اور میں خود حیران تھا کیونکہ ظاہر ہے کہ فاضل ممبر شجاع آباد سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کے سوال کا مقصد ہی یہ تھا کہ وہ شجاع آباد کے متعلق پتہ کرنا چاہتے ہوں گے تو پھر شجاع آباد کو کیوں ingore کیا گیا ۔ اس لئے میں نے اب محکمہ تعمیرات عامہ کے افسران کو بلا کر پوچھا کہ کیا وجہ ہے ۔ انہوں نے کہا کہ یہ سکیمیں بنائی جاتی ہیں پھر وہ ECHNEC کے پاس بھیجی جاتی ہیں اگر ان پر لاگت ایک خاص حد سے زیادہ ہو تو وہاں سے منظوری لینا پڑتی ہے ۔ لیکن جہاں تک فاضل ممبر صاحب کی کار کردگی اور محکمہ تعمیرات عامہ کی خدمات کا تعلق ہے ۔ مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ وہاں ایک بہت بڑا ہیلتھ سینٹر محکمہ تعمیرات عامہ نے اسی سال تعمیر کیا اور وہاں ایک ہائی سکول ہے وہاں بھی ایڈیشنل کمرے بنائے گئے ہیں ۔ اور اس کے متعلق مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ فاضل ممبر غالباً اس بات میں دلچسپی رکھتے ہیں جہاں تک مجھے معلوم ہوا ہے کہ شجاع آباد کو مظفر گڑھ سے لنک کیا جائے ۔ اور وہاں ایک لنک ہے جس کا چار پانچ میل کا حصہ باقی صرف رہتا ہے تو وہ ہمارے

زیر غور ہے ۔ جب ہم خانیوال کو مظفر گڑھ سے لنک کریں گے تو آپ کا وہ مقصد بھی حل ہو جائے گا اور وہ سکیم ابھی زیر غور ہے ۔

چوھدری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے جیسا کہ انہوں نے کہا ہے کہ میرے پاس پچھلے سالوں کے اعداد و شمار نہیں ہیں ۔ میں نے پہلے بھی ایک سوال دیا تھا جس کے جواب میں وزیر موصوف نے فرمایا تھا کہ 25 میل میں سے صرف سات میل سڑک وہاں اب تک بنی ہے ۔ تو کیا اس کو صحیح تسلیم کرتے ہوئے اگلے سال میں کوئی نہ کوئی سڑک دے دی جائے گی ؟

وزیر قانون ۔ اس کے متعلق میں کہہ نہیں سکتا ۔ یا آپ ایک نیا سوال کر دیں تو میں محکمہ تعمرات عامہ کے افسران کو بلا کر اس کا اچھی طرح سے پتہ کروں گا اور موازنہ کرنے کے بعد کوئی جواب دے سکتا ہوں ۔ یا آپ خود تشریف لے جائیں میں ان کو ٹیلیفون بھی کر دوں گا اور سیکریٹری تعمیرات کو بھی بلا لیں ۔ ان سے بھی بات کر لیں اور اگر آپ کی تسلی نہ ہوئی تو پھر جو آپ حکم دیں گے اسکی وہ انشاءاللہ تعمیل کی جائے گی ۔

میاں خان محمد ۔ کیا وزیر موصوف ارزاہ کرم یہ فرمائیں گے کہ ساھیوال کے سامنے لکھا گیا ہے کہ وھاں کوئی نئی سڑک نہیں بنائی گئی ۔ حالانکہ وھاں بہت سی سڑکیں بنائی گئی ہیں اس سوال کا جواب غلط دیا گیا ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میرا خیال یہ ہے کہ وہ جو نئی سڑکیں محکمہ ھائی ویز تعمیر کرتا ہے ۔ اس کی تفصیل ھم دیتے ہیں ۔ اور 73-1972 میں ھو سکتا ہے کہ کہ محکمہ ھائی ویز نے ساھیوال میں کوئی سڑک تعمیر نہ کی ھو یا ہو سکتا ہے کہ P. W. D. کے تحت یا پھر کسی اور فیصلہ کے تحت کوئی اور محکمہ وہاں سڑک تعمیر کر رہا ھو ۔ ڈسٹرکٹ کونسل بھی سڑک تعمیر کر سکتی ہے جو 338 میل سڑکیں کشادہ کی گئی ہیں یا بنائی گئی ہیں یا مضبوط کی گئی ہیں ان کی تفصیل ضلع وار اس میں درج کی گئی

ہے ۔ ہو سکتا ہے کہ اس سوال کے جواب میں فاضل ممبر نے تعمیر ہونے والی سڑکیں دیکھی ہوں اور وہ اس ضمن میں آتی ہوں لیکن اگر اس کے باوجود ان کی تسلی نہیں ہوتی تو میں اپنے سیکرٹری مواصلات و تعمیرات سے دریافت کروں گا کہ اس کے متعلق دوبارہ تصدیق کریں ۔ اور جناب فاضل ممبر کو تکلیف دوں گا کہ وہ میرے دفتر میں تشریف لائیں تاکہ ان کو اس کے متعلق معلومات بہم پہنچائی جائیں ۔

ملک محمد مظفر خان ۔ کیا جناب وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ کیمبلپور جیسے پسماندہ ڈسٹرکٹ کو ایک فٹ سڑک کا حصہ بھی نہیں مل رہا ۔ کیا اس کی وجہ یہ تو نہیں ہے کہ ہمارے ہاں سے ملک حاکمین خان صاحب جیل منسٹر ہیں وہ توجہ نہیں دیتے یا سڑک تعمیر ہونے نہیں دیتے ؟

وزیر قانون ۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔ کیونکہ بہت سے منسٹر صاحبان مثلاً چوہدری ارشاد صاحب گوجرانوالہ کے ہیں ۔ وہاں ایک میل بھی سڑک نہیں ہے ۔ سرگودھا سے میرا تعلق ہے وہاں سارے سرگودھا ڈویژن میں کوئی سڑک نہیں ہے ۔ حالانکہ ہمارے ایک فاضل ممبر تعمیراتی کمیٹی کے ممبر بھی ہیں او چوہدری طالب حسین صاحب بھی گورنر صاحب کے Adviser تھے ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔ کیونکہ ملک حاکمین صاحب کیمبلپور کی ترقی کے لئے بڑی دلچسپی لیتے ہیں ۔ میرے یہ علم میں ہے کہ یہ ضلع کیوں رہ گیا ہے ۔ در اصل سڑکیں ایک کمیٹی منظور کرتی ہے اس کو اوپر سے منظوری لینا ہوتی ہے ۔ تو اس سلسلہ میں یہ بات ہوگی ۔ میں اس کے متعلق بھی معلوم کروں گا کیونکہ یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ اگر 19 اضلاع ہیں تو ہر ضلع میں صرف ایک ایک میل لمبی سڑک بنا دی جائے وہ کمیٹی جو priority fix کرتی ہے ۔ اس کا یہ فرض ہوتا ہے ۔ کہ دیکھے ۔ لیکن میں فاضل ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ اس مسئلہ کے متعلق میں نے خود اس پر نوٹ لکھا ہوا ہے کہ یہ مساوات نہیں ہے ۔ اس بات پر بھی میں میاں محمد افضل وٹو صاحب کے محکمہ کے سیکرٹری

صاحب سے بات کروں گا کہ وہ اس بات کو زیر غور رکھیں تاکہ ہر ضلع کے عوام اس سے برابر برابر مستفید ہو سکیں ۔

میاں خان محمد ۔ جناب والا ۔ اصل سوال میں یہ کہیں نہیں لکھا ہوا کہ محکمہ ہائی ویز نے جو سڑکیں تعمیر کی ہیں ان ہی سڑکوں کی تفصیل دی جائے ۔ بلکہ اس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ کتنے کتنے میل صوبہ کے اندر سڑکیں تعمیر کی گئی ہیں ۔ اس لئے حکومت نے جو سڑکیں بنائی ہیں ان کی پوری تفصیل نہیں دی گئی ۔ یہ محکمہ سے اس لئے استفسار کیا گیا ہے ۔ کہ سوال کا صحیح جواب کیوں نہیں دیا گیا ۔

وزیر قانون ۔ میرا خیال ہے کہ مجھے بطور وزیر مواصلات و تعمیر یہ سوال کیا گیا تھا ۔ لیکن بحیثیت سینئر منسٹر جناب محمد افضل وٹو صاحب اس سوال کا جواب دے سکتے تھے جو آپ کر رہے ہیں ۔ تو اگر فاضل رکن اس کو ذرا وضاحت کے ساتھ repeat کر دیں تو پھر اس کا جواب آ جائے گا ۔

چوہدری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ انہوں نے کہا ہے کہ وہ ان تفاصیل کے بارے میں میرے دفتر میں آئیں وہ مجھے بتائیں کیا وزیر مواصلات کے دفتر میں آئیں یا پھر ان کے دفتر میں آئیں ؟

وزیر قانون ۔ میں جناب میں خدمت کرنے کے لئے حاضر ہوں کیونکہ آج میں نے اس مسئلہ پر سیکرٹری مواصلات و تعمیرات سے بات کی ہے ۔

ضلع ملتان میں سڑکوں کی تعمیر

***4051** ۔ **چوہدری علی بہادر خان** ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ 1973-74ء کے بجٹ میں ہر ضلع میں کتنے میل لمبی سڑکیں بنائی جائیں گی ۔ ضلع ملتان کی تفصیل تحصیل وار بتائی جائے ؟

وزیر قانون (چوہدری ممتاز احمد کاھلوں) ۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام

برائے 74-1973 ء کے تحت سڑکوں کے لئے میل اور ریکنڈیشننگ کرنے کی ضلع وار تفصیل حسب ذیل ہے -

نمبر شمار	نام ضلع	جاری سکیمیں		نئی سکیمیں	
		سڑکیں تعمیر کرنے کی لمبائی میلوں میں	سڑکیں چوڑی کشادہ کرنے کی لمبائی میلوں میں	سڑکیں تعمیر کرنے کی لمبائی میلوں میں	سڑکیں چوڑی کشادہ کرنے کی لمبائی میلوں میں
1	گوجرانوالہ	—	6.50	9.80	—
2	سیالکوٹ	—	—	9.00	8.5
3	لاہور	—	3.25	12.00	7.00
4	شیخوپورہ	24.00	13.63	12.00	—
5	گجرات	—	28.00	20.4	—
6	جہلم	13.00	10.70	5.00	—
7	راولپنڈی	17.00	50.30	7.00	—
8	کیمبل پور	—	8.00	12.00	7.5
9	لائل پور	—	—	11.0	—
10	جھنگ	7.00	7.30	6.6	7.5
11	سرگودھا	8.00	—	10.6	7.5
12	میانوالی	—	27.00	8.6	—
13	ساہیوال	—	10.50	10.2	4.0
14	ملتان	5.50	39.50	18.70	—
15	مظفر گڑھ	5.25	33.70	9.2	—
16	ڈیرہ غازی خان	20.00	—	7.2	—
17	بہاولپور	3.50	1.00	8.6	—
18	بہاولنگر	5.14	—	10.2	6.00
19	رحیم یار خان	14.12	4.37	10.4	7.5
	ٹوٹل	122.78	224.00	204.60	54.0

ضلع ملتان کی تحصیل وار تفصیل درج ذیل ہے

نام تحصیل		تقریباً جتنے میل سڑکیں بنائی ہیں	تقریباً جتنے میل چوڑی کشادہ کرنی ہیں
1	ملتان	6.25	10.00
2	کبیر والا	3.00	4.50
3	خانیوال	3.00	—
4	وہاڑی	3.00	7,00
5	میلسی	—	13.00
6	شجاع آباد	—	—
7	لودھراں	12.50	—
	ٹوٹل	24.25	39.50

یہ وہ ترقیاتی پروگرام ہے جس کا خاکہ ممبران صاحبان کے پاس ہے - اس میں وہی بات جو فاضل ممبر پوچھنا چاہتے ہیں - شجاع آباد میں واقعی Nil ہے - تو اس کے لئے جیساکہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں - فاضل ممبر اور میں مل کر سیکرٹری مواصلات و تعمیرات سے بات کریں گے اگر اس میں امداد کی ضرورت ہوئی تو جناب میاں محمد افضل وٹو صاحب سے بھی امداد حاصل کر لیں گے -

چوہدری علی بہادر خان - جناب والا - سب سے زیادہ سڑکیں ضلع بہاولنگر کو دی گئی ہیں کیونکہ وزیر موصوف بہاولنگر کے ہیں - کیا اس وجہ سے زیادہ سڑکیں دی گئی ہیں ؟

وزیر قانون - نہیں جب یہ سڑکیں دی گئی تھیں اس وقت کے وزیر مواصلات لاہور سے تعلق رکھتے تھے یعنی جناب ہمارے بھائی اور ساتھی میاں افتخار احمد تلوی صاحب وزیر مواصلات و تعمیرات تھے ایسا کوئی دخل نہیں ہو سکتا - ویسے ہی وہ پسماندہ ضلع تھا اور اس میں پہلے سڑکیں

بہت کم تھیں کچھ اور کئی وجوہات کی بنا پر وہاں سڑکوں کی زیادہ ضرورت تھی -

قاضی محمد اسماعیل جاوید . جناب والا - پہلے جواب میں بتایا گیا ہے کہ میلسی میں تقریباً 19 میل سڑک بنانی ہے تو اس میں یہاں Nil لکھا گیا ہے - حالانکہ 74-1973 کے بجٹ میں 17 میل سڑک بنانے کا منصوبہ رکھا گیا تھا اور 6 لاکھ روپے بھی رکھے گئے تھے - تو کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر قانون - 74-1973 میں سڑکیں جتنے میل کشادہ اور چوڑی کرنی ہیں - 13 میل میلسی کے سامنے درج ہے -

قاضی محمد اسماعیل جاوید - جتنے میل بنانی ہیں - اس کے لئے 17 میل لکھا گیا تھا میلسی سے وھاڑی تک -

وزیر قانون - اس کا کچھ حصہ ہو سکتا ہے کہ وھاڑی میں چلا گیا ہو کیونکہ وھاڑی میں سات میل سڑک چوڑی کی جائے گی یا مضبوط کی جائے گی اور تین میل لمبی بنائی جائے گی وہ خاکے کے سامنے درج ہے - تو اس میں اگر کوئی ایسی بات ہے جس کے لئے clarification کی ضرورت ہو تو قاضی صاحب میرے پاس آئیں - میں سیکرٹری صاحب کو بلا لوں گا وہ ان سے clarification لے لیں کہ کتنا حصہ میلسی میں ہے اور کتنا حصہ وھاڑی میں ہے -

---

لائلپور سرگودھا روڈ کے خراب حصے کو قابل استعمال بنانا

***4083** - **سردار صغیر احمد** - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ لائلپور سرگودھا روڈ کا تین چار میل کا حصہ (46 اڈہ کے تیرھویں میل تک) سیم نالے اور برساتی پانی کی گزر گاہ بننے کی وجہ سے بالکل خراب ہو گیا ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس حصے پر پل بنا کر یا کسی اور طریقے سے دائمی طور پر قابل استعمال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ؟

وزیر قانون (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) پلیاں بنانے اور سڑک کو اونچا کرنے کا کام اسی مالی سال میں شروع ہو جائے گا ۔ اور اس کے بعد سڑک کی حالت ٹھیک ہو جائے گی ۔

نالہ گھان پر پل کی تعمیر اور سڑک کی مرمت

***4093 - مرزا فضل حق** ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(ا) کیا یہ حقیقت ہے کہ جہلم پنڈ دادن خان سڑک پر نالہ گھان پر پل نہ ہونے کی وجہ سے لاکھوں افراد معمولی بارش کی صورت میں بھی اپنے کاروبار زندگی سے قاصر ہو جاتے ہیں کیونکہ ان کا شہر جہلم سے سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ سڑک (جہلم پنڈ دادن خان) کو پختہ ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گزرا لیکن اکثر جگہ پر اس میں گڑھے پڑ چکے ہیں ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نالہ گھان پر پل بنانے اور سڑک کو مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر قانون (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) ۔ (الف) زیادہ بارش کے موسم میں نالہ گھان میں پانی آ جاتا ہے جس کی وجہ سے آمد و رفت کچھ عرصہ کے لئے معطل ہو جاتی ہے ۔

(ب) اس سال غیر معمولی سیلاب اور مسلسل بارشوں کی وجہ سے مذکورہ سڑک کئی جگہ سے ٹوٹ گئی ہے -

(ج) نالہ کھان پر پل بنانے کی تجویز کچھ عرصہ سے حکومت کے زیر غور ہے - اور سڑک کی مرمت شروع ہو چکی ہے - جو عنقریب ہی مکمل ہو جائے گی -

---

ٹنڈر کی رقم کو کم کرنا

***4148 - سردار محمد عاشق** - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ایگزیکٹو انجینئر پراونشل بلڈنگ ڈویژن ملتان نے برائے کام "تعمیر وارڈ آف بلاک نمبر 7 اور ایڈیشنل رہائش گاہیں برائے نرسز اور میڈیکل سٹاف نشتر ہسپتال ملتان" (وارڈ نمبر 7 اور (covered passage) (کورڈ پسیج سیڑھیاں) اور مین لنک پسیج (passage) مشرق سمت) بلڈنگ پورشن کے ٹنڈروں کا زر تخمینہ جو کہ پہلے 26,00,000 روپے تھا کم کرکے 21,00,000 کر دیا اور نئے ٹینڈر کی آخری تاریخ 24-3-1973 رکھی -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ ٹینڈر میں پانچ لاکھ کی رقم کم کرنے کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر قانون (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) - (الف) جزوی طور پر درست ہے - یہ رقوم محض اندازاً ہیں - چونکہ نوٹس برائے ٹینڈر ابھی ڈپٹی چیف انجینئر صاحب بلڈنگ بہاولپور سے منظور ہونا ہے - اس لئے ٹینڈر کے زر تخمینہ میں مزید کمی بیشی ہو سکتی ہے - ٹینڈر کی تاریخ 24 مارچ 1973 نہیں بلکہ 24 اکتوبر 1973 تھی - جو کہ نوٹس برائے ٹینڈر کی

منظوری کی عدم موجودگی میں بڑھا کر اب 22 نومبر 1973 کر دی گئی تھی جس کو بذریعہ اخبار مشتہر کر دیا گیا تھا۔

(ب) اس کی وجہ یہ ہے کہ جب پہلی بار ٹینڈر طلب کئے گئے تو ان میں نان شیڈول آئیٹم شامل تھے۔ مگر چونکہ مطلوبہ ضروری نقشہ جات بابت نان شیڈول آئیٹم کیسلٹنگ آرکیٹیکٹ بہاولپور سے نہیں آئے تھے۔ اس لئے بعد ازاں یہ فیصلہ کیا گیا کہ فی الحال ان نان شیڈول آئیٹم کی رقم ٹینڈر میں سے کم کر دی جائے تاکہ اصل تعمیری کام میں مزید تاخیر نہ ہو سکے۔

سردار محمد عاشق ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ ان نقشہ جات کے نہ پہنچنے کی کیا وجوہات تھیں ۔ جس کی وجہ سے پانچ لاکھ روپے کی کمی کرنے کیلئے دوبارہ ٹینڈر طلب کرنے پڑے ؟

وزیر قانون ۔ ان نقشہ جات کے پہنچنے یا نہ پہنچنے کی کوئی بات نہیں جو کچھ میں نے صبح محکمہ کے سیکرٹری صاحب سے بات کر کے دریافت کیا ہے کہ یہ مسئلہ کیا ہے تو وہ یہ ہے کہ پہلے اس ساری تعمیر کیلئے غالباً 26 لاکھ روپے وہاں رکھے گئے تھے ۔ جس کے لئے ٹینڈر طلب کئے گئے تھے ۔ بعد میں ان کو کم کر کے 21 لاکھ دیا گیا ۔ تو اس میں وہ نان شیڈول آئیٹم تھے ۔ میں نے ان سے جب وضاحت طلب کی تو انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ جو Steel کے دروازے اور خاص میٹریل کی کھڑکیاں اور جو دوسری fittings کرنا تھیں ان کو نکال دیا گیا تاکہ دوسرا کام جلدی شروع ہو سکے اور ان کے بغیر جو باقی کام تھا اس کا تخمینہ تھا کہ وہ 21 لاکھ روپے میں مکمل ہو جائے ۔ جو میٹریل اس سے نکال لیا گیا ہے اتنی ہی اس میں کمی کر دی ہے۔

سردار محمد عاشق ۔ جناب والا ۔ جب 26 لاکھ کی رقم منظور کی گئی تھی تو اس وقت کیا یہ آئیٹم شیڈول سے باہر تھی ۔ اس وقت بھی یہ

تخمینہ کے مطابق رقم مانگی تھی ۔

وزیر قانون ۔ یہ ٹرم ہے magnified details کی تو یہ magnified details میں چیزیں آتی ہیں ۔ میں خود ماہر نہیں لیکن سیکرٹری صاحب نے میری تسلی کر دی تھی ۔ اگر کچھ وقت نکالیں تو ان سے بڑی وضاحت سے بات ہو سکتی ہے کہ وہ 5 لاکھ کی چیزیں بنتی تھیں یا نہیں اور اگر آپ اصل پیپر دیکھنا چاہیں تو دیکھ لیں لیکن میں مطمن ہو گیا ہوں ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے) ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے اگر وہ خود ہوتے تو ان سے گزارش کرتا کہ یہ محکمہ نے سراسر فراڈ کیا ہے I challenge this sub-clause of this question تو میں یہ استدعا کرونگا اس کے لئے ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری صاحب اس کے لئے طریقہ کار ہے جس کے مطابق آپ کارروائی کر سکتے ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ میں تو جناب سپیکر صاحب بڑی دیر کے بعد بولا ہوں ۔ مجھے واضح تو کرنے دیں جناب جو طریقہ کار تھا میں تو وہ بھی بھول گیا ہوں ۔ جناب والا ۔ میں گزارش کر رہا تھا کہ وزیر موصوف بھی ہمارے ساتھ ہیں ۔ ان کو جو محکمہ جواب دیتا ہے انہوں نے وہی جواب ہمارے سامنے پیش کرنا ہے ۔ 4 لاکھ روپے جو یہاں کہا گیا ہے کہ کام کیا تھا وہ ٹوٹل غلط ہے ۔ وہاں کوئی کام نہیں ہوا ۔ یہ تو اتفاق سے بالکل میرے گاؤں کے سامنے ہے ۔ اس لئے میں یہ کہونگا کہ وزیر موصوف اس کے لئے ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کر دیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ فاضل ممبر نے کہا ہے کہ وزیر متعلقہ نہیں ہیں ورنہ ان سے میں خود بات کرتا ۔ جناب والا ۔ میں عرض کروں گا کہ جو بھی اس طرف سے جواب دے رہا ہو وہ پوری ذمہ داری سے جواب دیتا ہے ۔ اس لئے میں فاضل ممبران

کو آگاہی کے لئے عرض کروں کہ جب تک اس محکمے کا جواب دہ رہا ہوں جب تک میں اس ایوان میں وزیر قانون ہوں ۔ آپ کو کوئی شکایت نہیں ہونی چاہیئے ۔ میرا یہ فرض ہے کہ ہر وزیر صاحب کی غیر حاضری میں ایوان کے ممبران کے سامنے جو بھی explanation ہوں دوں اور جو کچھ بھی جائز مطالبات ہوں اس کے لئے ان کی امداد کروں ۔ اور جیسا کہ انہوں نے سپیکر صاحب سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ محکمہ نے فراڈ کیا ہے انہوں نے یہ بڑے سخت الفاظ استعمال کئے ہیں ۔ اگر ان کو فراڈ کا بھی علم ہے تو کوئی تحقیقاتی کمیٹی کی ضرورت نہیں ۔ میں اور امان اللہ خان صاحب ملکر کاغذات تک بھی دیکھیں گے اور موقع بھی دیکھیں گے اور جو کچھ صحیح بات ہو گی وہ ایوان کے سامنے پیش کر دی جائے گی ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

بیگم ریحانہ سرور ۔ کیا وزیر موصوف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ حکومت جب سڑکوں کے ٹھیکے ٹھیکیداروں کو دیتی ہے تو ان کے معیار کا تعین کرنے کے لئے ۔ ان کی کار کردگی کو صحیح جانچنے کے لئے کونسا پیمانہ رکھا ہے ۔ جب آپ دیکھتے ہیں کہ سڑکیں جگہ جگہ سے ٹوٹ جاتی ہیں اور پل گر جاتے اس کے بعد کیا حکومت ان کو کوئی جرمانہ یا سزا دیتی ہے ۔ اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟

Mr. Speaker : It is too wide to put as a supplementary question. It is an independent question.

بیگم ریحانہ سرور ۔ میرا سوال تو بڑا واضح ہے نہ صرف یہ عوام کے فائدہ کے لئے ہے بلکہ عوام کی پریشانی دور کرنے کے لئے ہے ۔ لہذا اس کا جواب ملنا چاہیئے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

میسٹر سپیکر ۔ بیگم صاحبہ آپ کا سوال تو بڑا واضح ہے لیکن اس ضمنی سوال کا اصل سوال سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔

بیگم ریحانہ سرور ۔ اس کا اصل سوال سے تعلق ہے ۔

مسٹر سپیکر - جو اصل سوال میں پوچھا گیا ہے وہ اس سے زیادہ جامع اور جنرل سوال ہے ۔ ایک specific question کیسے ہو سکتا ہے ؟

(قہقہہ)

بیگم ریحانہ سرور - جناب والا - میں advance question دے دیتی ہوں - کیا وزیر موصوف کل اس کا جواب دے دیں گے ؟

وزیر قانون - جنرل سا سوال انہوں پوچھا ہے - جنرل سا جواب ان کو دے دیتا ہوں جس طرح سے وہ چاہتی ہیں - جب کوئی سڑک کسی ٹھیکیدار کو دی جاتی ہے تو ہمارے محکموں نے باقاعدہ specification مقرر کی ہوئی ہیں اور ان specificatian کے مطابق سڑک بنانے کے لئے ہمارا ایک ایس - ڈی - او - اور اوورسیئر موقع پر موجود ہوتا ہے - جب تک وہ certify نہ کرے کہ سڑک معیار کے مطابق ہے اس وقت تک رقم کی ادائیگی روک دی جاتی ہے - running payment کی 90 فیصد ادائیگی کرتے ہیں 10 فیصد رقم کام کی تکمیل کے بعد ادا کرتے ہیں - اس لئے میں فاضل ممبر سے یہ استدعا کرونگا کہ اگر ان کے علم میں کوئی ایسی بات ہو تو وہ فرمائیں کہ کس جگہ کوئی سڑک تیار ہو رہی ہے جو معیار کے مطابق نہیں ہے -

مسٹر سپیکر - ان کا سوال یہ ہے کہ آپ کیا سزا دیتے ہیں اگر سڑک معیار کے مطابق نہ ہو -

وزیر قانون - وہ قانون ہے - باقاعدہ ایک manual ہے - وہ میرے دفتر میں تشریف لے آئیں میں ان کو بتا دونگا -

بیگم ریحانہ سرور - جناب والا - وہ جو شخص جو موقعہ پر مقرر کیا جاتا ہے کہ وہ یہ چیک کرے کہ سڑک معیار کے مطابق بنائی گئی ہے یا نہیں اس کی آپ کیسے جانچ پڑتال کرتے ہیں کہ وہ جو سرٹیفکیٹ دیا گیا ہے وہ درست ہے یا نہیں - آیا وہ ٹھیکیدار کے ساتھ تو نہیں مل گیا ؟

وزیر قانون - جو اوور سیئر رپورٹ کرتا ہے اس کو ایس - ڈی - او چیک کرتا ہے اور جو ایس - ڈی - او - چیک کرتا ہے اس کو ایگزیکٹو انجینئر چیک کرتا ہے اور وہ اگر غلط ثابت ہو تو ان کے خلاف تحقیقات ہوتی ہے اور سزائیں دی جاتی ہے -

بیگم ریحانہ سرور - کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ اپنی تحقیقات کے بعد بھی اگر یہ سڑکیں ٹوٹ جائیں تو پھر اس کے لئے آپ کیا بندوبست کر رہے ہیں - کیا حکومت بہتر پالیسی بنا رہی ہے ؟

وزیر قانون - میں محترمہ کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرونگا کہ اگر سڑکیں جگہ جگہ سے ٹوٹتی ہیں تو اس طرح انکوائری بھی افسران کے خلاف بہت سی ہوتی ہیں - اور ان کو سزا بھی دی جاتی ہے - محکمانہ کارروائی ہوتی ہے - لیکن اگر وہ پوری تفصیلات چاہتی ہیں تو علیحدہ سوال کریں میں اس کا جواب دے دونگا -

بیگم ریحانہ سرور - جناب والا - کل آپ شارٹ نوٹس سوال کا جواب فرما دیں -

سردار محمد عاشق - جناب والا - وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ ان کو سزا بھی دی جاتی ہے یہ بات چوھدری امان اللہ صاحب کے سوال کے جواب میں بھی ہے کہ چالیس ہزار روپیہ جو زر ضمانت ہے وہ سزا کے طور پر کافی ہے - جناب والا - پونے پانچ لاکھ اس نے وصول کر لیا ہے اگر چالیس ہزار روپے آپ رکھ بھی لیں تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا - یہ کونسی سزا یا جرمانہ ہے -

وزیر قانون - جناب سپیکر - یہ سوال تو ابھی آنا ہے - ویسے ممبران کی تسلی کے لئے عرض کرونگا کہ وہ جو running payment ہوتی ہے جتنی سڑک کوئی ٹھیکیدار تعمیر کر لیتا ہے اس کی تحقیقات کے بعد کہ وہ معیار کے مطابق ہے یا نہیں وہ اسکی رقم ٹھیکیدار کو ادا کر جاتی ہے - چونکہ وہ پچیس فیصد کام مکمل ہو گیا تھا اور پچیس فیصد کی رقم ادا کی گئی ہے - وہ بھی پوری ادائیگی نہیں ہوئی یعنی نوے فیصد ادائیگی کرتے ہیں اس کے

بعد چونکہ وہ بھاگ گیا اس نے کام نہیں کیا تو چالیس ہزار اس کا زر ضمانت ہمارے پاس تھا وہ ہم نے ضبط کر لیا اور جتنا کام اس نے کیا ہے اتنی رقم وہ لے گیا ہے ۔ جو معلومات مجھے دی گئی ہیں اس کے لئے میں اور امان اللہ لک صاحب موقع پر بھی جا رہے ہیں ۔

سردار محمد عاشق ۔ جناب والا ۔ امان اللہ لک صاحب نے کہا تھا کہ وہاں کام ہوا ہی نہیں ہے ۔ اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ کام ہوا ہی نہیں تو وہ جو running payment ہوئی ہے ۔ کیا اس کی ادائیگی کرنے والے افسران کو بھی اس میں سزا وار ٹھہرایا جائے گا ؟

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر ۔ یا تو یہ خود اپنے اوپر ذمہ داری لے لیں۔ امان اللہ لک صاحب نے غالباً یہ نہیں فرمایا کہ کام ہوا ہی نہیں ہے ۔

سردار محمد عاشق ۔ یہی عرض کیا ہے جناب والا ۔

وزیر قانون ۔ اگر یہ کہہ دیا ہے تو پھر امان اللہ لک کے خلاف بھی کوئی ایسی بات نہ آ جائے کہ وہاں کام موجود ہو اور یہ فاضل ممبر کہہ دیں کہ وہاں کام ہوا ہی نہیں ۔ چلیں اس کو میرے اور امان اللہ صاحب کی الکوالری پر چھوڑ دیں ۔ اگر یہ ثابت ہو گیا کہ کام نہیں ہوا تو ان افسران کے خلاف کارروائی کی جائے گی ۔ جنہوں نے یہ رپورٹ دی ہے ۔ جو موقع پر موجود تھے ان کے خلاف ضرور کارروائی کی جائے گی ۔

گجرات تا سرگودھا سڑک کی تعمیر کا ٹھیکہ

***4152 – چوہدری امان اللہ لک** ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) گجرات تا سرگودھا سڑک کے میل (نمبر 26 تا 32) کا ٹھیکہ کس ٹھیکیدار کو کتنی لاگت کا دیا گیا ۔

(ب) مذکورہ سڑک پر کام کا ٹھیکہ کس تاریخ کو شروع ہوا اور ٹھیکیدار کو کتنی رقم کی ادائیگی کی گئی اور اکتوبر 1973ء تک مذکورہ سڑک پر کتنا کام کیا گیا ۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ٹھیکیدار نے محکمہ سے ساز باز کرکے ٹھیکہ کی رقم سے زیادہ رقم وصول کی اور اس کے بعد فرار ہو گیا ۔

(د) اگر جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نے مذکورہ ٹھیکیدار کے خلاف کوئی کارروائی کی اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر قانون (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) ۔ (الف) : اس کے دو گروپ بنائے گئے تھے ۔ دونوں گروپ میں انعام فراموز کا ٹینڈر کم ہونے کی وجہ سے منظور کیا گیا جسکی لاگت بیس لاکھ روپے ہے ۔

(ب) ٹھیکہ مورخہ 28-10-1972 کو شروع ہوا تھا ۔ ٹھیکیدار مذکورہ نے جتنا کام کیا تھا ۔ اس کے مطابق ادائیگی مبلغ چار لاکھ پچھتر ہزار چون روپے (4,75,054) کی گئی ہے ۔

(ج) جی نہیں ۔ مذکورہ سڑک کا تقریباً 25 فیصد کام اس ٹھیکیدار نے کیا ۔ اس کے بعد اس نے کام بند کر دیا ۔ جسکی وجہ سے محکمہ نے اقرار نامہ کی دفعہ 3 (الف) کے تحت اس کا ٹھیکہ منسوخ کر دیا ۔ اس کی تمام جمع شدہ زر ضمانت تقریباً چالیس ہزار (40,000/-) روپے جو محکمہ کے پاس تھی ۔ بحق سر کار ضبط کر لی ۔

(د) اقرار نامہ کی شرائط کے مطابق ٹھیکیدار پر مبلغ چالیس ہزار روپیہ جرمانہ عائد ہو چکا ہے ۔

ضلع جہلم کی سڑک ملہال مغلاں تا ڈھلیال کا ٹھیکہ

***4190** – **مرزا فضل حق** ۔ کیا وزیر موصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ضلع جہلم کی سڑک ملہال مغلاں تا ڈھلیال کا ٹھیکہ کب ہوا

اور کس ٹھیکیدار کو ٹھیکہ دیا گیا اور سڑک مذکورہ کو مکمل کرنے کی میعاد کتنی تھی -

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ سڑک کو بنانے کا کام شروع نہیں ہوا -

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس التوا کی کیا وجہ ہے اور مذکورہ سڑک پر کام کب تک شروع ہو جائے گا ؟

وزیر قانون (چوھدری ممتاز احمد کاھلوں) - : (الف) اس نام کی کسی سڑک کی تعمیر محکمہ ھائی وے کی وساطت سے نہیں ہو رہی ہے نہ ھی یہ سڑک محکمہ ھذا کے سال رواں کے ترقیاتی پروگرام میں شامل ہے -اس لئے مطلوبہ کوائف کا ھمیں کوئی علم نہیں -

(ب و ج) ھمیں اس بارے میں کوئی علم نہیں یہ معلومات اس ادارے سے حاصل کی جائیں - جسکو اس سڑک کی تعمیر کا کام سپرد کیا گیا ہے -

مراز فضل حق - جناب والا - جزو (ب) و (ج) کے بارے میں کہا گیا ہے کہ ھمیں کوئی علم نہیں - کیا وزیر موصوف یہ بتا سکیں گے کہ کیا یہ سڑک تعمیرات عامہ کے محکمہ کے تحت نہیں آتی ؟

وزیر قانون - جناب والا - جو کچھ مجھے بتایا گیا ہے - وہ تو یہی ہے - لیکن میں نے صبح جہلم ٹیلیفون کیا تھا - مجھے وھاں کوئی آدمی نہ مل سکا اور ادھر یہاں وقت بھی ہو گیا تھا - میں ممبر صاحب کو یقین دلاتا ھوں کہ دو بجے کے بعد آپ آئیں - جہلم ٹیلیفون کر کے دریافت کر لیں گے کہ اس سڑک کی پوزیشن کیا ہے - کون اس کو تعمیر کر رہا ہے - کس کے پاس اس کا ٹھیکہ ہے اور اگر محکمہ نے یہ غلط معلومات دی ہیں تو ان کا محاسبہ ہوگا - لیکن ابھی ھم کچھ نہیں کر سکتے -

Mr. Speaker. Now we take up leave applications.

اراکین اسمبلی کی رخصت

خان غلام احمد خان وردیک

سیکرٹری اسمبلی مندرجہ ذیل درخواست خان غلام احمد خان وردیک صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

Due to an urgent piece of work I could not atted the session on 9th November 1973, leave for which day may kindly be granted to me.

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر محمد حنیف خان

سیکرٹری اسمبلی- مندرجہ ذیل درخواست مسٹر محمد حنیف خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

I could not attend the session on 12th, 13th November 1973, I request the House for the grant of leave for these two days.

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر منور خان

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست مسٹر منور خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی :-

بندہ بوجہ صحت خرابی کے بروز جمعہ 23 نومبر 1973ء کو اجلاس میں حاضر نہ ہو سکا۔ لہذا چھٹی منظور کی جاوے۔

مسٹر سپیکر سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر خالد نواز خان وٹو

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست مسٹر خالد نواز خان وٹو صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

I could not attend the sessinn on
23rd November 1973 due to illness.
Kindly grant leave for the same day.

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

فقیر عبدالمجید خان

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست فقیر عدالمجید خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں دل کا مریض ہوں - طبی مشورہ کے
مطابق آرام کی ضرورت ہے - 27 نومبر سے 7
دسمبر تک رخصت عطا فرمائی جاوئے نوازش
ہو گی -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چودھری بشیر احمد (سیالکوٹ)

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست چودھری بشیر احمد صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں مورخہ 26 نومبر 1973 کے اجلاس میں بوجہ بخار شرکت نہیں کر سکا - لہذا مجھے ایک یوم کی رخصت عطا فرمائی جاوئے - مہربانی ہو گی -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

تحاریک التوائے کار

مسٹر سپیکر - اب کچھ Assurance motions ہیں - اب تحاریک التوائے کار لے لیتے ہیں یہ کل کی pending پڑی ہوئی ہیں - چودھری ممتاز احمد کاہلوں صاحب کیا آپ تحاریک التوائے کار کے بعد بھی ایوان میں موجود رہینگے ؟

وزیر قانون - جیسے حکم ہو جناب کا -

چوہدری امان اللہ لک - آپ کمیٹی کے سپرد کر دیں - ایسی آپ کنجوسی نہ کریں - ہمارے پاس کام نہیں ہے - کمیٹی ہماری فارغ بیٹھی ہوئی ہے - ہم تو ترس گئے ہیں - کہ ہمیں کوئی کام ملے - لہذا یہ تحریک آپ ہماری کمیٹی کے سپرد فرما دیں -

مسٹر سپیکر - اس کمیٹی کے لئے کام خوب ڈھونڈھا جا رہا ہے -

(قہقہہ)

چوہدری امان اللہ لک - پہلے بھی ایک قرار داد آپ نے بھیجی تھی - اسمیں ہم نے کچھ thrash out کیا تھا - اب بھی مہربانی کریں -

Mr. Speaker : Let us hear the Minister.

متروکہ جائدادوں کے تصفیہ طلب مقدمات کی موجودگی میں محکمہ بحالیات کا ختم کیا جانا ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ محکمہ سیٹلمنٹ کو 31 دسمبر 1973ء سے ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ جبکہ روزنامہ نوائے وقت مورخہ 4 نومبر کے مطابق صرف پنجاب صوبہ میں متروکہ جائدادوں کی منتقلی کے متعلق 73,540 مقدمات فیصلہ طلب ہیں ۔ محکمہ سیٹلمنٹ کو لوگوں سے 22 کروڑ روپیہ وصول کرنا ہے ۔ دس ہزار متروکہ جائدادوں کے بارے میں ابھی تک محکمہ نے کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے ۔ 7500 مقدمات محکمہ بحالیات کے ہاں صوبے کی مختلف عدالتوں میں زیر سماعت ہیں ۔ اور ہزاروں پلاٹوں پر زمینوں کی الاٹمنٹ اور معاوضے کی ادائیگیوں کا کام باقی ہے ۔ کسی جامع منصوبہ بندی کے بغیر محکمہ کے خاتمہ کے متعلق اس صورت حال سے عوام اور بالخصوص مہاجر حلقوں میں اضطراب کی لہر دوڑ گئی ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ یہ تحریک سیٹلمنٹ کے متعلق ہے ۔ اور وزیر آبادکاری و بحالیات ابھی نہیں آئے ۔ اس کو pending کر لیا جاوے ۔ تاکہ وہ آ جائیں اور اس جواب دے سکیں ۔

Mr. Speaker : I will keep it pending. It will come up tomorrow. Will he be coming by tomorrow ?

وزیر قانون ۔ جی ہاں وہ آجائیں گے ۔ وہ آئیں یا نہ آئیں جواب بہر حال ضرور آجائے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹھیک ہے ۔

لاہور میں چوری اور نقب زنی کی وارداتوں میں اضافہ

مسٹر سپیکر - حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت مورخہ 4 نومبر میں شائع شدہ خبر کے مطابق صوبائی دارالحکومت میں گزشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران چوری اور نقب زنی کی 18 وارداتیں ہوئی ہیں - ملزم ہزاروں روپے کے زیورات گھریلو سامان اور ایک کار لے اڑے ہیں اسطرح چوری - نقب زنی اور راہزنی کی بڑھتی ہوئی وارداتوں سے عوام سخت پریشان ہیں - چونکہ پولیس تا حال کوئی سراغ نہیں لگا سکی - اس سے عوام میں سخت اضطراب بے چینی اور شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے -

وزیر قانون - جناب سپیکر - سینیئر سپرنٹنڈنٹ پولیس لاہور کے مطابق مورخہ 3-10-1973 کو لاہور شہر میں مندرجہ ذیل مختلف مقدمات درج پائے گئے -

مقدمات نقب زنی 1 صرف ایک جو تھانہ سول لائن میں درج ہوا - اس میں صرف اڑھائی من چینی ایک ڈپو سے چرائی گئی تھی - جو بر آمد کر لی گئی ہے -

2 چوری کے مقدمات کل سات تھے - جن میں سے تین تھانہ سول لائن لاہور میں درج ہوئے - ان میں ایک ریوالور - ایک کار اور سائیکل کی چوری تھی - جس میں سے سائیکل بر آمد ہو چکا ہے - اور دو مقدمات تھانہ اچھرہ میں درج کئے گئے - جن میں ایک سلائی کی مشین جو کہ رپورٹ سے ڈیڑھ ماہ قبل چوری ہوئی تھی - وہ اس دن آکر مدعی نے درج کرایا تھا - اور ایک گھڑی اور ریڈیو جو تقریباً ایک ہفتہ پہلے چوری ہوئے تھے - اسمیں سے جو سلائی کی مشین ہے - وہ بر آمد ہو چکی ہے - اور ایک مقدمہ تھانہ نواں کوٹ میں درج ہوا - جسمیں زیورات اور کپڑوں کی چوری تھی - اور ایک اور مقدمہ تھانہ نواں کوٹ میں درج ہوا - جس میں ایک میٹر رکشہ کا چوری ہوا

تھا وہ بھی تقریباً دو ماہ پہلے چوری ہوا تھا ۔ اور وہ بھی بر آمد کر لیا گیا ہے ۔

3 ۔ راہزنی کا کوئی مقدمہ درج نہیں ہو ۔ اور نہ ہی کوئی اطلاع ملی ہے ۔ کل سامان مسروقہ جو تھا ۔ وہ 19505 روپے کا بیان کیا گیا ۔ اور یہ تقریباً چار پانچ دن کے اندر ۔ اس میں سے تقریباً 3000 روپے کا مال مسروقہ رآمد ہو گیا ہے ۔ اور پولیس سر گرمی سے تفتیش کر رہی ہے ۔

Hajt Muhammad Saif Ullah Kahn ; In view of the state-ment of tbe Minster, I do not press my motion.

تحریک التوا نمبر 91 رہ گئی ہے ۔ جناب والا ۔ دیکھ لیں آپ نے take up کرنی ہے ۔ یہ ٹیوشین فیس کے متعلق تھی جو سیلاب زدہ علاقوں کے طلبہ سے وصول کی جا رہی ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ ہاں جناب وہ میرے پاس ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس کی کاپی وزیر صاحب کے پاس ہے اگر آپ فرمائیں تو میں پڑھ دوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں پڑھ دیتا ہوں ۔

سیلاب زدہ علاقوں سے متعلق طلبا سے ٹیوشن فیس اور فنڈز کی وصولی

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنیکی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جاوے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت نے حالیہ سیلاب کے بعد واضح طور پر کہا تھا ۔ کہ سیلاب زدہ علاقوں سے متعلق طلباء سے ٹیوشین فیس اور دیگر فنڈز وصول نہیں کیئے جائینگے ۔ مگر حکومت کے اس واضح اعلان کے باوجود سیلاب زدہ علاقوں سے ٹیوشن فیس اور دیگر فنڈز وصول کیئے جا رہے ہیں ۔ جس سے ان طلباء میں شدید اضطراب بے چینی ۔ اور غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ یہ درست ہے کہ حکومت نے سیلاب زدگان طلبا کی ٹیوشن فیس معاف کرنیکا فیصلہ کیا تھا ۔ اس سلسلے میں حکومت پنجاب کے محکمہ تعلیم کی طرف سے ایک سرکلر مورخہ 2-11-1973 کو جاری ہو چکا ہے جس کی رو سے سیلاب زدہ علاقوں کے طلبا و طالبات سے اکتوبر 1973 سے لیکر مارچ 1974 تک کی فیس وصول نہیں کی جائیگی ۔ اس سرکلر کو سامنے رکھتے ہوئے سیلاب زدگان طالب علموں سے ٹیوشن فیس وصول کرنے سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ سیلاب صوبہ میں جولائی اگست میں آئے تھے ۔ اور فیس کی معافی ان کے بیان مطابق اکتوبر سے دی جا رہی ہے ۔ کیا ہم توقع رکھیں کہ جن تاریخوں میں یا جن مہینوں میں سیلاب آئے اس اس مہینے سے لیکر مارچ 1974 تک حکومت معافی کا اعلان فرمائے گی ۔ یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ سیلاب تو شروع جولائی اور اگست میں آئے تھے اور فیس معاف اکتوبر میں ہو ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تو وزیر آبپاشی بتا سکیں گے ۔

وزیر آبپاشی و برقی قوت ۔ جناب والا ۔ گرمیوں کی چھٹیوں سے پیشتر طلبا سے ٹیوشن فیس وصول کر لی جاتی ہے ۔ جب 15 اکتوبر کو کالج کھلے ہیں تو صاف ظاہر ہے کہ انہوں نے اکتوبر کی فیس ان سے لی ۔ اس لئے اکتوبر سے مارچ تک فیس اس سیشن کی معاف کر دی گئی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ جن طلباء سے ٹیوشن فیس وصول نہیں ہوئی ۔ کیا ان کو ٹیوشن فیس معاف کر دی جائے گی ۔ ہم واپسی کے لئے نہیں کہتے بلکہ اگر کسی کے بقایا جات ہیں جو ابھی تک ادا نہیں ہوئے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ کم از کم معاف ہو جانے چاہئیں ۔

وزیر تعلیم ۔ یہ تو انتظامی طور پر بالکل ناممکن ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ انہوں نے اکتوبر سے مارچ تک

جناب والا۔ ٹیوشن فیس معاف کر دی ہے اور اس کے متعلق سرکلر بھی جاری ہو چکا ہے ۔ اس لئے میں اپنی موشن پریس نہیں کرتا ہوں ۔

لاہور شہر میں یکی گیٹ وغیرہ کے علاقہ میں پانی کی قلت اور لاہور امپرومنٹ ٹرسٹ کی طرف سے انتظام کرنے میں ناکامی

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ پاکستان ٹائمز مورخہ 3 نومبر میں شائع شدہ خبر کے مطابق لاہور شہر میں واقع مقامات یکی گیٹ ۔ شیرانوالہ گیٹ ۔ لالین سبحان خان ۔ نواں محلہ اور گنگ لال سٹریٹ میں پانی کی سخت قلت ہو گئی ہے ۔ لوگ ماشکیوں کے ذریعے سے پانی 2 روپیہ سے لے کر 5 روپیہ روزانہ کے حساب سے لینے پر مجبور ہیں ۔ یہ قلت یکی گیٹ سے باہر واقع ٹیوب ویل کے خراب ہونے اور بند ہونے پر پیدا ہوئی ہے ۔ جب عوام نے لاہور امپرومنٹ ٹرسٹ سی ۔ ٹی واٹر ونگ سپلائی آفس میں اس سلسلہ میں شکایت پیش کی تو کوئی خاطر خواہ شنوائی نہ ہوئی اور کسی قسم کا کوئی انتظام نہ کیا گیا جس سے عوام میں سخت اضطراب بے چینی اور شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔

وزیر ہاؤسنگ و لوکل گورنمنٹ ۔ جناب والا ۔ یہ پمپ خراب ہو گیا تھا ۔ چار کیوسک کا پمپ اس وقت دستیاب نہ تھا ۔ چنانچہ 3 نومبر 1973ء کو 2 کیوسک کا ایک نیا پمپ اس علاقے کو پانی دینے کے لئے لگایا گیا اور دوسرے علاقے کے پانی کی سپلائی اس علاقے کی طرف کر دی گئی ۔ لیکن چونکہ یہ علاقہ اونچی جگہ پر واقع ہے اور وہاں اوپر والی منزلوں کو پانی کی سپلائی تسلی بخش نہیں ہو رہی تھی ۔ لہذا ایک نیا پمپ آرڈر دے کر ییکو سے حاصل کیا گیا اور 14 نومبر کو یہ پمپ نصب کر دیا گیا اب پانی کی سپلائی اس علاقے میں تسلی بخش ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خاں - میں فاضل وزیر کے اس بیان کے پیش نظر اپنی موشن کو پریس نہیں کرتا ہوں ۔

احمد پور لماں تحصیل صادق آباد - ضلع رحیم یار خاں میں واقع ہائی سکول کو سرکاری تحویل میں نہ لیا جانا

مسٹر سپیکر - حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب نے تعلیمی پالیسی کے تحت صوبہ میں واقع تمام پرائیویٹ سکولوں کو اپنی تحویل میں لینے کا فیصلہ کیا جس پر عمل درآمد بھی ہو چکا ہے ۔ مگر احمد پور لماں تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان میں واقع ہائی سکول جو گذشتہ دس سالوں سے انتہائی کامیابی سے چل رہا ہے اور باقاعدہ سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن ملتان سے منظور شدہ بھی ہے کو تاحال حکومت نے اپنی تحویل میں نہیں لیا جب کہ صوبہ میں واقع باقی تمام سکول سرکاری تحویل میں لئے جا چکے ہیں ۔ حکومت کے اس ترجیحی سلوک کی بنا پر اس علاقے کے عوام میں سخت اضطراب بے چینی اور شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔

وزیر تعلیم - جناب والا ۔ اس تحریک التوا کی بنیاد اس مفروضہ پر ہے کہ احمد پور لماں صادق آباد تحصیل میں ایک پرائیویٹ سکول ہے جسے قومی تحویل میں نہیں لیا گیا ۔ یہ غلط ہے کیونکہ احمد پور لماں کا سکول ابتدا ہی سے گورنمنٹ کا سکول ہے جو مڈل سکول کے درجے تک منظور شدہ ہے ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس تحریک کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا یہ تحریک التوا قطعاً کسی مفروضہ کی بنا پر نہیں ہے بلکہ یہ ریکارڈ کی بنا پر دی گئی ہے ۔ جس کا ثبوت اس وقت میرے پاس موجود ہے کہ یہ ہائی سکول پہلے گورنمنٹ کی طرف سے مڈل سکول احمد پور لماں میں تھا اور محکمہ کی اجازت سے لڑکوں

نے وہاں نویں اور دسویں کی جماعتیں کھولیں جن کا اجرا سن 1961ء میں ہوا ۔ مورخہ 10 جولائی 1963 کو وہ سکول رجسٹر ہوا اور 27 ستمبر سن 1964 کو بورڈ سے منظور ہوا اور اس وقت وہاں پر ہائی کلاسز جاری ہو چکی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا آپ ان سکولوں کی نسبت فرما رہے ہیں جو قومیائے جا چکے ہیں ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جی ہاں جناب والا ۔ ہائی سکول جس شکل میں بھی ہو اس کو حکومت کی پالسی کے تحت تو قومیایا جاتا ہے ۔ اس میں یہ واضح ہے کہ نویں اور دسویں جماعتیں شروع ہو چکی ہیں اگر جاری ہیں تو ان کو قومیانہ ہے ۔ کیا یہ اس کی اجازت نہیں دے سکتے ؟

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی تحریک التوا زیادہ واضح نہیں ہے ۔ آپ نے تو سکول کو بطور ایک ادارہ کے لیا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ وہ ایک ادارہ ہے جناب والا ۔ نویں اور دسویں جماعتیں رجسٹر ہوئی ہیں ۔ بورڈ سے منظور ہوئی ہیں وہ ہائی سکول بنتا ہے ۔ جناب والا ۔ پھر مڈل سیکشن اور پھر پرائیمری سیکشن آتا ہے ۔ جب ہائی کلاسز کا سیکشن رجسٹرڈ ہے تو وہ جناب والا سکول کہلاتا ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ جہاں تک مجھے علم ہے اور جو ریکارڈ مجھے محکمہ کی طرف سے مہیا کیا گیا ہے ۔ میں تو اس کا ذکر کر رہا ہوں ۔ جب آنریبل ممبر مجھے اور تفصیلات دیں گے تو میں مزید انفارمیشن لینے کے بعد کارروائی کروں گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں ایک واضح یقین دہانی چاہتا ہوں کہ اگر وہاں پر ایک ہائی سکول چل رہا ہے تو کیا حکومت اس کو اپنی تحویل میں لے لے گی ؟

وزیر تعلیم ۔ اس کے ساتھ جو تمام ضوابط ہیں اگر وہ پورے کر دئے جائیں تو پھر اس کو قومی تحویل میں لیا جا سکتا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں ان کے اس بیان کے بعد تحریک اپنی موشن کو پریس نہیں کرتا ہوں ۔

راولپنڈی ریجن کے تقریباً 20/25 تعلیمی اداروں کے سربراہوں کو تنخواہ کی عدم ادائیگی

مسٹر سپیکر ۔ مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ راولپنڈی ریجن کے تقریباً 25/20 تعلیمی اداروں کے سربراہوں کو ابھی تک ماہ ستمبر اور اکتوبر 1973ء کی تنخواہ نہیں ملی ۔ واقعات کے مطابق 25 تقریباً تعلیمی اداروں کے سربراہوں کو یکم مارچ 1973ء سے جونیئر کلاس دوئم دینے کا حکومت نے اعلان کیا تھا جس کے تحت اگست تک انہیں تنخواہ ملی ۔ لیکن ستمبر 1973ء کے بل پر اعتراض لگا کر محکمہ خزانہ نے روک لئے ۔ ان حضرات نے ڈائریکٹر راولپنڈی سے رجوع کیا لیکن تا حال ان کی شنوائی نہیں ہوئی ۔ ان میں گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چکوال اور سرائے عالمگیر کی ہیڈ مسٹرس گورنمنٹ گرلز مبری مینو ہائی سکول لالل پوز کی ہیڈ مسٹرس گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ٹنچ بھاٹا کی ہیڈ مسٹرس شامل ہیں ۔ تنخواہ نہ ملنے کی بنا پر انہیں پچھلے 2 ماہ سے بغیر تنخواہ کے گزر و اوقات کرنی پڑ رہی ہے جس کی بنا انہیں مالی مشکلات کا سامنا ہے ۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ انہیں جلد از جلد تنخواہ کی ادائیگی کرے اور ان کا کیس decide کرے تا کہ وہ ذہنی پریشانی سے نجات حاصل کر سکیں ۔ اس خبر سے تعلیمی اداروں کے عام مدرسوں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے اور صوبہ کے امن و امان کو شدید خطرہ لاحق ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ اس تحریک التوا کی کافی میرے پاس نہیں ہے مگر میں یہ یقین دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ اگر کہیں بھی انسانیت کی

payment میں تاخیر ہوئی ہے تو اس کا مناسب تدارک کرنے کے بعد یہ payment کی جائے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ مرزا صاحب ٹھیک ہے ۔

مرزا فضل حق ۔ جناب والا ۔ میں نے تحریک التوا 5 نومبر کو دی تھی ۔ میں وزیر صاحب سے یہ عرض کروں گا کہ وہ تحریک التوا کو منگوا کر دیکھ لیں ۔

Mr. Speaker, Then it will be kept pending, یہ آپ کو مل لیں گے اور تفصیل بتا دیں گے ۔

مرزا فضل حق ۔ جناب والا ۔ آپ اسے pending فرما دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ pending کر دی ہے ۔

وزیر صنعت آبپاشی و برقی قوت ۔ جناب والا ۔ میں اس سلسلے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ چونکہ یہ پوسٹیں permanent نہیں ہو چکی تھیں اور اے ۔ جی نے اعتراض کیا تھا اور ہمیں permanent کرنے میں دو تین مہینے لگ جاتے تھے ۔ تو جب میں اس منصب پر فائض تھا میں نے اے جی کو لکھ دیا تھا کہ ان کو provisional payment کر دی جائے اور میرا خیال ہے کہ اس letter پر عمل ہو رہا ہے ۔

Mr. Speaker, I defer it for a week.

لاہور امپرومنٹ ٹرسٹ کی طرف سے بستی دھوبی سٹری کے تقریباً چار سو گھروں کی مسماری

مسٹر سپیکر ۔ مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ امروز مورخہ 5 نومبر 1973ء کے مطابق لاہور امپرومنٹ ٹرسٹ نے بستی دھوبی سٹری کے تقریباً چار سو گھروں کو پیوند زمین کر دیا ہے اور وہاں

کے مکینوں کو بے دخل کر دیا ہے اور اب ان غریب عوام کو سر چھپانے کی جگہ بھی نہیں ہے۔ اخبار کے مطابق ٹرسٹ نے نہ تو انہیں بے دخلی کے نوٹس دئے حتیٰ کہ انہیں سامان نکالنے کی مہلت بھی نہیں دی۔ اس خبر سے موبائی دارالحکومت کے عوام میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔

تحریک التوا نمبر 90 اور 113 بھی اسی موضوع کی ہیں ان کو بھی ساتھ ہی لیا جاتا ہے۔

وزیر ہاؤسنگ و لوکل گورنمنٹ ۔ جی ہاں ۔ یہ سب ایک ہی موضوع کی ہیں ۔ ایک ہی جگہ اور ایک ہی واقعہ کے متعلق ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کا موضوع ایک ہی ہے لیکن یہ مختلف ناموں سے ہیں ۔ آپ فرمائیں ۔

وزیر ہاؤسنگ و لوکل گورنمنٹ ۔ جناب والا ۔ یہ جگہ نزول سرکاری اراضی ہے اور لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ کے زیر انتظام ہے ۔ اس جگہ پر کچھ لوگوں نے ناجائز قبضہ کر کے اپنے مکانات تعمیر کر لئے تھے ۔ چونکہ گورنمنٹ کی پالیسی یہ ہے کہ عوام کو مکانات کی تعمیر کے لئے زیادہ سے زیادہ سہولتیں میسر کی جائیں ۔ تو اس پالیسی کو مد نظر رکھتے ہوئے بورڈ آف ریونیو سے اجازت حاصل کرنے کے بعد ان لوگوں کو یہ پیش کش کی گئی کہ اس جگہ پر چھوٹے چھوٹے پلاٹ الاٹ کروائیں اور اس کی قیمت آسان قسطوں میں دے دیں ۔ انہوں نے کچھ شرپسندوں کے ایما پر اس پیش کش کو قبول نہ کیا ۔ چونکہ گورنمنٹ کی یہ پالیسی ہے کہ عوام کو مکانات کی تعمیر کے لئے زیادہ سے زیادہ سہولتیں مہیا کی جائیں تو وہاں اس بات کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ کوئی شخص جہاں چاہے ناجائز قبضہ کر کے اپنی مرضی کے مطابق مکان تعمیر کر لے ۔ چنانچہ اس پر حسب ضابطہ ان لوگوں کو اپنے ناجائز قبضے ختم کرنے کے لئے اور سلب اٹھانے کے لئے نوٹس دئے گئے ۔ اس کی بھی ان لوگوں نے کوئی پرواہ نہ کی جس پر مجبوراً ان کا ناجائز قبضہ ختم کرنے کے لئے حسب ضابطہ کارروائی کرنی پڑی ۔ اس کے بعد ان لوگوں کا ایک نمائندہ وفد [illegible] وزیر [illegible]

کو غالباً سات تاریخ کو ملا ۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے انہیں اس منصوبہ بندی کے مطابق کالونی بنانے کے فائدے سے آگاہ کیا کہ اس سے صحت و صفائی کا خیال بھی رکھا جا سکتا ہے اور لوگوں کو بنیادی ضروریات بہم پہنچائی جا سکتی ہیں ۔ جس پر ان لوگوں نے اس پر افسوس کا اظہار کیا کہ انہوں نے اس پیشکش کو قبول نہ کر کے غلطی کی ہے ۔ چنانچہ اس پر دوبارہ پیشکش کی گئی کہ اگر وہ چاہیں تو ان کو اسی جگہ پر نئے پلاٹ آسان قسطوں پر دئے جا سکتے ہیں اور اگر وہ کوئی متبادل جگہ پسند کریں تو اس جگہ پر گورنمنٹ ان کو پلاٹ دینے کے لئے تیار ہے ۔ چنانچہ ان لوگوں نے اپنی مرضی سے اس کے نزدیک دوسری جگہ کا انتخاب کر لیا ۔ اور وہاں ان کو پلاٹ الاٹ کر دیے گئے ہیں ۔ وہاں انہوں نے اپنے مکانات تعمیر کرنے شروع کردئے ہیں ۔ اور یہ مسئلہ نہایت خوش اسلوبی سے طے پا چکا ہے ۔

اس سلسلے میں میں یہ گزارش کرنا مناسب سمجھوں گا کہ جس جگہ پر سے ان کے ناجائز قبضے ہٹائے گئے ہیں اس جگہ پر گورنمنٹ قطعاً کوئی ایسا ارادہ نہیں رکھتی کہ وہاں پر لوگوں کی کوٹھیاں بنائی جائیں ۔ یا سرکاری دفاتر بنائے جائیں ۔ گورنمنٹ کی declared پالیسی یہ ہے کہ غریب عوام کے لئے یہاں پلاٹ تعمیر کئے جائیں ۔ چنانچہ اس سلسلے میں فاضل ممبران کی توجہ پاکستان ٹائمز میں شائع شدہ خبر مورخہ 8 نومبر کی طرف دلانا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر۔ گورنمنٹ کی پالیسی کے متعلق آپ کا بیان بڑا ذمہ دارانہ ہے لہذا آپ یہ بتائیں کہ گورنمنٹ کی پالیسی کیا ہے ؟

وزیر ہاؤسنگ و لوکل گورنمنٹ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ جب کوئی تحریک التوا کسی اخبار میں شائع شدہ خبر کی بنا پر یہاں ہاؤس میں پیش کرتے ہیں تو میں ان سے گزارش کروں گا کہ وہ کسی شخص کی ڈیوٹی بھی لگا دیا کریں کہ اگر اس کے متبادل اس کی تردید میں کوئی خبر آ جائے تو وہ اس کو پڑھ لیا کریں یا پڑھوا لیا کریں ۔

بہر حال اس settlement کے مطابق مورخہ 8 نومبر پاکستان ٹائمز میں یہ خبر شائع ہو چکی ہے کہ یہ معاملہ طے پا چکا ہے ۔ امید وہ لوگ منتقل ہو چکے ہیں اور انہوں نے اپنے مکانات بھی تعمیر کرنے شروع کر دئے ہیں ۔ پلاٹ ان کو الاٹ ہو چکے ہیں ۔ اس لئے اب کوئی ایسا مسئلہ باقی نہیں ہے ۔

مرزا فضل حق ۔ جناب والا ۔ میں اس واضح یقین دہانی کے بعد اپنی تحریک واپس لیتا ہوں ۔

Mr. Speaker. Now we go to the next item.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میری ایک تحریک التوا نمبر 117 ہے ۔ جس کے متعلق جناب ممتاز احمد کاھلوں صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ وہ آج لی جائے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب تحریک التوا کا وقت ختم ہو گیا ہے کل سہی ۔

سرکاری مواعید

سائنس ڈیمانسٹریٹروں کو لیکچرار کا درجہ دینا

مسٹر سپیکر ۔ اب یقین دہانی کے متعلق سید تابش الوری صاحب کی تحریک زیر قاعدہ 156 ہے ۔

یہ کہ مورخہ 21 فروری 1973 کو میرے سوال نمبر 1871 کے جواب میں جناب وزیر تعلیم نے صوبائی اسمبلی پنجاب میں یقین دہانی کرائی تھی کہ حال ہی میں مرکزی حکومت سے مشورہ کے بعد فیصلہ کیا گیا ہے کہ کالجوں میں سائنس پڑھانے والے ڈیمانسٹریٹروں کو لیکچرار کا درجہ دیدیا جائے ۔ بشرطیکہ وہ کم از کم ایم ۔ ایس ۔ سی ۔ (سیکنڈ ڈویژن) ہوں ۔ وزیر تعلم نے یہ وعدہ بھی کیا تھا کہ اس فیصلے کو جلد عمل جامہ پہنایا جائیگا ۔ لیکن چھ ماہ سے زائد عرصہ گزرنے کے باوجود ابھی تک اس فیصلے پر عملدرآمد نہیں کیا گیا ۔ لہذا میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ جناب سپیکر

یہ معاملہ مجلس دوبارہ مواعید کے سپرد فرماویں ۔

I would like to hear the Minister before I proceed further.

وزیر صنعت و آبپاشی (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مسئلہ پہلے حل ہو چکا ہے اور تمام ڈیانسٹریٹروں کو لیکچرار کا درجہ دیا جا چکا ہے ۔ لیکن کئی ایک جگہ پر ممکن ہے کہ فاضل رکن کے علم میں کوئی ایک ایسا کیس ہو جو ابھی تک نہ ہوا ہو ۔ میری یہ سٹیٹنٹ جنرل تھی اور اس جنرل سٹیٹنٹ کے لئے میں یہاں آپ کے سامنے کھڑا ہو کر کہتا ہوں کہ وہ ہم نے پورے آرڈر دے دئے ہیں ۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ پوائنٹ کیوں اٹھایا گیا ہے ۔ اگر اب کوئی ایک آدھ کیس رہتا ہے تو اس کیس کو ہم دیکھ سکتے ہیں ۔ لیکن جہاں تک جنرل بات تھی کہ جس ڈیانسٹریٹر کے پاس ایم ۔ ایس ۔ سی ۔(سیکنڈ ڈویژن) کی ڈگری ہے اس کو ہم لیکچرار کا درجہ دیں گے یہ حکم کر دیا گیا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ جناب وزیر کے اس محکمہ نے سفارش کی ہے ۔ لیکن اس پر عملدرآمد نہیں ہوا ۔ یہ مسئلہ فنانس اور تعلیم کے درمیان معرض التوا میں ہے ۔ اس لئے میں گزارش کروں گا کہ انہوں نے اپنا کام اپنی حد تک کر دیا ہے لیکن اس پر عملدرآمد نہیں ہوا ۔

Mr. Speaker. It is referred to the Committee on Government Assurances. The report to come within a fortnight.

ادارہ تحقیق و ترقی پنجاب یونیورسٹی لاہور میں داخلوں کا شروع نہ کیا جانا

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان کی تحریک التوا دربارہ داخلہ تحقیق و ترقی پنجاب یونیورسٹی کے ادارہ کے سلسلے میں جناب وزیر تعلیم نے یقین دہانی کرائی تھی کہ اس ادارہ میں داخلہ جلد شروع ہو جائے گا ۔ مگر تین ماہ سے زائد عرصہ ہو چکا ہے داخلے شروع نہیں ہوئے ہیں ۔ اور دو سو سے زائد طلبہ نے داخلے کے لئے درخواستیں دی ہوئی ہیں ۔ اس سلسلہ میں

طلبا نے بے حد پریشان ہیں لہذا میں تجویز کرتا ہوں کہ جناب سپیکر اس کو مجلس دوبارہ سرکاری موعید کے سپرد فرمائیں ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ یہ معاملہ چند ناگزیر وجوہ کی بنا پر ایک تو چانسلر کے یہاں نہ ہونے کی وجہ سے اور دوسرے گرمیوں کی چھٹیوں کی وجہ سے حل نہیں ہو سکا ۔ 19 اکتوبر کو بورڈ کی میٹنگ کے بعد داخلہ کے سلسلے میں طریقہ کار واضع کر لیا گیا ہے جس کے تحت داخلے مکمل ہو چکے ہیں ۔ اس بات کا اہتمام کیا گیا ہے اور ادارے کی تعلیم و تدریس کا کام اس طرح ترتیب دیا جا رہا ہے تاکہ جو طلباء داخل ہوں ان کا وقت ضائع نہ ہو اور وہ اپنا نصاب مکمل کر لیں ۔ مندرجہ بالا بیان سے عیاں ہے کہ جس مسئلے کے بارہ میں یہ تحریک پیش کی گئی ہے وہ مسئلہ پہلے حل ہو چکا ہے ۔

Mr. Speaker. Haji Sahib do you press it.

Haji Muhammad Saifullah Khan. In view of the statement made by the Hon'ble Minister I don't propose to press it.

مسودہ قانون

مسودہ قانون ایگریکلچرل سپلائیز کارپوریشن پنجاب مصدرہ 1977

(موسودہ قانون پنجاب نمبر 63 بابت 1973)

(جاری)

(کلاز ۔ 3)

مسٹر سپیکر ۔ اب ہم قانون سازی کی طرف آتے ہیں ۔ بل کی کلاز 3 زیر غور ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ابھی ترمیم پیش ہوں گی ۔ جب سوال پیش ہوگا اس وقت آپ اس کی مخالفت کر سکتے ہیں ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ ٹھیک ہے جناب سوال پیش ہونے کے بعد oppose کروں گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں اپنی پہلی ترمیم کہ مسودہ قانون کی ضمن (1) کی سطر 2 کے لفظ ''سپلائیر'' کی بجائے لفظ ''ڈویلپمنٹ'' ثبت کیا جائے پر زور نہیں دیتا ۔ اس لئے میں اپنی ترمیم نمبر 2 کو لیتا ہوں اور پہلی کو واپس لیتا ہوں ۔

جناب والا ۔ میں ترمیم پیش کرتا ہوں ۔

> کہ مسودہ قانون کی ضمن 3 کی تحتی ضمن (1) کی سطر 2 میں الفاظ ''سپلائیز،، اور ''کارپوریشن'' کے درمیان ''اینڈ ڈویلپمنٹ،، ثبت کئے جائیں ۔

Mr. Speaker. The amendment moved is :

> That is sub-clause (2) of clause 3 of the Bill, between the words "Supplies" and "Corporation" occurring in lines 3-4, the words "and Development" be inserted.

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں کہ اس ترمیم میں ''ڈویلپمنٹ،، کا لفظ ضرور آ جائے ۔ اگر فاضل ممبر مجھ سے اتفاق فرمائیں تو ڈویلپمنٹ پہلے آ جائے یعنی ''ڈویلپمنٹ اینڈ سپلائیز،،

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ چونکہ سپلائز ثانوی نوعیت کا کام ہے اور ڈویلپمنٹ اس سے زیادہ اہم ہے ۔ اس لئے پہلے سپلائیز آنا چاہئے اور

پھر "ڈویلپمنٹ" آنا چاہئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ قانون میں جنرل سٹیٹمنٹ پہلے آتی ہے اور specific statement بعد میں آتی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ ٹھیک ہے ۔ جناب والا ۔ میں اتفاق کرتا ہوں "ڈویلپمنٹ اینڈ سپلائیز" ہی کر دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ترمیم در ترمیم برائے منظوری ایوان میں پیش ہے ۔

سوال یہ ہے :

> That in sub-clause (1) of clause 3 of the Bill. between the word "Agricultural" and "Supplies" occurring in line 3, the words "Development and" be inserted.

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے ۔

کہ کلاز 3 ترمیم شدہ صورت میں منظور کی جائے ۔

عبد تاہش الوری ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں :۔

جناب والا ۔ یہ نہایت اطمینان اور مسرت کی بات ہے کہ متعلقہ وزیر نے ہماری اس ترمیم کو جو انتہائی اہم اور بنیادی نوعیت کی ہے منظور کر لیا ہے ۔ ہم نے اپنی ابتدائی تقریروں میں اس بات پر اصرار کیا تھا کہ اگر کارپوریشن کو حقیقی اعتبار سے اس صوبے کی زرعی معیشت کے لئے کوئی مفید ادارہ بنانا ہے تو اس کے لئے انتہائی ضروری ہے کہ اس کا دائرہ صرف سپلائیز کی حد تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ اس کو ڈویلپمنٹ اور ترقیاتی کاموں تک پھیلایا جائے ۔

شیخ عزیز احمد ۔ ترمیم منظور ہونے کے بعد معزز ممبر کیسے متعلقہ ہیں ؟

مسٹر سپیکر - شیخ صاحب ترمیم منظور ہونے کے بعد یہ کیسے relevant نہیں ہے - Now he has to speak -

Sheikh Aziz Ahmad. What for ?

Mr Speaker. He is opposing the Clause.

Sheikh Aziz Ahmad. No Sir. Unless there is a notice for deletion, how can he oppose the Clause ?

مسٹر سپیکر - انہیں اظہار خیال کا موقع تو دینا ہے -

سید تابش الوری - جناب والا - ترمیم شدہ صورت میں کلاز پر مجھے اظہار خیال کا موقع دیا جائے -

قطع کلامیاں

جناب والا - میں شیخ عزیز احمد صاحب کی بات نہیں سمجھ سکا ہوں -

مسٹر سپیکر - انہوں نے یہ کہا ہے کہ جس نے ترمیم کا نوٹس نہ دیا ہو وہ تقریر نہیں کر سکتا -

سید تابش الوری - جناب والا - ترمیم کا نوٹس تو موجود ہے -

شیخ عزیز احمد - جس نے کلاز کی منسوخی کا نوٹس نہ دیا ہو وہ اس وقت جب کہ یہ تحریک پیش ہو :

"That this Clause stand part of the Bill".

وہ اس کو oppose نہیں کر سکتا -

Mr. Speaker. When I put it in the form of a question, the member has to rise and say that he is opposing. At that time, he will be entitled to take part in the debate.

حاجی سیف اللہ صاحب کیا یہی پوزیشن ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان - جب سوال put ہوتا ہے اس وقت ہم oppose کرتے ہیں اور oppose کرنے کے بعد ممبر کا یہ حق ہوتا ہے کہ وہ اس کلاز پر اپنا اظہار خیال کرے -

شیخ عزیز احمد - جناب والا - ممبر تو صرف oppose کر سکتے ہیں

کہ یہ کلاز بل کا حصہ نہ بنے یا بل کا حصہ بنے ۔ اب جناب والا آپ نے یہ سوال پیش کیا ہے کہ یہ کلاز ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔ اب وہ اس کو oppose کرتے ہیں کہ اسے حذف کیا جائے

Mr. Speaker. They want to defeat it.

شیخ عزیز احمد ۔ جناب والا ۔ میرا نکتہ یہ ہے کہ جس وقت وہ oppose کرتے ہیں کہ اس صورت میں یہ بل کا حصہ نہ بنے اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اس میں سے delete ہو جائے اور اگر ان کا یہی مقصد ہے اس کو oppose کرنے کا تو پھر اس کے لئے نوٹس ہونا چاہئے ۔ And to strengthen my argument, I would like to quote a ruling on that point.

مسٹر سپیکر ۔ شیخ صاحب پیشتر اس کے کہ آپ رولنگ کا حوالہ دیں ۔ میں حاجی محمد سیف اللہ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس کلاز میں یہ ترمیم آ سکتی ہے کہ اس کو delete کیا جائے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جی ہاں ۔

مسٹر سپیکر۔ جو بنیادی کلاز ہوتی ہیں ان کو حذف کرنے کی ترمیم نہیں آ سکتی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ فاضل رکن اس مکمل کلاز کی مخالفت کرنے کا حق رکھتا ہے ۔ اس لئے وہ کلاز جب تک consequential نہ ہو deletion کی امنڈمنٹ نہیں آ سکتی ۔

شیخ عزیز احمد ۔ میری دوسری دلیل یہ ہے کہ انہوں نے جو ترمیم ایوان میں پیش کی ہے اس میں "ڈویلپمنٹ" کا لفظ ایزاد کر دیا جائے اور جب یہ ترمیم تسلیم کی جا چکی ہے تو پھر تابش الوری صاحب کیسے کہہ سکتے ہیں کہ یہ بل کا حصہ نہ بنے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں اس نکتہ سے اتفاق کرتا ہوں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ آپ سنیں تو سہی کہ میں کیا کہہ رہا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب ہر چیز کی الگ نوعیت ہوتی ہے ۔

Mr. Speaker. There is a clause and one honourable member says that this clause be changed in such form and the House accepts it. Then, how can he rise and say that the clause should not be accepted ?

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اب میں ایک عرض کروں کہ قانون سازی میں logic نہیں چلتا اصول چلتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہاں اصول کی بات نہیں ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہاں ہر چیز کی سٹیج ہوتی ہے ۔ پہلے ترمیم پیش ہوئی ۔ ترمیم پیش کرنے کے بعد اور اسے منظور کرنے کے بعد آپ اس کلاز کو پھر پیش کر رہے ہیں ۔ یا تو آپ وضاحت کر دیں کہ جب ہماری ترمیم منظور ہو گئی ہے ۔ تو یہ کلاز خود بخود منظور ہو گئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تو آپ پر پابندی ہے جو باقی ممبروں پر نہیں ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ نہیں جناب ۔ کوئی پابندی نہیں ہے ۔ باوجود اس امر کے کہ یہ ساری کلاس پاس ہو جائے پھر سارے بل کو جب آپ منظوری کے لئے پیش کریں گے تو پھر بھی ہم اس کی مخالفت کر سکتے ہیں ۔

The House is at liberty to reject the whole clause.

Mr Speaker. But except for the mover, no one else is opposing the clause.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ الگ سٹیج ہے ۔ اور یہ independent سٹیج ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی ترمیم کے بغیر بھی اگر یہ ایوان کلاز کو نا منظور کرنا چاہیے تو کر سکتا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ نہیں جناب ۔ اگر ہم اپنی ترمیم پر باوجود منظور ہونے کے بولتے تو یہ question valid تھا کہ جب یہ ترمیم منظور ہو گئی ہے ۔ تو کس چیز پر بول رہے ہیں ۔ تب تو کوئی بات تھی ۔

ہم نے اس ترمیم پر ایک لفظ تک نہیں کہا کیونکہ یہ نا منظور ہو گئی ہے - لیکن جب یہ کلاز مکمل صورت میں آ رہی ہے - تو یہ ایک الگ سٹیج ہے - اور ہم نے اس کی مخالفت کی ہے -

مسٹر سپیکر - میں اسے چیک کرونگا -

حاجی محمد سیف اللہ خان - آپ اسے چیک کر لیں -

مسٹر سپیکر - اس کی وجہ یہ ہے کہ جس کی ترمیم منظور ہو گئی ہو تو وہ موشن اس کا اپنا موشن بن جاتا ہے - and anybody who actually makes a motion, how can he oppose ?

Haji Muhammad Saifullah Khan. There is no bar at all sir.

سید نابش الوری - جناب والا - میرا استدلال اس سلسلے میں یہ بھی ہے کہ اس کلاز میں ہم نے دو ترامیم پیش کی ہیں - ایک ترامیم منظور ہوئی ہے اور دوسری منظور نہیں ہوئی - بنیادی طور پر ہمارا پوائنٹ یہ تھا کہ اس کے پاس سپلائی کا کام ہونا ہی نہیں چاہیے - اس سلسلے میں ہمارا استدلال یہ ہے کہ چونکہ کارپوریشن پہلے ہی آزمائی جا چکی ہیں - اس لیے اب ایک نئے تجربے کے لئے قومی سرمایا کے ضیاع کا اہتمام نہیں کرنا چاہیے - اگر آپ اس ساری کی ساری کلاز کو رد کرتے ہیں تو اور بات ہے - لیکن اگر آپ اسے پاس کرتے ہیں تو ہم یقیناً اس پر اظہار خیال کا حق رکھتے ہیں -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - ویسے بھی اس کلاز کے دو حصے ہیں - ہم نے پہلے حصے میں ترمیم دی ہے اور دوسرے میں تو کوئی ترمیم نہیں آئی - اور یہ ایک دو کو ملا کر پارٹ بنتا ہے - اب آپ سالم کلاز کو پیش کرتے ہیں جس کے دو حصے ہیں - ہم نے تو ایک حصے میں ترمیم دی ہے - اور دوسرے میں دی تھی نہیں اس لئے دوسرے حصے کی ہم مخالفت کا حق رکھتے ہیں - اگر ساری کلاز ہی بل کا حصہ بن رہی ہے - پھر تو یہ بات واضح ہے -

شیخ عزیز احمد - اس سلسلے میں سپیکر صاحب پہلے ہی فیصلہ دے چکے ہیں کہ اسے حذف کرنے کے لئے کوئی ترمیم نہیں آ سکتی -

حاجی محمد سیف اللہ خان - یہ بات نہیں ہے - یہ کسی بھی قسم کی ہو ہم اسکی مخالفت کا حق رکھتے ہیں - حذف کرنے میں پابندی ہے کہ فلاں قسم کی کلاز کو حذف کر سکتے ہیں جو negative ووٹ دے اس کو حذف نہیں کر سکتے - یہ دوسری پابندی ہے - We have not given a motion for deletion. It is our right to oppose the clause as a whole that it should not form part of the Bill.

بیگم ریحانہ سرور (شہید) - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - میرے خیال میں اس بارے میں کوئی واضح رول بیان نہیں کیا گیا - لیکن یہ آپ کی صوابدید پر ہے - آپ جیسے بھی اس کا فیصلہ فرمائیں - میرے خیال میں انہوں نے پہلی ترمیم کو متفقہ طور پر منظور کیا ہے - اور اسے پاس کیا گیا ہے - اب چونکہ محرک وہی ہے لہذا وہ دوبارہ اسی ترمیم پر نہیں بول سکتے - اگر محرک کوئی دیگر ممبر ہوتا تو اس کو یہ اجازت دی جا سکتی تھی کہ وہ اس پر بحث کر سکتے ہیں - کہ آیا اس کو بل کا حصہ بنایا جائے یا نہ بنایا جائے - لیکن اب چونکہ اسے متفقہ طور پر منظور کر لیا گیا ہے اور حکومت نے بھی فاضل ممبر کے ساتھ تعاون کیا ہے اور انہوں نے بھی تعاون کیا ہے اور ان کے کہنے پر اس بل میں ترمیم کی گئی ہے - اور اس کو پاس کیا گیا ہے - لہذا میرے خیال میں اب انکے بولنے کا کوئی حق باقی نہیں رہتا -

Sheikh Aziz Ahmad. I am quoting from the punjab Legislative Assembly Debate, dated 28th April, 1962, Page 42.

> Had the honourable member given notice, I would have allowed him to oppose the clause. Honourable Members will remember that in the last session I pointed out that amendments which were to the effect that certain clauses be deleted were useful

only in so far as they gave notice of the fact that the honourable member proposing the amendment wanted to oppose that clause and he had a right to make a speech in opposing the clause. Since no body has given notice for the deletion of the entire clause, therefore, I will not allow any speeches to be made in opposition of the clause.

مسٹر ۔ پیکر ۔ اسے تو میں disposed of کر چکا ہوں کہ جو sub-stantive کلاز ہیں ۔ جن سے مقصد فوت ہو جاتا ہے ۔ اس میں کوئی ترمیم پیش نہیں ہو سکتی ۔ جس کی ترمیم بھی منظور ہو جائے تو کیا وہ سالم کلاز کی مخالفت کر سکتا ہے ۔ On this point I will like to be enlightened

شیخ عزیز احمد ۔ جناب والا ۔ میرے پاس اسکے متعلق کوئی رول نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : I have not decided the point. Yes Syed Tabish Alwari to continue.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ ! زیر غور کلاز میں کہا گیا ہے :

قانون ھذا کے نفاذ کے بعد جتنی جلد ممکن ہوگا ایک کارپوریشن قائم کی جائے گی , جس کا نام ایگریکلچرل سپلائیز کارپوریشن پنجاب ہوگا ۔

ہماری جو ترمیم منظور کی گئی ہے , اس کے تحت اب اس کا نام ،،ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ اینڈ سپلائیز کارپوریشن ہو جائے گا ۔ یقینی طور پر یہ ایک بہتر تبدیلی ہے جس کے نتیجے میں کارپوریشن کا دائرہ کار زیادہ وسیع ہو جائے گا اور اس کی افادیت اور مقصدیت میں بھی زیادہ جامعیت پیدا ہو سکے گی ۔ لیکن جناب والا ! جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے اپنے موقف کا اظہار کیا ہے ۔ ایگریکلچرل کارپوریشن کا احیا اصل میں ایک ناکام کارپوریشن کو نئی

زندگی دینے کے مترادف ہے ۔ ایک ایسی کارپوریشن جو سال ھا سال کے تجربے کے بعد اپنی نا اھلی , عدم منصوبہ بندی اور بددیانتی کے باعث ناکام ہو چکی ہے , اس کو بغیر کسی نئی مقصدیت کے اور بغیر کسی نئی افادیت کے نئے سرے سے زندہ کرنے کا نہ کوئی جواز پیش کیا جا سکتا ہے اور نہ ھی اس کے لیے قومی خزانے پر بوجھ ڈالنے کی اجازت دی جا سکتی ہے ۔ جناب والا ۔ آپ نے کل خود سنا ۔ جناب وزیر متعلقہ نے اعتراف کیا کہ یہ کارپویشن اس سے پہلے یقینی طور پر نا کام ہو چکی تھی ۔ انہوں نے یہ بھی اعتراف کیا کہ اس کارپوریشن کی نا کامی کی جو وجوہ ہیں وہ بدستور موجود بھی ہیں ۔ لیکن انہوں نے اس سلسلے میں اپنا کوئی موقف یا استدلال پیش کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی کہ اب وہ اس نئی کارپویشن کو پرانی بدعنوانیوں , پرانی ناکامیوں اور پرانی کوتاھیوں سے بچانے کے لیے اپنے پاس کیا نئے انتظامات یا نئی سکیمیں رکھتے ہیں ۔ جناب والا ! آپ بہتر طور پر جانتے ہیں کہ کارپوریشنوں کا قیام اس سے پہلے بھی اس مقصد کے لئے ھوتا ہے ۔ اس میں ریٹائرڈ لوگوں کی , اور خاص طور پر ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ کارپویشن میں آرمی ریٹارئرڈ آفیسرز کی ایک بڑی تعداد کو کھپا دیا گیا تھا ۔

(اس مرحلہ مسٹر چیئرمین , سید ناظم حسین شاہ , کرسی صدارت پر متمکن ھوئے) ۔

ان کارپوریشنوں کے قیام کا بنیادی مقصد ھی یہ ھوتا ہے کہ ان میں اپنے قریب کے لوگوں , اپنے عزیزوں اور اپنے دوستوں کو کھپا کر ان کے لئے معاش کے ذرائع پیدا کیے جائیں ۔ جناب والا ! یہ صورت اس وقت بھی موجود ہے ۔ کارپوریشن کے لئے جو بھرتی کی جا رھی ہے , اس کے متعلق یہ الزام واضح طور عاید کیا جا رہا ہے کہ اس میں ایک پارٹی کے افراد کو خاص مقاصد کے لیے جگہ دے کر روزگار کے مواقع فراہم کیے جارہے ہیں ۔

Sheikh Aziz Ahmad : Sir, may I refer to page 557 of Mays parliamentary Practice, 17th Edition :—

> When the amendments, if any, to a clause have been disposed of the

question put from the chair is, "That the clause (as amended) stand part of the bill"; and no other amendment can be proposed to a clause after this question has been proposed from the chair. Debate upon this question must be confined to the clause as amended (or not amended), and must not extend to a discussion of the circumstances under which particular amendments were made or to a review in detail of the proceedings on the clause.

اب کلاز میں یہ رہ جاتا ہے کہ جب اس کی مخالفت کرتے ہیں ۔ تو صرف اس طرح کر سکتے ہیں کہ "ڈویلپمنٹ" کے لفظ کا اضافہ کرنے سے اس کا کیا فائدہ ہوگا ۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ سارے بل کو ریویو کرتے چلے جائیں کہ پرانے بل میں یہ تھا اور اب نئے بل میں یہ ہوگا ۔ سپلائیز اینڈ ڈویلپمنٹ کے ساتھ یہ یہ چیزیں ہوں گی ۔ ان امور پر بحث نہیں کر سکتے ۔

مسٹر چیرمین ۔ شیخ صاحب ۔ سپیکر صاحب سید تابش الوری صاحب کو بولنے کی اجازت دے چکے ہیں ۔ اس لئے پہلے فیصلہ ہو چکا ہے ۔

وزیر قانون ۔ صورت یہ ہے کہ جو کلاز زیر بحث ہے یا ان کی جو امنڈمنٹ ہے ۔ اس کے متعلق بحث کریں , سارے بل پر بحث کی تو اجازت آپ نہیں دے سکتے ۔

Mr. Chairman :— I will request the hon'ble member to be relevant.

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر تشریف فرما ہوئے)

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ! میں جس کلاز پر اس وقت بول رہا ہوں وہ بنیادی کلاز ہے جس کے تحت ایگریکلچرل سپلائیز کارپوریشن کا قیام عمل میں آتا ہے ۔ اور اس کے توارث اور اس کی جائیداد سے متعلق

فیصلوں کا اختیار دیا جانا ہے ۔ اس لیے مجھے یہ حق حاصل ہے کہ میں کارپوریشن کی مجموعی حیثیت سے مخالفت کروں اور اس سلسلے میں اپنی رائے کا اظہار کروں ۔ ہر کلاز پر میں کارپوریشن کی مجموعی حیثیت پر نہیں بول سکتا ۔ لیکن یہ کلاز چونکہ بنیادی ہے جس میں یہ کہا جا رہا ہے کہ اس نام سے ایک کارپوریشن قائم کی جائے گی اور اس کو یہ یہ حقوق حاصل ہوں گے ۔ جناب والا ! چونکہ اعتراض کیا گیا ہے ، اس لیے میں ریکارڈ پر یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ میں بالکل relevant ہوں اور اختصار کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ کارپوریشن کے دائرہ کار کے اندر رہتے ہوئے بات کریں ۔

صید تابش الوری ۔ جی ہاں ، میں ایسا ہی کر رہا ہوں ۔

جناب والا ! میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ یہ الزام عاید کیا جاتا رہا ہے کہ کارپوریشنوں کو مخصوص افراد کی خاطر ذرائع روزگار فراہم کرنے کے لیے بنایا جاتا ہے ۔ اور اب بھی یہ الزام دھرایا جا رہا ہے کہ اس کارپوریشن کے قیام کے ساتھ بھی بدعنوانیوں کا ایک نیا دروازہ کھل گیا ہے ۔ سینکڑوں ایسے ملازمین کو جو ایک خاص گروہ سے ، یا ایک خاص پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں ، بھرتی کرکے کارپوریشن کو روزگار کا مفاداتی ذریعہ بنایا جا رہا ہے ۔ جناب والا ! اگر ہم نے کارپوریشنوں کا قیام ان مقاصد کے لیے ، جو انتہائی مذموم بھی ہیں اور سیاسی اور سرکاری اعتبار سے ناپسندیدہ بھی ہیں ، اگر وقف کر دیا تو اس کا نتیجہ یہ مرتب ہوگا کہ پچھلی کارپوریشنوں کی طرح یہ کارپوریشن بھی اس قسم کی بدعنوانیوں کا شکار ہو جائے گی ۔ اگر merit پر لوگوں کو بھرتی نہ کیا گیا تو ظاہر ہے کہ وہ merit پر فیصلے بھی نہیں کریں گے ۔

شیخ عزیز احمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ اس میں بھرتی کا سوال کہاں آتا ہے ؟ ترمیم یہ ہے کہ سپلائیز کے بعد یا سپلائیز سے پہلے "ڈویلپمنٹ" کے لفظ کا اضافہ کیا جائے ۔ اب یہ بل کی تمام کلازز کو لے رہے ہیں ۔

جہاں تک میرے پہلے پوائنٹ آف آرڈر کا تعلق ہے ، آنریبل سپیکر صاحب نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اس کے متعلق آپ کوئی رولنگ quote کریں۔ میں اس کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں کہ "Mays Parliamentary Practice" کے صفحہ 557 کا ہیڈنگ یہ ہے :

"Question for Clauses Standing Part of the Bill."

اس میں یہ کہیں نہیں لکھا ہوا کہ اس کے اوپر تقریریں ہوں گی ، یا اس پر بحث ہوگی ۔ بلکہ یہ ہے کہ یا تو یہ agree ہو جائے ، یا negative ہو جائے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں کہ وہ صرف کلاز ہی پر بحث کر سکتے ہیں ۔ کلاز میں انہوں نے جو ترمیم مانگی ہے ، اس میں انہوں نے "ڈویلپمنٹ" کی بات کی ہے کہ اس کا نام یہ نہیں ، بلکہ یہ ہو جائے ۔ اس میں کارپوریشن کے مقاصد کو زیر بحث لایا جا سکتا ہے ۔

شیخ عزیز احمد ۔ مگر اس میں بھرتی کا سوال کہاں ہے ؟ وہ تو کہہ رہے ہیں کہ ملازمین کی بھرتی merit پر نہیں ہو رہی اور وہ سفارشوں پر ہو رہی ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اگر وہ اس کی کارکردگی کو ہدف تنقید بنا رہے ہیں ، تو یہ غلط بات ہے ۔

شیخ عزیز احمد ۔ وہ اپنی بحث کو صرف اس حد تک محدود کر سکتے ہیں کہ جو اس میں "ڈویلپمنٹ" کے لفظ کا اضافہ کر دیا گیا ہے ، وہ ٹھیک ہے ۔ اب اس پر اور بحث نہیں کر سکتے ۔ اس پر اتفاق ہو چکا ہے ۔

Mr. Deputy Speaker : Repetition cannot be allowed. I will ask the hon'ble member to remain within the four walls of the relevancy.

سید ثابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ کارپوریشن اگر خلوص نیت کے ساتھ اور دیانت کے ساتھ قائم نہ کی جائے تو نتیجہ اس کا ناکام ہونا بالکل یقینی ہے اور میں یہ کہہ رہا تھا کہ اس کی

ناکامی کے بنیادی اسباب میں ایک سبب یہ بھی ہے کہ کارپوریشن میں merit کو اہمیت نہیں دی جاتی اور جب merit کو اہمیت نہ دی جائے اور محض سفارش یا سیاسی تعلق کی بنا پر کارپوریشن کے ارباب کار کا انتخاب کیا جائے تو یہ بھی ظاہر ہے کہ کارپوریشن کی جو اجتماعی مقصدیت ہے اس کا جو دائرہ عمل ہے اور ان کے جو فرائض ہیں اس میں بھی merit کی بجائے سفارش بدعنوانی اور سیاسی مقصد ہی کار فرما رہے گا۔

شیخ عزیز احمد ۔ جناب والا ۔ تابش الوری صاحب کلاز 5 کو ڈسکس کر رہے ہیں ۔ جس میں بورڈ کی تشکیل دی ہوئی ہے اور اس کے بعد کلاز 9 12 اور 14 میں جہاں وہ دوسرے آدمی رکھے جائیں گے پر بحث کر رہے ہیں ۔ کلاز 3 میں اس کا تعلق ہی کوئی نہیں ہے جو یہ زیر بحث لا رہے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ کارپوریشن سرے سے ہوتی ہی نہیں چاہئے ۔

شیخ عزیز احمد ۔ آپ کلاز کو ڈسکس نہیں کر رہے ہیں بلکہ آپ سارے بل کو ڈسکس کر رہے ہیں جس کو آپ ڈسکس نہیں کر سکتے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ شیخ صاحب انہیں اپنا argument تو مکمل کر لینے دیں ۔

سید تابش الوری ۔ ''یہاں تو بات کرنے کو ترستی ہے زبان میری،،۔ جناب میں بات شروع کرتا ہوں تو انہیں الہام ہو جاتا ہے کہ میں آگے کیا کہنے والا ہوں ۔

شیخ عزیز احمد ۔ میں سچی بات ضرور کہوں گا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ شیخ صاحب آپ انہیں بات کہہ لینے دیں ۔ پھر ہم دیکھ لیں گے کہ یہ کس حد تک متعلقہ ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میری گزارش یہ ہے کہ چونکہ یہ کلاز بنیادی طور پر کارپوریشن کے قیام سے متعلق ہے اور میری contention یہ ہے کہ اگر کارپوریشن کا قیام اسی انداز کے ساتھ جس طرح سے پہلے قائم

نہیں کیا جاتا ہے تو پھر ہم اس کی شدید مخالفت کرتے ہیں اور یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتے ہیں کہ ان احوال کے ساتھ یہ کارپوریشن ماضی کی کارپوریشن کی طرح سے ناکام ہو گی ۔ اور اس کے لئے میں آپ کے سامنے وہ وجوہ پیش کر رہا تھا جنہوں نے اس کارپوریشن کی ناکامی کو مقدر بنا دیا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ کورم پورا نہیں ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ گنتی کی جائے . . . گنتی کی گئی . . کورم نہیں ہے ۔ گھنٹی بجائی جائے . . . گھنٹی بجائی گئی . . . کورم پورا ہو گیا ہے ۔ سید تابش الوری ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ کارپوریشن کی ناکامی کا ایک بنیادی سبب یہ بھی ہوتا ہے اور ہوتا رہا ہے کہ اختیارات مرکزی سطح پر مرکوز کر دئیے جاتے ہیں ۔ یہاں بھی اس کلاز کی سب کلاز 3 کے تحت کارپوریشن کا صدر دفتر لاہور میں رکھا گیا ہے ۔ صدر دفتر یقینی طور پر لاہور ہی میں رکھا جا سکتا ہے ۔ لیکن کارپوریشن چونکہ پورے صوبے کی ضروریات کا اور مختلف علاقوں کا احاطہ کرے گی ۔ اس لئے اس بات کی ضرورت تھی کہ اس کلاز میں ایسا اہتمام کیا جاتا کہ صدر دفتر اگر لاہور میں ہوگا تو علاقائی دفاتر ہر ڈویژن میں قائم کئے جائیں گے تا کہ مقامی سطح پر وسائل کے ساتھ مقامی مسائل کو حل کرنے میں آسانی ہو ، ہوتا یہ ہے کہ تمام ضروری اختیارات مینجنگ ڈائریکٹرز میں مرتکز کر دیئے جاتے ہیں اور نتیجتاً چھوٹے چھوٹے کاموں کے لئے مختلف علاقوں کے لوگوں کو دور دراز کا سفر کر کے لاہور یا صدر دفتر آنا پڑتا ہے ۔ اس بنیادی سقم نے مغربی پاکستان کی وحدت کو پارہ پارہ کیا اسی بنیادی سقم نے مختلف کارپوریشنوں کے نظام کو ناکامی سے دو چار کیا اور اگر یہی سقم اب بھی برقرار رکھا گیا تو اس کارپوریشن کا انجام بھی مختلف نہیں ہوگا ۔ اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ ایسی کارپوریشنوں کو ان علاقوں میں وسعت پذیر کرنے پر زیادہ زور دیا جائے ۔ جہاں پر اب تک زرعی پسماندگی کے اندھیرے چھائے ہوئے ہیں اور ان دور افتادہ

مقامات پر اختیارات کو منتقل کیا جائے جہاں کے لوگ لاہور کا سفر کرنے کی استطاعت بھی نہیں رکھتے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر حقیقی طور پر پسماندگی کو دور کرنا ہے اگر حقیقی طور پر ہمیں اپنی معیشی خوش حالی کے لئے اقدامات کرنے ہیں تو ہمیں ان کارپوریشنوں کے دائرہ کو وسیع کر کے ان علاقوں تک پھیلانا ہوگا جہاں ابھی تک ترقی کے اجالے نہیں پھیل سکے ہیں ۔

جناب والا ۔ آپ بہتر طور پر جانتے ہیں کہ بہاولپور کا بڑا علاقہ چولستان ابھی تک غیر آباد ہے اور دشت بے آب کی صورت میں ابھی تک ترقی کے لئے منصوبوں کا منتظر ہے اگر ایسی کارپویشنوں کے ذریعہ سے یا اس کارپوریشن کے ذریعہ سے چولستان کے اس وسیع تر علاقے کو زرعی ترقی دینے کا منصوبہ سونپ دیا جائے تو یہ علاقہ نہ صرف اپنی زرخیزی کے اعتبار سے نئے امکانات کا مظہر ثابت ہوگا بلکہ اس ملک کی معیشت اور زرعی پیداوار میں اضافے کے لئے بھی اسے بہتر طور پر بہت سے مفید کاموں کے لئے استعمال کیا جا سکے گا ۔ جناب والا ۔ اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ اس کارپوریشن کے قیام کے ساتھ اس کارپوریشن کی مقصدیت کو بھی وسعت دی جائے اور اختیارات کو اس طرح سے مختلف علاقوں میں منتقل کیا جائے کہ وہ بڑے بڑے مقامی مسائل کو مقامی طور پر طے کر سکیں ۔ جناب والا ۔ جب تک ہم یہ نہیں کریں گے ۔ جب تک ہم اس کی مقصدیت میں اضافہ کر کے اختیارات کو پھیلا کر ان کارپوریشنوں کو موثر نہیں بنائیں گے ۔ جب تک ہم نئی تقرریوں کا اہلیت کی بنیاد پر فیصلہ نہیں کریں گے اور سفارش اور سیاسی مفادات کو ان سے الگ نہیں کریں گے اس وقت تک یہ کارپوریشنیں کامیاب نہیں ہو سکیں گی ۔ اور زیر بحث کارپوریشن بھی اپنے مقصد کے اعتبار سے ناکام رہے گی ۔ اس لئے اب بھی وقت ہے کہ ہمارے متعلقہ وزیر اور یہ ایوان ان وجوہ کے پیش نظر سابقہ حالات کے پس منظر میں اس بل پر اگر اس کی زیر بحث کلاز پر نظر ثانی کر کے کارپوریشن کا نیا ڈھانچہ اور نئی مقصدیت متعین کریں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس کلاز میں جہاں یہ خوش آئند ترمیم ہو چکی ہے کہ اس کارپوریشن کو صرف سپلائز کی حد تک محدود نہیں رکھا جائے ۔ بلکہ اس کے ساتھ اس کارپوریشن کے نام کے ساتھ ڈیویلپمنٹ کا لفظ شامل کر کے اسے ترقیاتی کارپوریشن کا نام سونپ دیا گیا ہے ۔ جہاں جناب والا اس کی سب کلاز 1 میں اس قسم کی بہترین ترمیم منظور کر لی گئی ہے میں نہیں سمجھتا کہ اس کی موجودگی میں ہم سب کلاز نمبر 2 جس پرویژن جو سنگین ترین ۔ میں سمجھتا ہوں خطرناک پرویژن اس کلاز میں موجود ہے وہ رکھ دی جائے اور اسی کلاز کو اسی شکل میں منظور کر دیا جائے ۔ میرے نزدیک اس کارپوریشن کا بھی وہی حشر ہوگا جو اس سے ما قبل قائم ہونے والی کارپوریشنوں کا ہوتا رہا ہے ۔ جناب والا ۔ آپ نے دیکھا کہ جس طرح اس کلاز میں اس کارپوریشن کو ہر قسم کے اختیارات دے دیئے گئے ہیں ۔ جائیدادیں دینے کے ۔ دعویٰ کرنے کے اور دعویٰ ہونے کے ۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ بھی نجی ادارہ کی شکل میں کاروباری ادارہ کی شکل میں کام کرنا شروع کرے گا اور جس طرح پہلی کارپوریشن نے کروڑوں روپے عوام کے اور حکومت کے برباد کئے ہیں محض اس وجہ سے کہ ان کے ذمہ تجارتی کام سونپ دیا گیا تھا اور وہ کارپوریشنیں تباہ ہوئیں یہ کارپوریشن بھی ناکام ہوگی ۔ ہمارا غریب ملک ہے ہمیں بجائے اس کے کہ تجارتی انداز میں تجربات کریں ہماری کوشش ہونی چاہیے کہ ہم ملک کی زرعی معشیت کو ایگریکلچر کو اس انداز میں ترقی دیں کہ وہاں کی پیداوار کی بہتات ہو جائے اور سپلائی کا معنی یہ لیتے ہیں کہ ہم نے عام آدمی کو کاروباری طریقہ سے اشیاء سپلائی کرنی ہیں بلکہ اس کا یہ انداز بھی اس کارپوریشن کو اختیار کرنا چاہیے کہ وہ ایگریکلچر کو اس طرح ترقی دے کہ سپلائی وافر پر وافر ہو جائے اور عوام کو ہر چیز بغیر کسی دقت کے۔ بغیر کسی مشکل کے اور سستی اوراچھے نرخوں پر مل سکے ۔ جناب والا ۔ اگر اس کارپوریشن کو صرف ڈیویلپمنٹ کی اغراض تک محدود رکھیں اور وہ ڈویلپمنٹ سپلائز کو بڑھانے کے لئے ہے تو پھر تو وہ کارپوریشن کامیاب ہو

سکتی ہے ورنہ اس کارپوریشن کے قائم کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے اور اس لئے میں اس کلاز کی پر زور مخالفت کرتا ہوں ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 3 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 4)

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی کلاز 4 زیر غور ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ صاحب آپ کی ترمیم ضمن 4 کی تحتی ضمن (2) کو حذف کرنے سے متعلق پیش نہیں ہو سکے گی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب کیوں پیش نہیں ہو سکے گی یہ تو بالکل independent type کی ہے ۔

Mr. Speaker. How will the Corporation function ?

Haji Muhammad Saifullah Khan. Functions will come after that.

Mr. Speaker: Who will be the functionary through which the Corporation will function ?

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ہم نے تو کہا ہے کہ کلاز 4 سب کلاز (2) کو delete کر دیں اور functions اس کے آگے لکھے ہوئے ہیں ۔ ہم نے کلاز کی deletion کے متعلق لکھا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اپنی ترمیم پیش کریں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں ترمیم پیش کرتا ہوں ۔

کہ مسودہ قانون کی ضمن 4 کی تحتی ضمن (2) حذف کر دی جائے

Mr. Speaker. The motion is :

> That sub-clause (2) of Clause 4 of the Bill be deleted.

Minister for Law. I oppose it.

مسٹر سپیکر - کلاز 4 (2 پر) ساری ترمیم اکٹھی لے لیتے ہیں تا کہ اکٹھی deal ہو جائیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - ساری اکٹھی کر لیں جناب ۔

مسٹر سپیکر - آپ ترمیم نمبر 4 پیش کریں - یہ ترمیم حاجی محمد سیف اللہ خان - سید تابش الوری اور میاں منظور احمد موصل کی طرف سے ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔

> کہ مسودہ قانون کی ضمن 4 کی ذیلی ضمن (2) بجائے کی مندرجہ ذیل عبارت ثبت کی جائے ۔
>
> (2) اپنے فرائض کی انجام دہی کے سلسلے میں بورڈ قانون ہذا کے احکامات قواعد اور ضوابط کے مطابق تجارتی اور قومی انداز سے کام کرے گا ۔

Mr. Speaker. The motion is :

> That for sub-clause (2) of Clause 4 of the Bill, the following be substituted, namely :—
>
> (2) The Board, in discharging its functions shall act on commercial and national considerations in accordance with the provisions of the Act, rules and regulations,

Minister for Law. I oppose it.

Mr. Speaker. Next amendment by Haji Muhammad Saifullah Khan, Syed Tabish Alwari and Mian Manzoor Ahmad Mohal (Not present).

Haji Muhammad Saifullah Khan. Sir, I move :

> That for sub-clause (2) of Clause 4 of the Bill, the following be substituted, namely :—
>
> (2) In discharge of its functions the Board shall act on commercial and national considerations and shall be guided by the Rules and Regulations framed by it from time to time.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

> That for sub-clause (2) of Clause 4 of the Bill, the following be substituted, namely :
>
> (2) In discharge of its functons the Board shall act on commercial and national considerations and shall be guided by the Rules and Regulations framed by it from time to time.

Minister for Law. I oppose it.

Mr. Speaker. Haji Muhammad Saifullah Khan, Syed Tabish Alwari, Mian Manzoor Ahmad Mohal (Not present).

Haji Muhammad Saifullah Khan. Sir, I move ;

> That in sub-clause (2) of Clause 4 of the Bill, between the words "commercial" and "consideration" occurring in line 2, the words "and national" be inserted.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

> That in sub-clause (2) of Clause 4 of the Bill, between the words "commercial" and "considaration" occurring in line 2, the words "and national" be inserted.

Minister for Law. I concede to this.

Mr. Speaker. Haji Muhammad Saifullah Khan, Syed Tabish Alwari, Mian Manzoor Ahmad Mohal (Not present).

Haji Muhammad Saifullah Khan. Sir, I move :

> That in sub-clause (2) of Clause 4 of the Bill, the words "except that it shall be bound to carry out such directions as the Government may give to it from time to time" occurring in lines 2—4, be deleted.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

> That in sub-clause (2) of Clause 4 of the Bill, the words "except that it shall be bound to carry out such directions as the Government may give to it from time to time" occurring in lines 2—4, be deleted.

Minister for Law. Sir, I oppose.

Mr. Speaker. Haji Muhammad Saifullah Khan.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ بظاہر تو یہ سب کلاز بہت سیدھی سادی ہے جس میں یہ provide کیا گیا ہے کہ بورڈ صرف تجارتی اغراض کے لیے کام کرے گا اور اس کے بر عکس حکومت کی طرف سے دی جانے والی ہدایت کی پوری تعمیل اور پابندی کرے گا ۔ بہر حال جناب والا ۔ ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں ۔ کہ آخر حکومت کو کیا ضرورت

محسوس ہوئی ہے کہ وہ خالص تجارتی اغراض کے لیے اس قسم کے تجارتی ادارے قائم کرے جب کہ اس قسم کے اداروں کی پہلے ہی کوئی کمی نہیں ہے اور تجارتی مقاصد کے لیے قائم کیے جانے والے پہلے سے موجود اداروں کو discourage کر کے ختم کر کے انہیں ہمیشہ کے لیے بند کر کے حکومت خود اس قسم کے ادارے چلائے - میں نہیں سمجھتا کہ کسی آزاد جمہوری معاشرتی اور تمدنی ملک اور صوبہ کے لیے مناسب اور موزوں ہو -

جناب والا - اس کے ساتھ ہم یہ بھی سمجھنے سے قاصر رہے ہیں - کہ اس بورڈ کی تشکیل جو آگے ہونے والی ہے - وہ بھی پرائیویٹ سیکٹر میں سے کسی شخص کے ذمہ نہیں ہے - اس میں تمام تر کنٹرول حکومت کا ہے اور باوجود تمام تر کنٹرول ہونے کے بورڈ کا چیئرمین بھی عام آدمی نہیں ہے - آگے آنے والی provision کے تحت - جناب والا - اس میں بھی وزیر زراعت کو بورڈ کا چیئرمین دکھایا گیا ہے - جناب والا - گورنمنٹ پنجاب رولز آف Business کے تحت متعلقہ محکمہ کا وزیر ہی گورنمنٹ تصور ہوتا ہے - پھر مجھے سمجھ نہیں آتا کہ جناب والا - ایک طرف تو گورنمنٹ کا چیئرمین بنایا جاتا ہے - اور پھر جس بورڈ کا چیئر مین خود گورنمنٹ ہو - جس بورڈ کا چیئرمین خود وزیر ہو جس بورڈ کے ممبران اس کے سیکرٹری ہوں اور تمام تر کنٹرول اس پر حکومت کا ہو پھر اس بورڈ کے لیے وہ الفاظ لکھ دیے جائیں کہ وہ اپنے فرائض کی بجا آوری میں قواعد و ضوابط رولز کو بالائے طاق رکھتے ہوئے حکومت کی ہدایت کا پابند ہوگا اور جو بھی حکومت اسے ہدایت دے گی اس کی پابندی اس کے لیے ضروری ہوگی - میں کہتا ہوں حکومت بھی آئین کے تحت بنا کرتی ہے - حکومت یہ بھی قوانین و ضوابط کی پابند ہوا کرتی ہے - اور جب ہم نے رولز کی provision رکھی ہے قواعد کی provision کارپوریشن کو چلانے کے لیے رکھی ہے اور اس بورڈ کی کام کی صلاحیت بڑھانے کے لیے بھی provision رکھی ہے کہ کارپوریشن کے قوانین گورنمنٹ بنائے گی - ریگولیشن اس کا بورڈ بنائے گا تو پھر اس کے بعد سمجھ نہیں آتی کہ اس سے کیوں آپ کی تسلی نہیں ہوتی اور باوجود سب اپنے ہاتھ میں رکھنے کے پھر بھی آپ

چاہتے ہیں کہ بورڈ پر clearcut الفاظ میں مزید مسلط کر دیں اور اس پر نفسیاتی اثر ڈال دیں کہ حکومت بہرحال اس کی سپریر باڈی ہے اور اس نے جو حکم بھی دینا ہے اس کی اس نے تعمیل کرنی ہے - جمہوری ممالک میں - آزاد ممالک میں ہمیشہ قانون اور قواعد کی پابندی پر اصرار کیا جاتا ہے اشخاص یا کسی باڈی کی پابندی پر اصرار نہیں کیا جاتا - آپ نے اس کے فنکشن آگے define کر دے ہیں - مکمل اور جامع انداز میں آپ نے اس کے فنکشن دے دیے ہیں - جو کچھ ترمیم ہونے کے قابل ہے اس کے باوجود آپ کو یہ نفسیاتی اثر دینے کی یا یہ وضاحت دینے کی کیا ضرورت تھی - یہ کارپوریشن تجارتی مقاصد کے لیے کام کرے گی اور اس کے لیے باوجود قوانین ہونے کے پھر حکومت کی ہدایت کی وہ پابندی کرے گی - میں سمجھتا ہوں کہ اس کلاز کا موجود ہوتا کارپوریشن کے کام کو ترقی نہیں دے گا بلکہ یہ کارپوریشن کے کام کے سامنے رکاوٹ پیدا کرے گا - میں یہ گزارش کروں گا کہ یا تو اس کلاز کو سرے سے ختم کر دیا جائے تاکہ اس قسم کے انداز سے یہ کارپوریشن قائم ہی نہ ہو اور بورڈ کے سامنے یہ تلواریں نہ لٹکتی رہیں بلکہ اگر اس کا رکھنا آپ کے نزدیک بہتر ہے اور اس کی provision کو موجود رکھنا ہے - تو پھر اس کے لیے ضروری ہے کہ آپ قیود ختم کریں - آپ پابند کریں قواعد و ضوابط سے نہ کہ گورنمنٹ سے - گورنمنٹ پہلے ہی ساری آ چکی ہے - سارا نظم و نسق گورنمنٹ کے ہاتھ میں ہے تو پھر آپ کو مزید اس کی گنجائش رکھنے کی ضرورت نہیں ہے - میں ان الفاظ کے ساتھ استدعا کروں گا کہ اس سب کلاز کو حذف کر دیا جائے تاکہ کارپوریشن صحیح معنوں میں کام کر سکے اور جس طرح منظور کیا گیا ہے کہ یہ ایک ترقیاتی ادارہ ہوگا یہ صرف ترقیاتی ادارہ ہی رہے یہ کاروباری اور تجارتی ادارہ بن کر نہ رہے -

سید تابش الوری - جناب والا - اس کلاز میں اس وقت جو ترمیم زیر غور ہے - اس کے تحت ہم نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ صرف تجارتی انداز سے کام کرنے کے لیے کارپوریشن کو وقف نہ کیا جائے بلکہ تجارتی اور عوامی انداز سے قائم کرنا اس کا فرض منصبی ٹھہرے - جناب والا آپ جانتے ہیں

کہ خالص تجارتی انداز سے کام کرنا ایک ایسی کارپوریشن کے لیے جو حکومت کے سرمایہ سے حکومتی افراد کے تعاون اور عمل سے معرض وجود میں آرہی ہو کسی طور پر بھی پسندیدہ نہیں ہو سکتا تجارتی انداز تو پورے ملک میں نجی سطح پر جاری ہے ۔ بے شمار اس سے متعلق ادارے بہتر طور پر اپنا کام سر انجام دے رہے ہیں ۔ کارپوریشن قائم کرنے اور اس پر سرکاری سرمایہ صرف کرنے کا بنیادی مقاصد یہ ہوتے ہیں کہ وہ خالص نفع اندوزی کی بنیاد پر قائم نہ ہو بلکہ اس کی اساس قومی مفاد پر ہو اور ملک کی فلاح و بہبود اس میں مضمر ہو ۔

جناب والا ۔ اس کارپوریشن کو خالص تجارتی انداز دینے سے نہ صرف یہ کہ ہم تجارت میں بے جا طور پر حکومت کی مداخلت کو زیادہ سے زیادہ بڑھا دیں گے بلکہ پرائیویٹ لوگوں کے لیے تجارت کے مواقع کم سے کم کر دیں گے ۔

کارپوریشن کا قیام اگر واقعی قومی معیشت کی بحالی اور زرعی ترقی کے لیے عمل میں لایا جا رہا ہے ۔ تو ہمیں اس کے مقاصد کو وسعت دیکر اس کو قومی انداز پر ترتیب اور تشکیل کرنا ہوگا ۔ جناب والا ۔ اس لیے ہم نے اپنی ترمیم کے ذریعہ اپنے فرائض کی سر انجام دھی کے سلسلہ میں کارپوریشن تجارتی انداز سے کی بجائے تجارتی اور قومی انداز سے کام کرنے کے الفاظ بڑھانے کا مطالبہ کیا ہے ۔ اور پھر یہ بات یقیناً اطمینان بخش ہے ۔ کہ وزیر متعلقہ نے ہماری اس اہم ترمیم کو جس کی وجہ سے کارپوریشن کی مقصدیت اور افادیت میں اضافہ ہو گا ۔ قبول کرنے کا ابھی ابھی اعلان کیا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ کارپوریشن کو تجارتی انداز کی بجائے قومی انداز پر تشکیل دے کر ایسے کاموں کے لیے وقف کیا جاوے ۔ جو عام تجارت پیشہ لوگ ۔ عام تاجر عام صنعت کار اپنے انداز میں نہیں کر سکتے ۔ ان کے سامنے صرف نفع اندوزی ہوتی ہے ۔ ان کے سامنے صرف اپنے ادارے کی بھلائی ہوتی ہے ۔ لیکن اس کارپوریشن کا مقصد چونکہ زرعی معیشت کو استوار کرنا ہے ۔ اس لیے اس کو قومی بنیاد پر صوبائی اور ملکی مفاد کے

لئے کام کرنا ہو گا ۔ میں سمجھتا ہوں ۔ کہ اس ترمیم کو قبول کرنے سے یہ بل زیادہ بہتر صورت اختیار کر لے گا ۔ جہاں تک بورڈ کو ایسی ہدایات سے تعاون کرنے کا تعلق ہے ۔ جس سے اس کی آزادانہ کارکردگی اور اس کے خود مختارانہ فیصلوں پر اثر پڑتا ہے ۔ وہ کسی صورت میں بھی مفید نہیں ہو سکتا ۔ کارپوریشن اور حکومت کے درمیان ایک بنیادی فرق ہونا چاہیئے کارپوریشن کو یہ آزادی ہونی چاہیئے کہ وہ اپنے مقاصد اور اپنے متعینہ دائرہ کار میں رہ کر خود فیصلے کرنے کا اختیار رکھتی ہو ۔ اگر اسے بھی حکومت کی وقتاً فوقتاً ہدایات کا محتاج بنا دیا گیا ۔ تو نہ صرف یہ کہ حکومت کی سطح پر کام کرنے میں جو موانع ہوتے ہیں ۔ جو دشواریاں ہوتی ہیں ۔ جو دقتیں ہوتی ہیں ۔ وہ بد ستور برقرار رہیں گی ۔ بلکہ یہ کارپوریشن اپنی آزادی اور خود مختاری کو برقرار نہ رکھ سکنے کے باعث ان مقاصد کو حاصل نہیں کر سکے گی۔ جن کے لیے یہ قائم کی جا رہی ہے ۔ اس لیے میں آپ کے توسط سے اس ایوان سے درخواست کرتا ہوں ۔ کہ اس بورڈ کو جس کے چیئرمین خود جناب وزیر زراعت ہیں ۔ اور تمام سینئر آفیسرز اس کے ممبر ہیں ۔ حکومت کی وقتاً فوقتاً ہدایات کا پابند نہ بنانا چاہیئے ۔ کیونکہ آپ بہتر طور پر جانتے ہیں کہ حکومت میں سرخ فیتے کا عمل ایک بڑا پرانا عمل ہے ۔ جو اب بھی جاری ہے ۔ اگر ان وقتاً فوقتاً ہدایات ہی کو اس کارپوریشن کا مقدر بنا دیا گیا ۔ تو سرخ فیتے کا عمل اس پر بھی حاوی ہو جائے گا۔ اور اس کی کارکردگی یقیناً بری طرح سے متاثر ہوگی ۔ جب اس میں تمام سرکاری آفیسر موجود ہیں ۔ اور خود جناب وزیر و زراعت اس کے چیئرمین ہونے کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں ۔ تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس کے لیے حکومت کی وقتاً فوقتاً ہدایات کو لازمی قرار دیا جائے ۔ اس لیے میری درخواست ہے کہ ان الفاظ کو حذف کیا جائے ۔

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر ۔ گزارش یہ ہے کہ جناب کی فراخدلی سے اور ہمیں بھی اس سے بڑا فائدہ پہنچتا ہے ۔ کہ فاضل ممبران ہمارے جو اپوزیشن سے تعلق رکھتے ہیں ۔ ان کے خیالات سے ہم مستفید ہوتے ہیں ۔ لیکن میری گزارش یہ ہے کہ بہت سی ایسی باتیں ہیں ۔ جو ہم فوراً

سمجھتے ہیں ۔ کہ اس کارپوریشن کو بہتر صورت دینے کے لیے یا اس سے بہتر نتائج حاصل کرنے کے لیے ضروری ہیں ۔ اس میں بغیر کسی رد و کد کے فوراً انتہائی فراخدلی سے ہم قبول کرتے ہیں ۔ تو اس لیے یہ ضروری ہے ۔ کہ اس کے متعلق جو بحث کرتے ہیں ۔ ہمارے فاضل دوست وہ بھی اس ترمیم کو جتنی کہ وہ قبول ہو جاوے یا قبول کرلی جاوے ۔ اس لحاظ سے اس کو ترک کر دیا جاوے ۔ تاکہ قانون سازی کا کام زیادہ ترقی سے ہو ۔ لیکن پھر جو باتیں وہ کرتے ہیں ۔ اگر اس کا جواب نہ دیا جاوے ۔ تو وہ تشنہ رہ جائیں گی ۔ بہت سی باتیں ایسی ہیں ۔ کہ میرے فاضل دوستوں نے یہاں جن کا اعادہ کیا ہے ۔ جن میں سے انہوں نے یہ فرمایا ہے ۔ کہ وزیر زراعت اس کا چیئرمین مقرر ہوگا ۔ ایک طرف سے ان کی یہ رائے تھی ۔ کہ وزیر صاحب کو چیئرمین نہ مقرر کیا جاوے ۔ دوسری طرف ان کا یہ خیال ہے ۔ کہ اگر وزیر زراعت خود اس بورڈ کے چیئرمین ہوں تو پھر گورنمنٹ کو ہدایات دینے کا حق جو رکھا ہے ۔ وہ باقی نہیں رہنا چاہیئے ۔ ایک طرف سے انہوں نے کہا ہے کہ بہت سا قومی سرمایہ یہ کارپوریشن ماضی میں ضائع کرتی رہی ہے ۔ اور دوسری طرف سے ساتھ ہی یہ کہا ہے ۔ اس کو صرف ترقیاتی ادارہ قرار دے دیا جاوے ۔ تاکہ ہمارے ملک کی ترقیاتی حیثیت جو ہے ۔ اس کو ترقیاتی کاموں پر استوار کرتے ہوئے زیادہ مضبوط بنایا جائے ۔ ساتھ ہی پرانی جو کارپوریشنیں تھیں جن کے نتائج ہمارے سامنے ہیں ۔ ان کے فعل اور وہی ان کے حوالے دیتے ہوئے وہ تمام خوبیاں جو ہم نے اس بل میں شامل کی ہیں ۔ تاکہ وہ تاریخ دھرائی نہ جا سکے ۔ ان پر پھر میرے دوست اور بھائی تنقید کرتے ہیں ۔

پہلی بات تو یہ ہے ۔ کہ جو ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن تھی ۔ وہ مغربی پاکستان کی سطح پر تھی ۔ جب وہ ختم ہوئی ۔ تو اس کو صوبوں میں تقسیم کر دیا گیا ۔ جو انتہائی ضروری تھا ۔ صوبہ پنجاب میں بھی یہ ضروری ہے ۔ کہ زراعت کی افزائش کے لیے ۔ اس کی بہتری کے لیے ہم نہ ایک wing قائم کریں ۔ اور اس کے لیے جو سپلائی ونگ تھا ۔ جو وقت کی

اہم ترین ضرورت تھی ۔ کہ لوگوں کو ہم کھاد اور بیج مہیا کر سکیں ۔ اس کے لیے فوری طور پر ہمیں ایک کارپوریشن تشکیل دینی تھی ۔ اس کے لیے اس چیز کو ختم کرنے کے لیے کہ آئندہ یہاں ہماری ذمہ داری ہو ۔ ہم جواب دہ ہوں ۔ اس ہاؤس کے سامنے بھی اور عوام کے سامنے بھی ۔ جو عوامی نمائندہ زیادہ فعال ہو سکتا تھا ۔ جس کا ہم آسانی سے محاسبہ کر سکتے تھے ۔ وہ ظاہر ہے ۔ وزیر زراعت ہی ہو سکتا ہے ۔ اس کو اس لیے اس کارپوریشن کا ، اس بورڈ کا چیئرمین مقرر کیا گیا ۔ تاکہ وہ قومی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے اس ادارے کو چلائے ۔ لیکن ساتھ ہی یہ commercial کا لفظ رکھا گیا ۔ تاکہ یہ نہ ہو کہ قومی سرمایہ یونہی ضائع ہوتا چلا جائے ۔ ظاہر ہے کہ ہمارا ملک جو ہے ۔ وہ اتنا متحمل نہیں ہو سکتا ۔ کہ ہم کروڑوں روپے اس طرح خرچ کر دیں ۔ کہ لوگوں کو جو کھاد اور بیج دیتے ہیں ۔ یہ لوگوں کو مفت دے دیں ۔ یا اتنی زیادہ اس کو subsidize کریں ۔ کہ جو ہمارے صوبے کا خزانہ ہے ۔ وہ یہ بوجھ برداشت نہ کر سکے ۔ اس لیے وہ کمرشل کا لفظ لگایا گیا ہے ۔ اور بے شمار ادارے ہمارے ملک میں ہیں ۔ جو اس نظریے سے کام کرتے ہیں ۔ مثلاً ریلوے کا محکمہ لیکن جب اس کے ساتھ میرے بھائیوں نے کہا کہ "کمرشیل" کا لفظ اس کے ساتھ آپ add کریں ۔ کہ وہ قومی مفاد کو یعنی national interest کو بھی safeguard کرے گا ۔ تو میں نے فوراً اپنے دوستوں سے مشورہ کیا تھا ۔ اور اس کو تسلیم کیا کہ ٹھیک ہے ۔ تجارتی نقطہ نظر سے جتنی بھی سرگرمیاں اس بورڈ کی ہوں گی ۔ ان میں قومی مفاد پنہاں ہوگا ۔ قومی ترقی ۔ قومی بہتری ہوگی ۔ اور پھر میں اپنے فاضل ممبران کی آگاہی کے لئے کہنا چاہتا ہوں کہ چونکہ ہم جانتے ہیں ۔ کہ ہمارے صوبہ کی زرعی معیشت کے اوپر ہماری ایگریکلچر پر ہمارے ملک کی ترقی ۔ ہمارے ملک کی بقا کا انحصار ہے ۔ اس میں ہم اور کوئی risk نہیں لے سکتے ۔ اس لیے ہم نے وزیر زراعت کو اس کا چیئرمین بنایا ۔ اس لیے اس کے متعلق اور اس سے پہلے میرے فاضل دوستوں نے جو تقریریں کی ہیں ۔ جس میں یہ تھا کہ recruitment میں ایک پارٹی کے سیاسی مفاد ہوں گے ۔ وہ قطعاً نہیں ہیں ۔ یہ قطعی طور پر غلط بات ہے ۔ اور

بالکل کسی سیاسی زاویہ نگاہ کو سامنے نہیں رکھا گیا ۔ صرف جو A.D.C. کے پرانے ملازمین ہیں ۔ ان کو دعوت دی گئی ۔ ان کو بھی بلایا گیا ۔ ان کا جو پچھلا ریکارڈ تھا اس کی چھان بین کی گئی ۔ ان کی شہرت کو دیکھا گیا ۔ اور جو معیار کے مطابق تھے ۔ انہیں لیا گیا ۔ اس میں قطعاً یہ نہیں دیکھا گیا کہ یہ کونسی سیاسی پارٹی سے تعلق رکھتا ہے ۔ اور مجھے یقین ہے کہ میرے فاضل دوست ایک بھی مثال ایسی نہیں پیش کر سکیں گے ۔ جس میں محض سیاسی وابستگی کو پیش نظر رکھ کر اس پنجاب ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن میں recruitment کی گئی ہو ۔

دوسرا جو ان کا فرمان ہے ۔ جناب سپیکر ۔ کہ اس کا headquarter صرف لاہور میں نہیں ہونا چاہئے ۔ بلکہ اضلاع تک جانا چاہیئے ۔ ڈویژنل سطح تک اس کی شاخیں قائم ہونی چاہیئں ۔ تاکہ موثر طریقہ پر دور دراز کے پس ماندہ علاقوں میں بھی وہ خدمت کر سکیں ۔ ان کی بہتری کے لئے ان کی ترقی کے لئے وہ اپنے فرائض کو بہ طریق احسن سر انجام دے سکیں ۔ تو ان کی آگاہی کے لئے میں جناب سپیکر ۔ یہ عرض کروں گا کہ نہ صرف ڈویژنل سطح پر بلکہ ڈسٹرکٹ سطح پر ، نہ صرف ڈسٹرکٹ سطح پر بلکہ تحصیل سطح پر اس سپلائز کارپوریشن کے دفاتر کھل چکے ہیں ۔ اور وہاں کام ہو رہا ہے ۔ نہ صرف تحصیل سطح پر بلکہ تقریباً ہر تھانے میں ہمارے تین تین چار چار ڈپو جاری ہیں ۔ جہاں پر کھاد اور بیج وافر مقدار میں موجود ہیں ۔ اور انشاء اللہ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ جس جس جذبے کے ساتھ اس کارپوریشن کو قائم کیا گیا ہے اور جس کے لئے اس ہاؤس کے سامنے یہ بل لایا گیا ہے اس میں کوئی کوتاہی یا غفلت نہ ہو گی ۔ اس لئے پرانے خدشات کو ذہن سے نکال دینا چاہئے ۔ پرانے حکمران کی نسبت ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کہ کیوں انہوں نے کارپویشن کو فیل ہونے دیا ۔ ہمیں اس ہاؤس میں آپ کے تعاون کی ضرورت ہے اور جو بھی ہمیں خرابیاں نظر آئیں گی ان کو فوری طور پر دور کیا جائے گا ۔ میں چاہوں گا کہ اس قسم کے خدشات کو دل میں جگہ نہ دیں ۔ انشاء اللہ تعالیٰ کوئی ایسی بات نہیں ہونے دی جائے گی جس سے ملکی پیداوار کو نقصان پہنچے اور ہمیں ضرور آپ کے

تعاون کی ضرورت ہے ۔ جتنی آپ کی ترامیم ہوں ۔ ہم ان کو خوش دلی کے ساتھ قبول کرتے ہیں ۔ ہم صوبے کے لوگوں کو یہ دکھانا چاہتے کہ محض ہم لمبی لمبی تقاریر کر رہے ہیں بلکہ ہم نے ایک جامع کام کو سرانجام دینا ہے ۔ عوام نے ہمیں یہاں اس لئے بھیجا ہے کہ ہم اچھی قسم کی قانون سازی کریں ۔ اس ہاؤس کو چلانے کے لئے قوم کا روزانہ 30 ہزار روپیہ خرچ ہو رہا ہے تو یہ چیز ہمارے فرائض میں شامل ہے کہ ہم اچھی قانون سازی کریں ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

Mr Speaker. The question is :

> That sub-clause (2) of Clause 4 of the Bill, be deleted.
>
> (The motion was lost).

Mr. Speaker. The question is :

> That in sub-clause (2) of Clause 4 of the Bill, between the words "commercial" and "consideration", occurring in line 2, the words "and national" be inserted.
>
> (The motion was carried).

Mr. Speaker. The question is :

> That for sub-clause (2) of Clause 4 of the Bill, the following be substituted, namely :
>
> (2) The Board, in discharging its functions shall act on commercial and national considerations in accordance with the provisions of the Act, rules and regulations".
>
> (The motion was lost).

Mr. Speaker. The question is :

That for sub-clause (2) of Clause 4 of the Bill, the following be substituted, namely :

"(2) In discharge of its functions the Board shall act on commercial and national considerations and shall be guided by Rules and Regulations framed by it from time to time".

(The motion was lost).

Mr. Speaker. The question is :

That in sub-clause (2) of Clause 4 of the Bill, the words "except that it shall be bound to carry out such directsons as the Government may give to it from time to time", occurring in lines 2—4, be deleted.

(The motion was lost).

Mr. Speaker. The House is adjourned for Tea Break for 20 minutes. We shall re-assemble at 11.55 A. M.

(The House then adjourned for Tea Break).

(وقفہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے) ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون کی ضمن 4 کی تحتی ضمن (3) حذف کر دی جائے ۔

Mr. Speaker. The amendment moved is :

That sub-clause (3) of Clause 4 of the Bill, be deleted.

Minister for Law. I oppose it.

مسٹر سپیکر ۔ میاں منظور احمد موہل نہیں ہیں ۔ سید تابش الوری صاحب کی بھی یہی ترمیم ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون کی ضمن 4 کی ذیلی ضمن (3)کی بجائے مندرجہ ذیل عبارت ثبت کی جائے ۔

"(3) حکومت بورڈ کی کسی ایسی قرار داد یا حکم پر عمل درآمد معطل کر سکتی ہے جو قانون کے احکامات اور بورڈ کی طرف سے وضع کردہ قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی کرتا ہو ۔"

Mr. Speaker. The amendment moved is :

> That for sub-clause (3) of Clause 4 of the Bill, the following be substituted, namely :
>
> "(3) Government may suspend the execution of any resolution or order of the Board which contravenes the provisions of the Act, the Rules or the regulations framed by the Board".

Minister for Law. I oppose it.

مسٹر سپیکر ۔ میاں منظور احمد موہل نہیں ہیں ۔ سید تابش الوری کی بھی یہی ترمیم ہے ۔

شیخ عزیز احمد ۔ جناب والا ۔ میں اس میں ترمیم در ترمیم پیش کرتا

چاہتا ہوں اور اس سے حاجی صاحب کا بھی مقصد حل ہو جائے گا جو وہ چاہتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اصل کلاز میں ترمیم کر رہے ہیں یا ان کی ترمیم میں ترمیم کر رہے ہیں ۔

شیخ عزیز احمد ۔ اصل کلاز میں ترمیم کر رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ پھر ان کی امنڈمنٹ میں تو امنڈمنٹ نہ ہوئی ۔

شیخ عزیز احمد ۔ ٹھیک ہے ۔ جناب میں الگ ترمیم پیش کروں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ مجھے آپ اپنی ترمیم لکھ کر دے دیں ۔

شیخ عزیز احمد ۔ میں نے سیکرٹری صاحب کو لکھ کر دے دی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ امنڈمنٹ نمبر 10 ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

> کہ مسودہ قانون کی ضمن 4 کی تحتی ضمن (3) کی سطر 2 کے لفظ " as " کی بجائے لفظ "which" ثبت کیا جائے ۔

Mr. Speaker. The amendment moved is :

> That in sub-clause (3) of Clause 4 of the Bill, for the word "as" occurring in line 2, the word "which" be substitued.

Minister for Law. I oppose it.

مسٹر سپیکر ۔ میاں منظور احمد موجود نہیں ہیں اور سید تابش الوری صاحب کی طرف سے بھی یہی ترمیم ہے ۔ امنڈمنٹ نمبر 11 حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں -

کہ مسودہ قانون کی ضمن 4 کی تحتی ضمن (3) کی سطر 2 کے الفاظ "حکومت کی رائے میں" حذف کر دیئے جائیں -

Mr. Speaker. The amendment moved is :

> That in sub-clause (3) of Clause 4 of the Bill, the commas and the words "in the opinion of Government," occurring in lines 2-3, be deleted.

Minister for Law. I oppose it.

مسٹر سپیکر - سید تابش الوری کی بھی یہی ترمیم ہے - میاں منظور احمد موہل نہیں ہیں - امنڈمنٹ نمبر 12 سید تابش الوری -

سید تابش الوری - جناب والا - میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون کی ضمن 4 کی تحتی ضمن (3) کی سطر 2 کے الفاظ "جو حکومت کی رائے میں" کی بجائے لفظ "جو" ثبت کیا جائے -

Mr. Speaker. The amendment moved is :

> That in sub-clause (3) of Clause 4 of the Bill, for the words and commas "as, in the opinion of Government". The word "which" be substituted.

Minister for Law. I oppose it.

مسٹر سپیکر - یہی امنڈمنٹ حاجی محمد سیف اللہ صاحب کی طرف سے بھی ہے اور میاں منظور احمد موہل حاضر نہیں ہیں -

سید تابش الوری - جناب والا - میاں منظور احمد موہل صاحب نے اپنی تمام ترامیم واپس لے لی ہیں -

مسٹر سپیکر۔ انہوں نے ترامیم واپس نہیں لیں۔ ترمیم نمبر 13 ۔ مرزا فضل حق نہیں ہیں ترمیم نمبر 14 حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون کی ضمن 4 کی تحتی ضمن (3) کے آخر میں مندرجہ ذیل جملہ شرطیہ ایزاد کیا جائے ۔

"مگر شرط یہ ہے کہ حکومت تحتی دفعہ ھذا کے تحت کوئی حکم جاری کرنے سے قبل بورڈ کو صفائی پیش کرنے کا موقعہ مہیا کرے گی،، ۔

Mr. Speaker. The amendment moved is :

That in sub-clause (3) of Clause 4 of the Bill, the full stop appearing at the end, be replaced by colon and the following proviso be added thereafter, namely :

"Provided that Government shall provide opportunity of being heard to the Board before passing any order under this sub section."

Minister for Law. I oppose it.

مسٹر سپیکر ۔ یہی ترمیم سید تابش الوری صاحب کی طرف سے بھی ہے ۔ اور میاں منظور احمد موہل حاضر نہیں ہیں ۔ ترمیم نمبر 15 حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون کی ضمن 4 کی تحتی ضمن (3)

کے آخر میں مندرجہ ذیل جملہ شرطیہ ایزاد کیا جائے :

"مگر شرط یہ ہے کہ حکومت تحتی دفعہ ھذا کے تحت کوئی حکم جاری کرنے سے پہلے بورڈ یا اس بارے میں بورڈ کی طرف سے بااختیار شخص کو صفائی کا موقعہ مہیا کرے گی"۔

Mr. Speaker. The amendment moved is :

> That in sub-clause (3) of Clause 4 of the Bill, the full stop appearing at the end, be replaced by a colon and following proviso be added thereafter, namely :
>
> "Provided that Government shall provide an opportunity of being heard to the Board or any person authorised by the Board in this behalf before passing any order under this sub-section."

Minister for Law. I oppose it.

مسٹر سپیکر - سید تابش الوری اور میاں منظور احمد موہل صاحب کی طرف سے بھی یہی ترمیم ہے - میاں منظور احمد موہل حاضر نہیں ہیں - Now I allow the next amendment to be moved by Sheikh Aziz Ahmad.

Sheikh Aziz Ahmad. I beg to move :

> That in sub-clause (3) of Clause 4 of the Bill, in line 3, between the words ,'contravenes" and "the directions", the following be inserted :
>
> "the provisions of the Act, the Rules or Regulations framed there under or."

Mr. Speaker. The motion is :

> That in sub-clause (3) of Clause 4 of the Bill, in line 3, between the words "contravenes" and "the directions", the following be inserted :
> "the provisions of the Act, the Rules or Regulations framed there under or".

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ سب کلاز نمبر 3 جو اس بل میں موجودہ شکل میں موجود ہے وہ یہ ہے :

> کہ حکومت بورڈ کی کسی ایسی قرار داد یا حکم پر عمل درآمد معطل کر سکتی ہے جو حکومت کی رائے میں نحتی دفعہ 2 میں مندرج ہدایات کی خلاف ورزی کرتا ہو یا کسی ایسے کام کو کرنے سے منع کر سکتی ہے جو مذکورہ قرار داد یا حکم کے بموجب کیا جانا ہو یا کیا جا رہا ہو یا اگر یہ کام سر انجام دیا جا چکا ہو تو اس کی تصحیح ایسے طریق پر کرنے کا حکم دے سکتی ہے جیسا کہ حکومت ہدایت کرے ۔

جناب والا ۔ اس امر سے کسی کو بھی اختلاف نہیں ہوگا کہ جب کسی ادارہ پر انتہا سے زیادہ پابندیاں عائد کی جائیں اسے اپنی آزاد اور دیانتدارانہ رائے سے کام کرنے کا موقعہ نہ دیا جائے تو اس کارپوریشن کو ایک مجبور ادارہ تو کہا جا سکتا ہے ۔ لیکن اسے ہم ایک sovereign ادارہ یا corporate body یا بااختیار ادارہ کسی بھی حالت میں نہیں کہہ سکتے ۔ جناب اس پروویژن میں حکومت جو اختیار حاصل کرنا چاہتی ہے وہ ان تمام اختیارات اور ان تمام پروویژنز کی جو مابعد آتی ہیں یا جو آچکی ہیں ان کی دوسرے انداز میں نفی ہے ۔ جناب والا ۔ آپ اندازہ لگائیں کہ

یہ کارپوریشن جو قواعد و ضوابط کے تحت چلتی ہے - جس کے قواعد ہیں - جس کا ایکٹ ہے اور اس کو ادارہ کے اندر ہی رہ کر کام کرنا ہے - حکومت نے یہ اختیار حاصل کر لیا ہے کہ جو کارپوریشن کا حکم چاہے کارپوریشن کے اس بورڈ کا کوئی resolution کوئی قرارداد اور احکام قواعد و ضوابط قانون کے اندر ہی کیوں نہ ہو مگر حکومت کی ہدایات پر عکس ہیں تو حکومت کو اختیار ہے کہ وہ اس حکم اور resolution کو اپنے صوابدید پر ختم کر سکتی ہے -

جناب والا - کوئی بھی جمہوری ملک کوئی بھی جمہوری معاشرہ اس امر کی اجازت دے سکتا کہ قواعد قوانین resolutions اور ایکٹ کے ہوتے ہوئے پھر بھی صوابدید کا دخل اس میں شامل کیا جائے اور محض اس بنا پر اس کے فیصلوں کو کالعدم قرار دیا جائے کہ وہ حکومت کی منشا کے خلاف ہیں یا پھر حکومت کی ان ہدایات کے خلاف ہیں جن کی کوئی صراحت بھی نہیں ہے کہ آیا وہ ہدایات اس ایکٹ کے مطابق ہوں گی - وہ قواعد کے اندر رہ کر ہوں گی - وہ ضوابط کے تحت ہوں گی یا جس طرح وہ چاہیں اپنی ہدایات دے دیں اور اس کی پابندی اس کارپوریشن کے لئے لازمی ہے - اور اگر کارپوریشن ان ہدایات کو قواعد اور ضوابط کے خلاف سمجھتے ہوئے نظر انداز کر دیتی ہے اور قاعدہ کے مطابق وہ اپنا کام کرنا چاہتی ہے یا قاعدہ اور قانون کے تحت اس نے کوئی حکم منظور کیا ہے تو اس کے برعکس حکومت کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ قانون کو پس پردہ ڈال کر - قانون کی تذلیل کر کے اپنی رائے کو وقعت دے سکتی ہے اور اپنی رائے کو کارپوریشن سے منوا سکتی ہے -

جناب والا - ہم نے اپنی ان ترامیم کے ذریعہ سے اس کارپوریشن کو زیادہ سے زیادہ فعال بنانے کی کوشش کی ہے اور اس کارپوریشن کے اندر جو تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ اس کارپوریشن کے اپنے کوئی اختیارات نہیں ہیں - اس کارپوریشن کو سوائے حکومت کے احکامات کی پابندی کرنے کے اور کوئی قانون ضابطہ ایسا نہیں ہے جو اس کو پابند کر

سکے ۔ کہ وہ اس کی محتاج ہے ۔ اس کی پابند ہے ۔ اس کی اس نے تعمیل کرنی ہے ۔ بلکہ جگہ جگہ جناب والا ۔ اس قسم کی پروویژنز دے کر تاثر دے کر اس کارپوریشن کو مفلوج کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ ہم نے اس تاثر کو ختم کرنے کی کوشش کی ہے ۔ ہم نے اس ترمیم سے ذریعہ صرف اتنی گذارش کی ہے کہ وہ کارپوریشن جس کا کل تمام تر کنٹرول ۔ جس کی تمام تر ذمہ داریاں حکومت کے افراد پر ہیں ۔ حکومت کی انتظامیہ ۔ حکومت کے وزراء اور حکومت کے سیکریٹریز پر ہیں اس کے اوپر مزید پابندی لگانے کی ضرورت کیا ہے ۔ کس طرح آپ کو یہ ضرورت لا حق ہوئی اس کے برعکس آپ اس کے احکام ۔ اس کے ریزولیوشن ۔ اس کی جائز کارروائیوں کو معطل کرنے کا اختیار لیتے ہیں اپنی صوابدید کے تحت ۔ قانون اور ضابطے کے تحت نہیں ۔ پھر آپ قانون کے وہ تقاضے بھی پورے نہیں کرتے کہ ایک طرف تو آپ بیک قلم فیصلوں کو منسوخ کر دیں اس کی قرار دادوں پر آپ اپنا قلم زد نہ کر دیں اور ان کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیں اور دوسری طرف کبھی ایسی کوئی گنجائش اس میں نہیں رکھی کہ آپ بورڈ یا اس حاکم مجاز جس کے حکم کا عمل درآمد آپ روک رہے ہیں ۔ جس کی کارروائی کو آپ ختم کر رہے ہیں ۔ اس کو بھی کم از کم اپنا حکم پاس کرنے سے پہلے صفائی کا کچھ موقعہ دے دیں یا اسے سن لیں کہ اس کا حکم صحیح ہے یا آپ کی صوابدید صحیح ہے ۔ آیا ان کا ریزولیوشن اور ان کی کارروائی کارپوریشن کے حق میں ہے اور عوام کے حق میں مفید ہے یا in the opinion of the Government وہ زیادہ فائق ہے اور valid ہے ۔ گورنمنٹ پہلے ہی ساری اس بورڈ میں موجود ہے تو پھر کونسی گورنمنٹ کا زیادہ دخل عمل چاہتے ہیں ۔ کس گورنمنٹ کو آپ مزید یہ اختیارات دینا چاہتے ہیں ۔ کیا گورنمنٹ کے پاس کئے ہوئے فیصلے اس مشینری میں ۔ اس بورڈ میں موجود نہیں ہیں ۔ کون سی خود مختاری آپ نے اس بورڈ کو دی ہوئی ہے ؟ کون سے اختیارات پہلے ہی اس بورڈ میں رکھ دیئے ہیں کہ آپ کے دخل عمل ، آپ کے احکام یا آپ کی ذمہ داریاں کنٹرول سے باہر ہیں ؟ ایک طرف تو آپ نے سارے بورڈ کی تشکیل ہی اپنی مرضی سے کر لی ہے ۔ اس میں اپنے سیکرٹریز بھرتی کر لئے ۔ اس کا سربراہ آپ نے وزیروں

کو رکھ لیا ہے اور ان تمام چیزوں کے بعد بھی آپ مطمئن نہیں ہو سکے ۔ پھر بھی آپ کو خدشہ لا حق ہے ۔ پھر بھی آپ کو یہ خطرہ لاحق ہے کہ ہو سکتا ہے کہ کسی شکل میں پھر بھی وہ ہماری صوابدید یا اشارے سے باہر ہو جائے ۔ اگر آپ کا منشا کارپوریشن کو ایک ترقیاتی ادارہ بنانا ہے ۔ اگر واقعی آپ کارپوریشن سے وہ مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں جو آپ زبانی کہہ رہے ہیں ۔ وہ اس کے ایک ایکٹ میں موجود نہیں ہے تو پھر میں نہیں سمجھتا کہ ان پابندیوں کے بعد ، ان قیود کے ساتھ اس قسم کی پرویژن کے ساتھ اس قسم کا تاثر دیا جائے کہ ابھی اس کارپوریشن کو چلنے دیں اس سے تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ شاید یہ سمجھتے ہیں کہ اس قسم کی پرویژنز رکھ کر ہم اپنا کنٹرول کارپوریشن پر زیادہ سے زیادہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ ہم کارپوریشن کو زیادہ سے زیادہ اپنی گرفت میں لے رہے ہیں ۔ مگر یقین جانئے کہ اس سے بے اعتمادی کی صورت حال پیدا ہو چکی ہے اور ہو گی ۔ یا تو آپ کو اپنے اس بورڈ پر اعتماد نہیں ہے ۔ یا تو آپ کو اپنے اس وزیر پر اعتماد نہیں ہے ۔ یا تو آپ ان سیکرٹریز کو نااہل سمجھتے ہیں یا پھر اس کا منشاء کچھ اور ہے ۔ آپ شاید اس کارپوریشن کو جس کے سیکریٹریز گورنمنٹ کے ملازم ہوتے ہیں چونکہ سیکریٹریز قانون اور ضابطہ کی پابندی جانتے ہیں ۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کارپوریشن کو اپنے کسی سیاسی مقصد کے لئے چلانا چاہتے ہیں ۔ سیاسی مقصد اس سے بروئے کار لانا چاہتے ہیں اور آپ کو یہ ڈر ہے کہ وہ ہمارے سیاسی اغراض کی پابندی نہیں کریں گے اور جب بھی ہم ان سے باز پرس کریں گے تو وہ قانون اور ضابطہ ہمارے سامنے رکھیں گے ۔ ہمارے سیاسی اغراض محض اس طرح پورے ہو سکتے ہیں کہ سیاسی اغراض کے تابع کارپوریشن کو اس وقت تک چلا سکتے ہیں جب ہم یہ پرویژن رکھ دیں کہ چاہے قانون کچھ کہتا ہو ۔ ضابطہ کچھ کہتا ہو ۔ ان کے function کچھ کہتے ہوں ۔ ایکٹ کا تقاضہ کچھ اور ہو ۔ آپ کی صوابدید ہو کہ یہ کام ہونا چاہئے اور یہ تو کام نہیں ہونا چاہئے ۔ تو وہ بورڈ ۔ وہ کارپوریشن ان احکامات کو ان تمام قواعد کو پس پشت ڈال کر آپ کے فرمان کو سر

آنکھوں پر رکھے اور جس وقت چاہیں اس کی کارروائی کو کالعدم قرار دے دیں - بہر حال میں نہیں سمجھتا کہ اس قسم کی provision رکھ کر یا اس قسم کے قوانین بنا کر اس کارپوریشن کو اس انداز میں آپ فعال بنا سکیں گے یا اس سے وہ مقصد حاصل کر سکیں گے جو آپ نے کل کی تقریروں میں بھی کہا اور آج بھی آپ نے بیان کیا کہ ہم کارپوریشن کو قطعاً سیاسی نہیں بنانا چاہتے ہیں - ہم قطعاً اس سے دوسرا کوئی مقصد حاصل نہیں کرنا چاہتے ہیں اور ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ زراعت اس ملک میں پھلے پھولے اور عوام کو اس سے فائدہ ہو اور اس سے صحیح کام لیا جا سکے جو پہلی کارپوریشن سے نہیں لیا جا سکا - ایک طرف تو آپ کہتے ہیں کہ ہمیں پتہ نہیں ہے کہ جناب وہ کارپوریشنیں کیوں ناکام ہوئیں - ان کو کسی اور مقصد کے لئے استعمال کیا جاتا رہا ہے - اسی وجہ سے وہ کارپوریشنیں فیل ہوئیں - ہم جو کارپوریشن بنا رہے ہیں ہم یقین دلاتے ہیں کہ انہی مقاصد کے تحت اور صحیح انداز میں چلے گی - دوسری طرف توجہ اور غور سے ذرا آپ دیکھیں ان کارپوریشنوں کو جو ناکام ہو چکی ہیں - وہ کارپوریشن جن کو آپ تسلیم کرتے ہیں کہ وہ بالکل ناکارہ تھیں اور عوام کو نقصان پہنچایا ان کی آپ true copy پھر اس ایوان میں لا رہے ہیں - پھر وہی پرویژن لا رہے ہیں جو پہلی کارپوریشنوں کی تشکیل کے وقت پاس کرائی جاتی تھیں جن کو پہلے ہی صوبہ میں اس صوبہ کے عوام پر لاگو کیا گیا اور وہ محض انہی پرویژن ان ہی دخل اندازیوں اور اسی طریقہ کار سے ناکام ہوئی ہیں - تو آپ پھر وہی چیزیں لا رہے ہیں - میں نہیں سمجھتا اس سے آپ کی دو عملی کا مظاہرہ نہ ہو یا اس سے آپ یہ تاثر دینے میں کامیاب ہو جائیں کہ وہ کارپوریشنیں چونکہ انہوں نے بنائی تھی اس لئے وہ ناکام ہوئی یہ کارپوریشن آپ بنا رہے ہیں وہ کامیاب ہوگی - اصل چیز یہ ہے کہ جو خرابیاں اس کارپوریشن کی تشکیل میں اس کارپوریشن کے قواعد میں موجود تھیں وہ خرابیاں آپ دور کرتے اور کارپوریشن کو صحیح معنوں میں فلاحی اور ترقیاتی ادارہ بناتے اور اس کارپوریشن کو جب آپ نے پورے طور پر indirectly اپنی ساری نامزدگیاں کر کے اپنے قبضہ میں رکھ لیا ہے تو پھر

آپ ان پر اعتماد کرتے اور انہیں یہ تاثر دیتے کہ صوبے کی فلاح و بہبود کے لئے ۔ صوبہ کی ترقی کے لئے ۔ معیشت کو بڑھانے کے لئے اور زراعت کو فروغ دینے کے لئے یہ کارپوریشن ہر طرح سے خود مختار ہوگی اور یہ کارپوریشن جو عوام کے فائدہ کے لئے کام کرے گی قوانین اور ضابطے کے تحت کام کرے گی ۔ حکومت اس کو سر آنکھوں پر رکھے گی ۔ آپ نے تو قانون جو ہمیں دیا ہے اس میں تو قواعد بھی نہیں ہیں ۔ ریگولیشن کی contravention کا ذکر بھی آپ نے کیا اور اگر آپ نے ذکر بھی کیا ہے تو موجودہ پرویژن میں ۔ جناب والا ۔ آپ دیکھکر حیران ہو جائیں گے کہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ اگر کارپوریشن قانون اور قاعدہ کی خلاف ورزی کرے گی اور کوئی ریگولیشن وہ قواعد اور قانون کے خلاف بنائے گی تو اسے حکومت معطل کر سکتی ہے ۔ یہ نہیں لکھا گیا اگر قواعد کی کارپوریشن پابندی نہ کرے ۔ ضابطہ کی پابندی نہ کرے ۔ رولز کی پرواہ نہ کرے ۔ ریگولیشن کا خیال نہ کرے اور ان تمام چیزوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اگر وہ کوئی ریزولیوشن پاس کرے وہ تو حکومت کے لئے قابل قبول ہوگا ۔ اس کی suspension کا حکومت کو کوئی اختیار نہیں ہوگا ۔ اور اگر وہ حکومت کی دی ہوئی ہدایات چاہے وہ قانون اور ضابطہ کے مطابق ہوں یا نہ ہوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کوئی قرارداد یا ریزولیشن پاس کرے تو پھر حکومت کو اختیار حاصل ہے کہ وہ اسے suspend کر دے ۔ جب تک آپ قانون کی بالا دستی میں یقین نہیں رکھیں گے ۔ تب تک آپ قواعد کی بالا دستی پر یقین نہیں رکھیں گے ۔ جب تک آپ اپنی direction سے زیادہ اہم قانون و قاعدہ کو تسلیم نہیں کریں گے۔ آپ کی یہ کارپوریشن بنانا ۔ باڈیز بنانا اور اس قسم کے اور کام کرنا عوام میں شکوک و شبہات پیدا کر سکتے ہیں جس کی آپ بار بار تردید کر رہے ہیں ۔ کہ ہم اس کو سیاسی اغراض کے تحت استعمال نہیں کریں گے تو پھر اس کے باوجود آپ زیادہ سے زیادہ اپنا دخل عمل اس میں کیوں لا رہے ہیں۔ ابھی تو اس کارپوریشن کو پاس کرنا تھا ابھی اسمبلی نے اس پر مہر ثبت کرنی تھی آپ کس طرح فوج ظفر موج اس میں بھرتی کرتے ۔ خدشہ تو

ہمیں آگے ہے جس وقت یہ کارپوریشن ایک ایکٹ کی شکل اختیار کرے گی - جس وقت یہ قانون بن جائے گا - پھر ہمیں ڈر ہے کہ جس طرح پہلی کارپوریشنوں کا حشر ہوا - جس طرح دوسرے اداروں کے ساتھ کیا گیا اسی طرح اس کو بھی آپ استعمال کریں گے - تو یہ تاثر ختم کرنے کے لئے اور عوام میں اعتماد کی فضا بحال کرنے کے لئے ضروری تھا کہ آپ اس کارپوریشن کو قانون اور قاعدہ کا پابند بناتے - آپ اسے پالیسی کا پابند بناتے - اصول کا پابند بناتے - ان پرنسپل کا پابند بناتے جو ہر آزاد قوم میں unflexible ہوا کرتے ہیں جن کی پابندی ہر شخص پر - ہر فرد پر - ادارہ پر - کارپوریشن کے لئے لازمی ہوا کرتی ہے - اس کا تو آپ خیال ہی نہیں کرتے اور آپ نے ہر مقام پر گورنمنٹ کو ہی لائلپور کا گھنٹہ گھر بنا دیا ہے - کہ جہاں سے چل کر آئیں گورنمنٹ ہی دکھائی دے اور جہاں سے دیکھیں گورنمنٹ کا angle دکھائی دے - کسی پر آپ کو اعتماد ہی نہیں ہے - کسی کے لئے آپ نے کوئی راستہ ہی نہیں رکھا - آپ کے پاس پہلے ہی بہت کچھ ہے - پہلے بھی بہت اختیار ہے - ویسے بھی گورنمنٹ سپریم بوڈی ہوا کرتی ہے - نا معلوم یہ تاثر آپ کو کس طرح پیدا ہو گیا ہے کہ آپ ان میں clear-cut provisions دیں گے تو گورنمنٹ کو suspend کرنے کا اختیار ہے - ان کی کارروائی روکنے کا گورنمنٹ کو اختیار ہے - عمل درآمد نہ کروانے کا حکومت کو اختیار ہے - آپ سپریم بوڈی ہیں گورنمنٹ کو مکمل اختیار ہوا کرتا ہے - مگر وہ کس صورت میں جس وقت کوئی شخص قوانین کی خلاف ورزی کرے - مگر آپ کو قانون کی خلاف ورزی پر بندش لگانا تو آتا ہی نہیں آپ کو صرف اس وقت چڑ پیدا ہوتی ہے - آپ اس وقت attentive ہوتے ہیں جب آپ کی خواہشات - آپ کے فرمودات کی تکمیل نہ ہو - قانون کی تکمیل نہ ہو کوئی پرواہ نہیں ہے - اس لئے بار بار آپ اس ایکٹ میں یہی دے رہے ہیں کہ قوانین کا خیال نہیں - ہماری directions کی تکمیل ہو آپ ہر شخص سے باز پرس کر سکتے ہیں - یہ کارپوریشن کوئی آپ سے باہر ادارہ نہیں ہو جائے گا - اگر آپ اس میں اپنی خواہشات اور directions کا اظہار نہ کریں - اگر اسے اپنی خواہشات کا تابع نہ بنائیں تب بھی آپ کی گرفت

کارپوریشن پر ہر وقت موجود ہے ۔ بشرطیکہ وہ کارپوریشن قانون ۔ ضوابط اور اس ایکٹ کے مقاصد کے خلاف کسی قسم کی کوئی کارروائی کرے ۔ تو میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ تاثرات آپ اس صوبہ سے ختم کر دیں ۔ آپ اگر صحیح معنوں میں صوبہ کی خدمت کرنا چاہتے ہیں تو اصولوں کے ساتھ خدمت کیجئے ۔ مسلمہ اصول بنائیے ۔ اصولوں ہی سے قومیں زندہ رہا کرتی ہیں اور پہلی حکومتیں بھی اس طرح سے کرتی آئی ہیں کہ وہ قانون کی پرواہ نہیں کرتی تھیں ۔ اپنی خواہشات کے پیچھے اس قسم کی مفید کارپوریشنوں کو چلا کرتی تھیں جس سے وہ ناکام ہوئیں ۔ بہرحال راستہ اگر آپ نے اختیار کیا اور اگر ایک واضح اصول آپ نے متعین نہ کیا اور یہ تاثر نہ دیا کہ قوانین ہم سے بالاتر ہیں ۔ قواعد ہم سے بھی بالاتر ہیں ۔ اگر کوئی شخص کوئی ادارہ اور کوئی کارپوریشن قانون اور قاعدہ پر چلے تو اس میں کسی قسم کی دخل اندازی نہیں ہوگی ۔ چاہے ہماری خواہشات کچھ ہوں ۔ چاہے ہماری directions کچھ ہوں ۔ بلکہ ہمیں ان افسران اور ان لوگوں میں کارپوریشن کے ان عہدیداران میں تاثر دینا چاہئے کہ اگر ہم آپ سے کوئی کام قواعد کے خلاف لینا چاہیں تو آپ ایسے رد کر دیں اور آپ ہماری راہبری کریں یہ بتائیے کہ آپ انہیں یہ پابند کریں کہ ان کے لئے آپ کی خواہشات اور directions کی تعمیل لازمی ہوگی ۔

ان الفاظ کے ساتھ میں استدعا کرتا ہوں کہ فاضل وزیر قانون اس کو ٹھنڈے دل سے سوچتے ہوئے اس ساری سب کلاز ۔ 3 کو واپس لے لیں ۔ اسے حذف کریں یا پھر جس طرح ہم نے عرض کیا ہے اس کے اندر اس انداز سے ترمیم کریں کہ وہ رولز اور ریگولیشن کی پابند ہو ۔ directions کی پابند نہ ہو ۔ اگر direction آپ کو کوئی دینی بھی تو وہ under stood ہے کہ وہ اپنے قانون اور ضابطہ کے اندر رہ کر ہوگی ۔ جب قانون اور ضابطہ کے اندر آپ نے direction دی ہے تو اس کا آپ کو ہر وقت اختیار ہے چاہے وہ اس قانون میں موجود ہو چاہے نہ ہو ۔ قانون کی عملداری قانون کی پابندی آپ ہر شخص سے ہر ادارے سے ہر وقت کروا سکتے ہیں یہ آپکو مفید غلط فہمی ہوئی ہے کہ اس کے اندر لکھا ہو تو آپ قانون کی

پابندی کروا سکتے ہیں ۔ لکھا ہوا نہ ہو تو آپ قانون کی پاس داری نہیں کروا سکتے ۔

سید تابش الوری ۔ ضمن ۔ 4 کی تختی ضمن جس میں ہماری ترمیم آپکے سامنے ہے ۔ کارپوریشن کے قائم کردہ بورڈ کے اختیارات کی نفی کی ضمن ہے ۔ اس ضمن کے تحت حکومت کو یہ اختیار دیا جا رہا ہے کہ وہ بورڈ کی کسی بھی قرار داد یا حکم کو معطل کر سکتی ہے یا اسے کسی بھی کام کو جاری کرنے سے روک سکتی ہے ۔ جناب والا ۔ اگر یہ خطرناک ضمن اس بل کا حصہ بن جائے تو کارپوریشن عملاً ایک بے اختیار ، مفلوج اور بے معنی ادارہ بن کر رہ جائے گی حکومت یقیناً ایک عظیم تر قوت حاکمہ کی حیثیت رکھتی ہے اور اسے صوبے کے تمام ایسے اداروں پر حکمرانی کا اختیار ہے جو حکومت کی گرانٹ سے یا حکومت کے سرمائے میں چل رہے ہوں ۔ یہاں ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس کارپوریشن کو ایک آزاد اور خود مختار ادارہ کی حیثیت سے محض اس لئے تشکیل دیا جا رہا ہے ۔ کہ وہ حکومت کی تمام کارروائیوں سے اور عام سطح سے ہٹ کر خالصتاً تجارتی انداز میں زیادہ اہلیت اور صلاحیت کے ساتھ قومی بنیادوں پر زرعی ترقی کا کام کرسکے ۔ لیکن یہاں ہم دیکھ رہے ہیں ۔ کہ ایک طرف ایک ہاتھ سے کارپوریشن کو اختیار دیا جا رہا ہے ۔ کہ وہ آزادانہ طور پر فیصلہ کرسکے ۔ اور دوسری طرف دوسرے ہاتھ سے وہ اختیارات سلب کئے جا رہے ہیں ۔ یہ ایسی متضاد کلاز ہے ۔ جس کی موجودگی میں کارپوریشن کی فعالیت اور عملی طور پر اسکی افادیت معرض خطر میں پڑ جائیگی ۔ جناب والا ۔ آپ بہتر سمجھتے ہیں ۔ کہ حکومت اور کارپوریشن کے درمیان ایک واضح فرق موجود ہے ۔ اگر حکومت ہی کو یہ تمام کام بذات خود کرنے ہوں ۔ تو کارپوریشن کو ایک ادارے کی حیثیت سے قائم کرنیکی ضرورت نہیں ہوتی ۔ تجارتی انداز میں جب کوئی کام کیا جاتا ہے ۔ تو لازمی طور حکومت کے disadwantages کے پیش نظر کچھ دوسرے انداز سے کام کرنے ہوتے ہیں ۔ اس سے پہلے مختلف تجربوںکی صورت میں آپ نے دیکھا ہے ۔ کہ جب بھی کسی حکومت نے کسی پرائیویٹ ادارے کو اپنی تحویل میں لیا ۔ وہ ادارہ خسارے کا ادارہ بن گیا

اس کی بنیادی وجہ یہ ہوتی ہے ۔ کہ ایک عام ادارہ یا ایک عام ادنی بعض واضح advantages کے باعث اپنے کاروبار کو بہتر طور پر چلا سکتا ہے ۔ حکومت کی جو پیچیدگیاں اور تاخیری کارروائیاں ہوتی ہیں ۔ اس کے پیش نظر کوئی حکومتی ادارہ پرائیویٹ ادارے کا مقابلہ نہیں کرسکتا ۔ یہاں بھی اس کارپوریشن کی تشکیل اسی لئے کی جا رہی ہے ۔ کہ حکومت کے عام دائرہ عمل سے ہٹ کر نئے تقاضوں کے ساتھ ، نئے انداز میں کام کیا جائے لیکن یہاں پھر حکومت کی تلوار Corporation کے سر پر لٹکا دی گئی ہے ۔ جو اسے کام کرنے سے روکتی رہیگی ۔ جناب والا ۔ اس طرح سے ہم قومی سرمایہ کو ایک ایسی clause کی وجہ سے ضائع کر دینگے ۔ جس نے اس سے پہلے بھی مختلف Corporations کو ان کی آزادی اور خود مختاری سے محروم کر کے غیر موثر اور غیر مفید بنا ڈالا ہے ۔ اس لئے میں جناب والا ۔ کے توسط سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں ۔ کہ اگر فاضل وزیر نہایت دیانت اور اخلاص سے اس تجربہ کو نئے سرے سے جاری کر رہے ہیں ۔ تو انہیں ہماری ان تجاویز کو فراخدلی کے ساتھ قبول کرنا چاہیے ۔ تاکہ اس کارپوریشن کو ممکن حد تک خود مختار اور آزاد رکھا جاوے ۔

جناب والا ۔ آپ سمجھتے ہیں کہ اگر کسی شخص کو یا کسی تنظیم کو صفائی کا موقعہ نہ دیا جاوے ۔ تو یہ انصاف کے بنیادی اصولوں کے منافی ہے ۔ عام تقاضا یہ ہے ۔ کہ جب آپ کسی شخص کا کوئی کام رد کریں ۔ یا اس کے فیصلہ کو مسترد کر دیں ۔ تو اسے پہلے کم از کم وضاحت اور صفائی کا موقعہ دیں ۔ اس لئے ہم نے یہاں ایک تو یہ تجویز پیش کی ہے ۔ کہ یہ ضمن سرے سے ہی superfluous ہے ۔ فالتو ہے ۔ زائد ہے ۔ اور یہاں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔ لیکن اگر اس کو پرانی روایات کے مطابق حکومت کی ایک اضافی تلوار کی حیثیت سے برقرار رکھنا ہی ہے ۔ تو کم از کم اس میں ایک ایسے جملہ شرطیہ کی ایزادی ہونی چاہئے ۔ جس کے تحت یہ اختیار حاصل ہو ۔ کہ اگر حکومت کسی بورڈ کے کسی حاکم یا قرار داد کو معطل کرنے لگے ۔ تو کم از کم بورڈ کو اس سلسلے میں اپنا موقف پیش کرنے کی اجازت دے دے ۔ اگر آپ بورڈ کو اپنا موقف جو عالمیاً

تجارتی اور قومی انداز کی وجہ سے جائز ہوگا ۔ موقعہ نہیں ملیں گے ۔ تو نتیجتاً آمریت اور فسطائیت کی فضا ان پر مسلط ہو جائے گی ۔ اور یہ کارپوریشن بھی حکومت کے آمرانہ اور فسطائی اختیار کی وجہ سے تابع مہمل بن کر رہ جائے گی ۔ اگر ہم واقعی اخلاص اور دیانت کے ساتھ ۔ اس Corpration کو ایک مفید اور فعال ادارہ بنانا چاہتے ہیں ۔ تو میری ان مختصر تجاویز کو جو میں نے ابھی ابھی بیان کی ہیں منظور کر لیا جائے ۔ کیونکہ انہیں قبول کے بغیر ہم کارپوریشن کو حقیقی مقصدیت و افادیت کو اجاگر نہیں کر سکتے ۔ میں ایک بار پھر وزیر موصوف سے گزارش کروں گا ۔ کہ یہ انصاف کا ایک بنیادی تقاضا ہے ۔ کہ صفائی اور اپنا موقف پیش کرنے کا حق دیا جانا چاہئے ۔ اگر وہ اس جملہ شرطیہ کو قبول کر لیں گے ۔ تو انصاف اور عدل کا ایک بنیادی تقاضہ پورا ہو جائے گا اور کارپوریشن کی خود مختاری بھی برقرار رہے گی ۔ شکریہ ۔

مسٹر سپیکر ۔ شیخ عزیز احمد ۔

شیخ عزیز احمد ۔ جناب والا ۔ میرے فاضل دوستوں نے جہاں اس اس کے متعلق شکایات کی ہیں ۔ کہ الفاظ اور active provisions کا خیال نہ کرتے ہوئے rules and regulations کا خیال نہ کرتے ہوئے صرف directions پر ہی مبنی گورنمنٹ اس resolution یا آرڈر کو suspend کر سکتی ہے ۔ یہ انصاف کے تقاضے کے منافی ہے ۔ اس لئے میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے ۔ کہ جہاں تک directions کا لفظ ہے ۔ اس سے پہلے وہ بورڈ نہ کہ کارپوریشن یعنی management اور اس کے discharging of functions وہ ایک بورڈ کے ذریعہ ہوگا ۔ کارپوریشن itself تو کوئی چیز نہیں ۔ تو آپ corporation کا بھی کہہ رہے ہیں ۔ اور میں عرض کرتا ہوں ۔ کہ بورڈ کو بھی powers ہیں ۔ کہ وہ management کرے ۔ اور functions کرے ۔ وہ powers جو اس کو اگلے chapters میں دی گئی ہیں ۔ تو بورڈ اگر کسی directions کی نہیں ۔ بلکہ کسی regulations اور rules کی اور کسی لیکٹ کی provisions کی اگر کوئی خلاف ورزی کرتا ہے ۔ تو

گورنمنٹ کو یہ اختیار دیا گیا ہے - کہ اس sub clause اور اس sub section کے تحت وہ اس آرڈر کو نہ صرف suspend کر دے - بلکہ اس آرڈر کی execution نے اگر کوئی کام بھی کیا ہو تو اس بند کر دے - میں ان الفاظ کے ساتھ اپنی اس amendment کو پیش کرتا ہوں - اور گزارش کروں گا - کہ منسٹر صاحب - ان کو قبول کر لیں - تاکہ ہمارے opposition ممبرز کا جو اعتراض ہے - وہ بھی دور ہو جاوے -

(اس موقعہ پر مسٹر چیئرمین ملک بدا کرم اعوان جانشین کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر چیئرمین - وزیر قانون -

وزیر قانون - جناب سپیکر - میرے فاضل احباب نے - فاضل ممبران نے جو تقاریر کی ہیں - اس میں انہوں نے کلاز 4 کی سب کلاز 3 کے متعلق ترامیم پر بحث کی ہے - اور اس پر انہوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ کلاز 4 کی جو سب کلاز 3 ہے - اس کی ضرورت ہی نہیں ہے - اور یا اگر ضرورت ہے - تو اپنے انداز میں اس میں ترمیم انہوں نے ہاؤس کے سامنے پیش کی ہے - میں یہ گزارش کرونگا - کہ کلاز 4 جو ہے - اس کی سب کلاز 3 جس کو پہلے یہ ہاؤس منظور کر چکا ہے - اس کے تحت جو بورڈ ہے - جو اس کارپوریشن کی managing body ہے - اس پر پابندی لگائی گئی ہے - کہ اس ایکٹ اور قوانین کے دفعات کے تحت functions کرے - اس کے ساتھ ہی اس کلاز نمبر 4 کی sub clause کے تحت اس کو جو یہ اختیار دیا گیا ہے - کہ وہ بطور ایک تجارتی ادارہ کے قومی مفاد میں اقدامات کرے - اس کے ساتھ یہ پابندی بھی عائد کی گئی ہے - کہ وہ تمام directions جو گورنمنٹ اس ضمن میں جاری کرے گی - اس کی پابندی کرے - تو یہ تیسری sub clause بہت ضروری ہے - کہ اگر ان directions کی بورڈ خلاف ورزی کرتا ہے - اگر کوئی ایسی قرارداد یا ایسا کوئی اقدامات کرتا ہے - یا ایسا کوئی resolution پاس کرتا ہے - جس سے گورنمنٹ کی ان directions کی نفی ہوتی ہے - تو اس resolution کو گورنمنٹ suspend کر سکتی ہے - اس کی

execution روک سکتی ہے ۔ اور یہ انتہائی ضروری تھا ۔ تا کہ گورنمنٹ کا اس پر موثر کنٹرول رہ سکے ۔ اور اس کا بھی وہی حشر نہ ہو ۔ جو پرانی corporations کا ہوتا رہا ہے ۔ اس corporation میں اور پرانی corporations میں فرق بھی یہی ہے ۔ کہ پہلی corporations میں chairman جو ہوا کرتا تھا ۔ وہ کبھی عوامی نمائندہ نہیں ہوا کرتا تھا ۔ پہلی جتنی corporations تھیں ۔ ان کے چیئرمین کبھی بھی اس ہاؤس کے سامنے بلکہ کسی اسمبلی کے سامنے جواب دہ نہیں ہوا کرتے تھے ۔ وہ کبھی عوام کے سامنے جواب دہ نہیں ہوا کرتا تھا ۔ لیکن اب اس طرح کے checks and balance رکھے گئے ہیں کہ کوئی غیر قانونی بات نہیں کی جا سکتی ۔ چیک رکھے گئے ہیں اور ایسے اقدامات کئے گئے ہیں کہ کوئی ایسا لائحہ عمل اختیار نہ کر لے کہ غیر آئینی ذرائع استعمال ہونے شروع ہو جائیں جس سے عوام کے خزانے پر ناجائز بوجھ پڑے یا جس سے ہماری زرعی معیشت کو دھچکا لگے ۔ محتاط انداز میں موثر کنٹرول رکھے گئے ہیں تاکہ اصل مقصد جو ہے وہ پوری طرح سے حاصل کر سکیں ۔ ہم اس کو اپنا دینی فریضہ سمجھتے ہوئے یہ خدمت سرانجام دے رہے ہیں اور میرے فاضل دوستوں کو ہر گز کسی قسم کا شک و شبہ نہیں رکھنا چاہیے اور جو ترامیم شیخ عزیز احمد صاحب نے پیش کی ہیں وہ درست ہیں اور ان کے پیش نظر جو ترامیم نمبر 9 تھی اس کا بھی مقصد پورا ہو جاتا ہے تو میں عرض کروں گا کہ دوسری ترامیم کو مسترد کر دیں اور شیخ عزیز احمد صاحب کی ترمیم منظور فرمائی جائے

مسٹر چیئرمین ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون کی ضمن (4) کے تحت ضمن (3) حذف کر دی جائے ۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

Mr. Chairman : --The question is

That for sub-clause (3) of Clause of Clause 4 of the Bill, the following be substituted, namely :—

"(3) Government may suspend the execution of any resolution or order of the Board which contravenes the provisions of the Act, the Rules or the regulations framed by the Board."

(The motion was lost)

Mr. Chairman The question is:

That in sub-clause (3) of Clause 4 of the Bill, in line 3, between the words "contravenes" and the "direction", the following be inserted :—

"The provisions of the Act, the Rules or Regulations framed thereunder or".

(The motion was carried)

Mr. Chairman The question:

That in sub-clause (3) of Clause 4 of the Bill. for the word "as" occurring in line 2, the word "which" be substituted.

(The motion was lost)

Mr. Chairman The question is:

That in sub-clause (3) of Clause 4 of the Bill, the commas and the words", "in the opinion of Government," occurring in lines 2-3 be deleted.

(The motion was lost)

Mr. Chairman The question is:

That in sub-clause (3) of Clause 4 of the Bill, for the words and

commas "as in the opinion of Government," occurring in lines 2-3 the word "which" be substituted.

(The motion was lost)

Mr. Chairman The question is :

That in sub clause (3) of Clause 4 of the Bill, the full-stop appearing at the end, be replaced by a colon and the following proviso be added thereafter, namely :—

"Provided that Government shall provide an apportunity of being heard to theBoard before passing any order under this sub-section".

(The motion was lost)

Mr. Chairman. The question is :

That in sub-clause (3) of Clause 4 of the Bill, the ful stop appearing at the end be replaced by a colon and the following proviso be added thereafter, namely :—

"Provided that Government shall provide an opportunity of being heard to the Board or any person authorised by the Board in this behalf before passing any order under this sub-section".

(The motion was lost)

Mr. Chairman. The question is :

That Clause 4, as amended, forms part of the Bill.

(The motion was carried)

(کلاز ۔ 5)

مسٹر چیرمین ۔ اب بل کی کلاز 5 ایوان میں زیر غور ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ سید تابش الوری اور میاں منظور احمد موہل کی طرف سے ترمیم ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :۔

کہ مسودہ قانون کی ضمن 5 کی تحتی ضمن (1) کی بجائے مندرجہ ذیل عبارت ثبت کی جائے ۔

"(1) تحتی دفعہ (2) کے احکامات کے تابع بورڈ مندرجہ ذیل پر مشتمل ہوگا

1. چیرمین جسے حکومت نامزد کرے گی ۔
2. ایڈیشنل چیف سیکرٹری محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات حکومت پنجاب رکن
3. سیکرٹری محکمہ زراعت حکومت پنجاب رکن
4. سیکرٹری محکمہ مالیات پنجاب رکن
5. تین غیر سرکاری ارکان جنہیں حکومت نامزد کرے گی اور ان میں سے 2 ارکان کاشتکار طبقہ سے ہوں گے اور تیسرا چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ ہوگا ۔ ارکان
6. تین ارکان صوبائی اسمبلی جن کا انتخاب صوبائی اسمبلی پنجاب کرے گی ارکان

Mr. Chairman. The motion is...

That for sub-clause (1) of Clause 5 of the Bill, the following be substituted, namely :—

"(1) Subject to the provisions of sub-section (2), the Board shall consist of...

1. The Chairman to be nominated by the Government.

2. Additional Ghief Secretary to Government of the Punjab, Planning and Development Department ...Member.

3. Secretary, Agriculture Department Government of the Punjab ...Member.

4. Secretary, Finance Department Government of the Punjab Memners.

5. Three non-official members to be nominated by Government, two of whom shall be from the farming community and the third will be a chartered accountant —Member.

6. Three M. P. As, to be elected by the provincial Assembly of the Punjab —Members".

Minister for Law. Opposed.

Mr. Chairman. Haji Muhammad Saifullah Khan, Syed Tabish Alwari, Mian Manzoor Ahmad Mohal (Not present.)

حاجی محمد سیف اللہ خان - میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون کی ضمن 5 کی تحتی ضمن (1)

کی سطر 1 کے الفاظ اور خطوط واحدانی

"تحتی دفعہ (2) کے احکامات کے تابع" حذف

کر دی جائے اور ذیلی ضمن (2) بھی حذف
کر دی جائے۔

Mr. Chairman. The amendment moved is :

> That in sub-clause (1) of Clause 5 of the Bill, the brackets, figures, words and comma "(1) Subject to the provisions of sub-section (2)," occurring in line 1 be deleted and sub-clause (2) also be deleted.

Minister for Law. Sir, I oppose it.

Mr. Chairman. Haji Muhammad Saifullah Khan, Syed Tabish Alwari, Mian Manzoor Ahmad Mohol (Not present).

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

> کہ مسودہ قانون کی ضمن 5 کی تحتی ضمن (1) کا پیرا (الف) حذف کر دیا جائے اور تحتی ضمن (1) کے پیرا (ب) کے لفظ "رکن" کی بجائے لفظ "چیئرمین" ثبت کیا جائے ۔

Mr. Chairman. The amendment moved is :

> That para (a) of sub-clause (1) of Clause 5 of the Bill, be deleted and for the word "Members" occurring in para (b) of sub-clause (1), the word "Chairman" be substituted.

Minister for Law. Sir, I oppose it.

Mr. Chairman. Mirza Fazal Haq (Not present). Sheikh Aziz Ahmad.

Sheikh Aziz Ahmad. Sir, I move :

> That for para (b) of sub-clause (1) of Clause 5 of the Bill, the following be substituted, namely :

"(b) Chairman, Punjab Planning and Development Board Government of the Punjab. Member."

Mr. Chairman. The amendment movec is :

That for para (b) of sub-clause (1) of Clause 5 of the Bill, the following be substituted, namely :

"(b) Chairman, Punjab Planning and Development Board Government of the Punjab. Member.';

Mr. Chairman· Haji Muhammad Saifullah Khan. Syed Tabish Alwari, Mian Manzoor Ahmad Mohal (Not present).

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون کی ضمن 5 کی تحتی ضمن (1)
کے پیرا (ہ) کے لفظ اور خط "رکن/"
حذف کر دیا جائے -

Mr. Chairman. The amendment moved is :

That in para (e) of sub-clause (1) of Clause 5 of the Bill, the word and oblique "Member" be deleted.

Minister for Law. Sir, I oppose it.

Mr Chairman. Haji Muhammad Saifullah Khan, Syed Tabish Alwari, Mian Manzoor Ahmad Mohal (Not present).

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں -

کہ مسودہ قانون کی ضمن 5 کی تحتی ضمن (1)
کے پیرا (و) کی بجائے مندرجہ ذیل عبارت
ثبت کی جائے :

(و) پانچ غیر سرکاری ارکان جنہیں

حکومت نامزد کرے گی ۔ ان میں سے دو
ارکان کاشت کار طبقہ سے ہوں گے اور
ایک چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ ہوگا اور صنعت کار
ترجیحاً کیمیادی کھاد کا صنعت کار
ہوگا ۔

Mr. Chairman. The amendment moved is :

> That for para (f) of sub-clause (1) of Clause 5 of the Bill, the following be substituted, namely :
>
> "(f) Five non-official members to be nominated by Government, two of whom shall be from the farming community and one will be a chartered accountant and one will be an industrialist preferably a fertilizer manufacturer. Members.,'

Minister for Law. I oppose it.

رانا پھول محمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ پہلے سپیکر صاحب نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ جو ترامیم آتی ہیں ان کو اردو میں پیش کیا جائے ۔ اور سپیکر صاحب بھی عام طور پر اردو میں پیش کرتے ہیں ۔ اس لئے میں یہ درخواست کرونگا کہ آپ بھی اردو میں ترمیم پڑھ دیا کریں تو زیادہ بہتر ہے تا کہ ہر آدمی سمجھ سکے ۔ آپ کو بھی تکلیف نہ ہو اور ہمیں بھی تکلیف نہ ہو ۔ اپنی مادری زبان اچھی ہوتی ہے ۔

مسٹر چیئرمین ۔ اس میں کوئی امر مانع نہیں ہے کہ انگریزی میں پیش کی جائے یا اردو میں ۔ بہر حال چونکہ وہ original Act جو publish ہوتا ہے وہ انگلش زبان میں ہوتا ہے ۔ اور اگر اس میں 'commas' کا یا 'colon' کا فرق پڑ جائے تو فرق ہو جاتا ہے ۔ بہر حال یہ پریکٹس ہے کہ انگلش میں put کئے جاتے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان - جناب والا - آپ کے سامنے ایک محرک اردو میں اپنی ترمیم پڑھ رہے ہیں - اس لئے آپ کو انگریزی کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے - سپیکر صاحب کا بھی یہی طریقہ کار رہا ہے کہ وہ بھی اردو میں پڑھتے ہیں - اگر آپ بھی اردو میں پڑھیں تو زیادہ بہتر ہے - کیونکہ ہمیں اپنی قومی زبان کو دوسری زبانوں پر زیادہ ترجیح دینی چاہیے - اس لئے کہ اس میں زیادہ آسانی بھی ہوتی ہے-

مسٹر چیئرمین - میری رائے میں انگریزی کا یہ version زیادہ authenticated ہے - لہذا اس میں پڑھنے میں کوئی امر مانع نہیں ہے -

Mr. Chairman :—Mirza Fazal Haq to move amendment No. 23. Next amendment Haji Muhammad Saifullah Khan Syed Tabish Alwari, Mian Manzoor Ahmad Mohal (Not present).

Haji Muhammad Saifullah Khan :—Sir. I move :

> That after para (f) of sub-clause (1) of clause 5 of the Bill: the following new para be added as para (g), namely:—
>
> (g) Three M. P. As elected by the Provincial Asiembly of the Punjab .....Members."

Mr. Chairman :The amendment moved is :

> The after para (f) of sub-clase (1) of Clause 5 of the Bill, the following new para be added as para (g). namely :
>
> "(g) Three M. P. As elected by the Punjab. Members."

Minister for Law. I oppose it Sir.

Mr. Chairman. Haji Saifullah Khan please.

Haji Muhammad Saifu ullah Khan. Sir I move :

> That after para (f) of sub-clause (1) of Clause 5 of the Bill, the following new para be added as para (g), namely :
>
> "(g) Five Members of Provincial Assembly elected by the Assembly one each from each Division of the Province,.....Members."

Mr: Chairman. The amendment moved :

> That after para (f) of sub-clause (1) of Clause 5 of the Bill, the following new para be added as para (g), namely :
>
> "(g) Five Members of Provincial Assembly elected by the Assembly one each from each Division of the Province, ...Members."

Minister for Law I oppose it Sir.

Mr. Chairman. Mirza Fazal Haq (Not present). Next amendment by Haji Muhammad Saifullah Khan, Syed Tabish Alwari Mian Manzoor Ahmad Mohal (Noi present).

Haji Muhammad Saifullah Khan. Sir, I move the amendment :

> That after para (f) of sub-clause (1) of Clause 5 of the Bill, the following new para be added as para (h), namely :
>
> "(h) One non-official member to be nomined by the Punjab Agriculture Association ... Member."

Mr. Chairman. The amendment moved is :

> That after para (f) of sub-clause (1) of Clause 5 of the Bill, the following new para be added as para (h), namely :
>
> "(h) One non-official member to be nominated by the Punjab Agriculture Association ... Member."

Minister for Law. I oppose it Sir.

شیخ عزیز احمد - یہ نمبر 17 میں آ چکا ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - یہ دوسری میں آ سکتی ہے - ویسے یہ ٹھیک ہے - میں دوسری کے ساتھ پیش کر دوں گا -

سید قابش الوری - جناب سپیکر - وزیر موصوف یہ بات نوٹ کر لیں کہ ہم نے شیخ صاحب کی بات مانو لی ہے -

Haji Muhammad Saifullah Khan. Sir, I beg to move :

> That sub-clause (2) of Clause 5 of the Bill, be deleted.

Mr. Chairman. The amendment moved is :

> That sub-clause (2) of Clause 5 of the Bill, be deleted.

Minister for Law. Opposed.

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے) -

مسٹر سپیکر - حاجی محمد سیف اللہ خان -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں سمجھتا ہوں کہ کلاز 5 بل کی نہایت اہم ترین کلاز ہے - جس کے ساتھ اس کارپوریشن کی کامیابی کا دارو مدار اور انحصار ہے - یہی وہ بورڈ ہے جو اس کارپوریشن کے set up میں سب سے زیادہ بااختیار باڈی ہے - جس کی نگرانی جس کے احکامات کے تحت اس کارپوریشن نے کام کرنا ہے - جناب والا - اس امر سے

میں سمجھتا ہوں کہ کسی کو بھی اختلاف نہیں ہوگا کہ جب آپ ایک آدمی پر اتنی ذمہ داریاں ڈال دیں اور اس کی توجہ کئی جگہوں پر منتقل کر دیں تو اس سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ اس ادارے کی صحیح معنوں میں نگرانی کر سکے یا چلا سکے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ بورڈ کی جو شکل آپ نے کی ہے یہ صرف آپ نے اس کی تکمیل کی ہے ۔ ایک فرض ادا کیا ہے ۔ اس کو صحیح معنوں میں دیکھا جائے تو اس بورڈ کی تمام ذمہ داریاں اس کارپوریشن کے تمام تر اختیارات آپ نے مینیجنگ ڈائریکٹر کو دے دیئے ہیں اور میں یہ دیکھ رہا ہوں اور تجربہ سے یہ امر شاہد ہے کہ پچھلی کارپوریشنوں میں بھی اس قسم کے بورڈ ہوا کرتے تھے ۔ اس میں بھی ارکان رکھے جاتے تھے ۔ اس میں بھی ایسے چیئرمین نامزد کئے جاتے تھے وہ خانہ پر ضرور کیا کرتے تھے اور انہوں یہ خانہ پری ضرور کی ۔ وہ بورڈ جن کے ذمے تمام تر کارپوریشن کو چلانا ہے اور نگرانی کرنا ہے ۔ اس کو بہتر طریقے سے فعال بنانا چاہئے اور کامیاب بنانا چاہئے ۔ اس کے پاس ایک رکن ایسا نہیں ہے ۔ اور نہ ہی پچھلی کارپوریشنوں میں تھا ۔ جن کے پاس اتنا وقت ہوتا تھا کہ وہ اس کارپوریشن کی کما حقہ نگرانی کر سکتے ۔ اس ایکٹ کے مطابق چلا سکتے اور صوبے کے مفادات کے تحت کامیابی کی راہ پر گامزن کر سکتے ۔ آپ اندازہ لگائیں کہ آپ نے بورڈ کے اوپر ذمہ داری عائد کر دی ہے ۔ کہ وہ اس کارپوریشن کو ایکٹ کی منشا کے تحت چلائے یا جتنے بھی ارکان رکھے ہیں ماسوائے تین ارکان کے جن میں سے دو فارمز اور ایک چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ ہے باقی سب کے سب آپ نے ایسے ارکان رکھے ہیں جنہیں روز مرہ کے فرائض سے ایک لمحہ بھی فرصت نہیں ملتی ۔ آپ اسی چیز سے اندازہ لگائیں کہ ہو سکتا ہے کہ موجودہ حکومت کے وزیروں کے پاس زیادہ کام نہ ہو ۔ ہو سکتا ہے انہیں فرصت کے لمحات میسر ہو سکتے ہوں اور وہ دس جگہوں پر توجہ کر سکیں Jack of all trades but master of none مگر جہاں تک میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کے وزیروں کے پاس اتنی زیادہ ذمہ داریاں ہیں ۔ ان کے پاس اتنے زیادہ شعبے ہیں ۔ ان کے پاس اتنے زیادہ انتظامی اختیارات ہیں کہ ان کے پاس ایسے اداروں کے لیے ایک علیحدہ کی

فرصت نہیں ہے کہ وہ کارپوریشن کی طرف توجہ دے سکیں ۔ اور ان کو چیئرمین بنا کر اہم ترین ذمہ داری کا حامل قرار دیا جائے ۔ جناب والا ۔ ہم نے دیکھا ہے کہ آخر پرائیویٹ سیکٹر کیوں کامیاب ہیں اور پبلک سیکٹر کیوں ناکام ہوتے ہیں ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آخر پرائیویٹ سیکٹر میں جو بھی افراد ہوتے ہیں ۔ جو بھی نگران ہوتے ہیں ۔ جو بھی منیجنگ پارٹنر ہوتے ہیں ۔ جو بھی چیئرمین ہوتے ہیں وہ کل وقتی ہوتے ہیں اور وہ تمام تر توجہ اسی کاروبار اور اس کی ترقی اور فروغ پر دینے میں ۔ اس کے برعکس حکومت کی جانب سے جتنے بھی public sector قائم کئے جاتے ہیں ۔ ان کی ناکامی کی وجہ یہ ہے کہ محض اقتدار حاصل کرنے کے لئے اور محض اپنے کو اہم بنانے کے لئے روزمرہ کے کاروبار میں اور روزمرہ کی ضروریات میں ناجائز غلبہ اور ناجائز تصرف کے لئے قائم کئے جاتے ہیں ۔ ان کا مقصد یہ نہیں ہوتا کہ ملک کی معیشت کو کوئی فائدہ پہنچے اور ملک ترقی کرے ۔ آپ کو چاہئے تھا کہ آپ اس بورڈ کی تشکیل ایک اچھے انداز میں کرتے اور اس پٹرن پر نہ کرتے جو ناکام ہو چکا ہے ۔ جس کی وجہ سے یہ کارپوریشن غیر موثر ثابت ہوئی ہے ۔ پہلے بھی جناب والا ۔ کارپوریشن قائم رہی ہیں ۔ جتنے بھی اس قسم کے ادارے تھے۔ چاہے ڈبلیو ۔ پی ۔ آئی ۔ ڈی ۔ سی ۔ (اب تو یہ بھی اے ۔ ڈی ۔ سی ۔ بن گئی ہے) ۔ چاہے ایسے دوسرے ادارے جو پہلے ناکام ہو چکے ہیں ۔ اس کا سبب یہی ہوا کرتا تھا کہ ان کے اوپر چیک نہیں ہوا کرتا تھا ۔ ان کے اوپر بورڈ برائے نام تھا ۔ اس طریقے سے وزیروں کو سربراہ بنا دیا جاتا تھا ۔ اس طریقے سے حکومت کے سیکرٹریوں کو رکن بنا دیا جائے۔ جنہیں نہ کاروبار کا تجربہ تھا نہ فرصت کہ وہ صحیح معنوں میں دیکھ سکیں ۔ ہوتا یہ تھا کہ جب وہ اپنی مصروفیت سے تھکے ہارے لوگ ۔ اپنے محکموں کے کاموں سے تھکے ہوئے جب بورڈ کی میٹنگ میں جاتے تو ہم خود دیکھتے رہے ہیں انداز یہ ہوتا تھا کہ وہ آتے تھے اور کہتے تھے کہ یار دکھاؤ کیا کام ہے ۔ چھٹی کرو اور ہم بھی جائیں ۔ ن کے پاس اتنی فرصت نہیں تھی کہ اچھے طریقے سے بیٹھ کر اس کی کارکردگی کو اچھے طریقے سے دیکھ سکیں ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ

کارپوریشنیں بنتی تھیں ۔ لیکن وہ سب کی سب ناکام رہیں ۔ اور صوبے کے لئے اور صوبے کے عوام کے لئے public concern تو ضرور بنیں انہوں نے liabilities تو چھوڑ دیں ۔ مگر آج تک کوئی بھی کارپوریشن جو اس قسم کے pattern پر اور اس قسم کے بورڈ کی نگرانی کے ساتھ قائم ہوئی ہے وہ کبھی بھی کامیاب نہیں ہو گی ۔ جب یہ طریقہ ناکام ہو چکا ہے ۔ غیر موثر ثابت ہو چکا ہے ۔ خمیازے بھگتے جا چکے ہیں اور بھگت رہے ہیں تو مزید لیا تجربہ کرنے کی میں نہیں سمجھتا کہ ضرورت ہے ۔ براہ مہربانی یہ بورڈ ایک اہم ترین باڈی ہے ۔ اس کارپوریشن کو اتنا غیر اہم بورڈ جس کے گرد ساری کارپوریشن کی کارکردگی گھومتی ہے نہ دیں ۔ اہمیت اشخاص کے عہدوں پر نہیں ہوا کرتی ۔ اس سے بورڈ اہم نہیں بن جایا کرتے ۔ اس بورڈ کے سربراہ وزیر ہونے یا ممبران کے عہدوں سے اہمیت حاصل نہیں ہوتی ۔ ہمیشہ اہمیت اہلیت پر ہوا کرتی ہے ۔ نیک نیتی پر ہوا کرتی ہے ۔ اس لئے آپ ایسے افراد رکھیں جو زیادہ وقت دے سکیں ۔ صحیح نگرانی کر سکیں اور اس کو کامیابی سے چلا سکیں اور جن کے پاس وقت ہو ۔ ہو سکتا ہے کہ اس بورڈ میں اہل آدمی ہوں گے اور اگر ان کے پاس وقت ہی نہ ہو ۔ اگر ان کے پاس اپنا کام پہلے سے ہی زیادہ ہو ۔ ان کے پاس اور بھی بہت سے کام ہوں گے اور بہت سے بورڈ ہوں گے جن کی سربراہی انہیں کرنی پڑے تو پھر مجھے بتائیں کہ یہ ادارہ کس کے رحم و کرم پر ہوگا ۔ اس کی جواب دہی کون کرے گا ۔ اس کی دیکھ بھال کون کرے گا اور کس نے اس بورڈ کو سنبھالنا ہے ۔ اگر آپ نے اس کارپوریشن کو بھی حکومت کا ایک ادارہ اور حکومت کا ایک محکمہ بنانا ہے تو وہ تو بہر حال آپ کے مقصد تک پورا ہو جائے گا ۔ وہ آپ کا ایک محکمہ تو ضرور کہلائے گا ۔ آپ کے محکمے کی ایک ذیلی شاخ تو ضرور کہی جائے گی مگر اسے ترقیاتی کارپوریشن نہیں کہا جائے گا ۔ وہ کارپوریشن وہ ہوا کرتی ہے جس کی کارکردگی کسی pattern پر ہو ۔ کسی بنیاد پر ہو اور اس توجہ کے ساتھ ہو جس توجہ کے ساتھ پرائیویٹ سیکٹر کی کارپوریشنیں چلا کرتی ہیں ۔ جس انداز سے وہ چلا کرتی ہیں۔ جہاں اب ایک ایک پائی کا حساب ہوتا ہے ۔ جہاں ایک ایک

پائی کے خیاع کا خیال رکھا جاتا ہے ۔ ایک ایک پائی کے نفع نقصان کر دیکھا جاتا ہے اور اس کا ہر شخص اپنی ذمہ داری محسوس کرتا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ اس قسم کی کارپوریشنوں میں آپ نہ تو کسی کو استقلال دیتے ہیں نہ کسی پر صحیح معنوں میں ذمہ داری ڈالتے ہیں بلکہ تکمیلی طور پر بورڈ بناتے ہیں اور تکمیلی طور پر آپ نامزدگیاں کرتے ہیں تاکہ اس کا ایک pattern پورا ہو جائے ۔ تا کہ ایک فرض کی تکمیل ہو جائے کہ کارپوریشن کے لئے یہ امور ضروری ہے ۔ اس قسم کا بورڈ بنانا ضروری ہے ۔ اس قسم کا چیئرمین ہونا ضروری ہے ۔ اس کے رکن ہونے ضروری ہیں لیکن آپ یہ خیال نہیں رکھتے کہ چیئرمین ہم نے اس لئے بنانا ہے کہ وہ کارپوریشن کو چلائے ۔ رکن ہم نے اس لئے نامزد کرنے ہیں کہ کارپویشن کی کارکردگی بہتر ہو اور وہ پہلی کارپوریشن کی طرح ناکام نہ ہو ۔ اگر آپ نے صرف تکمیل کے لئے یہ بورڈ بنایا ہے تو پھر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اور اگر آپ صحیح معنوں میں چاہتے ہیں کہ یہ کارپوریشن کامیاب ہو تو آپ اس بورڈ کو مؤثر بنائیں اور اسے ایسے pattern پر بنائیں کہ جس سے یہ کارپوریشن اس صوبےکے عوام کے لئے مفید بنے ۔ اور اس صوبے کے عوام کے وہ مقاصد حاصل ہو جائیں جو آپ نے بتائے ہیں ۔ نام نہاد طریقے سے کہ ہم یہ کرنا چاہتے ہیں ۔ اگر آپ واقعی کرنا چاہتے ہیں تو آپ اس کا عملی ثبوت دیجئے اور عملی طور پر ایسے افراد پر مشتمل بورڈ بنائیں جو اس کارپوریشن کو صحیح معنوں میں چلا سکیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ اس وقت جس کلاز میں ہماری ترامیم زیر غور ہیں اس کے تحت بورڈ کیلئے اور اس کی تشکیل کے لئے ایک طریقہ کار وضع کیا گیا ہے ۔ بورڈ کارپوریشن کا ایک بالا تر سپروائزری ادارہ ہوگا جو نہ صرف یہ کہ کارپوریشن کی پالیسیاں طے کریگا بلکہ اس کے روز مرہ کے عمل اور کارروائیوں کا بھی جائزہ لیتا رہیگا ۔ اس اعتبار سے اس بورڈ میں ایسے افراد کی موجودگی ضروری ہے جو نہ صرف یہ کہ زراعت سے کلیتاً واقفیت رکھتے ہوں بلکہ اس بات کی ضرورت ہے کہ وہ رائے عامہ کی بھی

بھرپور نمائندگی کرتے ہوں ۔ اس کلاز کے تحت جو بورڈ تشکیل دیا جا رہا ہے اس میں تمام کے تمام اراکین یا تو نامزد ہیں یا وہ ایسے ایکس آفیشو ممبر ہیں جو اپنی مختلف حیثیتوں میں حکومت کے مختلف شعبوں میں کام سر انجام دے رہے ہیں ۔ اور ان کی گوناں گوں مصروفیات اور فرائض کے باعث یہ امکان موجود ہے کہ وہ پورے طور پر بورڈ کو اپنی صلاحیتوں سے مستفید نہیں کر سکیں گے ۔ جناب والا ۔ اس کارپوریشن کو جو اہم ترین کام سپرد کیا جا رہا ہے ۔ جن ترقیاتی منصوبوں پر عمل در آمد کرنے کی ہدایات اسے دی جا رہی ہیں ان کے پیش نظر اس بات کی ضرورت ہے ۔ کہ اس کارپوریشن کو ایک عوامی ادارے کی حیثیت دی جائے اور یہ حیثیت اس وقت تک نہیں دی جا سکتی جب تک بورڈ میں نامزدگیوں کی بجائے انتخاب کے طریق کو نہ اپنایا جائے ۔ بورڈ کا کوئی ایک رکن بھی اس میں منتخب حیثیت کا حامل نہیں ہوگا اور اس طرح نامزد رکن کی حیثیت سے وہ ان عوامی خواہشات اور امنگوں کی تکمیل نہیں کر سکے گا جن کا اعادہ بار بار ہمارے وزراء اور اراکین حکمران پارٹی کی طرف سے کیا جا رہا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ ان ترامیم کے ساتھ ہی ساتھ کلاز بھی کر رہے ہیں ؟

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ ترامیم اکٹھی نہیں ۔ یہ کوئی ایک ترمیم نہیں ہے یہ تو دس بارہ ترامیم ہیں جو اس وقت زیر بحث آ رہی ہیں ۔

جناب والا ۔ ہم نے اپنی ان ترامیم کے ذریعے ۔ (میں ایوان کی توجہ اس پر چاہتا ہوں) ۔ یہ تجویز کیا ہے کہ اس بورڈ میں عوامی نمائندوں کی حیثیت سے پانچ اراکین کو منتخب حیثیت میں جگہ دی جانی چاہئے اور ہم نے اسکی بنیاد یہ رکھی ہے کہ اس صوبے کے پانچ ڈویژن سے پانچ ارکان اسمبلی اگر اپنی منتخب حیثیت میں اس کارپوریشن کے ممبر بنائے جائیں گے تو وہ نہ صرف یہ کہ اپنی عوامی حیثیت کی بنیاد پر اس کارپوریشن کو ایک جمہوری اور عوامی شکل دینے میں مدد دینگے بلکہ وہ بورڈ کو ان کی ضروریات

اور مشکلات سے آگاہ بھی کرسکیں گے اور ان مسائل اور وسائل پر بھی اظہار خیال کر سکیں گے جو مختلف ڈویژنوں میں یا انکے دور افتادہ علاقوں میں انہیں روز مرہ مشاہدے میں آتے ہیں ۔ جناب والا ۔ ہم نے ان ترامیم کے ذریعے اس ایوان کو جو اس صوبے کا سب سے بڑا عوامی ادارہ ہے یہ حق دلانے کی سعی کی ہے کہ اس ایوان کے اراکین میں سے پانچ نمائندوں کو انتخاب کے ذریعے سے بورڈ کا رکن بنایا جائے ۔ جناب والا ۔ ہم نے اپنی ترمیم کے ذریعے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ چونکہ کارپوریشن زراعت پیشہ افراد سے براہ راست تعلق رکھتی ہے ۔ اس لئے ایگریکلچرل کارپوریشن کا ایک نمائندہ بھی اس بورڈ میں ہونا چاہئے تاکہ زراعت سے متعلق جو مختلف مکاتب فکر ہیں اور جو مختلف تجاویز اور منصوبے ان کے ذہن میں ہیں ۔ وہ وہاں ان کی نمائندگی کر سکیں ۔ جناب والا ۔ اگر اس بورڈ کو ایک فعال اور نمائندہ حیثیت دینی مقصود ہے تو ہماری ان تجاویز کو قبول کرنا نہائت ضروری ہے ۔ کیونکہ ان تجاویز کے تحت ہم نے اس بورڈ کو زیادہ نمائندہ بنانے کی کوشش کی ہے ۔ اگر ان سرکاری افسروں کے ذریعے ہی اس کارپوریشن کو چلانا مقصود ہو تو پھر یہ ایک حکومت کا شعبہ تو بن سکتا ہے ۔ لیکن ایک آزاد اور خود مختار کارپوریشن کی حیثیت سے اسکا کوئی تصور باقی نہیں رہتا ۔ اس کارپوریشن کو حکومت سے علیحدہ ایک ادارہ بنانے کا مقصد یہ ہے کہ وہ سرکاریت اور نوکر شاہی جس کو ہماری حکمران پارٹی روزانہ مطعون کرتی ہے اس سے محفوظ کر کے اس کارپوریشن کو عوامی خواہشات کے مطابق چلایا جائے اور یہ مقصد اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک عوام کے منتخب نمائندے انتخابات کے ذریعے اس بورڈ میں موجود نہ ہوں اور روزانہ کے معاملات کے سلسلے میں اس کا احتساب کرنے ۔ بورڈ کو صحیح پالیسان مرتب کرنے اور اس کے پروگرموں میں راہنمائی کرنے میں مدد نہ دیں ۔ میں آپکے توسط سے درخواست کرتا ہوں کہ ہماری ان اہم ترمیمات میں سے متعلقہ ترمیمات کو منظور کرلیا جائے تاکہ نہ صرف یہ کہ اس ایوان کی جو ایک بالا تر ادارہ ہے بورڈ میں نمائندگی ہوسکے بلکہ اس بورڈ کو عوامی ادارے کی حیثیت حاصل ہو سکے ۔ شکریہ ۔

شیخ عزیز احمد - جناب والا ! میں نے جو ترمیم پیش کی ہے وہ پیرا "بی" کی سب کلاز (1) کے تحت ہے ، جہاں پہلے ایڈیشنل چیف سیکرٹری گورنمنٹ آف دی پنجاب پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ ہے ، اس کے بجائے میں نے ترمیم پیش کی ہے کہ چیرمین پنجاب پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ بورڈ - لیکن اس کے ساتھ گورنمنٹ آف دی پنجاب کے الفاظ اضافہ کر دیے جائیں ، کیونکہ ترمیم میں یہ نہیں لکھا ہوا -

مسٹر سپیکر - گورنمنٹ آف دی پنجاب ؟

شیخ عزیز احمد - وہ اضافہ کر دے جائیں - یہ ترمیم صرف فنی ہے ، اور وہ صرف اس لیے ہے کہ ایڈیشنل چیف سیکرٹری اب نہیں رہے ، چیرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ بورڈ ہو گئے ہیں -

وزیر قانون ، پارلیمانی امور و اطلاعات - جناب سپیکر ، فاضل ممبران نے اس میں جتنی بھی ترامیم پیش کی ہیں ، وہ سب کلاز (1) کے مختلف پیرا گراف کے متعلق تھیں اور ان کی تقریریں بھی اس کے متعلق ہیں - حالانکہ ان تمام تقاریر کا جواب اسی کلاز 5 کی سب کلاز (2) میں موجود ہے - میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ جن خیالات کا انہوں نے اظہار کیا ہے ان کی عکاسی ہوگی ، جب یہ بورڈ سب کلاز (2) کے تحت پورا مکمل کیا جائے گا - اس لیے وہ پورا اعتماد رکھیں - ہمارا ایک عوامی وزیر اس کا چیرمین ہے - گورنمنٹ پورا خیال رکھے گی - جو بھی ممبر صاحبان زیادہ دلچسپی لیتے ہوں گے ، جو پروگریسو فارمرز ہوں گے - آگے جا کر اس میں ہم نے کچھ limitations مقرر کی ہیں کہ کوئی ایسا آدمی ممبر نہیں بن سکے گا جس کا کوئی مفاد خاص طور پر کارفرما ہوگا - جو اس کو کنٹریکٹ کرے گا ، جو کارپوریشن کو بیج مہیا کرنا چاہے گا ، اس کو بورڈ کا ممبر نہیں بنایا جا سکتا - اس طرح کی آگے شرائط ہیں - لیکن ان شرائط کو سامنے رکھتے ہوئے سب کلاز (2) کے تحت انشاء اللہ تعالیٰ ایک بڑا موثر بورڈ تکمیل دیا جائے گا - اس لیے میں آپ کی وساطت سے ہاؤس سے گزارش کروں گا کہ ان تمام ترامیم کو نا منظور فرما دے اور شیخ عزیز احمد صاحب نے جو ٹیکنیکل

اور فنی ترمیم پیش کی ہے ، اس کو منظور کر لیا جائے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That for sub-clause (1) of Clause 5 of the Bill, the following be substituted, namely :—

"(1) Subject to the provisions of sub-section (2), the Board shall consist of:—

1. The Chairman to be nominated by the Government,
2. Additional Chief Secretary to Government of the Punjab Planing and Development Department —Member
3. Secretary, Agriculture Department, Government of the punjab —Member
4. Secretary, Finance Department, Government of the Punjab —Member
5. Three non-official members to be nominated by Government, two of whom shall be from the farming community and the third will be a chartered accountant. —Members
6. Three M. P. As, to be elected by the Provincial Assembly of the Punjab —Members".

(The motion was lost).

Mr. Speaker : The question is :

That for para (b) of sub-clause (1) of Clause 5 of the Bill, the following be substituted, namely :—

"(b) Chairman, Punjab Planning and Development Board Government of the Punjab Member".

(The motion was carried)

Mr. Speaker : The question is :

That in sub-clause (1) of Clause 5 of the Bill, the brackets, figures words and comma" (1) Subject to the provisions of sub-section (2)", occurring in line 1, be deleted and sub clause (2) also be deleted.

(The motion was lost).

Mr. Speaker : The question is :

That para (a) of sub-clause (1) of Clause 5 of the Bill, be deleted and for the word "Members" occurring in para (b) of sub-clause (1), the word Chairman be substituted.

(The motion was lost).

Mr. Speaker : The question is :

That in para (e) of sub-clause (1) of Clause 5 of the Bill, the word and oblique "Member/" be deleted.

(The motion was lost).

Mr: Speaker. The question is :

That for para (f) of sub-clause (1)of Clause 5 of the Bill the following be substituted, namely :—

"(f) Five non-official members to be nominated by Government. two of whom shall be from the farming community and one will be a chartered accountant and one will

be an industrialist preferably a fertilizer manufacturer Members."

(The motion was lost).

Mr. Speaker. The question is :

That after para (f) of sub-clause (1) of Clause 5 of the Bill, the following new para be added as para (g), namely :—

(g) Three M. P. As elected by the Provincial Assembly of the Punjab ...Members".

(The motion was lost).

Mr. Speaker. The question is :

That after para (f) of sub-clause (1) of Clause 5 of the Bill the following new para be added as para (g), namely :—

"(g) Five Members of Provincial Assembly elected by the Assembly one each from each Division of the province —Members".

(The motion was lost).

Mr. Speaker. The question is :

That after para (f) of sub-clause (1) of Clause 5 of the Bill, the following new para be added as para (h), namely :—

"(h) One non-official member to be nominated by the Punjab Agriculture Association —Member".

(The motion was lost).

Mr. Speaker. The question is...

That sub-clause (2) of Clause 5 of the Bill, be deleted.

(The motion was lost).

Mr. Speaker. The question is :

That Clause 5 as amended stand part of the bill.

(The motion was carried)

(کلاز 6)

Mr. Speaker. Now Clause 6 of the Bill is under consideration of the House.

Mr. Speaker. Sheikh Aziz Ahmad to move his amendment please.

Sheikh Aziz Ahmad. Sir, I move the amendment :

That for para (c) of sub-clause (2) of Clause 6 of the Bill. the following be substituted, namely :—

"(c) subject to the provisions of sections 8, 9 and 10 hold office as Managing Director for such term as may be provided in the contract of employment and subject as afore said :—

(i) shall remain in office as Managing Director thereafter for three months or until a successor in that office is appointed, whichever is earlier ;

(ii) may be appointed to hold the said office for such further term as Government may with his consent determine".

Mr. Speaker. The amendment moved is :

That for para (c) of sub-clause (2) of Clause 6 of the Bill, the following be substituted, namely :—

"(c) subject to the provisions of sections 8, 9 and 10 hold office as Managing Director for such term as may be provided in the contract of employment and subject as aforesaid :—

(i) shall remain in office as Managing Director thereafter for three months or until a successor in that office is appointed whichever is earlier ;

(ii) may be appointed to hold the said office for such further term as Government may, with his consent determine".

Minister for Law. I agree Sir.

Mr. Speaker. The question is :

That for para (c) of sub-clause (2) of Clause 6 of the Bill, the following be substituted, namely :—

"(c) subject to the provisions of sections 8, 9 and 10 hold office as Managing Director for such term as may be provided in the contract of employment and subject as aforesaid.

(i) shall remain in office as Managing Director thereafter for three months or until a successor in the office is appointed, whichever is earlier ;

(ii) may be appointed to hold the said office for such further term as Government may, with his consent determine".

(The motion was carried).

Mr. Speaker. Haji Muhammad Saifullah Khan to move his amendment please.

Haji Muhammad Saifullah Khan. Sir I move the amendment.

That the words "if so required by Government" occurring in para (e) of sub-clause (2) of Clause 6 of the Bill, be deleted.

Mr. Speaker. The amendment moved is...

That the words "if so required by Government" occurring in para (e) of sub-clause (2) of Clause 6 of the Bill, be deleted.

Minister for Law. I agree Sir.

Mr. Speaker. The question is :

That the words "if so required by Government" occurring in para (e) of sub-clause (2) of Clause 6 of the Bill, be deleted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker. The question is :

That Clause 6 as amended, stand part of the bill.

(The motion was carried)

(کلاز 7)

Mr. Speaker. Now Clause 7 of the Bill, is under consideration.

Mr. Speaker. Haji Muhammad Saifullah Khan, Syed Tabish Alwari, Mian Manzoor Ahmad Mohal (Not present).

Haji Muhammad Saifullah Khan. Sir. I move :

> That for Clause 7 of the Bill. the following be substituted, namely :
>
> "7. subject to the provisions of sections 8, 9, and 10 a nominated member shall hold office for a term not exceeding five year".

Mr. Speaker. The amendment moved is :

> That for Clause 7 of the Bill, the following be substituted, namely :
>
> "7. subject to the provisions of sections 8, 9 and 10, a nominated member shall hold office for a term not exceeding five year".

Minister for Law I oppose it Sir.

Mr. Speaker. Haji Muhammad Saifullah Khan, Syed Tabish Alwari, Mian Manzoor Ahmad Mohal (Not present).

Haji Muhamad Saifullah Khan. Sir, I move :

> That in Clause 7 of the Bill, for the word "three" occurring in line 4, the word "five" be substituted.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

> That in Clause 7, of the Blil for the word "three" occurring in line 4, the word "five" be substituted.

Minister for Law. I oppose it Sir.

Mr. Speaker. Mirza Fazal Haq (Not present) Haji Muhammad Saifullah Khan to speak on his amendments please.

Haji Muhammad Saifullah Khan : My amendments are self speaking.

Mr. Speaker. That for Clause 7 of the Bill. the following be substituted, namely :

"7. subject to the provisions of sections 8, 9 and 10, a nominated member shall hold office for a term not exceeding five years".

(The motion was lost).

Mr. Speaker. The question is :

That for Clause 7 of the Bill, the word "three" occurring in line 4, the word "five" be substituted.

(The motion was lost).

Mr. Speaker. The question is :

That Clause 7, do stand part of the Bill.

(The motion was carried).

(کلاز 8)

Mr. Speaker. Now Clause 8 of the Bill is under consideration of the House. Haji Muhammad Saifullah Khan, Syed Tabish Alwari and Mian Manzoor Ahmad Mohal (not present)

Haji Muhammad Saifullah Khan. Sir, I move the amendment.

That in Clause 8 of the Bill,

(i) in sub-clause (e), the word "or" occurring at the end be deleted,

(ii) in sub-clause (f), the full-stop occurring at the end be replaced by a semi-colon and thereafter the word "or" be added, and

(iii) after sub-clause (f), the following new sub-clause be added as sub-clause (g), namely :—

"(g) has any pecuniary interest in any institution administered, run or controlled by the Coroporation or directly or indirectly or through a partner has any share or interest in any contract or employment with, by or on behalf of the Coroporation or in any property, which, in his knowledge is likely to benefit as a result of the operations of the Corporation".

Mr. Speaker: The amendment moved is :

That in Clause 8 of the Bill,

(i) in sub-clause (e), the word "or" occurring at the end be deleted,

(ii) in sub-clause (f), the full-stop occurring at the end be replaced by a semi-colon and thereafter the word "or" be added and

(iii) after sub clause (f), the following new sub clause be added as sub-clause (g), namely :—

"(g) has any pecuniary interest in any institution administered, run or controlled by the Coroporation or directly or indirectly, or through a partner has any share or interest in any contract or employment with by or on

behalf of the Corporation or in any property, which, in his knowledge is likely to benefist as a result of the operations of the Corporation."

Minister for Law. Sir, I agree.

Mr: Speaker. The time is extended by 10 minutes. Haji Muhammad Saifullah Khan, if your amendment is accepted then the other amendments will become infructuous.

Haji Muhammad Saifullah Khan. Yes Sir.

Mr. Speaker. The question is :

That in Clause 8 of the Bill,

(i) in sub-clause (e), the word "or" occurring at the end be deleted,

(ii) in sub-clause (f) the full-stop occurring at the end be replaced by a semi-colon and thereafter the word "or" be added, and

(iii) after sub-clause (f), the following new sub clause be added as sub-clause (g), nemely :

"(g) has any pecuniary interest in any institution administered run or controlled by the Corporation or directly or indirectly, or through a partner has any share or interest in any contract or employment with, by or on behalf of the Corporation or in any

property, which, in his knowledge is likely to benefit as a result of the operations of the Coroporation".

(The motion was carried)

Mr. Speaker. The question is :

That Clause 8 as amended do stand part of the Bill.

(The motion was carried).

(کلاز 9)

Mr. Speaker. Now Clause 9 of the Bill is under consideration of the House.

The House is adjourned till 8.30 a. m. tomorrow.

(اسمبلی کا اجلاس 28 نومبر 1973 بروز بدھ ساڑھے آٹھ بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہو گیا) -

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا چھٹا اجلاس

بدھ - 28 نومبر 1973ء
(چہار شنبہ 3 ذیقعد 1393ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ساڑھے آٹھ بجے صبح منعقد ہوا۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۙ الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۙ وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ۝ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۙ

پ ۱۳ ع ۱۳ ۔ رکوع ۹ ۔ آیت ۱۹ تا ۲۲

ہوا جو شخص یہ جانتا ہے کہ جو کچھ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے سچ ہے کیا وہ اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو اندھا ہے؟ اور سمجھتے تو وہی ہیں جو عقل رکھتے ہیں جو اللہ کے عہد کو پورا کرتے ہیں اور اقرار کو نہیں توڑتے۔ اور جن (رشتہ ہائے قرابت) کے جوڑے رکھنے کا حکم دیا ان کو جوڑے رکھتے اور اپنے پروردگار سے ڈرتے رہتے اور برے حساب سے خوف رکھتے ہیں اور جو پروردگار کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے صبر و تحمل سے کام لیتے ہیں اور نماز ادا کرتے ہیں۔ اور جو (مال) ہم نے ان کو عطا کیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں اور بھلائی سے برائی کو دور کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے عاقبت کا گھر ہے۔

وما علینا الا البلاغ

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

مزدوروں کی بہبود و بحالی کے لیے اصلاحات کا نفاذ

*3870 - **سردار صغیر احمد** - کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت نے صنعتی اور تجارتی اداروں کے مزدوروں کی بہبود و بحالی کے لیے مختلف قوانین نافذ کیے ہیں جس سے مزدوروں کو خاطر خواہ فائدہ ہوا ہے۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مزدوروں کی اکثریت دیہات میں کھیت مزدور کی حیثیت سے کام کرتی ہے اور حکومت نے اس اکثریت کی بہبود و بحالی کے لیے کوئی قانون وضع نہیں کیا اور نہ ہی اصلاحات نافذ کیں۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت کھیت مزدور کی بہبود و بحالی کے لیے کوئی قانون یا اصلاحات نافذ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو کیا اقدامات حکومت کے زیر غور ہیں ؟

وزیر محنت (ملک مختار احمد اعوان) - (الف) جی ہاں -

(ب) زرعی محنت کے سلسلے میں ابھی تک قواعد ملازمت و کار کے لیے کوئی قانون محنت وضع اور نافذ نہیں کیا گیا ہے۔

(ج) حکومت کی زرعی اصلاحات کے پروگرام کا منشاء یہ ہے کہ بغیر زمین زرعی کارکنوں کی بہتری کے لیے انہیں زمین مہیا کی جائے۔ جہاں تک قوانین محنت کا تعلق ہے - زرعی کارکنوں پر ان کے اطلاق کی توقع آنے والے کچھ عرصہ کے لیے بہت کم ہے -

میاں خورشید انور - پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا ۔ کورم نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر - گنتی کی جائے ۔۔۔ گنتی کی گئی ۔۔۔ کورم نہیں ہے ۔ گھنٹی بجائی جائے ۔۔۔ گھنٹی بجائی گئی ۔۔۔ کورم پورا ہو گیا ہے ۔ اگلا سوال ۔

پی ٹی ڈی کا اجراء

***3932 - چوہدری امان اللہ لک** - کیا وزیر بحالیات و آبادکاری از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ ۔

الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ پراپرٹی نمبر BIV-S 5-63 واقع شیخوپورہ کا پی۔ٹی۔ڈی 1962ء میں بنام منشی و معراج دین ولد رحمت اللہ جاری کیا گیا تھا ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ بالا پراپرٹی کا پی۔ٹی۔ڈی 1965ء میں دوبارہ معراج دین ولد رحمت اللہ کے نام جاری کیا گیا ۔

(ج) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا منشی ولد رحمت اللہ نے اپنے حقوق معراج دین کو منتقل کر دیئے تھے ؟

وزیر بحالیات و آباد کاری (ملک مختار احمد اعوان) ۔ (الف) پراپرٹی نمبر BIV-S 5-63 شیخوپورہ کا پی۔ٹی۔ڈی 1962ء میں بنام معراج دین ۔ منشی پسران رحمت اللہ اور خوشی محمد ۔ ولی محمد پسران محمد بخش بحصہ برابر جاری ہوا تھا ۔

(ب) منشی نے بعد ازاں حلفی بیان داخل کیا جسکی رو سے وہ اپنے ½ حصہ سے بحق معراج دین ولد رحمت اللہ دستبردار ہوا تھا اور محکمہ نے جائداد مذکورہ پی۔ٹی۔ڈی معراج دین کے نام پر جاری کر دیا ۔

(ج) جیسا کہ جزو (ب) میں درج ہے ۔

محکمہ بحالیات و آبادکاری کو بند کرنا

***4009 - چوہدری علی بہادر خان** - کیا وزیر بحالیات و آبادکاری ازراہ کرم بیان فرمائینگے کہ محکمہ سیٹلمنٹ کو کب تک ختم کر دیا جائیگا ؟

وزیر بحالیات و آبادکاری (ملک مختار احمد اعوان) - محکمہ بحالیات و آبادکاری 31 دسمبر 1973ء کو ختم کر دیا جائیگا -

چوہدری علی بہادر خان - جناب والا ! جو باقی کام ہوگا ، وہ کون سے محکمے کے ذمے لگایا جائے گا ؟

وزیر بحالیات و آبادکاری - صرف بقایا جات کی وصولی کا کام باقی رہ جائے گا ، جیسے لینڈ ریونیو recover کیا جا رہا ہے - اسی طرح بقایا جات بھی وصول کیے جائیں گے - ویسے اس کام سے متعلق یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ جن جن لوگوں سے بقایا جات وصول کرنے ہیں اگر اب وہ یکمشت ادا کر دیں تو انہیں دس فی صد کی کمی کی جائے گی -

چوہدری علی بہادر خان - یہ تو وصولی کا طریقہ ہے لیکن جو باقی کام رہ جائیں گے - مثلاً جن کو پی-ٹی-ڈی نہیں ملے ان کو کون محکمہ جاری کرے گا ؟

وزیر بحالیات و آباد کاری - جناب والا - پی - ٹی -ڈی - او - کے بارے میں لائحہ عمل تبدیل کیا گیا ہے اور اب ٹرانسفر آرڈر جاری کئے جا رہے ہیں اور جو properties ابھی تک dispose of نہیں ہوئیں ان کا open auction اس وقت پورے صوبے میں شروع ہو چکا ہے - لاہور میں آج کل کے لئے دو دن مقرر کئے گئے ہیں - راولپنڈی میں اور دوسری جگہوں پر بھی اوپن آکشن ہو رہا ہے تاکہ یہ کام جلد از جلد نمٹایا جاسکے -

Begum Rehana Sarwar, (Shaheed): Will the Hon'ble Minister be pleased to state as to what will be the fate of the pending cases regarding settlement and how they will be dealt with and finalished ?

Minister for Settlemeat and Rehabilitation : Sir, I am getting daily progress reports from the various provincial officers regarding the pending cases with the High Court and the Supreme Court. About 15 Judges of the High Court are working day and night and I hope these cases shall be disposed of accordingly at the end of this year.

بوگس کلیم

***4049** ۔ چوھدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر بحالیات و آبادکاری از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ ۔

(الف) صوبہ میں آزادی کے بعد سے اب تک کتنے ایسے کلیم منظور کئے گئے جن کی مالیت ایک لاکھ روپے سے زائد تھی اور جن کے متعلق لوگوں نے حکومت کو اطلاع بہم پہنچائی کہ وہ کلیم بوگس ہیں ۔

(ب) مذکورہ کلیموں کے متعلق کن تاریخوں کو اطلاع دھندگان نے حکومت کو اطلاع دی ۔ ان میں سے ہر ایک کا نام و پتہ اور کلیم نمبر جس کے بارے میں اطلاع دی گئی تفصیلاً بتایا جائے ۔

(ج) مذکورہ جعلی کلیم دینے والے ملزمان کے خلاف کس کس تاریخ کو مقدمہ درج ہوا تھا اور کیا انہوں نے جعلی کلیموں پر کوئی سینما ۔ فیکٹری وغیرہ حاصل کی تھی اگر ایسا ہے تو اس جائداد کی تفصیل بتائی جائے ۔

(د) کیا یہ حقیقت ہے کہ کچھ عرصہ قبل حکومت نے اعلان کیا تھا کہ جو شخص جعلی اور دھوکے کے ذریعے منظور کرائے گئے کلیموں کے متعلق حکومت کو اطلاع دے گا اس کو اس جائداد میں سے کچھ حصہ دیا جائیگا ۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت

اس پر عمل درآمد کر رہی ہے اور ایسے کلیموں کا کب تک فیصلہ کر دیا جائیگا ؟

وزیر بحالیات و آباد کاری (ملک مختار احمد اعوان) مطلوبہ کوائف ضلعی حکام سے اکٹھے کئے جا رہے ہیں جونہی موصول ہونگے ایوان میں پیش کر دیئے جائیں گے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ اب جب کہ وزیر موصوف بیان فرما چکے ہیں کہ وہ 31 دسمبر سے اس محکمہ کو wind up کر رہے ہیں تو یہ کوائف کب اکٹھے ہو جائیں گے اور ان کی کیا افادیت رہ جائے گی ۔ جب آپ کا محکمہ ہی ختم ہو جائے گا تو یہ بوگس کاروبار جو ہو چکا ہے اس سلسلے میں آپ کیا ایکشن لے سکیں گے ؟

مسٹر سپیکر ۔ میاں صاحب تقریر نہیں، آپ ضمنی سوال کریں ۔ افادیت کی بات تو افادیت کے کسی موقعے پر ان سے پوچھیں ۔ ابھی تو آپ ان سے ایک واقعہ پوچھ رہے ہیں اس کے متعلق آپ کا ضمنی سوال ٹھیک ہے ۔

وزیر بحالیات و آبادکاری ۔ جناب والا۔ یہ میں نے عرض کر دیا ہے ۔ کہ کوائف جونہی آ جاتے ہیں ۔ میں بہت جلد اس کا جواب دے دوں گا ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب وزیر موصوف کی ،،جونہی،، کتنی لمبی ہے اور جونہی سے ان کی مراد کیا ہے ۔ یہ کوائف کب تک آ جائیں گے جبکہ ان کا محکمہ 31 دسمبر کو ختم ہو رہا ہے ۔

وزیر بحالیات و آبادکاری ۔ جناب والا ۔ کوائف بہت جلد آ جائیں گے ۔

Mr. Speaker : Assurance is there. If there is violation of the assurance you can move a motion.

میاں خورشید انور ۔ (بہت جلد) تو کل تک بھی ہو سکتا ہے پرسوں بھی ہو سکتا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو جواب دیا گیا ہے اس کو جواب تصور فرمایا جا رہا ہے یا یہ سوال دوبارہ آئے گا ۔

Mr. Speaker : It will be repeated in the next turn.

چوھدری امان اللہ لک ۔ گزارش یہ ہے جناب کہ میاں خورشید انور صاحب نے اپنے ضمنی سوال میں اس بات کی وضاحت کرنے کوشش کی تھی کہ یہ نہایت اہم مسئلہ ہے جس میں محکمہ کی غلط کاریوں پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے بلکہ اسے wind up کیا جا رہا ہے ۔ واقعی اس کا کوئی مقصد نہیں ہوگا کوئی فائدہ نہیں ہوگا اگر اب اس کا جواب نہ دیا گیا ۔ وزیر موصوف کیوں یہ ذمہ داری قبول کرتے کہ 31 دسمبر سے پہلے پہلے ان کلیموں کا تصفیہ کر دیا جائے گا ۔

Mr. Speaker : It will come on the next turn.

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب ان کو پابند بھی فرما دیں کہ وہ اگلی دفعہ یہ سارے کوائف اکٹھے کر کے آئیں گے ۔ اگر یہ بعد میں آئے تو ہم ان کو کیا کریں گے اور ان کا فائدہ کیا ہوگا ؟

Mr. Speaker: It will come on the next turn.

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ وہ ذمہ داری قبول فرمائیں کہ آئندہ ٹرن تک اس کا جواب مہیا کر دیا جائے گا اور محکمے کو بھی اس سلسلے میں یہ ہدایت کریں ۔

Mr. Speaker : They are required to do it. Now we go on to the next question.

محکمہ بحالیات میں پی ۔ ٹی ۔ ڈی ۔ کے حصول کے لئے درخواستوں کی تعداد

***4053 - چوھدری علی بہادر خان** ۔ کیا وزیر بحالیات و آبادکاری از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ ۔

(الف) ضلع ملتان میں محکمہ بحالیات میں کل کتنی درخواستیں پی ۔ ٹی ۔ ڈی ۔ کے حصول کے لئے زیر تجویز ہیں ۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ پی ۔ ٹی ۔ ڈی ۔ کے سلسلہ اجراء کے لئے خاص تعداد مقرر کی گئی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کیا ضلع

ملتان میں مقررہ تعداد کے مطابق پی - ٹی - ڈی - جاری کئے جا رہے ہیں ؟

وزیر بحالیات و آبادکاری (ملک مختار احمد اعوان) - : (الف) ضلع ملتان میں پی - ٹی ڈی - کے حصول کے لئے 8512 درخواستیں زیر تجویز ہیں -

(ب) جی ہاں - پی - ٹی - ڈی کے ماہانہ اجراء کے لئے 200 کی تعداد مقرر کی گئی تھی - لیکن اب بروئے گزٹ نوٹیفیکیشن مورخہ 13 اگست 1973ء سے اجراء پی ٹی - ڈی پر پابندی عائد کر دی ہے اور اس کی جگہ ٹی - او جاری کرنیکا اہتمام کیا گیا ہے -

میاں خورشید انور - کیا وزیر موصوف ارشاد فرمائیں گے کہ ٹی - او - کی ماہانہ اجراء کی تعداد کتنی ہے ؟

وزیر بحالیات و آبادکاری - جناب والا - عرض یہ ہے کہ ٹی - او - جاری کرنے کے آرڈر recently جاری ہوئے ہیں - کہا یہ گیا ہے کہ جتنی زیادہ سے زیادہ تعداد آپ ٹی - او - جاری کر سکتے ہیں - وہ کریں اور میں بڑے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ اس لئے کیا گیا ہے کہ پہلے طریقہ کار میں تبدیلی لائی گئی ہے - اس بارے میں جو تعداد پہلے پی - ٹی - ڈی - کی تھی ٹی - او کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے -

میاں خورشید انور - تو کیا 31 دسمبر تک یہ ٹی - او جاری کرنے کا کام مکمل ہو جائے گا ؟

وزیر بحالیات آبادکاری - انشاء اللہ تعالیٰ -

چوہدری علی بہادر خان- جناب والا - میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ پی - ٹی - ڈی اور ٹی - او - میں کیا فرق ہوگا - یعنی ٹی - او - سے کیا مراد ہے اور کیا اس کی کوئی value ہوگی یا نہیں ؟ پی - ٹی - ڈی تو permanent transfer deed ہے تو یہ ٹی او کیا ہوگا ؟

وزیر بحالیات و آبادکاری - ٹی - او کا مطلب ہے ٹرانسفر آرڈر -

چوھدری علی بہادر خان - ٹرانسفر تو ھوگا لیکن اس کی کیا value ھوگی یہ permanent ھوگا یا provisional ھوگا ؟

مسٹر سپیکر - پہلے پی - ٹی - ڈی - کو define کرنا پڑے گا -

چوھدری علی بہادر خان - یہ تو جناب میں نے define کر دیا ہے کہ پی - ٹی - ڈی - سے مراد permanent transfer deed تھا اور پی - ٹی - او - جو تھا وہ provisional تھا -

مسٹر سپیکر - جو امور قانون نوٹیفیکیشن اور رولز میں درج ھوتے ہیں - ان کے متعلق سوالات یہاں پوچھنے کی اجازت نہیں ہے -

چوھدری علی بہادر خان - جناب والا - اس میں یہ نہیں لکھا گیا کہ ٹرانسفر آرڈر جو ہیں ان کی value کیا ھوگی -

مسٹر سپیکر - آپ اس سے متعلق رولز دیکھیں یا اس کا جو نوٹیفیکیشن جاکر پڑھیں کہ ٹی - او - کیا ھوتا ہے -

وزیر بحالیات و آبادکاری - یہاں پر ٹی - او - سے مراد ٹیکسیشن آفیسر یا ٹریژری آفیسر نہیں ہے بلکہ ٹرانسفر - آرڈر ہے -

---

ایڈیشنل سیٹلمنٹ کمشنر ملتان کی عدالت میں زیر سماعت مقدمات

***4054 - چوھدری علی بہادر خان** - کیا وزیر بحالیات و آبادکاری از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ ایڈیشنل سیٹلمنٹ کمشنر ملتان کی عدالت میں کل کتنے مقدمات زیر سماعت ہیں اور وہ ھر ماہ اوسطاً کتنے مقدمات کا فیصلہ کرتے ہیں ؟

وزیر بحالیات و آبادکاری (ملک مختار احمد اعوان) : ایڈیشنل سیٹلمیٹ کمشنر ملتان کی عدالت میں کل 415 مقدمات زیر سماعت ہیں اور وہ ھر ماہ اوسطاً 95 مقدمات کا فیصلہ کرتے ہیں -

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ یہاں پھر وہی سوال پیدا ہوتا ہے کہ 95 مقدمات ماہانہ کر دینے سے 415 کیس جو ہیں وہ ایک ماہ میں ختم نہیں ہو جائیں گے ۔ اس لئے ممبران کا یہ اصرار قدرتی ہے کہ وزیر موصوف یہ وضاحت فرمائیں کہ جو کیس رہ جائیں گے ان کا کیا بنے گا ؟

وزیر بحالیات و آبادکاری ۔ جناب جب یہ سوال کیا گیا تھا اس وقت کے کوائف یہ ہیں ۔ اب چونکہ محکمہ wind up ہو رہا ہے ۔ اس لئے کام تیز کیا گیا ہے ۔ اور وہاں عملہ بڑھا دیا گیا ہے ۔ اب مقدمات سے متعلق فیصلہ کرنے کی تعداد بہت زیادہ ہوگی انشاءاللہ ۔

موروثی مزارعین کو مالکانہ حقوق کی عطائیگی

***4090 - چوہدری امان اللہ لک** ۔ کیا وزیر بحالیات و آبادکاری از راہ کرم نشان زدہ سوال نمبر 1731 کے جواب کے حوالے سے جو کہ مورخہ 20 فروری 1973 کو ایوان میں دیا گیا بیان فرمائینگے کہ ۔

(الف) مرکزی حکومت کو اب تک زبانی اور تحریری یاد دھانیاں کس کس تاریخ کو کی گئی تھیں ان کا کیا نتیجہ نکلا ہے اور کوئی جواب یا منظوری مرکزی حکومت سے موصول ہوئی ہے تو کب اور کیا ہے ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت کے اعلان کے مطابق محکمہ بحالیات اس سال 31 دسمبر تک ختم کیا جا رہا ہے اگر ایسا ہے تو اس تاریخ تک اس مسئلے کو نمٹانے کے لئے کیا اقدامات کئے جا چکے ہیں یا کئے جا رہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر بحالیات و آبادکاری (ملک مختار احمد اعوان) ۔ : (الف) مرکزی حکومت کو 18 جنوری 1970ء کو چٹھی تحریر کی گئی تھی اور اس کی یاد دھانیاں مورخہ 21 مارچ 1970ء 9 جون 1970ء 17 اگست 1970ء 18 ستمبر 1970ء 28

اکتوبر 1970ء 21 جون 1971ء 29 اکتوبر 1971ء 17 جون 1972ء 8 ستمبر 1972ء 3 اکتوبر 1972ء اور 11 مئی 1973ء کرائی گئیں ۔

(ب) یہ درست ہے کہ محکمہ ھذا 31 دسمبر 1973ء کو ختم کر دیا جائیگا معاملہ دوبارہ وفاقی حکومت کے نوٹس میں لایا جائے تاکہ اس کا فیصلہ کیا جا سکے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ملک مختار احمد صاحب جواب میں تو یہ ہے کہ مرکزی حکومت کو اب تک زبانی اور تحریری یادھانیاں کی گئی تھیں ۔ ان کا کیا نتیجہ نکلا ہے اور کوئی جواب یا منظوری مرکزی حکومت سے موصول ہوئی ہے اگر ہوئی ہے ۔ تو کب اور کیا ہے ۔ اس کا آپ کے جواب میں کوئی ذکر نہیں ۔ کیا اس سوال کو repart کر دیا جائے ؟

وزیر بحالیات و آبادکاری ۔ بڑی خوشی سے جناب اسے repeat کر دیں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب پھر وھی بات آ گئی اور میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کرنا چاھوں گا ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں صاحب آپ تشریف رکھیں یہ نا مکمل جواب ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کروں گا کہ 11 مئی کے بعد reminder کیوں نہیں بھیجے گئے ۔ کیا اطمینان قلب ہو گیا ہے یا کوئی جواب موصول ہو گیا ہے ؟

میاں خورشید انور ۔ تھک کر بیٹھ گئے تھے ۔

وزیر بحالیات و آبادکاری ۔ جناب والا ۔ یہ سوال repeat کر دیں جو اس وقت کی صورت حال ہے اس سے میں مطلع کر دوں گا ۔

میاں خورشید انور ۔ صرف مطلع کرنے سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوجائے گا ۔ یہ بڑا اھم مسئلہ ہے ۔ اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کریں ۔ سوال

کے دوبارہ repeat ہونے سے یہ مسئلہ ختم نہیں ہوگا ۔ 31 دسمبر تو انہوں نے deadline لگا دی ہے ۔ اس سے پہلے پہلے یہ مسئلہ ختم ہونا چاہیے ۔ مرکزی حکومت اگر چٹھی کا جواب نہیں دیتی تو وزیر موصوف خود وہاں جا کر ان سے پتہ کر لیں اور اس معاملے کو نمٹانے کی کوشش کریں ۔ اس سے کیا فائدہ ہوگا کہ آپ ایک چٹھی لکھ کر انہیں بھیج دیں اور وہ کوئی جواب نہ دیں اور تب تک 31 دسمبر آ جائے گی اور محکمہ ختم ہو جائے گا ۔

Mr. Speaker. Every body recognises your effectiveness in the House and I also certify it.

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ اس سوال کو پڑھنے کے بعد چونکہ یہ سوال پیدا ہوا ہے اور وہ ہمارے سامنے نہیں آیا ۔ اس لئے کہ شاید اس کی نوعیت واضح نہیں ہو سکی کہ موروثی الاٹی جو ہیں ان کی قسمت کا فیصلہ تا حال نہیں ہوا ۔ محکمہ wind up ہو رہا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ امان اللہ لک صاحب آپ کا سوال مختلف ہونا چاہیے ۔ ان سے پوچھیں کہ وہ اس سلسلے میں کیا کر رہے ہیں ؟

چوہدری امان اللہ لک ۔ سوال یہی تھا لیکن ان کے جواب سے اب سوال یہ پیدا ہوا ہے ۔ جو ضمنی سوال میاں خورشید انور صاحب نے کیا ہے اس اعتبار سے اگر دونوں سوالوں کو پڑھا جائے تو ہم وزیر موصوف کی اور آپ کی خدمت میں سب سے پہلے گزارش کرتے ہیں کہ اس کی نوعیت کے پیش نظر ان کو پابند کریں ۔ ان کو جہنم میں داخل کریں یا جنت میں داخل کریں کسی صورت میں ان کا مسئلہ حل کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے ان سے specific question پوچھا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ اس سوال کی روشنی میں ہم یہ عرض کررہے ہیں کہ یہ بڑا اہم ترین مسئلہ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب آپ کیا چاہتے ہیں ؟

چوہدری امان اللہ لک - موروثی الاٹیوں کا فیصلہ جلد از جلد کریں -

مسٹر سپیکر - وہ کہتے ہیں میں فیصلہ نہیں کر سکتا یہ مرکزی حکومت کر سکتی ہے -

چوہدری امان اللہ لک - جناب والا - وہ یہ بھی نہیں کہتے یا تو یہ جواب دے دیں یا پھر مرکزی حکومت سے جواب لے کر ہمیں دے دیں -

وزیر بحالیات و آبادکاری - جناب والا - عرض یہ ہے کہ بہت سے reminders مرکزی حکومت کو بھیجے گئے ہیں - اور میں نے ان کی تاریخیں یہاں پڑھ کر سنا دی تھیں -

مسٹر سپیکر - ملک صاحب ان کا مقصد یہ ہے کہ آپ Minister level پر جواب حاصل کرنے کیلئے ایک D. O. لکھیں -

وزیر بحالیات و آبادکاری - جناب والا - میں خود مرکزی وزیر صاحب کی خدمت میں اسلام آباد جانے کیلئے تیار ہوں - میں پنجاب کے منتخب نمائندگان کی طرف سے نمائندہ بن کے جانے کیلئے تیار ہوں -

Mr. Speaker. This is what they want.

وزیر بحالیات و آباد کاری - اچھا جناب -

محکمہ محنت میں ملازمین کی بھرتی

***4141** - **میاں منظور احمد موہل** - کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ -

(الف) 1972-73ء میں محکمہ محنت میں کس قدر ملازمین بھرتی کئے گئے - ان میں سے اسسٹنٹ ڈائریکٹرز (لیبر) - لیبر آفیسرز - لیبر انسپکٹرز کے نام مع پورا پتہ ایوان کی میز پر رکھے جائیں -

(ب) محکمہ محنت نے اس سال کے اندر کل کتنے کلرک بھرتی کئے - ان کے نام مع پورا پتہ سے مطلع فرمایا جائے ؟

وزیر محنت (ملک مختار احمد اعوان) ـ جناب والا۔ سوال نمبر4141 کا جواب ابھی تک موصول نہیں ہوا ۔

Mr. Speaker. It shall be repeated on the next turn. Now the leave applications.

اراکین اسمبلی کی رخصت

مخدوم زادہ سید حسن محمود

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست سردار عطا محمد خان لغاری صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

> Makhdumzada Syed Hassan Mahmud had asked for leave upto the 20th of November. As he could not reaeh Pakistan from USA on 20th, he requests that he may kindly be granted leave till the end of this Session.

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

سردار نذر محمد خان جتوئی

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست سردار نذر محمد خان جتوئی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں بوجہ علالت مورخہ 5 نومبر 1973 تا 23 نومبر 1973 اجلاس میں شرکت نہیں کر سکا ۔ رخصت عنایت فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

ڈاکٹر غلام بلال شاہ

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر غلام بلال شاہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں بوجہ بخار مورخہ 12 نومبر 1973 کو صوبائی اسمبلی کے سیشن میں حاضر نہیں ہو سکا - مہربانی فرما کر ایک دن کی رخصت عنایت فرمائی جاوے -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

دیوان سید غلام عباس بخاری

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست دیوان سید غلام عباس بخاری صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گذارش ہے کہ بندہ کو ذاتی امور کے لئے گھر جانا پڑا - براہ مہربانی اجلاس اسمبلی 18 نومبر 1973 تا 26 نومبر 1973 یعنی 9 روز کی رخصت عنایت فرما کر مشکور فرماویں -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

سردار امجد حمید خان دستی

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست سردار امجد حمید خان دستی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں ایک ضروری کام میں مشغول ہونے کی وجہ سے مورخہ 26 نومبر 1973 کو اسمبلی میں حاضر نہیں ہو سکا ۔ اس لئے اس دن کی چھٹی عطا فرمائی جاوے ۔ مشکور ہونگا ۔

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

خان محمد شفیق خان

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست خان محمد شفیق خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گزارش ہے کہ آج مورخہ 28 نومبر 1973 کو محترمہ والدہ صاحبہ حج شریف کے لیے تشریف لے جا رہی ہیں ۔ ان کو رخصت کرنے کے لیے میری ایک یوم کی رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

تحاریک التوائے کار

پنجاب میں تلو گھی کی سپلائی پر پابندی کو ختم کیا جانا

مسٹر سپیکر - میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ امروز مورخہ 5 نومبر 1973ء کی اطلاع کے مطابق پنجاب ڈسٹری بیوٹرز ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری مسٹر علی حسین نے حکومت سے اپیل کی ہے کہ وہ پنجاب کے لیے تلو گھی کی سپلائی پر پابندی ختم کرکے ایک سو بیس تقسیم کنندگان اور ان کے ہزاروں ملازموں پرچون فروشوں کو بے روزگار ہونے سے بچائیے - پنجاب میں تلو کی سپلائی پر پابندی ہے اور ملک کے باقی صوبوں میں کوئی پابندی نہیں - اس صورت حال سے پنجاب کے عوام میں شدید غم و غصہ اور تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے -

I have not been able to properly appreciate your point. Will you please explain ?

میاں خورشید انور - جناب والا - پابندی اس لیے لگائی گئی تھی کہ پنجاب میں اس کی فروخت اور درآمد بند کر دی جائے حالانکہ یہ برانڈ پنجاب میں بہت پسند کیا جاتا ہے -

مسٹر سپیکر - کیا یہ برانڈ پنجاب میں نہیں بنایا جاتا ہے - یا باہر سے آتا ہے ؟

میاں خورشید انور - جی ہاں جناب - اس سے یہاں کے لوگوں کی حق تلفی ہوئی ہے گذارش یہ ہے کہ یہ بڑا popular برانڈ ہے - اور لوگ اسے بڑا پسند کرتے ہیں - اور یہ پہلے یہاں آتا رہا ہے - یہاں کا گھی جب بند کو جاتا ہے تو اگر تلو یہاں آ جائے تو اس میں کون سا نقصان ہوگا -

Mr. Speaker :—What is the recent occurrence in it ?

میاں خورشید انور - جب یہ پابندی لگی ہے - یہ گھی ہمارے

لوگوں کے پاس نہیں آتا ۔ اس کی وجہ سے یہ تحریک لکھ کر دے دی گئی ہے ۔ ابھی تو مسئلہ ختم نہیں ہوا لوگوں کو دشواری ہو رہی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ سیشن 5 نومبر سے شروع ہوا تھا اور آپ کا نوٹس 6 نومبر کا ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جی جناب ۔

مسٹر سپیکر ۔ 24 گھنٹوں کا کیسے condonation ہو سکتا ہے ؟

میاں خورشید انور ۔ ہاں جی ۔ 24 گھنٹے کا ہو سکتا ہے ۔جناب والا۔ گذارش یہ ہے کہ سمجھ نہیں آتی کہ جب سندھ میں یہاں سے جاکر چیزیں فروخت ہو سکتی ہیں ۔ تو یہ زیادتی کیوں ہو رہی ہے اور وہاں کی ایک popular چیز جسے یہاں کے لوگ پسند کرتے ہیں وہ یہاں کیوں نہیں آ سکتی ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں صاحب ۔ میں نے اور سوال کیا ہے کہ جب سیشن 5 نومبر کو شروع ہوا تو آپ کا نوٹس 4 نومبر کا ہے یا 6 نومبر کا ہے ۔

میاں خورشید انور جناب والا ۔ یہ آپ خود دیکھ لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی طرف سے 6 نومبر کا نوٹس ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ ہاں جناب

Mr. Speaker. The same situation was even before the 5th of November.

میاں خورشید انور ۔ گذارش یہ ہے کہ جب میرے نوٹس میں آیا تو میرے لیے اس وقت ضروری تھا کہ میں یہاں لکھ کر دیتا ۔ پہلے تو مجھے خواب نہیں آتا شاید آپ کو پہلے پتہ چل جاتا ۔ ہمارے پاس تو اخبارات کے سوا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے کہ جس سے پتہ چلے کہ لوگوں کو کیا دشواری پیش آ رہی ہے ۔ اور ان کے کیا مسائل ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ ڈاکٹر عبدالخالق ۔ کیا آپ کچھ کہنا چاہیں گے ؟

وزیر صنعت - جناب والا - میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ جواب تقریباً تو آپ نے دے دیا ہے -

مسٹر سپیکر - میں نے کوئی جواب نہیں دیا میں نے اپنا فرض پورا کیا ہے -

وزیر صنعت - جناب والا - عرض یہ ہے کہ بناسپتی گھی کی مرکزی حکومت نے از سر نو تقسیم کی ہے جس کے تحت سندھ سے جو کوٹا دو ہزار ٹن سالانہ آیا کرتا تھا وہ اب ہمیں نہیں ملے گا - وہ ہماری بجائے فرنٹیئر کو دیا جائے گا تو نتیجہ یہ ہوا کہ صوبہ سندھ میں جو مینو فیکچر ہوتا تھا وہ صاف ظاہر ہے کہ اب پنجاب میں نہیں آئے گا تو یہ تلو گھی کے مینو فیکچر کے خلاف پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے کوئی victimization نہیں ہے - بلکہ سندھ گورنمنٹ اس برانڈ کو یا تو اپنے صوبہ میں استعمال کرے گی یا فرنٹیر کو دے گی تو میرے خیال میں فاضل رکن کی اب تسلی ہو گئی ہو گی اور یہاں جو اس تحریک کا موضوع بیان کیا گیا ہے کہ "بے کاری ہو جائے گی اور بے کاری سے ہیجان اور اضطراب پیدا ہو جائے گا" تو ہماری طرف سے کوئی ایسا اقدام نہیں ہے کہ کسی ایک دسٹریبوٹر کو ختم کیا جائے -

Mr. Speaker :—It is disposed of accordingly.

مرزا فضل حق - جناب والا - عرض یہ ہے کہ میری تحریک التوائے کار نمبر 70 آج کے لیے ملتوی فرمائی گئی تھی -

---

لاہور میونسپل کارپوریشن کی طرف سے ملیریا اور چیچک کے ٹیکے لگانے کے خصوصی مراکز کا بند جانا

مسٹر سپیکر - مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت 23 اکتوبر 1973 کے مطابق لاہور میونسپل کارپوریشن نے

ملیریا اور چیچک کے ٹیکے لگانے کے خصوصی مراکز بند کر دیئے ہیں اور عملہ کو واپس دفتر بلا لیا ہے اس سے صوبائی دارلحکومت میں ملیریا اور چیچک کی وبا پھر پھیلنے کا خدشہ ہو گیا ہے - کارپوریشن کے مطابق ان بیماریوں پر قابو پا لیا گیا ہے لیکن شہریوں نے شکایت کی ہے کہ یہ امراض ابھی تک پھیلی ہوئی ہیں -

قبل اس کے کہ وزیر متعلقہ جواب دیں یہ تو اخبار میں لکھا ہے مگر آپ کی اپنی کیا اطلاع ہے - آپ بھی اکثر لاہور میں اب ہوتے ہیں -

مرزا فضل حق - جناب والا - جب مرکز کھلے ہوں گے تو ملیریا اور چیچک کے ٹیکے تو لگوائے جا سکتے ہیں مگر جب کھلے نہیں ہوں گے تو اس میں لوگوں کو دقت ہو گی -

مسٹر سپیکر - وزیر سوشل ویلفیئر -

وزیر ہاوسنگ و لوکل گورنمنٹ - جناب والا - ان کا یہ کہنا درست نہیں ہے - کہ ایسے کئی مراکز بند کیے گئے ہیں - مراکز جو چیچک کا ٹیکہ لگانے کے لیے قائم کیے گئے تھے بدستور ڈسپنسریاں چیچک کا ٹیکہ لگا رہی ہیں - بلکہ ماہ اکتوبر میں 20 ملازمین کو عارضی طور پر ٹیکے لگانے کے لیے رکھا گیا تھا البتہ ملیریا کے لیے ایسا کوئی ٹیکہ نہیں ہے- جو ملیریا کی روک تھام کے لیے لگایا جائے - بہر حال ملیریا کی روک تھام کے لیے ضروری اقدامات جو پہلے کیے جا رہے تھے وہ اس وقت تک جاری ہیں - اور یہی وجہ ہے - کہ اس سال میرے فاضل دوست مجھ سے اتفاق کریں گے ملیریا کے امراض کا اتنا زور نہیں ہے - جتنا کہ سابقہ سالوں میں تھا - ان کو یہ غلط فہمی ہوئی ہے - وہ مرکز جو سیلاب کی صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لیے کھولے گئے تھے وہ بند کر دیئے گئے ہیں کیونکہ حالات اس وقت کنٹرول میں ہیں -

Mr. Speaker: The motion is not pressed it is disposed of accordingly.

مکتب سکیم کے تحت رکھے گئے اساتذہ اور استانیوں کو محکمہ تعلیم و محکمہ بلدیات کی طرف سے تنخواہ کی عدم ادائیگی

مسٹر سپیکر - مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ "روزنامہ جمہور" مورخہ یکم نومبر 1973ء کے مطابق مکتب سکیم کے تحت رکھے گئے اساتذہ کو محکمہ تعلیم اور محکمہ بلدیات کے افسروں کے شاہانہ رویہ اور فرائض سے لاپرواہی کے باعث اس سکیم کے اجرا کے سات سال بعد بھی بر وقت تنخواہ نہیں مل رہی۔ اس وقت بھی ان معلموں اور معلمین کو تقریباً چار ماہ سے تنخواہیں نہیں ملیں اس سکیم کے تحت چلنے والے مکاتب میں تین لاکھ بچے زیر تعلیم ہیں جس کی وجہ سے انہیں کافی مالی پریشانیوں کا سامنا ہے۔

وزیر تعلیم - جناب والا - یہ تحریک التوا حقائق پر مبنی نہیں ہے صحیح صورت حال یہ ہے کہ محکمہ تعلیم کی جانب سے راولپنڈی میں 75 کمیل پور میں 100 گجرات میں 48 لائلپور میں 80 لاہور میں 34 ڈیرہ غازی خان میں 100 شیخوپورہ میں 69 ملتان میں 155 اساتذہ کی مجموعی گرانٹ بروئے چٹھی نمبر DEA-634-11 جولائی 1973 میں منظور ہو چکی ہے۔ محکمہ تعلیم پر لاپرواہی برتنے کا الزام درست نہیں ہے۔ اس لیے اس تحریک التوا کو بحث میں لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی کا التواء خارج از بحث ہے۔

مرزا فضل حق - جناب والا میں اپنی تحریک التوا پر زور نہیں دیتا۔ میری ایک تحریک نمبر 27 pending پڑی ہوئی ہے اور 88 نمبر بھی پڑی ہے۔

مسٹر سپیکر - تحریک التوا نمبر 88 تو میرے پاس نہیں ہے۔ البتہ نمبر 27 میرے پاس موجود ہے آج تو مرزا فضل حق کے لیے تحریک التو کا دن وقف ہو گیا۔

کلور کوٹ میں تعمیر شدہ گورنمنٹ گرلز مڈل سکول کی عمارت کو ذاتی جائداد قرار دے کر ذاتی ملکیت میں دیا۔

مسٹر سپیکر۔ مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "سیاست" مورخہ 18 اکتوبر 1973ء کے مطابق کلور کوٹ میں ہزاروں روپے سے تعمیر شدہ گورنمنٹ گرلز مڈل سکول کی عمارت ذاتی جائداد قرار دے کر ذاتی ملکیت میں دے دی گئی ہے۔ واقعات کے مطابق مذکورہ گورنمنٹ گرلز مڈل سکول کلورکوٹ تقریباً 26 سال سے ایک متروکہ عمارت پر قابض تھا۔ 1966ء میں اس کے ساتھ دس ہزار روپے کی لاگت سے نئی عمارت تعمیر کی گئی۔ یہاں کے ایک باشندے عبدالحلیم کلیم پر پرانی عمارت لینے میں کامیاب ہو گیا۔ عدالت نے عبدالحلیم کے حق میں فیصلہ دے دیا اور مذکورہ شخص نے محکمہ کے افسران سے ملی بھگت کر کے نئی عمارت کو بھی پرانی عمارت کا حصہ قرار دے دیا اور اس کو بھی اپنی ملکیت میں لے لیا۔ اس طرح ہزاروں روپے کی لاگت سے تعمیر شدہ عمارت ذاتی قبضے میں چلی گئی۔

وزیر محنت و بحالیات و آبادکاری۔ جناب والا۔ متروکہ جائداد نمبر 262 H کلورکوٹ محکمہ تعلیم کے پاس تھی۔ جس کو بطور گورنمنٹ گرلز مڈل سکول استعمال کر رہے ہیں۔ 1966ء میں تمام متروکہ جائداد کی منتقلی کے لیے درخواستیں طلب کی گئی۔ محکمہ تعلیم نے اس سکول کی عمارت کے لیے کوئی درخواست نہیں دی یہی وجہ ہے کہ اس عمارت کو 16-7-1966 کو بذریعہ عام نیلام -/6400 روپے میں فروخت کر دیا گیا۔ اس کے بعد ڈپٹی کمشنر صاحب میانوالی نے اس نیلام کو کنفرم نہ کرنے سے متعلق مراسلہ نمبر .800/L F مورخہ 27-6-1966 کو بھیجا اس بناء پر نیلام کو کنفرم نہ کیا گیا اور ڈپٹی کمشنر کی طرف سے مزید انتظار کیا گیا لیکن 11-12-1966 تک ان کی طرف سے باوجود یاد دہانیوں کے کوئی اطلاع نہیں ملی۔ ایڈیشنل

سٹلیمنٹ کمشنر سرگودھا نے 13-11-1967 کو نیلام کنفرم کر دیا ۔ محکمہ سٹلیمنٹ نے رولز کے مطابق محکمہ تعلیم کی کسی ذاتی جائیداد کو نیلام نہیں کیا ۔ اگر عبدالحلیم نے محکمہ تعلیم کے لوگوں سے بات چیت کر کے عمارت پر قبضہ کیا ہے تو اس میں محکمہ سٹلیمنٹ کا کوئی تعلق نہیں ۔ اب محکمہ تعلیم کی طرف سے یہ کہا گیا ہے کہ نیلام منسوخ کیا جائے ۔ اس پر چیف سٹلیمنٹ کمشنر سرگودھا نے سٹلیمنٹ کمشنر سرگودھا کو ہدایت کر دی ہے کہ اس نیلام کو *suo-moto* کے تحت دوبارہ سماعت کر کے فیصلہ کیا جائے ۔

Mr. Speaker : In view of the above statement, of the Minister the motion is not pressed

---

متروکہ جائدادوں کے تصفیہ طلب مقدمات کی موجودگی میں محکمہ بحالیات کا ختم کیا جانا

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کہ زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ محکمہ سٹلیمنٹ کو 31دسمبر 1973ء سے ختم کرنے کا فیصلہ لیا گیا ہے۔ جب کہ روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 4 نومبر کے مطابق صرف پنجاب میں متروکہ جائدادوں کی منتقلی سے متعلق 73540 مقدمات فیصلہ طلب ہیں ۔ محکمہ سٹلیمنٹ کو لوگوں سے 22 کڑور روپیہ وصول کرنا ہے ۔ دس ہزار متروکہ جائدادوں کے بارے میں ابھی تک محکمہ نے کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے ۔ 7500 مقدمات محکمہ بحالیات کے بارے میں صوبہ کی مختلف عدالتوں میں زیر سماعت ہیں اور ہزاروں زرعی یونٹوں پر زمینوں کی الاٹمنٹ اور معاوضے کی ادائیگی کا کام باقی ہے ۔ جامع منصوبہ کے بغیر محکمے کے خاتمے کے متعلق اس فیصلے سے عوام بالخصوص مہاجر حلقوں میں اضطراب کی لہر دوڑ گئی ہے ۔

وزیر بحالیات و آبادکاری ۔ جناب والا۔ یہ کہا گیا ہے کہ 73,5,40 مقدمات فیصلہ طلب ہیں ۔ یہ درست نہیں ہے ۔ دراصل یہ تعداد مستقل مالکانہ

حقوق تفویض کرنے کے بارے میں ہے۔ وفاقی حکومت نے بقایا کام 31-12-1973 تک ختم کرنے کے لیے قوانین میں ضروری ترامیم کر دی ہیں۔ اور اس کے مطابق متعدد سکیمیں نافذ کی جا چکی ہیں۔ اب قانون کے مطابق بھی صرف ایک نگرانی کا موقع دیا گیا ہے جب کہ اس سے قبل ایک اپیل بھی نگرانی سے قبل تھی۔ اس ترمیم کا خاطر خواہ نتیجہ نکلا ہے اور مقدمات کا فیصلہ تیزی سے ہو رہا ہے۔ نئی نافذ شدہ سکیم کے تحت بھی جائدادوں کی منتقلی بڑی تیزی سے ہو رہی ہے۔ امید ہے جس قدر درخواستیں قابضین نے جائداد کے حصول کے لیے داخل کی ہیں ان کا فیصلہ 31 دسمبر 1973ء تک کر دیا جائے گا۔ قطعات اراضی کے حصول کے لیے ایک شرط لازمی ہے کہ اس پر کوئی تعمیر شدہ عمارت نہ ہو۔ اس سے قبل جائداد منتقل علیہ کے نام مستقل حقوق مالکانہ جاری کیے جاتے تھے۔ مگر اب ترمیم شدہ سکیم کے تحت صرف حکم نامہ منتقلی جاری ہو گا اور پوری قیمت ادا ہونے پر بورڈ آف ریونیو پنجاب ایک سرٹیفیکیٹ قیمت کی ادائیگی کے بارے میں جاری کرے گا اور اس سرٹیفیکیٹ کے جاری ہونے کے بعد جائداد مستقل طور پر منتقل سمجھی جائے گی۔ جائداد کی رقم نیلام کے نادہندگان اگر اپنے بقایاجات یک مشت ادا کر دیں گے تو وہ واجب الادا رقم پر دس فیصد رعایت کے مستحق ہوں گے۔ ایسی جائدادوں کے قابضین اگر اس کے لیے درخواستیں نہ دیں یا خالی قطعات اراضی پر کوئی تعمیر نہ ہو وہ بذریعہ نیلام عام فروخت کی جائے گی۔ اس وقت نیلام پورے صوبہ میں شروع ہو چکا ہے۔ اس بارے میں یہ فیصلہ بھی کیا گیا ہے۔ کہ ناجائز قابضین کو بے دخل کر کے خریداروں کو قبضہ دیا جائے بشرطیکہ وہ پوری قیمت ادا کر دیں۔ وفاقی حکومت نے ان کی الاٹمنٹ جہاں تک زرعی اراضی کا تعلق ہے مکمل طور پر بند کر دی ہے۔ ایسے دعویدار جن کے دعوؤں پر زرعی اراضی الاٹ ہونا باقی ہے۔ ان کو نقد معاوضہ ادا کیا جائے گا اور معاوضے کی شرح 10 روپے فی یونٹ دیہی اراضی کے لیے اور بیس روپے فی یونٹ شہری اراضی کے کلیم کے متعلق طے ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ جناب والا آج کی صورت حال یہ ہے پرسوں گورنمنٹ کی طرف سے یہ ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ زرعی اراضی کے سلسلہ میں نقد طریقہ pending کردیا جائے اور ایسے

informers جو بوگس کلیم کے بارے میں اطلاع دیں گے ایسی جائدادوں کو منسوخ کیا جاوے گا اور genuine claimants کے جو informers ہوں ان کے کلیم کے مطابق سب سے پہلے انہیں اراضی سے حصے ملے - یعنی اراضی الاٹ کر دی جائے - حالانکہ اراضی کی الاٹمنٹ دونوں طرف سے بند کر دی گئی تھی - لیکن informers کے لیے یہ اس قانون میں یہ ترمیم کی گئی ہے - ایسی تمام متروکہ اراضی جو کہ الاٹ نہیں کی گئی اور جس پر کسی کا قبضہ نہیں ہے - وہ نیلام کرنے کے احکامات صادر کر دیے گئے ہیں - نیلام کو مورخہ 15 دسمبر تک مکمل کیا جاوے گا نیلامی کے لیے ایک کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے - جو اسسٹنٹ کمشنر متعلقہ کی سرکردگی میں نیلامی کرے گی - نیلامی کی منظوری متعلقہ ڈپٹی کمشنر صاحب دیں گے - سرکاری بولی کے لیے متروکہ زرعی اراضی کی قیمت کا تعین متعلقہ علاقہ کی زمین اور قسم کے لحاظ سے جو اوسط آئے گی - اس کو مقرر کیا جاوے گا - مقامی افسران کو جن کی عدالتوں میں متروکہ زرعی اراضی کے مقدمات زیر سماعت ہیں ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ ایسے تمام مقدمات کا فیصلہ 31 دسمبر 1973 تک کر دیا جاوے - ان ہدایات پر پوری طرح عمل کیا جاوے گا - زیر تصفیہ مقدمات کو جلد از جلد نپٹانے کے لیے دس سٹلیمنٹ کمشنر اور اکیس ڈپٹی سٹلیمنٹ کمشنر لگائے جا چکے ہیں جیسا کہ فاضل اراکین جانتے ہیں کہ عدالت عالیہ پنجاب نے بھی خصوصی طور پر پندرہ فاضل جج صاحبان کو محکمہ بحالیات کے مقدمات نپٹانے کے لیے مقرر کیا ہے۔

محکمہ کے افسران اور عملہ کے مستقبل کے بارے میں اگر فاضل رکن جاننا چاہیں ، تو وہ بھی میں عرض کر دینا چاہتا ہوں - یہ فیصلہ کیا گیا ہے ، کہ 31 دسمبر 1973ء کے بعد ان میں سے کچھ افراد کو ملازمت میں رکھا جاویگا - تاکہ واجب الوصول رقوم جو کہ تقریباً 25 کروڑ روپیہ ہے - اس کو قانون کے مطابق وصول کیا جاوے - باقیماندہ عملہ کو فاضل قرار دیا جاویگا - ان کو اس وقت تک تنخواہ ملتی رہے گی - جب تک کہ ان کو دوسرے محکموں میں کھپایا نہیں جائے گا - ایک سرسری اندازہ کے مطابق تقریباً

6 ماہ کے اندر باقیانہ لوگوں کو دوسرے محکموں میں کھپایا جاویگا ۔ محکمہ بحالیات کے افسران اور اہلکار پوری ہمت دیانتداری ۔ محنت اور مکمل توجہ دے کر کام کو نپٹانے کے سلسلہ میں تعاون کر رہے ہیں ۔ ایسے تعاون کرنے والے اہلکاروں کے ساتھ ترجیحی سلوک کیا جاویگا ۔ کیونکہ اب بھی جو ترقیوں یا مساوی آسامیوں پر absorption کا طریق کار ہے ۔ وہ صرف دیانت اور اہلیت کی بنیاد پر ہوگا ۔

بیگم آباد احمد خان ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں ۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ یہ 26 سال کی تباہی اب ختم ہو رہی ہے ۔ بحالیات کا محکمہ جو ایک مصیبت تھا ۔ وہ ختم ہو رہا ہے ۔ مگر یہ لوگ جو لے چکے ہیں ۔ اور ان کے قابضین کرایہ نہیں دیتے تو اس کی کیا صورت ہوگی ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ سوال اس سے پیدا نہیں ہوتا ۔ جہاں تک مالک مکان اور کرایہ دار کا تعلق ہے ۔ اس سے متعلق قانون ہے ۔ اس کے مطابق اس پر عمل کیا جاویگا ۔

بیگم آباد احمد خان ۔ اس کا بھی کوئی تدارک کیا جاوے ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ کو بتانا چاہتی ہوں ۔ صورت یہ ہونی چاہیے ۔ کہ کوئی powers محکمہ بحالیات کے ہاتھ میں ہونی چاہیں کہ اگر ایسے لوگ جو رقم ادا کر چکے ہیں اور کرایہ دار ان کو 14 سال سے ۔ 17 سال سے ۔ 12 سال سے یا 7 سال سے کرایہ ادا نہیں کرتے تو ان کی ادائیگی کراسکیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ فی الحال تو قانون کے مطابق نہیں ہیں ۔ آپ اپنی پارٹی کو قائل کر لیں اور اس مقصد کے لئے قانون بنوا لیجیئے ۔

بیگم آباد احمد خان ۔ جی ھاں ۔ یہی میرا کہنا ہے کہ یہ جو نیا فیصلہ ھوا ہے ۔ بہت اچھا ھوا ہے اور اس میں جلد ھی فیصلہ ھو جائے گا ۔ اس لئے میں اس کے ذریعہ سے وزیر بحالیات سے درخواست کروں گی کہ وہ ایسی powers بھی حاصل کریں ۔ کیونکہ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو رقم ادا کر کے بیٹھے ھوئے ہیں لیکن کرایہ داروں ان کو کرایہ ادا نہیں کرتے ۔

مسٹر سپیکر - بیگم صاحبہ - وہ تو محکمہ ہی ختم ہو رہا ہے - ان کو اب آپ اختیارات دے کر کیا کریں گی -

بیگم آباد احمد خان - جو نیا محکمہ بنا ہے - اس کا کام آسان کرنے کے لئے کہہ رہی ہوں - ویسے تو مجھے خوشی ہے کہ محکمہ بحالیات ختم ہو چکا ہے - کیونکہ فرید کوٹ ہاؤس کے متعلق میں کئی مرتبہ کہہ چکی ہوں کہ اس کو پیٹرول ڈال کر آگ لگا دو بمع فائلوں کے - (قہقہہ)

Mr. Speaker. Please take notice of what has been said by Begum Sahiba.

وزیر بحالیات و آباد کاری - جناب والا - میں یہ عرض کروں گا کہ اب یہ محکمہ ہی ختم ہو رہا ہے -

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر - سید تابش الوری -

سید تابش الوری - جناب سپیکر - وزیر موصوف نے بڑی تفصیل کے ساتھ اپنی سکیم کی وضاحت کی ہے - لیکن بنیادی طور پر جن سوالات کو میں نے اپنی تحریک میں اٹھایا تھا - ان کے بارہ میں انہوں نے مصلحتاً خاموشی اختیار فرمائی ہے - ابھی تک انہوں نے یہ وضاحت نہیں کی کہ 25 کروڑ روپے کی وصولی کے لئے کیا طریق کار اختیار کیا جائیگا ؟

مسٹر سپیکر - انہوں نے کہا ہے کہ وصولی کے لئے کچھ عملہ باقی رہ جائیگا -

سید تابش الوری - کچھ عملہ رہ جائیگا - اس کا مطالبہ یہ ہوا کہ Settlement Department ختم نہیں ہوگا - جزوی طور پر ختم کیا جائیگا - اور جزوی طور پر باقی رہے گا - یہ وضاحت طلب مسئلہ ہے - پھر انہوں نے فرمایا ہے کہ 73 ہزار مقدمات ہیں - بلکہ 73000 جائیدادیں ہیں - جن کا مستقل منتقلی سے متعلق فیصلہ ہونا ہے - تو یہ بھی اتنی بڑی تعداد ہے -

جس کے پیش نظر کسی محکمے کا کلیتاً ختم کیا جانا کسی طور پر پسندیدہ نہیں ہو سکتا ۔ اور اس اعتبار سے لوگوں کا اضطراب اور پریشانی اپنی جگہ درست ہے ۔

پھر جناب والا ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ ناجائز قابضین کی بیدخلی کا انتظام بھی کیا جا رہا ہے ۔ لیکن انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ موجودہ قوانین کی موجودگی میں وہ ان قابضین کو جو ان متروکہ جائدادوں پر قابض ہیں ۔ کس طرح سے فارغ کر سکیں گے ۔ کیا وہ اس کے لئے الگ legislation کرنا چاہتے ہیں ۔ یا یہی جو موجودہ سول قوانین ہیں ۔ یا کرایہ داری سے متعلق جو قوانین ہیں ۔ ان میں کوئی ترمیم کریں گے ۔ اسی طرح سے انہیں یہ بھی وضاحت کرنے کی ضرورت ہے ۔

پھر انہوں نے کہا ہے کہ زرعی اور شہری اراضی کے جو کلیمز باقی ہیں ان کی نقد ادائیگی کا معاملہ بھی ملتوی کر دیا گیا ہے ۔ اس کا مفہوم یہ ہوا کہ جو لوگ پہلے ہی اس بات کا مطالبہ کر رہے تھے ۔ کہ انہیں ان کے claims کے بدلے میں allotment کا حق دیا جاوے وہ اپنے حق سے ہمیشہ کے لئے محروم کر دئے گئے ہیں ۔ یہ وہ لوگ ہیں ۔ جن کا خود وزیر موصوف نے بھی اعتراف کیا تھا ۔ کہ وہ رشوت نہ دینے کے باعث ابھی تک اپنے claims کو settle کرانے سے محروم رہے ہیں ۔ آج انہی لوگوں کو بیک جنبش قلم اپنے claims سے محروم کر کے ان کی نقد ادائیگی بھی ملتوی کی جا رہی ہے ۔ اور اس کے مقابلہ میں informers کو یہ حق دیا جا رہا ہے ۔ کہ وہ الاٹمنٹ کرا سکیں گے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ نہایت مناسب اور انصاف کے عین مطابق ہوگا ۔ کہ نقد ادائیگی کے طریق کار کے ساتھ informers کی طرح claims رکھنے والوں کو بھی allotment کا حق دیا جائے ۔ کیونکہ اس سلسلہ میں دس روپے فی یونٹ کے حساب سے جو ادائیگی کی جا رہی ہے ۔ وہ انتہائی نامناسب ہے ۔ اور اب ان کی نقد ادائیگی کو بھی ملتوی کر کے انہیں ایک نئی مصیبت اور پریشانی سے دو چار کیا جا رہا ہے ۔ میرے نزدیک یہ وہ مسائل ہیں ۔ جن کی وزیر موصوف کو مزید وضاحت کرنی چاہیئے ۔

وزیر بحالیات و آبادکاری - جناب والا - میں نے فاضل رکن کی تحریک التوا کا آپ کی وساطت سے تفصیلی جواب ایوان کی خدمت میں عرض کیا ہے - بہت سے مسائل کو فاضل رکن نے اس تحریک کے ذریعے یک جا کرنے کی کوشش کی ہے - اگر کوئی ایسا معاملہ ہے جو اس وضاحت کے باوجود فاضل رکن کے ذہن میں اچھی طرح نہیں بیٹھ سکا ہے - تو وہ میرے چیمبر میں تشریف لے آئیں - میں ان کے سامنے تمام قوانین اور کتابیں رکھ دوں گا اور سمجھا دوں گا - کیونکہ یہاں میں ان تمام قوانین کو نہیں پڑھ سکا - میں اتنا وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ 31 دسمبر تک یہ محکمہ wind up کیا جا رہا ہے اور پوری گھن گرج کے ساتھ کیا جا رہا ہے - سب کے حقوق کا تحفظ کیا جائے گا - کوئی بھی ایسا فرد پنجاب میں نہیں ہوگا جس کی کوئی دل آزاری ہو -

سید تابش الوری - جناب والا - میں نے بہت واضح سوالات اٹھائے ہیں - جو ان کی وضاحت یا وضاحتی بیان سے پیدا ہوئے ہیں - انہوں نے یہ کہا ہے کہ اطلاع دہندگان کو یہ حق دیا جا رہا ہے کہ وہ الاٹمنٹ کرا سکیں گے - دوسری طرف انہوں نے متضاد بات یہ کی ہے کہ نیلامی جاری ہے - کیا وہ بتا سکیں گے کہ نیلامی کا کچھ حصہ مکمل ہو جائے گا اور کچھ زمین مخبروں کے لئے نیلامی کے بغیر رکھی جائے گی ؟ میں پوچھتا ہوں کہ الاٹمنٹ کس طرح مکمل ہوگی -

وزیر بحالیات و آباد کاری - ذاتی نکتہ وضاحت - جناب والا - میں نے یہ عرض کیا ہے کہ جہاں تک پراپرٹی کا تعلق ہے - اس کی نیلامی پورے صوبے میں شروع کی جا چکی ہے - زرعی زمین کے بارے 15 دسمبر سے نیلامی کا کام شروع ہوتا ہے اور جناب والا - دوسرا وقت میں پہلا موقع دیا جائے گا - اطلاع دہندگان کو جہاں جہاں وہ سمجھتے ہیں کہ زرعی زمین کی کوئی بوگس الاٹمنٹ ہوئی ہے - تو اس سلسلے میں میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اختیارات تفویض کر دیئے گئے ہیں - ڈپٹی کمشنروں کو - اے - ڈی - سی - کو اور اے - سی - ایس - کو کہ وہ فوری طور پر زیر دفعہ 11/10

کارروائی کریں اور ایسی جائیدادیں منسوخ کی جائیں اور اطلاع دھندگان کو ان کے کلیمز کے مطابق حصہ دیا جائے اور وہ چیز ان کے نام ٹرانسفر کی جائے۔ جناب والا ۔ یہ اس لئے کیا گیا ہے کہ وہ لوگ جو فارم جمع نہ کرا سکے ہوں تو ان کو ایک اور موقع دیا جائے ۔ ایک طرف بدعنوانی کے ختم کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ناجائز الاٹمنٹ ختم کی جائیں ۔ دوسری طرف ان کو یہ رعایت دی جائے کہ الاٹمنٹ اگرچہ صوبے میں بند ہے ۔ تو وہ اراضی میں سے کچھ حصہ الاٹ کرا سکیں ۔ بجائے اس کے کہ ان کو 20 فیصدی یونٹ کے حساب سے نقد معاوضہ دیا جائے ۔ جو کہ لوگ کہتے ہیں کہ کم ہے ۔ تو الاٹمنٹ کے طریق کار کا دروازہ کھلا چھوڑ دیا گیا ہے اور ان کے حقوق کو پورا تحفظ دیا گیا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ کیا وہ تاریخ بڑھا سکتے ہیں ؟

مسٹرسپیکر ۔ یہ ان کے اختیارات میں نہیں ہے ۔ تو وزیر بحالیات کے بیان کے پیش نظر چونکہ آپ اپنی تحریک کو press نہیں کرتے ۔ اب ہم اگلی آئٹم پر جاتے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میری ایک اور ایڈجرنمنٹ موشن ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ اس پر کل غورکریں گے ۔ کل اس کو نمبر 1 پر رکھا گیا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ وہ تحریک التوا بڑی اہم ہے ۔ وہ پختہ اینٹوں کی سپلائی اور کوئلے کی گرانی سے متعلق ہے ۔ جس کے لئے خاص طور پر غلام مصطفےٰ کھر صاحب بلوچستان تشریف لے گئے تھے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کل اس پر غور کر لیں گے ۔ نمبر 1 پر یہ تحریک کل کے لئے رکھی گئی ہے ۔

مسودہ قانون

مسودہ قانون ایگریکلچرل سپلائیز کارپوریشن پنجاب مصدرہ 1973

(مسودہ قانون پنجاب نمبر 63 بابت 1973) (جاری)

(کلاز - 9)

مسٹر سپیکر - اب بل کی کلاز 9 زیر غور ہے - حاجی محمد سیف اللہ خان -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون کی ضمن 9 کی بجائے مندرجہ ذیل عبارت ثبت کی جائے :

"(9) (1) اگر کسی وقت حکومت کو اس امر کا اطمینان ہو جائے کہ مینیجنگ ڈائریکٹر یا بورڈ کا کوئی دیگر رکن دفعہ 8 کے تحت نااہل ہے یا اسے نااہل قرار دیا جا چکا ہے - تو وہ ایک تحقیقاتی افسر جو ڈسٹرکٹ و سیشن جج کے رتبہ سے کمتر نہ ہوگا - مقرر کر سکتی ہے - جو کہ مصرحہ طریق کار کے مطابق اور مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت مفوضہ تمام اختیارات کے ساتھ تحقیقات کرے گا" -

" (2) تحتی دفعہ (1) کے تحت مقررہ کردہ تحقیقاتی افسر کے لئے لازم ہوگا کہ وہ تین ماہ کے اندر اندر حکومت کو

رپورٹ پیش کرے - تحقیقاتی افسر کا فیصلہ
حتمی ہوگا اور حکومت نیز مینجنگ
ڈائریکٹر یا ارکان جیسی بھی صورت ہو
کے لئے واجب التعمیل ہوگا،، -

مسٹر سپیکر - حاجی صاحب - آپ نے سپلیمنٹ میں کلاز 9 پر جو ترمیم دی ہوئی ہے - اس کی کیا پوزیشن ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں وہ بھی پیش کروں گا -

مسٹر سپیکر - کیا اس کو پہلے نہ لے لیں ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - یہ ساری اکٹھی آنی ہیں یہی پروسیجر چل رہا ہے - اس میں یہ بھی آ جائے گی -

مسٹر سپیکر - کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ وزیر متعلقہ کی طرف سے جواب آتا ہے کہ ہم اس کی مخالفت نہیں کرتے -

حاجی محمد سیف اللہ خان . یہ بھی ہو جائے گی - جناب والا -

Mr. Speaker. The motion is :

> That for Clause 9 of the Bill, the following be substituted, namely :
>
> "9. (1) If at any time Government is satisfied that the Managing Director or any of the member of the Board is or has been disqualified under section 8, he may appoint an Inquiry Officer not below the rank of District and Sessions Judge who shall hold inquiry according to the procedure laid down and with all the powers vested under Civil Procedure Code.

(2) Inquiry Officer appointed under sub-section (1) shall submit the report to the Government within three months and the finding of the officer shall be final and binding upon the Government as well as the Managing Director or members as the case may be".

Minister for Law. Opposed.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ساتھ ہی آپ یہ بھی فرما دیا کریں کہ اسی قسم کی ترمیم فلاں ممبر کی بھی ہے ۔ تو وہ چیز بھی ریکارڈ پر آ جائے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں اس وقت یہ دیکھ رہا ہوں کہ آیا یہ ترمیم آ سکتی ہے یا نہیں آ سکتی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اس کی تو تحریک ہو چکی ہے ۔ جناب والا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس پر میں فیصلہ کسی وقت بھی دے سکتا ہوں ۔ ڈسکشن کی سٹیج پر بھی فیصلہ میں دے سکتا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ وہ آ سکتی ہے ۔ اس میں کوئی bar نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں وہی دیکھ رہا تھا ۔ میاں منظور احمد موہل موجود نہیں ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں ترمیم پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹھیک ہے ۔

حاجی محمد سیف‌اللہ خان - جناب والا - میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون کی ضمن 9 کی سطر 1 میں وارد ہونے والے الفاظ ''حکومت'' کی بجائے لفظ ''بورڈ'' ثبت کیا جائے -

مسٹر سپیکر- یہی ترمیم سید تابش الوری صاحب کی طرف سے بھی ہے - ترمیم پیش کی گئی ہے :

> That in Clause 9 of the Bill, for the word 'Government" occurring in line 1, the word "Board" be substituted.

Mintster for Law. Opposed.

Mr. Speaker. Haji Muhammad Saifullah Khan to move his amendment No. 57.

حاجی محمد سیف‌اللہ خان - جناب والا - میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون کی ضمن 9 سطر 1 میں وارد ہونے والے الفاظ ''حکومت'' اور ''ایک'' کے مابین الفاظ بورڈ کے مشورے سے'' ثبت کئے جائیں -

Mr. Speaker. The motion is :

> That in Clause 9 of the Bill, between the comma and the word "by" occurring in line 1, the words and comma "at the advice of the Board," be inserted.

Minister for Law. Opposed.

Haji Muhammad Saifullah Khan. Sir, I beg to move :

That in Clause 9 of the Bill :-

(i) between the comma and the word "by" occurring in line 1, the words "after affording him a reasonable opportunity to show cause" be inserted.

(ii) the words "or a nominted Member" occurring in line 2, be deleted, and

(iii) in sub-clause (c), the words and comma "without the permission in writing of Government," occurring in lines 2-3, be deleted.

Mr. Speaker. The motion moved is :

That in Clause 9 of theBill :-

(i) between the comma and the words "by" occurring in line 1, the word "after affording him a reasonable opportunity to show cause" be inserted,

(ii) the words "or a nominated Member" occurring in line 2, be deleted, and

(iii) in sub-clause (c), the words and comma "without the permission in writing of Government," occurring in lines 2-3, be deleted.

Minister for Law. Not opposed.

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون کی ضمن 9 میں لفظ "نامزد

کردہ،، جہاں کہیں وارد ہوا ہو حذف
کیا جائے۔

Mr. Speaker. The motion is :

> That in Clause 9 of the Bill, the word "nominated" wherever it occurs, be deleted.

Minister for Law. Opposed.

مرزا فضل حق ۔ جناب والا ۔ اس سلسلہ میں میری عرض یہ ہے کہ میں نے اس مسودہ قانون پر مختلف ترامیم کے نوٹس دئے تھے تو اب کچھ دنوں سے ایسے چل رہا ہے کہ گورنمنٹ اور آپوزیشن میں جناب حاجی محمد سیف اللہ خان اور سید تابش الوری صاحب کا آپس میں افہام تفہیم ہو چکا ہے اور میں یہاں حاضر نہیں رہا ۔ اس لئے میں نے اس مسودہ قانون پر جتنی ترامیم دی ہیں وہ واپس لیتا ہوں ۔

جناب والا ۔ دوسری بات میں یہ عرض کرتا ہوں کہ جانبداری سے مجھ سے پہلے آپ جناب تابش الوری اور حاجی سیف اللہ خان صاحب کو بلا لیتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے مجھ سے پہلے میرے خیالات چرا کے ایوان میں پیش کر دئے ہیں تو علامہ اقبال علیہ رحمت نے اس سلسلے ہیں فرمایا ہے کہ

اڑا لی طوطیوں نے قمریوں نے عندلیبوں نے
چمن والوں نے مل کر لوٹ لی طرز فغاں میری

جناب والا ۔ یہی میرے ساتھ چکر چل رہا ہے ۔ تو میں یہ ساری ترامیم جو باقی ہیں واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی غیر حاضری میں آپ کو نہ بلانے کا الزام میں قبول کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker. Haji Muhammad Saifullah Khan to move his amendment.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, I move the amendment :

> That in para (b) of Clause 9 of the Bill, the word "Government" occurring in line 1, the word "Board" be substituted.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

> That in para (b) of Clause 9 of the Bill, for the word "Government" occurring in line 1. the word "Board" be substituted.

Minister for Law. Sir, I oppose it.

Haji Muhammad Saifullah Khan. Sir, I move the amendment.

> That in para (b) of Clause 9 of the Bill, for the word "nominated" occurring in lines 2-3, the letter "a" be substisuted.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

> That in para (b) of Clause 9 of the Bill, for the word "nominated" occurring in lines 2-3, the letter "a" be substituted.

Minister for Law. I agree with Sir.

سید تابش الوری ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ ابھی ابھی فاضل رکن جناب مرزا فضل حق صاحب نے اپنی ترامیم واپس لینے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ لیکن یہ اس وقت واپس نہیں ہو سکتیں یعنی پیش ہونے کے بعد ہاؤس کی اجازت کے بغیر واپس نہیں ہو سکتیں ۔

Mr. Speaker. He has not moved.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ انہیں تحریری طور پہ ترامیم واپس لینی چاہیں ۔

Mr. Speaker. Haji Muhammad Sasfullah Khan Syed Tabish Alwari

Haji Muhammad Saifullah Khan. Sir. I move :

> That in para (c) of Clause 9 of the Bill, the words and comma "without the permission of in writing of Government" occurring in lines 2-3, be deleted.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

> That in para (c) of Clause 9 of the Bill, the words and comma "without the permission of in writing of Government" occurring in lines 2-3, be deleted.

Minister for Law. I oppose it, Sir.

Mr. Speaker. Haji Muhammad Saifullah Khan Syed Tabish alwari

Haji Muhammad Saifullah Khan. Sir I move :

> That in para (e) of Clause 9 of the Bill, for the word "Government" occuring in line 3, the word "Chairman" be substituted.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

> That in para (e) of Clause 9 of the Bill, for the word "Government" occuring in line 3 the word "Chairman" be substituted.

Minister for Law. I agree with it Sir.

Mr. Speaker. Haji Muhammzd Saifullah Khan Syed Tabish Alwari.

Haji Muhammad Saifullah Khan. Sir, I move :

> That in para (e) of Clause 9 of the Bill, for the word "Government" occurring in line 3 the word "Board" be substituted.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

> That in para (e) of Clause 9 of the Bill, for the word "Government" occurring in line 3, the word "Board" be substituted.

Minister for Law. I oppose it Sir.

Mr. Speaker. Haji Muhammad Saifullah Khan Syed Tabish Alwari.

Haji Muhammad Saifullah Khan. Sir, I move :

> That in Clause 9 of the Bill, the full-stop appearing at the end be replaced by a colon and the following Proviso be added thereafter namely :
>
> "Provided that the Managing Director or the member, as the case may be, shall be provided an opportunity to show cause and being heard before the passing of order under this section.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

> That in Clause 9 of the Bill, the full-stop appearing at the end be replaced by a colon and the following Proviso be added thereafter, namely :

"Provided that the Managing Director or the member, as the case may be, shall be provided an opportunity to show cause and being heard before the passing of order under this section.

Sheikh Aziz Ahmad. I oppose it Sir.

Mr. Speaker. Haji Muhammad Saifullah Khan please.

Haji Muhammad Saifullah Khan. Sir, I move the amendment :

That Clause 9 of the Bill be renumbered as sub-clause (1) and after sub-clause (1) so re-numbered, the following new sub-clause be added as sub-clause (2), namely :

"(2) If the Managing Director or a nominated member is found liable to be removed under sub-section (1) the Board shall issue him 15 days notice to show cause as to why he should not be removed. After the receipt of his explanation the Board shall make a recommendation to the Government and the decision of the Government shall be final".

Mr. Speaker. The amendment moved is :

That Clause 9 of the Bill be renumbered as sub-clause (1) and after sub-clause (1) so re-numbered, the following new sub-clause be added as sub-clause (2), namely ;

"(2) If the Managing Director or a nominated member is found liable to be removed under sub-section (1) the Board shall issue him 15 days notice to show cause as to why he should not be removed. After the receipt of his explanation the Board shall make a recommendation to the Government and the decision of the Government shall be final."

Sheikh Aziz Ahmad. Sir, I oppose.

مسٹر سپیکر - حاجی محمد سیف اللہ خان ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - موجودہ دفعہ 9 جو اس بل میں تجویز کی گئی ہے وہ اس طرح سے ہے کہ :

حکومت ایک تحریری حکم کے ذریعے مینجنگ ڈائریکٹر یا کسی نامزد کردہ رکن کو برطرف کر سکتی ہے اگر وہ -

(الف) قانون ھذا کے تحت اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے سے انکار کر دے یا قاصر رہے یا حکومت کی رائے میں وہ اس کا اہل نہ رہے

(ب) حکومت کی رائے میں اس نے بحیثیت منیجنگ ڈائریکٹر یا نامزد رکن اپنے عہدہ کا بیجا استعمال کیا ہو -

(ج) حکومت سے تحریری طور پر اجازت حاصل کئے بغیر کارپوریشن کے ساتھ اس کی طرف سے یا اس کی جانب سے کئے گئے کسی ٹھیکہ یا ملازمت میں یا کسی ایسی جائیداد میں جس کے بارہ میں وہ جانتا ہو کہ کارپوریشن کے چلنے سے فائدہ پہنچنے کا امکان ہے یا فائدہ پہنچا ہے براہ راست یا بالواسطہ طور پر یا کسی حصہ دار کے توسط سے دانستہ کوئی حصہ یا مفاد حاصل کرے یا بدستور حاصل کئے رکھے -

(د) اس نے حکومت کی رائے میں دفعہ 12 کے تحت اہتمام کردہ حلف وفاداری و رازداری کی خلاف ورزی کی ہو یا

(ہ) حکومت کی اجازت کے بغیر بورڈ کے مسلسل تین اجلاس میں غیر حاضر رہے ۔

جناب والا ۔ یہ ہے وہ دفعہ جو اس ایوان میں منظور اور پاس کرانے کے لئے پیش کی گئی ہے اور جسے اس بل کا ایک اہم حصہ بنایا گیا ہے ۔ آپ نے اندازہ فرمایا ہوگا کہ جن شکوک و شبہات کا اظہار ہم پچھلے دو دنوں سے کر رہے ہیں ۔ یہ کارپوریشن بھی اسی طرح ناکام ہوگی ۔ جس طرح پہلی کارپوریشنیں ناکام ہوئی ہیں کیونکہ اس میں کارپوریشن کے بنانے اور چلانے کی نیت ویسے ہی دکھائی دیتی ہے جیسے کہ پہلی حکومتوں کی کارپوریشن کے سلسلے میں رہی ہے ۔ اس وقت تک اس کلاز کے آنے سے پہلے ہمیں بار بار یہ بتلایا جاتا رہا ہے اور بار بار حکومت کی طرف سے یہ دعویٰ کیا جاتا رہا کہ صاحب ہم اس کارپوریشن کو صحیح معنوں میں چلائنگے ۔ ہم وہ غلطیاں نہیں دھرائینگے ۔ ہم وہ کوتاہیاں نہیں کریں گے ۔ ہم اس قسم کی بے جا مداخلت نہیں کریں گے جس طرح پہلی کارپوریشنیں اور پہلی حکومتیں کرتی رہی ہیں ۔ مگر اس کلاز کی موجودگی اور اس دفعہ کی اس پرویژن کی موجودگی سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ ان کی طرف سے کئے گئے تمام دعوے اور ان کی طرف سے کرائی گئی تمام یقین دہانیاں بالکل غلط اور بے سود ثابت ہوئی ہیں ۔ ہم نے جن شکوک و شبہات کا اظہار کیا تھا اور اس یقین کی حد تک کہا تھا کہ آپ نے یہ کارپوریشن اس صوبے کی فلاح اس صوبے کی عوام کی بہبود کے لئے قائم نہیں کی بلکہ اسے بھی آپ اپنا ایک مزید سیاسی اڈہ بنانا چاہتے ہیں ۔ اور اسے سیاسی کارکنوں کے ادارے بنانا چاہتے ہیں وہ چیز سامنے آ گئی ہے ۔ آپ اس کلاز کی پرویژن کو دیکھتے ہوئے اندازہ فرمائیں کہ اگر کوئی منیجنگ ڈائیریکٹر یا رکن قانون اور ضوابط کی خلاف ورزی کرے تو اس کی علیحدگی سمجھ میں آ سکتی ہے کہ واقعی درست ہے ۔ لیکن

جو شخص قانون کا احترام نہ کرے جو ضابطے کا پابند نہ ہو ۔ قواعد پر عمل پیرا نہ ہو ۔ اسے کسی شکل میں برداشت نہیں کرنا چاہئے ۔ کوئی مہذب رکن کوئی جمہوریت پسند آدمی اس چیز کی تائید نہیں کر سکتا کہ قانون و ضوابط کی خلاف ورزی کرنے والے شخص کو رکھا جائے ۔ اس حد تک تو سمجھ میں آ سکتا ہے ۔ مگر اس کے آگے جناب والا ۔ جہاں اس کو نااہلیت کی بناء پر بر طرف کیا جا سکتا ہے ۔ اگر قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی کرے تو بر طرف کیا جا سکتا ہے ۔ اس کے ساتھ جناب والا ۔ یہ شق رکھی گئی ہے ۔ اس میں ایک شق یہ ہے کہ چاہے وہ قواعد و ضوابط اور قانون کے مطابق چلتا ہو ان پر عمل پیرا ہوتا ہے اور اپنے آپ کو ضابطوں کا مکمل طور پر پابند کرتا ہے ۔ مگر حکومت اسے اچھا آدمی نہیں سمجھتی کہ وہ ضوابط اور قانون کا کاربند اور پابند ہو ۔ وہ ہمیں نہیں چاہئے ۔ اس کے باوجود بھی حکومت نے یہ اختیار رکھ لیا ہے کہ وہ جب بھی چاہے محض اس بنا پر برطرف کر سکتی ہے کہ جناب والا ۔ ہم اسے اچھا نہیں سمجھتے ۔ قانون سمجھتا ہے تو سمجھتا رہے ۔ قواعد و ضوابط اچھا سمجھتے ہیں تو سمجھیں ۔ لیکن حکومت اس کو اچھا نہیں سمجھتی ۔ اس لئے آپ نہیں رہ سکتے ۔ یہاں بھی کلاز کی اس دفعہ پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ یہ بھی لکھ دیا گیا ہے کہ اگر حکومت کی رائے میں اپنے اختیارات بیجا استعمال کئے گئے تو وہ قابل سزا ہیں ۔ قابل برطرفی ہیں ۔ اگر وہ حکومت کے احکام کے پیش نظر قانون شکنی کرے اور تمام ضابطے بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنے اختیارات استعمال کرے یا وہ انکار کر دے کہ قانون مجھے اجازت نہیں دیتا ۔ آپ کے بنائے ہوئے ضابطے اجازت نہیں دیتے ۔ اس لئے آپ کے فرمان کی تکمیل نہیں کر سکتا تو یہ نااہلیت تصور کی جائے گی ۔ اس میں حکومت نے یہ اختیارات اپنے پاس رکھ لیئے ہیں کہ اگر حکومت کی رائے میں اپنے اختیارات کا بیجا استعمال کیا ہے ۔ قانون کی رائے میں ناجائز کرے تو کوئی پرواہ نہیں ۔ برداشت کئے جا سکتے ہیں ۔ لیکن اگر حکومت کی رائے میں بیجا استعمال ہے تو پھر وہ برداشت نہیں کئے جا سکتے ۔ سب سے بڑی اس میں جو حیرت انگیز چیز رکھی گئی ہے وہ جز (ج) ہے ۔

جس کو غور سے پڑھیں تو آپ حیران ہوں گے ۔ یا تو اسے vet نہیں کیا گیا یا اس پر نظر نہیں کئی گئی یا حکومت ان کو دیکھ کر اس ایوان میں نہیں لاتی بلکہ جو کچھ بنا کر دے دیا جاتا ہے اس کے مطابق رکھ دیا جاتا ہے ۔ اندازہ فرمائیں کہ ایک طرف تو یہ کہا گیا ہے کہ کوئی شخص جس نے کارپوریشن کے ساتھ کسی قسم کا معاہدہ کیا ہوگا یا کسی قسم کا مفاد وابستہ ہوگا یا حصص ہوں گے یا اس کے عزیز کارپوریشن میں ملازم ہوں گے وہ کسی قسم کا بلا واسطہ یا بالواسطہ کارپوریشن کے ساتھ تعلق ہوگا تو وہ کارپوریشن کی ملازمت کے نااہل قرار دیا جائے ۔ اس حد تک ہوتا تو روا ۔ جائز اور درست ہوتا اور قانون کے مطابق ہوتا ۔ میں تو نہیں سمجھ سکا کہ دنیا کا کوئی قانون، کوئی مہذب معاشرہ، کوئی رواج اس امر کی اجازت دے کہ وہ کسی لاقانونیت کو قانون سمجھ لے ۔ کسی خلاف ورزی کو جائز سمجھ لے اور حکومت کسی قسم کی نااہلیت کو اہلیت قرار دے دے ۔ اس میں یہ رکھا گیا ہے کہ اگر حکومت کسی مینیجنگ ڈائریکٹر کو یا نامزد رکن کو اجازت دے دیتی ہے باوجود اس امر کے کہ تمام تر ذاتی مفادات اس قانون سے وابستہ ہیں، حصص کارپوریشن میں موجود ہیں، اس کے عزیز ملازم ہیں، مالی مفادات اس کارپوریشن سے وابستہ ہیں، اس کے باوجود اگر حکومت وقت چاہے تو وہ در گزر کر سکتی ہے ۔ اجازت دے سکتی ہے کہ جس طرح چاہے کارپوریشن کو لوٹ سکتے ہو اس سے مالی مفادات حاصل کر سکتے ہو۔ جس طرح چاہو اپنی مرضی کے مطابق کر سکتے ہو ۔ یہ بھی اس قانون کا ایک حصہ ہے اور ببانگ دھل دعوے کئے جاتے ہیں ۔ لیکن ہمیں پتہ نہیں ہے کہ یہ الہ دین کا چراغ ثابت ہوگی کہ اس کے بنتے ہی کاشتکاروں اور مزارعین کی قسمت بدل کر رکھ دے گی یا کیا انقلاب لائے گی ۔ اس قسم کے پرویژن یا اس قسم کے مینیجنگ ڈائریکٹر یا اس قسم کے رکن نامزد کرنا اور ان کو اجازت دینا سمجھ میں نہیں آتا ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ یہ کرانا چاہتے ہیں ۔ اس کے بعد آپ کہیں گے کہ یہ اختیارات رکھ تو لئے ہیں لیکن یقین جانئے استعمال نہیں کریں گے ۔ میں حیران ہوں کہ جب آپ شراب کو حرام سمجھتے ہیں پھر کیوں رکھنے کی

اجازت دیتے ہیں کہ یہ پٹینگے نہیں ۔ اگر واقعی یہ چیز غلط ہے تو اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی ۔ اگر کسی شخص کا مفاد وابستہ ہے یا کسی قسم کا مالی لگاؤ ہو تو اسے کسی قیمت پر اس کا رکن یا مینیجنگ ڈائریکٹر نامزد نہیں کیا جا سکتا ۔ یہ اصولی امر ہے ۔ ہمیں یہ کہنے کی ضرورت لا حق نہ رہتی ۔ یہ پہلی دفعہ نہیں ہے بلکہ ہم نے یہ واویلا سال انڈسٹریز بل میں بھی کیا تھا کہ اس قسم کے پرویژن نہ رکھیں ۔ قانون کو لچکدار نہ بنائیں جو آپ کی منشا کے مطابق چلائے جا سکیں ۔ آپ ایسے اصول بنائیں ۔ آپ ایسے قانون بنائیں جن میں کسی قسم کی مداخلت کی ضرورت نہ رہے ۔ جناب والا ۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک طرف آپ تسلیم بھی کرتے ہیں ۔ مانتے بھی ہیں کہ ہم اس کا استعمال نہیں کریں گے ، برے آدمی کو کاریوریشن کا منیجنگ ڈائریکٹر نہیں بنائیں گے ، ہم ایسے آدمی کو جو کسی قسم کی نااہلیت کا ارتکاب کرے گا ۔ اس کو قطعی طور پر کارپوریشن میں جگہ نہیں دیں گے ۔ نہیں آنے دیں گے ۔ تو پھر اس قسم کے اختیارات رکھنے کا کیا فائدہ ۔ پھر کس وقت کیلئے پھر کس مرحلے کے لئے، کن لوگوں کے لئے آپ اختیارات اپنے پاس رکھ رہے ہیں یا رکھنا چاہتے ہیں ۔ ایک ایسا آدمی جو ہر قسم کی نااہلی کا مرتکب ہو ۔ جس میں قانون کے تحت نااہلیتیں پائی جاتی ہوں کیوں رکھنا چاہتے ہیں ۔ آپ اپنے پاس اختیارات ان ؟ خوشنودی طبع کے لئے رکھ رہے ہیں کہ کسی وقت بھی نظر کرم ہو جائے کہ آپ کسی کو بھی اس پر متعین رکن نامزد کر سکیں ۔ اور عہدوں پر لا سکیں ۔

اس کے علاوہ جناب والا ۔ کلاز 9 (د) میں provide کر دیا گیا ہے کہ "اس نے حکومت کی رائے میں دفعہ 12 کے تحت اہتمام کردہ حلف وفاداری و رازداری کی خلاف ورزی کی ہو ۔" میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ہر مقام پر ، ہر جگہ پر قانون اور ضابطے کی رائے تو ہوا کرتی ہے ۔ آپ نے قانون بنا دیا ہے کہ منیجنگ ڈائریکٹر یا رکن اس قانون کے تحت حلف اٹھائے گا ۔ اور اگر قانون کے تحت حلف کی رازداری مثال کے طور پر ایک آدمی نے افشا کی تو prima facie ظاہر ہے اس نے راز افشا کئے ہیں ۔ اخبارات میں آیا

ہے ۔ لیکن حکومت کی رائے ہو اور آپ کی رائے ہو کہ وہ افشا ہے تو ٹھیک ۔ لیکن اگر وہ آپ کی رائے نہ ہو تو افشا نہیں ہے ۔ اس قسم کی discretion اپنے پاس رکھنے کا کیا جواز ہے ۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اگر آپ نے کسی کو اچھا ہونے کا سرٹیفیکیٹ دے دیا تو ٹھیک اور جسے آپ سرٹیفیکیٹ نہ دیں تو کچھ نہیں ۔ سندات اور سرٹیفیکیٹ قانون و ضوابط کے تحت دیئے جاتے ہیں ۔ یہ افراد کے منشا کے تابع یا افراد کی خوشنودی طبع یا افراد کی discretion کے تابع نہیں بنائے جاتے ۔ جب بھی آپ ایسی چیزیں رکھیں گے تو بے دلی اور بے اعتمادی پیدا ہوگی ۔ کارپوریشن کا ہر ملازم مینیجنگ ڈائیریکٹر پبلک سرونٹ کہلاتا ہے ۔ جو کارپوریشن کے ملازم ہیں وہ کسی کے نجی ملازم نہیں ہیں بلکہ وہ عوام کے ملازم ہیں ۔ آپ اس قسم کی پرویژن رکھ کر ان میں تاثر پیدا کر رہے ہیں کہ وہ قانون کے ملازم نہیں ، عوام کے ملازم نہیں ہیں بلکہ وہ ذاتی ملازم ہیں ۔ وہ آپ کی ذاتی رائے کے محتاج ہیں ۔ وہ آپ کی خوشنودی طبع کے محتاج ہیں ۔ وہ آپ کی نظر کرم کے محتاج ہیں ۔ اگر آپ کی رائے ان کے خلاف ہے تو وہ راندہ درگاہ ہیں ۔ وہ غدار ہیں ۔ وہ غلط ہیں ۔ اس کو کسی قسم کا حق نہیں پہنچتا ۔ آپ اس میں واضح پرویژن رکھتے ۔ پھر آپ حیران ہوں گے کہ سمجھ میں نہیں آتا کہ کس قسم کی پرویژن اس ہاؤس میں لائی گئی ہے ۔

جناب والا ۔ جزو (ھ) اس سے بھی زیادہ حیران کن ہے ۔ (ھ) کو آپ ملاحظہ فرمائیں اس میں لکھا ہے : "حکومت کی اجازت کے بغیر بورڈ کے مسلسل تین اجلاس میں غیر حاضر رہے" ۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ جناب آپ کا وزیر زراعت اس کا چیئرمین ہے تو حکومت تو اس کی چیئرمین ہوگی تو اس وقت شتر مرغ کی طرح ہمیں مثال دی جاتی ہے کہ نہیں صاحب ! آئین میں حکومت کی تعریف یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ اور وزیر ۔ ہماری حکومت سے مراد وہ حکومت ہے کہ جو آئین میں لکھی گئی ہے اور اب یہ پرویژن رکھ کر ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ اگر واقعی یہی قصہ ہے ۔ وہی چیز ہے ۔ ایک نامزد رکن جو اس کارپوریشن کا ممبر ہے اس نے چھٹی کی درخواست دینی ہے ۔ اس کے لئے آپ کیبنٹ کی میٹنگ بلائیں گے کہ بورڈ

کے رکن کی چھٹی منظور کرنی ہے تو کیبنٹ کی منظوری حاصل ہو ۔ اور جب تک کیبنٹ سے اس کی منظوری حاصل نہ ہو وہ ممبر نہیں رہ سکتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب ۔ آپ تو مفروضوں کی بنا پر تقریر کر رہے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ نہیں جناب ۔ یہ کہا گیا ہے ۔ پچھلی تقریر میں میں نے اصولوں کے ضمن میں یہ کہا تھا کہ آپ بار بار اس کارپوریشن کو حکومت کا محتاج بنا رہے ہیں ۔ میں نے کہا کہ آپ کا وزیر خود حکومت ہے تو انہوں نے کہا کہ ایک وزیر حکومت نہیں ہوا کرتا ۔ ویسے آئین میں بھی یہی ہے کہ وزیر اعلیٰ اور ۔ وزیراعلیٰ کے توسط سے ۔ آئین میں حکومت کی یہی تعریف ہے ۔ اس سے بڑھ کر اور کوئی آئین کی تعریف نہیں کی جاسکتی اور یہاں پر اسے حکومت کی تحریری اجازت کا محتاج بنا دیا گیا ہے۔ چھٹی بورڈ کے رکن نے لینی ہے ۔ لیکن اس کی درخواست حکومت سے منظور ہونی ہے ۔ تو اس وقت کون سی حکومت ہوگی ۔ اگر وہ حکومت وزیر زراعت ہیں تو وہ چیئرمین ہیں اس بورڈ کے ۔ پہلے منظور کر چکے ہیں ۔ آسانی سے لکھا جا سکتا تھا کہ چیئرمین کی اجازت سے ہو سکتی ہے جیسے اسمبلی میں ہوتا ہے کہ ایوان کی اجازت سے چھٹی منظور ہو جایا کرتی ہے ۔ یہاں کونسی ایسی اہمیت ہو گئی ہے اس بورڈ کے رکن کو کہ اس کی چھٹی کی درخواست کیبنٹ سے منظور ہو یا بالفاظ دیگر وزیر اعلیٰ سے منظور ہو تو وہ چھٹی منظور ہو سکتی ہے ورنہ منظور نہیں ہو سکتی ۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس قسم کی پروویژنز کے ہوتے ہوئے ، اس قسم کا قانون بناتے ہوئے کارپوریشن کو اس طرح محتاج ۔ بے کار اور بے بس اور کلیتاً حکومت کی نظر عنائت کا محتاج بنانے سے وہ کارپوریشن ایک خود مختار ادارہ بن سکے گی ۔ اسے ایک کارپوریٹ باڈی کا درجہ حاصل ہو سکے گا یا وہ کارپوریشن عوامی امنگوں اور عوامی خواہشات اور عوام کی فلاح و بہبود کے لئے کوئی کام کر سکے گی یا اس صوبے میں کسی قسم کا زرعی انقلاب لا سکے گی یا زراعت پیشہ لوگوں کی ۔ کاشتکاروں کی ۔ زمینداروں کی کسی قسم کی کوئی خدمت کر سکے

گی ۔ ھمیں تین دن اس بل پر بحث کرتے ھو گئے ہیں ۔ اس کی ایک کلاز کے بعد جب دوسری کلاز آ جاتی ہے تو اس سے ھمارے وہ شکوک جو پہلے دن ھم نے اصولوں کے ضمن میں عرض کئے تھے وہ یقین میں بدلتے جا رہے ہیں ۔ ان حالات میں میں نہیں سمجھتا کہ آپ اپنی عوام کو ایک تجربہ گاہ بنا لیں اور ان کے سرمائے کو آپ اپنی سیاسی عیاشیوں اور اللے تللے کے لئے ذریعہ بنا لیں کہ وہ اپنی خواھشات کے لئے خزانہ بھرتے رہیں اور آپ ان خزانوں کو اس قسم کی خواھشات کی تکمیل پر خرچ کرتے ہیں ۔ آخر ھم عوام کے نمائندے ہیں ۔ ھم عوام کے خزانے کے محافظ ہیں ۔ ھمیں ان کی ایک ایک پائی کا خیال رکھنا ہے ۔ ھمیں ان کے ایک ایک لمحے کی خوشنودی اور فلاح و بہبود کا خیال رکھنا ہے ۔ عوام کی قسمتیں اس قسم کی کارپوریشنیں بنانے سے نہیں بدلتیں ۔ اس قسم کے مینیجنگ ڈائریکٹر یا اس قسم کے ارکان نام زد کرنے سے عوام کی قسمتیں یا زراعت نہیں پھلے پھولے گی ۔ اور یہ کارپوریشن کامیاب نہیں ھو سکے گی اگر دفعہ 9 کے تحت جس طرح آپ نے اختیارات دئے ہیں ۔ اس قسم کے مفلوج ۔ بے کار اور بے بس مینیجنگ ڈائریکٹر اور ممبر آپ نے نامزد کرنے ہیں تو اس سے بہتر ہے کہ ایک سیدھی سادی بات کر دیں اور اس میں یہ سارا بل لانے کی ضرورت ھی نہیں تھی ۔ ھر جگہ پر ۔ ہر بل میں حکومت کی گرفت ۔ حکومت کا سارا منشا اس کارپوریشن کے اندر کارفرما ہے اور اس میں بھی وہ نہیں کہ قانون کے دائرے کے اندر ۔ ضابطے کے دائرے ہے اندر ۔ کوئی وضاحت نہیں ۔ صرف یہ ہے کہ حکومت کی رائے میں ۔ قانون کچھ اور کہے اور حکومت کی رائے کچھ اور ھو ۔ یہ صورت حال میں نہیں سمجھتا ھوں کہ کسی معاشرے میں قبول کی جا سکے ۔ پسند کی جا سکے یا اسے پزیرائی حاصل ھو سکے ۔ اگر آپ نے اس طرح کے کارپوریشن بنانی تھی اور اس قسم کی پرویژنز کو آپ نے لانا تھا یا ھر پرویژن میں آپ نے حکومت کے ھاتھ میں ھی سارا کچھ دینا تھا تو یہ سارا دھندا بکھیرنے کی ضرورت کیا تھی اور اتنا بل 29 کلاززز کا لانے کی ضرورت کیا تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب ۔ آپ اپنے آپ کو کلاز 9 تک محدود رکھیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب میں اسی طرف آ رہا ہوں کہ اگر آپ نے اسی طرح کا مینیجنگ ڈائریکٹر بنانا ہے - اگر اس کی قابلیتیں - اس کا ہٹانا - اس کی بقا اور اس کا اختتام آپ نے اسی طریقے سے کرنا ہے - دفعہ 9 کے تحت جو پرویژنز آپ لائے ہیں تو پھر ایک ہی پرویژن لے آتے کہ حکومت کو اختیار دیا جائے کہ وہ اپنی ایک کارپوریشن بنا لے اور جس طرح چاہے اسے چلائے - اس طرح ایک ہی کلاز میں سارا قصہ حل ہو سکتا تھا - نہ وقت ضائع کرنے کی ضرورت تھی - نہ اس قسم کی پریشانی اور نہ اس قسم کے بحث کی ضرورت تھی - آپ جو بھی بل لائیں جمہوری انداز میں لائیں - جو بھی کلاز لائیں اس میں آپ قانون کی بالا دستی کو سامنے رکھیں - جب تک آپ قانون کی بالا دستی تسلیم نہیں کریں گے یقین رکھیں کہ اس وقت تک حکومت بھی قانون کی نہیں سمجھی جا سکتی - حکومت قانون کی محافظ ہوا کرتی ہے - جب تک حکومت خود قانون کی بالا دستی تسلیم نہ کرے اس وقت تک وہ عوام کو مجبور نہیں کر سکتی کہ وہ قانون کی بالا دستی تسلیم کریں - حکومت اس قسم کے اداروں - اس قسم کے مینیجنگ ڈائریکٹر - اس قسم کے ممبران کے سلسلے میں اس قسم کے اختیارات حاصل کر کے اس کارپوریشن کی بقا اور اس کی کارکردگی کے لئے نقصان کا موجب تو بن سکتی ہے - اس کی ناکامی کا موجب تو بن سکتی ہے لیکن اس کی کسی قسم کی خدمت نہیں کر سکتی -

مسٹر سپیکر - سید تابش الوری -

سید تابش الوری - جناب سپیکر - اس بل کی ضمن 9 جس پر ہم بحث کر رہے ہیں اور جس کے سلسلے میں ہماری ترامیم اس وقت ایوان میں زیر غور ہیں ایک ایسی آمرانہ اور ڈکٹیٹرانہ ضمن ہے جسے مارشل لاء کے ضابطے کا نام تو دیا جا سکتا ہے لیکن کسی مہذب - متمدن ـــــــ

مسٹر سپیکر - سید صاحب - حاجی صاحب نے میرے جس نوٹ پر تقریر ختم کی ہے تقریباً تقریباً آپ اسی نوٹ سے شروع کریں - ہم نے اپنے آپ کو اسی کلاز 9 تک محدود رکھنا ہے -

سید ثابش الوری - جناب - یہ میں ضمن 9 ھی کی تعریف کر رہا ھوں - یہ دفعہ کسی مارشل لاء ضابطے کا حصہ تو ھو سکتی ہے لیکن کسی مہذب - متمدن - جمہوری اور عادلانہ معاشرے کے قانون کا حصہ نہیں ھو سکتی - آپ بہتر طور پر جانتے ہیں کہ انصاف کا ایک بنیادی - مسلمہ اور متفقہ اصول یہ ہے کہ کسی شخص کو صفائی کا موقع دئے بغیر سزا نہیں دی جا سکتی - Nobody can be punished unheard. یہ ایک ایسا اصول ہے جو دنیا کے تمام مہذب معاشروں میں رائج اور نافذ ہے اور ھمارے ھاں بھی قانون کی بالا دستی کے احترام میں عدلیہ کی حد تک ابھی تک اسی اصول کو انصاف کی بنیاد رکھا گیا ہے - لیکن اس کلاز کے تحت حکومت کو ایسے اختیارات دئے جا رہے ہیں جن سے وہ مینجنگ ڈائرکٹر یا کسی نامزد رکن کو کوئی وجہ بتائے بغیر برطرف کر سکتی ہے اور اس سلسلے میں اس بات کی کوئی ضرورت یا گنجائش نہیں رکھی گئی کہ وہ برطرفی سے پہلے اپنی صفائی کا حق استعمال کر سکے — جناب والا - موجودہ حکومت جو قانون کی بالا دستی اور نئے دستور کے تحت انصاف اور عدل کے تقاضوں کی تکمیل کے لیے سب سے بڑی چیمپین بنی ھوئی ہے ، مجھے تعجب ہے کہ وھی پارٹی یا وھی حکومت اس ایوان میں اس قسم کا بل یا اس قسم کی کلاز پیش کرنے کی جرأت کر رھی ہے جو عدل اور انصاف کے تمام تقاضوں کی نفی کرتی ہے - جناب والا - میں نہیں سمجھتا کہ یہ ایوان جو قانون اور دستور کی بالا دستی کے لیے اور دستور کے تمام تقاضوں کی تکمیل کے لیے حلف اٹھا چکا ہے ، ایک ایسی ضمن کو یہاں منظور کر سکتا ہے جس کے باعث ھم ساری دنیا میں بدنامی کا اشتہار اور کلنک کا ٹیکا بن جائیں گے -

جناب والا ! ھم نے اپنی ترامیم میں یہ تجویز کیا ہے کہ منیجنگ ڈائرکٹر کو جو اس کارپوریشن کا سب سے بڑا آدمی ھوگا ، سب سے بڑے منصب پر فائز ھوگا ، یہ تحفظ حاصل ھونا چاھیے کہ اس کو بیک جنبش قلم برطرف نہ کیا جا سکے بلکہ اسے یہ موقع دیا جائے کہ اگر اس کے خلاف

کوئی الزامات ہیں تو وہ نہ صرف اپنی صفائی پیش کر سکے بلکہ اس مقصد کے لیے ایک ایسا تحقیقاتی افسر مقرر کیا جائے جو سیشن جج سے کم رتبے کا نہ ہو ۔ وہ ان تمام الزامات اور جوابات کی روشنی میں جو فیصلہ کر دے وہ انصاف کے تقاضوں کے مطابق بھی اور عام دستور کے مطابق بھی سب کے لیے قابل قبول ہو سکتا ہے ۔ ہم نے یہ ترمیم بھی پیش کی ہے کہ اگر یہ تحقیقاتی افسر کسی اعتبار سے ان کے لیے قابل قبول نہ ہو تو کم از کم انہیں صفائی کا ایسا موقع مہیا کیا جائے جس میں وہ اپنے ضمیر اور حالات کے مطابق اپنے آپ کو بورڈ یا حکومت کے سامنے پیش کر سکے ۔ جناب والا ! یہ بات اطمینان بخش ہے کہ وزیر موصوف نے ہماری ان ترامیم کی روشنی میں ان میں سے بعض اہم ترامیم کو ابھی ابھی قبول کرنے کا اعلان کیا ہے اور اس بات کے لیے آمادگی ظاہر کی ہے کہ وہ ہر طرف سے پہلے انہیں صفائی کا ایک موقع دینے سے متعلق ہماری ترمیم کو قبول کر لیں گے ۔ اس ساتھ ہی انہوں نے یہ ترمیم بھی قبول کرنے کا اعلان کیا ہے کہ حکومت کی اجازت کے بغیر بورڈ کے مسلسل تین اجلاسوں میں غیر حاضر رہنے والے رکن کو حکومت کے بجائے صرف چیئرمین سے ہی اجازت لینے کا حق حاصل ہو جائے گا ۔ اس صورت میں یقیناً یہ کلاز اپنی آمرانہ نوعیت کے اعتبار سے خاصی تبدیل ہو جائے گی اور کم از کم چیئرمین یا مینجنگ ڈائریکٹر کو وہ بنیادی حق حاصل ہو جائے گا جو ہمارے تمام معاشرے میں کسی بھی شہری یا کسی بھی ملازم کے لیے ضروری ہوتا ہے ۔

جناب والا ! آپ اس سے اتفاق کریں گے کہ مینجنگ ڈائرکٹر جیسی شخصیت جو کارپوریشن کے تمام معاملات سے متعلق آخری حکم کا درجہ رکھتی ہے اگر اس کو ضروری طور پر تحفظ نہ دیا جائے اور وہ محض حکومت اور متعلقہ وزیر کے چشم و ابرو کے اشاروں پر کام کرنے کا محتاج قرار دے دیا جائے تو وہ اس کارپوریشن کے وہ مقاصد کے لیے آزادی ، دیانت اور خلوص کے ساتھ کام نہیں کر سکے گا اور کارپوریشن کے وہ مقاصد اور اغراض جن کے لیے ہم ایک عظیم سرمایے اور عظیم تنظیم سے ایک نیا تجربہ کر رہے ہیں ، عمومی طور پر ناکامی سے دوچار ہو جائیں گے ۔

جناب والا ! میں سمجھتا ہوں کہ یہ کلاز جو اپنی موجودہ صورت میں انتہائی آمرانہ ، غیر منصفانہ اور انتہائی نا پسندیدہ ہے ، اگر اس کو ہماری ترمیم کے ساتھ تبدیل کر دیا جائے تو اس کارپوریشن کی افادیت ، فعالیت میں اضافے کیساتھ اس کے مستقبل سے متعلق کچھ خوش گوار توقعات قائم کی جا سکتی ہیں ۔ اس سلسلے میں میں یقیناً وزیر موصوف کا شکر گزار ہوں ۔ اگر وہ ہماری ترامیم کلی طور پر تسلیم کر لیتے تو یقینی طور پر یہ بہت ہی پسندیدہ کلاز ہو جاتی ۔ لیکن انہوں نے جس حد تک ان ترامیم کو قبول کیا ہے ان سے کسی نہ کسی حد تک انصاف اور عدل کی ایک راہ پیدا ہو گی اور مجھے یقین ہے کہ تجربے کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ جب تک کارپوریشن یا اس کے ارباب اختیار کو مناسب حد تک آزادی ، خود مختاری اور ملازمت کا تحفظ نہیں دیں گے ، اس وقت تک اس کارپوریشن کو بہتر طور پر چلایا نہیں جا سکے گا ۔ شکریہ ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب سپیکر ! میں حیران ہوں کہ جب میں نے وضاحت سے اعلان کر دیا تھا کہ یہ ترامیم ہم منظور کر رہے ہیں اور ان سے اتفاق کرتے ہیں تو پھر میرے فاضل دوستوں نے محض جوش خطابت دکھانے کے لیے خاصا وقت لیا ہے ۔ لیکن صورت وہی ہے ۔ جس بات پر وہ تقریریں کر رہے تھے وہ ہم تسلیم کر چکے تھے ۔ مگر کیونکہ انہوں نے تقریریں تیار کی ہوئی تھیں اس لئے ان کو re-produce کرنا تھا ۔

دوسری بات میرے فاضل دوست نے یہ کہی کہ اگر ان کی ترامیم کو پہلے مان لیا جائے تو قانون بہتر ہو جائے ۔ ان کی ترامیم ہر کلاز پر اس طرح شروع ہوتی ہیں کہ ان کو فوراً حذف کر دو ۔ اس طرح اگر ان کی ساری ترامیم مان لی جائیں تو پھر ہمیں سارے کا سارا بل یہاں سے حذف کر کے جانا پڑے گا اور کوئی قانون سازی نہیں ہو سکے گی ۔ تاہم میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ سید تابش الوری صاحب نے آخر میں کہہ دیا ہے کہ انہیں یہ منظور ہے اس لیے اب ہاوس کے سامنے پیش کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر - حاجی صاحب ! میں نے جو گورنمنٹ کا ذکر کیا تھا - آئین کی آرٹیکل 139 ہے - ذرا اس پر بھی توجہ کیجئے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - میں دیکھ لوں گا جناب -

Mr. Speaker. The question is :

That for Clause 9 of the Bill, the following be substituted, namely :

"(1) If at any time Government is satisfied that the Managing Director or any of the member of the Board is or has been disqualified under section 8, he may appoint an Inquiry Officer not below the rank of District and Sessions Judge who shall hold inquiry according to the procedure laid down and with all the powers vested under Civil Procedure Code.

(2) Inquiry Officer appointed under sub-section (1) shall submit the report to the Government within three months and the finding of the officer shall be final and binding upon the Government as well as the Managing Director or members as the case may be".

(The motion was lost).

Mr. Speaker. The question is :

That in Clause 9 of the Bill, for the word "Government" occurring in

line 1, the word "Board" be substituted.

(The motion was lost).

Mr. Speaker. The question is :

That in Clause 9 of the Bill, between the comma and the word "by" occuring in line 1, the words and comma "at the advice of the Board," be inserted.

(The motion was lost).

Mr. Speaker. The question is :

That in Clause 9 of the Bill :-

(i) between the comma and the word "by" occurring in line 1, the words "after affording him a reasonable opportunity to show cause" be inserted,

(ii) the words "or a nominated member" occurring in line 2, be deleted, and

(iii) in sub-clause (c), the words and comma "without the permission in w riting of Government" occurring in lines 2-3 be deleted.

(The motion was carried).

Mr. Speaker. The question is :

That in Clause 9 of the Bill, the word "nominated" wherever it occurs, be deleted.

(The motion was carried).

Mr. Speaker. Now this amendment No. 60

> That in para (a) of Clause 9 of the Bill, for the word "Government" occurring in line 2, the word "Board" be substituted.

has become infructuous and also amendment No. 63 i. e.,

> That in para (c) of Clause 9 of the Bill, the words and comma "without the permission of in writing of Government," occurring in lines 2-3, be deleted.

has also become infructuous.

Mr. Speaker. The question is :

> That in para (b) of Clause 9 of the Bill, for the word "Government" occurring in line 1, the word "Board" be substituted.

(The motion was lost).

Mr. Speaker. The question is :

> That in para (b) of Clause 9 of the Bill for the word nominated occurring in lines 2-3 the letter "a" be substituted.

It has become infructuous after the adoption of amendment No. 58 because there the words "wherever occurring" are written.

Mr. Speaker. The question is :

> That in para (e) of Clause 9 of the Bill, for the word "Government" occurring in line 3, the word "Chairman" be substituted.

(The motion was carried).

Mr. Speaker. The question is :

That in para (e) of Clause 9 of the Bill, for the word "Government" occurring in line 3, the word "Board" be substituted.

(The motion was lost),

Mr. Speakcu. The question is :

That in Clause 9 of the Bill, the full-stop appearing at the end be replaced by a colon and the following proviso be added thereafter, namely :

"Provided that the Managing Director or the member, as the case may be, shall be provided an opportunity to show cause and being heard before the passing of order under this section".

(The motion was lost).

Mr. Speaker. The question is :

That Clause 9 of the Bill, be renumbered as sub-clause (1) and after sub-clause (1) so renumbered, the following new sub-clause be added as sub-clause (2), namely :-

"(2) If the Managing Director or a nominated member is found liable to be removed under sub-section (1) the Board shall issue him fifteen days notice to show cause as to why he should not be removed. After the receipt of his

explanation the Board shall make a recommendation to the Government and the decision of the Government shall be final".

(The motion was lost).

Mr. Speaker. The question is :

That Clause 9 as amended do stand part of the Bill.

Mian Khurshid Anwar. Opposed.

مسٹر سپیکر - میاں خورشید انور -

میاں خورشید انور - جناب سپیکر - دفعہ 9 کے تحت مینیجنگ ڈائریکٹر جس کو اتنی بڑی ایڈمنسٹریشن کا انچارج بنایا گیا ہے - کروڑوں روپے کا کاروبار اس کے سپرد کیا گیا ہے اس کو اس دفعہ کے تحت کٹھ پتلی بنا کر رکھ دیا گیا ہے - جناب والا - جس طرح کہ ہماری جانب سے معزز اراکین نے تجاویز پیش کی تھیں اگر وزیر صاحب کی نیت نیک ہوتی اس قانون کے سلسلے میں - - -

مسٹر سپیکر - میاں صاحب ایک منٹ کے لئے تشریف رکھیں - میں تمام معزز اراکین کی توجہ اس جانب دلانا چاہتا ہوں کہ پارلیمانی روایات کا ایک بنیادی اصول یہ ہے کہ نیتوں پر شک نہیں کیا جاتا -

میاں خورشید انور - جناب والا - اگر اس دفعہ کے تحت اس مینیجنگ ڈائریکٹر کو کٹھ پتلی نہ بنایا جاتا تو لازمی طور پر وہ زیادہ موثر طور پر اپنا کام انجام دے سکتا تھا - اس دفعہ کی موجودگی میں کوئی بھی اچھا آدمی ، کوئی بھی خود دار آدمی جو نیک نیتی سے قوم کی خدمت کرنا چاہتا ہے مینیجنگ ڈائریکٹر بننے کے لئے تیار نہیں ہوگا - کیونکہ اس دفعہ کے تحت اس پر بہت زیادہ پابندیاں لگائی جا رہی ہیں جن کی موجودگی میں اس کو ہر وقت وزیر متعلقہ کا موڈ دیکھنا پڑے گا - اس کے اشاروں پر کام

کرنا پڑے گا ۔ اس کی پارٹی کے آدمیوں کو خوش رکھنا پڑے گا ۔ اس کے لئے یہ بھی ضروری ہوگا کہ اگر وہ اپنی نوکری برقرار رکھنا چاہتا ہے تو وہ برسر اقتدار پارٹی کے یا وزیر متعلقہ کے ساتھیوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ناجائز کام کرے ۔ جناب والا ۔ اسی لئے ہماری طرف سے زور دیا گیا تھا ۔ اور قانون کو زیادہ بہتر بنانے کے لئے اگر ان کی تجاویز منظور کر لی جائیں کہ حکومت کی رائے کوئی رائے نہ ہو تو بہتر ہوتا ۔ وہاں منشاء یہ ہونا چاہیے تھا کہ وہ قانون اور ضابطے کے تحت کام کرتا ہے تو اس کے کام میں رکاوٹ نہیں ہونی چاہیے تھی ۔ لیکن یہاں ہر کام کو prestige کا سوال بنا لیا جاتا ہے ۔ اگر جناب والا ۔ یہ صورت نہ ہو تو پھر بات اسی پر آتی ہے کہ ان کی نیت نیک نہیں تھی ابھی آپ نے فرمایا ہے کہ ان کی نیت کا ذکر نہ کروں ۔ جناب والا ۔ جس طرح کہ اس کارپوریشن کے اغراض و مقاصد میں لکھ دیا گیا ہے کہ حکومت اس ادارے سے یہ نیک کام لینا چاہتی ہے ۔ اگر اچھا کام لینا چاہتی ہے تو میری سمجھ میں نہیں آتا کہ مینیجنگ ڈائریکٹر پر اس قسم کی پابندیاں کیوں لگائی جا رہی ہیں اور ان کا فائدہ برسر اقتدار پارٹی کو کیا ہوگا ۔

شیخ عزیز احمد ۔ جناب یہ اس بات کا حوالہ دیں کہ کلاز 9 میں یہ کہاں درج ہے ؟

میاں خورشید انور ۔ آپ نے یہ جزو (الف) میں لکھا ہے کہ قانون ہذا کے تحت اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآء ہونے سے انکار کر دے یا قاصر رہے یا حکومت کی رائے میں وہ اس کا اہل نہ رہے ۔ تو حکومت کی رائے کا جہاں تک تعلق ہے اس میں تو یہ ہے کہ جب آپ کا کوئی کام نہیں ہوگا ۔ شیخ عزیز صاحب کا کوئی کام نہیں ہوگا تو وہ وزیر صاحب کو جا کر پکڑیں گے کہ مینیجنگ ڈائریکٹر پر دباؤ ڈالو وہ یہ کام نہیں کر رہا ۔ وہ ان کی بات نہیں مانتا اور اگر وہ ان کی بات نہیں مانے گا تو حکومت کی رائے اس کے خلاف غلط ہو جائے گی ۔ تو اس لئے اس قسم کی پابندیاں جو ہیں انتہائی نا مناسب ہیں ۔ میں وزیر موصوف سے درخواست کروں گا کہ

وہ اس کو prestige کا سوال نہ بنائیں ۔ مینیجنگ ڈائریکٹر کو موثر کردار ادا کرنے کے لئے موقع دیں اور اس کے لئے ضروری ہے کہ دفعہ نمبر 9 میں حزب اختلاف کی جو ترامیم میں وہ منظور کر لی جائیں ۔

شیخ عزیز احمد ۔ ان کی ترامیم ہم نے منظور تو کی ہیں یہ اور کیا چاہتے ہیں ؟

میاں خورشید انور ۔ اگر چہ آپ نے چند ایک ترامیم منظور کی ہیں تو یہ آپ نے کوئی احسان نہیں کیا ۔ اگر شیخ صاحب آپ سے کوئی اچھا کام ہو جائے توآپ بڑا اتراتے ہیں ۔ ویسے اکثر آپ سے اچھےکام کم ہی ہوتے ہیں ۔ اور اگر آپ نے کوئی اچھی ترمیم منظور کر لی ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سارا قانون اچھا ہو گیا ہے ۔ آپ نے جس جذبے کے تحت یہ چند ترامیم منظور کی ہیں اسی جذبے کے تحت باقی ماندہ ترامیم بھی منظور کر لی جائیں تو یہ قانون زیادہ موثر اور مفید ثابت ہوگا اور اس میں آپ کا کوئی نقصان نہیں ہے اس میں آپ کی نیک نامی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 9 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 10)

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی کلاز 10 زیر غور ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان سید تابش الوری اور میاں منظور احمد موہل ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan. Sir, I beg to move.

That Clause 10 of the Bill, be deleted.

Mr. Speaker. The motion moved is :

Thta Clause 10 of the Bill, be deleted.

Minister for Law. Opposed.

Sheikh Aziz Ahmad. I beg to move :

That for Clause 10 of the Bill, the following be substituted namely :—

"10. Notwithstanding anything contained in this Act,

(a) a nominated member may, at any time before the expiry of his term of office, resign his office or be removed from office by Government; and

(b) the Managing Director may, before the expiry of his term of office, regsign or be removed from office according to the terms of his employment."

Mr. Speaker. The motion moved is :

That for Clause 10 of the Bill, the following be substituted, namely :—

"10. Notwithstanding anything contained in this Act,

(a) a nominated member may, at any time before expiry of his term of office, resign his office or be removed from office by Government, and

(b) the Managing Director may, before the expiry of his term of office, resign or be removed from office according to the terms of his employment".

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ کیا آپ deletion کی ترامیم کو علیحدہ take-up کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ deletion اور substitution سے متعلق ترامیم دونوں کو میں اکٹھے لے رہا ہوں ۔ اگر یہ دونوں ترامیم منظور نہیں ہوتی ہیں تو پھر اس میں جو الفاظ کی تبدیلیاں ہیں یا سب کلاز کی تبدیلی ہے ۔ ان کو زیر غور لایا جائیگا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ بل کی ضمن 10 میں کہا گیا ہے کہ :

> 10 ۔ قانون ھذا میں مندرج کسی امر کے باوجود مینجنگ ڈائریکٹر یا کوئی نامزد کردہ رکن اپنے عہدے کی میعاد کے اختتام سے پہلے کسی بھی وقت تین ماہ کے نوٹس پر اپنے عہدے سے مستعفی ہو سکتا ہے یا ایسے ہی نوٹس کے ذریعے حکومت کوئی وجہ بتائے بغیر اسے عہدے سے برطرف کر سکتی ہے ۔ مگر شرط یہ ہے کہ حکومت مینجنگ ڈائریکٹر کی صورت میں مذکورہ نوٹس کے عوض تین ماہ کی تنخواہ اور الاؤنس ادا کر کے کوئی وجہ بتائے بغیر فی الفور عہدے سے ہٹا سکتی ہے ۔

جناب والا ۔ یہ ضمن جیسا کہ میں نے ابھی آپ کے سامنے اس کے مندرجات پیش کئے ہیں متضاد نوعیت کی حامل ہے ۔ اس کی مثال بالکل اسی طرح ہے جس طرح آپ کسی شخص کو ایک ہاتھ سے کوئی چیز دیں اور دوسرے ہاتھ سے اسے واپس لے لیں ۔ ضمن 9 میں حکومت کے پاس یہ اختیار حاصل ہے کہ اگر مینیجنگ ڈائریکٹر کسی نااہلی کی وجہ سے اپنے فرائض انجام دینے کے قابل نہ ہو یا اس عہدہ کا بے جا استعمال کرتا ہو یا

اس نے کارپوریشن کے کسی شعبہ سے مفاد پرستی کی ہو تو اسے حکومت کسی بھی وقت بر طرف کر سکتی ہے ۔ ہم نے اس سلسلے میں جو ترامیم پیش کی تھیں اور اس کے نتیجے میں جو تبدیل شدہ صورت میں اب کلاز نمبر 9 موجود ہے اس کے تحت اسے صفائی کا موقع حاصل ہوگا ۔ لیکن دفعہ نمبر 10 کے تحت حکومت نے پھر یہ اختیار حاصل کر لیا ہے کہ اگر وہ چاہے تو صرف تین ماہ کے نوٹس پر یا تین ماہ کی تنخواہ ادا کر کے کوئی وجہ بتائے بغیر اور کسی صفائی کا موقع دیئے بغیر اسے بر طرف کر سکتی ہے ۔

جناب والا ۔ اسی طرح سے دفعہ نمبر 9 کی افادیت یکسرختم ہوکر رہ جاتی ہے اور دفعہ نمبر 10 مارشل لاء کا ایک خوفناک ضابطہ بن جاتی ہے ۔ آپ بہتر طور پر جانتے ہیں کہ کارپوریشن چلانے کے لئے عام طور پر باہر سے ایسے talents یا ایسے باصلاحیت افراد کو متعین کیا جاتا ہے یا منتخب کیا جاتا ہے جنہوں نے اپنی پرائیویٹ زندگی میں زیادہ بہتر طور پر کاروباری صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا ہو ۔ اب تک ہماری کارپوریشنیں اور حکومت کے شعبے اس لئے ناکام ہوتے رہے ہیں کہ ان میں ایسے لوگوں کو نامزد کر دیا جاتا ہے یا مقرر کر دیا جاتا ہے جو بنیادی طور پر اس شعبہ سے متعلقہ ایسی مہارت اور علم سے محروم ہوتے ہیں ۔ ان کا انتخاب یا تو سفارش کی بنیاد پر ہوتا ہے یا ان کی قربت کی بنیاد پر ۔ اس لئے عام طور پر سرکاری ملازمتوں میں بھی اتنا عدم تحفظ ہو گیا ہے کہ talented لوگ اور باصلاحیت لوگ حکومت کا رخ نہیں کرتے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید صاحب آپ کلاز زیر بحث سے متعلق اظہار خیال کریں ۔

سید ثابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں عرض کر رہا ہوں کہ اگر یہ کلاز اسی صورت میں موجود رہی اور اس کو حذف نہ کیا گیا تو کارپوریشن کو کوئی talented آدمی مہیا نہیں ہو سکے گا ۔ کیونکہ اس میں اس کی ملازمت یا اس کی سروسز کا کوئی تحفظ موجود نہیں ۔ اس میں کہا گیا ہے کہ اسے تین ماہ کے نوٹس پر کوئی وجہ بتائے بغیر بر طرف کیا جا سکتا ہے ۔

اس صورت میں جناب والا ۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کارپوریشن جیسے بڑے ادارہ کے لئے اچھے افراد میسر آنے ناممکن ہو جائیں گے اور اگر کسی شخص نے بامر مجبوری یہ عہدہ منظور بھی کر لیا تو وہ اطمینان قلب کے ساتھ، یکسوئی کے ساتھ ، جمعیت خاطر کے ساتھ اور اپنے تحفظ ملازمت کے احساس کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام نہیں دے سکے گا ۔ اس کے سامنے صرف ایک مقصد ہوگا ۔ اس کے سامنے صرف ایک مطمع نظر ہوگا کہ وہ حکومت اور چیئرمین کو بہر حال خوش رکھے ۔ کیونکہ صرف اس کی خوشنودی پر ہی اس کی ملازمت کا انحصار ہے اور اگر وہ کسی وقت بھی ناراض ہو جائے ، بغیر وجہ کے ناراض ہو جائے تو اس کی ملازمت ختم کی جا سکتی ہے ۔ جناب والا ۔ میں آپ کے سامنے مثال طور پر ریاستوں کی بدنامی کی وہ وجہ بیان کرنا چاہتا ہوں جس سے نوابی اور ریاستی دور بدنام ہوا ۔ ریاستوں میں ملازمتوں میں آنے والے افراد صرف ایک نواب یا صرف ایک امیر کی جنبش آبرو کے محتاج ہوتے تھے اور اکثر اوقات اس لئے بدعنوانیاں کرتے تھے کہ انہیں معلوم نہیں ہوتا تھا کہ صبح کا سورج ان کی ملازمت برقرار رکھے گا یا نہیں ! یہ ملازمت کا عدم تحفظ ہی ریاستی نظام اور امیروں کے نظام کو بدنام کرتا تھا اور بالکل اسی قسم کی دفعہ یہاں رکھ کر اس کارپوریشن میں بھی ریاستی نظام کو نافذ اور رائج کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور یہ امیرانہ اختیار حکومت نے حاصل کر لیا ہے کہ کسی بھی شخص کو کسی بھی وقت بر طرف کیا جا سکتا ہے ۔ حالانکہ ہم نے اور اس حکومت نے ایک صنعتکار کو بھی اس حق سے محروم کر دیا ہے کہ وہ اپنے مزدور کو بلاوجہ بر طرف کر سکے ۔ مزدور کو دو تین سطح پر یہ اختیار دیا گیا ہے کہ اگر اس کو نکالا جائے تو وہ ٹریبونل یا صنعتی عدالت میں یا اسی طرح سے مختلف عدالتوں کے ذریعہ اپنی ملازمت کی بر طرفی کے خلاف حق و انصاف حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن یہاں ایک اتنا بڑا افسر جسے کروڑوں روپے کی کارپوریشن چلانے کا اختیار دیا جاتا ہے اس کو بغیر وجہ بتائے بر طرف کرنے کا اختیار حکومت نے حاصل کر لیا ہے ۔ جس کے نتیجے میں نہ صرف یہ کہ کارپوریشن کا حال اور مستقبل مخدوش ہوگا بلکہ اس ملک میں سرکاری ملازمت یا خود

مختار اداروں میں ملازمت کی جاذبیت اور attractions ختم ہو کر رہ جائیں گی۔ میں آپ کے سامنے بڑی دردمندی کے ساتھ یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ملک talents اور باصلاحیت افراد بڑی تیزی سے اس ملک سے باہر جارہے ہیں اور اس لئے باہر جا رہے ہیں کہ انہیں اس ملک میں ان کی صلاحیتوں کے مطابق نہ معاوضہ ملتا ہے ، نہ تحفظ ملتا ہے اور نہ عزت ملتی ہے ۔ اس سے پہلے لوگ سرکاری ملازمتیں اس لئے اختیار کرتے تھے ... ...

Mr. Speaker. Please restrict yourself to the Clause under discussion.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ کلاز ہمارے افراد کے لئے ایک اتنی بڑی رکاوٹ اور ناانصافی کی اتنی بڑی دیوار ہے کہ اس کے بعد کسی آدمی کے لئے یہاں ملازمتوں کے مواقع حاصل کرنے کا charm ختم ہو جائے گا ۔

Mr. Speaker. Please go to the next point.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس بل میں جہاں ہماری دوسری تجاویز قبول کی گئی ہیں وہاں ہماری اس اہم ترمیم کو بھی قبول کر لیا جائے تاکہ ہم بجا طور اس معاشرے کے سامنے یہ کہہ سکیں کہ ہم نے اس دفعہ کو اس میں منظور نہیں ہونے دیا ۔ جو جنگل کی لو اختیار کر سکتا تھا ۔ جس کی وجہ سے ہمارے اس مہذب معاشرے پر بدنامی کا ٹیکا لگ سکتا تھا ۔ جس کی وجہ سے ہمارے talanted اور باصلاحیت لوگوں کے لئے ملازمتوں کی جاذبیت ختم ہو سکتی تھی ۔ میں سمجھتا ہوں اگر ہم نے اس دفعہ کو اس طرح بر قرار رکھا تو دفعہ 8 اور 9 کے سلسلے میں جو تھوڑی بہت عادلانہ تبدیلی کی گئی ہے اس کی افادیت بھی ختم ہو کر رہ جائے گی ۔

اس کے علاوہ جناب میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر کوئی مینیجنگ ڈائرکٹر کوئی نامزد رکن مستعفی ہونا چاہے تو اس کو بھی 3 ماہ کا نوٹس دینا پڑے گا ۔ یہ ایک ایسی عجیب و غریب پابندی ہے کہ اس

سے پہلے ایسی کوئی مثال نہیں ملتی ۔ میں اس بورڈ کا نامزد رکن ہوں لیکن مجھ پر پابندی ہے کہ میں 3 ماہ سے پہلے اس سے الگ نہیں ہو سکتا ۔ میرے خیال میں یہ اس رکن کی اپنی جو آزادی ہے اس کے منافی ہے ۔ اسے یہ اختیار ہونا چاہیے ۔ اور وہ چونکہ اعزازی رکن ہو گا اس لئے کسی رکن کو زبردستی کسی کام پر مجبور نہیں کیا جا سکتا ۔ اس اعتبار سے بھی یہ کلاز deletion کی سزاوار ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری اس تجویز کو اور اس ترمیم کو منظور کرنا چاہیے تاکہ یہ بل مجموعی طور پر منصفانہ عادلانہ تقاضوں کو پورا کر سکے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں صرف اور صرف اس کی deletion کے لئے اس ایوان سے گزارش کرتا ہوں اور ویسے بھی جس انداز سے یہ کلاز اس بل کا حصہ بنائی گئی ہے ۔ اس سے نہ صرف مینجنگ ڈائریکٹر بلکہ بورڈ کے آزاد رکن پر بھی یہ پابندی عائد کر دی گئی ہے کہ وہ بھی اگر کسی وقت مستعفی ہونا چاہے تو تین مہینے کے نوٹس کے بغیر مستعفی نہیں ہو سکتا ۔ اس ضمن میں ہم نے استدعا کی تھی کہ اس قسم کی corporate body جو کہ بہت حد تک عوامی باڈی کہلاتی ہے جس کا مقصد تجارت کرنا ہے ۔ اس میں اس قسم کی پابندی جائز اور روا نہیں ہے ۔ ہماری اس گزارش کو مد نظر رکھتے ہوئے اب جو ترمیم اس کلاز کے اندر پیش کی گئی ہے ۔ جس میں یہ پہلے موجود تھا کہ کسی وقت بھی اسے ہٹایا جا سکتا ہے ۔ تین مہینے کی تنخواہ دے کر یعنی nominated ممبر اگر مستعفی ہونا چاہے تو اس کو انہوں نے بدل کر اب یہ ترمیم دے دی ہے کہ کوئی نامزد کردہ ممبر اپنے عہدہ کی میعاد کے اختتام سے پہلے کسی بھی وقت اپنے اپنے عہدہ سے مستعفی ہو سکتا ہے یا حکومت اسے برطرف کر سکتی ہے اور مینیجنگ ڈائریکٹر اپنے عہدے کی میعاد کے اختتام سے پہلے اپنی شرائط ملازمت کے مطابق اپنے عہدہ سے مستعفی ہو سکتا ہے یا اسے برطرف کیا جا سکتا ہے ۔ اب اس ترمیم کے آ جانے بعد میں سمجھتا ہوں کہ اس

کلاز کے تقاضے پورے ہو گئے ہیں جن کے نہ ہونے کی وجہ سے ہم نے یہ ترمیم دی تھی کہ اس کلاز 2 کو سرے سے حذف کر دیا جائے اور یہ آمرانہ اور غیر جمہوری پرویژن اس بل کا حصہ نہ بنے تاکہ کارپوریشن کی کارگردگی کو نقصان نہ پہنچے ۔ چونکہ یہ ترمیم آ گئی ہے اب اس ترمیم کی موجودگی میں اپنی راہوں کو بدلتے ہوئے میں اپنی موشن واپس لیتا ہوں اور میں اس ترمیم کی مکمل ضمانت دیتا ہوں کہ یہ ترمیم اگر آ جائے تو پھر ہم پریس نہیں کریں گے کہ اس کلاز کو حذف کر دیا جائے ۔

Mr. Speaker. The question is :

That Clause 10 of the Bill, be deleted.

(The motion was lost).

Mr. Speaker. The question is :

That for Clause 10 of the Bill, the following be substituted, namely :

"10. Notwithstanding anything contained in this Act :

(a) a nominated member may, at any time before the expiry of his term of office, resign his office or be removed from office by Government, and

(b) the Managing Director may, before the expiry of his term of office, resign or be removed from office according to the terms of his employment."

(The motion was carried).

Mr. Speaker. In view of this all the other amendments in Clause 10 of the Bill, have become infructuouns.

Mr. Speaker. The question is :

That Clause 10 as amended, do stand part of the Bill.

(The mosion was carried).

(کلاز ـ11)

Mr. Speaker. Now Clause 11 of the Bill, is under consideration of the House. Amendment Nos. 77 by Haji Muhammad Saifnllah Khan, Syed Tabish Alwari.

Haji Muhammad Saifullah Khad. Sir, I move :

> That for Clause 11 of the Bill, the following be substituted, namely :
>
> "11. The Corporation may, subject to the Rules and Regulations made in this behalf, appoint officers and employees on such terms and conditions as it may deem fit for the efficient preformance of its functions."

Mr. Speaker. The amendment moved is :

> That for Clause 11 of the Bill, the following be substituted. namely :
>
> "11. The Corporation may, subject to the Rules and Regalations made in this behalf, appoint officers and employees on snch terms and conditions as it may deem fit for the efficient performance of its functions "

Minister for Law. I oppose it Sir.

Mr. Speaker, Next amendment by Haji Muhammad Saifullah Khan, Syed Tabish Alwari.

Haji Muhammad Saifullah Khan. Sir, I move :

> That in sub-clause (1) of Clause 11 of the Bill, the colon appearing after the word "prescribed" in line 4, be replaced by a full-stop and the proviso occurring thereafter be deleted.

Mr. Speaker. The amendment moved is ;

> That in sub-clause (1) of Clause 11 of the Bill, the colon appearing after the word "prescribed" in line 4, be replaced by a full-stop and the proviso occurring thereafter be deleted.

Minister for Law. I oppose it Sir.

Mr. Speaker. Next amendment by Haji Muhammad Saifullah Khan, Syed Tabish Alwari.

Haji Muhammad Saifullah Khan. Sir, I move :

> That sub-clause (2) of Clause 11 of the Bill, be deleted.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

> That sub-clause (2) of Clause 11 of the Bill, be deleted.

Minister for Law. I oppose it, Sir.

Mr. Speaker. Amendment No. 81 by Haji Muhammad Saifullah Khan, Syed Tabish Alwari.

Haji Muhammad Saifullah Khan Sir, I move :

> That for sub-clause (2) of Clause 11 of the bill, the following be substituted, namely :
>
> "(2) The Corporation may appoint such officers, experts, advisers, consultant and other persons as may be required from time to time or may be transferred to it by the Government."

Mr. Speaker. The amendment moved is :

> That for sub-claused (2) of Clause 11 of the Bill, the following be substituted, namely :-

"(2) The Corporation may appoint such officers, experts, advisers, consultants and other persons as may be required from time to time or may be transferred to it by the Government."

Minister for Law. I oppose it Sir.

Mr. Speaker. Haji Muhammad Saifullah Khan to move his next amendment please.

Haji Muhammad Saifullah Khan. Sir, I move the amendment :

That in sub-clause (2) of Clause 11 of the Bill, for the word "appoint" occurring in line 1, the word "employ" be substituted.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

That in sub-clause (2) of Clause 11 of the Bill, for the word "appoint" occurring in line 1, the word "employ" be substituted.

Sheikh Aziz Ahmad. Sir, I oppose it.

Mr. Speaker. Haji Muhammad Saifullah Khan to speak on his amendments please.

حاجی محمد سیف اللہ خان - ویسے جناب اس ضمن میں عرض
جو ترامیم ہیں وہ self explanatory ہیں - اس میں اگر اتنی گزارش کر
دی جائے تو بیجا نہ ہوگی - کہ اس کے اندر کارپوریشن کی خود مختاری
کو بہت حد تک سلب کرنے کی کوشش کی گئی ہے - ملازمین کا تقرر
کے سلسلہ میں اگر کسی جگہ کارپوریشن کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ
وہ ملازمین کا تقرر کرے گی - تو اس کے بعد جب تک کلاز 2
آتی ہے - تو اس میں سارا کچھ گورنمنٹ نے اپنے ہاتھ میں لے لیا
ہے - ہم نے جو ترامیم پیش کی ہیں - ان میں یہ واضح کہا گیا ہے کہ

کارپوریشن کو اہلیت اور صلاحیت کی بنیاد پر ملازمین کو رکھنے کا مکمل اختیار حاصل ہونا چاہیئے اور اس کے ساتھ یہ پابندیاں بھی عائد کرنی چاہیئیں کہ کارپوریشن ملازم رکھتے وقت جہاں آزاد ہوگی وہاں اس امر کی بھی پابند ہو گی کہ اس میں وہ eminent اور باصلاحیت لوگ ملازم رکھے ۔ اور گورنمنٹ کی طرف سے کارپوریشن کو جو لوگ on deputation دیئے جائنگے اس کے لئے بہر حال اس موجودہ کلاز میں ہمیں یہ سمجھ نہیں آ سکتی کہ وہ گورنمنٹ کے باقاعدہ ملازم ہوں گے ۔ ان کی پہلی شرائط ملازمت متعین ہوں گی ۔ اور جب انہیں کارپوریشن کے پاس on deputation بھیجا جائے گا یا ان کی ملازمتیں کارپوریشن کو ٹرانسفر کی جاویں گی ۔ تو لازمی امر یہ ہے کہ وہ ٹرانسفر مستقل نہیں ہوگی بلکہ وہ ٹرانسفر on deputation ہوا کرتی ہے ۔ تو پھر یہاں پر یہ شق رکھ دی گئی ہے کہ کارپوریشن کو اختیار ہو گا کہ باوجود ان کی مقرر کردہ شرائط کے یعنی شرائط ملازمت کے ۔ باوجود مقرر کردہ معاوضے کے باوجود مقرر کردہ salaries کے کارپوریشن سب کلاز 2 کے تحت دوبارہ ان کا تعین کریں گی دوبارہ ان کے ساتھ شرائط طے کریں گی ۔ جو میں سمجھتا ہوں کہ کسی بھی صورت میں ممکن نہیں ہے ۔ ہو سکتا ہے کہ ایک گورنمنٹ آفیسر جو اس وقت گورنمنٹ کے پاس 500 روپے مہینہ لے رہا ہو ۔ اس کو محض feed کرنے کے لئے کارپوریشن میں ٹرانسفر کر دیا جاوے ۔ اور پھر کارپوریشن کو کہا جاوے ۔ کہ اسے مبلغ 2000 روپے مہینہ دیدو ۔ کیونکہ گورنمنٹ کے پاس ہوتے ہوئے تو اسے اتنی تنخواہ نہیں مل سکتی ۔ یہ کارپوریشن کا ایک یتیم خانہ ہے جس میں جا کر وہ زیادہ سے زیادہ تنخواہ لے سکتا ہے تو میں صرف اتنا اطمینان اس سلسلہ میں چاہتا ہوں ۔ کہ جو ملازم on deputation آپ کارپوریشن کے پاس بھیجیں گے ۔ ان کی جو بھی شرائط ملازمت حکومت کے پاس پہلے سے طے کردہ ہوں ۔ یا مقرر کردہ ہوں انہیں شرائط پر ۔ اسی base پر وہ کارپوریشن کو منتقل ہوں گے ۔ ان کے لئے نئی شرائط نیا معاوضہ نئی salaries مقرر کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ اس طرح سے ہم ایک اچھی خاصی بد عنوانی کا انسداد کر لینگے ۔ مجھے توقع

ہے فاضل وزیر صاحب اس پر نظرثانی کریں گے اور اس چیز کو وہ ختم کریں گے ۔ چونکہ از سر نو ان کا تعینات کرنا یا از سر نو ان کے معاوضے یا شرائط ملازمت کا مقرر کرنا قانون ۔ آئین ۔ اور قواعد کی خلاف ورزی ہوگی اور اس سے کوئی ملازم سرکار ما سوا اس آدمی کے ۔ جس کو زیادہ کشش دی جائے کارپوریشن میں جا سکیگا ۔ ورنہ کوئی بھی جانے کے لئے تیار نہیں ہوگا ۔

Mr. Speaker. Have you the same views Syed Tabish Alwari ?

Syed Tabish Alwari. Yes Sir.

Mr. Speaker. The question is :

> That for Clause 11 of the Bill, the following be substituted, namely :-
>
> "11. The Corporation may, subject to the Rules and Regulations made in this behalf, appoint officers and employees on such terms and conditions as it may deem fit for the efficient performance of its functions".
>
> (The motion was lost).

Mr. Speaker. The question is :

> That in sub clause (1) of Clausc 11 of the Bill, the colon appearing after the word "prescribed" in line 4, be replaced by a full-stop and the proviso occuring thereafter be deleted.
>
> (The motion was lost).

Mr. Speaker. The question is :

> That sub clause (2) of Clause 11 of the Bill be deleted.
>
> (The motion was lost).

Mr. Speaker. The question is :

That for sub clause (2) of Clause 11 of the Bill, the following be substituted, namely :—

"(2) The Coroporation may appoint such officers, experts: advisers. concultants and other persons as may be required from time to time or may be transfered to it by the Government".

(The motion was lost).

Mr. Speaker. The question is :

That in sub clause (2) of Clause 11 of the Bill, for the word "appoint" occurring in line 1, the word "employ" be substituted.

(The motion was lost).

Mr. Speaker. Now the question is :

That Clause 11 form part of the Bill.

(The motion was carried).

(کلاز 12)

Mr. Speaker. Now Clause 12 of the Bill is under eonsideration.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا۔ کلاز 12 حلف وفاداری سے متعلق ہے اور خلاف ورزی کی صورت میں اسے سب کلاز 2 میں اظہار وجوہ کا موقع فراہم کیا گیا ہے ۔ اس لئے اس کے پیش نظر میں اپنی ترمیم پیش نہیں کرتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ تابش الوری صاحب آپ کی کیا پوزیشن ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا میری بھی بالکل یہی ہے ۔ میں بھی اپنی ترامیم پیش نہیں کرنی چاہتا ۔

Mr. Speaker. You mean that the objective is achieved.

Haji Muhammad Saifullah Khan. Yes Sir, and we don't want to move our amendments.

Mr: Speaker. Yes, Sh. Aziz Ahmad to move his amendment.

Sheikh Aziz Ahmad. Sir, I move.

That in sub-Clause (2) of Clause 12 of the Bill, for the words "in the opinion of Government or a person authorised by Government" occurring in lines 2-3, the words "in the opinion of the Board or a person authorised by the Board" be substituted".

Mr. Speaker. The amendment moved is :

That in sub-clause (2) of Clause 12 of the Bill, for the words "in the opinion of Government or a person authotiesed by Government" occurring in lines 2-3, the words "in the opinion of the Board or a person authorised by the Board" be substituted.

Haji Muhammod Saifullah Khan. Accepted Sir.

Mr. Speaker. Now the question is :

That in sub-clause (2) of Clause 12 of the Bill, for the words "in the opinion of Government or a person authorised by Government" occurring in lines 2-3, the words "in the opinion of the Board or person authorised by the Board" be substituted.

(The motion was carried).

Mr. Speaker. The question is :

That Clause 12 as amended form part of the Bill.

(The motion was carried).

(کلاز 13)

Mr. Speaker. Now Clause 13 of the Bill is under consideration.

سید ناہش الوری - جناب والا - ہم اپنی ترامیم پیش نہیں کر رہے ہیں -

Mr. Speaker. The amendments are not being moved.

Haji Muhammad Saifullah Khan. Yes Sir.

Mr. Speaker Now the question is :

That Clause 13 of the Bill from part of the Bill.

(The motion was carried)

(کلاز 14)

Mr. Speaker. Now Clause 14 of the Bill is under consideration. Amendments are not being moved.

Haji Muhammad Saifullah Khan. Yes Sir.

Mr.Speaker. The question is :

That Clause 14 of the Bill form part of the Bill.

(The motion was carried).

(کلاز 15)

Mr. Speaker. Now Clause 15 of the Bill is under consideration amendments are not being moved.

Haji Muhammad Saifullah Khan. Yes Sir.

Mr. Speaker. The question is :

That Clause 15 of the Bill form part of the Bill.

(The motion was carried).

مسٹر سپیکر - اب ایوان کی کارروائی 29 نومبر 1973ء بروز جمعرات ساڑھے آٹھ بجے صبح تک ملتوی کی جاتی ہے -

(اسمبلی کا اجلاس 29 نومبر 1973 بروز جمعرات ساڑھے آٹھ بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہو گیا) -

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا پہلا اجلاس

جمعرات - 29 نومبر 1973ء

(پنجشنبہ 4 ذیقعد 1393ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ساڑھے آٹھ بجے صبح منعقد ہوا۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ
دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ
يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ
قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ
تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

پ ۲۸ س ۶۲ رکوع ۱۱ آیات ۶ تا ۸

(اے پیغمبر) تم کہہ دو کہ اے یہودیو اگر تم کو یہ دعویٰ ہو کہ تم اللہ کے دوست ہو اور دوسرے لوگ نہیں پس اگر تم سچے ہو تو موت کی آرزو کر دکھاؤ اور یہ اپنے کرتوتوں کے باعث جو وہ کر چکے ہیں ہرگز اس بات کی آرزو نہیں کریں گے اور اللہ تو ظالموں سے خوب واقف ہے۔

تم یہ بھی کہہ دو کہ موت جس سے تم بھاگ رہے ہو وہ تو تمہارے سامنے آ کر رہے گی پھر تم پوشیدہ و ظاہر کے جاننے والے اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے پھر وہ تمہیں سب کچھ بتا دے گا۔

وما علینا الا البلاغ

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

دربار حضرت خواجہ غلام فرید صاحب چشتی میں نذرانہ کی صورت میں آمدنی

*3639 - سردار میر بلخ شیر مزاری - کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ دربارہ حضرت خواجہ غلام فرید صاحب کے ساتھ کتنی جائیداد منسلک ہے اور حکومت کو گذشتہ پانچ سالوں میں اس جائیداد سے کتنی آمدنی ہوئی - اور اس عرصہ میں نذرانہ دربار کی صورت میں سال وار کتنی آمدنی ہوئی ؟

وزیر قانون (چوہدری مختار احمد کاہلوں) - منسلکہ جائیداد درگاہ حضرت خواجہ غلام فرید صاحب ضلع ڈیرہ غازی خان کوٹ مٹھن شریف -

مزار	—
مکانات	29
دکانیں	2

زرعی اراضی جو مختلف مواضعات میں واقع ہے -

	مرلہ	کنال	ایکڑ
	10	2	1097
مزروعہ	14	4	1508
غیر مزروعہ	16	5	389

ضلع رحیم یار خان / چاچڑاں شریف -

مسجد	—
مکان	39

زرعی اراضی جو مختلف مواضعات میں واقع ہے -

	مرلہ	کنال	ایکڑ
	14	6	13586
مزروعہ	6	3	11643

غیر مزروعہ	8	3	1943
زرعی اراضی جو گذشتہ سال تحویل میں لی گئی ۔ مگر بوجہ حکم امتناعی قبضہ حاصل نہیں کیا جا سکا ۔ مختلف گاؤں میں واقع ہے ۔	18	8	5358

نذرانہ بکس سے گذشتہ پانچ سالوں میں حسب ذیل آمدنی موصول ہوئی ۔

کل 59702/06 روپے

سال	1967-68 ء	6177/10
سال	1968-69 ء	14058/94
سال	1969-70 ء	12280/91
سال	1970-71 ء	15205/30
سال	1971-72 ء	11979/81

کل آمدنی جس میں نذرانہ بکس ۔ کرایہ جات ۔ ٹھیکہ زمین ۔ ٹھیکہ پاپوش وغیرہ شامل ہے ۔ گذشتہ پانچ سالوں میں موصول ہوئی ۔

1489,946/41 روپے

سال	1967-68 ء	242881/27
سال	1968-69 ء	246868/74
سال	1969-70 ء	279814/70
سال	1970-71 ء	272174-19
سال	1971-72 ء	347198/51

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

سردار نصراللہ خان دریشک ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ جو رقم وہاں سے حاصل ہوتی ہے اس کے خرچ کا کیا طریقہ ہے ؟

وزیر قانون ۔ پچھلے پانچ سالوں میں محکمہ اوقاف نے اخراجات کی

صورت میں 2 لاکھ 82 ہزار 752 روپے 89 پیسے خرچ کئے - اگر آپ اس کے لئے علیحدہ سوال دیں تو ان کی تفصیل دی جا سکتی ہے - عرس کے موقع پر بھی رقم خرچ کرتے ہیں - پچھلے پانچ سال میں ہم نے 27 ہزار 589 روپے 10 پیسے خرچ کئے اور جو غریب لوگ ہیں یا جو متولی ہیں انہیں بھی مالی امداد دی ہے - جس پر 14 ہزار 200 روپے خرچ ہوئے مزار کی معمولی اور پرانی مرمت پر بھی کوئی 10 ہزار 264 روپے 43 پیسے خرچ کئے گئے اور خصوصی مرمت پر 62 ہزار 301 روپے خرچ کئے گئے ہیں - اب آئندہ کے لئے بھی منصوبہ بنا رہے ہیں کہ مسجد میں توسیع کرنے - غسل خانے- طہارت خانے اور وضو خانے وغیرہ بنانے پر بھی توجہ دی جائے -

سردار نصراللہ خان دریشک - کیا وزیر موصوف کے علم میں ہے کہ حضرت خواجہ غلام فرید صاحب کی اولاد میں ایک خاتون حضرت بی بی زینب بھی ہیں جن کی عمر 70 سال کے قریب ہے - ان کی اولاد میں سے 15-20 افراد ہیں جن کے اخراجات کی وہ متحمل ہیں اور انہیں محکمہ اوقاف سے صرف 400 روپے ماہوار دیا جاتا ہے - کیا 15-20 افراد کے کنبے کے لئے یہ اخراجات کافی ہیں اور کیا حکومت اس میں اضافہ کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر قانون - بظاہر جو سوال آپ نے کیا ہے وہ ایک بیوہ ہیں اور انہیں محکمہ کی طرف سے 400 روپے ماہوار مل رہے ہیں - ان کے ساتھ جو 15 افراد ہیں ان میں سے کچھ بالغ ہوں گے - کچھ شادی شدہ ہوں گے اور خود کماتے ہوں گے - محکمہ اوقاف حکومت نے اس لئے بنایا تھا کہ کچھ لوگ جو ساری عمر بیکار بیٹھے رہتے تھے وہ کام کرنے لگیں اور جن مقاصد کے لئے یہ اوقاف بنائے گئے ہیں مثلاً اسلام اور دین کی ترقی تو یہ رقوم ان مقاصد کے لئے خرچ کی جائیں - بظاہر تو اس میں کوئی جواز نظر نہیں آتا لیکن اگر آپ چاہتے ہیں تو اپنی طرف سے ایک درخواست دے دیں تاکہ پتہ چل سکے کہ ان کے ساتھ جو لوگ ہیں ان کا ذریعہ معاش کیا ہے اور وہ رشتے میں ان کے کیا لگتے ہیں اور کیا ان کا کوئی حق بنتا ہے - کیا

وہ اپاہج ہیں یا بے کار ہیں ۔ یا ان کا کوئی روزگار کا سلسلہ نہیں ہے ۔۔ تو پھر ان کے حق کے مطابق انہیں دیا جا سکتا ہے ۔

سردار نصراللہ خان دریشک۔ جیسا کہ جناب وزیر موصوف نے فرمایا ہے یہ رقم ہم اوقاف کے مخصوص مقاصد کے لیے صرف کرتے ہیں ۔ یہ مزار کوٹ مٹھن ضلع ڈیرہ غازی خان میں واقع ہے اور ڈیرہ غازی خان پنجاب کا پس ماندہ ترین ضلع ہے ۔ بائیس لاکھ روپیہ حکومت نے وہاں سے بچایا جو دوسرے علاقوں پر صرف کیا ۔ کیا یہ اس علاقے کے ساتھ زیادتی نہیں ؟

وزیر قانون ۔ قطعاً نہیں ۔ اس ضلع کی پسماندگی کے نام پر جتنی allocations وہاں کی جاتی ہیں لاہور ، سرگودھا ، ساہیوال ، لائل پور اور گوجرانوالہ جیسے ضلعے دیکھتے رہ جاتے ہیں ۔ وہ ضلع واقعی پسماندہ ہے اور اس کو زیادہ سے زیادہ فنڈز دیے جاتے ہیں ۔ جب میڈیکل سیٹوں یا کسی تعلیمی ادارے میں داخلوں کا سوال پیدا ہوتا ہے تب بھی آپ کی پسماندگی آڑے آتی ہے اور خواہ دوسرے ضلع کے قابلیت کے حامل اچھے نمبروں والے لڑکے ہوں ، ان کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے اور آپ کو ترجیح دی جاتی ہے ۔ جہاں تک اوقاف کے مقاصد کا تعلق ہے ، اگر اس وقف نامہ میں یہ تحریر کیا گیا ہو کہ اس کی رقم صرف ڈیرہ غازی خان ہی میں صرف کرنی ہے تو پھر یہ انکوائری کر لی جائے گی اور اگر اس کے مطابق ہو سکتا ہے تو دیکھا جائے گا ۔

سردار نصراللہ خان دریشک ۔ جناب والا۔ میرے سوال کا مفہوم وزیر موصوف نہیں سمجھے ۔ میری گزارش کا تعلق خاص طور پر محکمہ اوقاف کے مقاصد سے تھا ۔ ہمارے دیہاتوں میں بہت بری حالت ہے ۔ نہ وہاں کوئی ہسپتال ہے اور نہ ہی کوئی ڈسپنسری ۔ اوقاف کے محکمے نے وہاں کی مساجد پر بھی کوئی خاص توجہ نہیں دی ۔ یہاں لاہور میں اگرچہ کافی ہسپتال ہیں لیکن محض اپنی شہرت کے لیے داتا صاحب میں ایک بڑا ہسپتال قائم کیا ہوا ہے ، درس گاہیں کھولی ہوئی ہیں اور لائبریریاں قائم کی ہوئی ہیں ۔ ہمارے علاقے میں یہ حالت ہے کہ میں نے اپنی بستی میں اپنی طرف سے

ایک چھوٹی سی ڈسپنسری کھولی ہے ۔ میں جناب وزیر موصوف کو دعوت دیتا ہوں کہ وہاں تشریف لائیں اور دیکھیں ۔ کم از کم روزانہ دو سو مریض آتے ہیں ۔ ان لوگوں کی کتنی بری حالت ہے ! اوقاف کے مقاصد میں ڈسپنسریوں کا قیام ، سرائیں کھولنا اور غریب لوگوں کو وظائف دینا شامل ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اس وقت آپ بجٹ پر تقریر نہیں کر رہے ۔

چوہدری محمد انور سمہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ کیا ضمنی سوال کرنے کی کوئی حد مقرر ہے کہ وہ کتنے گھنٹوں میں کیا جا سکتا ہے ، یا کتنی سطروں ، یا کتنے الفاظ یا کتنے فقروں یا کتنے صفحات پر مشتمل ہوتا ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ میں نے معزز ممبر کو بتا دیا ہے کہ یہ سب باتیں وہ بجٹ تقریر میں کر لیں ۔

سردار نصراللہ خان دریشک ۔ جناب سپیکر ! محمد انور سمہ صاحب نے میری سپیشل ڈیوٹی لگائی تھی کہ دو تین ہی سوال ہیں ، اس لیے کوشش کریں کہ جتنا زیادہ سے زیادہ وقت صرف ہو ، صرف کریں ۔ ان کے حکم کی تعمیل میں میں نے یہ کیا ہے ۔

(قہقہہ)

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر ! اس میں کچھ غلط فہمی ہے ۔ میں تو پچھلے سال بھی پندرہ بیس دن کے قریب وہاں رہا ۔ فاضل ممبر نے کبھی مجھے اس قسم کی دعوت نہ دی ۔ میں وہاں کے ممبران کو ڈھونڈتا رہا کہ مجھے ملیں ۔ اب بھی جب اسمبلی ملتوی ہو ، اگر وہ مجھے دعوت دیں گے ، تو اگرچہ میرے پاس یہ محکمہ اب نہیں ، تاہم میں ان کے ساتھ جاؤں گا اور دیکھوں گا ۔ اگر وہاں اتنے نمازی ہوں کہ جگہ نہ بچتی ہو تو ہم مسجد کی توسیع کردیں گے ۔ وہاں نمازیوں کی سہولت کے لیے زیادہ سے زیادہ اخراجات کیے جائیں گے ۔ جہاں تک ڈسپنسری کا تعلق ہے ، وہ بھی دیکھیں گے ۔ لیکن میرا خیال ہے کہ ڈیرہ غازی خان میں غالباً اوقاف کی طرف سے کوئی ڈسپنسری جاری تھی ۔ مجھے حتمی طور پر علم نہیں ۔ لیکن

اگر علاقے کو اس میں بھی ضرورت ہوئی ، تو پوری کی جائے گی ۔ وہ ساتھ ہوں گے ۔ کچھ وہ مدد کریں گے ، کچھ محکمہ امداد کرے گا اور کچھ وہاں جو بڑے بڑے سرمایہ دار اور مخیر حضرات موجود ہوں گے ، ان کو تکلیف دیں گے ۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ ایسی کوئی بات نہیں کہ داتا صاحب میں شہرت کے لیے کام ہو رہا ہے ۔ داتا صاحب میں جو کام ہو رہا ہے ، آپ اندازہ نہیں لگا سکتے کہ محکمہ اوقاف سے کہیں سینکڑوں گنا زیادہ مخیر حضرات خرچ کر رہے ہیں جو اپنا نام تک دینا پسند نہیں کرتے ۔ کیونکہ ان کو عشق ہے ۔ وہ داتا صاحب میں کام کرواتے ہیں ۔ اور یہ ملک اس وجہ سے چل رہا ہے کہ یہاں ابھی کچھ لوگ ہیں ، جنہیں خدا کے ساتھ ، اس کے نیک بندوں کے ساتھ اور اولیائے کرام کے ساتھ عشق ہے ۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ، چلیں گے اور وہاں بھی دیکھیں گے ۔

سردار نصراللہ خان دریشک ۔ کیا وزیر موصوف ایوان کے سامنے اس امر کی یقین دہانی کرا سکتے ہیں کہ ان آمدنیوں کا کچھ فی صد خاص طور پر اس علاقے میں ڈسپنسریاں قائم کرنے کے لیے مختص کیا جائے گا ؟

وزیر قانون ۔ ضرورت کے مطابق ضرور کیا جائے گا ۔

میاں خان محمد ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ جو زمین تحویل میں لی جانی تھی ۔ اس کے متعلق حکم امتناعی جاری ہو چکا ہے اگر ہوچکا ہے تو کس عدالت سے اور اب اس کی کیا حیثیت ہے ؟

وزیر قانون ۔ ظاہر ہے کہ حکم امتناعی تو ہمیشہ دیوانی عدالت جاری کرتی ہے ۔ لیکن کیس کے particulars میرے پاس نہیں ہیں ۔ اگر آپ چاہیں تو میں بھیج دوں گا ۔

خانقاہوں ۔ درباروں اور مساجد سے محکمہ اوقاف کو آمدن

***4085 ۔ سردار محمد عاشق** ۔ کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) پنجاب میں مسلم اوقاف کے تحت محکمہ کی تحویل میں کل کتنی خانقاہیں ۔ دربار اور مسجدیں ہیں ۔

(ب) مذکورہ مساجد ۔ خانقاہوں اور درباروں سے ملحقہ کل کتنی اراضی اور دوکانیں ہیں جن کی آمدنی محکمہ اوقاف وصول کر رہا ہے ۔

(ج) محکمہ مذکورہ نے جس دن سے مذکورہ املاک کا چارج سنبھالا ہے اس دن سے 4-10-1973 تک کتنا روپیہ وصول کیا ہے ۔

(د) مذکورہ وصول شدہ رقوم میں سے کتنا خرچ متعلقہ درباروں ۔ مساجد اور خانقاہوں کی تعمیر و مرمت پر کیا گیا ۔ کتنا خرچہ عملہ کی تنخواہوں یا وہاں پر دیگر اخراجات پر کیا گیا اور 4-10-1973 تک کتنا روپیہ بچت کی صورت میں محکمہ کے پاس موجود ہے اور وہ رقم کس مد میں جمع کی جائیں گی اور کہاں خرچ کی جائیں گی ؟

وزیر قانون (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : (الف) محکمہ اوقاف کی تحویل میں حسب ذیل وقف املاک ہیں ۔

1 ۔ مساجد	219
2 ۔ مزارات معہ مساجد	159
3 ۔ مزارات	70
4 ۔ تکیہ جات	10
5 ۔ ادارہ جات	6
6 ۔ امام باڑے	5
7 ۔ ٹرسٹ	1
8 ۔ متفرق	332
کل	806

(ب) زرعی اراضی 73529 ایکڑ مزروعہ 35388 ایکڑ
غیر مزروعہ 38141 ایکڑ

دکانات 3624
کھوکھا جات 205

(ج) محکمہ اوقاف نے جس دن سے وقف جائیداد کا انتظام سنبھالا ہے محکمہ کو کل 72739346 روپے بطور آمدنی موصول ہوئی ۔

(د) موصول شدہ آمدنی سے 57880246 روپے مختلف مدات بشمول تعمیر و توسیع ۔ مرمت ۔ رنگ و روغن ۔ سفیدی وغیرہ مساجد و مقابر پو خرچ ہو چکے ہیں ۔ اور 14859100 روپے محکمانہ قواعد و ضوابط کی رو سے نیشنل بنک آف پاکستان اور خزانہ سرکار میں بطور ریزرو محفوظ ہے جس سے امسال سال رواں میں 4215800 روپے دربار حضرت داتا صاحب اور دیگر ترقیاتی منصوبوں پر خرچ ہو رہے ہیں ۔

عملہ کی تنخواہوں پر کل کا 22 فیصد خرچ ہو رہا ہے باقی خرچ تبلیغ اشاعت اسلام ۔ تعلیم ۔ ہسپتال ۔ نو مسلم کی امداد ۔ اصلاح معاشرہ اور دیگر رفاعی کاموں پر خرچ ہوتا ہے۔

میاں منظور احمد موہل - وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ عملہ کی تنخواہوں پر کل کا بائیس فی صد خرچ ہو رہا ہے ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ بجٹ کے پرنسپل کے تحت یہ زیادہ خرچ نہیں ہو رہا ؟

وزیر قانون ۔ بجٹ کا پرنسپل مجھے معلوم نہیں ۔ لیکن اگر ایسا ہے تو میں چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف کو ہدایت کروں گا جو بجٹ کے اصول ہیں ، ان کی پابندی کریں ۔

ڈاکٹر ملک حلیم رضا - کیا وزیر موصوف ازراہ کرم یہ بیان فرمائیں گے کہ مزارات کے عرسوں کے سلسلے میں قوالوں اور بھانڈوں پر اب تک کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے ؟

وزیر قانون ۔ اس کے لیے علیحدہ سوال کی ضرورت ہے ۔ لیکن اگر ڈاکٹر صاحب اس موضوع پر دلچسپی رکھتے ہیں تو وہ تشریف لائیں میں ان کو پوری معلومات فراہم کر دوں گا ۔ اگر ان کے پاس کچھ قوال ہوں جو بزرگوں کے سلسلے میں اچھی خدمات کر سکتے ہوں تو ان کو بھی جگہ دی جائے گی ۔

(قہقہہ)

چوہدری امان اللہ لک ۔کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ کیا یہ امر واقعہ ہے کہ بزرگوں کے جو مزار محکمے نے اپنی تحویل میں لیے ہیں ، ان کی ہدایات اور ان کی تبلیغ کے سلسلے میں محکمے نے اب تک کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں کیا ؟ اور کیا محکمہ اس پر زیادہ توجہ دینے کے لیے تیار ہے ؟

وزیر قانون ۔ محکمہ حتمی‌الامکان کوشش کر رہا ہے اور میں اس کی کارکردگی سے مطمئن ہوں ۔ لیکن محکمے کی کارکردگی کو بڑھانے کے لیے فاضل ممبر جو تجاویز پیش کریں گے ان پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے گی ۔ اگر کوئی تعمیری تجاویز ہوں تو انشاء اللہ تعالیٰ محکمے کو ہدایت کی جائے گی اور مقامی افسران کو بھی ہدایت کی جائے گی کہ ان تجاویز سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے وسائل اور ایوان کے ممبران کے مشورے کے مطابق ہر تعمیری تجویز کو قبول کیا جائے گا اور اس پر عمل کیا جائے گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب یہ سمجھنے سمجھانے کا کام چیمبر میں ہونا چاہیے ۔ ایوان کے اندر نہیں ہونا چاہیے ۔

میاں خورشید انور ۔ بے شک ۔

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر ۔ اگر کوئی تعمیری تجویز ہو تو انشاء اللہ محکمہ کے افسران کو ہدایت کی جائے گی کہ ان تجاویز سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے وسائل کے مطابق ایوان کے ممبران کے مشورے سے ہر تعمیری تجویز کو قبول کیا جائے اور اس پر عمل کیا جائے ۔

چوھدری امان اللہ لک - جناب والا - مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ میرا ضمنی سوال یہ نہیں تھا - شاید وزیر موصوف نے اس کو سمجھا نہیں - میں نے صرف یہ کہا تھا کہ جن بزرگوں کے مزار ، اولیاء کے مزار محکمہ اوقاف نے قبضے میں لئے ہیں ان کے کتبی اور زبانی خیالات جو ابھی تک ہمارے پاس چلے آ رہے تھے مختلف روایات کے مطابق ان کو عملی شکل دی گئی ہے یا نہیں - کیونکہ ان کی ترویج کے لئے محکمہ نے بہت کم توجہ دی ہے - اس سلسلے میں اگر وزیر موصوف روشنی ڈال سکیں تو ہم ممنون ہوں گے اور اگر اس پر محکمہ زیادہ توجہ دے سکے تو مشکور ہوں گے -

وزیر قانون - جناب سپیکر - جہاں تک ان کے خیالات اور افکار کا تعلق ہے محکمہ ان میں خاص کام کر رہا ہے لیکن میں فاضل ممبران کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ہاؤس کی طرف مبذول توجہ کرائی ہے اور میں محکمہ کو ہدایت کروں گا کہ جہاں تک ان کے افکار و تصانیف کا تعلق ہے اس پر زیادہ توجہ دیں اور اس کام کو زیادہ بڑھائیں -

---

زیر تعمیر اوقاف ڈسپنسری شاھدرہ ٹاؤن کی درمیانی دیوار میں نصب شدہ کتبہ

***4128 - چوھدری امان اللہ لک** - کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ زیر تعمیر اوقاف ڈسپنسری شاھدرہ ٹاؤن کی درمیانی دیوار میں نصب شدہ ایک کتبہ (سٹون) پر کچھ عرصہ قبل تین نگران آدمیوں کے نام درج تھے اگر ایسا ہے تو ان تین نگرانوں کے نام کیا تھے -

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ کتبہ میں تیسرے نمبر پر نگران محمد ایوب انچارج ڈسپنسری کا نام حذف کر دیا گیا ہے - اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر قانون (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : (الف) جی ہاں ۔ یہ نام حسب ذیل ہیں ۔

۱۔ حکیم شیخ عبدالحمید سیکرٹری پاکستان پیپلز پارٹی نمبر 114 شاہدرہ ٹاؤن ، لاہور ۔

۲۔ محمود ظفر کھوکھر سیکرٹری پاکستان پیپلز پارٹی نمبر 114 شاہدرہ ٹاؤن ، لاہور ۔

۳۔ محمد ایوب انچارج ڈسپنسری ۔

(ب) جی ہاں ا کتبہ پر صرف ان عوامی حضرات کے نام کندہ کرنے کی اجازت دی گئی تھی جنہوں نے ڈسپنسری مذکورہ کی تعمیر میں محکمہ سے بھرپور تعاون کیا ۔ اور کام میں سہولت کے لئے عملے کی ہر ممکن مدد کی ۔ محمد ایوب انچارج ڈسپنسری محکمہ اوقاف کا ملازم ہونے کی صورت میں اس زمرہ میں نہیں آتا تھا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ میں جناب والا ۔ یہ عرض کروں گا کہ محمد ایوب جس کی وجہ سے ڈسپنسری میں خاطر خواہ سارا انتظام ہوا تھا اور اس نے ان لوگوں کا ان بزرگوں کا ان عوامی راہنماؤں کا تعاون حاصل کرنے میں بہت جدو جہد کی تھی تو اس کے کس قصور میں اس کی نظر انداز کیا گیا ہے ۔ کیا وزیر موصوف اس پر نظر ثانی فرمانے کے لئے تیار ہیں ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ وہ سرکاری ملازم ہیں ۔ اس کے لئے واضح رولز ہیں ۔ اس لئے اس کا نام نہیں آ سکتا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا اگر سرکاری ملازم اچھا کام کرتا ہے تو اس کی خدمات کو بھی نظر انداز کر دیا جائے گا ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اس کو رواج نہ بنائیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب آپ جواب نہ فرمائیں ان کو جواب دینے دیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر - آپ کا سوال غیر متعلقہ ہے۔ اس لئے میں جواب دے رہا ہوں ۔

چوھدری امان اللہ لک - جناب والا - میں تو ان سے جواب یہ چاہ رہا تھا کہ کیا محکمہ کی طرف سے ایسی ھدایات دی جا چکی ہیں کہ کہیں کوئی اچھا کام کرے گا تو کسی جگہ پر اس کی یاداشت رکھنا خلاف قانون ھوگا ؟

وزیر قانون - جناب سپیکر۔ یہ کوئی اچھی روایت نہیں ھوگی کہ اگر جہاں کہیں سرکاری ملازم یا محکمہ اوقاف کے ملازم کوئی تھوڑا بہت اچھا کام کرتے ہیں۔ فوراً ایک کتبہ کندہ کر کے وھاں لگا دیا جائے۔ اس کو تو discourage کرنا چاھیے اور جہاں تک ان کی حوصلہ افزائی کا تعلق ہے تو جو ملازم بھی اچھے کام کرتے ہیں ۔ خاص طور پر محکمہ اوقاف کے جن ملازمین نے اچھا کام کیا ہے ۔ ان کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے ۔ ان کو نقد انعامات بھی دیئے گئے ہیں انہیں accelaratory promotions بھی دی گئی ہیں اور ایسے ھی تمام محکموں میں کیا جاتا ہے ۔ لیکن جس قسم کی تشہیر جناب امان اللہ لک صاحب چاھتے ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے خدشہ ہے کہ یہ کوئی اچھی روایت قائم نہیں ھوگی ۔ اس وجہ سے کہ وہ محکمہ اوقاف کا ملازم تھا۔ اس لئے اس کا نام اس کتبے سے حذف کر دیا گیا ۔

میاں منظور احمد موھل - جناب والا - اسی سوال کے جواب میں یہ واضح طور پر لکھا ھوا ہے ۔

> کہ کتبہ پر صرف ان عوامی حضرات کے نام
> کندہ کرنے کی اجازت دی گئی تھی جنھوں
> نے ڈسپنسری مذکورہ کی تعمیر میں محکمہ سے
> بھر پور تعاون کیا ۔

یعنی یہ ھدایات تھیں کہ عوامی حضرات کے نام لکھے جائیں ۔ تو پھر اس کتبے میں یہ تیسرے آدمی محمد ایوب جو ہیں ان کا نام کیوں لکھا گیا ۔ اس لکھنے والے کے خلاف ایکشن زیر غور ہے ۔ کیونکہ اگر یہ صورت حال نہ

ہوتی تو آج یہ سوال یہاں پر پیش نہ ہوتا ۔

وزیر قانون ۔ جن صاحبان نے اس سلسلے میں بھر پور کام کیا تھا ۔ دن رات کام کیا تھا اور عوامی نمائندے تھے پاکستان پیپلز پارٹی کے وہ بڑے سرگرم کارکن تھے اور انہوں نے اس ڈسپنسری کے بنانے میں محکمہ کی بہت زیادہ مدد کی ۔ عوامی امداد حاصل کر کے دی ان کے نام کندہ کئے گئے ۔ جہاں تک اس ڈسپنسری کے انچارج کا تعلق ہے اس نے بھی کام کیا اس میں کوئی شک نہیں اور محکمہ اوقاف کو آپ دیکھیں تمام ملازمین بڑی محنت سے کام کرتے ہیں ۔ کیونکہ اس کو وہ اپنا مذہبی فریضہ سمجھتے ہیں اور اس نے غلط فہمی سے کہ شاید مجھے بھی یہ حق ہے کہ میرا نام بھی آ جائے اور ہمیں یہ پتہ چلا تھا کہ اس کی اپنی خواہش نہیں تھی بلکہ دوسرے جو حضرات تھے انہوں نے کہا کہ ان کا نام بھی یہاں لکھا جائے ۔ لیکن جب محکمہ کو پتہ چلا تو انہوں نے کہا ان کا نام نہیں آنا چاہیے تھا ۔ ویسے محکمہ کے ملازمین کی حوصلہ افزائی کی گئی لیکن اس خدشہ کے پیش نظر کہ کہیں یہ ریت نہ پیدا ہو جائے ۔ یہ رسم نہ چل پڑے کہ اس طریقے سے یہ نام آتے رہیں تو ان کے نام کو مٹا دیا گیا اور تمام محکمہ کے ملازمین کو ہدایت جاری کی گئی کہ محکمہ کے ملازمین کے نام نہیں آنے چاہئیں ۔ بلکہ جو عوامی نمائندے اس طرح کے کام کریں ان کے نام آنے چاہئیں اور اس کی اس کوتاہی کو دور کرنے کے لئے میں سیکریٹری اوقاف کو ہدایات دوں گا کہ وہ ایک سرکلر جاری کر دیں تاکہ آئندہ اس قسم کی کوئی گڑبڑ نہ ہو سکے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ میں وزیر موصوف کے خیالات سے متفق ہوں ۔ لیکن میرا ضمنی سوال یہ ہے اور میں نے ان سے یہ پوچھا ہے کہ جب یہ احکامات جاری کر دئیے گئے تھے کہ عوامی حضرات کے علاوہ کسی کا نام کندہ نہ کئے جائیں ۔ کیونکہ انہوں نے لکھا ہے کہ عوامی حضرات کے نام کندہ کرنے کی اجازت دی گئی تھی ۔ تو اگر محکمہ کو یہ ہدایات واضح طور پر جاری کر دی گئی تھیں تو پھر اس کا نام کیوں لکھا گیا ؟ میرا سوال یہ ہے۔ وہ جو آپ نے فرمایا ہے اس سے میں متفق ہوں ۔ لیکن آپ

نے specifically یہ نہیں فرمایا کہ اگر آپ نے ایسے احکامات جاری کئے تھے تو پھر ایسا کیوں ہوا ؟

وزیر قانون - اس کے متعلق تو مجھے مہلت دیں اگر آپ ہاؤس میں جواب چاہتے ہیں - تو دوسرا سوال دے دیں اور اگر ویسے ہی میرے چیمبر میں تشریف لائیں تو میں سیکرٹری صاحب سے ٹیلیفون کر کے ایک دو منٹ میں آپ کو بتا سکتا ہوں -

سردار نصراللہ خان دریشک - جناب سپیکر - کیا میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے پوچھ سکتا ہوں کہ محمد ایوب انچارج ڈسپنسری کا صرف یہی قصور نہیں کہ وہ معمولی ملازم ہے - ورنہ چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف بھی سرکاری ملازم ہیں اور جب وہ کسی موقعے پر افتتاح کرتے ہیں تو ان کا نام کندہ کیا جاتا ہے - تو وہ بھی تو ملازم ہے - وہ بھی اس ملک کا شہری ہے - اگر ایک چھوٹے ملازم نے ایک اچھا کام کیا ہے تو اس کا نام کندہ نہیں کیا جاتا جب کہ ڈپٹی کمشنر ، کمشنر ، وزراء اور بڑے بڑے عہدیداران کے نام کندہ کرنے میں کوئی اعتراض نہیں - تو جب ایک چھوٹے آدمی نے یہ کام کیا ہے اور ہماری عوامی حکومت ہے ہمیں غریب لوگوں کی چھوٹے لوگوں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے -

وزیر قانون - جناب سپیکر - یہ ٹھیک ہے اگر کوئی فاضل ممبر صاحبان اچھا کام کرتے ہیں تو ان کا نام کندہ ہو جاتا ہے - یہ عوامی نمائندے ہیں لیکن جہاں تک چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف کا تعلق ہے وہ عوامی نمائندے نہیں ہوتے - وہ سرکاری ملازم ہوتے ہیں اور میرے نوٹس میں ایسا کوئی واقعہ نہیں لایا گیا کہ کسی جگہ پر کسی سرکاری ملازم کا نام کندہ ہو چکا ہو - اگر فاضل ممبر نے کسی جگہ ہمارے کسی اوقاف کے ملازم کا نام کندہ دیکھا ہے تو وہ بتائیں - وضاحت سے کہیں اور یہ بھی درخواست کروں گا - جناب سپیکر - کی وساطت سے کہ اگر انہوں نے نہیں دیکھا تو وہ اپنی سٹیٹمنٹ کو واپس لیں - کیونکہ میرے علم میں نہیں ہے اور اگر ایسی بات ہے تو پھر ان کو specifically بتانا چاہیے کہ فلاں جگہ انہوں نے سرکاری ڈیپارٹمنٹ

کے یا محکمہ اوقاف کے کسی ملازم کا کندہ شدہ نام دیکھا ہے ۔

چوہدری محمد یعقوب اعوان - میں جناب سپیکر - کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ اطلاعاً گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے لائلپور میں litigants cell جو ہے وہاں رضوی صاحب کے نام کا پتھر لگا ہوا ہے جو ڈپٹی کمشنر تھے - اور ان کی یادگار میں ہے حالانکہ وہ عوامی چندہ سے تعمیر ہوا - تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس پر بھی یہی قاعدہ عائد ہونا چاہیے جو کہ اس سرکاری ملازم پر کیا گیا ہے - وہاں ڈپٹی کمشنر کا نام کندہ کیا گیا ہے تو آپ کے خیال کے مطابق اور میرے خیال میں بھی نہیں ہونا چاہیے - جب کہ عوامی فنڈ سے وہ تعمیر ہوا ہے -

سردار نصراللہ خان دریشک - پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن - جناب والا - وزیر موصوف نے میرا نام لے کر فرمایا ہے - میں نے محکمہ اوقاف کے متعلق specifically نہیں کہا - میں نے جنرل بات کی ہے کہ ڈی - سی - کمشنر اور جو بڑے سرکاری سینیئر آفیسرز ہیں ان کے نام کندہ کئے جاتے ہیں یہ ایک جنرل پریکٹس ہے - اب یہ چھوٹا ملازم ہے اس کے لئے میں ایک اور سوال کرتا ہوں - جناب وزیر موصوف سے کہ آپ نے خود اس کے کام کی تائید فرمائی ہے کہ اس نے کافی محنت کی - کافی سرگرمی سے کام کیا اس کو کوئی سرٹیفیکیٹ محکمہ نے دیا ہے - کوئی انعام دیا ہے ، اس کو کوئی accelaratory promotion دی ہے ؟ اس کا جواب مجھے دیں -

وزیر قانون - اس کے لئے علیحدہ سوال چاہیے - اس وقت معلومات میرے پاس نہیں ہیں - معلوم کر کے بتا دی جائیں گی- جہاں تک ممبر محمد یعقوب اعوان صاحب کے سوال کا تعلق ہے specifically انہوں نے mention کیا ہے اس کا محکمہ اوقاف سے کوئی تعلق نہیں ہے .. وہ تو وہاں کے وکلاء صاحبان جو تھے ان کا فرض تھا کہ وہ دیکھتے اور اگر وکلاء صاحبان نے خود بھی litigants cell کے لئے کتبہ بنوا کر رضوی صاحب سے لگوانا پسند کیا تو کوئی اور اس میں interference نہیں کر سکتا -

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے) -

چوھدری محمد یعقوب اعوان - آپ اس وقت گورنمنٹ ہیں - آپ کا یہ فرض ہے کہ اس ملک کو درست کریں -

وزیر قانون - یہ محکمہ اوقاف کے متعلقہ سوال نہیں ہے - اور چوھدری محمد یعقوب اعوان صاحب کو چاھیئے کہ متعلقہ افسران سے دریافت کریں -

چوھدری محمد یعقوب اعوان - اگر محکمہ اوقاف سے متعلقہ نہیں ہے تو . . . .

مسٹر سپیکر - انہوں نے کہہ دیا ہے کہ ان کے پاس کوائف نہیں ہے اور اس کے لئے علیحدہ سوال درکار ہے -

چوھدری امان اللہ لک - اگر ان کے پاس کوائف نہیں ہیں اور محمد ایوب کو اس کی خدمات کے صلے میں ابھی تک کوئی **Monetary gain** نہیں ھوا اور نہ ھی کوئی promotion دی گئی ہے تو کیا وزیر موصوف یہ یقین دھانی کرائیں گے کہ اس پر ھمدردانہ غور فرمائیں گے -

مسٹر سپیکر - مجھے یقین ہے کہ وہ بڑا ھمدردانہ غور کریں گے -

وزیر قانون - جناب والا - جو بات جناب امان اللہ لک صاحب نے فرمائی ہے - اس کے بارے میں تحقیقات کی جائے گی اور محمد ایوب کی کارکردگی کے مطابق حوصلہ افزائی کی جائے گی اور سرٹیفکیٹ اور دوسرے انعام سے جس کا کہ وہ حقدار ہے اسے نوازا جائے گا -

---

پنجاب میں سکولوں یتیم خانوں اور بیوہ خانوں کا اجراء

***4210 - میاں محمد رفیع** - کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) پنجاب میں ایسے سکولوں - یتیم خانوں اور بیوہ خانوں کی تعداد کیا ہے جو محکمہ اوقاف اپنے خرچ پر چلا رہا ہے -

(ب) کیا مذکورہ محکمہ مزید سکول - یتیم خانے اور بیوہ خانے کھولنے

کا ارادہ رکھتا ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور کہاں کہاں ؟

وزیر قانون (چوہدری مختار احمد کاہلوں) ۔ (الف) محکمہ اوقاف کے زیر نگرانی تین سکول اور ایک یتیم خانہ چل رہا ہے ۔

(ب) سر دست مزید سکول اور دارالامان کھولنے کا کوئی ارادہ نہیں ۔

بیگم ریحانہ سرور ۔ جناب والا ۔ کیا معاشرے میں بہت سے ایسے حضرات حیثیت افراد ہیں جو یتیم بچوں کو adopt کرنا چاہتے ہیں۔ متعلقہ محکمہ کی زیر نگرانی ایک یتیم خانہ ہے۔ اس لئے میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا اس میں کوئی ایسے یتیم بچے موجود ہیں جو adopt کئے جا سکتے ہوں اگر موجود ہیں ۔ تو ان کی تعداد کیا ہے اور adopt کرنے کا طریقہ کار بیان فرمائیں ۔

وزیر قانون ۔ بیگم صاحبہ کے سوال کا اس محکمہ کی بجائے زیادہ تعلق سماجی بہبود سے ہے۔ جس کے وزیر چوہدری طالب حسین صاحب ہیں میں آپ کی وساطت سے استدعا کرونگا کہ ان کے چیمبر میں تشریف لے جائیں اس کو وہاں discuss کریں یہ ایک اچھی proposal ہے ۔

(قہقہہ)

بیگم ریحانہ سرور ۔ وزرا صاحبان سے جو سوال پوچھا جاتا ہے وہ کہتے ہیں کہ چیمبر میں تشریف لے آئیں ۔

(قہقہہ)

Mr. Speaker. Has the honourable Minister any objection ?

بیگم ریحانہ سرور ۔ جناب سپیکر ۔ میں تو اس سوال کا جواب ایوان میں پوچھنا چاہتی ہوں ۔ تاکہ عوام کو اطلاع پہنچ جائے ۔

(قہقہہ)

وزیر قانون ۔ ان کا جو سوال ہے وہ میں متعلقہ وزیر تک پہنچا دوں گا ۔

Mr. Speaker. It is an independent question.

بیگم ریحانہ سرور - جناب والا - جواب میں لکھا ہے کہ ایک یتیم خانہ جو محکمہ اوقاف اپنے خرچ پر چلا رہا ہے - جواب میں دیگر کوئی وضاحت نہیں کی گئی -

مسٹر سپیکر - بیگم صاحبہ ان کی بات بھی ٹھیک ہے کہ اس یتیم خانہ سے یا اس ادارہ سے جو بچہ جاتا ہے تو بعد میں اس کا کیا ہوگا -

What will be the relationship between the adopted and the adoptor ?

اس سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہوگا وہ واقعی سوشل بہبود والوں کا تعلق ہے -

بیگم ریحانہ سرور - سوشل ویلفیئر والوں سے ہی جواب لے کر دے دیں - کوئی نہ کوئی تو ذمہ داری قبول کریں -

وزیر قانون - جناب سپیکر - ٹھیک ہے میں جناب ملک حاکمین صاحب سے جو محکمہ اوقاف کے وزیر ہیں - انہیں بھی عرض کرونگا اور چوہدری طالب حسین صاحب سے بھی جو سوشل ویلفیئر کے وزیر ہیں کہ وہ بیگم صاحبہ سے مل کر اس کی کوئی سکیم مرتب کریں یا جو بھی بہتر ہو اس پر عمل کریں -

بیگم ریحانہ سرور - جناب والا - ہم عوام کے نمائندے ہیں لہذا ہمارا فرض اولین ہے کہ ایسے سوالات اٹھائیں جن سے عوام کی فلاح و بہبود ہو -

Mr. Speaker. Both questions No. 4225 and 4 26 shall be repeated.

وزیر قانون - جناب سپیکر - ایک سوال تھا 4190 جو مرزا فضل حق صاحب نے کیا تھا - جس کے متعلق میں نے گزارش کی تھی کہ اس کا جواب لے کر میں ایوان میں عرض کرونگا تو - جناب والا - جواب وصول ہو چکا ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں عرض کروں -

جناب والا - جناب فاضل ممبر نے یہ سوال کیا تھا کہ ملہال مغلاں تا ڈھڈیال سڑک کا ٹھیکہ کب ہوا اور سڑک مذکورہ کو مکمل کرنے کی میعاد کتنی دی گئی -

یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ سڑک کو بنانے کا کام شروع نہیں ہوا - دراصل انہوں نے یہ محکمہ High ways کے وزیر کو سوال کیا تھا تو اس کا جواب محکمہ High ways نے یہ دیا تھا کہ ہمیں اس کا علم نہیں ہے - نہ ہی یہ سڑک ہمارے پاس آئی تھی - اس ضمن میں یہ وضاحت کی ہے کہ یہ سڑک پیلز ورکس پروگرام کے تحت منظور ہوئی ہے اور پہلی phase میں ساڑھے تین میل سڑک پر تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے - جو ڈی - سی صاحب خود دیکھ کر آئے ہیں اور باقاعدہ road rollers چل رہے ہیں -

Mr. Speaker. The questions hour is over. We proceed with the next item i. e. leave applications.

اراکین اسمبلی کی رخصت

مسٹر محمد رضی شاہ

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست مسٹر محمد رضی شاہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

> I would not be able to attend the meeting of the Assembly on the 30th of this month on account of my unavoidable engagement at Multan. It is therefore requested that I may kindly be granted leave for one day.

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر نذر حسین منصور

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست مسٹر نذر حسین منصور صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

I request that one day leave for 12th November 1973 may please be granted as I am not well to day.

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

خان امیر عبداللہ خان روکڑی

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست خان امیر عبداللہ خان روکڑی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں ضروری کام کے سلسلے میں مورخہ 29 اور 30 نومبر 1973 کو اجلاس میں شریک نہ ہو سکوں گا - لہذا میری چھٹی منظور فرمائی جاوے -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

خان امیر عبداللہ خان

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست خان امیر عبداللہ خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

بندہ ایک ضروری کام کے سلسلہ میں مورخہ 29 اور 30 نومبر 1973 اسمبلی کے اجلاس

میں حاضر ہونے سے قاصر ہے ۔ لہذا ان
دو ایام کی رخصت مرحمت فرماویں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

چوھدری فرزند علی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست چودھری فرزند علی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

گزارش ہے کہ بندہ بوجہ بخار 27,13,12 اور
28 نومبر حاضر اجلاس نہیں ہو سکا ۔ رخصت
عطا فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

تحاریک التوائے کار

میو ہسپتال آؤٹ ڈور میں مریضوں کو گھٹیا قسم کی دوائی کی فراھمی اور عملہ کی طرف سے قیمتی ادویات کا غائب کرنا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اھمیت عامہ رکھنے والے ایک اھم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ امروز 5 نومبر 1973 کی اطلاع کے مطابق میو ہسپتال آؤٹ ڈور وارڈ میں مریضوں کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ کئی گھنٹے قطاروں میں مطلوبہ ادویات کا مطالبہ کرتے رہتے ہیں ۔ بمشکل تمام

جب باری آتی ہے تو انتہائی گھٹیا دوائی دے کر ٹرخا دیا جاتا ہے۔ اس ضمن میں خاص کر عورتوں کو بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہسپتال کا عملہ قیمتی ادویات غائب کر جاتا ہے۔ اس صورت حال سے عوام میں اور خصوصاً مریضوں میں بے چینی پائی جاتی ہے۔

وزیر صحت - جناب والا - اس کے بارے میں میں نے عرض کرنا ہے کہ یہ مفروضہ حقائق پر مبنی نہیں ہے کہ عوام کو وہاں دوائی لینے میں دقت ہوتی ہے - میں نے کافی تحقیقات کی ہیں اور جو حقائق سامنے آئے ہیں ان کی رو سے تو یہ ہے کہ میو ہسپتال ایک بہت بڑا ہسپتال ہے بلکہ صوبہ میں سب سے بڑا ہسپتال ہے اور وہاں پر ہم نے اپنے مسائل سے بڑھ کر انتظامات کیے ہوئے ہیں - جہاں تک اس تحریک کا تعلق ہے اس کے بارے میں جناب والا حقیقت یہ ہے کہ دوائیاں مفت تقسیم کی جاتی ہیں - وہاں پر مردوں اور عورتوں کے لیے علیحدہ علیحدہ انتظامات ہیں اور صبح آٹھ بجے سے دن کے دو بجے تک دوائیوں کی تقسیم اور ترسیل کا کام جاری رہتا ہے - اس عرصہ میں میں نے وہ تیس سالہ اوسط بھی نکلوائی ہے - 2400 مریض روزانہ دوائی حاصل کرتے ہیں اور اس میں چھٹیاں شامل نہیں ہیں - چالیس مریض فی گھنٹہ کے حساب سے اور فی منٹ تقریباً سات مریض ان دو کھڑکیوں سے دوائی حاصل کرتے ہیں اور جناب والا - جہاں تک دوائیوں کے qualitative control کا تعلق ہے یہ تمام ادویات بہترین اداروں سے خریدی جاتی ہیں اور ان کو اسی حالات میں مریضوں کے سپرد کر دیا جاتا ہے - میرے خیال میں میرے فاضل دوست میاں خورشید انور کو غلط فہمی ہوئی ہے - سردیوں کے موسم میں زیادہ مریض صبح آٹھ بجے کے بعد آنے لگتے ہیں اور تقریباً ساڑھے نو بجے سے بارہ بجے تک قدرے رش رہتا ہے - باقی اوقات میں وہاں بالکل رش نہیں ہوتا - جناب والا - یہ کہنا کہ خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے بالکل غلط ہے - اس لیے اس پر بحث نہیں کی جا سکتی -

مسٹر سپیکر - خوف و ہراس کا انہوں نے ذکر نہیں کیا ہے -

میاں خورشید انور - جناب والا - وزیر صحت نے فرمایا ہے کہ اس

مدت میں بہت زیادہ رقم خرچ کر رہے ہیں اور بہت زیادہ مریض وہاں سے دوائی لیتے ہیں ۔ ان سے عرض کروں گا کہ ایک روز تکلیف فرمائیں اور صبح آٹھ بجے کے قریب وہاں خود تشریف لے جائیں ۔ یہ درست ہے کہ محکمہ بہت زیادہ رقم خرچ کر رہا ہے بڑی عمدہ قسم کی دوائیاں منگواتا ہوگا۔ میں نے عرض کیا ہے کہ وہاں لوگوں کو اچھی دوائیاں نہیں ملتیں ۔ ان کو رنگ دار پانی شیشیوں میں دے کر ٹرخا دیا جاتا ہے ۔ وہ خود معلوم کرلیں تو پتہ چلے گا ۔ وہ اچھی دوائیاں خریدتے ہوں گے لیکن لوگوں کو نہیں ملتیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میری گزارشات غالباً تحریک التوا کے ساتھ متعلق نہیں ہوں گی ۔ لیکن اس صوبے کے ساتھ ضرور متعلق ہوں گی ۔ صوبہ کے تمام ہسپتالوں میں دوائیوں میں شدید کمی ہے ۔ وزیر صاحب کو توجہ کرنی چاہیے کہ دوائیوں کے لیے زیادہ سے زیادہ بجٹ مخصوص کیا جائے ۔ میں اس کی مثال بہاولپور کے بی ۔ وی ہسپتال کی دیتا ہوں جہاں پہلے آٹھ لاکھ روپے دوائیوں کے لیے مخصوص تھے اب دو لاکھ مخصوص ہیں اور اس سال دو لاکھ اڑتالیس ہزار روپے رکھے گئے ہیں ۔ اگر ان دوائیوں کو indoor مریضوں پر استعمال نہ کیا جائے اور صرف آؤٹ ڈور کے مریضوں پر استعمال کیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تیرہ آنے فی کس فی سال خرچ ہوتا ہے تو یہ دوائیوں کی کمیابی کا جو مسئلہ ہے یہ پورے صوبے کا مسئلہ بن چکا ہے ۔ وزیر صاحب نئے تشریف لائے ہیں ان کو اس پر توجہ کرنی چاہیے اور دوائیوں کے بجٹ کو بڑھانا چاہیے

وزیر صحت ۔ جناب والا۔ میں قائد حزب اختلاف کے فرمان کے مطابق انشاءاللہ تعالیٰ اس بات کی طرف پوری توجہ دوں گا ۔ ویسے میں عرض کرنا چاہوں گا کہ پاکستان دنیا کا واحد ملک ہے جہاں سے دوائیاں بالکل مفت دی جاتی ہیں ۔ اس کے باوجود میں یقین دہانی کرواتا ہوں کہ اس بارے میں پوری کوشش کروں گا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ واحد ملک پاکستان نہیں ہے اور ڈاکٹر

عبدالخالق صاحب یہ بتا سکتے ہیں کہ جہاں دوائیاں مفت دی جاتی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ غیر ترقی یافتہ ممالک کی بات کر رہے ہیں ۔ وزیر صحت کی اس وضاحت کے بعد اس تحریک التوا کو disposed of کیا جاتا ہے ۔

کوئلے کی گرانی کی وجہ سے صوبہ پنجاب میں پختہ اینٹوں کی نایابی

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کاروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ پورا صوبہ پنجاب جو بارش اور سیلاب سے بے پناہ متاثر ہوا ہے ۔ ان دنوں پختہ اینٹوں کی گرانی اور نایابی کے خوفناک مسئلہ سے دو چار ہے ۔ اینٹوں کی فروخت 120 سے لے کر 200 روپے فی ہزار تک پہنچ گئی ہے جس کے نتیجے میں سرکاری اور غیر سرکاری تعمیراتی کاموں میں شدید تعطل پیدا ہو گیا ہے ۔ روزنامہ نوائے وقت مورخہ 24 اکتوبر کے مطابق اس مسئلہ کی بنیاد کوئلہ کی گرانی اور نایابی ہے جس کے نتیجے میں بیشتر خشت ساز اداروں نے کام بند کر دیا ہے ۔ اس صورت حال سے عوام کو ایک ناگزیر ضرورت کی تکمیل کے لیے انتہائی پریشانی سے دو چار کر دیا ہے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ۔ یہ درست ہے کہ پچھلے دنوں پنجاب میں بارشوں اور سیلاب کی وجہ کوئلہ اگر دستیاب بھی ہوتا تو قدرتی طور پھٹے اس سیزن میں نہیں چلائے جا سکتے تھے اور میں اس بات سے بھی اتفاق کر سکتا ہوں کہ گاڑیوں کی کمیابی کی وجہ سے ۔ لائینوں کا سلسلہ منقطع ہونے کی وجہ کیونکہ کوئلہ زیادہ تر بلوچستان سے آتا ہے وہ نہیں لایا جا سکا ان وجوہات کی بنا پر اینٹوں کی کمیابی خاص طور پر ہوئی ۔ چند ایک دوسری وجوہات سے قیمتوں میں اضافہ ہوا ۔ اس کے سلسلے میں صوبائی حکومت نے یہ بھٹہ مالکان اور دوسرے گورنمنٹ کے متعلقہ اداروں کی میٹنگ کی اس

کے بعد وزیر اعلیٰ خود بھی خاص طور پر اس مقصد کے لئے بلوچستان تشریف لے گئے گورنر بلوچستان سے اس معاملہ پر گفتگو کی اور وہاں سے کافی مقدار میں پنجاب میں جملہ ضرورت کے لئے کوئلے کی فراہمی کا مناسب بندوبست کیا۔ اب چونکہ گاڑیوں کا سلسلہ ٹھیک ہو چکا ہے اور ریلوے حکام کو بھی کوئلے کی مطلوبہ مقدار لانے کے لئے wagons کا بندوبست کر دیا گیا ہے۔ امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ اب کوئلہ کی کمی کی شکایت دور ہو جاویگی۔

اس کے علاوہ ہم نے ہر ضلع میں بھٹے جو ہیں ان کی تعداد بڑھانے کے لئے لوگوں کو قرضے کی سہولتیں دی ہیں۔ بھٹے کے مزدوروں کو کہا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے طور پر سوسائٹی بنا کر ہر ضلع میں کم از کم دو دو بھٹے اور لگائیں۔ میں فاضل ممبران سے آپ کی وساطت سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ بھی اس سلسلے میں اپنے اپنے حلقے میں۔ ضلع میں۔ خاص طور پر عوام کو compel کر کے بھٹوں کی تعداد میں اضافہ کریں۔ اور ہم ان کو قرضہ کی سہولت مہیا کریں گے۔ اس طرح سے ہم اجتماعی طور پر کوشش کر رہے ہیں کہ اپنے ملک کے موجودہ تعمیراتی کاموں میں خاص طور پر اب جو وسیع پیمانے پر 22 کروڑ روپے صرف کرنا ہے۔ سی اینڈ ڈبلیو کا جو ڈیپارٹمنٹ ہے۔ 22 کروڑ روپے اس میں۔ اور اس کے علاوہ اریگیشن کی مدد سے یہ مدرسے۔ سکول۔ دوسری بلڈنگ اور پھر پیپلز ورکس پروگرام میں سڑکوں کی تعمیر۔ اتنا وسیع پروگرام ہے۔ جس کے لئے لازمی ہے۔ کہ اینٹیں کافی تعداد میں میسر آنی چاہئیں۔ تو اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہم سب اجتماعی طور پر کوشش کریں گے۔ اور حکومت کے جو اقدامات میں نے آپ کے سامنے رکھے ہیں اس پر ہماری جو تکلیفیں ہیں۔ انشاءاللہ العزیز بہت جلد ختم ہو جائیں گی۔

سید قابش الوری۔ وزیر موصوف نے جو وضاحت کی ہے۔ اس کے بعض پہلو بڑے اطمینان بخش ہیں لیکن جو اصل مسئلہ زیر غور ہے۔ اس میں یہ نکتہ ابھی تک وضاحت طلب ہے۔ اگر اینٹوں کی قیمت 75 روپے کی بجائے تقریباً 150 سے دو سو روپے تک پہنچ چکی ہے تو حکومت ایسے کیا انتظامات

کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جن کے باعث ان قیمتوں کو ایک مناسب شرح پر برقرار رکھا جا سکے ؟ دوسرا جو مسئلہ اہم ہے وہ یہ ہے ۔ کہ کوئلے کی قیمت 120 روپے کی بجائے ساڑھے تین سو روپے فی ٹن خود بلوچستان میں ہوگئی ہے ۔ اس کے نتیجہ میں یہاں پر اینٹوں کی قیمت میں اضافہ ہوا ہے ۔ انہوں نے یہ بھی وضاحت نہیں فرمائی ہے کہ کیا سرکاری سطح پر کوئلہ کی قیمت 120 روپے ٹن برقرار رکھنے میں حکومت کامیاب ہوگئی ہے ۔ کیونکہ جب تک کوئلہ کی قیمت 120 روپے ٹن نہیں ہوگی ۔ یہاں پر اینٹوں کی قیمت کم نہیں کی جا سکے گی ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ۔ ویسے میں نے یہ عرض کیا ہے کہ اینٹوں کی قیمت کوئلے کی قیمت کا کم ہونا یا بڑھنا ہی صرف ایک factor نہیں ہے ۔ بلکہ اس میں اور بھی factors ہیں ۔ مثلاً مزدوروں کی اجرت میں اضافہ ۔ کچی اینٹوں کی تیاری میں اضافہ ۔ اور بھی بہت سے اس طرح کے دوسرے factors ہیں ۔ جو ملکر اجتماعی طور پر اینٹوں کی گرانی کا سبب بنتے ہیں ۔ اس کے علاوہ سپلائی اور ڈیمانڈ کا ایک قدرتی طور پر جو فلسفہ اور فارمولا ہے ۔ ہم اس کو بھی نظر انداز نہیں کر سکتے ہیں ۔ تو یہ سارے factors ہیں ۔ جو ملکر اجتماعی طور پر اینٹوں کی قیمتوں میں اضافے کا سبب بنے ۔ میں نے جیسے عرض کیا ہے ۔ ایک تو بارش کے موسم میں بھٹے نہیں چل سکتے ۔ اس لئے نہ صرف اینٹیں بننی بند ہوگئی ہیں بلکہ ان کی ڈیمانڈ زیادہ ہوگئی ہے ۔ سپلائی بالکل قدرتی طور پر ختم ہوگئی ۔ تو قیمت میں اضافہ یقینی تھا ۔ اب چونکہ وہ موسم گزر گیا ہے ۔ بھٹے کافی مقدار میں چل چکے ہیں ۔ ہم اور لگائیں گے ۔ جب ہماری سپلائی اور ڈیمانڈ کا توازن برابر ہوگا ۔ تو لازمی طور پر قیمتیں کم ہوں گی ۔ ایک تو جو بنیادی factor ہے ۔ وہ یہ ہے ۔ اور اس کی میں نے آپ کے سامنے وضاحت کر دی ہے ۔ اس کے بعد کوئلے کی فراہمی کے متعلق بھی میں نے آپ کو وضاحت کر دی ہے ۔ اب رہا سوال کوئلے کی قیمت کا ۔ تو اس کے لئے پنجاب گورنمنٹ براہ راست قیمت مقرر کرنے یا نہ کرنے کا اختیار نہیں رکھتی ۔ اس بارہ میں

دوسرے صوبوں سے وہاں پر کوئلہ نکالنے کے بارے میں گفت و شنید ہو رہی ہے ۔ البتہ یہ قدرتی امر ہے جب آپ ملک میں قیمت بڑھنے کا رجحان دیکھتے ہیں ۔ تو ہر معاملہ میں قیمتیں بڑھیں گی ۔ وہاں کان کے مزدوروں کی تنخواہوں میں اضافہ ۔ پھر کان میں کام کرنے کے لئے ہو سکتا ہے ۔ کہ سوئی گیس petromax ڈیزل وغیرہ اور اس قسم کے دوسرے عوامل سے قدرتی طور پر کچھ تو اضافہ ہوگا ۔ لیکن میں یہ فاضل ممبر کو آپ کی وساطت سے یقین دلانا چاہتا ہوں ۔ کہ پنجاب گورنمنٹ حکومت بلوچستان سے گفت و شنید کر رہی ہے ۔ اور کچھ کی ہیں۔ جیسے میں نے پہلے عرض کیا تھا ۔ کہ چیف منسٹر صاحب اب مزید کوشش کریں گے کہ جس حد تک بھی کوئلے کی قیمت بلوچستان سے کم کرائی جا سکتی ہے ۔ وہ بھی یقینی طور پر کرائی جائے ۔

سید تابش الوری ۔ اس یقین دھانی کے پیش نظر میں اپنی تحریک پر زور نہیں دیتا ۔

Mr. Speaker. In view of the statement of the Minister the motion is not pressed.

حکومت کی طرف سے سیلاب سے متاثرہ مکانات کے مالکان کو مالی امداد دینے سے انکار

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جاوے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ صوبہ پنجاب کے ارباب حکومت نے واضح طور پر اعلان کیا تھا کہ بارش اور سیلاب سے جو مکانات مسمار ہوئے ہیں ۔ ان کے مالکوں کو تعمیر و مرمت کے لئے ہر ممکن مالی امداد دی جائے گی۔ خود وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو نے متاثرہ علاقوں کا دورہ کرتے وقت یہ اعلان کیا تھا کہ حکومت تباہ شدہ بستیوں کی جگہ بستیاں ۔ ٹیوب ویلوں کی جگہ ٹیوب ویل ۔ اور مکانات کی جگہ مکانات فراہم کریگی ۔ لیکن نہ صرف یہ کہ حکومت نے اپنے وعدے پورے نہیں کئے بلکہ سرے سے سیلاب سے متاثرہ مکانات کے

مالکوں کو مالی امداد دینے سے انکار کر دیا ہے ۔ جس کی وجہ سے لاکھوں عوام میں سخت بے اعتمادی اور بے یقینی کی فضا پیدا ہوگئی ہے ۔

وزیر آبپاشی و برقی قوت ۔ جناب والا ۔ فاضل محرک نے یہ نکتہ اٹھایا ہے کہ جناب چیف منسٹر صاحب نے جو وعدہ یا حکومت پنجاب نے جو وعدہ کیا تھا وہ پورا نہیں کیا گیا ۔ یہ بالکل حقائق پر مبنی نہیں ہے ۔ بلکہ سیلاب سے متاثرہ مکانوں کی تعمیر و مرمت اور انکے مالکوں کی مالی امداد کے لئے اس قدر رقم مختص کی گئی ہے ۔ اور اتنی آسان شرائط رکھی گئی ہیں قرضہ دینے کے لئے کہ اس مقصد کے لئے صرف تحصیل ہیڈ کوارٹرز تک جانا پڑتا ہے ۔ ایسا اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا ۔ اور جناب‌والا۔ میں تفصیل عرض کرتا ہوں ۔ کہ ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن کچے گھر کی تعمیر کے لئے ایک ہزار روپیہ دیتی ہے اور اس کے لئے صرف mortgage deed اور title deed کی ضرورت ہوتی ہے ۔ اور دو سال کا grace period ایک ہزار کے قرضہ کے سود کے لئے ہے ۔ اسی طرح پکے مکان کی مرمت کے لئے دو ہزار روپے تک قرضہ مل سکتا ہے ۔ اور یہ کہ پکا مکان بنانے کے لئے پانچ ہزار روپے سے لیکر چالیس ہزار روپے تک قرضہ مل سکتا ہے ۔ اور وہ قرضہ بیس سال میں واپس کرنا ہے ۔ اور اس کا بھی سود کا پیریڈ دو سال ہے ۔ اور اس میں بیس ہزار روپے تک ساڑھے سات فیصدی اور بیس ہزار سے زیادہ کی رقم پر ساڑھے نو فیصد سود ہے ۔ تو یہ سارے اعداد و شمار اور یہ ساری رعایتیں ۔ جناب والا ۔ جو میں نے ذکر کی ہیں ۔ ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن نے جو دس کروڑ روپیہ وزیر اعظم کی ہدایت سے دیا تھا ۔ وہ دس کروڑ روپیہ صرف اس کام کے لئے اور صرف پنجاب کے لئے مختص کیا گیا ہے ۔ اس کے علاوہ کمرشل بنکوں نے ہمیں یقین دہانی کرائی ہے ۔ کہ وہ ستر کروڑ روپیہ کی حد تک ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن کی وساطت سے قرض دینگے ۔ اتنی بھاری تعداد میں اور اتنی بھاری رقم میں قرض ۔ اور اتنی آسان شرائط پر ۔ اتنے آسان اور بہتر طریقہ کار سے ہم نے یہ امداد شروع کی ہے ۔ تو اس لئے فاضل محرک کی خدمت میں جب میں نے یہ اعداد و شمار پیش کئے ہیں ۔ تو مجھے یقین ہے کہ وہ اب اپنی تحریک

التوا پر زور نہیں دیں گے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ ہمیں اس سے انکار نہیں ہے کہ حکومت نے قرضوں کی سہولت فراہم کی ہیں ۔ لیکن میری مراد یہاں مالی امداد سے تھی ۔ اور عام تاثر یہ تھا کہ حکومت ایسے لوگوں کو جن کا سب کچھ سیلاب میں تباہ ہوچکا تھا ۔ قرضے کی صورت میں نہیں بلکہ امداد کی صورت میں کچھ رقم دے گی ۔ اور یہ ہمارا معمول ہے کہ جن علاقوں کو آفت زدہ قرار دیا جاتا ہے ۔ جناب وزیر موصوف خود اس سے اتفاق کرینگے کہ وہاں اگر کوئی مکان گرے ۔ تو پہلے سے rules کے مطابق انہیں پچاس روپے اور سو روپے تک مالی امداد دی جاتی ہے ۔ جو واپس نہیں لی جاتی ۔ اس توقع پر یہ یقین دہانی کرائی گئی تھی کہ اب بھی اتنے بڑے پیمانے پر جو تباہی آئی ہے ۔ اور مختلف علاقوں کو آفت زدہ قرار دیا گیا ہے ۔ خاص طور پر میں ضلع بہاولپور کا ذکر کرونگا ۔ جہاں صرف شہر میں ہی تقریباً دس ہزار مکانات گر گئے ہیں ۔ ان کو ایسے طریقے سے مالی امداد ملنی چاہئیے تھی ۔ جس کی واپسی کا مطالبہ نہ کیا جاتا ۔ اور اس کی بنیاد یہ ہے کہ باہر کے ممالک سے جو امداد ملی ہے ۔ وہ قرضے کی بنیاد پر نہیں ملی ہے ۔ وہ آپ کو عطیہ کے طور پر ملی ہے ۔ اس لئے عوام بجا طور پر یہ توقع رکھتے ہیں کہ انہیں عطیات کے طور پر ہی یہ رقم دی جاویگی ۔ تو اس سلسلے میں جو مالی امداد کا تعلق ہے ۔ وہ عطیات کی صورت میں ہے ۔ قرضوں کی صورت میں نہیں ہے ۔ اس لئے انہیں وضاحت کرنی چاہئیے ۔ کہ وہ ایسی مالی امداد کتنی دے رہے ہیں ۔ جو وصول نہیں کی جاوے گی ۔

وزیر آبپاشی و برقی قوت ۔ جناب والا ۔ دو نکات فاضل محرک نے اٹھائے ہیں ۔ ایک تو بیرونی امداد کا ہے ۔ بیرونی امداد جس شکل میں بھی ہمیں حاصل ہوئی ہے ۔ خواہ وہ کمبل ہیں ۔ خواہ وہ ادویات ہیں ۔ دودھ یا اور pre-fabricated housing units ہیں ۔ وہ سب کی سب اسی طرح سے اسی وقت allocations کر دی گئی ہیں ۔ اس کے لئے تو کسی سے پیسے وصول کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ دوسرا جو فاضل محرک نے فرمایا

ہے ۔ وہ بالکل درست ہے ۔ کہ calamaties act کے تحت مبلغ سو روپیہ گھر کے تباہ ہو جانے پر اور پچاس روپے قابل مرمت گھر کے لئے دیئے جاتے ہیں ۔ مگر یہ calamaties act میں compensation laid down ہے ۔ اور جو پہلے rivarian areas میں flood آئے تھے ۔ اس میں ہم نے یہ compensation دی تھی ۔ مثلاً ضلع ساہیوال اور میانوالی میں اور ڈیرہ غازی خان اور مظفر گڑھ میں جو پہلے صرف rivarian areas کے فلڈ تھے ۔ جو ہر سال تقریباً تھوڑے بہت آ جاتے تھے ۔ اور اب بھی آ جاتے ہیں ۔ اس کے بعد جناب والا ۔ جب زبر دست سیلاب آئے ۔ ایک بہت بڑی زبر دست تباہی ہوئی ۔ تو پھر جناب وزیر اعلیٰ کی سرکردگی میں کوئٹہ میں ایک میٹنگ ہوئی ۔ اور اسلام آباد میں بھی ۔ اور اس میں یہ طے پایا گیا کہ اگر compensation دیدی گئی ۔ اگر معاوضہ دیا گیا ۔ تو اس سے جو inflation پھیلے ہے ۔ اس میں اور زیادہ اضافہ ہو جاوے گا ۔ ایک بات اور دوسرے یہ کہ وہ معاوضہ اس قدر مضحکہ خیز تھا کہ مثلاً اب آپ شہر میں سو روپیہ کسی کو گھر بنانے کے لئے دیتے ۔ تو ہمیں یقین تھا کہ لوگ وصول کرنے سے بھی انکار کر دیتے ۔ اس لئے ان حالات میں تمام حکومتوں کا یہ خیال تھا ۔ اور جناب وزیر اعظم کا بھی یہی خیال تھا ۔ کہ بجائے اس کے کہ ہم لوگوں کی امداد بھی ٹھیک طور پر نہ کریں ۔ اور inflation میں un-necessary اضافہ کریں۔ تو بیشک یہ ہے کہ ہم میٹریل کی صورت میں ۔ جنس کی صورت میں یہ امداد کریں ۔ اور یہ کہ یہ قرض اس طرح سے دیں ۔ کہ انہیں اسی وقت یہ جنس مہیا ہو ۔ اور محرک کو معلوم ہو گا کہ بیج ۔ کھاد ۔ بیل اور ٹریکٹر وغیرہ اس طریقہ سے دئے گئے تاکہ اس inflation میں un-necessarily اضافہ نہ کیا جاوے ۔ اور یہ اصول طے پایا ہے ۔ کہ اب ہم ان کو معاوضہ نہیں دیں گے بلکہ ان کو اپنے مکانات کی تعمیر کے لئے پیسے معقول مقدار میں دیں گے ۔ ہم نے یہ بھی طے کیا کہ ان کی اس قدر آسان شرائط ہو اور کچھ grace period ہو تاکہ لوگ بآسانی حکومت سے پیسے اور رقوم حاصل کر سکیں اور وہ با عزت طور پر حاصل کریں اور وہ رقوم اس قدر ہوں جن سے وہ مکانات تعمیر کر سکیں ۔ جناب والا ۔ اس کے علاوہ مختلف شہروں میں

مثلا جھنگ میں بہت سا علاقہ حاصل کر کے پلاٹس بنا کر غریب اور متاثرہ لوگوں کو آسان شرائط پر دئے جا رہے ہیں ۔ تو حکومت نے اس سال جناب والا ان سیلابوں کے بعد پوری مقدار میں رقوم دی ہیں اور جتنی آسان شرائط ہو سکتی تھیں لوگوں کی بحالی کے لئے اقدامات کئے ہیں ۔ کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ضروری اور باعزت طریقہ ہے ۔ کہ کوئی شخص قرض لیکر اس کو لوٹا دے پھر اپنا گھر بنا لے اتنی کوشش پہلے کبھی نہیں کی گئی تھی اور اتنی شرائط آسان قسم کی اس سے قبل نہیں دی گئی تھیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس تحریک التوا کا تعلق صرف مکانات کی تعمیر سے تھا اور اس ضمن میں چونکہ وزیر آبپاشی نے نہایت اہم انکشافات فرمائے ہیں ۔ اس لئے میں بھی کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ اس سلسلے میں جو بھی بیرونی امداد آئی کمبل ۔ کپڑے اور اس قسم کی چیزیں تو اس ضمن میں نوائے وقت کا اداریہ یہ کہتا ہے کہ جتنا بھی غیر ملکی کپڑا ۔ کمبل وغیرہ آئے وہ متاثرہ لوگوں میں تقسیم نہیں کئے گئے ۔ ان کی بجائے لنڈا بازار سے کمبل خرید کر دئے گئے ہیں اور یہ اداریہ اس کی تصدیق کر سکتا ہے ۔ میں کہتا ہوں کہ میرے ضلع رحیم یار خان میں غیر ملکی کمبل یا کپڑا تقسیم نہیں ہوا ۔ ان کی تقریر کا یہ حصہ ہے اور اگر اس بات کی وضاحت ہو جائے تو مجھے پتہ چل جائیگا کہ اس اداریہ کی تصدیق کہاں تک درست ہے اور آیا وہ اشیا تقسیم ہوئی ہیں یا نہیں ہوئیں اور یہ بھی پتہ چل جائیگا کہ بہاول پور ڈویژن اور بالخصوص ضلع رحیم یار خان میں وہ چیزیں پہنچیں یا نہیں ۔ وہ اشیا کہاں تقسیم کی گئی ہیں میں چاہتا ہوں کہ اس کی وضاحت ہو جائے تا کہ یہ ایک علیحدہ مسئلہ نہ بن جائے ۔

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا ۔ میں خود تحصیل خان پور میں پنجاب کے چیف منسٹر کے ساتھ گیا تھا ۔ آپ نے اخبارات میں تصویر دیکھی ہوگی ۔ ہم نے اپنے ہاتھوں سے اشیاء لوگوں میں تقسیم کی تھیں اور خانپور میں فاضل رکن بھی موجود تھے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں نہیں تھا ۔

وزیر آبپاشی ۔ بہر حال یہ کہنا غلط ہے کہ بیرونی اشیاء لوگوں میں تقسیم نہیں کی گیئں باقی یہ رہا کہ لنڈا بازار سے خرید کر بیھجے گئے ہیں اور اس ضمن میں کسی اخبار نے اداریہ لکھا تو وہ ایسی چیز ہے کہ کسی اخبار نے حکومت کے خلاف یا جو اس قوم کا عام کریکٹر ہے ۔ کچھ نہ کچھ اچھالنا ہوتا ہے تو یہ ان کا اپنا کام ہے ۔ سب سے زیادہ تو اس قوم کی بے عزتی ہے تو جس اخبار نے یہ اداریہ لکھا اس کو اس چیز کی پرواہ نہیں ۔ جناب والا ۔ کوئی چیز لنڈے بازار سے نہیں خریدی گئی ۔ جو باہر سے چیزیں آئی تھیں وہ تقسیم کی گئیں ۔ روز شور مچایا جاتا ہے کہ بے ایمانی ہوئی ۔ فلاں چیز ہو گئی ۔ ایسا ہوگیا ۔ ویسا ہوگیا ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف نے قوم کے کیریکٹر کو اور اخبارات کے طرز و طریق کو گھسیٹا ہے حالانکہ یہ بات درست ہے کہ قوم وہی محسوس کرتی ہے جو یہاں ہو رہا ۔ تو اس لئے ان کو یہ الفاظ واپس لینے چاہیں ۔ یہاں لوگ اچھے بھی ہیں اور برے بھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے اس کو generalize نہیں کیا ۔

میاں خوشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں نے بھی ایک تحریک التوا اس سلسلے میں دے رکھی ہے ۔ وزیر صاحب نے آرام سے اعلان فرما دیا ہے کہ انہوں نے کمبل خود تقسیم کئے ہیں ۔ ہو سکتا ہے کہ انہوں اپنے دست مبارک سے چند کمبل تقسیم کئے ہوں ۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ باہر سے آئی ہوئی اشیاء خورد برد کی جا رہی ہیں اور وہ لوگوں تک نہیں پہنچیں ۔ جناب والا ۔ اس کی انکوائری ہونی چاہئے اور یہ خواہ مخواہ یہاں بیٹھے بیٹھے یہ اعلان فرما دیتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر آپ نے تحریک التوا دی ہوئی ہے تو وہ اپنے موقع پر آ جائیگی ۔ ایک مسئلہ پیش ہو چکا ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ بحث ہو رہی ہے ۔

مسٹر سپیکر - بحث نہیں ہو رہی ہے - انہوں نے ایک نکتہ اعتراض اٹھایا تھا تو فاضل وزیر نے ایک ایسے امر کی طرف جس کا تحریک التوا سے تعلق نہیں ہے ذکر کیا ہے - انہوں نے ایک پوائنٹ اٹھایا تھا کہ غلط فہمی پھیلائی جا رہی ہے تو اس کے متعلق وزیر موصوف نے کیا کہنا ہے - انہوں نے ان کی تائید نہیں کی تھی - انہوں نے یہی کہا تھا کہ جہاں تک میرے ضلع کا تعلق ہے چیزیں تقسیم نہیں کی گئیں - پھر ایک اخبار میں اداریہ لکھا گیا ہے تو آج وزیر متعلقہ کا جو ارشاد تھا وہ اس کے مطابق نہیں تھا - تو انہوں نے اس کی تصدیق چاہی ہے -

میاں خورشید انور - جناب والا- میری تحریک التوا بھی اسی اداریہ سے متعلق ہے - کہا گیا ہے کہ اخبارات خواہ مخواہ اس قسم کی چیزیں لکھ دیتے ہیں لیکن - جناب والا - یہ اخبارات کی ذمہ داری ہے -ان کی یہ ذمہ داری نہیں کہ وہ آپ کی صرف فوٹو چھاپیں یا آپ کی تقاریر چھاپیں -

مسٹر سپیکر - یہ نصیحت کسی مناسب موقع پر کریں -

چودھری امان اللہ لک - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - جب کسی تحریک التوا پر کسی محرک اور وزیر کے مابین معاملہ ہو اور جو واقعہ اس ہاؤس میں پیش کیا جائے - وہ کسی ممبر کے ذاتی علم میں ہو - وہ غلط ہے یا صحیح تو ممبر کو اختیار حاصل ہے کہ وہ ان واقعات کی روشنی میں ان واقعات کی رو سے اس میں حصہ لے سکے - یا واقعات کی تصدیق یا تردید کر سکے -

مسٹر سپیکر - آپ تشریف رکھیں - اس میں ایک عام تحریک التوا سے تھوڑا سا فرق تھا - تحریک التوا زیر بحث سے متعلق ایک دوسرے امر کے متعلق فاضل وزیر نے ذکر کیا - تو پھر میں نے یہ حاجی محمد سیف اللہ کو حق دے دیا کہ اگرچہ اس بحث کا براہ راست تحریک التوا سے تعلق نہیں ہے - اس سے متعلق اگر وہ فاضل وزیر سے کچھ پوچھنا چاہتے ہیں تو وہ پوچھ لیں -

چوھدری امان اللہ لک - جناب والا - میرا پوائنٹ آف آرڈر بالکل مختلف تھا - جب ایسے واقعات ہو رہے ہوں اور پراپرٹی آف دی ہاؤس بن

چکے ہوں تو پھر کیا پوزیشن ہوگی ؟

مسٹر سپیکر - وہ تب ہی ہے جب ہاؤس اس کو admit کرے گا -

چوہدری امان اللہ لک - میں عرض کروں گا کہ جب یہ ریکارڈ پر آ چکا ہے -

مسٹر سپیکر - جب ہاؤس اس کو منظور کرے تب وہ ہاؤس کی پراپرٹی بنتا ہے -

چوہدری امان اللہ لک - میں تو صرف یہ پوچھتا ہوں کہ میں اس واقعہ کی تردید کر سکتا ہوں یا نہیں کر سکتا ہوں -

Mr. Speaker. That my be a matter of personal explanation

چوہدری امان اللہ لک - ٹھیک ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں اس ضمن میں اتنی وضاحت چاہوں گا کہ - - - -

مسٹر سپیکر - اس کی وضاحت تو وزیر موصوف نے کر دی ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - کیا وضاحت یہ ہے کہ ہم خانپور میں گئے تھے ؟

مسٹر سپیکر - انہوں نے ذاتی علم کی بنا پر تردید کر دی ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - وہی ہوگی - جناب والا - کہ انہوں نے خانپور میں کیا کچھ کیا - ان کو چیزیں تقسیم نہیں ہوئیں بلکہ لوگ تو چشم براہ رہے کہ وہ دوروں کیلئے آئیں اگر وہ اپنے دست مبارک سے چند کمبل تقسیم کر دیں تو انہیں ملیں گے -

مسٹر سپیکر - حاجی صاحب یہ تقریر کرنے کا موقع نہیں ہے - اگر وہ خود جا کر چیزیں تقسیم نہیں کرتے ہیں تو پھر آپ کہتے ہیں کہ الکوائری کرائی جائے اور اگر وہ خود تقسیم کرتے ہیں تو پھر آپ کچھ اور کہہ دیتے ہیں -

حاجی محمد سیف اللہ خان - کیا سیلاب صرف خانپور میں آیا ہے - جو انہوں نے وہاں جا کر چیزیں تقسیم کی ہیں ؟ میں پوچھتا ہوں کہ کیا اس سے ان کے فرائض کی سبکدوشی ہو گئی ہے ؟ باقی جگہوں کے لوگ محروم رہیں تا وقتیکہ ان کے دورے وہاں پر نہ ہوں -

مسٹر سپیکر - حاجی صاحب میں تقریر کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا -

وزیر آبپاشی - فاضل رکن نے یہ کہا تھا کہ کیوں تقسیم نہیں ہوئیں- تو میں نے جواب دیا تھا کہ تقسیم ہوئی ہیں -

مسٹر سپیکر - ایک خاص واقعہ انہوں نے بتایا ہے - یہ نہیں کہ صوبے کے متعلق ساری بات بتا دی ہو -

حاجی محمد سیف اللہ خان - تو پھر اس کا ازالہ کسطرح سے کریں گے -

وزیر آبپاشی - انہوں نے یہ سوال کیا تھا بڑے زبردست طریقہ سے کہ کیوں نہیں تقسیم ہوئیں - تو میں نے جواب دیا کہ یہ آپ کے ضلع میں تقسیم ہوئی ہیں - دوسرے انہوں نے اخبار کے اداریہ کے متعلق کہا تو میں نے جواب دیا کہ بعض اخبارات کی عادت ہوتی ہے - یہ کہہ دینا کہ ساری قوم چور ہے - کہا گئی ہے - بے ایمان ہے اور انہوں نے ایک جنرل اداریہ لکھ دیا - جس کی رو سے وہ موجودہ حکومت پر تنقید کرتے ہیں - تو میں پھر یہی کہوں گا کہ جہاں تک کسی خاص واقعہ کا تعلق ہے آپ اس کو میرے علم میں لائیں اور جو بھی افسر ہوگا کسی کو معاف نہیں کیا جائیگا - جو شخص بے ایمانی کرے گا اس کو ہم پکڑینگے اور زبردست سزا دینگے - آپ نے تو ایک جنرل بات کہہ دی ہے - آپ کو کیا معلوم ہے یہ اخبار جو ہے بہت سے سفارت خانے بھی پڑھتے ہیں اور ان کے diplomatic despatches بھی جاتے ہیں - وہ وہاں پر کیا کہینگے کہ ہم نے ان کو دودھ بھیجا - کمبل بھیجے اور ایسی چیزیں بھیجیں اور ان کے اخبار یہ لکھ رہے ہیں کہ غلط ہو گیا - یا تو وہ اخبار کوئی واقعہ بتائے -

اور اس بات کی میں بالکل تردید کرتا ہوں کہ کسی چیز کو لنڈے سے خرید کر دیا گیا ہے ۔ یہ بالکل غلط بات ہے ۔ جسطرح سے بھی میٹریل آیا ہے بالکل اسی طرح سے دیا گیا ہے ۔ البتہ کچھ میٹریل کے معاملے میں ہمیں تکلیف ہے ۔ مثلاً پنیر ایک چیز ہے اور پنیر کو ہمارے لوگ پسند نہیں کرتے ۔ جن کیمپس میں ہم نے بھیجا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ کھانے کے لئے صابن بھیج دیا ہے ۔ اس کے لئے ہمارے لوگوں کا taste نہیں ہے ۔ ایسی کچھ چیزیں ہمارے پاس جمع ہیں اور ممکن ہے ہم بعد میں سوچیں کہ انکے لئے کوئی اور چیز متبادل لیکر دے دیں لیکن ابھی تک ایسا کچھ نہیں ہوا ۔ اگر کوئی چیز دی جائے گی ۔ اگر کوئی تبادلہ کیا جائے گا تو عوام کے متاثرہ افراد کے فائدے کے لئے ہوگا ۔ یہ بات generally کہہ دینا کہ بے ایمان ہیں ۔ کھا گئے ہیں ۔ امداد نہیں دی ۔ تو جناب والا ۔ یہ بات بہت برا reflect کرتی ہے ۔ کوئی اخبار کوئی specific واقعہ مجھے دیں اور پھر میں دیکھتا ہوں کہ کسطرح وہ افسر یا وہ شخص جو بھی ہے وہ اس سے بچتا ہے ۔ میں سارے ہاؤس کو آپ کے توسط سے اور وہ لوگ بھی سن رہے ہیں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ کوئی آپ واقعہ میری توجہ میں لائیں میں اس کی تحقیقات کراؤنگا ۔ اور اس آدمی کو زبردست سزا دونگا کیونکہ اس وقت ہم لوگوں کا استحصال نہیں دیکھ سکتے جو پہلے ہی لٹ چکے ہیں اور تباہ و برباد ہو چکے ہیں ۔ اور یہ بات generally کہہ دینی کھا گئے کھا گئے ۔ یہ بہت بری بات ہے ۔ اس اخبار کا اداریہ میں نے بھی پڑھا ہے ۔ میں نے اس لئے نوٹس نہیں لیا ۔ کیونکہ یہ اس طرح ہے جس طرح کہتے ہیں کہ آ گیا ۔ چور آ گیا ۔ بھیڑیا آ گیا ۔ یہ تو اس اخبار کی عادت ہے ۔ اور ہم تو اس سے اب متاثر بھی نہیں ہوئے ۔ حقیقت ہے کہ اگر کبھی کبھی کسی خاص بات پر تنقید کی جائے تو میں اس کا واقعی زبردست نوٹس لوں گا لیکن جب ایک اخبار کی عادت ہو کہ وہ روز چلائے تو پھر اس کا اثر نہیں رہتا اور وہ جو stimulus ہوتا ہے وہ تھوڑا تھوڑا کر کے بے اثر اور زائل ہو جاتا ہے ۔ اور انسان اس stimulus کا عادی ہو جاتا ہے ۔

میاں خورشید انور - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - وزیر صاحب نے پھر اخبار پر غصہ نکالا ہے - تو میں یہ عرض کرونگا کہ اخبارات ہی ہمارے پاس اطلاع فراہم کرنے کا واحد ذریعہ ہیں کہ صوبے میں کیا ہو رہا ہے - اور اگر کہیں خرابی ہوتی ہے - تو ہمیں اخبارات سے ہی پتا چلتا ہے -

مسٹر سپیکر - ان سے دریافت کیا گیا تھا اور وہ بتا رہے ہیں -

میاں خورشید انور - جناب والا - ان کو آپ نے اجازت دی ہے کہ وہ اخبار کے متعلق کہیں انہوں نے کہا ہے کہ اخبار کی عادت ہوگئی ہے - تو میں یہ کہوں گا کہ اخبار کی عادت نہیں کیونکہ اخبار اگر تنقید کرتا ہے تو درست کرتا ہے اور یہ اس کا فرض ہے - یہ اس کا فرض نہیں کہ وہ صرف آپ کی خوشامد کرتا رہے- اگر آپ کہیں دھاندلیاں مچاتے ہیں اور جو کمزوریاں واقع ہو چکی ہیں ان کی نشاندہی کرنا اخبارات کا عین فرض ہے -

مسٹر سپیکر - میاں صاحب آپ تشریف رکھیں -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - ہمیں ان سے اتفاق ہے جو وہ فرماتے ہیں واقعی درست ہوگا کوئی دھاندلی نہیں کی گئی ہوگی - کوئی بے ایمانی نہیں کی گئی ہوگی وہ مہربانی فرما کر اتنا فرما دیں اگر وہ صاف ہیں کہ جب بار بار ان سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ وہ سٹیٹمنٹ دیں کہ کتنی امداد آئی ہے اور وہ کہاں کہاں خرچ ہوئی ہے - تو وہ بیان بھی نہیں دیتے - اس کو تو چھپا کے رکھتے ہیں - اور جب وہ الزام لگاتے ہیں کہ دھاندلیاں کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ الزام غلط ہے - اگر تو وہ صحیح ہیں تو اس پر سٹیٹمنٹ دیں -

مسٹر سپیکر - حاجی محمد سیف اللہ صاحب اگر کوئی فاضل رکن اس سے متعلق سوال دے دے تو اس کا جواب آسکتا ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - سوال ہاؤس میں آ گیا ہے - وہ اپنی صفائی تو دیں - ہمیں تو پتا ہی نہیں کہ آیا کیا ہے - وہ ہم

کیسے کہیں کہ صحیح ہے یا غلط ہے اور کیسے تقسیم ہوا ؟

مسٹر سپیکر - اگر کسی فاضل رکن نے سوال دیا ہے تو بہتر ہے - نہیں دیا ہے تو دے دے اور وہ یہ سوال پوچھ سکتا ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - انہوں نے کہا ہے کہ سنٹرل سبجیکٹ ہے - امداد وزیراعظم کے فنڈ میں آئی ہے ہم اس کا جواب نہیں دے سکتے -

مسٹر سپیکر - آپ یہ پوچھیں کہ پنجاب کو اس میں سے کتنا حصہ دیا گیا ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - ٹھیک ہے جناب -

مسٹر سپیکر - آپ کوئی متعلقہ بات پوچھیں اگر پوچھنا چاہتے ہیں -

سید تابش الوری - جناب سپیکر - مسئلہ یہ ہے کہ جو امداد تقسیم کی جا رہی ہے وہ کسی اصول پر تقسیم نہیں کی جا رہی ہے - بعض علاقوں سے ترجیحی سلوک کیا جا رہا ہے اور بعض علاقوں میں کچھ نہیں دیا جا رہا یہ ہے مسئلہ -

مسٹر سپیکر - اس تحریک التوا کا یہ issue نہیں ہے -

سید تابش الوری - جناب والا - یہ issue پیدا ہو گیا ہے -

مسٹر سپیکر - بالکل کوئی issue پیدا نہیں ہوا -

سید تابش الوری - جناب والا - یہ الزام تھا کہ بعض علاقوں کو امداد نہیں مل رہی -

مسٹر سپیکر - بعض علاقوں کا اس میں کہیں ذکر ہی نہیں ہوا -

سید تابش الوری - جناب والا - ہم اصرار کرتے ہیں کہ آپ اسے ہاؤس کے سامنے پیش کریں -

Mr. Speaker - I accept the statement of the Minister as against the editorial of a newspaper or a news item appearing in it.

سید تابش الوری - جناب والا ۔ یہ اس ایڈیٹوریل سے متعلق نہیں ہے - میری تحریک ان مکانات کی مالی امداد کے متعلق ہے اور یہی مسئلہ اس وقت زیر بحث ہے - آپ اسے admit کر چکے ہیں - ہاؤس سے اس سلسلے میں رائے لیں کہ وہ اس پر بحث کرنا چاہتا ہے یا نہیں - یہ میں اس ایڈیٹوریل سے متعلق بحث نہیں کر رہا ہوں بلکہ اس قرار داد سے متعلق بحث کر رہا ہوں جو اس وقت زیر بحث ہے اور یہ 116 نمبر ہے -

مسٹر سپیکر - میں اس تحریک کو لے لوں گا بشرطیکہ آپ مجھے دکھا دیں کہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ ان کو براہ راست امداد دی جائے گی -

سید تابش الوری - جناب والا - انہوں نے اس کے جواب میں سٹیٹمنٹ دی ہے -

مسٹر سپیکر - انہوں نے یہ کہا ہے کہ ہم امداد دے رہے ہیں -

سید تابش الوری - جناب والا - وہ قرضہ دے رہے ہیں -

مسٹر سپیکر - قرضہ بھی تو امداد ہوتی ہے -

سید تابش لوری - نہیں جناب -

مسٹر سپیکر - امداد ہوتی ہے -

وزیر آبپاشی - جناب والا - دو سال کے لیے اس پر سود معاف ہے -

مسٹر سپیکر - سید تابش صاحب جب نقد امداد کا آپ نے کوئی لفظ نہیں لکھا ہوا تو قرضہ جو ہے یہ مالی امداد نہیں ہے ؟

سید تابش الوری - جی نہیں ہے - یہ قرضہ ہے اور بوجھ ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - یہ بوجھ ہے اور ان کی جائدادیں سبھی رہن رکھی جا رہی ہیں -

Mr. Speaker. I will consider it.

سید تابش الوری - جناب والا - کیا آپ نے اسے pending کر دیا ہے ؟

مسٹر سپیکر - میں نے اسے pending کر دیا ہے -

راولپنڈی ریجن کے متعدد تعلیمی اداروں کے سربراہوں کو ستمبر اور اکتوبر 1973ء کی تنخواہ کی عدم ادائیگی

مسٹر سپیکر - مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ راولپنڈی ریجن کے تقریباً بیس پچیس تعلیمی اداروں کے سربراہوں کو ابھی تک ماہ ستمبر اور اکتوبر 1973ء کی تنخواہ نہیں ملی - واقعات کے مطابق تقریباً 25 تعلیمی اداروں کے سربراہوں کو یکم مارچ 1973ء سے جونیر کلاس دوم دینے کا حکومت نے اعلان کیا تھا - جس کے تحت اگست تک انہیں تنخواہ ملی - لیکن ستمبر 1973ء کے بل پر اعتراض لگا کر محکمہ خزانہ نے روک لئے - ان حضرات نے ڈائریکٹر راولپنڈی ریجن سے رجوع کیا - لیکن تا حال ان کی شنوائی نہیں ہوئی - ان میں گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چکوال اور سرائے عالمگیر کی ہیڈ مسٹریس - گورنمنٹ گرلز کمپر یھنیسو ہائی سکول لائلپور کی ہیڈ مسٹریس - گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ٹنچ بھاٹہ کی ہیڈ مسٹرس شامل ہیں - تنخواہ نہ ملنے کی بنا پر انہیں پچھلے دو ماہ سے بغیر تنخواہ کے گزر اوقات کرنی پڑ رہی ہے جس کی بنا پر انہیں مالی مشکلات کا سامنا ہے - حکومت کو چاہیے کہ وہ انہیں جلد از جلد تنخواہ کی ادائیگی کرے اور ان کے کیس decide کرے تاکہ وہ پریشانی سے نجات حاصل کرسکیں - اس خبر سے تعلیمی اداروں کے تمام مدرسوں میں غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی ہے اور صوبہ کے امن و امان کو شدید خطرہ لاحق ہے -

وزیر تعلیم - جناب والا - صورت حال اس طرح ہے کہ ڈائریکٹر تعلیمات راولپنڈی ریجن نے یکم مارچ 1973ء کو 23 خواتین (سینئر انگلش ٹیچرز) کو چھ ماہ کے لئے عارضی طور پر درجہ دوئم میں ترقی دی تھی - یہ مدت 31 اگست 1973ء کو ختم ہوگئی تھی - موجودہ صورت حال یہ ہے

کہ ان خواتین میں سے 12 کو باقاعدہ طور پر درجہ دوئم میں ترقی دے دی گئی ہے اور اس بارہ میں نوٹیفیکیشن نمبر SO (SE)1/22-72 مورخہ 4 اکتوبر 1973ء جاری کر دیا گیا ہے ۔ اس نوٹیفیکیشن کی رو سے ٹنچ بھاٹہ چکوال کی ہیڈ مسٹریس کو باقاعدہ ترقی دے دی گئی ہے ۔ البتہ مسز این جی باری کمپری ہینسو ہائی سکول لائلپور نے اس سے قبل درجہ دوئم میں ترقی لینے سے انکار کردیا تھا کیونکہ وہ ترقی پر بھی لائلپور سے باہر جانا نہیں چاہتی تھیں اور اسی بنا پر پبلک سروس کمشن نے انہیں نظر انداز کر دیا تھا ۔ سرائے عالمگیر کی ہیڈ مسٹریس چونکہ سینئر نہیں تھیں ۔ اس لئے ان کی ترقی کا معاملہ ان کی باری آنے پر زیر غور آئیگا ۔ باقی گیارہ خواتین کے بارے میں ڈائریکٹر کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ فورا ان کی ترقی کے لئے مکمل کیس تیار کر کے بھیجیں ۔ تاکہ قواعد و ضوابط کے تحت پبلک سروس کمشن کے ذریعہ یہ کیس پایہ تکمیل تک پہنچایا جا سکے ۔ تاہم ان کی درجہ دوئم میں عارضی تقرری کی میعاد میں بذریعہ نوٹیفیکیشن نمبر SO (SE)1/22-72 مورخہ 22-11-1973 مزید چھ ماہ کے لئے اضافہ کر دیا گیا ہے تاکہ ان کو تنخواہ مل سکے تنخواہ کا پروانہ اسے ۔ جی یا متعلقہ ڈسٹرکٹ اکاؤنٹ افسر کی طرف سے جاری ہوگا ۔ لہذا تحریک التوا کا جواز نہیں ہے ۔ میری گزارش ہے کہ معزز رکن اسے واپس لے لیں ۔

مرزا افضل حق ۔ جناب والا ۔ میں وزیر موصوف کی اس واضح یقین دہانی کے پیش نظر اپنی تحریک التوا واپس لیتا ہوں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ ملتان سے متعلق ایک تحریک التوا ہے وہ بہت فوری نوعیت کی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں اس سلسلے میں علامہ رحمت اللہ ارشد اور وزیر قانون سے بات کرنا چاہتا تھا علامہ صاحب موجود نہیں ہیں ۔ تحریک التوا بڑی تعداد میں یہ آ رہی ہیں لیکن جو اہم واقعات وقوع پذیر ہوتے رہے ہیں ۔ ایوان میں دونوں طرف سے یہ خواہش ہوتی ہے کہ فوری طور پر انکو زیر غور لایا جائے ۔ لیکن تحاریک التوائے کار زیادہ ہونے کی وجہ سے انکی مقصدیت

زائل ہو جاتی ہے - مثلاً سیلاب کا مسئلہ تھا - اینٹوں کا مسئلہ تھا یہ ایسے مسئلے تھے جنہیں ایوان میں اس دن پیش ہونا چاہئے تھا - آج ہاؤس کو کام کرتے ہوئے پندرہ دن ہوگئے ہیں لیکن یہ ایوان ان پر غور نہیں کر سکا - اس طرح جس واقعہ کا ذکر کر رہے ہیں اگر وہ اپنی ترتیب پر آتا تو اگر ہم آدھا گھنٹہ کی بجائے ایک گھنٹہ بھی کام کرتے تو بھی ایک ہفتہ یا دس دن سے پہلے یہ تحریک نہیں آسکتی تھی اور یہ تحریک التوا انہیں تیس منٹ پہلے ملی ہے - ہم اسکو کل نمبر 1 لے لیں گے -

میاں خورشید انور - جناب والا - یہ نہایت فوری نوعیت کا مسئلہ ہے - پولیس نے وہاں پر زیادتی کی ہے -

Mr. Speaker. I would like to have further information.

سید تابش الوری - جناب والا - اس سلسلے میں ملتان میں بہت کشیدگی پائی جاتی ہے -

میاں خورشید انور - جناب والا - جو تحریک دی جاتی ہے اس کا وزیر متعلقہ کو فوری نوٹس مل جاتا ہے -

مسٹر سپیکر - اس تحریک التوا کے درمیان 101 تحاریک التوا ہیں -

میاں خورشید انور - درست ہے جناب -

وزیر قانون و اطلاعات - جناب والا - ابھی پانچ پہلے ملی ہے -

میاں خورشید انور - اسے ایک بجے تک کے لئے رکھ لیں اگر جناب والا - اس پر بحث کرنے کی اجازت دیں تو ٹھیک ہے -

مسٹر سپیکر - ایک بجے اس تحریک التوا کار لے لیں گے - ممکن کہ بحث ہو جائے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - اگر وہ اتفاق کریں کہ ایک بجے بحث کریں گے تو ٹھیک ہے -

وزیر قانون و اطلاعات - بحث جناب والا - اس وقت نہیں ہوگی

ہم پہلے معلومات حاصل کرلیں تب ہی بحث ہوگی ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ یہ اتنا اہم واقعہ ہے ۔ وہاں طلبا پر تشدد ہوا ہے اور قتل ہوا ہے ۔ اور جناب فرما رہے ہیں کہ معلومات حاصل کرنی ہیں ۔

وزیر قانون و اطلاعات ۔ جناب والا ۔ ہمیں وہاں سے معلومات حاصل کرنی ہیں ۔

سید قابش الوری ۔ جناب والا وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی اس بارہ میں افسوس کا اظہار کیا ہے ۔

وزیر قانون و اطلاعات ۔ میں فاضل ممبران سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ صوبے میں اتنی اہم باتیں ہو جایا کرتی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں بھی اس سلسلے میں لیڈر آف دی اپوزیشن سے بات کرنا چاہتا تھا کہ اگر اس قسم کی تحاریک التوائے کار آجائیں جنکی اہمیت معلوم ہوجائے تو وہ پہلے لے لی جائیں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ یہ بجا ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ یہ initiative ہماری طرف سے تھا ۔ میں نے سپیکر صاحب سے عرض کیا تھا کہ تحاریک التوائے کار کا اتنا انبار لگ جاتا ہے ۔ اور جس واقعہ کا فاضل ممبر نے اشارہ کیا ہے ہم آج ہی اس کے متعلق معلومات حاصل کریں گے اور حکومت کا نقطہ نظر پیش کریں گے تاکہ یہ جو اتنا اہم نظر آ رہا ہے کہ وہاں تشدد ہوا ہے ہنگامہ ہوا ہے اسکی وضاحت ہو سکے ۔ اسلئے آپ نے بھی کہا ہے کہ آپ لیڈر آف دی اپوزیشن سے بات کرنا چاہتے ہیں ۔ کہ جو ضروری تحریک التوائے کار ہوں وہ آ جائیں ۔ جناب والا ۔ تھوڑی سی اجازت چاہتا ہوں کہ اسی سپرٹ کے تحت جو یہ سمجھتے ہیں ۔ کہ یہ ٹیکنیکل نوعیت کی پیش نہیں ہو سکتیں یہ چیمبر میں آپ ختم کر سکتے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ دیکھنے میں ضرور تحریک التواء کار ہوتی ہیں ۔ لیکن اہمیت کی وجہ سے تحریک التوا نہیں بنتیں جیسے 123 ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ اخبارات کے متعلق غلط فہمی پیدا نہیں چاہئے ۔ ہم اخبارات کی بہت عزت کرتے ہیں ۔ ہمیں اخبارات سے بہت زیادہ معلومات حاصل ہوتی ہیں ۔ کیونکہ بہت سی باتیں ایسی ہیں جس کا ہمیں علم نہیں ہوتا ہماری کسی کمی کی وجہ سے یا تشنگی کی وجہ سے ۔ تو ہم اخبارات سے مستفید ہوتے ہیں اور ہم اخبارات کے ممنون اور صحافی کارکنوں کے بھی بہت زیادہ ممنون ہیں ۔ اسلئے کسی قسم کی غلط فہمی پیدا نہیں ہونی چاہئے جیسا کہ میرے فاضل دوست میاں خورشید انور نے فرمایا ہے کہ یہ غلط اطلاعات فراہم کرتے ہیں ۔ ظاہر ہے کہ وہ ان کی خبروں پر ہی اعتماد کرتے ہیں ۔ اسلئے جو کچھ ایوان میں ذکر کیا گیا ہے انکو اصل حقائق سے آگاہ کر دیا جائیگا اور اور یہ تمام باتیں اخبارات میں آجائینگی ۔ کہ آیا یہ خبر غلط تھی یا نہیں ۔ اسلئے میں تمام ممبران کی آگاہی کیلئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم اخبارات کی بڑی قدر کرتے ہیں کیونکہ جو کچھ اخبارات میں شائع ہوتا ہے ہم اس سے مستفید ہوتے ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ چوہدری ممتاز احمد کاہلوں صاحب نے بڑی اچھی بات کہی ہے ۔ یہی بات وہ ڈاکٹر عبدالخالق صاحب کو بھی بتائیں کہ وہ بھی احساس کریں ۔

وزیر قانون ۔ انہوں نے اپنی بات کا اظہار کیا ہے جس میں وزن تھا اور اسکی تردید شائع ہو گئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ چائے کا وقفہ تقریباً گیارہ بجے کریں گے ۔

وزیر قانون ۔ اس مسئلے کے لئے ہمیں معلومات حاصل کرنی ہیں ۔ اگر اس میں وزیر علیٰ صاحب سے رابطہ قائم کرنا پڑا تو ہم کرینگے۔ فاضل ممبران اور محرکین سے درخواست ہے کہ اگر ہمیں چار بجے تک اس سلسلے میں بیٹھنا

پڑا تو ہم بیٹھیں گے - آج ہی جلد سے جلد اس موشن پر بحث کریں گے اور جواب دیں گے - اور ارکان کو مطمئن کرنے کی پوری کوشش کرینگے ہم پابندی سے اور دیانتداری سے معلومات حاصل کرینگے -

---

سرکاری مواعید

مسٹر سپیکر - ایک یقین دہانی سے متعلق تحریک ہے اسکو کل لے لیں گے -

وزیر قانون - وزیر موصوف اس کا جواب دینے کے لئے تیار ہیں -

مسٹر سپیکر - اگر اسکو آج لے لیا جاتا ہے پھر اس پر بحث ہو گی اور کافی وقت لگے گا - آج غیر سرکاری کارروائی کا دن ہے - کیا کوئی طویل بیان ہے ؟

وزیر قانون و اطلاعات - نہیں مختصر بیان ہے -

ریونیو اسٹیٹ سلطان پورہ چاہ میراں لاہور میں واقع اراضی ملکیتی غلام رسول وغیرہ کے فیصلہ میں تاخیر

مسٹر سپیکر - چوہدری محمد انور نارو یہ تحریک مواعید پیش کرتے ہیں کہ میرے نشان زدہ سوال نمبر 3747 جو ریونیو اسٹیٹ سلطان پورہ چاہ میراں لاہور دربارہ اراضی ملکیت غلام رسول وغیرہ کے فیصلہ کے تاخیر کے متعلق ہے جس کے متعلق وزیر اعلیٰ نے جواب دیا تھا کہ واجبات کی ادائیگی کے کے لئے فوری احکام کئے جا رہے ہیں - مزید برآں ڈپٹی کمشنر لاہور اور ایڈمنسٹریٹر لاہور کارپوریشن کو کہا تھا کہ اس تیس سالہ پرانے کیس کا جلد فیصلہ کرے - لیکن دو ماہ کا عرصہ گذرنے کے بعد ابھی تک احکام جاری نہیں ہوئے تو اسلئے تجویز ہے کہ معاملہ مجلس مواعید کے سپرد کیا جائے -

وزیر مواصلات (میاں محمد افضل وٹو) - جناب والا - اس میں واقعہ یہ ہے کہ اس معاوضہ کی ادائیگی کا فوری طور پر حکم کر دیا گیا تھا - لیکن اس میں تکلیف یہ پیش آئی کہ یہ اراضی دو مواضعات میں واقع ہے - ایک موضع لولکھا سے اور دوسرا موضع چاہ میراں - جب یہ اراضی الاٹ

ہوئی اور جب یہ ٹیوب ویل لگا تو فی الواقع اراضی ایک ہی این بلاک ٹکڑا ہے لیکن تقسیم کے لحاظ سے آدھا حصہ ایک موضوع میں ہے اور دوسرا آدھا حصہ دوسرے موضع میں ہے ۔ جگہ ایک ہی ہے اور ایک ہی وقت میں الاٹ ہوئی ہے اور اس میں ٹیوب ویل لگا ہوا ہے لیکن اتفاق سے بعض نامعلوم وجوہات کی بنا پر جو متعلقہ فریقین بتا سکتے ہیں ایک حصہ کا معاوضہ 3 روپے مرلہ ہے اور دوسرے حصے کا معاوضہ 58 پیسے مرلہ ہے ۔ اس میں اتنا بڑا تفاوت ہے کہ یا تو اراضی دو مواضعات میں ہوتی اور بیچ میں کافی فاصلہ ہوتا یا ایک تو دو سال پہلے ہوتی اور دوسری پانچ سال بعد میں ہوتی تو بھی بات سمجھ میں آسکتی تھی ۔ لیکن یہاں ایک ہی ٹیوب ویل کی اراضی ہے جس کے ایک حصے کا معاوضہ 3 روپے مرلہ ہے اور دوسرے حصے کا 58 پیسے مرلہ ہے ۔ تو یہ عقل نہیں مان سکتی ۔ اس میں کوئی نہ کوئی فراڈ کسی نہ کسی مرحلہ پر ضرور ہوا ہے ۔ حکومت کی طرف سے یہ حکم کہ ادائیگی کر دی جائے ہو چکا ہے ۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ متعلقہ فریقین غلام رسول ۔ اس کی ہمشیرہ اور دوسرے حصہ داروں کو کہا گیا ہے کہ وہ کلکٹر سے جا کر فیصلہ کرائیں کیونکہ اس کی تشخیص کا فیصلہ کلکٹر ہی کرتے ہیں ۔ لیکن انہوں نے کہا کہ کلکٹر سے نہیں کرائیں گے بلکہ کارپوریشن سے کرائیں گے ۔ ہم نے کہا کہ ٹھیک ہے ۔ اگر آپ کلکٹر سے فیصلہ نہیں کراتے تو پھر 58 پیسے لے لیں ۔ اگر یہ بھی نہیں مانتے اور 3 روپے لینا چاہتے ہیں تو ایک بورڈ مقرر کر دیتے ہیں اور آپ اس بورڈ میں جائیں ۔ تو یہ ٹیکنیکل وجہ ہے جس سے دیر ہوئی اور ابھی گفت و شنید جاری ہے اور ادائیگی کا حکم ہو چکا ہے ۔ اب اس مسئلہ کو اس ایوان میں زیر بحث لانے کا کوئی جواز نہیں ہے کیونکہ یہ فیصلہ فریقین نے کرنا ہے کہ انہیں اس کی ادائیگی 58 پیسے کے حساب سے منظور ہے یا نہیں ۔ اگر منظور ہے تو اس کی ادائیگی فوری طور پر ہو سکتی ہے ۔

چوہدری محمد انور نارو ۔ جناب ۔ اس مسئلہ کو متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جائے ۔

وزیر مواصلات ۔ جناب والا ۔ میں گذارش کرونگا کہ جیسے یہ بات

پہلے ہو چکی ہے کہ وقت اتنا قیمتی ہے کہ ہم نے نہایت اہم معاملات کو زیر بحث لانا ہے - میں نے عرض کی ہے کہ اس میں جھگڑے کی کوئی بات نہیں رہ گئی - صرف یہ تعین کرنا ہے کہ اس کا معاوضہ 58 پیسے ہو یا 3 روپے ہو - آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ اگر 58 پیسے کی بجائے 100 پیسے بھی ہوتا تو ہم کہتے کہ چلو کوئی بات نہیں فرق صرف 42 پیسے کا ہے لیکن یہاں تو 300 پیسے اور 58 پیسے کا فرق ہے - اس کے فیصلے کے لیے بورڈ مقرر کرکے مصالحت ہو سکتی ہے - یا سول کورٹ سے فیصلہ ہو سکتا ہے - تو یہ فورم نہیں ہے کہ اس ایوان میں اس کی یقینی دھانی کرائی جائے - یقین دھانی کس بات کی ؟ یقین دھانی تو پہلے کرا دی گئی ہے کہ جو جائز حق بنتا ہے وہ دینگے -

چوھدری محمد انور نارو - جناب - یہ تو ڈی-سی کا فیصلہ ہے جو 30 سال سے چلا آ رہا ہے - اب اسے کمیٹی کے سپرد کیا جانا چاہیے -

مسٹر سپیکر - وہ تو کہتے ہیں کہ اس کی یقین دھانی کرا دی گی ہے - اگر تو یقین دھانی اس بات کی کرائی ہوتی کہ ادائیگی کر دی جائیگی تو اور بات تھی - یقین دھانی تو یہ تھی کہ حکم جاری کر دیا جائیگا - اگر حکم جاری کر دیا گیا ہے - تو وعدہ پورا ہو گیا -

وزیر مواصلات - جناب والا - 58 پیسے کے حساب سے ہم آج ہی ادائیگی کرنے کے لیے تیار ہیں لیکن فریقین لینے کے لیے تیار نہیں ہیں - اگر وہ 58 پیسے کے حساب سے معاوضہ لینے کے لیے تیار نہیں ہیں تو انہیں عدالت میں جا کر فیصلہ کرا لینا چاہیے -

چوھدری محمد انور نارو - جناب والا - ایک فریق 3 روپے لے تو دوسرا 58 پیسے لے وہ کیسے لے سکتا ہے - تو یہ معاوضہ 3 روپے کے حساب سے ملنا چاہیے -

مسٹر سپیکر - میں یہ سمجھنا چاہتا ہوں کہ اس میں مجلس مواعید کیا کریگی ؟

چوہدری امان اللہ لک - جناب والا - گذارش یہ ہے جیسے جناب نے فرمایا ہے کہ حکومت کی طرف سے وزیر موصوف نے یقین دھانی کرائی ہے تو پھر اسے کیوں نظر انداز کیا جا رہا ہے - ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ اس مسئلہ کو ایشورنس کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور اگر حکومت کے کسی اہلکار نے وزیر موصوف کو اطلاع مہیا کرنے میں غلطی کی ہے تو ہم اسے thrash out کر سکتے ہیں تاکہ اس مسئلہ کا فیصلہ ہو جائے -

مسٹر سپیکر - چوہدری صاحب - میں نے پوچھا تھا کہ وزیر متعلقہ کہتے ہیں کہ ہم ادائیگی کرنے کے لیے تیار ہیں لیکن فریقین اسے وصول نہیں کرتے -

چوہدری امان اللہ لک - جناب والا - اسے ہم کمیٹی میں thrash out کر لینگے

Mr. Speaker. I have no reason to disbelieve the statement of the Minister.

یا تو وہ کہیں کہ ہم 58 پیسے کے حساب سے لینے کے لیے تیار ہیں اور ادائیگی نہیں کی جاتی تو میں اسے کمیٹی کے سپرد کرنے کے لیے تیار ہوں -

وزیر مواصلات - جناب والا - جھگڑا یہ ہے کہ ان کا فیصلہ 58 پیسے کے حساب سے ہو چکا ہے تو اب انہیں 58 پیسے ہی ملیں گے جو ہم دینے کے لیے تیار ہیں - اگر صوبائی حکومت نے بھی مرکزی حکومت سے کچھ لینا ہو یا مرکزی حکومت نے صوبائی حکومت سے کچھ لینا ہو تو بھی عدم تصفیہ کی صورت میں متعلقہ عدالت سے رجوع کریگی اور وہی اس کا فیصلہ کریگا - یہ ایوان اس کا فیصلہ نہیں کر سکتا کہ یہ 58 پیسے لیں یا 3 روپے لیں - اس کا فیصلہ سول کورٹ ہی کر سکتا ہے - ایوان تو حکم دے سکتا ہے کہ اگر 58 پیسے کے حساب سے دینے کا فیصلہ ہوا ہے تو ادائیگی کیوں نہیں ہوئی - تو ہم تو ادائیگی کے لیے تیار ہیں کہ وہ 58 پیسے کے حساب سے مان جائیں ورنہ عدالت میں جائیں -

مسٹر سپیکر - وہ تو کہتے ہیں کہ ہم دیتے ہیں وہ لیتے نہیں -

چوہدری محمد انور نارو - وہ تو 58 پیسے لینے کے لیے تیار ہیں -

مسٹر سپیکر - میں اسے 3 دنوں کے لیے معرض التوا میں رکھتا ہوں -

وزیر مواصلات - آپ بھی اس کا فیصلہ فرمائیں تو اس کی ادائیگی کر دی جا سکتی ہے -

مسٹر سپیکر - تو میں اسے 3 دنوں کے لیے معرض التوا میں رکھتا ہوں -

---

غیر سرکاری ارکان کی کاروائی
مسودات قانون

(جو ایوان میں پیش کئے گئے)

Mr. Speaker. Mian Manzoor Ahmad Mohal please.

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون امتناع تمباکو نوشی (اندرون سینما گھر) مغربی پاکستان مصدرہ 1973

(مسودہ قانون نمبر 67 بابت 1973)

Mian Manzoor Ahmad Mohal. Sir, I beg to move :

> That leave be granted to introduce the West Pakistan Prohibition of Smoking in Cinema Houses Ordinance (Punjab Amennment) Bill, 1973.

Mr. Speaker. Motion moved and the question is :

> That leave be granted to introduce the West Pakistan Prohibition of Smoking in Cinema Houses Ordinance (Punjab Amendment) Bill, 1973.

(The motion was carried)

Mr. Speaker. Mian Manzoor Ahmad Mohal please.

Mian Manzoor Ahmad Mohal. I beg to introduce the West Pakistan Prohibition of Smoking in cinema houses Ordinance (Punjab Amendment) Bill 1973.

Mr. Speaker. The West Pakistan Prohibition of Smoking in Cinema Houses Ordinance (Punjab Amendment) Bill, 1973 stands introduced. It is referred to the concerned Standing Committee. The report to come within 250 days.

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون تحدید کرایہ جات شہری مغربی پاکستان مصدرہ 1973

(مسودہ قانون نمبر 76 بابت 1973)

Mr. Speaker. Mr. Muhammad Hanif Naru to move the motion.

Mr. Muhammad Hanif Naru. Sis, I beg to move :

> That leave be granted to introduce the West Pakistan Urban Rent Restrictions Ordinance (Punjab Amendment) Bill, 1973.

Mr. Speaker. Motion moved and the question is :

> That leave be granted to introduce the West Pakistan Urban Rent Restrictions Ordinance (Punjab Amendment) Bill, 1973.

(The motion was carried).

Mr. Speaker. Next motion please.

Mr. Muhammad Hanif Naru. I beg to introduce the West Pakistan Urban Rent Restrictions Ordinance (Punjab Amendment), Bill, 1973.

Mr. Speaker. The West Pakistan Urban Rent Restrictions Ordinance (Punjab Amendment) Bill, 1973 stands introduce. It is referred to the concerned Standing Committee. The report to come within 250 days.

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون دیوانی عدالتیں مغربی پاکستان مصدرہ 1973

(مسودہ قانون نمبر 68 بابت 1973)

Mr. Speaker. Mian Manzoor Ahmad Mohal to move the motion.

Mian Manzoor Ahmad Mohal. Sir, I beg to move :

> That leave be granted to introduce the West Pakistan Civil Courts Ordinance (Punjab Amendment) Bill, 1973.

Mr. Speaker. Motion moved and the question is :

> That leave be granted to introduce the Wast Pakistan Civil Courts Ordinance (Punjab Amendment) Bill, 1973.

(The motion was carried)

Mr. Speaker. Mian Manzoor Ahmad Mohal to introduce the Bill.

Mian Manzoor Ahmad Mohal. I beg to introduce the West Pakistan Civil Courts Ordinance (Punjab Amendment) Bill, 1973.

Mr. Speaker. The West Pakistan Civil Courts Ordinance (Punjab Amendment) Bill, 1973, stands introduced. It is referred to the concerned Standing Committee. The report to come within 210 days.

قرار داد

(مفاد عامہ کے معاملات سے متعلق)

Mr. Speaker. Now we go on to the next motion.

چودھری علی بہادر خان - میں نے ویسٹ پاکستان موٹر وھیکلز

بل نمبر 42 پیش کیا تھا ، جس کے ذریعے تمام چیئرمان کو ٹرانسپورٹ کی بکنگ کے اختیارات حاصل ہو جائیں گے ۔ اگر ہاؤس اجازت دے تو اس بل کو پہلے لے لیا جائے۔

مسٹر سپیکر - پہلے مس ناصرہ کھوکھر کی قرارداد ہو جائے ۔

دو نئے میڈیکل کالجوں میں خواتین کے لئے پچاس فیصد نشستوں کا مخصوص کیا جانا

محترمہ ناصرہ کھوکھر - جناب سپیکر ۔ میں قرارداد پیش کرتی ہوں ۔

> کہ ایوان کی رائے ہے کہ حکومت پنجاب نے صوبے میں جو دو نئے میڈیکل کالج کھولنے کا اعلان کیا ہے ان میں پچاس فیصد نشستیں خواتین کے لیے مخصوص کی جائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ قرارداد ایوان میں پیش کی گئی ہے :

> کہ اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت پنجاب نے صوبے میں جو دو نئے میڈیکل کالج کھولنے کا اعلان کیا ہے ان میں پچاس فیصد نشستیں خواتین کے لیے مخصوص کی جائیں ۔

محترمہ ناصرہ کھوکھر - جناب والا ۔ یہ قرارداد پیش کرنے کی ضرورت میں نے اس لیے محسوس کی ہے کہ آج کا دور سائنٹفک دور ہے ۔ یہ نہایت ہی خوش آئند بات ہے ۔ کہ حکومت نے دو نئے میڈیکل کالج کھولنے کا اعلان کیا ہے ۔ اس وقت ہمارے ملک میں ڈاکٹروں کی کمی ہے ۔ یہ ضروری ہے کہ جو نئے میڈیکل کالج کھولے جا رہے ہیں ان میں پچاس فیصد نشستیں خواتین کے لیے مخصوص کی جائیں ۔ اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ کوئی ملک اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتا جب تک اس کی خواتین اس میں برابر کی شریک نہ ہوں ۔ پاکستان کی ترقی اور خوشحالی کے لیے ضروری ہے کہ خواتین کو ان کا جائز حصہ اور جائز مقام دیا جائے ۔ پاکستان میں لیڈی

ڈاکٹروں کی کمی ہے اور ویسے بھی جو میدان ہیں ۔ ان میں صرف دو ہی میدان ایسے ہیں جن میں خواتین زیادہ تر جانا پسند کرتی ہیں ۔ یا تو وہ استانیاں بنتی ہیں یا پھر زیادہ تر لیڈی ڈاکٹر کے پیشے میں آنا چاہتی ہیں ۔ اگر اس میں میرٹ کا سوال اٹھایا جائے تو بھی میں وثوق سے کہہ سکتی ہوں کہ آپ پچھلے سالوں کے نتائج اٹھا کر دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ اس میں خواتین نے زیادہ نمبر حاصل کیے ہیں ۔ میرٹ کے لحاظ سے ہمیشہ لڑکوں سے زیادہ نمبر لیتی ہیں ۔ اگر میرٹ پر لیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ خواتین پچاس فی صد نشستیں حاصل نہ کر سکیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ رانا شوکت محمود صاحب ! پچھلے سال جو بچہ اور جو لڑکی داخل ہوئی تھی ان کے کیا نمبر کیا تھے ؟

وزیر صحت ۔ اس وقت تو میں نہیں بتا سکتا البتہ معلوم کیا جا سکتا ہے ۔

Mr. Speaker : That may be something relevant.

محترمہ ناصرہ کھوکھر ۔ میرے پاس راولپنڈی کی طالبات کا وفد آیا تھا ۔ انہوں نے درخواست کی تھی کہ آپ اس سلسلے میں ہمارے لیے قرارداد پیش کریں اور ہمارے حقوق کے لیے مناسب کارروائی کریں ۔ اس لیے یہ ریزولیوشن پیش ہے ۔ اس کے لیے اب زیادہ مجھے نہیں کہنا ۔ لیکن خواتین کے لیے حقوق کے لیے ضروری ہے جب کہ ہمارے آئین میں یہ واضح طور پر آرٹیکل ہے ۔

There shall be no discrimination on
the basis of sex alone.

خواتین کو صرف اس وجہ سے نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے کہ وہ خواتین ہیں ۔ کچھ اراکین کا خیال یہ بھی ہے کہ پڑھنے کے بعد لیڈی ڈاکٹروں کی اکثر شادی ہو جاتی ہے اور وہ کام نہیں کر سکتیں ۔ لیکن میں سمجھتی ہوں کہ بات یہ بالکل بے بنیاد ہے ۔ لیڈی ڈاکٹر کا پیشہ ایک ایسا پیشہ ہے ۔ کہ ضروری نہیں کہ خواتین گھر کی چاردیواری سے نکل کر کلینک تک جائیں یا کوئی سروس کریں ۔ وہ اپنے گھر میں بیٹھ کر بھی سروس کر سکتی ہیں

اور عام عوام ان کے علم سے فائد حاصل کر سکتے ہیں ۔ اس لیے ضروری ہے کہ جو دو نئے میڈیکل کالج کھولے جا رہے ان میں خواتین کو مناسب حصہ دیا جائے ۔ میرا خیال ہے کہ اگر میرٹ پر لیا جائے تو ہو سکتا ہے کہ خواتین پچاس فی صد سے بھی زیادہ نشستیں حاصل کر لیں ۔ اگر آپ میرٹ یا آبادی کے لحاظ سے بھی consider کریں تو بھی ضروری ہے کہ پچاس فیصد نشستیں کم از کم دونوں کالجوں میں لڑکیوں کے لیے رکھی جائیں ۔ ایک کالج لائل پور میں کھل رہا ہے ۔ اس کے آس پاس کے پسماندہ علاقے لائل پور ، شیخوپورہ ، جھنگ اور سرگودھا کی طالبات فائدہ اٹھا سکتی ہیں ۔ راولپنڈی میں بہت سے ایسے دور دراز کے علاقے ہیں جہاں سے طالبات لاہور ملتان یا دوسرے بڑے شہروں میں نہیں آ سکتیں ۔ چنانچہ راولپنڈی کے آس پاس کے علاقوں کی طالبات کی نشستوں سے فائدہ حاصل کر سکیں گی ۔ اس لیے میں ضروری سمجھتی ہوں کہ میری قرارداد کو منظور کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کی کارروائی 30 منٹ کے لیے ملتوی کی جاتی ہے ۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی 30 منٹ تک کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد مسٹر چیئرمین ملک محمد اکرم اعوان کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر چیئرمین ۔ سردار صغیر احمد ۔

سردار صغیر احمد ۔ جناب والا ۔ میں ترمیم پیش کرتا ہوں ۔

کہ مذکورہ قرارداد کی سطر 1 اور 2 میں وارد ہونے والے الفاظ اور ہندسے "نئے صوبے میں جو دو نئے میڈیکل کالج کھولنے کا اعلان کیا ہے ان میں 50" کی بجائے الفاظ "صوبہ کے تمام میڈیکل کالجوں میں ماسوا کنگ

ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور کے دس" ثبت
کئے جائیں ۔

مسٹر چیئرمین - یہ ترمیم پیش کی گئی ہے :

کہ مذکورہ قرارداد کی سطر 1 اور 2 میں
وارد ہونے والے الفاظ اور ہندسے "نے صوبے
میں جو دو نئے میڈیکل کالج کھولنے کا
اعلان کیا ہے ان میں 50" کی بجائے الفاظ
"صوبہ کے تمام میڈیکل کالجوں میں ماسوا
کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور کے دس"
ثبت کئے جائیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

میاں خورشید انور - جناب چیئرمین - اسمبلی کے باہر دروازوں پر معزز اراکین اسمبلی کی کاریں کھڑی ہیں اور باہر جلوس نے ان کاروں کو نقصان پہنچایا ہے انکے ٹائر ٹیوبوں میں سے ہوا نکال دی ہے پولیس جو باہر تعنیات تھی اس نے ان کاروں کی حفاظت نہیں کی ہے ۔ ہو سکتا ہے کہ ان کاروں کو جلا دیا جائے ۔ اسلئے میں آپ سے فوری طور پر اپیل کرونگا جو کاریں کھڑی ہیں ان کی حفاظت کرائی جائے ورنہ ایسا نہ ہو کہ جلوس ان کو اور نقصان پہنچا دے ۔ نہایت افسوس کا مقام ہے کہ جو پولیس کاروں کی حفاظت کے لیے متعین تھی جب جلوس آیا تو یہ اسمبلی کے اندر چھپ گئے تھے ۔ اسلئے اگر اس امر کی اطلاع بر وقت دے دیجاتی تو معزز اراکین اپنی کاروں کو حفاظت سے کھڑا دیتے ۔ میں استدعا کرونگا اس مسئلہ پر بحث کی جائے ۔

رانا پھول محمد خان - میں ۔ جناب والا ۔ وضاحت کر دوں کہ کاروں کی حفاظت کی اطلاع اس وقت دی جاتی جب یہ معلوم ہوتا کہ جلوس آ رہا ہے اس کے متعلق مزید معلومات وزیر قانون صاحب دینگے ۔

وزیر قانون - جناب والا - مجھے بھی اطلاع ملی ہے کہ باہر کچھ طلبا کا جلوس آیا تھا لیکن وہ پر امن طریقے سے گذر گیا - اسی طرح ایک اور جلوس پر امن طریقے سے گذر گیا ہے لیکن یہ تیسرا جلوس آیا ہے جس نے ہنگامہ کیا ہے - کچھ کاروں کی ہوا نکال دی ہے - اس سلسلے میں ضروری انتظامات نے کر دیئے ہیں - میں نے اے - سی - ایس - مسٹر بیگ صاحب سے فون پر بات کی ہے - وہ اپنی ورکشاپ سے آدمی بھیج رہے ہیں - جن ٹائروں میں ہوا کم ہے - وہ بھر دیں گے - اس سلسلے میں تو ہمیں ایسا وہم و گمان بھی نہیں تھا - اور نہ ہی فوری طور پر علم ہو سکتا تھا - میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس بات سے گھبرانا نہیں چاہئے کیونکہ یہ ہمارے بچے ہیں - اور ہمارے ساتھ سینکڑوں بار ایسا ہوا ہے یہ واقع پہلی بار تو نہیں آیا -

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب والا - اس پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے - اگر کسی کو کوئی تکلیف پہنچی ہو تو میں شام تک اپنے دفتر میں موجود ہوں وہ مجھے مل سکتے ہیں اور اسکا بندوبست کر دیا جائے گا -

Mr. Speaker : The member who moves the amendment is the last speaker unless the minister wants to speak in which case the minister becomes the last speaker.

رانا پھول محمد خان - جناب والا - آپکے تشریف لانے سے یہ بات طے ہوئی تھی کہ جو ترامیم ہیں وہ تمام پیش کر دی جائیں اور اسکے بعد یہ ترامیم پیش کرنے والے اور انکی مخالفت کرنے والے ان پر تقاریر کر سکتے ہیں اور انہیں موقع دیا جائے گا - سردار صغیر احمد نے بھی اس سے اتفاق کیا تھا کہ یہ ٹھیک ہے اور ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے تاکہ ہماری تمام ترامیم کو ایک ساتھ ہی زیربحث لایا جائے - مخالفت کرنے والوں سے پہلے آپ محرک کو بھی موقع دیں اس کے بعد مخالفت کرنے والے بولیں - ہم چاہتے ہیں کہ ان روایات کو برقرار رکھا جائے جو پچھلی اسمبلی میں ہوتی رہی ہیں - اس کا طریقہ کار یہ تھا کہ ایک قرارداد پر کم از کم تقریریں ہو

کر فیصلہ ہو جاتا تھا اور ممبران کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے علاقے کے زیادہ سے زیادہ مطالبات پیش کر کے انہیں منظور کرا سکیں ۔ تو میری درخواست ہے کہ پہلے آپ تمام ترامیم لے لیں جیسے کہ پہلے طے ہو چکا ہے ۔ پہلے ان کے محرک تقریریں کریں اور انکے بعد انکی مخالفت کرنے والے بھی تقریں کرنے کا حق رکھتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے اس کی اجازت تو دے دی ہے لیکن اس میں ترمیم پیش کرنے والے کی تقریر آخر میں ہو گی ۔ پھر یہ ترتیب کس طرح کی جائے گی کہ مخالفت کرنے والوں نے کس طرح بولنا ہے اور محرک نے کیسے بولنا ہے ۔

بیگم ریحانہ سرور ۔ جو مخالفت کریں گے وہ بعد میں بولیں گے ۔ یہ تو سیدھی بات ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ترمیم کی مخالفت کرنے تو پہلے بولیں گے ۔

بیگم ریحانہ سرور ۔ میرے خیال میں پہلے ترامیم پیش ہو جانی چاہئیں تاکہ جس نے مخالفت کرنی ہے وہ کرلے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ کوئی قاعدہ نہیں ہے کہ مخالفت کرنے والا پہلے بولتا ہے ۔ وہ تو اسی صورت میں بولتا ہے جب ترمیم پیش کرنے والا اپنی ترمیم کو پیش کرنے کا حق waive کر دے اور وہ نہ بولے ۔ جس طرح حکومت کی طرف سے ہوتا ہے کہ ہم مخالفت کرتے ہیں اور پہلے کرتے ہیں حالانکہ انہیں کرنا چاہئے ۔ وہ نہ کریں تو پھر مخالفت والا کرتا ہے ۔ اگر پہلے ترمیم والا کرنا چاہے تو پہلا حق اسی کا ہے ۔ جب تک وہ ایوان کو سمجھائے نہیں مخالفت کرنے والا تقریر کیسے کر سکتا ہے وہ تو اگر اپنا حق چھوڑ دے کہ ہم ترمیم پیش کرتے ہیں اور بولتے نہیں ۔ ہم اپنا جواب دینے کا حق استعمال کرینگے تب تو بات بنتی ہے ۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ مخالفت کرنے والا پہلے بولے گا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ جو ممبر پہلے ترمیم پیش کرتا ہے اور وہ اس کی تائید میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہے تو جناب اسے اجازت

دینگے ۔ اس کے بعد مخالفت کرنے والے ممبران کو آپ تقریر کرنے کی اجازت دینگے ۔ طریقہ کار تو یہی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ پروسیجر کو سہل کرنے کے لئے پہلے تمام ترامیم پیش کرا دیں اور ان ترامیم پر پہلے ترامیم پیش کرنے والے بول لیں اور اسکے بعد جو اس کے خلاف یا حق میں بولنا چاہتے ہیں وہ بول لیں ۔ تو اس میں طریقہ کار سہل ہو جائیگا ۔

Mr. Speaker. If the mover of the amendment exercises his right of speech then he will have no right of reply.

بیگم ریحانہ سرور ۔ منظور ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ ٹھیک ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تو پھر یہ ہو سکتا ہے کہ جو جو ترمیم پیش ہوتی جائے اس پر تقریر ہوتی جائے اور پھر ان کی مخالفت کرنے والے انہیں اکٹھا لے لیں تاکہ کچھ پتہ رہے کہ وہ کونسی ترمیم پر تقریر کرینگے ۔

سردار صغیر احمد ۔ جناب والا ۔ محترمہ ناصرہ کھوکھر صاحبہ نے یہ جو قرار داد پیش کی ہے کہ 50 فیصد نشستیں خواتین کے لئے مخصوص کی جائیں دو میڈیکل کالجوں میں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ بنیادی طور پر انہوں نے اپنے استحقاق سے زیادہ حصہ مانگنے کی کوشش کی ہے اگرچہ انکا یہ مطالبہ کہ خواتین کے لئے نشیستیں مخصوص کی جائیں غلط نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ آپ نشستیں merits پر کر دیں ۔

وزیر صحت ۔ جناب ۔ یہ کونسے سال کا ذکر ہو رہا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ پچھلے سال کے متعلق ہے ۔

The last girl admitted on merit how many marks did she have Mr. Health Minister ?

Minister for Health : 670 marks.

Mr. Speaker : And the boy ?

Minister for Health : 649, Sir.

Mr. Speaker : Probably she was right in what she said.

سردار صغیر احمد - جناب سپیکر - چہاں تک نشستوں کی تخصیص کا تعلق ہے - ہم یہ دیکھیں کہ کتنے مرد تعلیم یافتہ ہیں اور کتنی عورتیں تعلیم یافتہ ہیں اور انکا تناسب کیا ہے - اس حساب سے تو تعین ہو سکتا ہے لیکن اگر جناب کی بات کو درست مان لیا جائے تو فاطمہ جناح میڈیکل کالج میں بھی لڑکوں کو داخلہ دینا ہوگا جو خالصتاً لڑکیوں کے لئے مخصوص ہے - اس صورت میں جو اس کی شرح ہے کہ 670 جیسے آپ نے بتایا ہے کہ اتنے نمبر والے داخل ہوئے ہیں اور لڑکی کم نمبر والی داخل ہوئی ہے تو پھر وہ بات نہیں رہے گی - جناب والا - اس قرار داد میں جو سب سے بڑی خامی ہے وہ یہ ہے کہ دوکالجوں کے لئے تو مطالبہ کیا گیا ہے لیکن ملتان کے کالج کے لئے یہ مطالبہ نہیں کیا گیا حالانکہ ملتان کے حالات لائلپور اور راولپنڈی جیسے ہی ہیں کہ وہاں کی لڑکیوں کو بھی یہاں فاطمہ جناح میڈیکل کالج میں داخلہ لینے میں وقت ہوتی ہے یا وہ یہاں رہائش نہیں رکھ سکتیں - اس لئے ان کے لئے نشستیں مخصوص کی جائیں - تو پھر یہ لائلپور اور راولپنڈی کے لئے ہی کیوں ہوں اور ملتان کے لئے کیوں نہ ہوں - اس لئے اس قرار داد میں یہ ا ک بنیادی نقص تھا جیسے میں نے اس ترمیم کے ذریعے دور کرنے کی کوشش کی ہے -

اب دوسرا بنیادی نقص جس سے مجھے اختلاف ہے وہ 50 فیصدی نشستوں کے متعلق ہے جناب والا - ہم عورتوں کے حقوق کی نفی نہیں کرتے -ہم چاہتے ہیں کہ انہیں انکا حق ملے لیکن یہ کسی صورت میں ممکن نہیں ہے کہ عورتوں کو مردوں پر سبقت دے دی جائے - ہم جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بھی عورت کو جو حق دیا ہے وہ مرد سے بہت کم ہے - وہ نصف کے برابر ہے - میں تو یہاں تک کہونگا کہ اگر ایک باپ مر جاتا ہے -

(قطع کلامیاں)

اگر کوئی اس پر اعتراض کرے تو میں یہ کہنے پر مجبور ہونگا کہ مستورات سارے ماہ رمضان کے روزے نہیں رکھ سکتیں - یہ بھی ایک نقص ہے (قہقہہ)

تو جب یہ 30 روزے نہیں رکھ سکیں تو یہ مطالبہ کیسے کر سکتی ہیں کہ 50 فیصدی نشستیں صرف ان کے لئے مخصوص کر دی جائیں (قہقہہ)

بیگم بلقیس حبیب اللہ ۔ پھر تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ماں بچے کو دودھ نہ پلائے اور مرد پلائے

(قہقہہ)

سردار صغیر احمد ۔ یہ تو قدرت کی طرف سے ایسا ہے ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے ۔ آپ قانون وراثت میں ملاحظہ فرمائیں ۔ ایک آدمی مر جاتا ہے تو اس کے بیٹے کو دو حصے ملتے ہیں, لیکن اس کی لڑکی کو ایک حصہ ملتا ہے ۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے کوئی مصلحت رکھی ، اس میں کوئی فلسفہ ہے ۔ اسلام کا کوئی فیصلہ کس فلسفے کے بغیر نہیں ۔ اس لئے مردوں کے برابر نشستوں کا مطالبہ سراسر غلط ہے ۔

بیگم آباد احمد خان ۔ عورت کی بہت سی ذمہ داریاں مرد پر ڈالی گئی ہیں ۔ اسے نان ونفقہ ملتا ہے ۔ اسے مہر ملتا ہے اور اسے بہت کچھ دوسری طرف سے ملتا ہے ۔ وہ اس کے برابر نہیں بلکہ زیادہ ملتا ہے ۔ ہمیں مرد کا احترام ہے۔ ہمیں مرد عورت کی حفاظت کے لئے بنایا گیا ہے ۔ یہ نہیں کہ وہ عورت کو اپنے کندھے کا بوجھ بنالے۔ مرد کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اسے اپنا معاون و مدد گار بنائے ۔

سردار صغیر احمد ۔ جناب والا ! جہاں تک عورت کے احترام کا تعلق ہے اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا ۔ عورت ماں ہے ، عورت شفیق بہن ہے ۔ ہم ان کی قدر کرتے ہیں اور عزت کرتے ہیں ۔ اس سے کسی صورت میں انکار نہیں کیا جا سکتا ۔ عورت پر معاشرے کا ایک ایسا لازمی جز ہے جس کے بغیر جو آپ کے سامنے دنیا موجود ہے ، وہ نشو و نما نہیں پا سکتی ، اس کا وجود باقی نہیں رہ سکتا ۔ ہم ان کے وجود سے انکار نہیں کر سکتے ۔ لیکن آپ دیکھیں ، ملک کے اعداد و شمار جمع کر لیں ، جتنے لڑکے پڑھتے ہیں ، اتنی لڑکیاں نہیں پڑھتیں ۔ آپ دیہات میں چلے جائیں ۔ آپ کو چند لڑکے تو پڑھنے والے مل جائیں ۔ لیکن عورتیں تعلیم سے نابلد ہیں ۔

بیگم آباد احمد خان - غریب لوگ اپنی بچیوں کو اس خطرناک، ماحول میں دور نہیں بھیج سکتے ورنہ لڑکی کو کب انکار ہے - سکولوں کا انتظام اچھا ہو تو لڑکی کیوں نہیں پڑھے گی -

سردار صغیر احمد جناب والا ! یہ ایوان اس بات کا گواہ ہے کہ اگر عورتیں اس قابل کا ہوتیں کہ منتخب ہو کر اسمبلی میں آتیں تو آج پچاس فی صد نشستوں پر اسمبلی میں عورتیں بیٹھتیں ان کو ہم نے یہ رعایت دی ہے کہ اگر کوئی عورت بذریعہ انتخاب نہیں آ سکتی - - - - -

بیگم آباد احمد خان - ہم آئندہ کے لیے درخواست کرتی ہیں کہ ہمیں نامزد سیٹیں نہیں چاہییں - ہمیں کھلے الیکشن میں آنے کی اجازت دی جائے -

سردار صغیر احمد - یہ ملک کا قانون ہے کہ کوئی بھی عورت کس بھی نشست سے انتخاب لڑ سکتی ہے - لیکن آج تک کسی عورت نے کس کھلی نشست سے انتخاب لڑنے کی کوشش نہیں کی -

بیگم آباد احمد خان - اس لیے کہ اگر عورتیں ہار جائیں تو ہم خوش ہوں گے - اگر وہ اس قابل نہیں تو انہیں ہارنا چاہیے - ہمیں نامزدگی کی نشستیں نہیں چاہئیں بلکہ ہمیں ہر سیٹ کے لیے کھڑے ہونے کی اجازت دی جائے -

سردار صغیر احمد - محترمہ ، میری ماں ! آپ مداخلت نہ کریں ، میری بات سمجھنے کی کوشش کریں - ہمارا آئین ، ہمارا قانون اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ انتخابات میں کس بھی حلقے سے کوئی عورت کھڑی ہو سکتی ہے - وہ تمام کی تمام سیٹوں پر اپنے امیدوار کھڑی کر سکتی ہے - کوئی آئین یا قانونی پابندی نہیں - لیکن آج تک کسی عورت نے یہ کوشش نہیں کی کہ وہ تمام یا زیادہ سیٹوں سے انتخاب لڑے - آپ اس پر مردوں کی فیاضی دیکھیں - حالانکہ آپ نے کوئی انتخاب نہیں لڑا ، آپ نے کسی حلقے سے قابلے میں حصہ نہیں لیا -

Begum Syeda Abida Hussain. Mr. Speaker Sir, the member is entirely irrelevant as he is speaking about the women seats in the Assemblies.

Mr. Speaker. I agree with the point of order raised by Begum Syeda Abida Hussain. The hon'ble member should be relevant.

چوہدری امان اللہ لک - وہ کیا پوائنٹ تھا جس کو انہوں نے oppose نہیں کیا -

مسٹر سپیکر - انہوں نے الیکشن کے متعلق جو ذکر کیا ہے یہ آئین کا ایک consequenee ہے - اس لیے سیٹوں کے مخصوص کیے جانے کے متعلق ممبر متعلقہ بات نہیں کر رہے ہیں -

سردار صغیر احمد - جناب والا ! مجھے relevaney ثابت کرنے کا موقع دیا جائے - اس میں relevancy یہ ہے کہ جب عورت عام انتخابات میں کامیاب نہیں ہو سکیں تو اس ملک کے آئین نے انہیں یہ حق دیا کہ ان کے لیے کچھ نشستیں مخصوص کر دی جائیں - حالانکہ یہ نشستیں ان کا حق نہ تھا - لیکن مردوں کی فیاضی کی وجہ سے انہیں یہ سیٹیں ملی ہیں -

Begum Syeda Abida Hussain. Sir, I am in total agreement with the hon'ble member. The fact is that we are living in a country that does not give equal rights to women. It does not give the women their due place and it is because of that that the woman is unable to contest an election and she can not aspire to return to the Assembly as she is considered to be inferior.

سردار صغیر احمد - جناب والا ! جہاں تک میری ترمیم کا تعلق ہے - میں نے کہا ہے کہ دس فی صد نشستیں راولپنڈی کالج کے لیے ، لائل پور کالج کے لیے اور ملتان کالج کے لیے جس کو محترمہ ناصرہ کھوکھر صاحبہ نے نظر انداز کر دیا تھا ، مخصوص کر دی جائیں -

مسٹر سپیکر - بہاول پور کے لیے بھی ؟

سردار صغیر احمد - مجھے معلوم نہیں کہ بہاول پور میں کالج ہے کہ نہیں -

آوازیں - وہاں کالج ہے -

سردار صغیر احمد - پھر جناب والا ! میں یہاں منظور احمد موہل صاحب سے معذرت چاہتا ہوں کہ یہ میرا ناقص علم ہے - مجھے پتہ نہ تھا ورنہ میں بہاول پور کے لیے بھی ضرور ترمیم میں ذکر کرتا - چونکہ صرف لاہور میں ایک ہی میڈیکل کالج خواتین کے لیے ہے ، اور لاہور یا لاہور ڈویژن کی لڑکیوں کے لیے تو آسانی ہے کہ وہ یہاں داخلہ لے سکیں - دور دراز کے علاقوں کے لیے راولپنڈی لائلپور ، ملتان اور بہاول پور میں دس فی صد نشستیں خواتین کے لیے مخصوص کر دی جائیں - اس سے خواتین کا حق پورا ہو سکتا ہے - لیکن اگر ان کے لیے پچاس فی صد نشستیں مخصوص کر دی جائیں، تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان کالجوں میں وہ سیٹیں خالی رہیں گی - کیونکہ اتنی لڑکیاں ہمارے پاس موجود نہیں جنہوں نے فرسٹ ڈویژن میں ایف-ایس-سی کیا ہو -

Begum Syeda Abida Hussain. Mr. Speaker Sir, the member is entirely irrelevant again. According to the last Census, about 49% of the total population of Pakistan, were held to be as women.

Mr. Speaker. He is not irrelevant. His statement of fact may not be correct.

سردار صغیر احمد - میرا کہنے کا مدعا یہ ہے کہ جتنی لڑکیاں میڈیکل کالج میں داخلہ لینا چاہتی ہیں ان کی تعداد لڑکوں کے مقابلے میں بہت کم ہے - آبادی کو تو میں تسلیم کرتا ہوں - اگر پچاس فی صد کہتیں تب بھی کوئی حرج نہ تھا - بلکہ اگر ان کی آبادی انچاس فی صد ہے تو یہ بھی ان کی حق تلفی ہے - میرا یہ مطالبہ ہے کہ یہ آبادی کم از کم پچاس فی صد ہونی چاہیے - اس پر ہم کس قسم کی قدغن لگانے کے لیے تیار نہیں کہ عورتوں کی آبادی مردوں سے کم ہو - میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ قرارداد

میں یہ ترمیم کرکے کہ دس فی صد نشستیں بہاول پور ، ملتان ، راولپنڈی اور لائل پور کے کالجوں میں خواتین کے لیے مخصوص کرکے ان کا حق انہیں ضرور دیا جائے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ ابھی سولہ سترہ کے قریب ترامیم باقی ہیں ۔ اس لیے آپ کچھ وقت کا تعین کر دیں ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ دوسروں کا حق مارا جائے ۔ ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ کوئی اچھی بات نہیں کہ ہماری ایک قرار داد کئی کئی پرائیویٹ ممبر ڈے پر چلتی رہے ۔ ہماری قرار دادوں کو نکلنا چاہیے اور ان کا کوئی فیصلہ ہونا چاہیے ۔ اس لیے وقت کی قدر کرتے ہوئے آپ ممبران کو حکم دیں کہ وہ مختصر تقاریر کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ خود ہی تجویز کریں کہ کتنا کتنا وقت مقرر کیا جائے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ اس پر پانچ منٹ سے زیادہ تقریر کی اجازت نہیں ہونی چاہیے ۔

بیگم ریحانہ سرور ۔ محرک کو دس منٹ اور مخالفت کرنے والے کو پانچ منٹ وقت ملنا چاہیے ۔

مسٹر سپیکر ۔ پھر اس طرح تین چار ہفتے اس کا فیصلہ نہیں ہو سکے گا ۔ اگلی ترمیم بیگم ریحانہ سرور ۔

بیگم ریحانہ سرور ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتی ہوں :

> کہ مذکورہ قرارداد کی سطر 2 میں وارد ہونے والے الفاظ اور ہندسے "ان میں 50 فی صد نشستیں خواتین کے لیے مخصوص کی جائیں" کی بجائے الفاظ "ان کالجوں میں ڈبل شفٹ سسٹم رائج کیا جائے اور خواتین کے لیے آبادی کے تناسب سے نشستیں مخصوص کی جائیں" ثبت کیے جائیں ۔

بیگم ریحانہ سرور - جناب سپیکر - جیسا کہ میری اس ترمیم سے صاف ظاہر ہے کہ میں نے اس میں دو باتیں خاص طور پر مدنظر رکھی ہیں - ایک تو میں یہ چاہتی ہوں کہ تمام میڈیکل کالجوں میں ڈبل شفٹ سسٹم رائج کیا جائے -

مسٹر سپیکر - بیگم صاحبہ آپ نے صرف ان کالجوں سے متعلق کہا ہے یا سب کے متعلق کہا ہے -

بیگم ریحانہ سرور - میں نے کہا ہے کہ ان کالجوں میں ڈبل شفٹ سسٹم رائج کیا جائے اور دوسری یہ بات کہی ہے کہ آبادی کے تناسب سے ان نشستوں کو مخصوص کیا جائے - میں یہ سمجھتی ہوں کہ ہمارے ہاں بہت سے ایسے طلباء پائے جاتے ہیں جن کی فرسٹ ڈویژن آتی ہے لیکن ان کو میڈیکل کالجوں میں داخلہ نہیں ملتا -

Sardar Saghir Ahmad. Point of order Sir. This amendment was not put to the House.

مسٹر سپیکر - ایک نکتہ اٹھایا گیا ہے - میں ترمیم ہاؤس میں پیش کر دوں -

ترمیم پیش کی گئی ہے :

> کہ مذکورہ قرارداد کی سطر 2 میں وارد ہونے والے الفاظ اور ہندسے "ان میں 50 فیصد نشستیں خواتین کے لیے مخصوص کی جائیں" کی بجائے الفاظ "ان کالجوں میں ڈبل شفٹ سسٹم رائج کیا جائے اور خواتین کے لیے آبادی کے تناسب سے نشستیں مخصوص کی جائیں" ثبت کیے جائیں -

Chaudhri Ghulam Qadir. I oppose it.

Chaudhri Muhammad Yaqoob Awan I oppose it.

Sardar Saghir Ahmad. I also oppose it.

Miah Khan Muhammad. I also oppose it.

Chaudhri Aman Ullah Lak. I oppose it.

مسٹر سپیکر - بیگم ریحانہ سرور -

بیگم ریحانہ سرور - جناب سپیکر - میری اس ترمیم سے صاف ظاہر ہے کہ دو باتیں ہے جن کے لیے میں خاص طور پر interested ہوں - ایک تو یہ ہے کہ ان کالجوں میں ڈبل شفٹ سسٹم رائج کیا جائے اور دوسری یہ ہے کہ خواتین کی آبادی کے تناسب سے یہ نشستیں مخصوص کی جائیں - جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے ہاں فرسٹ ڈویژن حاصل کرنے والے طلباء کو میڈیکل کالجوں میں داخلہ نہیں ملتا تو اس طرح سے ان کے دل ٹوٹ جاتے ہیں - نہ صرف نشستوں کی کمی ہے بلکہ میڈیکل کالجوں کی بھی کمی ہے - لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ اگر ڈبل شفٹ سسٹم قائم کیا جائے تو اس کے ساتھ یہ ہوگا کہ زیادہ سے زیادہ سیٹیں فراہم کی جا سکیں گی اور حکومت اگر اس قسم کا منصوبہ بنائے کہ جتنے بھی ایسے طلباء ہوں جو فرسٹ ڈویژن حاصل کرتے ہیں ان کو داخلہ دلانا حکومت اگر اپنا فرض سمجھ لے تو میں سمجھتی ہوں کہ طلباء کے لیے یہ ایک بہت بڑا incentive ہوگا اور وہ دل لگا کر پڑھائی میں حصہ لیں گے - دوسرا مسئلہ بیروزگاری کا ہے وہ بھی ختم ہو جائے گا - آپ کو معلوم ہے ہمارے یہاں ایم-اے اور ڈبل ایم-اے طلباء سڑکوں پر پھرتے رہتے ہیں اور ان کو روزگار مہیا نہیں ہوتا - اس لیے اگر ڈبل شفٹ سسٹم رائج کر دیا گیا تو زیادہ سے زیادہ ڈاکٹر بنیں گے اور اگر professional degree ان کے پاس ہوگی تو وہ باقاعدہ کلینک کھول سکتے ہیں اور ان کو روزگار مہیا ہو سکے گا - نہ صرف یہ کہ روزگار مہیا ہوگا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ عوام کو بھی فائدہ پہنچے گا - اور مریضوں کی دیکھ بھال صحیح ہو سکے گی - ان کا علاج سستا اور آسانی سے نہ صرف شہروں بلکہ دیہاتوں میں بھی ہو سکے گا - جس کی فوری ضرورت ہے دوسرے ان طالب علم بچوں کی ایک growing age ہوتی ہے - ان کی اپنی خواہشات ہوتی ہیں - ان کے اپنے مقاصد ہوتے ہیں - ان کے اپنے objectives ہوتے ہیں - ان کے لیے زندگی

میں اکثر اوقات سب سے بڑا مقصد یہی ہوتا ہے کہ ہم ڈاکٹر بنیں تو اس طرح سے اگر ان کو داخلہ نہ ملے تو وہ معاشرے میں ایک قسم کے mal-adjusted ہو جاتے ہیں اور اپنا دماغی توازن بھی وہ کھو سکتے ہیں ۔ جس سے نہ صرف ان کو نقصان ہوتا ہے بلکہ سوسائٹی کو معاشرے کو بھی نقصان ہو سکتا ہے ۔

سردار صغیر احمد - پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ فاضل مقرر most irrelevant ہیں اور یہ آدمیوں کے حق میں بات کر رہی ہیں کہ وہ یہ ہو جاتے ہیں ۔ سوال عورتوں کے لیے نشستیں مخصوص کرنے کا ہے ۔

بیگم ریحانہ سرور - میں تو ڈبل شفٹ سسٹم رائج کرنے کی بات کر رہی ہوں ۔ میں نشستیں بڑھانے کی بات کر رہی ہوں ۔ میں نے آپ کو واضح طور پر بتایا ہے کہ میری ترمیم دو مقاصد پر مبنی ہے ۔ پہلی بات یہ ہے کہ ڈبل شفٹ سسٹم رائج کیا جائے اور دوسری بات یہ ہے کہ آبادی کے تناسب سے خواتین کے لیے نشستیں مخصوص کی جائیں ۔ آپ سمجھنے کی کوشش کریں ۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ ان طلباء کا نوعمری کے زمانے میں ایک مقصد ہوتا ہے ۔ ایک objective ہوتا ہے ایک خواہش ہوتی ہے ایک لگن ہوتی ہے اگر وہ پوری نہ ہو تو انسان کا دماغی توازن ٹھیک نہیں رہتا ۔ میرے پاس ایک طالب علم آیا اس نے کہا میری فرسٹ ڈویژن ہے اور غضب ہے کہ مجھے admission نہیں ملتی ۔اور وہ زارو قطار رونے لگا ۔ اور کہنے لگا کہ میں پھانسی کے تختے پر لٹک جاؤں تو بہتر ہوگا ۔ کیونکہ میرے غریب والدین نے اپنا تمام آثاثہ بیچ کر مجھے یہاں تک تعلیم دلوائی کہ میں ایک دن ڈاکٹر بنوں گا ۔ مگر فرسٹ ڈویژن حاصل کرنے کے باوجود مجھے داخلہ نہیں ملا ۔ ہم سب طلباء کی بات کرتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر - خدا کا غضب میں نے "خدا" کا لفظ اڑا دیا جائے اور صرف غضب رہنے دیا جائے ۔

بیگم ریحانہ سرور - اس لیے میں یہ سمجھتی ہوں کہ ایک تمنا جو نو عمری کے زمانے میں ہوتی ہے جو objective ہوتا ہے جو خواہش ہوتی

ہے۔ میں نہیں چاہتی کہ یہ ایک تمنا بیچارے طالب علم کے دل میں ہمیشہ کے لیے بھسم ہو کر رہ جائے اور تمام زندگی وہ یہ سوچتا رہے کہ اگر میں ڈاکٹر ہوتا تو یہ کرتا۔ اگر میں ڈاکٹر ہوتا تو تمام معاشرے کی خدمت کرتا۔ اگر میں ڈاکٹر ہوتا تو اپنے ملک و قوم کی خدمت کرتا۔

(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر قانون - جناب والا۔ لڑکیوں کی بجائے فاضل مقرر لڑکوں کا کیس plead کر رہی ہیں۔

بیگم ریحانہ سرور - آپ سمجھنے کی کوشش کریں میں یہاں پر یہ کہہ رہی ہوں کہ ڈبل شفٹ سسٹم رائج کیا جائے جس میں مرد اور عورتیں دونوں شامل ہیں۔

(قہقہہ)

کیونکہ ادھیڑ عمر میں خواہشات کچھ اور ہوتی ہیں جس طرح سے کسی شاعر نے فرمایا ہے کہ

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے

(نعرہ ہائے تحسین)

لیکن آپ اس کو compare نہیں کر سکتے ایک طالب علم کے ساتھ جس کی خواہش محدود ہوتی ہے اور وہ صرف یہی جانتا ہے اور یہی سمجھتا ہے، یہی سوچتا ہے کہ وہ زندگی میں کیا بننا چاہتا ہے۔ اس کے علاوہ ڈبل شفٹ سسٹم سے حکومت کا زیادہ خرچ بھی نہیں ہوگا۔ آپ کا وہی equipment ہوگا۔ وہی بلڈنگ ہوگی اس لیے ڈبل شفٹ سسٹم اگر آپ رائج کریں گے تو اس میں قوم کو فائدہ ہے۔ اس میں طالب علموں کو فائدہ ہے۔ اس میں عوام کا فائدہ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہسپتالوں کی کارکردگی کو بھی بڑھایا جا سکتا ہے کیونکہ جب ڈبل شفٹ سسٹم شروع ہوگا تو ڈاکٹر زیادہ ہوں گے تو باقاعدہ وہ صبح و شام ہسپتالوں کا جا کر معائنہ کریں گے اور مریضوں کو بھی فائدہ ہوگا۔

جہاں تک آبادی کے تناسب کا تعلق ہے تو میں یہ سمجھتی ہوں کہ

میڈیکل کالجوں میں داخلہ دیتے وقت اس اصول کو خاص طور پر مدنظر رکھا جائے کہ آبادی کے تناسب کے ساتھ لڑکوں اور لڑکیوں کو داخلہ دیتے وقت یہ دیکھا جائے کہ آبادی میں کتنی خواتین ہیں اور کتنے مرد ہیں ۔ کیونکہ اگر آپ Development Statistics of 1972 کو پڑھیں تو اس میں آپ کو یہ اعداد و شمار ملیں گے کہ پنجاب میں 1972 male population میں 1,98,71,000 ہے ۔ اور 1,75,03,000 female population ہے ۔ اگر اس حساب سے آپ دیکھیں تو تقریباً 40 فیصد نشستیں female کے حصے میں آتی ہیں ۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ضروری یہ ہوگا کہ آپ یہ بھی پتہ کریں کہ کتنی خواتین educated ہیں اور کتنے مرد higher education میں حصہ لیتے ہیں اور طالب علم لڑکے اور لڑکیاں کس تناسب سے higher education میں حصہ لیتے ہیں ۔

چوہدری غلام قادر - پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں جناب سپیکر کی وساطت سے بیگم ریحانہ سرور کو یہ اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ 1972ء کا Census تو ابھی سرکاری طور پر شائع نہیں ہوا ۔ آپ نے یہ اعداد و شمار کہاں سے لے لیے ہیں ۔

بیگم ریحانہ سرور - اسمبلی سے جو کتاب مجھے ملی ہے ۔ اس پر Development Statistics Publication 1972-73 لکھا ہوا ہے ۔ اس لئے آپ اپنی انفارمیشن صحیح کر لیں ۔

چوہدری غلام قادر - یہ Development Statistics کی کتاب ہے ۔ ابھی census نہیں چھپے ۔ اور یہ 1966 کی چھپی ہوئی کتاب ہے لیکن پبلیکیشن 1972 کی ہے ۔

مسٹر سپیکر - وہ فرما رہے ہیں کہ یہ 1966 کی کتاب ہے لیکن پبلیکیشن 1972 کی ہے ۔

سردار صغیر احمد - پوائنٹ اف آرڈر ۔ جناب والا ۔ یہ پبلیکیشن ہمیں کیوں نہیں دی گئی ۔

بیگم ریحانہ سرور - آپ بھی اسمبلی لائبریری سے جا کر کتاب

نکلوا لیں ۔ آپ کو کس نے روکا ہے ۔

سردار صغیر احمد ۔ آپ نے یہ لائبریری سے لی ہے ۔

بیگم ریحانہ سرور ۔ یہ طریقے بھی آپ کو بتانا پڑیں گے ۔

(قہقہے) (قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : Please no cross talks. Address the Chair,

بیگم ریحانہ سرور ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ کہہ رہی تھی کہ educated class کی شرح نکالی جائے ۔ اس کا باقاعدہ تناسب نکالا جائے ۔ کہ کتنی خواتین ہیں جو higher education حاصل کرتی ہیں ۔ کتنے مرد ہیں جو higher education حاصل کرتے ہیں ۔ اس کی مناسبت کے ساتھ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کا فیصلہ کیا جائے ۔ اس کے ساتھ نہ صرف یہ بلکہ آپ کا statistical department سالوں سے سویا ہوا ہے ۔ اور اس کی کارکردگی بھی کوئی قابل فخر نہیں ۔ اس کو اس مسئلہ پر مزید جانچ پڑتال کے لیے کہا جائے ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ اصل قرارداد میں جو ترمیم پیش کی گئی ہیں ۔ اگر دونوں کو ملاحظہ فرمائیں تو اصل قرارداد کا مقصد اور حلیہ بگڑجاتا ہے ۔ اس لیے جناب والا کوئی ایسی ترامیم پیش کی جاتی ہے ۔ جس سے اصل قرارداد کو کالعدم قرار دیا جائے ۔ یا اس سے ایک نیا موضوع کا آغاز ہو ۔

بیگم ریحانہ سرور ۔ یہ اعتراض تو شروع میں اٹھا سکتے تھے لیکن اب تقریر کے اختتام پر یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں اٹھایا جا سکتا ۔ آپ رولز نکال کر ذرا پڑھ لیں ۔ مہربانی سے ۔

Because, the amendment has already been moved. therefore an objection, regarding the amendment itsfelf cannot be raised at this moment.

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : Which of the two is in possession of the floor ?

چودھری امان اللہ لک - جناب والا - آپ نے یہ فیصلہ فرمانا ہے میں نے تو پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا تھا -

مسٹر سپیکر - آپ بہت لیٹ ہو گئے ہیں -

چوھدری امان اللہ لک - میں نے تو اصل میں جنرل پوائنٹ آف آرڈر پیش کیا ہے -

بیگم ریحانہ سرور - یہ زیادہ ھی لیٹ ہو گئے ہیں -

مسٹر سپیکر - پھر اس پر فیصلہ کر لیں گے -

چوھدری امان اللہ لک - فیصلہ تو یہی ہے کہ آپ کی نگاہ کرم ہو - میرے خیال میں اس رولز پر تھوڑا سا اظہار خیال فرما دیں تو قرارداد خود بخود ختم ہو جائے گی -

بیگم ریحانہ سرور - جناب والا - ایک منٹ رہ گیا ہے - میں ضروری سمجھتی ہوں کہ ان کالجوں میں ڈبل شفٹ سسٹم رائج کیا جائے اور آبادی کے تناسب سے نشستیں خواتین کے لئے مخصوص کی جائیں -

جناب سپیکر- آخر میں جناب صغیر صاحب کے سوال کا جواب دینا چاھتی ہوں -

مسٹر سپیکر - وہ تو پھر اپنی ترمیم پر ھی بول رہے ہیں -

بیگم ریحانہ سرور - انہوں نے میری ترمیم کو oppose کیا ہے اب پھر دوبارہ بولیں گے تو اس کا جواب لے لیں گے -

مسٹر سپیکر - وہ تو ان کا حق ہے -

بیگم ریحانہ سرور - تو پھر میں ان کو oppose نہیں کرتی لیکن میں ایک اطلاع دینا چاھتی ہوں وہ یہ ہے کہ اسلام نے خواتین کو برابر کے حقوق دیئے ہیں - جہاں تک حقوق کا تعلق ہے - جہاں تک وراثت کا تعلق ہے- وہ علیحدہ مسئلہ ہے - اس میں یہ ہے - آدھہ حصہ اور دو حصے اسی طرح سے نہ صرف وہ بلکہ گواھی میں بھی دو عورتیں اور ایک مرد ہوتے ہیں - لیکن

آپ ذرا اس کی background کو دیکھیں جو گواہی کے سلسلے میں ہے ۔ وہ اس لئے رکھا گیا ہے فرض کریں کہ قتل ہو جاتا ہے ۔ تو مرد جو ہے وہ گواہی دے دے گا کہ جی میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ۔ مگر عورت کو خدا نے نازک طبع بنایا ہے ہو سکتا ہے کہ وہ بے چاری گھبرا جائے اور اس قتل کو اپنا بھائی یا بیٹا تصور کر کے ہی غلط بیانی کرے تو یہ اسلام نے اس کو عزت دی ہے ۔ اور یہ مقام عورت کو کمزور سمجھتے ہوئے دیا ہے ۔ مگر اس کے ساتھ اس کے حقوق اپنی جگہ قائم رکھے گئے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

سردار صغیر احمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ انھوں نے میرا نام لے کر کہا ہے تو point of explanation کی اجازت دیجئے ۔ یہ انھوں نے غلط کہا ہے کہ حقوق جو مرد اور عورتوں کے ہیں وہ برابر ہیں ۔ ایک مرد چار شادیاں کر سکتا ہے ۔ لیکن ایک عورت کسی بھی صورت میں ایک سے زیادہ شادی نہیں کر سکتی ۔

(قہقہہ)

بیگم ریحانہ سرور ۔ آپ کر لیں آپ کو اجازت ہے ہم نے کب آپ نے کب آپ کو روکا ہے ۔

(قہقہہ)

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری جمیل جمیل حسن خان منج اپنی ترمیم پیش کریں ۔

چوہدری جمیل حسن خان منج ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

> کہ مذکورہ قرارداد کی سطور 1 اور 2 میں وارد ہونے والے الفاظ اور ہندسے "جو دو نئے میڈیکل کالج کھولنے کا اعلان کیا ہے ان میں 50 فیصد نشستیں خواتین کے لیے مخصوص کی جائیں" کی بجائے الفاظ "ہر دو نئے میڈیکل کالج کھولے جانے والوں میں سے ایک میڈیکل کالج صرف مستورات کے لئے ہی مخصوص کیا جائے" ثبت کئے جائیں ۔

مسٹر سپیکر - تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ مذکورہ قرارداد کی سطور 1 اور 2 میں وارد ہونے والے الفاظ اور ہندسے" جو دو نئے میڈیکل کالج کھولنے کا اعلان کیا ہے ان میں 50 فیصد نشستیں خواتین کیلئے مخصوص کی جائیں" کی بجائے الفاظ دو ہر دو نئے میڈیکل کالج کھولے جانے والوں میں میڈیکل کالج صرف مستورات کے لئے ہی مخصوص کیا جائے" ثبت کئے جائیں -

چوہدری جمیل حسن خاں منج - جناب والا - ابھی ابھی دو ترامیم پیش کی گئی ہیں - سب سے پہلے سردار صفیر احمد صاحب کی جس میں انہوں نے یہ زور دیا ہے کہ "تمام میڈیکل کالجز میں" لیکن اس تحریک کے موضوع کی منشاء یہ نہیں تھا اس کا منشاء یہی ہے کہ صرف ان دو کالجز میں جو نئے کھولے جائیں گے اس میں گورنمنٹ کو تحریک پیش ہونی چاہیے - اس کے متعلق ایک دوسری ترمیم آئی ہے کہ ڈبل شفٹ سسٹم کیا جائے تو میں یہ عرض کرونگا کہ ڈبل شفٹ سسٹم جو ہے یہ انہوں نے صرف method of education پر زور دیا ہے یعنی کہ methodof education کیا کیا جائے یا ان کی نشستیں بڑھا دی جائیں- ان کالجوں میں جتنی ہیں تو اس سے آن کا مدعا حاصل نہیں ہوتا تو میری گزارش یہ ہے - کہ جناب والا - ان دو کالجوں میں سے ایک کالج (جیسے یہاں فاطمہ جناح میڈیکل کالج علیحدہ اور independent چل رہا ہے) - صرف خواتین کے لئے مخصوص کیا جائے تاکہ خواتین وہاں پوری اپنی آزادی سے اور ہر لحاظ سے تعلیم و تربیت حاصل کر سکیں - اور جہاں تک یہ کیا جاتا ہے کہ نسبت کے لحاظ سے 47 فیصد ٹھیک ہے کہ ان کی نسبت آتی ہے - لیکن اتنی تعداد ہمارے پاس پڑھی لکھی خواتین کی نہیں ہے - اور ویسے بھی جو Islamic Law of evidence ہے اس کے مطابق ایک مرد کی شہادت دو عورتوں کے برابر ہے -

جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ Islamic Law of evidence کے مطابق ایک مرد کی شہادت دو عورتوں کی شہادت کے برابر ہے ۔ دو عورتیں اگر شہادت دیں تو وہ یکساں رکھا گیا ہے ۔ جہاں تک شعبے کا تعلق ہے اس کے لئے عورت زیادہ موزوں ہے یہ مریض کی زیادہ دیکھ بھال کرسکتی ہے ۔ بہ نسبت مرد کے تو میری submission ہے کہ ان کی اس شعبے میں زیادہ سے زیادہ نشستیں دی جائیں اور زیادہ سے زیادہ تعلیم دی جائے ۔ دوسرے ہمارے ملک کے جو حالات ہیں ان کے مطابق میں دیکھتا ہوں کہ اکثر highly qualified persons باہر جانے کو ترجیح دیتے ہیں اور وہ باہر جاکر ملازمت کرتے ہیں ۔ تو میں یہ کہوں گا کہ زیادہ سے زیادہ میڈیکل کالجز میں مستورات کو تعلیم دی جائے کیونکہ وہ زیادہ باہر نہیں جاسکیں گی اور انشاءاللہ ہمارے ملک میں خدمت کریں گی ۔ ہماری 85 فیصد آبادی کو قطعاً علم نہیں ہے کہ ڈاکٹر بھی ہوتے ہیں ۔ دیہاتوں میں آبادی ہے ۔ مستورات اگر زیادہ ڈاکٹر ہو جائیں گی تو وہ دیہاتوں میں جائیں گی ۔ دیہاتوں میں ہسپتال کھولے جائیں گے وہ وہاں کام کریں گی ۔ میں ان الفاظ سے زور دونگا کہ میری جو ترمیم ہے اس کے مطابق عورتوں کے لئے ایک کالج مقرر کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جناب محمد حنیف نارو ۔ چوھدری محمد یعقوب اعوان ۔ چوھدری غلام قادر ۔ جناب محمد سرور جوڑا ۔ ملک محمد اکرم اعوان ۔ بریگیڈیئر چوھدری صاحب داد خان ۔ ڈاکٹر غلام بلال شاہ ۔ قاضی محمد اسمعیل جاوید ۔ اور ملک محمد اعظم یہ تحریک پیش کرتے ہیں :

> کہ مذکورہ قرار داد کی سطر 2 میں وارد ہونے والے الفاظ اور ھندسے "ان میں 50 فیصد نشتیں خواتین کے لئے مخصوص کی جائیں" کی بجائے "ان میں داخلے قابلیت کی بنیاد پر دیئے جائیں" ثبت کئے جائیں ۔

قرار داد میں یہ نہیں لکھا ہے کہ داخلے قابلیت کی بنیاد پر کئے جائیں ۔ اسی

لئے میں نے اسی ترمیم کے پیش نظر وہ بات پوچھی تھی کہ آخری لڑکی جو پچھلے سال داخل ہوئی ہے اس کے کوئی 670 نمبر کے قریب تھے ۔ اور جو لڑکا داخل ہوا ہے اس کوئی 650 کے قریب نمبر تھے ? Is it not on merits اس قرار داد میں کہا گیا ہے کہ لڑکوں کا اپنا merit اور لڑکیوں کا اپنا merit ہو ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ آپ اس قرارداد کو اس ترمیم کی روشنی میں پڑھ کر دیکھیں تو pure negative ووٹ بنتا ہے۔ اس میں میری جو ریڈنگ ہے ۔ وہ یہ ہے کہ اس میں combined and consolidated merit کے متعلق کہا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ پہلے cansolidated merit نہیں ہے ۔ لڑکوں کا ایک اپنا merit ہے ۔ اور لڑکیوں کا اپنا merit ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ انہوں نے consolidated لکھا ہی نہیں ہے ۔ جہاں تک تعلق ہے admission کا لڑکیاں تو پہلے ہی merit پر داخل ہوتی ہیں ۔

چوہدری غلام قادر ۔ جناب والا ۔ میں عرض کرنی چاہتا ہوں کہ اس ترامیم میں جو ہم نے merit کا کہا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ لڑکوں اور لڑکیوں کا اکٹھا co-education ہو اور یہ مطالبہ بھی کرتے ہیں کہ ان کا آپس میں مقابلہ ہو ۔

مسٹر سپیکر ۔ لڑکوں اور لڑکیوں کا irrespective sex مقابلہ ہو ۔

چوہدری غلام قادر ۔ ٹھیک ہے جناب ۔

Mr. Speaker. Then I allow this.

چوہدری محمد یعقوب اعوان صاحب ! کیا آپ ترمیم پیش کریں گے ؟

چوہدری محمد یعقوب اعوان ۔ میں عرض کرتا ہوں ۔ میں نے یہ ترمیم نہیں لکھوائی ۔

Mr. Speaker. Then you are not moving your ammendment.

کہیں یہ ترمیم چودھری محمد یعقوب خان کی طرف سے لی ہو ۔

(قطع کلامیاں)

بیگم ریحانہ سرور ۔ جناب سپیکر ۔ یہ آٹو میٹک ترامیم کیسے آنا شروع ہوگئی ہیں ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب سپیکر ۔ فاضل ممبر نے کہا ہے کہ میں نے تو یہ ترمیم پیش ہی نہیں کی ۔ پھر یہ کیسے آگئی ہے ؟

بیگم ریحانہ سرور ۔ محکمہ اس کا جواب دے ۔

مسٹر سپیکر ۔ محکمہ سے جواب طلب کرنا ہو ۔ تو اس طرح نہیں طلب کیا جاتا ۔ رولز اف procedure میں بتایا ہوا ہے کہ کس طرح کیا جاتا ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جب ایک ترمیم پر چھ نام درج ہیں تو اس میں سے ایک معزز رکن نے یہ کہا ہے کہ میں نے یہ ترمیم پیش ہی نہیں کی ۔ آپ چوھدری صاحب سے یہ وضاحت کروا لیں کہ آپ نے پیش کی ہے ۔

چوھدری غلام قادر ۔ ہم نے اکٹھے ہی نام لکھ کر دیئے تھے ان کو شاید یاد نہ رہا ہو ۔ بڑھاپے کی وجہ سے ۔

(قہقہہ)

مسٹر سپیکر ۔ آپ ترمیم پیش کردیں :

چوھدری غلام قادر ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مذکورہ قرار داد کی سطر 2 میں وارد
ہونے والے الفاظ اور ہندسے "ان میں 50
فیصد نشستیں خواتین کےلئے مخصوص کی جائیں"
کی بجائے "ان میں داخلے قابلیت کی بنیاد پر
دیئے جائیں" ثبت کیئے جائیں ۔

مسٹر سپیکر - ترمیم پیش کی گئی ہے -

کہ مذکورہ قرارداد کی سطر 2 میں وارد ہونے والے الفاظ اور ہندسے "ان میں سے 50 فیصد نشستیں خواتین کے لئے مخصوص کی جائیں کی بجائے "ان میں داخلے قابلیت کی بنیاد پر دیئے جائیں" - ثبت کئے جائیں -

رانا پھول محمد خان - میں اس کی مخالفت کرتا ہوں -

چوہدری غلام قادر - جناب سپیکر - جو قرار داد اس ایوان میں پیش کی گئی ہے - اس میں یہ تحریر ہے کہ عورتوں کو مردوں کے برابر نشستیں دی جائیں - بلکہ ان کے لئے نشستیں مخصوص کی جائیں - تو میں یہ عرض کروں گا کہ دو طبقے ہیں ایک مردوں کا اور دوسرا عورتوں کا - عورتیں سالہا سال سے پیچھے چلی آ رہی ہیں - اور سالہا سال سے ان کو نظر انداز کیا گیا گیا ہے - لیکن جب اسلام آیا تو اسلام نے عورتوں کو حقوق دیئے -

رانا پھول محمد خان - پوائنٹ آف آرڈر- جناب والا - کیا فاضل ممبر اپنی ترمیم پر تقریر فرمارہے ہیں - یا محترمہ ناصرہ کھوکھر صاحبہ کی قرار داد کی تعریف فرمارہے ہیں ؟

مسٹر سپیکر - وہ ابھی معلوم ہو جاتا ہے -

رانا پھول محمد خان - انہیں اپنی ترمیم پر بولنا چاہئے کہ قرارداد پر -

چوہدری غلام قادر - ترمیم یہ ہے کہ اس میں عورتوں اور مردوں کو برابر نشستیں دی جائیں اور میں چاہتا ہوں کہ نشستیں merit پر دی جائیں -

(قطع کلامیاں)

یہ عورت اور مرد کے دو طبقے بن گئے ہیں مرد جو سالہا سال سے تعلیم یافتہ ہو گئے ہیں - ان کا ہر لحاظ سے اونچا ذہن ہے - جسمانی اور ذہنی طور پر

اپنے آپ کو بہتر ثابت کیا ہے۔ لیکن جب اسلام نے عورت کو برابر کے حقوق دے دیئے ہیں تو عورت بھی اس میدان میں آئی ہے۔ تو اس کو آہستہ آہستہ ترقی کرنی چاہیے اور پھر مرد کے برابر آنا چاہیے ایک مشہور psychologist کا کہنا ہے کہ معاشرہ جو ہے تضادات اور تفاوت کا مجموعہ ہے۔ اگر آپ اس تضاد کو فوری طور پر ختم کرنا چاہیں گے تو معاشرہ انتشار کی نذر ہو جائے گا۔ اس میں پھر پیچیدگیاں پیدا ہو جائیں گی۔ تو اس لیے اور آہستہ آہستہ ترقی دی جائے اور آہستہ آہستہ ان کو اوپر لایا جائے تو پھر ترقی ہو سکتی ہے۔ دوسرے کوئی بھی ترقی پذیر ملک اس بات کا متحمل نہیں سکتا کہ ان تضادات کو فوری طور پر ختم کیا جائے۔

دوسرا بیروزگاری کا مسئلہ جو اٹھایا ہے وہ یہ ہے کہ مرد جو ہے اس کے لئے ملازمت یا کاروبار کے سوا کوئی employment نہیں ہوسکتی اور ان کی بیروزگاری ختم نہیں ہو سکتی اس کے برعکس عورتوں کی بیروزگاری شادی کے بعد ختم ہو جاتی ہے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

ان کی ذمہ داریاں مرد اٹھاتا ہے۔ مرد نے کئی کئی افراد کی ذمہ داریاں اٹھانا ہوتی ہیں۔ بہت سے خاندان ایسے ہیں جو یہ نہیں چاہتے کہ شادی کے بعد اور تعلیم کے بعد ان کی عورتیں نوکریں یا کوئی اور کام کریں۔

(اس مرحلہ پر مسٹر چیئرمین سید ناظم حسین شاہ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

Begum Syeda Abida Hussain : Mr. Speaker Sir, the hon'ble member is taking enormous advantage. He does not have the right to include all the women in this category becaus a great many of them have to work because they have to keep and sustain their families. So the hon'ble member should make that concession.

سردار صغیر احمد ۔ میری گذارش ہے کہ فاضل رکن جنہوں نے پوائنٹ آف آرڈر پیش کیا ہے وہ اس کا ترجمہ بھی سنا دیں۔

چوہدری غلام قادر - میں سمجھتا ہوں آپ سے زیادہ - اُن کا جو پوائنٹ آف آرڈر ہے میں سمجھ گیا ہوں -

Mr. Chairman : The hon'ble member should take note that he should be relevant and that he should not injure the feelings of any sex.

چوہدری غلام قادر - میرا مطلب اس سے یہ نہیں ہے - کہ سوفیصدی عورتیں ذہنی طور پر آدمیوں سے کمزور ہوتی ہیں - لیکن اکثریت کی بات ہے - وہاں میں نے سب کے لئے یہ لفظ استعمال نہیں کیا - اگر ان کے خیالات کو کوئی ٹھیس پہنچی ہے - تو میں اس کے لئے معذرت خواہ ہوں - تو اس کے بعد "نرگسے" جو ہے - وہ یہی کہتا ہے کہ - -

رانا پھول محمد خان - جناب سپیکر - میں جناب کی وساطت سے فاضل رکن سے یہ درخواست کرونگا - کہ وہ اپنی ترمیم پر ہی تقریر فرمائیں - کیونکہ اور بھی بہت سارے اراکین کی تقریریں ہیں - اور ترمیمیں ہیں - اس لیے وہ قرارداد پر ہی روشنی نہ ڈالتے جائیں - بلکہ فاضل رکن سے درخواست ہے کہ وہ اپنی ترمیم کے حق میں دلائل دیں - کہ ہم نے یہ ترمیم پیش کی ہے -

مسٹر چیئرمین - میں آپ کے کہنے سے پہلے آنریبل ممبر کی خدمت میں گذارش کر چکا ہوں - ویسے آپ کے پوائنٹ آف آرڈر کی صورت تو نہیں تھی -

چوہدری غلام قادر - جناب سپیکر - پھول خان صاحب کو پھول کھلانے کی عادت ہے - ویسے وہ خود ہی کھلتے ہیں - وہ بات بات پر بات کرنے کے عادی ہیں - ہو سکتا ہے کہ یہ جو انگریزی کے الفاظ میں بولتا ہوں - انکی سمجھ میں نہ آتے ہوں - تو وہ مجھ سے پوچھ لیا کریں - تو "نرگسے" کی میں نے بات کی ہے - اور پھر اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں - جناب سپیکر "نرگسے" کا انہوں نے نام نہ سنا ہو گا - تو میں کہتا ہوں - کہ نرگسے جو ہے - وہ بڑا ایک ماہر اقتصادیات ہے وہ کہتا ہے - کہ مختلف طبقے کی ترقی کو اگر آپ یکلخت اوپر لیجانا چاہیں گے - تو یہ جو معاشرہ ہے - اس میں پیچیدگیاں پیدا ہونگی - اور وہ معاشرہ تباہ ہو جائے گا -

اسلئے آہستہ آہستہ ان کو اوپر لے جانا چاہیئے ۔ اور میں کہتا ہوں کہ ان کو سیٹیں merit پر ملنی چاہیئں ۔ تا کہ وہ عورتیں ۔ وہ بچیاں ۔ وہ جو محنت کر کے اپنا merits قائم کر لیں ۔ انکو ضرور لڑکوں کے مقابلے میں داخلہ ملنا چاہیئے ۔ وہ کہتی ہیں کہ لڑکیاں بھی آسکتی ہیں ۔ و اگر ذہنی طور پر اتنی اچھی ہیں ۔ محنت کریں ۔ اور وہ اچھے نمبر حاصل کریں ۔ تو لڑکوں کیساتھ ساتھ انکی آپس میں merits ہیں ۔ وہ جتنی seats لیتی ہیں ۔ لے لیں ۔

مسٹر چیئرمین ۔ سردار صغیر احمد ۔

Begum Syeda Abida Hussain : Mr. Speaker Sir, the fact was reveled by the Hon'ble Member that girls in fact have greater merit than boys. Sir, the last girl student with the least marks too had been given admission last year in Medical College who had thirteen to fourteen marks more than the boy student who had the least numbr of marks. So in that sense the Hon'ble member is not at all relevant. Girl students invariably had better academic results than the boy students.

مسٹر چیئرمین ۔ بیگم صاحبہ انہوں نے یہی کہا ہے ۔ کہ جو اچھی لڑکیاں ہیں یا بچیاں ہیں ۔ جو محنت کرتی ہیں ۔ انہیں داخلہ ملنا چاہیئے اب سردار صغیر احمد کی باری ہے ۔

(قطع کلامیاں)

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب سپیکر صاحب نے یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ ایک بجے کے بعد تحریک التوا لی جائے گی ۔ تو اب چونکہ ایک بج چکا ہے ۔ تو تحریک التوا کو پہلے آپ take up کر لیں ۔ یہ ساری کارروائی ملتوی کر دیں ۔ چونکہ وہ نہایت اہم ہے ۔ اور اس بارے میں طلبہ کے احساسات آج واضح ہو چکے ہیں ۔ اور مزید تاخیر اسکو avoid کرنے کے مترادف ہے ۔ بالخصوص جبکہ وزیر قانون نے یہ وعدہ فرمایا ہے ۔ کہ ایک بجے میں پورا جواب دونگا ۔ اور اب وہ بھی ہاؤس میں موجود نہیں ہیں ۔ تو ہم چاہتے ہیں ۔ کہ آپ پہلے اس تحریک التوا کو take up کریں ۔ اور اس کے

مطابق کارروائی ہو ۔ اور جس طرح فیصلہ ہوا ہے ۔

مسٹر چیئر مین ۔ میں نے لامنسٹر کو بلوایا ہے ۔ وہ آجاتے ہیں ۔ تو پھر take up کر لیتے ہیں تھوڑی سی دیر مزید انتظار کر لیں ۔ وہ اسی سلسلہ میں بات چیت کر رہے ہیں ۔

سردار صغیر احمد ۔ جناب سپیکر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر چیئرمین ۔ سردار صغیر احمد آپ سے پہلے محمد سرور جوڑا کا نمبر ہے ۔ وہ ایوان نہیں ہیں ۔ تو اس کے بعد محمد اکرم اعوان تقریر کریں گے ۔

سردار صغیر احمد ۔ ترمیم تو پیش ہو چکی ہے جناب اس پر تقریر بعد میں ہوگی ۔

مسٹر چیئرمین ۔ تقریر ہو گی ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر سپیکر ۔ ملک محمد اکرم اعوان ۔

ملک محمد اکرم اعوان ۔ جناب سپیکر ۔ یہ ایسا مسئلہ ہے ۔ جسکے ساتھ قوم کا مستقبل وابستہ ہے ۔ خاص طور پر خواتین کے سلسلہ میں ہمیں بہت احتیاط کیساتھ اس معاملہ میں غور کرنا پڑے گا ۔ کہ ہر قوم میں خواتین کے حقوق کا خصوصی خیال رکھا جاتا ہے ۔ اور میں سمجھتا ہوں ۔ کہ ہمارے ملک میں بلکہ صوبہ پنجاب کے لیے خصوصی طور پر خواتین کی میڈیکل تعلیم کے لیے ہمیں خصوصی انتظام کرنے چاہیئیں ۔ موجودہ حالت میں ہمارے پاس مرد ڈاکٹر کافی تعداد میں موجود ہیں ۔ اور غالباً ضرورت سے بھی زیادہ ہیں ۔ کیونکہ انہیں دوسرے ملک میں ایکسپورٹ کیا جا رہا ہے ۔ خواتین کے لیے یہ نہایت ضروری ہے ۔ کہ وہ Medical profession میں آئیں ۔ اور دیہاتی علاقوں کے لیے خصوصی انتظام ہونا چاہیئے ۔ کہ ان کالجز میں میڈیکل تعلیم کے لیے خصوصی رعایت دی جاوے ۔ بلکہ اگر ہو سکے ۔ تو مردوں کے مقابلہ میں بھی رعایت دی جاوے ۔ لیکن اس معاملہ میں ہمیں اس بات کو بھی دیکھنا چاہیئے کہ profession کا جو معیار ہے ۔

وہ کہیں برباد نہ جائے۔ بلکہ اسکے standard کو قائم رکھنے کے لئے تعلیمی اصلاحات ضروری ہیں ۔ اور یہ بھی دیکھنا چاہیئے ۔ کہ جو طالب علم اس profession میں آئے وہ آیا اس profession میں کامیاب ہو سکیں گے ۔ تعلیم نباہ سکیں گے ۔ یا ان میں ایسی qualifications ہیں ۔ اس لیے اگر استعداد کی بنا پر خواتین کو بھی داخلہ دیا جاوے ۔ تو نہایت موزوں اور عالمی معیار کے مطابق بات ہو گی ۔ البتہ موجودہ حالت میں جبکہ ہماری دیہاتی آبادی کو بہت کم نمائندگی ملی ہے ۔ میں یہ تجویز پیش کرونگا ۔ کہ تعلیمی اداروں میں ۔ کالجز میں ۔ اگر استعداد کی بنیاد پر ہی داخلہ دیا جاوے ۔ تو دیہاتی اور پسماندہ علاقہ کے لیے خصوصی انتظام ہونا چاہیے کہ ان کے ساتھ ایسی ویسی زیادتی نہ ہو جائے تاکہ وہ دیہات میں جا کر بہتر طور پر لوگوں کی خدمت کر سکیں ۔ جہاں تک کہ خواتین کے حقوق کا مسئلہ ہے وہ یقینی طور پر مانتے ہیں ۔ کہ انکے حقوق اس قابل ہیں ۔ کہ انکا احترام کیا جاوے ۔ بلکہ اس کے مردوں کو اگر کچھ قربانی بھی دینی پڑے تو ضرور دینی چاہیے تو ان حالات میں سمجھتا ہوں ۔ کہ میڈیکل کالجز میں دیہاتی علاقے کے طالب علموں کو اور طالبات کو خاص طور پر چاہیے ۔ اور شہری علاقے کے جو طالب علم ہیں ۔ وہاں اگر تھوڑی سی قربانی بھی ان لوگوں کو کرنی پڑے تو کر دی جاوے ۔

میاں منظوراحمد موہل ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ معزز رکن نے اپنی ترمیم کے بارے میں کچھ بھی نہیں کہا وہ irrelevant بات کرتے رہے ہیں ۔ ان کی ترمیم میں واضح طور پر تھا کہ داخلے قابلیت کی بنیاد پر دیئے جاویں ۔ وہ دیہاتوں میں اور اسطرح کی باتیں کرتے رہے ہیں ۔ اس ہاؤس میں ۔

مسٹرسپیکر ۔ انہوں نے قابلیت کی بنا پر داخلہ دینے سے متعلق کہا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میری استدعا ہے کہ اگر ایک ترمیم جو کئی ممبران کی طرف سے پیش کی گئی ہو اور اس پر تقریر بھی کی جا چکی ہو تو کیا دیگر فاضل ممبر کا حق اس پر تقریر کرنیکا محفوظ رہتا ہے یا نہیں رہتا ۔ کیا وہ تقریر کر سکتے ہیں یا نہیں کر سکتے ۔ میں اس پر

جناب کی رولنگ چاہوں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ترامیم اکٹھی آتی ہیں اور ہر ایک کو تقریر کرنے کا حق دیا جاتا ہے ۔ ترمیم پیش صرف ایک ہی ممبر کرتا ہے ۔

ڈاکٹر غلام بلال شاہ ۔ جناب سپیکر ۔ متحرمہ ناصرہ کھوکھر صاحبہ نے جو قرار داد پیش کی ہے کہ لڑکیوں کو دو میڈیکل کالجوں میں برابر سیٹیں دی جائیں ۔ میں نے اس میں یہ ترمیم کی ہے کہ لڑکیوں کو ہر کالج میں برابر سیٹیں دینے کی بجائے ان کو قابلیت کی بنا پر داخلہ دیا جائے ۔ جناب والا ۔ کچھ خامیاں ہیں جنکو دور کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے ان کو دور کرنے کے لئے ہماری انتظامیہ کو کچھ کرنا پڑے گا ۔ میں سب سے پہلے جناب کی خدمت میں عرض کرونگا کہ ہمارے صوبہ پنجاب میں 6 میڈیکل کالج ہیں جن میں 2 لاہور میں ہیں ۔ ایک فاطمہ جناح میڈیکل کالج جس میں سو فیصد سیٹیں لڑکیوں کے لئے مخصوص کی گئی ہیں ۔ دوسرا کالج کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج ہے اس کی 200 میں سے 190 سیٹیں لڑکوں کو دی گئی ہیں اور 10 سیٹیں لڑکیوں کے لئے مخصوص کی گئی ہیں ۔ اسی طرح میڈیکل کالج لائیلپور میں 190 سیٹیں لڑکوں کے لئے اور 10 لڑکیوں کے لئے مخصوص ہیں ۔ اسی طرح بہاول پور میڈیکل کالج میں 190 سیٹیں لڑکوں کے لئے اور 10 لڑکیوں کے لئے ہیں ۔ میڈیکل کالج راولپنڈی میں جو میڈیکل کالج ہے اس میں صرف 100 سیٹیں ہیں ان میں سے 90 لڑکوں کے لئے اور 10 لڑکیوں کے لئے ہیں ۔ جناب والا ۔ اس طرح ہم ہر سال 1100 لڑکے اور لڑکیاں میڈیکل کالجوں میں داخل کرتے ہیں جن میں سے 850 لڑکے اور 250 لڑکیاں داخل ہوتی ہیں ۔ اس کی نسبت اگر نکالی جائے تو ہر لڑکے کی نسبت سے 3ء4 لڑکے جو ہیں وہ داخلہ حاصل کرتے ہیں ۔ یہ سراسر ناانصافی ہے ۔ چاہیے تو یہ تھا کہ لڑکیوں کو لڑکوں کے برابر قابلیت کی بنا پر سیٹیں دی جائیں ۔ اس سے پہلے ہاؤس میں یہ آ چکا ہے کہ لڑکیاں جو پچھلے سال داخل ہوئی ہیں اور جو لڑکے داخل ہوئے ہیں اگر قابلیت کی بنا پر دیکھا جائے تو لڑکیاں لڑکوں کی نسبت بہت زیادہ سیٹیں حاصل کر سکتی ہیں ۔

جناب والا ۔ مجھے ایک خامی نظر آتی ہے وہ یہ کہ ہر سٹوڈنٹ جو ڈاکٹر بن کر باہر نکلتا ہے ۔ اس پر حکومت اپنے خزانے پر بوجھ ڈال کر 80 ہزار روپیہ خرچ کرتی ہے اور ہر سٹوڈنٹ جو اپنے والدین سے خرچ لیتا ہے اس سے تین گنا گورنمنٹ اپنے سٹوڈنٹ پر خرچ کرتی ہے ۔ ہم نے دیکھنا ہے کہ وہ ڈاکٹر اپنے ملک اور قوم کے لئے کتنے مفید ثابت ہوتے ہیں ۔ مردوں میں تین گروپ بن جاتے ہیں ۔ ایک وہ گروپ ہے جو ڈاکٹر بن کر دور دراز باہر کے ملکوں میں چلے جاتے ہیں اور وہاں جا کر ملازمت اختیار کر لیتے ہیں ۔ ایک وہ گروپ ہے جو پیسوں کے لالچ میں باہر ایکسپورٹ کر دیے جاتے ہیں اور تیسرے وہ لوگ ہیں جو باقی بچ جاتے ہیں وہ تھوڑا عرصہ ملازمت کرکے اپنے ملک ہی میں پریکٹس کرتے ہیں ۔ تو جناب والا ۔ جو گروپ اپنے ہی ملک میں ملازمت اختیار کرتا ہے میرا خیال ہے کہ وہ قوم و ملک کی سب سے زیادہ خدمت کرتا ہے ۔ دوسرا گروپ جو باہر کے ممالک میں چلا جاتا ہے اور وہاں جاکر ملازمت اختیار کرتا ہے اگر غور سے دیکھا جائے تو وہ بھی اس غریب ملک کی زیادہ امداد کرتا ہے وہ دوسرے ممالک سے اتنا سرمایہ فارن ایکسچینج کی صورت میں کما کر بھیجتے ہیں جو ہمارے ملک کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے اور جو ڈاکٹر یہاں پریکٹس کرتے وہ اپنے لوگوں کی علاج معالجہ کے ذریعے سے خدمت کرتے ہیں ۔ اس کے مقابلہ میں جناب والا جو عورتیں میڈیکل کالجوں سے پاس ہو کر آتی ہیں . . . .

مسٹر سپیکر ۔ کیا آپ اپنی ترمیم کے حق میں بول رہے ہیں ؟

ڈاکٹر غلام بلال شاہ ۔ میں اس کے حق ہی میں بول رہا ہوں ۔ میں کچھ خامیاں بتلانا چاہتا تھا جنکا انسداد کرنا ہے تو میں اس چیز پر بہت زور دوں گا ۔ جناب والا ۔ جو لڑکیاں فارغ ہو کر باہر آتی ہیں ۔ میرے خیال میں 25 فیصدی لیڈی ڈاکٹر ہمارے ملک کی دوسرے ملکوں میں ملازمت کرتی ہیں یا پریکٹس کرتی ہیں اور 75 فیصدی لڑکیاں جو ہیں وہ چھوڑ جاتی ہیں ۔ کم ہو جاتی ہیں ۔ ان کے والدین ان کی شادی امیر گھرانوں میں کر دیتے ہیں ان لوگوں کو اس چیز کی قطعاً ضرورت نہیں ہوتی کہ ان کی لڑکیاں یا عورتیں

ملازمت کریں ۔ تو وہ لیڈی ڈاکٹر صرف اس گھر کی زینت بن کر رہ جاتی ہیں ۔بچے پیدا کرتی ہیں اور ان کو تربیت دیتی ہیں ۔ تو جناب والا ۔ اس طرح سے ایک قیمتی سرمایہ اور خزانے کا بہت بڑا حصہ ضائع ہو جاتا ہے ۔ تو میں یہ چاہوں گا اور یہ عرض کروں گا کہ لڑکیوں کو میرٹ کی بنا پر داخلہ دیا جائے اور ساتھ ہی شرط یہ عاید کر دی جائے کہ لڑکی کے والدین جب اس کا داخلہ حاصل کریں تو وہ ایک بانڈ لکھ کر دیں کہ اگر وہ لڑکی اس پروفیشن کو چھوڑ دے گی تو اس کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ 80 ہزار روپیہ گورنمنٹ کو واپس دے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اب تحریک التوا کو لیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ ایوان میں موجود نہیں ہیں ۔ ملک محمد اعظم ۔

ملک محمد اعظم ۔ جناب سپیکر۔ مس ناصرہ کھوکھر کی قرار داد کو اگر دیکھا جائے تو اس میں شائد خواتین کے لئے مساوی حقوق کا مطالبہ کیا گیا ہے ۔ میں یہ گزارش کرونگا کہ جہاں تک مساوی حقوق دینے کا تعلق ہے تو اس کی تائید کی جاسکتی ہے ۔ لیکن عملی طور پر یہ ہوگا کہ جو نااہل ہیں تو ان کو بھی 50 فیصدی کے حساب سے داخلہ مل جائیگا ۔ ایک دو سال کی بات ہوتی تو اور بات تھی ۔ کسی نا اہل کو ڈاکٹر بنا دینا یہ آئندہ نسلوں کے ساتھ بہت زیادتی ہے ۔ جناب والا ۔ مس ناصرہ کھوکھر صاحبہ نے یہ فرمایا تھا کہ آئین میں یہ درج ہے کہ جنس کی بنیاد پر کوئی تفریق نہیں کی جاسکتی ۔ میں یہ عرض کروں گا ۔ کہ اگر خواتین حقوق مانگتی ہیں ، اگر وہ انصاف چاہتی ہیں تو اس کے لئے ضروری ہے ۔ کہ مردوں کے لئے بھی مساوی حقوق ملنے چاہئیں اور ان کو غصب نہیں کیا جانا چاہئے ۔ تو میں یہ عرض گزارش کروں گا کہ قابلیت کی بنیاد پر داخلے دئے جائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ باقی تراسیم کو کسی دوسرے غیر سرکاری اراکین کی کارروائی کے روز لیں گے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ تحریک التوائے کار کے بعد جتنا وقت بچ جائیگا ۔ اس میں باقی ترامیم لے لیں ۔

تحاریک التوائے کار

ملتان میں پولیس کے ناروا سلوک اور تشدد سے ایک طالبعلم افتخار خالد کی ہلاکت اور متعدد طلبا کا زخمی ہونا

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت مورخہ 29 نومبر 1973ء میں شائع شدہ ایک خبر کے مطابق کہ مورخہ 28 نومبر کو ملتان میں طلبا نے ٹرانسپورٹ کے خلاف ایک مظاہرہ کیا جس میں پولیس نے طلباء کے ساتھ ناروا سلوک اور تشدد کیا جس کی بنا پر ایک طالبعلم افتخار خالد جان بحق ہوگیا اور کئی طالبعلم زخمی ہو گئے ۔ پولیس کے اس تشدد ، لاقانونیت اور بربریت کے خلاف طلباء اور عوام میں سخت اضطراب ، نفرت ، بے چینی اور شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔

ملتان میں پولیس کے ناروا سلوک اور تشدد سے ایک طالبعلم افتخار خالد کی ہلاکت اور متعدد طلبا کا زخمی ہونا

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت مورخہ 29 نومبر 1973ء کی اطلاع کے مطابق ملتان شہر میں پولیس تشدد سے ایک طالب علم ہلاک ہوگیا ۔ واقعات کے مطابق بس میں سفر کرتے ہوئے رعائتی ٹکٹ کے تنازعہ پر کنڈیکٹر نے چلتی بس سے ایک طالبعلم کو دھکا دے دیا ۔ جس سے اس طالبعلم کو شدید چوٹیں آئیں اس واقع پر احتجاج کرتے ہوئے طلبا نے ایک احتجاجی جلوس نکالا ۔ جس پر پولیس نے بے جواز

لاٹھی چارج کیا اور ایک طالبعلم شدید ضربات آنے سے ہلاک ہوگیا ۔ اس واقعہ سے طالبعلم برادری اور شہریوں میں سخت قسم کا اشتعال اور غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے ۔

ملتان میں پولیس کے ناروا سلوک اور تشدد سے ایک طالبعلم افتخار خالد کی ہلاکت اور متعدد طلبا کا زخمی ہونا

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ ملتان شہر میں پولیس کے وحشیانہ تشدد کے نتیجے میں ایک طالبعلم کی ہلاکت سے پیدا شدہ صورت حال سے متعلق ہے ۔ مصدقہ اطلاعات کے مطابق اسلامیہ کالج ملتان کا ایک طالب علم 28 نومبر 1973ء کو بس کے ذریعہ ملتان آرہا تھا کہ کرائے کا تنازعہ ہونے پر کنڈیکٹر نے اسے چلتی بس سے دھکا دے دیا جس سے اس کی ہڈی ٹوٹ گئی ۔ اسلامیہ کالج کے طلباء نے احتجاجاً جلوس نکالا لیکن پرامن ہونے کے باوجود پولیس نے جلوس پر لاٹھی چارج کیا اور جگہ جگہ متصادم ہوتی رہی ۔ سول لائنز کالج کے طلبا کو اس واقعہ کی خبر ہوئی تو انہوں نے بھی کالج ہی کی حدود میں نعرے لگانے شروع کر دیے ۔ اسی دوران ایک پولیس وین گزری تو انہوں نے اس پر پتھر پھینکے ۔ پولیس والوں نے پولیس لائن میں پناہ لی اور تھوڑی دیر بعد ایک سو کے قریب پولیس والے بندوقوں پستولوں اور ہتھکڑیوں سے مسلح ہوکر انتہائی اشتعال کے عالم میں سول لائنز کالج میں داخل ہوئے اور طلبا کو کلاس رومز کے اندر اور باہر اندھا دھند مارنا شروع کر دیا ۔ وہ بندقوں کے بٹ اور ہتھکڑیوں کا آزادانہ استعمال کر رہے تھے ۔ اس وحشیانہ تشدد کے نتیجے میں بہت سے طلبا اور پروفیسر بری طرح مجروح ہوگئے ۔ انہیں زخمیوں میں ایک طالب علم سید افتخار بھی شامل تھا جس کا ہتھکڑی کی ضرب سے سر پھٹ گیا اور وہ ہسپتال پہنچ کر جان بحق ہوگیا ۔ پولیس کی اس وحشت

و بربریت کے خلاف ملتان میں سخت کشیدگی پیدا ہوگئی ہے ۔ اور عوام میں انتہائی غم وغصہ اور اضطراب پایا جاتا ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر ۔ ملتان کے واقعات کا ہم سب کو بے حد صدمہ ہے کہ جہاں قوم کے نوجوان کی جان ضائع ہوئی ۔ جناب والا ۔ جو طلباء ہیں وہ ہماری اولاد ہیں ۔ ہمارے دست وبازو ہیں ۔ ہماری دولت ہیں اور قوم کو اس روح فرسا اور اندوہناک واقعہ سے غم و غصہ کا اظہار کرنے کے بغیر کوئی چارہ نہیں ۔ لیکن جیسا کہ اخبارات میں آیا کہ جناب وزیر اعلیٰ کو جب اس واقعہ کی اطلاع ملی تو انہوں نے فوری طور پر ان تمام واقعات کی تحقیقات کے لیے ہائی کورٹ کے ایک جج کو مقرر کرنے کا اعلان کیا ہے ۔ صرف اخباری اطلاع پر اکتفا کرنا کافی نہیں تھا اس لیے ہم نے مہلت مانگی تھی۔ جناب وزیر اعلیٰ صاحب لاہور تشریف لے آئے ہیں اور انہوں نے ہوائی اڈے پر پہنچ کر اپنے اس وعدے اور اس اعلان کی اخباری اطلاع کی تائید کی ہے ۔ وہاں انہوں نے اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے اس واقعہ پر بڑے افسوس کا اظہار کیا اور ساتھ ہی کہا ہے کہ میں فوری طور پر چیف جسٹس صاحب کے مشورے سے ہائی کورٹ کے جج کو مامور کرتا ہوں کہ وہ تمام واقعات کی تحقیقات کرے اور جو کوئی بھی جج صاحب کی تحقیقات کے مطابق قصور وار ثابت ہوگا اس کو قرار واقعی سزا دے جائے گی ۔ چونکہ اب ایک ہائی کورٹ کے جج صاحب نے تمام واقعات کی انکوائری کرنی ہے۔ اس لیے یہ مناسب معلوم نہیں ہوتا کہ ہم facts پر اس ہاؤس میں بحث کریں ۔ یہ درست ہے کہ ہمیں بڑی تکلیف ہوئی ہے ۔ ہمیں بڑا صدمہ ہوا ہے اور اس صدمے اور تکلیف کا اظہار تو ہم کر سکتے ہیں۔ لیکن اس تحقیقات کے پیش نظر واقعات کی تفصیلات پر بحث کرنا مناسب نہیں ہے ۔ اس لیے میں فاضل محرکین سے استدعا کرونگا کہ وہ تحاریک التوا پر بحث نہ کروائیں اور ہائی کورٹ کے جج صاحب کی تحقیقات کے نتائج کا انتظار کریں ۔ جناب سپیکر ۔ انشاءاللہ تعالیٰ میں آپ کی وساطت سے یقین دلاتا ہوں کہ جو لوگ بھی یا جس نے بھی زیادتی کی ہے اور جو بھی غلطی پر ہوگا اس کو قرار واقعی سزا دی جائے گی اور زیادہ سزا دی جائے گی ۔

سید تابش الوری - جناب سپیکر - جیسا کہ وزیر موصوف نے کہا ہے کہ یہ واقعہ افسوسناک ہی نہیں بلکہ انتہائی المناک ہے۔ اور پولیس کا یہ بہیمانہ تشدد اس صوبے میں روز مرہ کا معمول بن چکا ہے ، جس سے نہ طلباء محفوظ ہیں اور نہ ہمارے راہنما - بار بار کی یقین دہانیوں کے باوجود پولیس کا یہ تشدد جاری ہے اور نوبت یہاں تک آ پہنچی ہے کہ کالج کے اندر بیٹھے ہوئے پرامن طلباء کو انہوں نے ہتھکڑیوں اور بندوقوں کے بٹ سے جا کر مارا ہے - ایسی صورت حال اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ان تمام پولیس والوں کو جنہوں نے کالج کے احاطہ میں جا کر تشدد کیا ہے ان کو معطل کیا جائے - ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ ان پولیس والوں کو جنہوں نے کالج کے اندر جا کر یہ تشدد کیا ہے انہیں فوری طور پر معطل کرنے کا اعلان کیا جائے -

وزیر قانون - جناب سپیکر - تمام پولیس افسران کو لائن حاضر کر دیا گیا ہے - لہذا میں استدعا کرونگا کہ facts پر بحث نہ کریں -

سید تابش الوری - لائن حاضر کرنا نہیں بلکہ ان کو معطل کیا جائے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - لائن حاضر کرنا کوئی سزا نہیں ہے - انہیں واضح یقین دہانی کرانی چاہیے کہ انکوائری مکمل ہونے تک انہیں فوراً suspend کیا جائے گا - اگر جرم ثابت ہوا تو انہیں سزا دی جائے گی اور جرم ثابت نہ ہوا تو انہیں بحال کیا جائے گا - جب تک یہ یقین دہانی نہ کرائیں اس وقت تک یہ تحاریک واپس نہیں کی جا سکتیں -

میاں خورشید انور - جناب والا - پولیس کے متعلق پہلے بھی یہاں کئی بار شکایت پیش ہو چکی ہے اور احتجاج کیا گیا ہے - لیکن مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ملتان پولیس کو حکومت نے کیوں اتنے زیادہ خصوصی اختیارات دئے رکھے ہیں کہ وہ ان کے کہنے پر یا تو عمل نہیں کرتے یا وہ ایسا حکم دیتے ہیں کہ اوپر سے ہم کہتے رہیں گے کہ تم دھاندلی اور دھونس سے کام لیتے رہو - جناب والا - ملتان پولیس کی در اصل background یہ ہے کہ ان سے سیاسی کام لیا جاتا رہا ہے -

Mr. Speaker. Mian Khurshid Anwar. I have not allowed the debate so far.

میاں خورشید انور - اگر آپ نے ڈیبیٹ کی اجازت نہیں دی تو ہم آپ کے فیصلے کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے واک آؤٹ کرتے ہیں -

مسٹر سپیکر - آپ واک آؤٹ پہلے ہی کرتے ہیں - آپ کسی بات پر انتظار بھی کر سکتے ہیں -

میاں خورشید انور - اگر آپ ڈیبیٹ کی اجازت دیتے ہیں تو پھر ہم بیٹھتے ہیں -

مسٹر سپیکر - آپ بیٹھیں تو سہی - آپ کے متعلق تو اس ایوان میں یہ رائے ہے کہ آپ اتنے تیز اور گرم نہیں ہیں بلکہ بڑے حوصلہ والے ہیں -

میاں خورشید انور - جناب والا - باقی اضلاع میں بھی پولیس ہے - چوہدری صاحب کے ضلع میں بھی پولیس ہے ان کو کچھ اختیارات دے دیں - صرف ہمارے ضلع میں آپ نے مصیبت بنا رکھی ہے - ملتان میں دو تین سال سے یہ زیادتی ہو رہی ہے - جب سے آپ آئے ہیں ایس پی کو اتنا سر چڑھایا ہوا ہے کہ آپ اس کو تبدیل کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں -

سید تابش الوری - جناب والا - ہم واضح یقین دہانی چاہتے ہیں -

Mr. Speaker. I will keep it pending for tomorrow.

سید تابش الوری - جناب والا - اس صوبے کو پولیس سٹیٹ بنایا جا رہا ہے -

Mr. Speaker. Now it will come up tomorrow.

آپ نے ایک مطالبہ کیا ہے فاضل وزیر سے جو کہ ان کا اپنا محکمہ نہیں ہے - وہ اس معاملہ سے متعلق مشورہ کرنا چاہتے ہیں -

میاں خورشید انور - جناب والا - آپ نے اسے محض اس لیے ترقی دے کر ایس پی لگایا ہے کہ وہ لوگوں کو تنگ کرے؟ اس نے اتنا زیادہ تشدد کیا ہے کہ دو سال سے مصیبت بنا ہوا ہے -

مسٹر سپیکر - میاں صاحب یہ کوئی مناسب طریقہ نہیں ہے ۔ میں اس کو کل کے لیے رکھ رہا ہوں ۔

چوھدری امان اللہ لک - جناب والا ۔ میں اس میں چند الفاظ کا اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے تاکہ اس کی کہیں صوبہ گیر مہم شروع نہ ہو جائے ۔ اس کو کنٹرول کرنے کے لیے اقدامات کرنے چاہئیں ۔

مسٹر سپیکر - وہ بتا چکے ہیں ۔ تمام پولیس والوں کو لائن حاضر کر دیا گیا ہے ۔

and they don't hold any charge.

چوھدری امان اللہ لک - جناب والا ۔ صوبہ پنجاب میں بھی اور راولپنڈی میں بھی ایسے ہی واقعات ہوئے ہیں ۔ ان کو کنٹرول کرنا چاہیے اور اس مہم کو ٹھنڈا کرنا چاہیے ۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اس مہم کو روکنے کے لیے کیا اقدامات کیے جا رہے ہیں ۔ کیونکہ کہیں یہ ایجیٹیشن کا رخ نہ اختیار کر لے ۔

Mr. Speaker. I had made a suggestion. What is the position now ?

میاں خورشید انور - کیا وزیر موصوف یقین دھانی کرانے کے لیے تیار ہیں کہ وہ ہمارے اس مطالبے پر غور کرینگے اور کل تک کوئی فیصلہ کرینگے کہ وہ ان تمام پولیس والوں کو معطل کر دینگے ۔

سید تابش الوری - جناب والا ۔ جب تک معطل نہیں ہونگے ہم واپس نہیں لینگے ۔

Mr. Speaker. It is upto the government. I hope the Hon'ble members as well as the acting Leader of the Opposition will resume their seats. I would like to know the position of the government as to what does it desire.

وزیر قانون - جناب سپیکر ۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے میں چوھدری امان اللہ لک صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ مناسب اقدامات کئے

گئے ہیں کہ اس قسم کے واقعات کا اعادہ نہ ہو اور ہیجان کی کیفیت ختم ہو جائے ۔ اس معزز ایوان کے ممبران کے تعاون کی اس میں ضرورت ہے کہ وہ بھی ہمارے ساتھ تعاون کریں ۔ ہم نیک نیتی سے ہائی کورٹ کے جج کو مقرر کر رہے ہیں اور ان سے ہمیں توقع ہے کہ وہ پورا پورا انصاف کریں گے جو لوگ بھی قصور وار ثابت ہونگے انہیں قرار واقعی سزا دی جائے گی ۔ جہاں تک میاں خورشید انور نے فرمایا ہے ۔ آج تک انہوں نے کبھی اس بات کے متعلق نہیں فرمایا اور خاص طور پر ملتان وھاڑی میں کیا زیادتیاں ہوئی ہیں وہ اب بھی انکی لسٹ بنا کر مجھے دیں انکی تحقیقات ضروری کرائی جائیں گی اور معزز ممبر کی تسلی کرائی جائیگی ۔ جہاں تک اس افسوسناک واقعہ کا تعلق ہے میں یقین دلاتا ہوں کہ اس بات کا پتہ کرنا انتہائی ضروری ہے کہ کتنے آدمی تھے جو اس میں ملوث تھے ۔ انکے خلاف ہم کیا سنگین سے سنگین کارروائی کر سکتے ہیں ۔ جو انکوائری پر اثر الداز نہ ہو اور عدالتی تحقیقات پر اثر انداز نہ ہو ۔ جو کچھ بھی ہم کر سکتے ہیں کرینگے ۔ اور میں انشاءاللہ کل کے سیشن میں عرض کرونگا آپ یقین رکھیں جو پولیس والے اس میں مرتکب ہونگے اور اس قسم کا ان سے واقعہ ہوا ہے پوری سختی سے ساتھ انکا نوٹس لیا جائے گا ۔ اور آپکو اعتماد میں لے کر ایک ایک بات بتائی جائیگی ۔ کوئی بات چھپائی نہیں جائیگی ۔ اصل واقعات کو سامنے آنے دیں اور کسی کی غیر حاضری میں کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہیئے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب سپیکر ۔ وزیر موصوف نے جو یقین دھانی کرائی ہے وہ درست ہے ۔ مگر چونکہ اس میں میرا ذاتی نام آیا ہے ۔ اس لئے انہیں پتہ ہونا چاہئے ۔ کہ میں نے پورے ملتان کا ذکر کیا تھا اور میں نے صرف وھاڑی کا ذکر نہیں کیا تھا ۔ میں نے ضلع ملتان کے ایس ایس پی کا ذکر کیا تھا ۔ یہاں ملتان کے معزز ارکان بیٹھے ہوئے ہیں ۔ ان سے ایوان میں یا مناسب سمجھیں تو علیحدگی میں حلفیہ پوچھ لیں کہ وھاں ایس ۔ ایس ۔ پی کیا کیا ظلم کر رہا ہے ۔ اس نے کتنے آدمی مارے ہیں اور کتنے سیاسی آدمیوں کو تنگ کیا ہے ۔ یہ تمام باتیں آپکے علم میں ہیں ۔ اب آپ نے بڑی معصومیت سے کہہ دیا ہے کہ پتہ نہیں ہے ۔

پاکستان میں صرف یہی ایک ایس - ایس - پی کا ممبر ہے جو زیادتیاں کر رہا - اور وہ زیادتیاں کرنے سے باز نہیں آ رہا - اس سے صاف ظاہر ہے کہ حکومت خود کرا رہی ہے - آپ ملتان کے معزز اراکین سے علیحدگی میں دریافت کرسکتے ہیں کہ اس نے ملتان میں کس طرح تشدد کیا ہوا ہے - اس سے پورا ضلع تنگ ہے -

Mr. Speaker : Mian Sahib, the general situation in Multan is not the subject matter of this adjournment motion. This adjournment montion deals with a specific subject.

اسے آپ کل پر رکھ لیں - اسکے متعلق آپکی پوزیشن کیا ہے -

وزیر قانون - فاضل ممبران کو یقین دھانی کرائی جا رہی ہے -

سید ناہش الوری - - وزیر متعلقہ - جناب والا - واضح طور پر یقین دھانی کرائیں کہ ان پولیس والوں کو معطل کیا جائیگا - یہ واضح طور پر فیصلہ کریں یہ انتظامی فیصلہ ہے - یہ عدالتی فیصلہ نہیں ہے - یہ سینگین صورت حال ہے - یہ اس مسئلہ کے حل کی کم سے کم کارروائی ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - یہ حکومت کے نوٹس میں ہے کہ کونسے کونسے افراد ذمہ دار قرار پائے گئے ہیں - جنہیں انہوں نے لائن حاضر کیا ہے - انہیں ثبوت کی بنا پر لائن حاضر کیا ہے -

مسٹر سپیکر - اس میں میرا کوئی دخل نہیں ہے - مگر بحث کچھ اپنی حدود سے آگے جا رہی ہے -

وزیر قانون - جناب والا - بات یہ ہے کہ جو کچھ کارروائی کر کر سکتے تھے ان حالات کو کنٹرول کرنے کیلئے وہ کر دی ہے - اور جو لوگ قصور وار ہونگے انکو سزا دی جائیگی جسکے نتیجہ میں ہمارے ایک نوجوان کی جان ضائع ہوئی - انکے خلاف کارروائی ہوگی اور پولیس افسران جو اس میں ملوث پائے گئے تو انکے خلاف کارروائی کی جائے

سید ناہش الوری - جناب والا - انکو یہ معطل کریں -

وزیر قانون - معطل نہیں ہم انکو برخواست کرینگے - اگر قصور وار ثابت ہوئے -

میاں خورشید انور - وہ تو بعد کی بات ہے - جب تک انکوائری ہو انکو معطل رکھا جائے - یہ ہمارا مطالبہ ہے اگر آپ اس قسم کی یقین دہانی کرانے کیلئے تیار ہیں تو ٹھیک ہے -

وزیر قانون - وہ لائن میں چلے گئے ہیں ڈیوٹی پر نہیں ہیں -

میاں خورشید انور - آپ نے اس ایس - ایس - پی - کو وہاں کیوں بھیجا ہوا ہے وہ تو ویسے بھی میڈیکلی فٹ نہیں ہے - وہ پھولا سا آدمی ہے اسکو آپ نے ایس - ایس - پی - لگایا ہوا ہے - پتہ نہیں وہ کہیں بہاولپور سروس سے آیا ہوا ہے اور وہ بڑی مشکل سے ڈی - ایس - پی تھا - اسکو آپ نے ترقی دے کر ایس - ایس - پی بنایا ہوا ہے تاکہ لوگوں کو خراب کرے -

وزیر قانون - جناب سپیکر - اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہے - اسکے بعد اور کیا بات باقی رہ گئی ہے ہم وہ ہی کر سکتے ہیں جو تحقیقات پر اثر انداز نہ ہو -

میاں خورشید انور - وزیر صاحب مجبور ہیں یہ یقین دہانی کرانے کیلئے - اسلئے ہم احتجاجاً واک آؤٹ کرتے ہیں -

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین ایوان سے باہر چلے گئے)

Mr. Speaker: In view of the statement made by the Hon'ble Minister that a judicial enquiry headed by a Judge of the High Court will shortly be held about the fact stated in this adjournment motion, this adjournment motion is not allowed. The matter is subjudice.

قرار داد

(مفاد عامہ کے معاملات سے متعلق)

دو نئے میڈیکل کالجوں میں خواتین کے لئے پچاس فیصد نشستوں کا مخصوص کیا جانا

(بحث جاری)

مسٹر سپیکر - اب ہم محترمہ ناصرہ کھوکھر کی قرار داد پر آتے ہیں - اب سردار صغیر احمد اپنی ترمیم پیش کریں گے -

سردار صغیر احمد - جناب والا - میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مذکورہ قرار داد کی سطر 2 میں وارد ہونے والے ہندسے "50 فیصد نشستیں" کی بجائے ہندسے اور الفاظ "15 فیصد نشستیں ایزاد کر کے" ثبت کئے جائیں -

مسٹر سپیکر - ترمیم پیش کی گئی ہے :

کہ مذکورہ قرارداد کی سطر 2 میں وارد ہونے والے ہندسے اور الفاظ "50 فیصد نشستیں" کی بجائے ہندسے اور الفاظ "15 فیصد نشستیں ایزاد کر کے" ثبت کئے جائیں -

رانا کے - اے - محمود خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - سردار صغیر احمد صاحب نے جو پہلی ترمیم پیش کی ہے اس میں 10 فیصد کا مطالبہ کیا ہے اور اب انہوں نے 15 فیصد کا مطالبہ کر دیا ہے یہ دونوں ترامیم ایک دوسرے کی نفی کرتی ہیں -

مسٹر سپیکر - یہ تو انہوں نے ایک opption دی ہے کہ دونوں میں سے جو بھی آپ منظور کرنی چاہیں کر لیں - یہ کسی ترمیم کی نفی نہیں ہے کہ پہلے وہ آپ سے کہیں گے کہ 10 فیصدی منظور کیجئے - اگر آپ اسے آوٹ ووٹ کر دیتے ہیں - تو پھر وہ کہیں گے کہ 15 فیصدی منظور

کرلیں - جیسے وکیل عدالت میں جج سے عرض کرتا ہے کہ جناب یہ بالکل بے گناہ ہے - یہ نہیں مانتے تو کم از کم اسکے خلاف جرم ثابت نہیں ہوا - proved, not proved and dis-proved. تو اسی طرح اس ترمیم کے متعلق بھی فاضل ممبران کو حق حاصل ہے - یہ تو شکر کیجئے کہ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ پہلی ترمیم 11 کی پھر 12 کی - تیسری 13 کی - چوتھی 14 کی - اور آخری 15 کی -

سردار صغیر احمد - جناب سپیکر- میں اپنی سابقہ ترمیم کے حق میں دئے گئے دلائل کو نہیں دھراؤنگا - میں نے پہلے جو ترمیم 10 فیصدی نشستیں مخصوص کرنے کی پیش کی تھی تو اسکا مقصد یہ ہے کہ میں نے دیکھا ہے کہ مستورات کی طرف سے میری ترمیم پر اضطراب کا اظہار کیا گیا ہے اور اسے پسند نہیں کیا گیا -

مسٹر سپیکر - اگر یہ بھی پسند نہیں ہوگا تو کیا پھر آپ 20 فیصدی کی ترمیم پیش کرینگے ؟

چوھدری غلام قادر - جناب والا - میں آپکی وساطت سے یہ عرض کرونگا کہ یہ حق و انصاف کی بات کر رہے ہیں یا خواتین کو راضی کر رہے ہیں ؟

سردار صغیر احمد - جناب والا - آپ جانتے ہیں کہ اس کائنات میں - اس معاشرے میں مرد اور عورت دونوں ایک ہی گاڑی کے پہیے ہیں اور یہ گاڑی کسی صورت میں چل نہیں سکتی جب تک ایک پہیہ دوسرے پہیے سے تعاون نہ کرے - اگر ایک پہیے کا رخ ایک طرف ہوگا اور دوسرے پہیے کا رخ دوسری طرف ہوگا تو یہ گاڑی یقیناً رک جائیگی - میری قرارداد کا مقصد یہ ہے - اگر مستورات 10 فیصد نشستوں پر راضی نہ ہوں تو انہیں ایک رعائت اور دی جائے اور انکا تعاون حاصل کیا جائے تو کسی صورت میں بھی مردوں اور عورتوں کے درمیان نفاق اور نزاع کی صورت باقی نہیں رہنی چاہئے - اسلئے میں نے یہ رعائت کرتے ہوئے اس میں یہ ترمیم پیش کی ہے کہ 10 فیصدی کی بجائے عورتوں کیلئے 15 فیصدی نشستیں ان کالجوں میں مخصوص کے

دیجائیں اور مجھے یہ توقع ہے کہ میری اس پیش کش کو خواتین بھی بخوشی سے قبول کر لیں گی - اور یہ نزاع جو اس ایوان میں صبح سے جاری ہے - میرے خیال میں یہ بھی ختم ہو جائیگا - شکریہ -

مسٹر سپیکر - حاجی محمد سیف اللہ خان - چوہدری علی بہادر خان -

میاں منظور احمد موہل - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - میری ترمیم نمبر 7 پر ہے اور چوہدری علی بہادر خان کی 6 پر ہے - میں نے 20 فیصدی کہا ہوا ہے اور انہوں نے 25 فیصدی کہا ہوا ہے - اگر آپ اس لحاظ سے رکھتے تو چونکہ انکی 25 فیصدی تھی تو میری 20 فیصدی والی پہلے آنی چاہئے تھی اور 25 فیصدی والی اسکے بعد آنی چاہئے تھی -

(قہقہہ)

چوہدری علی بہادر خان - میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں -

کہ مذکورہ قرار داد کی سطر 2 میں وارد ہونے والے ہندسے "50" کی بجائے ہندسے "25" ثبت کئے جائیں -

مسٹر سپیکر - یہ تحریک پیش کی گئی ہے :-

کہ مذکورہ قرار داد کی سطر 2 میں وارد ہونے والے ہندسے "50" کی بجائے ہندسے "25" ثبت کی جائیں -

آوازیں - ہم اسکی مخالفت کرتے ہیں -

بیگم سیدہ عابدہ حسین - جناب سپیکر - میں فاضل ممبر کو یاد دلانا چاہتی ہوں کہ اگر یہ ووٹ لینے جائینگے تو چونکہ یہ arbitrarily percentage fix کر رہے ہیں - تو یہ 25 فیصدی سے زیادہ خواتین کے ووٹ مانگنے کے حقدار نہیں رہیں گے -

(قہقہہ)

چوہدری علی بہادر خان - جناب سپیکر - آج پرائیویٹ ممبرز ڈے تھا اور صرف ایک قرار داد پر سارا دن لگ گیا ہے اور اسی کی وجہ سے بیشتر قانون سازی رہ جاتی ہے - اسمبلی کا یہ ریکارڈ ہے کہ پرائیویٹ ممبرز بل آج تک کبھی پیش نہیں ہوئے - حالانکہ ان پر بھی کافی وقت اور حکومت کا پیسہ ضائع ہوتا ہے - تو میری ترمیم بذات خود واضح ہے اسلئے میں کہونگا کہ سیٹوں کی تعداد 25 فیصد کی جائے -

چوہدری غلام قادر - پوائنٹ آف آرڈر - جناب یہ کہتے ہیں کہ پیسہ ضائع ہوتا ہے -

مسٹر سپیکر - یہ انکی اپنی رائے ہے - میاں منظور احمد موہل -

میاں منظور احمد موہل - میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مذکورہ قرار داد کی سطر 2 میں وارد ہونے والے ہندسے "50" کی بجائے ہندسے "20" ثبت کئے جائے -

مسٹر سپیکر - یہ تحریک پیش کی گئی :

کہ مذکورہ قرار داد کی سطر 2 میں وارد ہونے والے ہندسے "50" کی بجائے ہندسے "20" ثبت کئے جائیں -

میاں منظور احمد موہل - جناب والا - آج محترمہ ناصرہ کھوکھر صاحبہ کی قرار داد اس ایوان میں زیر بحث ہے - جس میں انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ مستورات کو میڈیکل کالجوں میں 50 فیصدی نشستیں الاٹ کی جائیں - جناب والا - جہاں تک اس قرار داد کا اس ایوان میں پیش کرنے کا تعلق ہے میں اسکی مخالفت نہیں کرتا لیکن 50 فیصدی کی مخالفت کرتا ہوں اور میں ترمیم کرتا ہوں کہ 50 فیصدی کی بجائے 20 فیصدی صوبہ پنجاب کے تحت ٹھیک رہیں گی - کیونکہ اس وقت ہمارے ملک میں جو نظام تعلیم ہے اگر ہم اسے بنظر غائر دیکھیں تو اس سے ثابت ہو گا کہ مردوں میں عورتوں کی نسبت یعنی فیصدی کے حساب سے زیادہ ضرورت محسوس کی جاتی ہے - اور کالجوں میں اور ہائی سکولوں میں مردوں کی تعداد نسبتاً عورتوں سے زیادہ ہے - حالیہ انتخابات جو یونیورسٹی میں ہوئے ہیں - ان میں 5100 ووٹ ڈالے گئے - جن میں مستورات کے ووٹ 1500 تھے اس لحاظ سے بھی یہ ثابت ہوا کہ یونیورسٹی کے تمام شعبوں میں لڑکے مقابلتاً لڑکیوں سے زیادہ تعداد میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں - اس لحاظ سے اگر ہم حقیقت پسندی دیکھیں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ پانچواں حصہ یعنی 20 فیصدی نشستوں کی الاٹمنٹ مستورات کیلئے کی جائے اور انکے لئے بھی فیصلہ لڑکیوں کے merits پر ہونا چاہئے -

جناب والا - میں اس سلسلے میں آپکی توجہ آئین کی دفعہ 34 کی طرف دلاتا ہوں جس میں لکھا ہوا ہے کہ :

> Steps shall be taken to ensure full participation of women in all spheres of national life.

اس لحاظ سے بھی ہمیں عورتوں کیلئے یہ فارمولہ ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے کہ عورتوں کی اس شعبہ زندگی میں تعداد کتنی ہے ۔ یعنی محکمہ صحت میں زیادہ عورتیں ہی خدمات سر انجام دے سکتی ہیں ۔ میرے خیال میں موجودہ 10 فیصدی یا 15 فیصدی کم ہے ۔ اسلئے لازمی طور پر ان میں سے 20 فیصدی عورتوں کو دیا جائے ۔ کیونکہ ہمیں اس آئین کے لاگو کرنے کیلئے بھی وقت کی کچھ ضرورت ہے ۔ پھر آہستہ آہستہ ہم اس مقام پر چلے جائینگے کہ جس میں اس فیصدی کا کوئی تعلق نہیں رہے گا ۔ تو ان حالات میں میں اس ایوان کی خدمت میں پر زور اپیل کرونگا کہ خواتین کیلئے نشستوں کی تعداد 20 فیصدی کر دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مگر یہ 20 فیصدی تو پہلے ہی ہے ۔ آپ ترمیم کیا رہے ہیں ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ نہیں جناب پہلے 10 فیصدی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میرے خیال میں 20 فیصدی ہے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ وہ ایک کالج میں ہوگی ۔ مگر سب کو ملا کر 10 فیصدی ہے ۔ اسلئے میں چاہتا ہوں کہ تمام کالجوں میں 20 فیصد نشستیں کر دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ نہیں یہ 20 فیصد ہوگی ۔ ساڑھے پانچ کالجوں میں ایک کالج تو پورا ان کا ہے اور باقی کالجوں میں پانچ فیصدی ہیں ۔ تو یہ ملا کر 20 ہونگی بہر حال یہ وزیر متعلقہ کا مضمون ہے اور وہی اسکا جواب دینگے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ ایوان کا وقت پورا ہو گیا ہے ۔ وقت بڑھا دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کی کارروائی کل صبح ساڑھے آٹھ بجے تک کیلئے ملتوی کی جاتی ہے ۔

(اسمبلی کا اجلاس 30 نومبر 1973 بروز جمعہ ساڑھے آٹھ بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہو گیا) ۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا چھٹا اجلاس

جمعہ - 30 نومبر 1973ء

(جمعۃ المبارک 5 ذیقعد 1393ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ساڑھے آٹھ بجے صبح منعقد ہوا۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ۚ إِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ إِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

پ ۱۱ س ۹ رکوع ۳ آیات ۱۱۵ تا ۱۱۷

اور خدا ایسا نہیں کہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد گمراہ کر دے جب تک ان کو وہ چیز نہ بتا دے جس سے وہ پرہیز کریں بیشک خدا ہر چیز سے واقف ہے۔ خدا ہی ہے جس کیلئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے وہی زندگانی بخشتا اور وہی موت دیتا ہے اور خدا کے سوا تمہارا کوئی دوست اور مددگار نہیں ہے بیشک خدا نے پیغمبر پر مہربانی کی اور مہاجرین اور انصار پر جو باوجود اس کے کہ ان میں سے بعضوں کے دل جلد پھر جانے کو تھے مشکل کی گھڑی میں پیغمبر کے ساتھ رہے پھر خدا نے ان پر مہربانی فرمائی بے شک وہ ان پر نہایت شفقت کرنے والا اور مہربان ہے۔ وما علینا الا البلاغ

تحاریک التوائے کار

مسٹر سپیکر - آج ہم تحاریک التوائے کار میں سے وہ تحاریک لے رہے ہیں جو فرنیس آئل - کیروسین آئل اور ڈیزل آئل کے متعلق ہیں -

علامہ رحمت اللہ ارشد - ٹھیک ہے -

وہاڑی میں فرنیس آئل نہ ملنے کے باعث کاٹن جننگ فیکٹریوں کا بند ہونا -

مسٹر سپیکر - میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 27 نومبر 1973ء کو موصول ہونے والے ایک خط کی اطلاع کے مطابق وہاڑی میں فرنیس آئل نہ ملنے کی وجہ سے کاٹن جننگ فیکٹریاں بند ہوگئی ہیں اور کپاس کا کاروبار معطل ہو گیا ہے - جبکہ کپاس کا سیزن انتہائی زوروں پر ہے اور اس وقت ملک معیشت کے لیے کپاس ہی واحد زر مبادلہ پیدا کرنے والی فصل ہے - اس صورت حال سے عوام میں سخت اضطراب بے چینی اور شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے -

اس کے بعد مٹی کے تیل کے متعلق تحاریک التوا نمبر 136 اور 188 مرزا فضل حق صاحب کی ہیں -

مٹی کے تیل کی قیمتوں میں اضافہ

مسٹر سپیکر - مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ سیاست مورخہ 27 نومبر 1973ء میں شائع شدہ ایک خبر کے مطابق تیل کی قیمتوں میں اضافہ کے بعد مٹی کا تیل سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے - بازار سے مٹی کا تیل ملنا مشکل ہو گیا ہے اور جو چند دوکاندار مٹی کا تیل فروخت

کر رہے ہیں وہ منہ مانگی قیمت وصول کر رہے ہیں ۔ شاد باغ ۔ مصری شاہ ۔ لوہاری گیٹ اور دیگر مختلف حلقوں میں مٹی کے تیل کی ایک بوتل کی قیمت 2 روپے وصول کی جا رہی ہے جس سے عوام کو سخت مشکلات کا سامنا ہے ۔ ان علاقوں کے عوام میں بد دلی کی لہر دوڑ گئی ہے ۔

مٹی کے تیل کی قیمتوں میں اضافہ

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ نوائے وقت 27 نومبر 1973ء میں شائع ہونے والی ایک خبر کے مطابق لاہور اور صوبہ کے دوسرے شہروں میں مٹی کے تیل کا کنستر 17 تا 20 روپے تک فروخت ہو رہا ہے اور اس قدر شدید قلت کی وجہ سے تیل کے حصول میں شہریوں کے لیے شدید مشکل ہوگئی ہے ۔ اس صورت حال سے عوام میں سخت اضطراب اور شدید غم و غصہ پھیل گیا ہے ۔

مٹی کے تیل کی قیمتوں میں اضافہ

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ امروز 29 نومبر 1973ء کی اطلاع کے مطابق ضلع گجرات میں مٹی کا تیل بالکل غائب ہوگیا ہے ۔ گجرات کے ڈیلروں کو 8 نومبر سے تیل سپلائی نہیں کیا جا رہا ہے ۔ کل تک مٹی کا تیل چور بازاری میں فروخت ہو رہا تھا اور اب وہ بھی دستیاب نہیں ہو رہا شہریوں کے چولہے بیکار پڑے ہیں اور دیہاتی مٹی کا تیل نہ ملنے کی وجہ سے لالٹین استعمال نہیں کر سکتے اور راتیں اور پیرون میں بسر کر رہے ہیں ۔ اس صورت حال سے شہریوں اور دیہاتیوں کو سخت پریشانی اٹھانی پڑتی ہے ۔

اس قسم کی مرزا فضل حق کی بھی تحریک التوا ہے ۔

مٹی کے تیل کی قیمتوں میں اضافہ

مسٹر سپیکر - مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ تعمیر مورخہ 17 نومبر 1973ء کے مطابق چکوال شہر میں مٹی کے تیل کا کنستر 19 روپے میں فروخت ہو رہا ہے - اس خبر سے وہاں کے مقامی حلقوں میں اس دھاندلی کے خلاف غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - کل حکمران جماعت کے ایک ممبر نے ایک صحافی کے ساتھ ناروا اور نازیبا سلوک کیا ہے اور اس کے منہ پر تھپڑ مارا ہے - اس لیے پریس گیلری نے بائیکاٹ کیا ہے - ان کی ہمدردی میں واک آوٹ کرتے ہیں -

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین ایوان سے باہر چلے گئے)

حکومت کی طرف سے مٹی کے تیل اور پٹرولیم کی مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ

مسٹر سپیکر - مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ جنگ راولپنڈی کے مطابق (شمارہ 21 نومبر) حکومت نے مٹی کے تیل اور پٹرولیم کی مصنوعات کی نئی قیمتوں کا اعلان کیا ہے - ایوی ایشن پٹرول کی فی گیلن قیمت میں 3 روپے موٹر گیسولین کی قیمت میں فی گیلن 1 روپیہ 25 پیسے ہائی سپیڈ ڈیزل آئل کی فی گیلن قیمت 95 پیسے مٹی کے تیل کی قیمت میں فی گیلن 50 پیسے ٹیوب ویل میں استعمال ہونے والے لائیٹ ڈیزل آئل کی قیمت میں فی گیلن 55 پیسہ بھٹیوں میں استعمال ہونے والے تیل کی قیمت میں فی ٹن ایک سو روپے کا اضافہ کر دیا گیا ہے - تیل اور پٹرولیم کی

دیگر مصنوعات کی قیمتیں بھی بڑھا دی گئی ہیں - حکومت کے اس اقدام پر عوام میں مایوسی اور بے چینی کی لہر دوڑ گئی ہے -

مرزا فضل حق - یہ مصنوعات عوام کے لئے ہیں اور بہت نایاب ہو گئی ہیں -

مسٹر سپیکر - اگر آپ نے مصنوعات کی نایابی کے متعلق لکھ دیا ہوتا تو ٹھیک تھا -

مرزا فضل حق - جناب والا - اس کا مطلب یہی تھا -

مسٹر سپیکر - یہ تحریک التوا نہیں بنتی ہے -

مرزا فضل حق - جناب والا - اس کا مطلب یہی ہے -

مسٹر سپیکر - میرے لیے کافی مشکل ہوتا ہے -

میاں خورشید انور - جناب والا - جو تحریک فرنس آئل کے متعلق ہے - اس سے آپ کی زرعی پیداوار بھی متاثر ہوگی کیونکہ جننگ فیکٹریاں بند ہو رہی ہیں -

مسٹر سپیکر - سب سے پہلے یہی تحریک التوا لی گئی ہے جو آپ کی فرنس آئل کے متعلق ہے - اس کے بعد 7 تحاریک التوا مٹی کے تیل کے متعلق آئی ہیں - جو مرزا فضل حق - میاں خورشید انور اور حاجی محمد سیف اللہ خان نے پیش کی ہیں - اور اب میں پٹرول اور ڈیزل کے متعلق تحریک التوا پڑھ رہا ہوں -

---

واربرٹن کے علاقے میں ڈیزل آئل کی نایابی کے باعث ٹریکٹر اور ٹیوب ویلوں کا بیکار ہو جانا

مسٹر سپیکر - مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جمہور" مورخہ 27 نومبر 1973ء میں شائع شدہ ایک خبر کے مطابق علاقہ

وارہرلن اور گرد و نواح کے علاقہ میں ڈیزل آئل کی نایابی کے سبب سینکڑوں ٹریکٹر اور ٹیوب ویل بے کار ہو گئے ہیں ۔ علاقے کے عوام نے یہ خدشہ ظاہر کیا ہے کہ اگر ڈیزل کی فراہمی کی رفتار یہی رہی تو سینکڑوں ایکڑ اراضی پر گندم کی کاشت نہیں ہو سکے گی ۔ اس خبر سے علاقے کے عوام میں شدید بے چینی اور مایوسی پائی جاتی ہے ۔

وزیر قانون و اطلاعات ۔ جناب سپیکر ۔ ابھی جس مسئلہ پر حزب اختلاف نے واک آؤٹ کیا تھا اس کے متعلق میں چند حقائق فاضل ممبران کے سامنے پیش کرنے چاہتا ہوں ۔ پہلے تو مجھے یہ بھی تھوڑی سی شکائت ہے کہ حزب مخالف نے ہمیں اتنی مہلت ہی نہیں دی کہ ہم ان کی خدمت میں کوئی وضاحت پیش کر سکیں ۔ کل کا جو واقعہ بتایا گیا ہے کہ اس ایوان کے ایک رکن جناب مرزا طاہر بیگ صاحب کا یہاں جو ہمارے دوست رپورٹنگ کے لیے تشریف لاتے ہیں ان میں سے ایک کے ساتھ کچھ جھگڑا ہوگیا اور تلخ کلامی ہوئی اور اس سلسلے میں جب یہ اطلاع دی گئی تو مرزا طاہر بیگ صاحب یہاں تشریف نہیں رکھتے تھے ۔ کل ہی میں نے چوھدری محمد یعقوب مان صاحب سے بات کی تھی کہ مرزا طاہر بیگ صاحب پر یہ الزام عائد کیا گیا ہے تو انہوں نے کہا کہ ہم صبح ان کو بلا کر اس مسئلے کو احسن طریقے سے ختم کرنے کی کوشش کریں گے ۔ جب میں نے فوری طور پر دیکھا کہ فاضل جرنلسٹ اپنی گیلری میں موجود نہیں تھے تو میں جناب میاں خورشید انور کو ساتھ لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا کہ آپ ہمیں موقع دیں ہم انشاءاللہ اس مسئلہ کو خوبصورتی سے طے کریں گے ۔ اور ہم کبھی بھی یہ برداشت نہیں کریں گے ۔ کہ کوئی آدمی خواہ وہ باہر سے آئے اس طرح سے ایوان کی فضا کو پراگندہ کرنے کی کوشش کرے ۔ تو انہوں نے کہا کہ ہمارا یہ فیصلہ ہے کہ ہم اس وقت تک اسمبلی کی کارروائی کا بائیکاٹ جاری رکھیں گے ۔ جب تک اس مسئلہ کو ختم نہ کیا جائے اور وہ تحریری معافی نہ مانگ لیں ۔ تو میں نے یہاں پہنچ کر فوری طور پر اپنی اسمبلی پارٹی کے سیکرٹری ملک غلام نبی صاحب ۔ جناب یعقوب مان اور جناب محمد حنیف رامے صاحب کی خدمت میں گذارش کی کہ وہ مرزا طاہر بیگ صاحب کو بلائیں اور اس

مسئلہ کو بخیر و خوبی حل کریں ۔ ہم اس سلسلے میں حزب اختلاف کے فاضل ارکان سے بھی استدعا کریں گے کہ وہ بھی ہماری امداد کریں اور جس کی بھی غلطی ہوئی اس کو انشاءاللہ احساس دلایا جائے گا ۔ اور ہم کسی صحافی کی بے عزتی نہیں ہونے دیں گے ۔ نہ صرف اس ایوان کے اندر بلکہ اس ایوان کے باہر بھی ہم صحافیوں کی ہر طرح سے قدر کرتے ہیں اور ایسا ماحول اور فضا قائم رکھنا چاہتے ہیں ۔ جس میں وہ اپنے فرائض احسن طریقہ سے سرانجام دے سکیں ۔ میں نے اپنے بھائی جناب ملک غلام نبی صاحب کو ابھی بھیج دیا ہے کہ وہ فوری ٹیلیفون کریں ۔ اس سے پہلے جناب محمد یعقوب مان صاحب نے بھی ایک آدمی کو بھیج دیا ہوا ہے کہ وہ مرزا طاہر بیگ صاحب کو تلاش کرکے لائیں ۔ اور کل شام میں نے جناب وزیر اعلیٰ صاحب کی خدمت میں اس سانحہ کا ذکر کیا تھا ۔ انہوں نے بھی افسوس کا اظہار کیا تھا کہ بہر صورت کسی بھی صحافی کی دل شکنی نہیں ہونی چاہیے اور اس معاملے کو فوراً ختم کیا جائے ۔ کیونکہ ایوان کے معزز ممبران اس بات سے آگاہ نہیں تھے تو ان کی آگاہی کے لیے اور اپنی پارٹی کے جذبات کے اظہار کے لیے یہ بات بتائی ہے تاکہ وہ فاضل ممبران جنہوں نے ابھی واک آؤٹ کیا ہے انہیں بھی یہ علم ہو جائے ۔ میری یہ درخواست ہے کہ آپ واک آؤٹ سے پہلے ہمارے مطمع نظر کو سمجھا کریں ۔ ہم ہر طرح سے تعاون کرنے کے لیے تیار ہیں ۔ ہمیں مہلت دیں کہ اگر کوئی ایسا واقعہ ہو بھی جاتا ہے تو اسے آپ کے تعاون سے حل کر سکیں نہ کہ آپ ہمارے ساتھ فوراً بائیکاٹ کریں ۔

علامہ رحمت‌اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ جہاں تک حزب اختلاف کا تعلق ہے ۔ میں جناب کا پہلوں صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ اس ایوان کی فضا کو خوشگوار رکھنے کے لیے اور اس کے تقدس کو محفوظ رکھنے کے لیے ہم ان کے ساتھ ہر قسم کا تعاون کریں گے ۔ لیکن اصل میں بات یہ ہے اور اس لیے ہم نے دو منٹ کا علامتی واک آؤٹ کیا تھا ان کی دائیں ہڑتال پر ورنہ تو ہمارا فیصلہ یہ ہونا چاہیے تھا کہ جب تک پریس گیلری کے صاحبان

نہیں آئے ہم بھی ان بنچوں پر نہیں بیٹھیں گے۔ تو ہم نے اس علامتی ہڑتال کا فیصلہ اس لیے کیا تھا تاکہ حکومت کو اس کی اہمیت کا احساس ہو جائے۔ مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ انہیں اس کی اہمیت کا احساس ہے اور انہوں نے جناب وزیر اعلیٰ کی خدمت میں بھی اس واقعہ کی نشان دہی کر دی ہے اور انہیں بھی آگاہ کر دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ معاملہ خوش اسلوبی سے سرانجام پایا جائے گا۔ لیکن اس سانحہ کو ایک معمولی سانحہ نہیں سمجھنا چاہیے۔ یہ درست ہے کہ اس ایوان کے ممبران کے کچھ استحقاقات ہیں۔ ان کی کچھ مراعات ہیں لیکن ان مراعات میں یہ رعائت شامل نہیں ہے کہ کوئی ممبر یہاں سے نکل کر کسی صحافی کے منہ پر تھپڑ دے مارے اور اس طرح اس ایوان اور صحافیوں کے تعلقات کو خراب کرنے کا باعث بنے۔

میاں خورشید انور۔ نکتہ ذاتی وضاحت۔ جناب وزیر صاحب نے میرا ذکر کیا ہے۔ میں انکے ساتھ پریس گیلری میں ضرور گیا ہوں۔ کیونکہ معزز صحافیوں نے اپنی میٹنگ بلا کر یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اس وقت تک اسمبلی کا بائیکاٹ جاری رکھیں گے جب تک معزز ممبر تحریری طور پر معافی نہ مانگے۔ چونکہ وہ فیصلہ کر چکے تھے اسلئے ہماری اپیل کا کوئی اثر نہ ہوا۔ بہرحال چوہدری ممتاز احمد کاہلوں صاحب نے بڑی اچھی بات کی ہے اور بڑے اچھے خیالات کا اظہار کیا ہے اور پریس کی آزادی کیلئے ضروری ہے کہ ہم انکا احترام کریں اور اس سلسلہ میں جو ہمارا واک آؤٹ تھا۔ جیسے کہ علامہ صاحب نے بھی فرمایا ہے بالکل علامتی تھا اور ہمیں یقین ہے کہ وزیر صاحب اس میں ذاتی دلچسپی لے کر اس مسئلہ کو جلد ختم کرنے کی کوشش کرینگے تاکہ پریس گیلری میں بیٹھنے والے حضرات اپنی ڈیوٹی پر دوبارہ واپس آ سکیں۔

وزیر صنعت (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ جناب والا ۔ مٹی کے تیل لائٹ فرنیس آئل ، پٹرول اور ڈیزل وغیرہ کی تمام تحریک التوا میں اکٹھی

لے رہا ہوں ، اس لئے میں اپنی معروضات ساری قسم کی پروڈکٹس پر اکٹھی کروں گا۔

مسٹر سپیکر - آپ فرنیس آئل سے شروع کریں ۔

وزیر صنعت - جناب والا ۔ عام طور سے استعمال ہونے والے چھ قسم کے پی - او - ایل پروڈکٹس ہیں - جے - پی - ون ، لائٹ ڈیزل آئل ، ہائی سپیڈ ڈیزل ، عام موٹر سپرٹ ، مٹی کا تیل اور فرنیس آئل ۔ ان کے متعلق میں چند بنیادی حقائق عرض کرنا چاہتا ہوں تا کہ ہم صحیح تناظر میں بات کر سکیں ۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ پاکستان میں ریلوے کے پاس چند ٹینک ویگنز ہیں ۔ اگر یہ تمام capacity یہ چھ پی - او - ایل پروڈکٹس پاکستان میں ہر روز لے آئے تو یہ روز کی ضروریات کے لیے ناکافی ہے ۔ کراچی پورٹ پر اتنی carrying capacity نہیں کہ اگر یہ تمام ٹینک ویگنز سڑک اور ریل کے ذریعے روزانہ کام کر رہے ہوں تو روز کی ضروریات پوری ہو سکیں۔ اس کے لئے بندوبست یہ کیا گیا ہے کہ storage capacity create کی گئی ہے مختلف صوبوں اور مختلف جگہوں پر ان کی ضرورت ہو ۔ گرمیوں میں اور خصوصاً موسم برسات میں جب ان چیزوں کی کم ضرورت پڑتی ہے تو اس storage capacity کو پورا کر لیا جاتا ہے تاکہ آئندہ جو daily carrying capacity ہو اس سے بھی آئے اور storage capacity سے بھی اس میں ڈال کر روز کی ضرورت پوری کی جا سکے ۔ یہ پہلی بات ہے جو کہ جاننی بہت ضروری ہے ۔

فاضل اراکین اور فاضل محرکین کے نوٹس میں یہ بات ہے کہ اس سال بہت سی communications سیلاب کی وجہ سے معطل ہو گئیں۔ اس وجہ سے جتنے stored پی - او - ایل پروڈکٹس ہمارے پاس موجود تھے وہ ملک کے اندر تقریباً سارے ختم ہو چکے ہیں ۔ اس کے نتیجے میں اب حالت یہ ہے کہ روز جتنے ٹینک ویگنز سڑکوں پر چل سکتے ہیں ۔ پاکستان میں جتنے ریلوے ویگن ہیں اور کراچی سے چل سکتے ہیں وہ تمام یہ مختلف

قسم کے پروڈکٹس لا رہے ہیں اور روز کے روز ان سے براہ راست تقسیم ہو رہے ہیں - لیکن یہ روزانہ کی ضروریات سے کم ہے - اب اس کو پورا کرنے کا طریق کار یہ اختیار کیا گیا ہے - کہ مرکزی حکومت کے ساتھ مل کر ساری صوبائی حکومتوں نے تیل کی کمپنیوں کے ساتھ مل کر یہ انتظام کیا ہے کہ جو چھ پروڈکٹس ہیں ، یہ مختلف موسموں میں استعمال ہوتے ہیں - جس طرح میاں خورشید انور صاحب نے اپنی تحریک میں فرمایا ہے کہ جننگ فیکٹری - آپ کو معلوم ہے کہ جننگ فیکٹریز اور شوگر فیکٹریز سردیوں کے خاص وقت کام کرنا شروع کرتی ہیں - اسی طرح سے اور بہت سی پروڈکٹس ہیں - مٹی کے تیل کی بھی سردیوں میں زیادہ ضرورت ہوتی ہے - اس حساب سے جتنی ویگنز پاکستان میں موجود ہیں - ایک prority list ہم ہر سات دن کے بعد تیار کرتے ہیں کہ ان ویگنوں میں سے اتنی ویگنوں میں مٹی کا تیل آئے گا ، اتنی میں لائٹ ڈیزل آئے گا ، اتنی میں ہائی سپیڈ ڈیزل آئے گا تاکہ جس چیز کی اس موسم میں ضرورت ہے ، وہ روز کی روز آتی رہے - چونکہ اس سلسلے میں پچھلے دنوں ہم نے توجہ دی ، ہائی سپیڈ ڈیزل پر اور لائٹ ڈیزل آئل پر اور موٹر سپیرٹ پر تو آپ نے دیکھا ہوگا کہ پچھلے پندرہ بیس روز میں اگرچہ ان چیزوں کی شکایات پیدا ہوئیں - لیکن چونکہ priority ایسی set کر دی ہے کہ ان کی زیادہ ویگنز آئیں تو اب فاضل اراکین اور فاضل محرکین کو پتہ ہوگا کہ ان تین پروڈکٹس ، ہائی سپیڈ ڈیزل ، لائٹ ڈیزل آئل اور موٹر سپرٹ کی کمی نہیں رہی - اگرچہ اس وقت panic buying ہے ، جو پہلے دو گیلن خریدتے تھے وہ اب چار گیلن خریدنا چاہتے ہیں - کیونکہ ان کو کچھ خدشہ ہے کہ شاید کل نہ ملے - اس وجہ سے ان تین پروڈکٹس میں تھوڑی بہت خریداری زیادہ رہی ہے - لیکن ہائی سپیڈ ڈیزل آئل ، موٹر سپرٹ اور لائٹ ڈیزل آئل کی کافی تعداد موجود ہے اور ان میں کمی ختم ہو چکی ہے -

فاضل محرکین نے بالکل ٹھیک نکتہ اٹھایا ہے کہ اب مٹی کے تیل اور فرنیس آئل کی کمی ہے اور یہ کمی ہمیں بھی محسوس ہوئی - اس لیے

ہم نے آج سے چار روز پہلے میٹنگ کر کے کمپنیوں کے ساتھ ، نیچرل ریسورسز ڈویژن کے ساتھ اور ریلوے کے ساتھ اب priority تبدیل کر دی ہے ۔ اب کیروسین آئل اور فرنیس آئل نہ صرف کاٹن جننگ فیکٹریز میں بلکہ شوگر فیکٹریز میں بھی استعمال ہوتا ہے ۔ اب اس کی پچھلے چار روز سے priorities تبدیل ہو چکی ہیں ۔ تقریباً تین سے چار دن لگتے ہیں شیر شاہ پہنچنے میں ، چار سے پانچ دن بادامی باغ کالا شاہ کاکو پہنچنے میں لگتے ہیں ۔ اب میں فاضل محرکین اور فاضل اراکین کو یقین دلاتا ہوں کیروسین آئل اور فرنیس آئل کو ہم نے priority دی ہے کہ جو ٹینک ویگن کراچی سے بھرے جائیں گے ان میں زیادہ ٹینک ویگن ان پروڈکٹس کے بھرے جائیں تاکہ آئندہ چند روز میں ، جبکہ ان کی کھپت کا موسم آیا ہے ، ان زیادہ مقدار یہاں پہنچے پاکستان کے حالات میں جو مشکلات ہیں ، ان کے باوجود ہم نے جو اقدام کیے ہیں ۔ میں وہ بتا رہا ہوں ۔

جناب والا ۔ پہلے ریلوے ویگن بھی یہاں آ جاتے تھے اور چھوٹے چھوٹے سٹیشنوں اور برانچ لائنوں پر بہت دن خالی ہوتے ہوتے پڑے رہتے تھے اس کے لئے بھی ہم نے یہ ترکیب کی ہے کہ جتنے ویگن پاکستان میں موجود ہیں ان کی سپیشل ٹرین چلائی جائے جو برانچ لائنوں پر نہیں چلیں گی بلکہ میں سٹیشن خصوصاً پنجاب میں شیر شاہ پر بادامی باغ اور کالا شاہ کاکو پر اور لائل پور پر ڈسچارج کر کے یہیں سے واپس چلی جائیں گی اور یہاں ان میں سٹیشنوں سے بھر کر ٹرک ویگنز کے ذریعے ان کو چھوٹی جگہوں پر پہنچایا جائے گا ۔ تاکہ یہ ویگن جلدی خالی ہو کر واپس کراچی جا سکیں اور وہاں سے جلد بھر کے آ سکیں ۔ یہ سپیشل ٹرینوں کا سلسلہ بھی انہی مخصوص حالات کی بنا پر کیا گیا ہے ۔

اس کے بعد تیسری بات کی باری آتی ہے ۔ وہ یہ ہے کہ جتنے بھی پراڈکٹس پہنچ رہے ہیں وہ retailers کو آسانی سے پہنچتے ہیں ۔ اور کس بھاؤ سے ملتے ہیں ؟ جس طرح فاضل اراکین نے بھی یہ نکات اٹھائے ہیں کہ مٹی کا تیل مہنگا بک رہا ہے ۔ اس قسم کی شکایات مجھے بھی موصول

ہوئی ہیں ۔ اس کے متعلق ہم نے یہ بندوبست کیا ہے کہ فرنیس آئل کے تو چند خریدار ہوتے ہیں ۔ جننگ فیکٹریز اور شوگر فیکٹریز تو پہلے ہی ڈسٹری بیوشن ایجنسیوں کی نظر میں ہیں ۔ تو فرنیس آئل کی تقسیم میں تو کوئی مسئلہ نہیں ہوگا ۔ جونہی اس کی مزید مقدار پہنچے گی ، ان کو مل جائے گی ۔ ویسے مجھے پتہ چلا ہے کہ شوگر فیکٹریز کو تو کافی مقدار میں مل گیا ہے ۔ بعض نے کافی مقدار میں سٹور کر لیا ہے اور بعض نے کمی کی وجہ سے فرنیس آئل کے ساتھ "bagasse" زیادہ استعمال کرنا شروع کیا ہے ۔ جننگ فیکٹریز کو بھی مل رہا ہے لیکن میں یہ مان سکتا ہوں کہ اس میں کچھ کمی ہوگی وہ آئندہ چند ہی روز میں دور ہو جائے گی ۔ جیساکہ فاضل محرکین نے بھی بجا طور پر محسوس کیا ہے ، سب سے بڑا مسئلہ اس وقت مٹی کے تیل کا ہے ۔ اس لیے کہ اس کو استعمال کرنے والے صارفین چھوٹے چھوٹے اور لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد میں ہیں ۔ اسی طرح ان کے retailers بھی بہت بڑی تعداد میں ہیں ۔ مٹی کے تیل میں یہ ہوا ہے ۔ میں اس کا اعتراف کرتا ہوں کہ مٹی کا تیل جتنا نومبر کے کے مہینے میں عام سال میں ہونا چاہیے ، اس مقدار میں موجود نہیں ۔ اس مقدار میں نہیں آرہا اور میرا خیال ہے کہ اس سردیوں کے موسم میں شاید یہ بالکل پوری متعدار میں نہ پہنچ سکے ۔ ہم کوشش تو کریں گے کہ اسے پوری مقدار میں پہنچایا جائے اور لوگوں کو تکلیف نہ ہو ۔ لیکن کوشش یہ کرنی ہو گی کہ جتنی مقدار میں بھی پہنچ رہا ہے ، وہ صارفین کو آسانی سے مل سکے ۔ جناب والا ۔ اس کے لئے ہم نے ایک طریق کار اختیار کیا ہے جس میں فاضل اراکین اور فاضل محرکین ہماری اور عوام کی بہت مدد کر سکتے ہیں ۔ مٹی کے تیل میں کیا ہو رہا ہے ؟ ایک تو ڈسٹری بیوشن ایجنسیاں ہوتی ہیں ، ایک اس سے آگے ایجنٹ ہوتے ہیں جو retailers کو تیل دیتے ہیں ۔ جب یہ مہنگائی اور کمیابی ہوئی تو بہت سے spurious dealers پیدا ہو گئے جو جا کر ایجنٹس سے دو ہزار گیلن لے لیتے ہیں ۔ خود وہ بیچتے نہیں اور نہ ہی ان کا بیچنے سے کوئی تعلق ہے ۔ دلال اور مڈل مین کی صورت میں راستے میں آ گئے ہیں اور اس طرح تیل

تین تین چار چار ہاتھ فروخت ہو کر اصل retailer کو پہنچ رہا ہے جو spurious مڈل مین تیل کی مہنگائی یا کمیابی کو دیکھ کر اس میں شامل ہو گئے ہیں ، اب ان کو ختم کرنے کا ایک منصوبہ بنایا ہے کہ جو تیل کے ایجنٹ ہیں ۔ جو main distributors ہیں اور انتظامیہ کا ایک نمائندہ ، اور اس علاقے کے جو ایم ۔ پی ۔ اے اور ایم ۔ این ۔ اے ہیں ، وہ خود یا اپنے ساتھی دے تا کہ وہ گلی محلے میں جا کر جو اصلی retailers ہیں ، جو باقاعدہ ٹینک رکھتے ہوں ، پیمانے رکھتے ہوں اور تیل بیچنا ان کا باقاعدہ کام ہو ، ان کو تیل دیا جائے اور راستے میں جو بیکار مڈل مین پیدا ہو گئے ہیں جن سے تیل کی قیمتیں چڑھی ہیں ۔ انہیں ختم کیا جائے ۔ جیسا کہ فاضل محرکین نے کہا ہے ، پچھلے دنوں میں تیل کافی مہنگا بکا ہے ۔ چنانچہ جو دلال یا مڈل مین راستے میں پیدا ہو گئے تھے ، ان کو ختم کرنے کا ہم نے ایک اور طریق کار شروع کیا ہے ۔ میں تمام فاضل اراکین اور فاضل محرکین سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے حلقے میں اس قسم کے اصحاب ، جو genuine retailers ہوں اور مٹی کا تیل بیچنے والے ہوں ، ان کی اطلاع دیں تاکہ تیل ایجنٹ سے براہ راست ان کو دیا جائے

اس کے علاوہ موٹر سپرٹ کے بارے میں ہم یہ کوشش کر رہے ہیں ، کہ جتنے بھی پٹرول پمپ موجود ہیں ، ان کے ساتھ میٹر لگے ہوئے ہیں ، اور پورا بندوبست ہے ۔ ان کو اس کی ریٹیل میں تکلیف نہیں ہوتی اسی طرح سے ہم یہ کوشش کر رہے ہیں ، کہ مرکزی حکومت کا وہ جو قانون ہے جس کے ذریعے سے پاکستان میں مٹی کا تیل پٹرول پمپ پر نہیں بیچا جا سکتا ۔ حالانکہ باقی دنیا میں ایسے بیچا جا سکتا ہے ۔ برطانیہ میں جہاں مجھے کئی سال رہنے کا اتفاق ہوا میں نے خود سینکڑوں مرتبہ پٹرل پمپ سے اپنے پٹرومیٹر کے لئے مٹی کا تیل خریدا ۔ لیکن پاکستان میں کچھ قوانین کے مطابق منع ہے ۔ لیکن ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس قانون میں ترمیم کروا سکیں اور جو پہلے پی ۔ او ایل پروڈکٹس کے

ریٹیل پوائنٹس موجود ہیں ، وہاں مٹی کے تیل بھی بیچا جا سکے اس کے علاوہ بڑے شہروں میں گدھا گاڑیوں والے genuine retailers ہیں ، ان کو بھی ہم براہ راست ایجنٹ سے تیل دلوائیں گے تاکہ وہ بھی مل کر شہر میں تیل بیچیں ۔

میں نے جناب کی مہربانی سے فاضل اراکین کا وقت تو لیا ہے ۔ لیکن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان میں اتنی carrying capacity نہیں کہ جو روز کی ضروریات ہیں ، جو پوری ہو سکیں ۔ سٹوریج کیپسٹی میں برسات کی وجہ سے اضافہ نہ ہو سکا اور جو سٹور تھا وہ ہم استعمال کر چکے ہیں ۔ اب روز کے روز لانے اور تقسیم کرنے کا مسئلہ ہے اس کے لئے ہم نے ٹینک ویگنوں کو استعمال کرنے کے لئے سپیشل ٹرین چلائی ہے ۔ پھر اس کے بعد ہم genuine retailers کی تلاش میں ہیں ۔ مڈل مین کو ختم کرنا چاہتے ہیں ۔ اس طرح یقین ہے کہ مٹی کے تیل پوزیشن قدرے آئندہ چند روز میں بہتر ہو جائے گی ۔ لیکن مجھے خدشہ ہے شاید اس ساری سردیوں کے موسم میں بالکل پوری مقدار مہیا نہ ہو سکے ۔ اگرچہ ہم اس کے لیے ہر قسم کی کوشش کریں گے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب سپیکر ۔ وزیر موصوف نے بڑی تفصیل سے تمام مسئلے کا جائزہ لیا ہے ۔ لیکن اس میں انہوں نے ایک نیا نکتہ پیدا کر دیا ہے ۔ میں ان کی ان کاوشوں کی قدر کرتا ہوں جو وہ اس سلسلے میں فرما رہے ہیں ۔ لیکن انہوں نے فرمایا ہے کہ وہ آئندہ سے پٹرول پمپوں پر مٹی کا تیل بیچنے کی اجازت دینے کے لیے کوشش کر رہے ہیں ۔ میں ان سے عرض کروں گا کہ وہ اس قسم کا فیصلہ کرنے سے پہلے اس اہم مسئلے کا پوری طرح سے جائزہ لیں ۔ کیونکہ اس سے قبل ہی پٹرول میں مٹی کا تیل ڈال کر ملاوٹ ہو رہی ہے اور گاڑیوں کو کافی نقصان پہنچ رہا ہے ۔ تو اس لیے اس تمام مسئلے کا اچھی طرح سے سوچ سمجھ کر وہ فیصلہ کریں ۔ کہیں یہ نہ ہو کہ اگر آپ نے پٹرول پمپوں پر مٹی کا تیل بیچنے کی اجازت دے دی تو پہلے سے زیادہ تناسب سے وہاں کوئی ملاوٹ شروع ہو جائے ۔ کیونکہ انہوں

نے furnace oil کی سپلائی کے سلسلے میں وعدہ فرمایا تھا کہ چند دنوں میں یہ سپلائی شروع ہو جائے گی ۔ اس لیے میں اپنی تحریک پر زور نہیں دیتا لیکن اپنا یہ حق محفوظ رکھتا ہوں کہ اگر انتظام چند دنوں میں ٹھیک نہ ہوا کیونکہ یہ بالکل ایک وقتی ضرورت ہے ۔ جس طرح کہ انہوں نے خود ذکر فرمایا ہے کہ جننگ فیکٹریاں اور شوگر ملیں جو ہیں وہ سردیوں میں ہی صرف کام کرتی ہیں ۔ اگر انہوں نے سپلائی کو بہتر نہ بنایا تو میں اپنا حق محفوظ رکھتا ہوں کہ میں دوبارہ تحریک پیش کروں گا ۔

وزیر صنعت ۔ جناب والا ۔ پٹرول پمپوں پر مٹی کا تیل بیچنے کے متعلق اور اس کی پٹرول میں ملاوٹ کے متعلق انہوں نے بڑے قیمتی خیالات کا اظہار کیا ہے ۔ اور میں قدر کرتا ہوں ۔ ہم یقیناً اس میں ان کو consider کریں گے ۔

مرزا فضل حق ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف کی وضاحت کے بعد میرا کچھ کہنا لاحاصل ہے ۔ لیکن میں پھر بھی صرف ایک پوائنٹ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جو یہ فرمایا ہے کہ سپلائی کی پوزیشن بہتر ہو گئی ہے ۔ اس سے مجھے اختلاف ہے میرا یہ خیال ہے کہ سپلائی کی پوزیشن بہتر نہیں ہوئی بلکہ ریٹ بڑھنے سے جو خریداری میں کمی ہوئی ہے اس کی وجہ سے یہ پوزیشن پیدا ہوئی ہے کہ اب کچھ مال ملنے لگا ہے ۔

نمبر دو میں نے چکوال کے بارے میں یہ تحریک التوا پیش کی تھی کہ وہاں لکڑی اور مٹی کے تیل کی قلت پیدا ہو گئی ہے تو جہاں تک میرے حلقہ انتخاب اور ضلع جہلم کا خصوصی طور پر تعلق ہے وہاں کے متعلق وزیر موصوف سے آپ کی وساطت سے عرض کرتا ہوں کہ سڑکوں کے کنارے جو لکڑی ہے ۔ بڑے بڑے درخت کھڑے ہیں ۔ یا ویسے بھی وہاں پر جو جنگل محفوظ کیے گئے ہیں ۔ تو ان میں سے اگر عوام کو لکڑی جو وہاں پر لکڑی کے ٹال بنے ہوئے ہیں ان کو مہیا کر دی جائے تو اس سے یہ مٹی کے تیل کی جو پوزیشن ہے یہ کم از کم جہاں تک ضلع جہلم کا تعلق ہے اس میں بہتر ہو سکتی ہے ۔ تو میری یہ استدعا ہے کہ وہاں پر جو جنگلات

ہیں ان کی لکڑی عوام کے استعمال کے لیے مہیا کر دی جائے تو اس سے صورت حال بہتر ہو سکتی ہے -

Mr. Speaker. Please consider it but this does not form part of the adjournment motion.

مرزا فضل حق - یہ میری تجویز ہے جناب والا -

مسٹر سپیکر - ٹھیک ہے وہ اس پر غور کریں گے -

مرزا فضل حق - تجاویز تو یہاں پر اور بھی پیش کی گئی ہیں جو اس سلسلے میں موثر ثابت ہو سکتی ہیں -

مسٹر سپیکر - حاجی صاحب آپ بھی کچھ فرمائیں گے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان - بس ٹھیک ہے -

Mr Speaker. These adjournment motions are not being pressed and a suggestion has been made for the consideration of the Hon'ble Minister. Adjournment motions No. 136-188-190-199-214-225-232-236-243-250-261-262-265 have been disposed of accordingly.

مسٹر ریاض شاہ ایس ایچ او تھانہ روات ضلع راولپنڈی کا بابا نور احمد صدر - پاکستان پیپلز پارٹی روات کو جس بے جا میں رکھنا -

مسٹر سپیکر - مسٹر عبدالقیوم بٹ یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ مجھے تھانہ روات سے عوام کی طرف سے ایک ٹیلیگرام موصول ہوئی ہے جس کی رو سے مسٹر ریاض شاہ ایس-ایچ-او تھانہ روات ضلع راولپنڈی نے بابا نور احمد صدر پاکستان پیپلز پارٹی روات کو غیر قانونی طور پر جس بے جا میں رکھا اور اس پر تشدد کیا - اس کے خلاف علاقہ کے عوام نے زبردست

احتجاج کیا ۔ اب مسٹر ریاض شاہ مذکور نے اشتعال میں آ کر علاقہ بھر کے عوام کو پریشان و ہراساں کرنا شروع کر دیا ہے ۔ اور ان کو طرح طرح سے تنگ کیا جا رہا ہے ۔ ایس۔ایچ۔او مذکور کی اس خلاف قانون حرکت سے تھانہ روات کے عوام میں سخت نفرت پائی جاتی ہے اور اس پولیس افسر کی وجہ سے عوامی حکومت بھی باعث بدنامی بن رہی ہے جس سے تمام علاقہ کے عوام میں سخت اضطراب و ہیجان پایا جاتا ہے ۔

وزیر قانون و اطلاعات ۔ جناب والا ۔ بموجب رپورٹ انسپکٹر جنرل پولیس واقعات اس طرح ہیں کہ مسمیان عبدالعزیز اور عباس کلر میدان جانے کے لیے راولپنڈی ہیں بس میں سوار ہوئے ۔ بس کی روانگی کے فوراً بعد دونوں آپس میں بس کی ایک خاص سیٹ کے لیے جھگڑ پڑے ۔ جب بس 3 بجکر 45 منٹ پر روات پہنچی تو ایک شخص جو کہ روات کا رہنے والا تھا بس سے اترا اور 5 افراد کو اپنے ہمرا لیکر عبدالعزیز کو زدو کوب کرنے کے لیے آیا ۔ مسمی محمد سرور جو کہ ایک فوجی حوالدار تھا اور جو اس بس میں سفر کر رہا تھا ۔ اس نے عباس اور اس کے ساتھیوں کو عبدالعزیز پر حملہ کرنے سے روکا ۔ عباس اور اس کے ساتھیوں نے اسے عبدالعزیز کا ساتھی سمجھ کر اسے مارنا شروع کر دیا ۔ انہوں نے اس کا بٹوا جس میں مبلغ 928 روپے اور 10 پیسے Pay Book اور چھٹی کا سرٹیفیکیٹ تھا اس سے چھین لیا ۔ اس پر محمد سرور نے تھانہ میں رپورٹ کی جس کی بنا پر مقدمہ نمبر 126 زیر دفعہ 148-149-382 پی۔پی۔سی درج کیا گیا ۔ دوران تفتیش یہ معلوم ہوا کہ ملزم عباس کے ساتھ اس کا والد کرم الہی اور ممتاز ولد فیض ، بشیر ولد فضل ، محمد رفیع ولد فضل احمد اور نذر ولد نور احمد تھے ۔ یہ سب لوگ ذات کے تیلی تھے اور روات کے رہنے والے تھے ان میں سے عباس اور کرم الہی کو گرفتار کر لیا گیا ہے ۔ باقی ماندہ افراد گرفتاری سے بچنے کی کوشش رہے ہیں ۔ اس لئے ان کی گرفتاری کے لئے ناقابل ضمانت وارنٹ جاری کرائے گئے ہیں ۔ ملزم نذر ، بابا نور احمد پریذیڈنٹ پاکستان پیپلز پارٹی روات کا لڑکا ہے اور دیگر افراد اس کے قریبی رشتہ دار ہیں ۔ بابا نور احمد نے

ایس ۔ ایچ ۔ او کو مقدمہ خارج کرنے کے لئے کہا لیکن اپنے مقصد میں ناکامی کے بعد ملزمان نے اسسٹنٹ کمشنر راولپنڈی کی عدالت میں ایس ۔ ایچ ۔ او کے خلاف زیر دفعہ 2+3+500+506 اور 323 پی ۔ پی ۔ سی ایک شکایت دائر کر دی ہے جو کہ ابھی زیر سماعت ہے ۔ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ پولیس نے موقعہ پر جا کر اس کیس کی تفتیش کی ہے ۔ شکایت کنندگان اور استغاثہ کے خاص گواہ جو کہ فوج کا ملازم ہے کی عدم موجودگی بنا پر وہ کسی نتیجے پر نہیں پہنچ سکے ۔ اس سلسلے میں مقدمہ کی فائنل رپورٹ شکایت کنندگان اور استغاثہ کے گواہوں کی چھان بین کے بعد پیش کر دی جائے گا ۔

Mr. Speaker. The matter is now in court.

وزیر قانون و اطلاعات ۔ جی ہاں ۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ یہ معاملہ عدالت میں نہیں ہے ۔ جو معاملہ ہے وہ خالی اس بابے کی پٹائی کا ہے ۔ اگر غور سے میری تحریک التواء کو پڑھیں تو میں نے کہا یہ ہے کہ جب اس نے اس کی پٹائی کی تو اس پٹائی کے بعد معاملہ عدالت میں چلا گیا ۔ اور اس کے بعد اس نے یہ سلسلہ شروع کیا ہوا ہے ۔ کبھی اس کے کسی رشتہ دار کو پکڑ کر بٹھا لیتا ہے ۔ کبھی دوسرے کو کہ فلاں فلاں آدمی کو پیدا کرو ۔ کبھی اس علاقے کے کسی اور آدمی کو پکڑ کر بٹھا لیتا ہے ۔ تو اس سلسلے میں ایس ۔ ایس ۔ پی کے پاس دو سو کارکنوں کا وفد گیا ۔ ایم ۔ این ۔ اے عزیز بھٹی ہمارے ساتھ گئے اور ایس ۔ ایچ او نے ہمارے سامنے اور ایم ۔ این ۔ اے عزیز بھٹی کے سامنے تسلیم کیا کہ میں نے اس بابے کو مارا تھا اور اس کے بعد معاملہ طے ہونے کے بعد معاملہ اس سے بڑھ گیا ۔ اور ابھی تک وہ ایس ۔ ایچ ۔ او اپنی حرکات سے باز نہیں آیا ۔ آج سے چھ دن پہلے میں نے تحریک التواء دی تھی اور ہر روز مجھے کوئی تحریک دی جاتی ہے ۔ میں نے سینئیر وزیر صاحب سے جب درخواست کی تو انہوں نے وعدہ کیا کہ میں کل تک امداد کروں گا ۔ ہر روز ٹائم مانگتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ محکمہ جو ہے یہ وزیر اعلیٰ کا ہے اس لئے ہم کچھ نہیں

کر سکتے تو میری طرف سے یہ گذارش ہے کہ ان کی موجودگی میں اگر ہمارے وزراء اور سینئر وزیر کے پاس اتنے اختیارات نہیں کہ وہ تھانیدار کو جس نے اتنا کہرام اس علاقے میں مچایا ہوا ہے اس کو تبدیل کر سکیں یا اسے سزا دے سکیں تو میرے خیال میں یہاں تحریک التوائے کار پیش کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسٹر عبدالقیوم بٹ آپ تشریف رکھیں ۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ ۔ میں گورنمنٹ کے بنچوں سے بول رہا ہوں اور میں ان حضرات کو یہ بتانا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا یہ طریقہ کار بالکل غلط ہے ۔ میں کوئی دومنٹ سے آپ سے کہہ رہا ہوں کہ آپ تشریف رکھیں ۔ جو باتیں آپ نے یہاں کی ہیں ۔ یہ وزیر موصوف کے چیمبر میں ہونی چاہئیں جن کا براہ راست اس تحریک التوائے کار سے کوئی تعلق نہیں ہے اس کی بابت ابھی تک تو ہمارا طریقہ یہی رہا ہے کہ یہاں اس کا ذکر نہیں ہوتا ۔ آپ کی پارٹی کی ۔ پاکستان پیپلز پارٹی کی یا کسی اور دوسری پارٹی کی جو اس ایوان میں موجود ہے اس کی اپنی سرگرمیاں کیا ہیں ۔ اپنی کارروائیاں کیا ہیں وزراء اور ممبران کے یا لیڈران یا ممبران کے تعلقات کیا ہیں ۔ اور ان کے درمیان کیا گفتگو ہوتی ہے ۔ اس کیلئے مناسب یہی ہے ۔ کہ اس ایوان کو استعمال نہ کیا جائے ۔ آپ میرے پاس بھی تشریف لائے تھے ۔ چوھدری ممتاز احمد کاھلوں بھی موجود تھے ۔ اتفاق سے ایک مرتبہ اس سے قبل ملک معراج خالد بھی جب یہاں تھے تو ان سے بھی یہ بات ہوئی تھی ۔ لیکن میں اب جو کہہ رہا ہوں اس کو آپ توجہ سے سنیں وہ بات اس ایوان کی سرگرمیوں سے تعلق نہیں رکھتی ۔ وہ پارٹی سے تعلق رکھتی ہے یا ایک وزیر اور ایک رکن کے تعلقات کی بنا ہے ۔ لیکن تحریک التوائے کار سے براہ راست اس کا کوئی تعلق نہیں ہے ۔ تحریک التوائے کار کے اپنے merits ہوتے ہیں اور اس ایوان میں جب تحریک التوائے کار پڑھی جاتی ہے یا متعلقہ وزیر سے اس کے بارے میں کوئی مناسب بیان لینا سمجھیں یا اس پر مزید سوال کرنا ہوتا ہے تو یہ تحریک

التوائے کار کے متعلق ہوتا ہے ۔ کوئی فاضل رکن جو اس ایوان کی سیاسی پارٹی کا رکن ہے وہ اپنے علاقے میں جا کر اپنی سیاسی پارٹی کے متعلق لوگوں کو کیا رائے دیتا ہے کیا مشورہ دیتا ہے یہ اس فاضل رکن اور اس کی پارٹی کے درمیان ہے ۔ اس ایوان کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے ہمیں اس بات کے متعلق کافی واضح ہونا چاہیے جو ہم اس ایوان میں کرتے ہیں کہ یہ بات آیا اس احاطہ میں آتی ہے یا نہیں آتی ہے ۔ جو یہاں زیر بحث ہے ۔ تو اس سلسلہ میں مجھے بڑا افسوس ہے کہ میرے دو منٹ تک اصرار کرنے کے باوجود کہ آپ میری بات سنیں ۔ آپ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دی ۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ ۔ جناب والا ۔ میں آپکی اجازت سے گذارش کرنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ merits پر بات کریں ۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ ۔ جناب والا ۔ میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ ایس ۔ ایچ ۔ او نے علاقہ میں خوف و ہراس پھیلا رکھا ہے ۔ وہ طرح طرح سے لوگوں کو تھانے میں بٹھا کر خوفزدہ کرتا ہے This is in my knowledge. ایک طرف آپ کے پاس رپورٹ ایڈیشنل ۔ ایس ۔ پی ۔ نے بھیجی ہے ۔ آپ ایک نمائندہ کی بات سنیں یا ایڈیشنل ۔ ایس ۔ پی ۔ بات کی سنیں ۔ اگر اے ۔ ایس پی کی بات سنتے ہیں تو میری بات کو جھٹلا رہے ہیں ۔ تو کیا میری بات جھٹلا سکیں گے ؟

مسٹر سپیکر ۔ جھٹلانے یا نہ جھٹلانے کی بات نہیں ہے ۔ آپ نے اس تحریک میں ایک specific بات لکھی ہے جو پاکستان پیپلز پارٹی کے مقتدر راہنما بابا نور احمد کی حراست کے متعلق ہے ۔ اس کے بعد آپ نے کچھ اور بھی لکھا ہے لیکن وہ vague اور unspecific ہے ۔ اس کو generalize کیا گیا ہے شاید اس فاضل ایوان کا کوئی فاضل رکن اس کو specify کر سکے ۔ بہر حال میں تو نہیں کر سکتا ہوں کہ جو specific matter ہے جو that has gone to the court and is subjudice.

unspecific حصہ ہے اب آپ اس پر rely کر رہے ہیں ۔
for the admission of this adjournment motion. That I cannot do under the rules.

مسٹر عبدالقیوم بٹ ۔ جناب والا ۔ میں نے یہی گذارش کی تھی کہ وہ جب اس نے عدالت میں استغاثہ کیا تو اس سے annoy ہو کر ایس ۔ ایچ ۔ او نے ایسا کیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ آپ نے کہاں لکھا ہے ۔ آپ اپنی تحریک التوائے کار کو دوبارہ پڑھیں ۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ ۔ جناب والا ۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے ۔ یہ شاید میں نے آگے لکھا ہوا ہے کہ وہ لوگوں کو پریشان کر رہے ہیں ۔ آپ پڑھ لیں یہ تحریک التوائے کار میرے پاس نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں پڑھ دیتا ہوں تحریک التوا میں لکھا ہوا ہے کہ ۔

ضلع راولپنڈی میں بابا نور احمد صدر پاکستان
پیپلز پارٹی روات کو غیر قانونی طور پر حبس
بے جا میں رکھا اس پر تشدد کیا

یہ ایک ایسی بات تھی جس پر سب فاضل اراکین یہ جانتے ہیں کہ جب کسی کی detention یا کسی کی گرفتاری کے متعلق جو آئین میں بنیادی حقوق دیئے ہوئے ۔ ہیں اگر ان سے violate ہونے کا اس ایوان میں الزام لگایا جائے تو میں اس پر فاضل وزیر کا انتظار نہیں کرتا کہ وہ اس پر اپنا کوئی بیان دے ۔ لیکن چونکہ یہ میرے علم میں تھا کہ آپ اور فاضل وزیر کے درمیان اس سلسلہ میں کوئی بات ہو رہی ہے ۔ اور میں نے بھی کہا تھا کہ آپ میرے پاس بھی تشریف لائے تھے یہ بات اس ایوان میں ظاہر ہو گئی ہے کہ یہ جو detention والا مسئلہ ہے subjudice ہے ۔ اس کے بعد اب آپ مجھے بتائیں کہ آپ کا یہ کہنا کہ اس کے خلاف علاقے کے عوام نے زبردست احتجاج کیا ۔ مسٹر ریاض مذکورہ نے اشتعال میں آکر علاقہ بھر کے عوام کو پریشان اور ہراسان کرنا شروع کر دیا ہے اور ان کو طرح طرح سے تنگ کیا جا رہا ہے ۔ اگر اس میں کوئی

چیز specific ہے تو میں آپکی بات تسلیم کرنے کے لئے تیار ہوں
Then I will put it to vote.

میاں منظور احمد موہل - جناب سپیکر - اس میں یہ واضح درج ہے کہ مسٹر ریاض علی شاہ ایس - ایچ - او تھانہ روات ہے - اس نے detention کیا - اس کا احتجاج کیا گیا مقصد یہ ہے کہ اس نے اب عوام میں دہشت پھیلانا شروع کر دی ہے - کیونکہ لوگ اس کے خلاف احتجاج کرتے ہیں - اب مسئلہ عبدالقیوم بٹ کا یہ ہے کہ ہماری حکومت کو اور ہماری پارٹی کو پولیس کی اس قدر protection نہیں کرنی چاہیے -

مسٹر سپیکر - ایوان میں پارٹی سے تو میں concerned نہیں ہوں آپ حکومت کی بات کریں -

میاں منظور احمد موہل - جناب والا - حکومت اس وقت ان کی رپورٹ پر انحصار کرتی ہے - اسلئے ہمیں چاہیئے کہ ہم ان رپورٹوں کو یہاں ایوان میں اس طریقے سے پیش کریں کہ کوئی بھی کسی سے بے انصافی نہ ہو سکے -

مسٹر سپیکر -ان کے کہنے کا یہ مطلب بالکل vague ہے -

مسٹر عبدالقیوم بٹ - جناب والا - جو رپورٹ انہوں نے لکھی ہے - اگر آپ اسکو پڑھیں تو اس نے رپورٹ میں یہی تسلیم کیا ہے - کہ "جب ایس - ایچ - او کے خلاف عدالت میں انہوں نے کارروائی کر دی" - میں نے جو لکھا ہے کہ اس نے تسلیم کیا ہے باقی ملزمان کو پکڑنے کے سلسلے میں تو باقی ملزمان کو نہیں پکڑتے - ویسے ہی ادھر ادھر سے دو چار کو پکڑتے ہیں -

Mr. Speaker. So far as the document before me is concerned, the allegations contained in it are vague and unspecfic. No date, no person, and no place has been given in this document. I, therefore, rule it out of order.

مسٹر عبدالقیوم بٹ - جناب والا - اگر ہر روز تین آدمیوں کو پکڑ بٹھائے - - - - -

مسٹر سپیکر - جب آپ نے تحریک التوائے کار دی ہے تو اس میں یہ درج کیا جا سکتا تھا -

مسٹر عبدالقیوم بٹ - جناب والا - اب میں بیس دن کے روز روز کے نام لکھتا رہوں کہ فلاں آدمی کو فلاں دن تھانے میں بلایا اور فلاں آدمی کو فلاں دن بلایا -

Mr. Speaker. This is what rules require.

مسٹر عبدالقیوم بٹ - جب میں اگلی مرتبہ گھر سے آؤنگا تو میں یہ کر لاؤنگا - I shall give you a detailed report.

وزیر قانون - جناب سپیکر - دو باتوں کی وضاحت ضروری ہے ایک تو یہ کہ اس تحریک التوائے کار کو اس سے پہلے ملتوی نہیں کیا گیا - مگر اس کی باری آج آئی ہے - نمبر 2 ان کا یہ کہنا جس سے ایوان کو غلط فہمی ہو سکتی ہے - - - -

علامہ رحمت اللہ ارشد - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - آپکی رولنگ کے بعد کس capacity میں وزیر صاحب جواب دے رہے ہیں -

مسٹر سپیکر - وہ personal explanation دے رہے ہیں - کیونکہ فاضل ممبر نے یہ کہا تھا کہ اس کو ٹالا جاتا ہے -

وزیر قانون - - - - کہ اگر وزیر اعلیٰ صاحب تشریف نہیں رکھتے تو وزیروں کے پاس اتنے اختارات نہیں ہیں - اس سے بھی کوئی غلط فہمی نہیں ہونی چاہئے کیونکہ وزیر اعلیٰ صاحب جہاں بھی ہوں کوئی بھی اہم مسئلہ ہو اس کے لئے ہم ٹیلیفون کے ذریعہ سے ان سے ہدایات حاصل کر سکتے ہیں - اور جب وہ لاہور میں ہوں تو یقیناً وہ سیشن میں بھی تشریف لاتے ہیں -

مسٹر عبدالقیوم بٹ - پوائنٹ آف آرڈر - کیا میں ہر روز ان کو یہ کہتا رہا ہوں کہ آپ اس معاملہ میں میری بات کریں - میں حکومت کے کے خلاف نہیں بولنا چاہتا - پتہ ہے مجھے - کیا آپ نے مجھے یہ نہیں کہا تھا کہ میں آج پتا کرونگا - کل پتا کرونگا - قسم سے اس ایوان میں بات کریں -

Mr. Speaker. That is between a Minister and member outside this House.

مسٹر عبدالقیوم بٹ - آپ نے مجھے صاف الفاظ میں کہا ہے کہ ہماری کوئی power نہیں ہے -

وزیر قانون - جناب سپیکر - اگر یہ تشریف رکھیں تو میں اسی بات کی کی طرف آرہا ہوں - جناب جب یہ میرے پاس آئے اُس کے بعد بھی میں نے ایڈیشنل ایس - پی سے بات کی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ انہوں نے اس تحریک التواء میں بھی جتنے بھی الزام لگائے ہیں - وہ غلط ہیں - جناب وہ ایس - ایچ - او ہراسان نہیں کر رہا - اور نہ ہم کسی کو اجازت دیتے ہیں - کہ وہ اسطرح پبلک کے آدمیوں کے خلاف کوئی اقدام کریں اور فاضل ممبر کی اگاہی کیلئے میں عرض کرتا ہوں کہ اس اجلاس کی جب کارروائی ختم ہوگی تو میں آج روات جاونگا اور خود معلوم کروں گا - یہ سوموار کو میرے چیمبر میں بات کر لیں - لیکن اسطرح غلط فہمی پھیلانے کی کوشش نہ کریں

مسٹر عبدالقیوم بٹ - بہت بہت شکریہ جناب میں آپ کو ساتھ لے چلوں گا - آپ ضرور تشریف لے چلیں -

وزیر قانون - میں تو پہنچوں گا پتہ نہیں آپ آتے ہیں یا نہیں آتے -

مسٹر سپیکر - ایوان کے سامنے اب چوھدری امان اللہ لک کی تحریک التوا نمبر 120 زیر غور ہے - مگر اب وزیر تعلیم تشریف نہیں رکھتے Now it will come up tomorrow.

چوھدری امان اللہ لک - جناب والا - پہلے بھی بہت سی تحریک التوائے کار میں اور آج بھی sub-judice کا معاملہ زیر بحث آیا ہے- میں اس سلسلہ میں یہ وضاحت چاھونگا کہ وہ مسئلہ جو انتظامیہ کے کسی محکمہ اور اور پبلک کے درمیان ہو یعنی زیر تفتیش ہو تو کیا اُس وقت اُس کو sub-judice قرار دیا جا سکتا -

مسٹر سپیکر - اس case میں آپ نے ایک چیز نوٹ نہیں کی -

چوھدری امان‌اللہ لک - ویسے میں جنرل بات کر رہا ہوں -

مسٹر سپیکر - جنرل بات کرنے کا اس وقت کوئی موقع نہیں ہے -

چوھدری امان اللہ لک - جناب والا - بعض اوقات تحریک التوا کے متعلق sub-judice کا لفظ استعمال کرتے ہیں -

مسٹر سپیکر - sub-judice وھی ھوتا ہے جو کورٹ میں پیش ھو چکا ھو یا فوری طور پر اس کے کورٹ میں پیش ھونے کا احتمال ھو -

چوھدری امان‌اللہ لک - فوری طور پر نہیں - جناب والا - میں عرض کروں کہ رولنگ جو دی گئی تھی وہ یہ تھی کہ عدالت میں اس کا چالان submit کیا جا چکا ھو یا عدالت کے سامنے زیر سماعت مسئلہ ھو - میں اس کی مزید وضاحت چاھوں گا -

Mr. Speaker. Not in this metter. Now I close this matter.

اب میں پریس گیلری کے متعلق جاننا چاھتا ھوں کہ انکی پوزیشن کیا ہے- مجھے ابھی ابھی سیکرٹری پریس گیلری کی طرف سے خط موصول ھوا ہے اسکو میں وزیر قانون و پارلیمانی امور تک پہنچائے دیتا ھوں -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - جناب محمد حنیف رامے صاحب صورت حال کی وضاحت فرمائیں گے کہ اس پریس گیلری کے سوال کو پہلے نمٹا لیں پھر قانون سازی کی طرف آئیں -

وزیر قانون و اطلاعات - جناب سپیکر - اس سلسلے میں جب جناب محمد حنیف رامے صاحب - جناب ملک غلام نبی صاحب اور چوھدری محمد یعقوب مان صاحب ان صحافیوں کے پاس گئے ہیں جو یہاں رپورٹنگ کرتے ہیں - انہوں نے بتایا ہے کہ مرزا طاھر بیگ صاحب یہاں نہیں ہیں وہ اسلام آباد جا چکے ہیں- اسلئے فزیکلی ممکن نہیں ہے کہ ھم انہیں یہاں بلا کر یا طلب کر کے اس مسئلہ کو نمٹا سکیں - اسکا فوری طور پر اسطرح ازالہ ھو سکتا ہے کہ میں بحیثیت وزیر اطلاعات آن سے معذرت کرلیتا ھوں آن کے پاس جاتا ھوں - اور اس معاملہ کو ختم کرتے ہیں - اور جب

فاضل ممبر تشریف لائیں گے - تو انشاءاللہ تعالیٰ اگر ان کی زیادتی ہے وہ بھی ضرور معذرت کریں گے تو اس یقین دہانی پر وہ واپس تشریف لے آئیں - وہ اپنی میٹنگ اپنی کر رہے تھے لیکن میٹنگ کے بعد غالباً جو انہوں نے اطلاع دی ہے - اس میں وہ ابھی وہ واپس آنے رضا مند نہیں ہو رہے - یہ ابھی مجھے چٹ ملی ہے

مسٹر سپیکر - آپ وزیر اطلاعات ہیں آپ ان کو ذرا contact کر لیں -

وزیر قانون و اطلاعات - جناب محمد حنیف رامے صاحب کو بھیجتے ہیں - ان سے وہ پھر دوبارہ بات کر لیں گے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - آپ کی اجازت سے عرض کروں گا - اصل پوزیشن یہ ہے - کہ جناب محمد حنیف رامے صاحب اور میں دونوں پریس گیلری والوں کے پاس گئے تھے اور ان سے ہم نے یہ کہا تھا کہ آپ اپنا فیصلہ منسوخ کر دیں - بلکہ اس حد تک معطل کر دیں کہ جب تک وہ فاضل رکن یہاں تشریف نہیں لاتے اس وقت تک ہماری معافی کو قبول کر لیں - انہوں نے کہا ہم میٹینگ کر کے اس کا جواب دیں گے غالباً میٹینگ میں انہوں نے یہی جواب دیا ہے کہ ہم اپنے فیصلہ پر قائم ہیں جو آپ کو بھی ملا ہے اسی سے اندازہ کر لیں -

مسٹر سپیکر - یہ اس طرح نہیں ہے -

وزیر قانون و اطلاعات - اس طرح انہیں پھر اکٹھا کرتے ہیں - لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی اپوزیشن بھی تشریف رکھتے ہیں - پھر ان سے بات کر لیتے ہیں -

مسودات قانون

مسودہ قانون (تنسیخ پنجاب) (تحویل میں رکھنے اور استعمال میں لانے کی ممانعت) بر گ ہائے تیندو مغربی پاکستان مصدرہ 1973 - (ایوان میں پیش کیا گیا) -

(مسودہ قانون نمبر 79 بابت 1973)

Mr. Speaker. Now we proceed on with the legislation. A Minister to move the West Pakistan Tandoo Leaves (Prohibi tion on possession and use) (Punjab Repeal) Bill 1973.

Minister For Industries. Sir, I introduce the West Pakistan Tandoo Leaves (Prohibition on possession and use) (Punjab Repeal) Bill, 1973.

Mr. Speaker. The West Pakistan Tandoo Leaves (Prohibition on possession and use) (Punjab Repeal) Bill, 1973. stands introduced.

It is referred to the coneerned Standing Committed. The report to come within a weak.

مسودہ قانون ایگریکلچرل سپلائیز کارپوریشن پنجاب مصدرہ 1973 -

(مسودہ قانون نمبر 63 بابت 1973)

(بحث جاری)

Mr. Speaker. Now we take up the Punjab Agricultural Supplies Corporation Bill, 1973.

Clause 16 is under consideration, Haji Muhammad Saifullah Khan to move his amendment please. This amendment has also been given notice of by Syed Tabish Alwari.

(کلاز 16)

Haji Muhammad Saifullah Khan Sir. I move the amendment.

That in sub-clause (1) of Clause 16 of the Bill, for the word "pres-

cribed" occurring in line 2, the words "determined by the Chairman" be substituted.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

That in sub-clause (1) of Clause 16 of the Bill for the word "prescribed" occurring in line 2, the words "determined by the Chairman" be substituted.

Minister for Law. I oppose it Sir.

Mr. Speaker. Haji Muhammad Saifullah Khan please.

Haji Muhammad Saifullah Khan. Sir, I move the amendment.

That in sub-clause (1) of Clause 16 of the Bill, in the first proviso, the colon appearing at the end be replaced by a full-stop and the second Proviso be deleted.

Mr. Spear. The amendment moved is :

That in sub-clause (1) of Clause 16 of the Bill, in the first proviso, the colon appearing at the end be replaced by a full-stop and the second Proviso be deleted.

Sheika Aziz Ahmad. I oppose it Sir.

Mr. Speaker. Haji Muhammad Saifullah Khan please.

Haji Muhammad Saifull h Khan. Sir, I move the amendment :

That in the second Proviso to sub-clause (1) of Clause 16 of the Bill. the words and comma "until regula-

tions are made in this behalf" occurring in lines 1-2, be deleted.

Mr. Speaker. The amendment moved is.

That in the second Proviso to sub-clause (1) of Clause 16 of the Bill, the words and comma "until regulations are made in this behalf," occurring in lines 1-2, be deleted.

Sheikh Aziz Ahmad. I oppose it Sir.

Mr. Speaker. Haji Muhammad Saifullah Khan please.

Haji Muhammad Saifullah Khan. Sir I move the amendment.

That for sub-clause (2) of Clause 16 of the Bill, the following be substi tuted, namely :—

"(2) The quorum required for transacting business at a meeting of the Board shall be one-third of the total number of the members of the Board."

Mr. Speaker. The amendment moved is :

That for sub-clause (2) of Clause 16 of the Bill. the following be substituted, namely :-

"(2) The quorum required for transacting business at a meeting of the Board shall be one third of the total number of the members of the Board".

Sheikh Aziz Ahmad. I oppose Sir.

Mr. Speaker. Sheikh Aziz Ahmad to move his amendment please.

Sheikh Aziz Ahmad. Sir, I beg to move :

That in sub-clause (2) of Clause 16 of the Bill, for the comma, words and full-stop, "one of whom shall be the Finance Secretary". occuring in lines 2-3, a colon be substituted and in sub-clause (2) so amended, the following proviso be added thereafter namely :

"Provided that for the budget meeting of the Board, one of the four Members constituting the quorum shall be the Finance Secrrytary."

Mr. Speaker. The amendment moved is :

That in sub-clause (2) of Clause 16 of the Bill, for the comma, words and full-stop "one of whom shall be the Finance Secretary" occurring in lines 2-3, a colon be substituted and in sub-clause (2) so amended, the following proviso be added thereafter, namely :

"Provided that for the budget meeting of the Board, one of the four Members constituting the quorum shall be the Finance Secretary."

Mr. Speaker. Haji Muhammad Saifullah Khan.

Haji Muhammad Saifullah Khan. Sir, I beg to move :

That for sub-clause (4) of Clause 16 of the Bill, the following be substituted. nemely :—

"(4) The meetings of the Board shall be presided over by the Chair-

man and if the Chairman is absent from any meeting, the members present shall chose one of them to to act as Chairman of that meeting."

Mr. Speaker. The amendment moved is :

That for sub-clause (4) of Clause 16 of the Bill, the following be substituted, namely :—

"(4) The meetings of the Board shall be presided over by the Chairman and if the Chairman is absent from any meeting, the members present shall chose one of them to act as Chairman of that meeting".

Sheikh Aziz Ahmad. I oppose it Sir.

Haji Muhammad Saifullah Khan. Sir, I beg to move :

That in sub-clause (5) of Clause 16 of the Bill, the comma and the words or any defect in the constitution of" occurring in line 3, be deleted.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

That in sub-clause (5) of Clause 16 of the Bill, the comma and the words "or any defect in the constitution of" occurring in line 3. be deleted.

Haji Muhammad Saifullah Khan. Sir, I beg to move :

That in sub-clause (6) of Clause 16 of the Bill, the comma and the word "member" occurring at the end, the word "person" be substituted.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

That in sub-clause (6) of Clause 16 of the Bill, for the word "member" occurring at the end, the word "person" be substituted.

Sheikh Aziz Ahmad I oppose it Sir.

Haji Muhammad Saifullah Khan. Sir, I beg to move :

That sub-clause (8) of Clause 16 of the Bill, be deleted.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

That sub-clause (8) of Clause 16 of the Bill, be deleted.

Minister for information. Opposed.

Haji Muhammad Saifullah Khan. Sir. I beg to move :

That sub-clause (9) of Clause 16 of the Bill, be deleted.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

That sub-clause (9) of Clause 16 of the Bill be deleted.

Minister for Information. Opposed.

Haji Muhammad Saifullah Khan Sir, I beg to move :

That in para (a) of sub-clause (9) of Clause 16 of the Bill, between the words "statistics" and "or" occuring in line 1, the word "document" be inserted.

Sir, I withdraw this amendment.

Mr. Speaker. It is withdrawn.

شیخ عزیز احمد - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - میں یہ عرض کرتا ہوں کہ پہلے یہ سب کلاز (9) کے متعلق کہہ رہے تھے کہ اس کو delete کر دیا جاوے - وہ تحریک پیش کر چکے ہیں - تحریک پیش کرنے کے

بعد اس کے کسی پیرا میں یہ ترمیم پیش نہیں کر سکتے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ یہ جناب ان کا اعتراض بالکل صحیح ہے ۔ مجھے اس سے اتفاق ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں ابھی ان کو follow نہیں کر سکا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ یہ میں انہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ یہ ایک باہمی افہام و تفہیم ہے کہ ساری ترامیم اکٹھی لے لی جاویں ۔ ورنہ تو اصولی طور پر ہر ترمیم اکیلی اکیلی آئے ۔ اس پر بحث ہو ۔ اس کا فیصلہ ہو ۔ پھر دوسری اور تیسری آئے ۔ یہ بھی آپ ذہن میں رکھا کریں ۔ یہ واقعی درست ہے کہ کلاز delete کرنے کے بعد نہیں آ سکتی مجھے اس سے اتفاق ہے ۔

Mr. Speaker. If it is deleted, the amendment would become infrutuous.

شیخ عزیز احمد ۔ تو اس سب کلاز کو improve کرنے کے لئے کوئی ترمیم نہیں آئی ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا آپ اسے accept کر رہے ہیں ؟

شیخ عزیز احمد ۔ کس کو ؟ نہیں جناب ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے اس دن بھی عرض کیا تھا کہ یہ بالکل اس وکیل کی طرح ہے ۔ جو پہلے مجسٹریٹ کو کہتا ہے ۔ کہ جناب ملزم بالکل بے گناہ ہے ۔ پھر کہتا ہے کہ جناب اس کا جرم ثابت نہیں ہوا ہے ۔ پھر اسے عرض کرتا ہے ۔ کہ اگر جرم ثابت بھی ہوا ہے ۔ تو یہ جرم جو اس پر لگایا گیا ہے ۔ یہ ثابت نہیں ہوا ہے ۔ اور اگر سب کچھ ثابت ہو جاوے ۔ تو پھر ایک التجا کرتا ہے ۔ کہ جناب سزا کم کر دی جاوے ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan. Very Nice.

مسٹر سپیکر ۔ حاجی سیف اللہ خان ابھی کوئی ترمیم باقی رہی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ایک ترمیم نمبر 111 باقی رہی ہے وہ میں پیش نہیں کرتا ۔

Mr Speaker. It is withdraw.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ کلاز 16 جس شکل میں اس بل کا حصہ بنائی جا رہی ہے ۔ اس میں چند ایک اعتراض ہیں اور تھے جن میں سے بعض تسلیم کر لئیے گئے ہیں ۔ اور ان ترمیمات کے تسلیم ہونے سے کچھ حد تک یہ کلاز بہتر ہو گئی ہے ۔ پہلے انہوں نے اس کلاز میں جناب والا یہ پرویژن رکھی تھی کہ کورم کے لئے چار آدمی ضروری ہیں ۔ اور ان چار میں سے ایک فنانس سیکرٹری ہوں گے ۔ اور اس کے لئے کوئی تخصیص نہیں تھی ۔ اس سے یہ ظاہر ہے کہ ہر میٹنگ میں فنانس سیکرٹری کا ہونا لازمی ہے ۔ اور اگر فنانس سیکرٹری نہیں ہے تو کوئی میٹنگ ہو ہی نہیں سکتی ۔ جناب والا ۔ اب اس میں چونکہ یہ ترمیم آ چکی ہے ۔ کہ فنانس سیکرٹری صرف بجٹ کی میٹنگ میں لازمی ہے ۔ اور وہ ہونا چاہیے ۔ اس کے مابعد کسی بھی میٹنگ میں اس کا ہونا ضروری نہیں ہے ۔ اس کے ساتھ ایک چھوٹی سی ترمیم اور بھی تھی جو یہ پہلے حیران کن پرویژن تھی یہ تو مانا جا سکتا ہے ۔ کہ کوئی vacancy اگر اس بورڈ میں ہو تب تو اس کی کوئی پروسیڈنگ invalid قرار نہیں دی جا سکتی ۔ مگر اس میں یہ provide کر دیا گیا ہے کہ اگر بورڈ سرے سے constitute ہی illegal طور پر ہوا ہو ۔ اس کا constitution ہی صحیح نہ ہو ۔ even then, Sir, the proceedings of the Board were decalred to be valid. تو یہ ہم نے تجویز پیش کی ہے کہ جب vacancy ہو ۔ تو اس صورت میں کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ اور یہ vacancy نامزدگی سے پر بھی کی جا سکتی ہے ۔ البتہ جہاں تک constitution کا سوال ہے اگر بورڈ کی constitution ہی صحیح نہیں ہوگی ۔ تو لازمی امر ہے ۔ اس کی کوئی کارکردگی صحیح نہیں کہلائی جائے گی ۔ تو ہم نے یہ اعتراض کیا تھا ۔ کہ یہ الفاظ or any defect in the constitution کاٹ دیئے جاویں ۔

Mr. Speaker. Provided it is deleted. If it is deleted the amendment would become infructuous.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ Yes Sir, بس یہ بہتر ہوسکتا ہے ۔

کہ ان میں جو معقول ترمیمات تھیں وہ تسلیم کر لی گئی ہیں ۔ لہذا وہ منظور ہو جائیں ۔

Mr. Speaker. Then I put the ammendment to vote.

حاجی محمد سیف اللہ خاں ۔ ٹھیک ہے ۔

Mr. Speaker. The question is :

That in sub-clause (2) of Clause 16 of the Bill, for the comma, words and full stop, "one of whom shall be the Finance Secretary". occurring in lines 2-3, a colon be substituted and in sub-clause (2) so amended the following proviso be added thereafter, namely :-

"Provided that for a budget of the Board, one of the four Members constituting the quorum shall be the Finance Secretary".

(The motion was carried)

Mr. Speaker. I will put amendment No. 136.

The question is :

That in sub-clause (5) of Clause 16 of the Bill, the comma and the words, "or any defect in the constitution of "occurring in line 3, be deleted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker. I would like to know the position of the remaining amendments. Are you moving these amendments ?

Haji Muhammad Saifullah Khan. No, Sir.

Mr. Speaker. These amendments will be treated as withdrawn.

The question is :

That Clause 16, as amended, do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

کلاز (17)

Mr. Speaker. Now, we come to Clause 17.

Haji Muhammad Saifullah Khan. We don't want to move amendment in Clause 17.

Mr. Speaker. The question is :

That Clause 17 do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

کلاز (18)

Mr. Speaker. Now, Clause 18 is under consideration of the House.

Haji Muhammad Saifullah Khan. Amendment Nos. 114 and 115 may kindly be allowed to be withdrawn. I will move amendment No. 116.

Mr. Speaker. They are withdrawn. Please move amendment No. 116.

Haji Muhammad Saifullah Khan. I beg to move :

That in para (a) of sub-clause (2) of Clause 18 of the Bill, between the word "machinery" and comma occurring in line 10, the words "including tractors and tubewells" be inserted.

Minister for Law. Not opposed.

Mr. Speaker. Motion moved and the question is :

That in para (a) of sub-clause (2) of Clause 18 of the Bill, between the

word "machinery" and comma occurring in line 10 the words "including tractors and tubewells" be inserted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker. Next amendment please.

Haji Muhammad Saifullah Khan. We are not moving amendment Nos. 117 to 126. I shall move amendment Nos. 127

I beg to move :

That in para (e) of sub-clause (2) of Clause 18 of the Bill, for the words "production industries" occurring in line 2, the words "producing concerns" be substituted.

Minister for Law. Not opposed.

Mr. Speaker. Motion moved and the question is :

That in para (e) of sub-clause (2) of Clause 18 of the Bill, for the words "production industries" occurring in line 2, the words "producing concerns" be sub stituted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker. Next amendment. please.

Haji Muhammad Saifullah Khan. I beg to move :

That in para (f) of sub-clause (2) of Clause 18 of the Bill, the comma and the words, "but the Corporation itself shall not undertake any such manufacture" occurring in line 3-4, be delated.

Minister for Law. Not opposed.

Mr. Speaker. Motion moved and the question is :

That in para (f) of sub-claus (2) of Clause 18 of the Bill, the comma

and the words, "but the Corporation itself shall not undertake any such manufacture" occurring in lines 3-4, be deleted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker. Next amendment, please.

Haji Muhammad Saifullah Khan. We are not moving amendment Nos. 129 to 135. I may be allowed to move amendment No. 135.

Mr. Speaker. Allowed.

Haji Muhammad Saifullah Khan. I beg to move :

That in para (h) (iv) of sub-clause (2) of Clause 18 of the Bill, between the words "such" and "schemes" occurring in line 1, the word "approved" be inserted.

Minister for Law. Not opposed.

Mr. Speaker. Motion moved and the question is :

That in para (h) (iv) of sub-clause (2) of Clause 18 of the Bill, between the words "such" and "schemes" occurring in line 1, the word "approved" be inserted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker. Next amendment, please.

Haji Muhammad Saifullah Khan. We withdraw amendment Nos. 136 and 137.

Mr. Speaker. Amendment Nos. 136 and 137 stand withdrawn. Sheikh Aziz Ahmad to move his amendment No. 1 at IIIrd Supplement.

Sheikh Aziz Ahmad. I beg to move :

That in sub-clause (3) of Clause 18 of the Bill,—

(i) in para (a), the word "and" occurring at the end, be deleted.

(ii) in para (b), for the full-stop appearing at the end, a semi-colon and the word ";and" be substituted; and

(iii) after para (b) so amended, the following new para be added as para (c), namely :-

"(c) take over and manage, such agricultural projects and Government lands for agricultural development as are transferred to the Corporation by Government on such terms and conditions as Government may determine."

Minister for Law. Not opposed.

Mr. Speaker. Motion moved and the question is :

That in sub-clause (3) of Clause 18 of the Bill,—

(i) in para (a), the word "and" occurring at the end, be deleted;

(ii) in para (b) for the full-stop appearing at the end, a semi-colon and the word ";and" be substituted; and

(iii) after para (b) so amended, the following new para be added as para (c), namely :-

"(c) take over and manage, such agricultural projects and Government lands for agricultural development as are transferred to the Corporation by Government

on such terms and conditions as Government may determine".

(The motion was carried)

Mr. Speaker. Now, I will put the Clause.

The question is :

That Clause 18, as amended, do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

(کلاز - 19)

مسٹر سپیکر - اب بل کی کلاز 19 ایوان میں زیر غور ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں تھرڈ سپلنمنٹری میں ترمیم نمبر 2 پیش کرنی چاہتا ہوں -

مسٹر سپیکر - باقی آپ پریس کر رہے ہیں ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان - نہیں جناب -

مسٹر سپیکر - ایوان کی اطلاع کے لئے ہے کہ پریس کے ارکان گیلری نے جناب چیف منسٹر کی واضح یقین دہانی کے بعد جو اسمبلی کی کارروائی کا بائیکاٹ کرنا تھا - وہ انہوں نے سردست ملتوی کر دیا ہے -

(نعرہ ہائے تحسین)

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - میں آپ کی اجازت سے عرض کرتا ہوں کہ میں پریس گیلری کے اس فیصلے سے پریس گیلری کے ارکان کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے یہ موقع فراہم کر دیا ہے کہ جب مرزا طاہر بیگ تشریف لائینگے تو وہ ان کی غیر مشروط معذرت قبول فرمائینگے - میں اپنی طرف سے ان کا دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں -

وزیر اعلیٰ - جناب سپیکر - میں پریس کے صاحبان کا شکر گزار ہوں - میں ان کے پاس گیا تھا اور میں نے ان کو یقین دلایا ہے کہ یہ جو ناخشگوار واقعہ ہوا ہے مجھے اس کا آج علم ہوا ہے - اس کا ہم سب کو افسوس ہے اور اس کے لئے میں ان سے معذرت کرتا ہوں - اور یہ بھی ان کو یقین دلاتا

ہوں کہ وہ ممبر متعلقہ یہاں نہیں ہے بلکہ میں نے ان کو بلوایا ہے۔ جس وقت بھی وہ واپس آئینگے وہ ان سے unconditional apology مانگیں گے۔ کیوں کہ ہمارے دل میں پریس کے لئے بے حد عزت ہے اور ان کی عزت کرنا ہمارا فرض ہے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

Haji Muhammad Saifullah Khan. I moved the amendment

> That in para (g) of sub-clause (2) of Clause 19 of the Bill, for the words "have been" occurring in line 3, the word "are" be substituted.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

> That in para (g) of sub-clause (2) of Clause 19 of the Bill for the words "have been" occurring in line 3, the word "are" be substituted.

Minister for Law. I agree with it Sir.

Mr. Speaker. The question is :

> That in para (g) of sub-clause (2) of Clause 19 of the bill for the words "have been" occurring in line 3, the word "are" be substituted.
>
> (The motion was carried).

Mr. Speaker. The question is :

> That Clause 19, as amended, do stand part of the bill.
>
> (The motion was carried).

(کلاز 20)

Mr. Speaker. Now Clause 20 of the Bill is under consideration. There is no amendment to this Clause

> The question is :
>
> That Claus 20 do stand part of the Bill.
>
> (The motion was carried).

(کلاز 21)

Mr. Speaker. Now Clause 21 of the Bill is under consideration. As there is no amendment I put the question.

The question is :

That Clause 21 do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

(کلاز 22)

Mr. Speaker. Now Clause 22 is under consideration of the House. Sheikh Aziz Ahmad to move his amendment please.

Sheikh Aziz Ahmad. Sir, I move the amendment :

> That in Clause 22 of the Bill, between the words "annual" and "budget" occurring in line 1, the word "subsidy" be inserted",

Mr. Speaker. The amendment moved is :

> That in Clause 22 of the Bill, between the words "annual" and "budget" occurring in line 1, the word "subsidy" be inserted.

Minister for Law. I agree with it Sir.

Mr. Speaker. The question is :

> That in Clause 22 of the Bill, between the words "annual" and "budget" occurring in line 1, the word "subsidy" be inserted.

(The motion was carried).

Mr. Speaker. The question is :

> That Clause 22, as amended do stand part of the Bill.

(The motion was carried).

(کلاز 23)

Mr. Speaker. Now Clause 23 is under consideration of the House. As there is no amendment to this Clause. I put the question,

The question is :

That Clause 22 stand part of the Bill.

(The motion was earried).

(کلاز 24)

Mr. Spearker. No Clause 24 is under consideration of the House. Haji Muhammad Saifullah Khan and Syed Tabish Alwari to move their amendment please.

Haji Muhammad Saifullah Khan. Sir, I moved the amendment.

That in Clause 24 of the Bill, for the word "commercial" occurring in line 4, the word "all" be substituted.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

That in Clause 24 of the Bill, for the word "commercial" occurring in line 4, the word "all" be substituted.

Minister for Law. I agree Sir.

Mr. Speaker. The question is :

That in Clause 24 of the Bill, for the word "commercial" occurring in line 4, the word "all" be substituted.

(The motion was carried).

Mr. Speaker. Ch. Muhammad Anwar Samma to move his amendment please.

Chaudhri Muhamuad Ahwar Samma. Sir, I move the amendment.

That in Clause 24 of the Bill for the words and comma "as far as possible, within four months of" occuring

in line 2, the words and comma "as soon as possible, after" be substituted.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

That in Clause 24 of the Bill, for the words and comma "as for as possible, within four month of" occurring in line 2, the words and comma "as soon as possible, after" be substituted.

Minister for Law. I agree Sir.

Mr. Speaker. The question is :

That in Clause 24 of the Bill, for the words and comma "as far as possible, within four month of" occurring in line 2, the words and comma "as soon as possible, after" be substituted.

(The motion was carried):

Mr. Speaker. The question is :

That Clause 24, as amended, stand part of the Bill.

(The motion was carried).

Mr. Speaker. The House is adjourned till Monday, the 3rd of December, 1973 at 3.00 p.m.

(اسمبلی کا اجلاس 3 دسمبر 1973 بروز سوموار 3 بجے بعد دوپہر تک ملتوی ہوگیا) ۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا چھٹا اجلاس

سوموار۔ 3 دسمبر 1973ء

(دوشنبہ 8، ذیقعد 1393ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں تین بجے بعد دوپہر منعقد ہوا۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِمْ بِآيَةٍ قَالُوا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ۚ قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ مِن رَّبِّي ۚ هَٰذَا بَصَائِرُ مِن رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ وَاذْكُر رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُونَهُ وَلَهُ يَسْجُدُونَ ۝

پ ۹ س ۷ رکوع ۱۴ آیات ۲۰۳ تا ۲۰۶

اور جب تم انکے پاس (کچھ دنوں تک) کوئی آیت نہیں لاتے تو کہتے ہیں کہ تم نے (اپنی طرف سے) کیوں نہیں نکالی کہہ دو کہ میں تو اسی حکم کی پیروی کرتا ہوں جو میرے پروردگار کی طرف سے میرے پاس آتا ہے یہ (قرآن) تمہارے پروردگار کی جانب سے دانش و بصیرت اور ایمان والوں کے لئے ہدایت و رحمت ہے اور جب قرآن پڑھا جائے تو پوری توجہ سے سنا کرو اور بالکل خاموش رہا کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے

اور اپنے پروردگار کو دل ہی دل میں عاجزی اور خوف سے اور پست و دبی آواز سے صبح و شام یاد کرتے رہا کرو اور دیکھو غافل نہ ہو جانا۔ جو لوگ تمہارے پروردگار کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت سے روگردانی و غرور نہیں کرتے اور اس پاک ذات کو یاد کرتے اور اسی کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

قلیل المہلت سوال اور اس کا جواب

سڑکوں اور پلوں کے معائنہ کے لیے ریٹائرڈ سول انجینئرز پر مشتمل خود مختار کمیٹی کی تشکیل

***4518 - بیگم ریحانہ سرور** - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ—

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت سڑکوں اور پلوں کے معائنہ کے لیے محکمہ مواصلات سے بالا بالا ریٹائرڈ مستند سول انجینئروں پر مشتمل ایک خود مختار کمیٹی تشکیل دینے کا ارادہ رکھتی ہے -

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ محولہ بالا کمیٹی میں ایک عوامی نمائندے کو بھی شامل کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے -

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ حکومت مجوزہ کمیٹی کو مندرجہ ذیل استحقاقات عطا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے :-

(اول) استعمال کیے جانے والے سامان کی تصریحات کا بغیر اعلان کیے معائنہ -

(دوم) آیا معاہدے میں مندرج قواعد و ضوابط کے مطابق کام مکمل کیا گیا ہے -

(سوم) آیا کام کی رفتار دستخط شدہ گوشوارہ کے مطابق ہے -

(چہارم) معاہدے کی استعداد کا فنی اور مالی اعتبار سے جائزہ لینا -

(د) اگر جزو (الف) تا (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ کمیٹی کی طرف سے پیش کردہ رپورٹ کی جانچ پڑتال کا طریق کار کیا ہوگا -

(ہ) اگر محکمہ (الف) (ب) اور (ج) میں مندرج تجاویز سے اتفاق رائے نہ رکھتا ہو تو اس صورت میں محکمہ اس امر کی جانچ پڑتال کرنے کے لیے کیا طریق کار تجویز کرنے کا ارادہ رکھتا

ہے تاکہ اس امر کا تیقن کیا جا سکے کہ سڑکوں اور پلوں کی تعمیر صحیح تصریحات کے مطابق کی گئی ہے ۔ نیز تعمیراتی کاموں میں ہونے والی اس تاخیر اور ان نقصانات کا ازالہ کیا جا سکے جس سے عوام الناس کو پریشانی ہوتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں محمد افضل وٹو) ۔ (الف) جی نہیں ۔ لیکن یہ کمیٹی کن ارکان پر مشتمل ہوگی اس کا ابھی تک فیصلہ نہیں کیا گیا ۔ یہ امر حکومت کے زیر غور ہے ۔ تاہم ایک کمیٹی جو چیف انجینئر بلڈنگ ، چیف انجینئر ہائی وے اور چیف کنزرویٹو جنگلات پر مشتمل ہے ۔ پہلے ہی سے موجود ہے ۔ اور سڑکوں اور پبلک بلڈنگز کی مناسب دیکھ بھال کا جائزہ لیتی ہے ۔ حال ہی میں ایک اور کمیٹی صوبائی سطح پر تشکیل کی گئی ہے ۔ جو کہ سیکرٹری مواصلات ، تعمیرات ، چیف انجینئر بلڈنگ ، چیف انجینئر ہائی وے ۔ چیف کنسلٹنگ آرکیٹیکٹ اور دو ٹھیکیداران کے نمائندوں پر مشتمل ہے ۔ جو ہر کام کی رفتار اور تسلیم کا جائیزہ لے گی ۔ علاوہ ازیں سول ڈویژنوں کی سطح پر بھی کمیٹیاں تشکیل کی جا رہی ہیں جن کے ارکان مواصلات اور بلڈنگز کے سپرنٹنڈنگ انجینئرز ۔ اسسٹنٹ آرکیٹیکٹ ۔ ٹھیکیداران کے دو نمائندوں کے علاوہ صوبائی اسمبلی کا ایک ایک نمائندہ ہر ڈویژن سے کمیٹی کا ممبر بنایا جائیگا ۔

اس میں اگر بیگم صاحبہ بھی لاہور ڈویژن کی نمائندگی کرنے کی تکلیف کریں تو ہم ان کا نام بھی اس میں رکھنے کے لیے تیار ہیں ۔ اور اس طرح سے وہ کمیٹی جو ڈویژنل سطح پر بنائی جائے گی اور وہ کمیٹی جو صوبائی سطح پر تشکیل دی گئی ہے تو یہ کمیٹیاں بھی اسی قسم کے فرائض سرانجام دیں گی ۔ لیکن جو رقوم جن منصوبوں کے لیے وقف کی گئی ہیں وہ منصوبے وقت پر شروع کیے جائیں اور ان کے ٹھیکے دینے کے بعد ان کی تعمیر کا کام بھی وقت پر مکمل کیا جائے ۔ اس میں کسی طرح کی بے ایمانی یا کسی چیز میں یا مٹیریل ٹھیک طور پر استعمال نہ کرنا وغیرہ وغیرہ جتنے بھی متعلقہ امور ہیں ان کا جائزہ وہ کمیٹی لے گی ۔ اور ان ڈویژنل سطح کی کمیٹی کا اور پراونشل سطح کی کمیٹی کا ہر مہینے میں ایک اجلاس لازمی ہوگا ، خاص طور پر جو

صوبائی سطح پر کمیٹی بنائی گئی ہے یہ ہر مہینے کے پہلے اتوار کو ساڑھے نو بجے سیکرٹری مواصلات کے دفتر میں اپنی میٹنگ کیا کرے گی تو اس طرح سے ہمیں یقین ہے انشاءاللہ کہ بیگم صاحبہ کے سوال کے جز (الف) میں کمیٹی اور اس کے مقاصد جو ہیں ان کی تکمیل ہو جائے گی ۔

(ب) جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے ۔

(ج) (اول)

(دوم) مجوزہ کمیٹی کے دائرہ کار کا تعین ابھی طے ہونا باقی

(سوم) ہے ۔ لیکن جیسا کہ میں نے بیان کر دیا ہے ۔ انہیں

(چہارم) لائنوں پر اس کا دائرہ کار تجویز کر دیا گیا ہے ۔

(د) مجوزہ کمیٹی متعلقہ وزیر اور وزیر اعلیٰ کو رپورٹ بھیجے گی ۔

(ہ) ان کمیٹی کی موجودگی میں کسی اور متبادل انتظام کی ضرورت نہیں ہے ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ جناب والا ۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ مجھے اس بات کی دلی خوشی ہے کہ حکومت نے میرا یہ مشورہ مبری یہ تجویز قبول فرمائی جس سے عوام کو فائدہ پہنچے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ بیگم صاحبہ سوال میں تجویز نہیں ہوتی ۔ اگر سوال میں تجویز ہو جائے ۔ It becomes out of order

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ جناب والا ۔ انہوں نے میرا یہ سوال منظور کر لیا ہے کہ حکومت کمیٹی بنا رہی ہے ۔ اور اس سلسلے میں جناب وزیر اعلیٰ غلام مصطفیٰ کھر صاحب کا بیان آ چکا ہے ۔ تو کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ یہ کمیٹی جو تشکیل دی جا رہی ہے یہ کب تک مکمل کر لی جائے گی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ۔ جہاں تک انیشل ممبران اور انسوشی ایشن کے ممبران کا تعلق ہے اور ان کے نام تجویز کر دیئے گئے ہیں اور کمیٹی تشکیل کر دی گئی ہے ۔ صرف ہر ڈویژن سے ان ایم۔پی۔اے

حضرات کے نام درکار ہیں جو مناسب وقت دے سکیں ۔ جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے کہ لاہور کی نمائندگی تو میں اس وقت declare کرنے کے لیے تیار ہوں اگر بیگم ریحانہ سرور صاحبہ اس میں اپنا نام دینا چاہیں تو وہ بھی ہم ابھی declare کر دیں گے اور وہ مکمل ہو جائے گی ۔ (نعرہ ہائے تحسین) ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ جناب والا ۔ آپ کے جواب (الف) اور (ہ) میں کچھ contradiction پائی جاتی ہے کیونکہ جزو (الف) میں آپ نے یہ جواب دیا ہے "جی ہاں" ۔ کمیٹی بنائی جا رہی ہے اور (ہ) میں یہ کہا ہے "ان کمیٹیوں کی موجودگی میں کسی اور متبادل انتظام کی ضرورت نہیں ہے"۔ یعنی کمیٹیاں پہلے ہی موجود ہیں اور نئی کمیٹی بنانے کی ضرورت ہے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ۔ یہ واضح ہے کہ کمیٹی بنائی جا رہی ہے یعنی جب وہ بن جائے گی اور جو میں نے اب بتلا دی ہیں کہ ان کے بننے کے بعد اور کسی مزید کمیٹی کی ضرورت نہیں ہے ۔

حافظ علی اسداللہ ۔ جناب والا ۔ مسٹر محمد افضل ولو نے یہ کہا ہے کہ کمیٹی میں ان ایم۔پی۔اے حضرات کو لیا جائے گا جو وقت دے سکیں ۔ میرا خیال ہے کہ تمام ایم۔پی۔اے صاحبان اس کام کے لیے ہیں کہ وہ قومی اور تعمیراتی کام میں حصہ لیں ۔ تو اس طرح انہوں نے یہ کہہ کر اس ایوان کی اور اسمبلی کے ممبران کی تذلیل کی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔

حافظ علی اسداللہ ۔ کیا یہ معیار تو نہیں کہ جو لوگ یا جو ممبران خوشامد کریں ان کو کمیٹی میں رکھا جائے گا اور جو ممبران خوشامد نہ کریں ان کو نظر انداز کیا جائے گا ؟

مسٹر سپیکر ۔ کوئی ایسی بات نہیں ہے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ۔ حافظ علی اسداللہ صاحب کو کمیٹی میں رکھ لیتے ہیں ۔

آوازیں - بہاولپور ڈویژن سے حافظ علی اسداللہ صاحب کو کمیٹی میں رکھ لیں۔

حافظ علی اسداللہ - میں بہاولپور ڈویژن کی طرف سے ان کے کہنے پر رہنا ہی نہیں چاہتا۔

میاں خورشید انور - پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر۔ جس طرح سابقہ روز اجلاس کے دوران یہاں یقین دلایا گیا تھا کہ پریس کے ساتھ کوئی فیصلہ کیا جائے گا۔ ابھی پتا چلا ہے کہ پریس نے آج پھر واک آؤٹ کیا ہے اور اسمبلی کی کارروائی کا انہوں نے باقاعدہ طور پر بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ اس لیے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ مہربانی فرما کر سب سے پہلے اس اہم مسئلہ کا فیصلہ کریں اور اس کے بعد کارروائی جاری رکھیں۔

وزیر قانون - جناب سپیکر۔ مغرب کی نماز کے لیے انٹرول ہوتا ہے تو اس میں یہ فیصلہ کر لیتے ہیں۔

سید تابش الوری - جناب سپیکر۔ صورت حال یہ ہے کہ جیسا کہ خالد کاشمیری صاحب سیکرٹری پریس گیلری نے بھی اطلاع دی ہے ۔ ۔ ۔ ۔

حافظ علی اسداللہ - جناب والا۔ وٹو صاحب مجھے دھمکیاں دے رہے ہیں کہ باہر نکلو I will see you.

مسٹر سپیکر - پیار کی باتوں کا غصہ نہیں کیا کرتے۔ ان کا منہ تو میری طرف ہے آپ تک ان کی آواز کیسے پہنچ گئی۔

حافظ علی اسداللہ - جناب والا۔ میں ان کے سابقہ ریکارڈ کی روشنی میں کہہ رہا ہوں کہ وٹو صاحب دھمکیاں دینے کے عادی ہو چکے ہیں۔

مسٹر سپیکر - سید تابش الوری۔

سید تابش الوری - جناب والا۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے اور جناب خالد کاشمیری سیکرٹری پریس گیلری نے بھی اطلاع دی ہے کہ ان کا فیصلہ مشروط تھا اور انہوں نے جو کارروائی میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا تھا وہ مشروط طور پر تھا تو میں سمجھتا ہوں کہ آج چونکہ پوری پریس گیلری پھر موجود نہیں ہے۔ اس لیے مناسب ہوگا کہ جناب سینئر منسٹر یا جناب ممتاز احمد

کاہلون صاحب اس سلسلے میں ان کے ساتھ بات چیت کر لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کاہلوں صاحب نے کہہ دیا ہے کہ آدھا پون گھنٹے میں جب ابھی نماز کا وقفہ ہوتا ہے اور فاضل ممبر بھی آ گئے ہیں تو ان سے بات چیت کر لیتے ہیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اگر میاں خورشید انور اور سید تابش الوری صاحب اپنا وقت دیتے ہیں تو ساتھ جناب محمد افضل وٹو صاحب بھی ہو جاتے ہیں اور ابھی لابی میں باہر بات چیت کر لیں تاکہ ہم سوالات کے جوابات دے دیں ۔ سینئر منسٹر صاحب ان کے ساتھ جاتے ہیں ۔ اور ساتھ ہمارے سیکرٹری صاحب چلے جاتے ہیں اور مرزا طاہر بیگ صاحب بھی چلے جاتے ہیں تاکہ ان کی بات بھی سن لیں ۔

Mr. Speaker. Deputy Speaker, may also accompany them.

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

بارڈر ایریا سے اندرون ملک اجناس لانے کی پابندی اٹھانا

***2837**—**سردار محمد عاشق** — کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ—

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ 1948ء تا 1972ء آج تک صوبہ پنجاب کی سرحدوں سے ہندوستان میں کسی خوردنی اجناس کی سمگلنگ نہیں کی گئی اور اگر کسی اجناس کی سمگلنگ ہوئی ہے تو 1948ء تا 1972ء آج تک کتنے ایسے کیس پکڑے گئے ہیں ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت نے سرحدی علاقہ جات سے اندرون ملک زمینداروں کو ان کی اجناس ٹرکوں اور ٹرالیوں کے ذریعہ منڈیوں میں لانے کی ممانعت کی ہوئی ہے ۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت کی ایسی پالیسی کی وجہ سے بارڈر کے دیہات کے زمینداروں کو ان کی اجناس کافی کم داموں فروخت کرنی پڑتی ہے ، کیونکہ ہر ایک زمیندار حکومت سے اجازت نہیں حاصل کر سکتا اور اسی وجہ سے مقامی

دکاندار اور آڑھتی کافی فائدہ اٹھاتے ہیں۔

(د) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت بارڈر ایریا سے اندرون ملک اجناس لانے کی پابندی اٹھانے پر تیار ہے تاکہ غریب زمیندار اپنی اجناس منڈیوں تک پہنچا کر صحیح قیمت وصول کر سکیں۔

(ہ) اگر جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو ایسا کب ہوگا اور اگر جواب نفی میں ہے تو بارڈر ایریا کے غریب اور چھوٹے چھوٹے زمینداران کے ساتھ ناانصافی کیوں کی جا رہی ہے؟

وزیر قانون (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں)۔ (الف) 1948ء تا حال پنجاب اور سابقہ بہاولپور ریاست کی سرحدوں سے ہندوستان میں خوردنی اجناس کی سمگلنگ کے کل پینتالیس (45) کیس ہوئے۔

(ب) مغربی پاکستان اجناس خوردنی سرحدی علاقے (کنٹرول) آرڈر مجریہ 1958ء (West Pakistan Food Stuffs Border Areas (Control Order, 1958) کے تحت پابندیاں نافذ ہیں اور متعلقہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے جاریکردہ اجازت نامہ کے تحت نقل و حرکت ہو سکتی ہے۔

(ج) چونکہ نقل و حرکت کی اجازت مل سکتی ہے اس لیے تاجروں آڑھتیوں کا ناجائز فائدہ اٹھانے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

(د۔ ہ) مغربی پاکستان اجناس خوردنی سرحدی علاقے (کنٹرول) آرڈر مجریہ 1958ء (West Pakistan Food Stuffs Border Areas (Control Order, 1958) کی دفعات سرحدی علاقے کے زمینداروں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کافی ہیں۔ اس لیے اس آرڈر میں ترمیم کی ضرورت نہیں ہے۔ ان علاقوں کے زمینداروں کے ساتھ کوئی ناانصافی نہیں ہو رہی ہے یہ اقدام سمگلنگ روکنے کے لیے کئے گئے ہیں۔

سردار محمد عاشق - جناب والا - میرا اصل سوال یہ تھا کہ بارڈر کے علاقوں میں زمینداروں کو اجناس خوردنی اندرون شہر منڈیوں میں ٹرکوں کاروں اور ٹرالیوں پر لانے کی اجازت نہیں ہے - اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ اس سے سمگلنگ کا امکان ہے - جناب والا - اندرون شہر اجناس خوردنی لانے کے لیے کس طرح سمگلنگ کا امکان ہو سکتا ہے ؟

مسٹر سپیکر - اس کا جواب آپ کے پاس موجود ہے -

سردار محمد عاشق - جناب والا - انہوں نے فرمایا ہے کہ "پنجاب اور سابقہ بہاولپور ریاست کی سرحدوں سے ہندوستان میں خوردنی اجناس کی سمگلنگ کے کل پنتالیس 45 کیس درج ہوئے - تو کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ سابقہ ریاست بہاولپور اور پنجاب کے باقی اضلاع میں سے علیحدہ علیحدہ کتنے مقدمات درج ہوئے ؟

وزیر قانون - اس کے لیے علیحدہ سوال کی ضرورت ہے - اگر سوال کی بجائے صرف انفارمیشن چاہیے تو میں محکمہ سے معلوم کرکے ایک دو دن میں آپ کو بتا دوں گا -

سید ناظم حسین شاہ - جناب والا - ابھی ابھی وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ یہ اقدام سمگلنگ کو روکنے کے لیے کیے گئے ہیں - مگر جناب والا - بارڈر علاقہ بھی پاکستان کی حدود میں شامل ہے اور وہاں سے اجناس منڈیوں میں لانے کے لیے سمگلنگ کا امکان نہیں ہو سکتا -

Mr. Speaker. I cannot permit discussion of the policy of the government during question hour.

آپ نے کچھ ان سے بات پوچھنی ہے کہ اس طرح ہوتا ہے یا اس طرح نہیں ہوتا تو ٹھیک ہے -

سید ناظم حسین شاہ - جو تکلیف زمینداروں کو ہوتی ہے ان کی تکلیف کو دور کرنے کے لیے حکومت کوئی ارادہ رکھتی ہے یا ایسے آرڈر جاری فرمائیں کہ ان کو نقصان نہ پہنچے -

وزیر قانون - میں دعوت دیتا ہوں کہ اگر کوئی ایسی تجاویز ہیں جن

سے ان لوگوں کو مزید سہولتیں مل سکتی ہوں تو آپ میرے چیمبر میں آئیں اور میں محکمہ متعلقہ کے افسران کو بھی بلا لوں گا کہ کوئی بھی ایسی تکلیف جس سے نقصان ہوتا ہو اور سمگلنگ کی روک تھام میں کوئی رکاوٹ نہ پیدا ہوتی ہو بیٹھ کر طے کر لیں گے ۔

محکمہ خوراک پنجاب میں سابقہ فوجیوں کی تعداد

***3174-چوھدری امان اللہ لک** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) محکمہ خوراک پنجاب میں کتنے سابقہ فوجیوں کو ملازم رکھا گیا ۔

(ب) متذکرہ بالا ملازمین میں سے کتنوں کو نظامت خوراک اور فوڈ ریجن میں علیحدہ علیحدہ سینیارٹی متعین کرتے وقت فوجی خدمات کا فائدہ دیا گیا اور کتنے ملازمین کے کیس ابھی تک معرض التوا میں پڑے ہوئے ہیں ۔

ج) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ لاھور ریجن کے نائب ناظم خوراک نے ان کیسوں کو آخری شکل دینے کے لئے اگست 1971 میں ایک خاص شعبہ قائم کیا تھا ، اگر ایسا ہے تو اس شعبہ میں کتنے کیسوں کو آخری شکل دی گئی اگر جواب نفی ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر قانون (چوھدری ممتاز احمد کاھلوں) ۔ (الف) محکمہ خوارک نے ترپن (53) سابقہ فوجیوں کو ملازم رکھا ۔

(ب) مذکورہ بالا ملازمین میں سے صرف دو کی فوجی خدمات کے صلے میں سینیارٹی متعین کی گئی ہے تو ملازمین کا کیس مسترد ہو چکا ہے اور باقی (42) کے کیس زیر غور ہیں ۔

(ج) جی ھاں ۔ یہ حقیقت ہے کہ اگست 1971 میں ڈپٹی ڈائریکٹر خوراک لاہور ریجن کے دفتر کے تین افراد پر مشتمل شعبہ قائم

کیا گیا تھا ۔ اس شعبہ کے ممبران کو یہ کام ان کی اپنی روزمرہ ڈیوٹی کے علاوہ سپرد کیا گیا تھا ۔ کام کی نوعیت بہت محنت طلب اور پیچیدہ ہے ۔ اس سلسلہ میں 1944 کا ریکارڈ مطلوب ہے ۔ جبکہ لاہور ریجن کا دفتر اکتوبر 1955 میں معرض وجود میں آیا اور اس پر مزید مشکل یہ ہے کہ دفتر کا تمام ریکارڈ مئی 1958 میں آگ لگ جانے کی وجہ سے تلف ہو گیا تھا ۔ متعلقہ ریکارڈ کا بیشتر حصہ مہیا کر لیا گیا ہے ۔ باقی ماندہ کے لئے کوشش جاری ہے ۔ جونہی متعلقہ ریکارڈ مکمل طور پر مہیا کیا گیا ۔ تمام کیسوں کا فوری تصفیہ کر دیا جائیگا ۔

رکشہ اور ٹیکسی ڈرائیوروں کے خلاف کارروائی

***3549 ۔ چوھدری علی بہادر خان** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا حکومت اس امر سے آگاہ ہے کہ لاھور میں رکشہ اور ٹیکسی ڈرائیور تھوڑے سفر والے مسافروں کو اٹھانے سے انکار کر دیتے ہیں ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت عوام کی سہولت کے لیے ان انکار کرنے والے ڈرائیوروں کے خلاف مناسب اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو ان اقدام کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے ؟

وزیر قانون (چوھدری ممتاز احمد کاھلوں) ۔ (الف) جی ھاں ۔ ایسی شکایت سننے میں آئی ہیں ۔

(ب) اس ضمن میں ایس ۔ ایس ۔ پی لاہور نے ایک ٹیم جس میں دو سب انسپکٹر اور ماتحت عملہ ہے بغیر یونیفارم مختلف جہگوں پر مامور کیا ھوا ہے ۔ یہ عملہ ان رکشہ و ٹیکسی ڈرائیوروں

کا چالان کرتا ہے جو کہ کم فاصلہ کے مسافروں کو لیجانے سے انکار کرتے ہیں مذکورہ بالا عملہ کے افراد خود بھی اپنے آپ کو مسافر ظاہر کر کے ڈرائیوروں کو چیک کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں 231 ٹیکسی اور 375 رکشہ ڈرائیوروں کے مورخہ 1-1-1973 تا 19-5-1973 تک چالان کئے گئے۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی - کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ جو عملہ ٹیکسی اور رکشہ ڈرائیوروں کی چیکنگ کیلئے متعین کیا گیا ہے۔ آپ نے اس عملے کی آمدنی کا ذریعہ بنا دیا اور اس سے شہریوں کی تکالیف دور نہیں ہو سکیں ؟

Mr. Speaker : I do not allow this question.

یہ اسکا ضمنی سوال نہیں بنتا۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی - ضمنی سوال کیسے نہیں بنتا۔

مسٹر سپیکر - آپ ضمنی سوال رکشہ اور ٹیکسی ڈرائیوروں کے متعلق کریں - لیکن آپ پولیس آفیسرز کے متعلق ضمنی سوال کر رہے کہ انکے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی - اور اس عملہ کی آمدنی کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے -

مسٹر جاوید حکیم قریشی - کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ رکشہ اور ٹیکسیوں کی اکثریت پولیس آفیسرز کی ملکیت ہیں - اسلئے پولیس کی ملی بھگت کیوجہ سے کوئی کارروائی نہیں ہوتی جس سے شہریوں کی تکالیف دور ہو سکیں -

Mr. Speaker. It is an independent question

مسٹر جاوید حکیم قریشی - جناب والا - جو کڑوا سوال ہوتا ہے اسے آپ ضمنی سوال قرار نہیں دیتے -

مسٹر سپیکر - سوال تو کڑوا نہیں ہے -

مسٹر جاوید حکیم قریشی - جناب والا - میں آپکی توجہ مبذول کراتا ہوں کہ بیشتر ممبران اسمبلی جنکے پاس سواری نہیں ہے یا سرکاری گاڑیاں

نہیں ہیں لیکن ان مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔ اسکے کیلئے ارکان اسمبلی دے سکتے ہیں ۔

چوہدری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائینگے جیسا کہ جواب میں بتایا گیا ہے ۔ اس عملہ میں دو انسپکٹر پورے لاہور کی چیکنگ کے لئے مامور ہیں ۔ کیا یہ کافی ہیں یا مزید رکھنے کی کارروائی کرینگے ؟

وزیر قانون ۔ جو عملہ لگا ہوا ہے یہ سفید کپڑوں میں ملبوس انکی چیکنگ کرتا ہے ۔ اس کے علاوہ ٹریفک پولیس کا عملہ ہے ۔ جیسا کہ محترم ممبر نے نشاندھی کی ہے اور محسوس کیا ہے ۔ ہمارے وزیر ٹرانسپورٹ نے خاص طور پر ہدایات جاری کی ہیں کہ جو اس قسم کی کارروائی کریگا اس کے روٹ پرمٹ منسوخ کر دیئے جائینگے ۔ یہ نئے احکامات جو جاری ہوئے ہیں انکو دیکھیں کہ ان کا کیا نتیجہ نکلتا ہے ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ وزیر صاحب وزیر بننے کے بعد خود بھی رکشہ یا ٹیکسی میں بیٹھیں تو انکو اندازہ ہو کہ واقعی مشکلات ہوتی ہیں ۔

وزیر قانون ۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ میں اور جاوید حکیم قریشی صاحب اکٹھے کسی اڈے پر چلیں گے ۔ یہ ایک تجربہ بھی ہو جائیگا اور یہ بھی غلط فہمی نہ رہے گی ۔ ہمیں تو اگر سائیکل بھی چلانی پڑے تو اس میں ہمیں عار محسوس نہیں ہوتی ۔ ہم اسکے لئے بھی تیار ہیں ۔ اگر آپکی وزیر بننے کی خواہش ہے تو میں دعا کرتا ہوں کہ آپ بھی وزیر بنیں ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ نہیں معاف کیجئے ۔

چوہدری غلام حسین شاہ ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ کیا یہ موجودہ انتظامات ناکافی نہیں ہیں یا اسلئے مزید انتظامات کیئے جائیں تاکہ یہ برائی ختم ہو سکے ؟

وزیر قانون - اسکو دیکھ لیں گے - جاوید حکیم قریشی صاحب اور میں اکٹھے بیٹھ جائینگے اور کوئی وقت مقرر کرلینگے کہ روزانہ اسمبلی سے پہلے ایک چکر لگا لیا کریں -

سید ناظم حسین شاہ - اسکا مطلب یہ ہوا کہ پنجاب کا محاورہ ہے "جیڑا بولے اوھی کنڈا کھولے" اگر آپ دونوں اکٹھے گئے تو ممکن ہے ڈرائیور ایک کو بٹھا لے گا اور دوسرے کو انکار کر دیگا -

---

صوبہ میں محکمہ پولیس کے ملازمین کی تعداد

***3623 - میر بلخ شیر مزاری** - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ پولیس کے سب انسپکٹروں - اسسٹنٹ سب انسپکٹروں اور ہیڈ کانسٹیبلوں کی کل کتنی تعداد ہے -

(ب) مذکورہ بالا ملازمین میں کتنے ضلع ڈیرہ غازی خان سے تعلق رکھتے ہیں -

وزیر قانون (چوھدری ممتاز احمد کاھلوں) -

	عہدہ	تعداد ملازمین
(الف) کل	سب انسپکٹر	1201
	اسسٹنٹ سب انسپکٹر	1993
	ہیڈ کنسٹیبل	3651
(ب) ضلع ڈیرہ غازی خان سے متعلق	سب انسپکٹر	38
	اسسٹنٹ سب انسپکٹر	52
	ہیڈ کنسٹیبل	52

Mir. Balakh Sher Mazari. Will the Minister concerned please ascertain whether these officers are genuine residents of D. G. Khan district or they are there because of their relatives being postep over there.

وزیر قانون - یہ معلوم کر لیں گے -

سید ناظم حسین شاہ - میر بلخ شیر مزاری صاحب نے فرمایا ہے

کہ واقع یہ سارے ڈیرہ غازی خان کے افسران وہاں متعین کئے گئے ہیں ۔ یہ وہاں کے رہنے والے ہیں ۔ اس لئے انکی تعیناتی وہاں نہیں ہو سکتی ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کہاں لکھا ہوا ہے کہ وہاں کا ملازم وہاں نہیں رہ سکتا ۔ سوال یہ پوچھا گیا ہے کہ کتنے افسران ڈیرہ غازی سے تعلق رکھتے ہیں ؟

Mir. Balakh Sher Mazari. Will the Minister please think it proper to select more people from D. G. Khan because there are less personnel in the Police force from that District ?

وزیر قانون ۔ یہ نسبت کوئی ایسی بری نہیں ہے ۔ کل 19 اضلاع ہیں اور ضلع ڈیرہ غازی خان کی آبادی بھی دیکھیں ۔ بہر حال تفاصیل اگر مہیا کی جائیں تو انکا مطالعہ ہو سکتا ہے ۔

کنور محمد یاسین خان ۔ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ سب انسپکٹران کی تعداد 1201 ہے اسسٹنٹ سب انسپکٹر کی تعداد 1993 ہے اور ہیڈ کنسٹیبلز کی تعداد 3651 ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تعداد بہت کم ہے ۔ سارہ کام تو کنسٹیبل کرتے ہیں ۔ تو کیا انکی تعداد بڑھائی جائیگی ؟

مسٹر سپیکر ۔ کنسٹیبل کا تو اس میں ذکر ہی نہیں ۔ اس لئے یہ کوئی ضمنی سوال نہیں بنتا ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ ویسے یہ درست ہے کہ پولیس کی تعداد بہت تھوڑی ہے تو یہ بھی بڑھائی جا سکتی ہے ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ جس طرح ضلع ڈیرہ غازی خان کے لوگوں کی ایک مخصوص تعداد پولیس میں ہے ۔ کیا اسی طرح باقی اضلاع کے لوگوں کا بھی تناسب رکھا گیا ہے ؟

وزیر قانون ۔ آپ اپنے ضلع کا خیال رکھیں ۔ اپنے ضلع کے مفادات کا خیال آپ نے ہی رکھنا ہے ۔ یہ میں نے تو نہیں رکھنا ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ کیا وزیر موصوف کے علم میں یہ بات ہے کہ

ضلع ڈیرہ غازیخان میں جو عملہ بھیجا جاتا ہے وہ ملازم ہوتے ہیں جنہیں سزا کے طور پر وہاں بھیجا جاتا مقصود ہو ؟

وزیر قانون - ایسی تو کوئی بات نہیں ہے -

بی ایم - پوسٹ کی مرمت

*3638 - میر بلخ شیر مزاری - کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ بی - ایم پوسٹ باڑہ - دلبر شیخ والا - تحصیل راجن پور ضلع ڈیرہ غازی خان کو پچھلے پانچ سالوں میں کتنی دفعہ مرمت کیا گیا اور ہر پوسٹ پر کیا خرچ آیا -

وزیر قانون (چوہدری ممتاز احمد کھلوٹ) - (الف) - بی - ایم - بی پوسٹ دلبر کی مرمت دو دفعہ کی گئی اور بی ایم بی پوسٹ شیخ والا کی مرمت تین دفعہ عمل میں لائی گئی - جبکہ بی ایم بی پوسٹ باڑہ کو پانچ بار مرمت کیا گیا -

(ب) بی ایم پوسٹ دلبر کی مرمت پر مبلغ 1300 روپے خرچ ہوئے ہیں اور بی ایم بی پوسٹ شیخ والا کی تین دفعہ کی مرمت پر مبلغ 2700 روپے خرچ ہوئے - جبکہ پوسٹ باڑہ کی پانچ دفعہ کی مرمت کے لئے مبلغ 2100 روپے خرچ آئے ہیں تفصیل خرچ مندرجہ ذیل ہے -

سال	نام بی ایم بی پوسٹ		اخراجات مرمت
1968-69	دلبر	500	1,300 روپے
1971-72	دلبر	800	
1968-68	شیخ والا	1200	2,700 روپے
1970-71	شیخ والا	1000	
1972-73	شیخ والا	500	
1968-69	باڑ	800	2,100 روپے
1969-70	باڑہ	300	
1970-71	باڑہ	200	
1971-72	باڑہ	400	
1972-73	باڑہ	400	

Mr. Balakh Sher Mazari : Will the Minister please ascertain whether the posts, namely, Dilbar, Shaikhwala and Bara are in a very bad condition ?

وزیر قانون - اخراجات سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اچھی طرح سے مرمت ہو رہی ہے - لیکن اگر فاضل ممبر کے علم میں کوئی بات ہو تو پھر وہاں آدمی بھیج کر اطلاعات فراہم کی جا سکتی ہے -

Mr. Balakh Sher Mazari. Will the Minister please inform the House as to when these posts were last inspected by the Political Agent ?

وزیر قانون - یہ تو معلوم کر کے ہی جواب دیا جا سکتا ہے -

ضلع ڈیرہ غازی خان کے کوآپریٹو بنکوں کا قابل وصولہ قرضہ

***3643 - میر بلخ شیر مزاری** - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ضلع ڈیرہ غازی خان کے کوآپریٹو بنکوں کا کس قدر قرضہ قابل وصول ہے اور بھاری مقروضوں کے نام کیا ہیں - ان کو یہ قرضہ کب جاری کیا گیا تھا اور اس کی وصولی کے لئے حکومت کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) - سوروپیہ 1972-12-1 کو قابل وصول قرضہ 45,04,476.000 روپے

تعاونی قرضے

نام تعاونی مقروضان	کب قرضہ جاری کیا گیا	وصولی کے اقدام
فیرس انڈسٹریز کارپوریشن لاہور	19-10-1967	کوآپریٹو سوسائٹیز (دی بے منٹ آف لونز) آرڈیننس 1966 کے تحت کارروائی کی گئی - ایک رٹ پٹیشن میں عدالت عالیہ نے حکم امتناعی جاری کر دیا ہے -

غازی پیٹرولیم سروس 29-6-1972 سمجھوتا ہوا اور پٹرول پمپ تحویل
ڈیرہ غازی خان میں لیا گیا وصولی کی جارہی ہے ۔

زرعی قرضے

1. ملک محمد حسین	17-5-1968	یہ قرضے درمیانی میعاد کے ہیں اور مناسب حد تک محفوظ ہیں ادائیگی میں نادھنگی کی صورت میں جب بھی ضرورت پیش آئی تو وصولی کے لئے مناسب کارروائی کی جائے گی ۔
2. محمد سرفراز خان	20-5-1969	
3. میاں اللہ بخش	7-6-1968	
4. ایس اللہ بخش شاہ	19-6-1969	
5. ایس عبدالرحمان خان	25-61969	

خاص زرعی قرضے

1. ایس محمد افضل خان	17-9-1968	
2. ایس محمد سرفراز	7-6-1970	
3. تاج محمد خان	16-4-1960	
4. ایس مظفور احمد	9-12-1971	
5. گل محمد خان	23-1-1970	
6. میر محمد خان	ایضاً	

Mir Balakh Sher Marzari. Will the Minister please look into the fact as to why some Firm from Lahore was given loan from the Cooperative Bank, D. G. Khan ?

وزیر تعلیم - جناب والا - گذارش ہے کہ ان تمام بنکوں کے اپنے بورڈ آف ڈائیریکٹر ہیں اور یہ فیصلے وہی کرتے ہیں کہ کہاں یہ قرضے دینے ہیں - البتہ اگر حکومت کے پاس کوئی ایسی اطلاع آئے کہ یہ کوآپریٹو سوسائیٹیز ایکٹ کے خلاف کام رہے ہیں تو انکے خلاف ضروری اقدام اٹھائے جاسکتے ہیں - اگر کوئی ایسی شکایت ہو کہ ان بنکوں نے کوآپریٹو سوسائیٹیز ایکٹ کے خلاف کام کیا ہے تو ہم اسکی تفتیش کرینگے -

---

کشتی کے قدیم فن کو فروغ دینا

***3662 - سردار محمد عاشق** - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا حکومت پنجاب نے 1970 کے بعد کشتی کے قدیم فن کو

فروغ دینے کے لئے کوئی نئے اقدامات کئے ہیں اور اگر ایسا ہے تو کیا۔

(ب) کیا دنیا بھر میں پنجاب کا نام بلند کرنے والے نامور پہلوانوں کو حکومت پنجاب کوئی امداد دیتی ہے اگر ایسا ہے تو کیا ؟

وزیر قانون (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) ۔ جی ہاں ڈائریکٹریٹ آف سپورٹس کو کھیلوں کی تربیت کیلئے رقم دی جاتی ہے ۔ اور پروگرام میں کشتی کے فن کو خاص اہمیت دی جاتی ہے ۔ انجمنوں کو مالی امداد دینے کے علاوہ تمام اضلاع میں تربیتی پروگراموں اور مقابلوں کے انعقاد کیلئے ایک ہم وقتی کوچ مقرر ہے ۔

گورنر گولڈ کپ اور ڈویژنوں کے درمیان مقابلے کشتی میں مہارت رکھنے والوں کی نشاندھی میں مدد دیتے ہیں ۔ 1972-73 کے مقابلے مری میں بڑے کامیاب ہوئے ۔ عوامی میلہ میں کشتی کے مقابلے کرائے گئے ۔ دیہاتوں ، یونین کونسلوں تھانوں کے حلقوں ، تحصیلوں ضلعوں اور کمشنریوں کے مابین مقابلے بہت کامیاب رہے ۔ آئیندہ ان کو جاری رکھا جائیگا ۔ کشتی کو ہر دلعزیز بنانے کے واسطے تمام اہم میلوں اور منڈیوں کے موقع پر کشتی کی ایک سکیم شروع کی گئی ہے ۔

(ب) جی ہاں ۔ حکومت پنجاب کی سفارش پر مرکزی حکومت کی طرف سے پہلوانوں کو مندرجہ ذیل تمغے دیئے گئے ۔

(1) جناب گاماں پہلون صاحب پریذیڈنٹ میڈل فار پرائیڈ آف پرفارمینس

(2) جناب بھولو پہلوان صاحب ایضاً

(3) جناب اسلم پہلوان صاحب ایضاً

(4) جناب بشیر پہلوان صاحب تمغہ امتیاز

(5) جناب اختر پہلوان صاحب پریذیڈنٹ میڈل فارپرائیڈ آف پرفارمیسن

(6) جناب فیض پہلوان صاحب ایضاً

علاوہ ہرآں بھولو برادران کو مبلغ ایک لاکھ روپیہ نقد اور سندھ میں زمین دی گئی ۔ اس وقت حکومت کے زیر غور تجاویز ہیں ۔ ان میں نامور پہلوانوں کو سنہری تمغہ حاصل کرنے پر شہری استقبالیہ دینے رقوم عطا کرنے ۔ بچوں کی تعلیم کیلئے سہولتیں بہم پہنچانے اور انہیں سرکاری تقریبات میں وی ۔ آئی پی کی حیثیت دینے کے ساتھ آنکی تصاویر تعلیمی اداروں اور اہم جگہوں میں آویزاں کرنے کی تجاویز بھی شامل ہیں ۔

حوالاتوں میں ملزمان کی خوراک کا خرچہ

***3671 - سردار محمد عاشق** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ تھانوں کی حوالات میں جو ملزمان رکھے جاتے ہیں ان کی خوراک کے لئے 25 پیسے یومیہ فی کس خرچہ مقرر ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ مقررہ رقم تقسیم ملک سے قبل کی مقرر شدہ ہے جس وقت گندم کا بھاؤ تقریباً دو یا تین روپے من ہوتا تھا ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت موجودہ مہنگائی کے دور میں اس نرخ کو بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر قانون (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) ۔ (الف) یہ درست ہے ۔

(ب) یہ درست ہے ۔

(ج) حکومت اس مسئلہ پر غور کر رہی ہے ۔ اور جلد ہی اس سلسلہ میں فیصلہ کیا جائے گا ۔ تاہم یہ فیصلہ صوبائی وسائل کو نگاہ میں رکھتے ہوئے ہوگا ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی - کیا وزیر موصوف یہ فرمائینگے کہ جو رقم حوالاتیوں پر خرچ کرنے کے لئے ملتی ہے وہ ان پر خرچ نہیں ہوتی ؟ جو لوگ حوالات میں موجود ہوتے ہیں ان کا کھانا اور ساتھ پولیس کا کھانا بھی ان کے لواحقین کو لانا پڑتا ہے - تو اس بارے میں کیا انتظام کیا جا رہا ہے کہ جو رقم حوالات میں موجود لوگوں کے کھانے کے لئے ملتی ہے اسے فی الواقع ان پر خرچ کیا جائے ؟

وزیر قانون - یہ 25 پیسے روزانہ فی الواقع بہت معمولی رقم ہے اور جب تک اس میں اضافہ نہ ہو اس وقت تک کوئی صحیح طریقہ اس سلسلے میں اختیار نہیں کیا جا سکتا - لیکن ہمیں کوئی ایسی شکایت موصول نہیں ہوئی کہ اس رقم کو خرد برد کیا جا رہا ہے - جہاں تک سوال کے دوسرے حصہ کا تعلق ہے کہ جو لوگ حوالات میں ہوتے ہیں ان کے گھر سے کھانا پک کر آتا ہے اور پولیس والوں کے لئے بھی آتا ہے - مسٹر جاوید حکیم قریشی کو اس سلسلہ میں کوئی تجربہ ہوگا کہ ان کے لواحقین تھانے والوں کو کھانا کھلاتے ہیں - میرے علم میں ایسی کوئی بات نہیں ہے -

سید قاسم حسین شاہ - جناب والا - ابھی ابھی وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ مسٹر جاوید حکیم قریشی کو کوئی تجربہ ہے - تو میں پوچھتا ہوں کہ مسٹر جاوید حکیم قریشی کتنی دفعہ حوالات میں رہ چکے ہیں ؟

(قہقہہ)

مجسٹریٹوں کی تقرری

***3783 - حاجی محمد سیف اللہ خان** - کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائینگے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ پبلک سروس کمیشن نے یک صد امیدواروں کی فہرست برائے تقرری بطور مجسٹریٹ سفارش کر کے بروئے چٹھی نمبری (R B. I.P.C.S EB) 75-PCD/46 IPA 17, 1973 حکومت کو بھجوائی تھی -

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ حکومت پنجاب نے ڈائریکٹر ہیلتھ سروسسز پنجاب کو بذریعہ چٹھی نمبری (SOLRII) -2-19/72 مورخہ 9 اپریل 1973ء ہدایت کی تھی کہ وہ جملہ یک صد امیدواران کے طبی معائنہ کا انتظام کریں اور نتیجہ سے 15 یوم کے اندر اطلاع دیں ۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ جملہ امیدواران کو ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز لاہور نے بذریعہ چٹھی نمبری 9067/6 مورخہ 21 اپریل 1973ء اطلاع دی تھی کہ وہ اپنا طبی معائنہ 5 مئی کو کرائیں ۔

(د) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز نے بذریعہ چٹھی نمبری 6264-76/6 مورخہ 25 اپریل 1973ء جملہ امیدواران کو اطلاع دی تھی کہ طبی معائنہ کے لئے مقررہ تاریخ کو ملتوی کر دیا گیا ہے اور انہیں آئندہ تاریخ کے بعد ہی اطلاع دی جائے گی ۔

(ہ) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ امیدواران کو طبی معائنہ کے لئے اس وقت طلب کیا جاتا ہے جب ان کی تقرری منظوری ہو جائے ۔

(و) اگر جزو (الف) تا (ہ) کا جواب اثبات میں ہے تو اس وقت تک معاملہ کو معرض التوا میں رکھنے کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر قانون (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) :- (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جی ہاں ۔

(د) جی ہاں ۔

(ہ) جی نہیں ۔ امیدواروں کا طبی معائنہ ان کی تقرری منظور ہونے سے پہلے کروایا جاتا ہے ۔

(و) پنجاب گورنمنٹ نے وکلاء مجسٹریٹ بھرتی کرنے کا ارادہ ترک کر دیا ہے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ کیا جناب وزیر موصوف فرمائیں گے کہ یہ ارادہ جب کیا گیا تھا تو اس کی کیا وجوہات تھیں ، اور ترک کرنے کا کیا سبب ہے ؟

وزیر قانون ۔ اس میں کچھ تو ہمیں ضرورت تھی ۔ مجسٹریٹ کی کمی تھی ۔ لیکن ہمارے نوٹس میں یہ بات لائی گئی کہ 1972ء کے batch میں سے بھی پچیس competitioners ہمارے پاس موجود تھے ۔ ان کو بلا لیا گیا ۔ اس کے بعد پندرہ امیدوار اور تھے جن کے متعلق ہم finalize کر رہے ہیں ۔ وہ بھی competitioners تھے ۔ اس کے بعد 1967ء کے batch میں سات سیکشن آفیسر تھے ۔ ان کے کیس پر غور کیا گیا اور انہیں بھی ای ۔ اے ۔ سی بنا دیا گیا ۔ اس کے بعد ہمارے پاس تیرہ نائب تحصیل دار تھے جن کو ترقی دے کر ای ۔ اے ۔ سی بنا دیا گیا ۔ یہ ساری فہرست ہمیں revise کرنی پڑی ۔ ہمارا خیال تھا کہ ہم ان کے ساتھ اپنا کام چلا لیں گے تو شاید اور ہمیں ضرورت نہ پڑے ۔ پھر یہ بھی گورنر صاحب نے فیصلہ کیا کہ ہمیں چاہیئے کہ مقابلے کے ذریعے لوگوں کو موقع دیں اور جو competitioners معیار کے مطابق اتریں ان کو ان سروسسز میں لیا جائے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ یہ واقعات جناب وزیر موصوف یا گورنر صاحب کے زیر غور نہ تھے جب یہ ارادہ شروع کیا گیا ۔ وکلا کے لاکھوں روپے صرف کیے گئے ، پبلک سروس کمشن کے ممبران کا وقت ضائع کیا گیا ۔ کیا اس وقت ان کی سوچ میں یہ بات نہ آئی تھی ، یا یہ بعد میں یہ انہیں کیسے خیال آیا ؟

وزیر قانون ۔ میرا خیال ہے کہ لاکھوں روپے کے اسراف والی بات اس میں کوئی نہیں ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ سارے ملا جلا کر ، جو وقت ضائع ہوا ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر - سردار صغیر احمد !

سردار امجد حمید خان دستی - ایک اور سپلمنٹری سر یہ ابھی ختم نہیں ہوا -

مسٹر سپیکر - سردار صاحب ! اتنا بڑا ضمنی سوال ہوتا ہے اور اس میں تقریر کا حصہ زیادہ ہو اور سوال کا کم ، تو میرا کام بہت مشکل ہو جائے گا - آج کا دن شاید کوئی اسی قسم کا ہے - اس میں تقریریں زیادہ ہیں اور سوال کم ہوتا ہے -

سردار امجد حمید خان دستی - ایک سو وکلا کا - - -

Mr. Speaker. I cannot permit speeches. I permit a suppelementary question only.

سردار امجد حمید خان دستی - میں ضمنی سوال عرض کرتا ہوں - اس کی مجھے اجازت فرمائی جائے - سو مجسٹریٹ بھرتی کرنے تھے - کیا وزیر موصوف یہ یقین دہانی کرائیں گے کہ باقی ماندہ جتنے مجسٹریٹ رکھے جائیں گے ضرورت کے مطابق ، وہ یا تو انہی میں سے لیے جائیں گے جو وکلا کے انٹرویو میں آ چکے ہیں ، یا پھر competition کے ذریعے آئیں گے اور دھاندلی بازی کے ذریعے نہیں -

وزیر قانون - یہ میں یقین دلاتا ہوں کہ دھاندلی بازی کے ذریعے کبھی بھی کوئی آدمی کسی سروس میں نہیں لیا جائیگا -

ملک سرفراز احمد - کیا وزیر موصوف یہ ارشاد فرمائیں گے کہ سو وکلا کی بھرتی کا جب حکم صادر فرمایا گیا تھا ، یہ کن آسامیوں کے بالمقابل تھا اور جو انہوں نے فرمایا ہے کہ ترقیاں اور سو competitioner تھے ان کی پوسٹیں ان سے پہلے تھیں یا بعد میں -

وزیر قانون - جن catagories کا میں نے ذکر کیا ہے وہ اس کے بعد ہم نے پر کی ہیں - لیکن وہ پہلے موجود تھیں -

ملک سرفراز احمد - جناب میرا سوال یہ ہے کہ اگر وہ پوسٹیں پہلے تھیں تو سو کا پھر سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

میاں مصطفیٰ ظفر ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ یہ جو پروموشن ہوتی ہے ۔ تحصیل دار سے ای ۔ اے ۔ سی یا کسی اور کیڈر مثلاً سیکشن آفیسر سے ، اس کے لیے ایک خاص کوٹہ ہوتا ہے کہ ہر دفعہ ان میں سے ایک خاص تعداد کو ترقی دی جاتی ہے اور باقی competition سے یا lawyer مجسٹریٹ سے بھی بھرتی کیے جاتے ہیں ۔ کیا یہ درست ہے کہ ان کا کوٹہ ہوتا ہے ؟

وزیر قانون ۔ اگر آپ ہسٹری دیکھیں تو صرف دو batch بہت پرانے وقتوں میں lawyer مجسٹریٹ کے لیے گئے تھے ۔ competition کے ذریعے ویسے مقابلے کا امتحان کل بھی ہم نئے سرے سے پھر منعقد کر رہے ہیں ۔ اس میں پھر ضرورت کے مطابق دیکھ لیں گے ۔ مقابلے کے بعد پبلک سروس کمشن انٹرویو لے گا اور ان لوگوں کو رکھا جائے گا ۔

میاں مصطفیٰ ظفر ۔ جناب والا ۔ میرا سوال جزوی طور پر لیا گیا ہے ۔ میں نے دوسرے یہ بھی پوچھا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ ان کی جو ترقی کی گئی ہے ان کا کوٹہ ہوتا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ جو سیکشن آفیسر تھے جب ان کا competition لیا گیا تھا as P.C.S. چونکہ آسامیاں کم تھیں ۔ آپ ان کو پورا جواب دیں ۔

وزیر قانون ۔ جن لوگوں نے competition کا امتحان دیا تھا اور وہ سیکشن آفیسر مقرر تھے جب آسامیاں نکلیں تو ان کو ادھر منتقل کر دیا گیا ۔ یہ کیبنٹ کا فیصلہ تھا ۔

میاں مصطفیٰ ظفر ۔ میں وزیر موصوف کی آسانی کے لیے سوال کو دھرا دیتا ہوں ۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ سروس کا اصول یہ رہا ہے کہ ہر پروموشن کے لیے ، مثال کے طور پر ایک جج لینا ہے ، تو اس میں کوٹہ ہوتا ہے کہ کتنے ڈائرکٹ لیے جائیں گے ، وکلا میں سے کتنے لیے جائیں گے ، پروموشن کتنوں کی ہوگی ۔ اسی طرح میں مجسٹریٹس میں E. A. Cs. میں کوٹہ ہوتا ہے کہ اتنے لوگ پروموشن میں لیے جائیں گے ، اتنے ڈائرکٹ لیے جائیں گے اور اتنے مقابلے میں لیے جائیں گے ۔

وزیر قانون ۔ میں سوال کو سمجھ گیا ہوں ۔ یہ کوٹہ ضرور ہے ۔ کہ ڈائرکٹ کتنے لیے جائیں گے ، نائب تحصیل داروں میں سے کتنے لیے جائیں گے ۔ پروموشن سے کتنے لیے جائیں گے ، لیکن اس میں وکلا کا کوٹہ مقرر نہیں ۔

Begum Syeda Abida Hussain. Mr. Speaker Sir, I would like to point out that the heating plant in the House is working too efficiently. Would it be possible to get it lowered down a little ?

Mr Speaker. Yes, why not.

سردار امجد حمید خان دستی ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ مجسٹریٹوں کی تعیناتی کے سلسلے میں وکلا سے کیوں الرجک ہو گئے ہیں ؟

وزیر قانون ۔ اس میں الرجک ہونے کا کوئی سوال نہیں ۔ وکلا میں سے ایڈیشنل سیشن جج مقرر ہوتے ہیں ، ان کا کوٹہ مقرر ہے ۔ ہائی کورٹ کے جج مقرر ہوتے ہیں ۔ وہ تو سب کچھ ہے ۔ لیکن یہ ایک فیصلہ کیا گیا کہ ٹھیک ہے ، مقابلے کے ذریعے آئیں ، تاکہ کل کوئی یہ نہ کہے کہ دھاندلی بازی کے ذریعے لوگوں کو لیا گیا ہے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ! آپ جب خود تسلیم کرتے ہیں کہ وکلاء ایڈیشنل سیشن جج کی پوسٹ کے لیے بھی fit ہو سکتے ہیں اور وہ اس قابل تصور کیے جا سکتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ اس سے کم تر کورس کے لیے آپ ان کو fit تصور نہیں کرتے ؟

Mr. Speaker. We cannot discuss policy matters.

سردار امجد حمید خان دستی ۔ وہ تو جواب آ چکا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جواب آچکا ہے تو اس کے بعد یہ پالیسی کی بات ہے ۔ آپ یہاں یہ ایک ریزولیوشن پاس کر لیں کہ آئندہ سے یہ ہونا چاہیے ، یا بجٹ یا کسی اور موقع پر گورنمنٹ پارٹی کو آپ influence کر لیں کہ یہ پالیسی اختیار کی جائے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ influence تو جناب ہی کر سکتے ہیں ۔ ہماری بات کون مانتا ہے ۔ میں نے تو صرف یہ عرض کیا ہے

کہ یہی پالیسی کہ ان کو نہ لیا جائے ، یہ بھی انہی کی ہے - میں نے تو ان سے یہ پوچھا ہے کہ پالیسی میں یہ جو تبدیلی آئی ہے ، اس کی کیا وجوہات ہیں -

This is supplementary question and a very correct question

وزیر قانون - میں نے گزارش کی تھی کہ کچھ لوگ تھے جنہوں نے مقابلے کا امتحان دیا تھا اور اس وقت انہیں سیکشن آفیسر مقرر کر دیا گیا تھا - بعد میں جب ادھر جگہ نکل آئی تو ہم نے ان کو پی - سی - ایس میں absorb کر دیا ، انہیں ادھر لے لیا ہے -

مسٹر سپیکر - مقابلہ سیکشن آفیسرز کا تھا ؟

وزیر قانون - پی - سی - ایس کا تھا - جن لوگوں نے qualify کیا ان میں سے کچھ اس حکم کے ذریعے سے سیکشن آفیسر بنا دیے گئے جب ہمارے پاس آسامیاں تھیں تو ان کو بطور پی - سی - ایس absorb کر دیا گیا -

مسٹر سپیکر - سردار صغیر احمد -

سید ناظم حسین شاہ - سوال نمبر 3796 -

میاں مصطفیٰ ظفر - جناب والا - میں اس میں تھوڑی سی وضاحت چاہتا ہوں - - -

مسٹر سپیکر - میاں صاحب اس کے بعد آپ سوال نہیں کریں گے -

سید ناظم حسین شاہ - جناب والا - آپ نے تین دفعہ سردار صغیر احمد کا نام پکارا ہے اور میں نے تین دفعہ 3796 سوال نمبر ہاؤس میں پیش کیا ہے - اب پچھلے سوال پر ضمنی سوالات نہیں ہو سکتے - جب دوسرا سوال ہاؤس کے سامنے پیش کیا جا چکا ہے اس کا جواب پڑھ لیا جائے اور اس کے بعد اس پر ضمنی سوالات ہو سکتے ہیں - اب پچھلے سوال پر ضمنی سوال نہیں پوچھا جا سکتا -

میاں مصطفیٰ ظفر - جناب والا - آپ مجھے تھوڑی سی اجازت دے دیں کیونکہ میں بڑی اہم وضاحت چاہتا ہوں -

مسٹر سپیکر - آپ اس سوال میں کہیں اس کو جوڑ لیں -

میاں مصطفیٰ ظفر - جناب والا - اس میں کیسے جوڑ لوں - یہ تو بالکل ایک علیحدہ سوال ہے -

سید ناظم حسین شاہ - جناب والا - رولز کے مطابق اب یہی ہے کہ سوال نمبر 3796 کا جواب پڑھا جانا چاہیئے اور اسی پر ضمنی سوالات ہونے چاہئیں -

مسٹر سپیکر - ٹیکنیکلی سید ناظم حسین شاہ صاحب کی بات ٹھیک ہے - لیکن آپ انہیں تھوڑی سی چھوٹ دے دیں -

سید ناظم حسین شاہ - چھوٹ کیسے دے دوں جناب اب ضمنی سوالات اسی وقت ہو سکتے ہیں - جب نئے سوال کا جواب پڑھ لیا جائے -

میاں مصطفیٰ ظفر - آپ سپیکر صاحب کے اختیارات کو خود اپنے پاس نہ لیں -

سید ناظم حسین شاہ - میں نے جو اعتراض کیا ہے اس پر پہلے سپیکر صاحب کی طرف سے رولنگ آنی چاہیے -

مسٹر سپیکر - میں ابھی رولنگ دیتا ہوں - آپ تشریف رکھیں میاں مصطفیٰ ظفر قریشی کی بات سن لیں وہ بھی آپ کی طرح کبھی کبھی بات کرتے ہیں -

سید ناظم حسین شاہ - کبھی کبھی بات کرتے ہیں وہ بھی اچھی نہیں کرتے -

(قہقہہ)

عقل کی بات کریں تو ہم سن لیں یہ بات ہی ایسی کرتے ہیں -

میاں مصطفیٰ ظفر - ان کو پتہ ہونا چاہیے کہ ہم اسمبلی میں بیٹھے ہیں کسی محلے میں نہیں بیٹھے ہوئے -

مسٹر سپیکر - میاں صاحب ایسی کوئی بات نہیں ہے -

میاں مصطفیٰ ظفر - میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں - جناب والا کہ کیا یہ درست ہے کہ جو وکلاء صاحبان بھرتی کئے گئے تھے تو یہ

سوچ کر کئے گئے تھے کہ چونکہ مجسٹریٹوں کی کمی ہے اور یہ ٹرینڈ آدمی ہیں ۔ مجسٹریٹ بن جائیں گے تو ٹریننگ نہیں دینی پڑے گی جو پی سی ایس ہوتے ہیں انہیں ٹریننگ دینا پڑتی ہے ۔ کیا یہ درست ہے کہ اس لئے لیے گئے تھے ؟

مسٹر سپیکر ۔ میاں صاحب یہ سوال اس میں سے کیسے پیدا ہو رہا ہے ؟

میاں مصطفیٰ ظفر ۔ جناب والا ۔ اس لئے کہ اب انہوں نے کہہ دیا ہے کہ ان وکلاء کو نہیں لے رہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ نہ اس سوال میں یہ وضاحت کہیں مانگی گئی ہے کہ ان کو کیوں منتخب کیا گیا تھا ۔ نہ اس سوال کے لئے اب یہ وضاحت پیدا ہوتی ہے کہ اب ان کو کیوں نہیں لیا جا رہا ۔

میاں مصطفیٰ ظفر ۔ جناب والا ۔ اگر میں تفصیل میں جاؤں گا تو پھر آپ کہیں گے کہ تقریر ہو گئی ہے ۔ اب یہ جو ڈائریکٹ لے رہے ہیں اور ان کو یہ ٹریننگ دیں گے تو کیا ان کا وقت ضائع نہیں ہوگا ؟ جو مجسٹریٹ وکلاء میں سے لئے جاتے ہیں ان کو ٹریننگ کی ضرورت نہیں ہوتی ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹریننگ کا تو ابھی تک اس میں کہیں کوئی ذکر نہیں آیا ۔

میاں مصطفیٰ ظفر ۔ جناب پہلے ایک پروسیڈنگ میں آ چکا ہے وہ میں ان کو یاد کرانا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کسی اور موقعے پر یاد کرا لیجیے ۔ سردار صغیر احمد

تھانہ بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا کے پولیس ملازمین کے لئے رہائش کا انتظام

***3796 - سردار صغیر احمد** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھانہ بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا ایک

قدیم چوٹی کی عمارت میں قائم ہے اور سٹاف کے لئے کوئی کوارٹر موجود نہ ہونے کی وجہ سے پولیس عملہ کو سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ تھانہ کی عمارت اور پولیس ملازمین کے لئے کوارٹر تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو یہ کام کب تک پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گا ؟

وزیر قانون (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) ۔ (الف) یہ درست ہے ۔

(ب) موضع کیرانہ چک نمبر SB/98U میں تھانہ بھاگٹانوالہ کی عمارت اور دو سب انسپکٹروں ایک اسسٹنٹ سب انسپکٹر اور چھ کانسٹیبلوں کے کوارٹروں کی تعمیر کی تجویز برائے تیاری بلڈنگ پلان اور تخمینہ اجرات ایگزیکٹو انجینئر تعمیرات سرگودھا ڈویژن کو ارسال کی جا چکی ہیں ۔ پلان اور تخمینہ مذکور مکمل ہونے پر جلد ہی حکومت سے منظوری حاصل کی جائے گی ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ یہ رہائشی کوارٹر صرف اسی جگہ کے لئے ہیں یا پورے پنجاب میں جہاں پولیس سٹیشن ہیں اور وہاں پر جتنی چوکیاں ہیں ان کے لئے بھی یہی پالیسی دہرائی جائے گی ؟

مسٹر سپیکر آپ نے ایک specific پولیس سٹیشن کے متعلق پوچھا ہے ۔ اب آپ اس کو ضمنی سوال کے ذریعے generalise نہیں کر سکتے ۔ جو سوال پوچھا گیا ہے اس سے متعلق اپنے ضمنی سوال کریں ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ تو پھر اس کے لئے میں دوسرا سوال کرتا ہوں ۔ تو کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ جیسے یہاں پر یہ رہائشی کوارٹر بنائے جا رہے ہیں یہ اور چکھوں پر بھی بنانے کا ارادہ حکومت رکھتی ہے ؟

وزیر قانون - جناب والا - یہ ضمنی سوال بھی اس سے متعلق نہیں ہے -

مسٹر سپیکر - کوئی بات نہیں - شاہ صاحب کبھی کبھی بات کرتے ہیں -

وزیر قانون - جناب سپیکر ! اس تھانے کی عمارت چونکہ گر گئی تھی اور رہائشی کوارٹر گر گئے تھے اس لئے اس کے تخمینہ جات تیار کرائے گئے ہیں - اور اگر کسی اور جگہ بھی اس طرح نقصان ہو جائے تو ظاہر ہے اپنے وسائل کے مطابق حکومت جلد تر ان عمارتوں کی مرمت کے لئے یا تعمیر نو کے لئے کام کرے گی -

مسٹر جاوید حکیم قریشی - اس کا مطلب یہ ہے کہ جس تھانے کو بنوانا ہو پہلے اس کو گرانا ضروری ہے -

(قہقہہ)

سلانوالی ضلع سرگودھا کے لئے پولیس چوکیوں کا قیام

***3797 - سردار صغیر احمد** - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھانہ سلانوالی ضلع سرگودھا کی حدود بہت وسیع ہیں اور ملحقہ دیہات سے تھانہ مذکور تک ذرائع آمدورفت محدود ہونے کی وجہ سے عوام کو تھانہ تک جانے میں سخت دشواری ہے -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا علاقہ میں مزید دو پولیس چوکیاں قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر ایسا ہے تو یہ چوکیاں کب تک قائم کر دی جائینگی ؟

وزیر قانون (چوہدری ممتاز کاہلوں) - (الف) یہ درست ہے -

(ب) موضع شاہنیکدار اور چک نمبر 116/S. B. میں مزید دو پولیس

چوکیاں قائم کرنے کے لئے اعداد و شمار جمع کئے جا چکے ہیں اور یہ تجویز باقاعدہ شکل میں جلد ہی حکومت کو منظوری کے لئے پیش کی جا رہی ہے ۔

شجاع آباد میں تحصیل کے دفتر کی عمارت

***3813 - چوہدری علی بہادر خان** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شجاع آباد ضلع ملتان کی جس عمارت میں تحصیل کا دفتر واقع ہے وہ بہت بوسیدہ ہو چکی ہے اور کسی وقت بھی حادثے کا شکار ہو سکتی ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت تحصیل کے دفتر کے لئے شجاع آباد میں ایک نئی عمارت تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو یہ عمارت کب تک تعمیر کی جائے گی ؟

وزیر قانون (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) ۔ : (الف) جی ہاں ۔ عمارت کی ضروری مرمت کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں ۔

(ب) نئی عمارت کی تعمیر کے لئے تخمینہ جات حکومت کے زیر غور ہیں ۔

یہ وہ سوال ہے جناب سپیکر جو وزیر مواصلات و تعمیرات سے پوچھا گیا تھا ۔ اس کے بعد میں نے مزید اس کی معلومات حاصل کی ہیں تو کمشنر ملتان نے اطلاع دی ہے کہ انہوں نے تخمینہ جات بورڈ آف ریونیو کو بھیجے تھے ۔ مگر انہوں نے مزید وضاحت کے لئے واپس کر دیئے ہیں ۔ محکمہ تعمیرات عامہ سے اس سلسلے میں رابطہ قائم کیا جا رہا ہے ۔

صوبہ میں دیوانی مقدمات

***3815 - چوہدری علی بہادر خان** - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) صوبہ میں مالی سال 1972-73 ء میں تحصیل وار کل کتنے دیوانی مقدمات کا فیصلہ کیا گیا ہے اور کل کتنے مقدمات اختتام سال مذکور پر فیصلہ طلب تھے - ان مقدمات میں کتنے مقدمات زائد از 5 سال ہیں -

(ب) کیا حکومت پرانے دیوانی مقدمات کے تصفیہ کے لئے کوئی اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر قانون - (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : (الف) مالی سال 1972-73 میں تحصیل وار کل 82843 مقدمات کا فیصلہ کیا گیا -

(2) 110283 مقدمات اختتام سال مذکور پر فیصلہ طلب تھے -

(3) 3007 مقدمات زائد از 5 سال ہیں -

(ب) جی ہاں - حکومت نے اس سال مزید 24 سول ججوں کا تعین کر دیا ہے اور مزید سول ججوں کا تعین زیر غور ہے -

Statement

District Tehsil	No. of cases decised during 1972-73	Total No. of cases pending on 30-6-1973	No. of cases pending more than 5 years
LYALLPUR			
Lyallpur	1533	2361	34
Jaranwala	369	868	5
Samundri	455	1084	5
Toba Tek Singh	633	1458	12
	2990	5771	56

District Tehsil	No. of cases decided during 1972-73	Total No. of case pending on 30-6-1973	No of cases pending more than 5 years
CAMBELLPUR			
Campbellpur	533	1684	15
Fateh Jang	232	1149	5
Pindigheb	448	669	7
Talagang	457	813	7
	1670	4320	34
GUJRANWALA			
Gujranwala	2614	3867	79
Wazirabad	699	547	11
Hafizabab	386	661	13
	3699	5075	103
MULTAN			
Multan	6306	4718	252
Khanewal	1230	1057	21
Khabirwala	174	532	7
Shujabad	837	559	9
Lodhran	1162	1267	24
Vehari	863	738	8
Mailsi	588	500	11
	11160	9371	332
D. G. Khan			
D. G. Khan	1655	1564	6
Jampur	560	432	
Taunsa	453	427	
Rajanpur	195	285	
	2863	2708	6

District Tehsil	No. of cases decided during 1972-73	Total No. of case pending on 30-6-1973	No. of cases pending more than 5 years
SHEIKHUPURA			
Sheikhupura	1681	2413	24
Ferozewala	510	768	1
Nankanasahib	337	529	
	2528	3710	25
JHANG			
Jhang	720	842	73
Shorkot	346	619	4
Chiniot	362	469	
	1428	1930	77
BAHAWALNGAR			
Bahawalnagar	509	463	
Haroonabad	342	341	10
Chishtian	379	548	
Minchinabad	169	172	
	1399	1724	10
LAHORE			
Lahore	13783	21507	995
Kasur	1809	1765	157
Chunian	836	1681	68
	16428	24953	1220
GUJRAT			
Gujrat	1314	1331	147
Phalia	1615	2777	48
Kharian	934	1650	83
	3863	5758	278

District Tehsil	No. of cases decided during 1972-73	Total No. of case pending on 30-6-1273	No. of cases pending more than 5 years
SIALKOT			
Sialkot	2023	2909	130
Daska	900	1076	41
Pasrur	596	802	1
Narowal	317	1068	87
Shakargarh	244	1045	79
	4080	6900	538
SARGODHA			
Sargodha	1392	1124	24
Bhalwal	1048	725	14
Shahpur	616	575	10
Khushab	1142	907	13
	4198	3331	61
MIANWALI			
Mianwali	930	839	27
Bhakkar	3474	2297	10
Isakhel	343	429	
	4747	3565	37
BHAWALPUR			
Bahawalpur	938	1273	5
Ahmadpur East	722	931	17
Hasilpur	223+307	672	5
MUZAFARGARH			
Muzaffargarh	1850	1886	3
Kot Adu	1358	1192	21
Leiah	1100	1502	6
Alipur	934	1222	1
	5242	5802	31

District Tehsil	No. of cases decised during 1972-73	Total No. of cases pending on 30-6-1973	No. of cases pending more than 5 years
JHELUM			
Jhelum	966	1310	4
Chakwal	1576	1787	9
Pind Dadan Khan	512	627	
	3054	5802	13
SAHIWAL			
Sahiwal	1533	2589	157
Okara	370	462	11
Pakpattan	403	383	28
Depalpur	221	539	5
	2535	4473	201
RAWALPINDI			
Rawalpindi	3296	7031	63
Murree	199	512	
Gujjar Khan	770	2043	6
Kahuta	298	838	5
	4563	10424	74
RAHIMYARKHAN			
Rahimyar Khan	2154	1635	13
Liaquatpur	568	610	2
Sadiqabad	549	482	1
Khanpur	940	1141	68
	4206	3868	84

صوبہ میں شوگر ملوں کا قیام

***3820 ۔ سید تابش الوری** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) پنجاب میں مجموعی طور پر گنے کی اوسطاً کتنی پیداوار ہوتی

ہے اور صوبے میں کتنی شوگر ملیں کہاں کہاں قائم ہیں۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ شوگر ملیں اپنی پوری رفتار سے کام کر رہی ہیں ۔ اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہ ہیں ۔

(ج) پنجاب میں 72-1971 ء اور 73-1972 ء میں کتنی مقدار میں چینی پیدا کی گئی ۔

(د) پنجاب کے لئے مجموعی طور پر کتنی چینی درکار ہے اور اگر پنجاب کی ضروریات کے مقابلہ میں چینی کی پیداوار کم ہے تو حکومت پنجاب مزید کتنی شوگر ملیں کہاں کہاں قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) ۔ صوبے میں گنے کی اوسطاً پیداوار 1,45,45000 ٹن ہے ۔ اور کل تیرہ ملیں ہیں ۔ جو کہ مندرجہ ذیل مقامات پر قائم ہیں : ۔

1 ۔ راھوالی ۔ ضلع گوجرانوالہ ۔
2 ۔ جوھر آباد ۔ ضلع سرگودھا ۔
3 ۔ بھلوال ۔ ضلع سرگودھا ۔
4 ۔ دریا خان ۔ ضلع میانوالی ۔
5 ۔ لائلپور ۔ ضلع لائلپور ۔
6 ۔ جڑانوالہ ۔ ضلع لائلپور ۔
7 ۔ سانگلا ھل ، ضلع شیخوپورہ ۔
8 ۔ منڈی بہاؤالدین ۔ ضلع گجرات ۔
9 ۔ لیہ ۔ ضلع مظفر گڑھ ۔
10۔ جھٹہ بھٹہ ۔ ضلع رحیم یار خان
11۔ صادق آباد ۔ ضلع رحیم یار خا
12۔ چشتیاں ۔ ضلع بہاولنگر ۔
13۔ جھنگ صدر ۔ ضلع جھنگ ۔

گنے کی پیداوار میں کمی اور گڑ اور شکر کے بھاؤ میں اضافہ کے سبب یہ ملیں اپنی پیداواری اسطاعت کے مطابق کام نہیں کر رہیں ۔

1971-72	1,47,383 ٹن
1972-73	1,76,840 ٹن

چینی کی سالانہ ضرورت تقریباً تین لاکھ ٹن ہے ۔

مندرجہ ذیل مقامات پر شوگر ملیں قائم کرنے کی منظوری دی جا چکی ہے ۔

1۔ کوٹ ادو۔ ضلع مظفر گڑھ ۔
2۔ کمالیہ ۔ ضلع لائلپور ۔
3۔ پسرور ۔ ضلع سیالکوٹ ۔
4۔ پتوکی ۔ ضلع لاہور ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ یہ جواب دراصل پچھلے سال کی پیداوار کے متعلق ہے ۔ ظاہر ہے کہ چونکہ ابھی ملوں نے کام کرنا شروع کیا ہے اور یہ جواب اس سال سے متعلق نہیں ہے ۔ پچھلے سال کے متعلق ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ سوال پچھلے سال سے ہی متعلق ہے ۔ اس سال کا تو اس میں کہیں ذکر نہیں ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ میں وضاحت اس لئے کر رہا تھا کہ کہیں غلط فہمی نہ پیدا ہو جائے ۔

Mir Balakh Sher Mazari. Lot of sugar-cane is grown in D.G. Khan but there is no sugar mill. Will the Minister have this question examined ?

وزیر تعلیم ۔ ان چیزوں کا تعین محکمہ صنعت کرتا ہے۔ میں آپ کی تجویز وہاں پیش کر دوں گا ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ ضلع ملتان کو نظر انداز کرنے کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ اس سوال کا جواب محکمہ صنعت دے سکتا ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ - کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ گنے کی پیداوار ملتان میں پنجاب میں اضلاع کے حساب سے تیسرے نمبر پر ہے - کیا وہاں پر وہ کوئی مل لگانے کا ارادہ رکھتے ہیں اور کیا شوگر مل لگانے کے لیے حکومت کی کوئی پالیسی ہے ؟

وزیر تعلیم - حکومت کی پالیسی واضح طور پر تو محکمہ صنعت بتا سکتا ہے - جہاں تک مجھے معلومات ہیں وہ یہ ہیں کہ ملتان Cotton grown area ہے - اس طرح ساہیوال کا بھی ذکر ہے - وہاں بھی حضرات چاہتے ہیں کہ ملیں لگائیں مگر چونکہ وہاں زیادہ پیداوار کاٹن کی ہے - اس لیے وہاں پر اہمیت شوگر ملوں کو نہیں دی جاتی -

(قطع کلامیاں)

سردار امجد حمید خان دستی - کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ جواب کے حصہ (ب) میں انہوں نے فرمایا ہے کہ ملیں اپنی پیداواری استطاعت کے مطابق کام نہیں کر رہی ہیں - اگر پیداواری استطاعت کے مطابق وہ پورا کام کریں تو کیا یہ ہمارے صوبے کی ضرورت پوری ہو سکتی ہے یا اس میں ابھی کمی ہوگی ؟

وزیر تعلیم - اس سال پوری ہو جائے گی -

Begum Syeda Abida Hussain. Will the Minister please clarify whether the Government of Punjab is aware of the fact that although Jhang is included in this list, but this mill is under construction for the last six years and has not so far gone into production ?

Minister for Education. It has gone into production this year.

Begum Syeda Abida Hussain. The sugar-mill has not gone into production so far. They started it on trial basis and they intend to go into production but it has not started production as yet.

Minister for Education. So far as the information given to me and the nodding from the Director Food goes, I think, it has gone into production.

سید ناظم حسین شاہ - کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ بیگم سید عابدہ حسین صاحبہ جھنگ سے تعلق رکھتی ہیں اور انہوں نے فرمایا ہے کہ وہاں پر production نہیں ہوئی اس کے مقابلہ میں آنریبل منسٹر یہ کہہ رہے ہیں کہ فوڈ کے ڈائریکٹر نے مجھے اطلاع دی ہے - میں اس کو believe کرتے ہوئے یہ کہہ رہا ہوں کہ جناب اب production شروع ہو چکی ہے - اس میں سے کونسی اطلاع درست ہے ؟

وزیر تعلیم - جناب والا - میں اپنے آپ کو correct کرتا ہوں کہ یہ انفارمیشن غلط ہے - اب وہ ہاتھ ہلا رہے ہیں کہ نہیں ہوئی - انشاءاللہ کوشش کی جائے گی کہ جلد ہو سکے ؟

حافظ علی اسداللہ - جناب سپیکر - وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ جس مقدار میں شوگر ملوں کو چینی پیدا کرنی چاہیے وہ اس مقدار میں پیدا نہیں کر رہے ہیں - اس کی وجہ کیا ہے ؟

مسٹر سپیکر - انہوں نے ماضی کی بات کی ہے لکھا پہلے کا ہوا ہے -

حافظ علی اسداللہ - یہ جواب کے (ب) جزو جو ہے اس سے ضمنی سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا گنے کی قیمت میں اضافہ پر حکومت غور کر رہی ہے ؟

Mr. Speaker. That supplementary does not arise out of this question.

کرنل محمد اسلم خان نیازی - کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ کاشتکاروں نے ہڑتال کر رکھی ہے - اور اس وجہ سے مل کی production میں کمی آ گئی ہے ؟

مسٹر سپیکر - یہ اس سال کی کمی کا تو ذکر ہی نہیں ہے - سوال 1971-72ء ذکر ہے -

کرنل محمد اسلم خان نیازی - مجھے تو یہ فکر ہے کہ کہیں

1871 کا ہی ذکر آپ نہ شروع کر دیں ۔

Mr. Speaker. Col. Sahib please read the question.

حافظ علی اسداللہ ۔ اس کے متعلق پوچھا جا سکتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال میں یہ پوچھا گیا ہے کہ پنجاب میں 1971-72 اور 1972-73 میں کتنی مقدار میں چینی پیدا ہوئی ہے ۔ اور اس سوال کا جواب دیا گیا ہے ۔

مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ جن نئی شوگر ملوں کے قیام کی منظوری دی جا رہی ہے وہ پرائیویٹ سیکٹر میں لگائی جائیں گی یا پبلک سیکٹر میں ؟

وزیر تعلیم ۔ پبلک سیکٹر میں لگائی جائیں گی ۔

Mr. Speaker. The question hour is over. Now, we go on to the next item.

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں بقیہ سوالات کے جواباب ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

سکول کے بچوں کے لیے بناویلنٹ فنڈ

***3859** ۔ **چوھدری امان اللہ لک** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت نے بناویلنٹ فنڈ سے سرکاری ملازمین کے بچوں کو مڈل تک دیا جانے والا وظیفہ مڈل جماعت تک فیس کی معافی کی وجہ سے بند کر دیا ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ سرکاری ملازمین کے جو بچے کارپوریشن کے جونیئر ماڈل سکولوں مشنری سکولوں یا دیگر کسی اور اچھے سکولوں میں زیر تعلیم ہیں ان سے آٹھویں جماعت تک فیس بدستور وصول کی جا رہی ہے۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ فنڈ سے دیا جانے والا وظیفہ نہ صرف فیسوں کے لیے ہی تھا بلکہ طلباء کی دوسری ضروریات کے لیے بھی تھا۔

(د) اگر جزو (الف) تا (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ وظیفہ کو دوبارہ جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر قانون (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) محکمہ میں ایسی کوئی وضاحت موجود نہیں ۔

(د) جی ہاں ۔

ضلع جھنگ میں چوری کا خاتمہ

***3881 - سردار صغیر احمد** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا حکومت کے احکام کے مطابق اور پولیس افسران کی ہمت اور کوشش سے سرگودھا ۔ لائلپور اور میانوالی کے اضلاع میں چوری کا کافی حد تک خاتمہ ہو چکا ہے ۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع جھنگ میں چوری کی وارداتیں اب بھی معمول کے مطابق جاری ہیں اور ضلع جھنگ میں ڈویژن کے دیگر تین اضلاع کی مانند چوری کا خاتمہ نہیں ہو سکا ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو ضلع جھنگ میں چوری کا خاتمہ نہ ہونے کے اسباب و وجوہ کیا ہیں ۔

(د) کیا حکومت ضلع سرگودھا کی مانند ضلع جھنگ میں بھی چوری کا خاتمہ کرنے کے لیے موثر اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؛ اگر ایسا ہے تو کب تک ؟

وزیر قانون (چوہدری ممتاز احمد کاھلوں) ۔ سرگودھا ڈویژن کے مختلف اضلاع میں ماہ جنوری تا ماہ اکتوبر 1972ء اور ماہ جنوری تا ماہ اکتوبر 1973ء کے دوران درج شدہ چوری کے مقدمات کی تعداد اور ان میں سے 1973ء میں جتنے مقدمات مال مسروقہ برآمد کیا گیا ان کی تعداد درج ذیل ہے :۔

نام ضلع	تعداد مقدمات مسروقہ درج شدہ ماہ جنوری تا ماہ اکتوبر			تعداد مقدمات برآمد شدہ ماہ جنوری تا ماہ اکتوبر 1973ء	شرح برآمدگی
	1972	1973	تفاوت		
لائلپور	1720	1521	199	1043	68.5%
سرگودھا	972	1002	+30	834	83.2%
جھنگ	854	810	—44	654	8.7%
میانوالی	322	337	+15	253	75.1%

ان اعداد و شمار سے معلوم ہوگا کہ گذشتہ سال کے مقابلے میں سال رواں میں ماہ جنوری ماہ اکتوبر ضلع جھنگ میں چوری کی وارداتوں میں بھی کی کمی واقع ہوگئی ہے۔ اور تفتیش کے نتائج بھی مقابلتاً بہتر ہیں ۔ ضلع سرگودھا کی طرح ضلع جھنگ میں بھی جرم قابو میں ہے تاہم محکمہ پولیس چوری کی وارداتوں پر مکمل طور پر قابو پانے میں مسلسل کوشاں ہے ۔

شاہ تاج شوگر مل منڈی بہاؤالدین کی طرف سے کاشتکاروں کو گنے کی رقم کی ادائیگی

***3920 - چوہدری محمد حیات** - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شاہ تاج شوگر مل منڈی بہاؤالدین مورخہ 1 نومبر 1972 کو چلائی گئی تھی اور اس وقت گنا کا بھاؤ مبلغ 3-35 روپے فی من مقرر تھا -

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مورخہ 6 دسمبر 1972 کو گورنمنٹ نے کھانڈ کی قیمت بڑھانے کی وجہ سے گنے کا نرخ مبلغ 4-25 روپے فی من مقرر دیا کر تھا -

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت اور مل مالکان نے زمینداروں کو یقین دلایا تھا کہ جو کاشتکار 1 نومبر 1972 تا 16 دسمبر 1972 اپنا گنا فروخت کر چکے ہیں انہیں پچھلے فروخت شدہ گنا کی قیمت بھی 4-25 روپے کے حساب سے ادا کی جائے گی -

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ شاہ تاج شوگر مل منڈی بہاؤالدین کے سوا باقی تمام شوگر ملوں نے یہ بقایا رقم کاشتکاروں کو ادا کر دی ہے اور مذکورہ مل نے یہ بقایا رقم ابھی تک ادا نہیں کی - اگر ایسا ہے تو کل کتنی رقم ہے جو مل مذکورہ نے ابھی تک کاشتکاروں کو ادا نہیں کی اور کیا حکومت کاشتکاران گنا کی یہ رقم مذکورہ مل مالکان سے دلوانے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر قانون (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) - (الف) - درست ہے -

(ب) نہیں جناب اصل بات یہ ہے کہ حکومت کو گنے کے کاشتکار

کو اسکی محنت کی مناسب قیمت دینا مقصود تھا ۔

(ج) درست ہے ۔

(د) ہماری اطلاع کے مطابق چینی کے بیشتر کارخانہ داروں نے کاشتکاروں کو بقایا رقم کی ادائیگی کر دی ہے ۔ شاہ تاج مل کی رپورٹ کے مطابق انہوں نے مورخہ یکم نومبر 1973 مبلغ تقریباً 17,40,000 روپے ادا کئے ہیں ۔ جبکہ بقایا رقم 24,581 روپے ہے ۔ مل مذکورہ بقایا رقم ادا کرنے کی پابند ہے اور عدم ادائیگی کی صورت میں حکومت مل کیخلاف مناسب کارروائی کرے گی ۔ مثلاً مل مالکان کے واجبات میں سے یہ رقم وصول کی جا سکتی ہے ۔

آرگنائزیشن سکیم کے تحت مختلف محکموں کے ملازمین کی سینارٹی کی بحالی

***3939 ۔ چوھدری امان اللہ لک** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ سال 1962 میں ری آرگنائزیشن سکیم کے تحت مختلف محکموں کے زائد ملازمین کو دوسرے محکموں میں کھپانے کے بعد 1969 میں محکموں کے سروسسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی طرف سے ایک سرکلر جاری کیا گیا تھا جس میں مذکورہ ملازمین کی باھمی سینیارٹی بحال رکھنے کے متعلق واضح ھدایات جاری کی گئی تھیں اگر ایسا ہے تو ان ھدایات کی ایک نقل ایوان کی میز پر رکھی جائے ۔

(ب) کیا یہ حکومت کے علم میں ہے کہ بعض دفاتر میں مذکورہ ھدایات پر عمل درآمد نہیں کیا گیا ۔ اگر ایسا ہے تو جن جن محکموں میں ایسا ھوا ہے ان کے نام اور متاثرہ ملازمین کے نام بتائے جائیں ۔

(ج) کیا حکومت متاثرہ ملازمین کی سہولت بحال کرنے پر غور کرنے کو تیار ہے۔ اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر قانون (چوہدری ممتاز احمد گھلوں) ۔ (الف) گشتی مراسلہ نمبر SOXII (S&GAD)-2-36/68 مورخہ 8 جنوری 1969 کی ایک نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) چونکہ واضح ہدایات موجود ہیں ۔ اس لئے توقع کی جاتی ہے کہ تمام محکموں ان میں پر عمل کیا جا رہا ہے ۔

(ج) و (ب) کے پیش نظر اگر کسی متاثرہ ملازم کا معاملہ حکومت کے علم میں لایا جائے تو اس پر مناسب کارروائی کی جائے ۔

No. SOXII (S&GAD)-2-36/68

GOVERNMENT OF WEST PAKISTAN

SERVICES AND GENERAL ADMINISTRATION DEPARTMENT

SECTION XII

Dated Lahore the 8th January, 1969

FROM

S. IKARAM-UL-HAQUE, S.PK., CSP.,
Chief Secretary to Government of West Pakistan.

TO

(1) ALL THE ADMINISTRATIVE SECRETARIES TO GOVERNMENT OF WEST PAKISTAN.

(2) ALL HEADS OF ATTACHED DEPARTMENT IN WEST PAKISTAN.

(3) ALL REGIONAL HEADS OF DEPARTMENT IN WEST PAKISTAN.

(4) ALL COMMISSIONERS OF DIVISIONS IN WEST PAKISTAN.

(5) ALL DEPUTY COMMISSIONERS/POLITICAL AGENTS IN WEST PAKISTAN.

(6) THE SECRETARY, WEST PAKISTAN PUBLIC SERVICE COMMISSION, LAHORE.

(7) THE REGISTRAR, HIGH COURT OF WEST PAKISTAN, LAHORE.

(8) ALL DISTICT AND SESSIONS JUDGES IN WEST PAKISTAN.

(9) THE SECRETARY, PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN, LAHORE.

Subject,—DETERMINATION OF SENIORITY OF STAFF RENDERED SURPLUS ON THE EVE OF RE-ORGANIZATION.

SIR,

I AM directed to say that the question how the seniority of the staff rendered surplus from various Departments of the Provincial Government on the eve of Re-organization of 1962 and absorbed in different departments should be determined has been engaging the attention of Government for some time. It has now been decided that the permanent/temporary officials who were rendered surplus should be treated as direct recruits in the Departments in which they are absorbed and their seniority should be determined in accordance with the order of merits assigned by the Public Service Commission, Selection Board or the Appointing Authrity, as the case may be. The previous service rendered by them in the abolished Department will count only towards leave and pension. Government realise that it will cause some hardship if a senior official is assigned a lower order of merit than a person who was junior to him in the original department. In such a case the Commission/Selection Board/Appointing Authority may ordinarily assign such a position to the senior official in the order of merit

as would be in consonance with his seniority in the original department.

Your obedient servant,
BASHIR AHMAD KHAN,
DEPUTY SECRETARY (REGULATIONS),
for *Chife Secretary to Government West Pakistan*

No. SOXII (S&GAD)-2-36/68 *dated Lahore, the 8th January*, 1969.

COPY forwarded to all Deputy Secretaries and Section Officers in the Services and General Administration Department, for information.

B. A. MALLHI
Section Officer

No. SOXII(S&GAD)-2-36/68, *dated Lahore, the 8th January*, 1969.

COPY forwarded to the Secretary, National Assembly of Pakistan Islamabad, for information.

B. A. MALLHI
Section Officer XII.

No. SOXII(S&GAD)-2-36/68, *dated Lahore, the 8th January*, 1969.

COPY forwarded to Private Secretaries to Ministerier/Chief Secretary Additional Chief Secretary, for information.

B. A. MALLHI
Section Officer XII.

مسٹر احمد رضا قصوری کے دورہ وہاڑی کے موقعہ پر غنڈہ گردی کا مظاہرہ

*3973 - میاں محمد رشید انور - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ اس ماہ جولائی کے آخری دنوں میں تحریک استقلال پاکستان کے ایک رہنما مسٹر احمد رضا قصوری (ایم - این - اے) کے دورہ وہاڑی کے موقع پر غنڈہ گردی کا مظاہرہ ہوا -

(ب) کیا یہ حقیقت کہ اس غنڈہ گردی کے دوران بار روم پر ان غنڈوں نے پتھراؤ کر کے دروازے اور کھڑکیاں توڑ دیں -

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ اس موقع پر وہاڑی کے معزز وکلاء پر پتھر برسائے گئے اور ان کو فحش گالیاں دی گئیں -

(د) اگر مذکورہ بالا واقعات درست ہیں تو حکومت نے اس سلسلہ میں کیا اقدامات کئے ہیں -

(ہ) کیا یہ حقیقت کہ ان واقعات کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے وہاڑی کی بار ایسوسی ایشن نے تقریباً ایک ماہ عدالتوں کا بائیکاٹ کیا اور صوبہ کی بہت سی بار ایسوسی ایشنوں نے وہاڑی کے وکلاء کی حمایت کی اور ان واقعات پر احتجاج کیا ؟

وزیر قانون (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) - (الف) یہ درست نہیں ہے دراصل واقعات کچھ اس طرح ہیں کہ ماہ جولائی 1973 کے آخری دنوں میں مسٹر احمد رضا قصوری وہاڑی تشریف لائے جہاں پر مخالف پارٹی کے آدمی بھی جمع ہوگئے اور مسٹر قصوری کی تقریر سے قبل فریقین میں تلخ کلامی ہوئی اور چند اشخاص نے پتھراؤ بھی کیا - جس پر بار روم کے کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹ گئے - مسٹر احمد رضا قصوری بغیر تقریر چلے

گئے - بار کے ممبران نے ایک استغاثہ بر خلاف "ڈی - ایس - پی" وھاڑی و "ایس - ایچ - او" وھاڑی اور دیگر اشخاص دائر کیا ہوا ہے جو تجویز عدالت ہے -

(ب) جھگڑے کے دوران پتھراؤ ہوا - جس کی وجہ سے بار روم کی کھڑکیوں کو نقصان پہنچا -

(ج) ہر دو فریقین کے درمیان تلخ کلامی ہوئی تھی کچھ لوگوں نے ایک دوسرے پر پتھراؤ کیا تھا -

(د) چونکہ ممبران بار نے استغاثہ دائر کیا ہوا ہے جو زیر تجویز عدالت ہے ، اس لئے مزید کارروائی نہیں ہو سکتی - پیپلز پارٹی کی رپورٹ پر مقدمہ زیر دفعہ 188/148/506 ت - پ اور 16 ویسٹ پاکستان مینٹیننس آف پبلک آرڈیننس بھی درج ہو چکا ہے - جس میں مدعی فریق کے چھ (6) افراد زخمی ہوئے تھے - ان میں سے ایک کو ضرب شدید آئی تھی - یہ مقدمہ بھی زیر عدالت ہے -

(ہ) یہ درست ہے کہ وھاڑی بار ایسوسی ایشن نے اسسٹنٹ کمشنر صاحب کی عدالت کا تقریباً ایک ماہ تک بائیکاٹ کیا تھا -

---

کاشتکاری کی انجمنوں کے ممبران کو حقوق ملکیت دینا

*396 - میاں خورشید انور - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ—

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر موصوف نے امداد باھمی کاشتکاری انجمنوں کے ممبران کو زیر کاشت سرکاری زمین کے حقوق ملکیت

جلد دینے کے لئے ریونیو بورڈ کے رکن کو حکم دیا تھا ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مسٹر اے ۔ جی ۔ رضا ممبر بورڈ آف ریونیو نے اس حکم کی تکمیل کے لئے چٹھی نمبری 72-5244 - 109 $\frac{5244-72}{3179}$ کے ذریعے حقوق ملکیت دینے کے لئے بعض شرائط رکھی تھیں جن کو امداد باھمی کاشتکاری کی انجمنوں نے قبول کر لیا ہے ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ مذکورہ انجمنوں کا جو رکن یکمشت تمام رقم ادا کر دے اس سے سود وصول نہیں کیا جائے گا ۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ریونیو بورڈ کے رکن کی مذکورہ چٹھی کا ابھی تک گزٹ نہیں ہوا ۔ حالانکہ مذکورہ انجمنوں کی طرف سے تمام شرائط تسلیم کر لی گئی تھیں ۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو یہ چٹھی کب تک گزٹ ہوگی ۔

(ھ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈپٹی کمشنر صاحب ملتان نے مذکورہ شرط کے باوجود حکم دیا ہے کہ بلا استثنا سب متعلقہ زمینداروں سے سود وصول کیا جائے ۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس ناجائز کارروائی کو روکنے کے لئے تیار ہے ؟

وزیر قانون (چوھدری ممتاز احمد کاھلوں) ۔ (الف) جی ھاں ۔

(ب) جی ھاں ۔

(ج) جی ھاں ۔

(د) چٹھی گزٹ نہیں کی جاتی ۔

(ھ) ڈپٹی کمشنر ملتان سے مطلوبہ کوائف بورڈ آف ریونیو نے طلب کر لئے ہیں ۔ جانچ پڑتال کے بعد کارروائی کی جائے گی ۔

صوبہ میں پولیس کی نفری

***3987 - دیوان سید غلام عباس بخاری** - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سال 69-1968ء تا 73-1972ء صوبہ میں جرائم کے سلسلے میں کل کتنی رپورٹیں درج کی گئیں - ان میں سے کل کتنے کیسوں میں ملزمان سزایاب ہوئے - تفصیل سال وار بتائی جائے -

(ب) مذکورہ سالوں میں صوبہ میں پولیس کی نفری - انسپکٹر جنرل سے کانسٹیبل تک کیا تھی اور حکومت کا محکمہ پولیس پر کیا خرچ ہوا - تفصیل سال وار بتائی جائے ؟

وزیر قانون (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) - (الف) - متعلقہ اعداد و شمار جدول (الف) میں منسلک ہیں -

(ب) متعلقہ اعداد و شمار جدول (ب) میں منسلک ہیں ..

جدول (الف)

	1968	1969	1970	1971	1972	1973-30-9-73 تک
1 - تعداد کل درج شدہ مقدمات ۔	74902	64165	79073	86073	110334	82665
2 - جتنے مقدمات چلان ہوئے ۔	56158	54725	54427	58819	69414	55172
3 - جتنے مقدمات میں ملزمان سزایاب ہوئے ۔	50662	50399	46897	50486	65868	30797

جدول (ب)

عہدہ	1968-69	1969-70	1970-71	1971-72	1972-73
(1) کل لفری پولیس					
1 - انسپکٹر جنرل	1	1	1	1	1
2 - ایڈیشنل انسپکٹر جنرل	2	2	—	1	1
3 - ڈپٹی انسپکٹر جنرل	16	14	9	8	8
4 - اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل	7	8	5	6	5
5 - سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس	70	67	32	32	25
6 - اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس	60	60	25	25	25
7 - ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس	202	207	94	95	97
8 - انسپکٹر	469	470	247	247	255
9 - سب انسپکٹر	2615	2599	1309	1307	1329
10 - اسسٹنٹ سب انسپکٹر	3490	3475	1959	1961	1993
11 - ہیڈ کنسٹیبل	8013	7966	3508	3510	3651
12 - کیسٹیبل	50،574	50،020	23،626	23،634	24،800

(2) کل خرچ محکمہ پولیس

سال	خرچ
1968-96	12,15,07,050,00 روپے
1969-70	14,29,87060,00 روپے
1970-71	6,20,40,200,00 روپے
1971-72	7,1890,170,00 روپے
1972-73	87835370,00 روپے

چوروں راہزنوں اور ڈاکٹروں کے خلاف مہم

***3994 - میاں خان محمد** - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ گذشتہ سال جناب گورنر پنجاب نے چوروں،

راھزنوں اور ڈاکوؤں کے خلاف صوبہ بھر میں مہم کے آغاز کا اعلان کیا تھا ۔

(ب) کیا یہ مہم کامیابی سے ھمکنار یا ابھی مراحل طے کر رھی ہے نیز اس مہم کے دوران پولیس یا عوام کے ھاتھوں کتنے چور ، ڈاکو اور راھزن گرفتار ھوئے ۔ کتنے کیفر کردار کو پہنچے ۔ پولیس یا عوام میں سے کتنے لوگ ان کو گرفتار کرنے یا مقابلہ میں زخمی یا قتل ھوئے ۔ ھر ضلع کی تفصیلات فراھم کی جائیں ۔

(ج) کیا اس مہم کی بناء پر جرائم کی وارداتوں میں کوئی خاص کمی واقع ھوئی ہے ۔

(د) کیا محکمہ پولیس نے پولیس کے ان افراد کو جنھوں نے اس مہم میں حصہ لیا اعلیٰ کارکردگی کا کوئی صلہ دیا ۔ اگر ایسا ہے تو اس سلسلے میں انعامات ۔ سندات اور ترقی پانے والوں کی تفصیل بتائی جائے اور کیا حکومت اس مہم کو بدستور جاری رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

(جواب موصول نہیں ھوا)

پولیس لائن قلعہ گوجر سنگھ لاھور میں پولیس کے لئے سہولتیں فراھم کرنا

***4033** - **میاں خان محمد** - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ پولیس لائن قلعہ گوجر سنگھ لاھور میں پولیس فورس کی نفری تقریباً 750 ہے ۔ مگر وھاں چارپائیاں کم ہیں ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ لائن میں ڈیوٹی سے واپس آنے والے پولیس کانسٹیبلوں کو مسجد سے صفیں بارکوں میں لاکر

کر سونا پڑتا ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت اس صورت کو بہتر بنانے کے لئے کوئی اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر قانون (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) ۔ (الف) پولیس لائن قلعہ گوجر سنگھ لاہور میں اور اس کے گرد و نواح میں متعین گاردوں کی تقریباً آٹھ سو نفری مقیم ہے۔ یہ درست ہے کہ ابھی چارپائیاں تمام نفری کے لئے پوری نہیں ہیں ۔

(ب) میسرز سید برادرز ۔ نکلسن روڈ لاہور کو مبلغ 29 روپے فی چارپائی کے حساب سے چارپائیاں سپلائی کرنے کا ٹھیکہ دیا گیا تھا ۔ لیکن فرم مذکورہ نے صرف تین سو چارپائیاں سپلائی کرنے کے بعد بند کر دی ۔ اور مطالبہ کیا کہ قیمت فی چارپائی 29 روپے سے بڑھا کر 44 روپے کی جائے اس حساب سے قیمت ادا کرنے کے لئے فنڈ کافی نہ تھے ۔ لہذا اب آہنی پائپ کے فریم اور نوار سے تیار کردہ چارپائیوں کی فراہمی کرنے کے لئے مختلف فرموں سے نمونہ جات طلب کئے گئے ہیں ۔ کچھ نمونہ جات موصول ہو چکے ہیں ۔ بقایا نفری کو بہت جلد آہنی چارپائیاں مہیا کر دی جائیں گی ۔ یہ درست نہیں ہے کہ مسجد سے صفیں وغیرہ اٹھا کر استعمال کی جاتی ہیں ۔ البتہ ملازمان کو ضرورت پڑنے پر دریاں مہیا کی جاتی ہیں ۔

لاہور میں وفاقی حکومت کے سرکاری افسران اور ملازمین کا صوبائی حکومت کی رہائش گاہوں میں رہائش پذیر ہونا

***4100 - سید ناظم حسین شاہ** - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے۔

(الف) لاہور میں اس وقت وفاقی حکومت کے کتنے افسران اور ملازمین صوبائی حکومت کی سرکاری رہائش گاہوں میں رہائش پذیر ہیں ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ ملازمین اور افسران ان رہائش گاہوں میں رہائش پذیر ہونے کے مجاز نہیں ۔

(ج) اگر جزو (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پنجاب مذکورہ رہائش گاہوں کو وفاقی حکومت کے ملازمین اور افسران سے خالی کرا کر صوبائی ملازمین کو دینے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو اس کی وجہ کیا ہیں ؟

وزیر قانون (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : (الف) لاہور میں اس وقت وفاقی حکومت کو چند افسران اور بیس ملازمین صوبائی حکومت کی سرکاری رہائش گاہوں میں رہائش پذیر ہیں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) وفاقی حکومت کے جو افسران ابھی تک صوبائی حکومت کی رہائش گاہوں میں ہیں ان میں تین سپریم کورٹ کے جج ہیں دیگر ملازمین کو نوٹس دے دیا گیا ہے اور امید ہے دسمبر 1973ء یا جنوری 1974ء تک مکانات خالی ہو جائیں گے ۔ وفاقی حکومت کے چند ملازمین نے بیدخلی کے خلاف سول کورٹ سے حکم امتناعی لیا ہوا ہے جس کی وجہ سے انہیں فی الحال بیدخل نہیں کیا جا سکتا ۔

جی او آر کی سرکاری کوٹھیوں میں ڈاکٹروں کا پرائیویٹ کلینک قائم کرنا

***4102** - **سید ناظم حسین شاہ** - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) جی ۔ او ۔ آر II اور III میں کتنی کوٹھیاں ہیں اور ان میں کتنے سرکاری ڈاکٹر رہائش پذیر ہیں ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ کوٹھیوں میں سرکاری ڈاکٹروں نے اپنے سرونٹ کوارٹروں میں پرائیویٹ کلینک کھول رکھے ہیں؟

وزیر قانون (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) ۔

کالونی	تعداد مکانات	ڈاکٹر
(الف) جی او آر II	75	12
جی او آر III	88	12

(ب) کسی ڈاکٹر کو سرکاری کوٹھی میں کلینک کھولنے کی اجازت نہیں دی گئی ہے ۔ البتہ محکمہ صحت کی منظوری کے تحت بعض ڈاکٹر صاحبان کو پرائیویٹ طور پر طبی مشورہ دینے کی اجازت ہے اور انہوں نے مشوراتی کلینک کھولے ہوئے ہیں ۔ اب یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ :۔

(1) جن سرکاری ڈاکٹر صاحبان کو پرائیویٹ پریکٹس کرنے کی اجازت نہیں ان کو جی او آر اسٹیٹس میں رہائشی سہولتوں میں ترجیح دی جائے ۔

(2) جو ڈاکٹر صاحبان پریکٹس جاری رکھنا چاہیں انہیں مختلف آبادیوں میں پرائیویٹ مکان کرایہ پر لے دئیے جائیں ۔ گورنمنٹ کے مکانوں میں پریکٹس کی اجازت نہیں دی جائیں گی ۔

(3) جو پرائیویٹ پریکٹس کا اسٹیٹس سے باہر انتظام کریں انہیں سرکاری گھروں میں رہنے دیا جائے ۔

صوبہ میں رشوت ستانی کا خاتمہ

***4125** - **چوہدری لال خان** - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ سابقہ دو سالوں کی نسبت رشوت ستانی کے کیسوں میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی کیا وجوہ ہیں ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو 1971ء تا ستمبر 1973ء ہر سال کتنے رشوت ستانی کے کیس درج ہوئے۔ کتنے فیصلے ہوئے اور کتنے ابھی زیر سماعت ہیں۔

(ج) کیا حکومت رشوت ستانی کو فی‌الفور ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر قانون (چوہدری ممتاز احمد کاہلون) - (الف) جی ہاں - پہلے لوگ راشی افسران کے خلاف شکایت کرنے سے جھجکتے تھے لیکن اب شکایات زیادہ آ رہی ہیں۔

(ب) 1971ء سے ستمبر 1973ء تک مندرجہ ذیل رشوت ستانی کے کیس درج ہوئے:-

1971ء — 335

1972ء — 288

یکم جنوری یا 30 ستمبر 1973ء — 305

1971ء کے شروع میں 734 مقدمات عدالتوں میں زیر سماعت تھے۔ یکم جنوری 1971ء تا 30 ستمبر 1973ء - 533 مزید مقدمات عدالتوں میں بھیجے گئے - ان میں سے 599 مقدمات کے فیصلے ہو چکے ہیں اور باقی 698 مقدمات ابھی زیر سماعت ہیں۔

(ج) حکومت رشوت ستانی کو ختم کرنے کا پورا ارادہ رکھتی ہے - لیکن یہ ایک دیرینہ لعنت ہے اور اسے مکمل طور پر ختم کرنے کے لئے وقت لگے گا۔

مغربی پاکستان کی حکومت کے دوران ایڈیشنل سیکرٹری اطلاعات کی آسامی

***4135** - مسٹر رستم خان بلوچ - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا مغربی پاکستان کی حکومت کے دوران ایڈیشنل سیکرٹری

اطلاعات کی کوئی آسامی تھی ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ سروسز اور نظم و نسق عامہ میں ناظم تعلقات کے علاوہ معتمد ۔ اضافی معتمد اعلیٰ ۔ معتمد اعلیٰ کی آسامیاں موجود ہیں ؟

وزیر قانون (چوھدری ممتاز احمد کاھلوں) : (الف) جی نہیں ۔ مغربی پاکستان میں معتمد محکمہ اطلاعات کی ایک کل وقتی آسامی تھی اس لئے اضافی معتمد کی ضرورت نہ تھی ۔

(ب) جی ھاں ۔ معتمد اور اضافی معتمد اعلیٰ سروسز اور نظم و نسق عامہ سے متعلق ہیں ۔ اضافی معتمد (اطلاعات و سیاحت) معتمد اعلیٰ سے اہم امور میں ھدایات لیتے ہیں ۔

صوبہ میں دفعہ 144 کی خلاف ورزی کے تحت مقدمات کا اندراج

***4145 ۔ میاں منظور احمد موھل** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ بھر میں ماہ اگست اور ماہ ستمبر 1973ء کے دوران دفعہ 144 کی خلاف ورزی میں کتنے مقدمات کا اندراج ھوا اور ڈی پی آر کے تحت انہی دونوں مہینوں کے دوران کتنے کیس رجسٹر ھوئے ؟

وزیر قانون (چوھدری ممتاز احمد کاھلوں) ۔ صوبہ پنجاب میں ماہ اگست اور ماہ ستمبر 1973ء کے دوران دفعہ 144 ضابطہ فوجداری کی خلاف ورزی میں دو سو چالیس مقدمات درج ھوئے اور اسی عرصہ میں ڈی پی آر کے تحت (39) التالیس مقدمات درج ھوئے ۔

صوبائی سول سیکرٹریٹ پنجاب میں ملازمین کی تعداد

***4199 ۔ مرزا فضل حق** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں کے کہ صوبائی سول سیکرٹریٹ پنجاب میں ھر گریڈ (پیمانہ تنخواہ)

کے ملازمین کی کل تعداد کس قدر ہے اور ان میں لاہور شہر کے Domicile اور دوسرے اضلاع کے رہائشی ملازمین کی تعداد کس قدر ہے ؟

وزیر قانون (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : مطلوبہ اعداد جملہ انتظامی محکمہ جات سے طلب کر لئے گئے ہیں ان کی فراہمی وقت طلب ہے - اعداد و شمار فراہم ہونے پر پیش کر دیئے جائیں گے -

---

کھانڈ کی قیمتوں میں کمی

***4207 - میاں محمد رفیع** - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) پنجاب میں کتنی شوگر ملز ہیں اور انہوں نے 1973ء میں کس کس تاریخ سے کھانڈ بنانی شروع کر دی تھی اور اندازاً کل کتنی کھانڈ اس سیزن میں ملوں سے حاصل ہونے کی توقع ہے -

(ب) کیا حکومت کھانڈ کی قیمتوں میں کمی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر ایسا ہے تو کب تک - اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر تعلیم (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) : (الف) صوبہ پنجاب میں کل تیرہ ملیں ہیں - تمام ملوں نے ما سوائے حئی سنز شوگر ملز لمیٹڈ - جٹھہ بھٹہ خان پور اور شکر گنج شوگر ملز لمیٹڈ - جھنگ کے 31 اکتوبر 1973ء سے چینی بنانی شروع کر دی تھی - حئی سنز شوگر ملز لمیٹڈ جٹھہ بھٹہ خان پور نے 12 نومبر 1973ء سے چینی بنانی شروع کی ہے - اطلاع کے مطابق شکر گنج شوگر ملز لمیٹڈ - جھنگ صدر یکم دسمبر 1973ء کے قریب چینی بنانی شروع کرنے والی تھی - اس سیزن میں چینی کی کم سے کم پیداوار کی حد 3,25,000 ٹن مقرر کی گئی ہے -

(ب) خام مال متعلقہ پیداوار چینی کی قیمتوں میں اضافے اور تنخواہوں آجرتوں اور دیگر اخراجات میں اضافہ کے باعث چینی کی قیمت میں کمی کا کوئی امکان نہیں ۔

ناجائز اسلحہ کی روک تھام

***4208 - میاں محمد رفیع** - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا وزیر موصوف یہ بتا سکیں گے کہ پولیس نے صوبہ پنجاب میں 1972ء اور 1973ء میں کتنی سٹین گنیں برآمد کیں اور کتنے افراد کو گرفتار کیا ۔

(ب) کیا حکومت بتا سکتی ہے کہ سٹین گن غنڈہ عناصر تک کن ذرائع سے پہنچتی ہے اور اس کی روک تھام کے لئے کیا اقدام کیا جا رہا ہے ؟

(جواب موصول نہیں ہوا)

صوبہ میں پولیس کی نفری میں اضافہ

***4220 - میاں محمد رفیع** - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) 1951ء میں موجود صوبہ پنجاب کی کل کتنی آبادی تھی اور امن و امان قائم رکھنے کے لئے انسپکٹر جنرل ۔ ڈپٹی انسپکٹر جنرل ۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس ۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس ۔ انسپکٹر ۔ سب انسپکٹرز ۔ اسسٹنٹ سب انسپکٹرز ۔ ہیڈ کانسٹیبل اور فٹ کانسٹیبلز کی تعداد کیا تھی اور موجودہ آبادی کتنی ہے اور امن و امان قائم رکھنے کے لئے مذکورہ بالا اسٹاف علی الترتیب کتنا ہے ۔

(ب) کیا حکومت آبادی کے اضافہ کے ساتھ ساتھ سٹاف میں بھی اضافہ

کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے - اگر ایسا ہے تو کتنا اور کب ؟

(جواب موصول نہیں ہوا)

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

چوہرجی گارڈنز اسٹیٹ اور وحدت کالونی لاہور جونیئر کوارٹروں کی الاٹمنٹ

68 - چوھدری امان اللہ لک - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) یکم جنوری 1962ء تا 31 دسمبر 1966ء نان سیکرٹریٹ سٹاف میں سے کتنے ملازمین نے چوہرجی گارڈنز اسٹیٹ اور وحدت کالونی لاہور میں دو کمرے کے جونیئر کوارٹروں کی الاٹمنٹ کے لئے درخواستیں دی تھیں -

(ب) مذکورہ بالا درخواست دھندگان کے نام - عہدہ - محکمہ کا نام درخواست کی تاریخ اور ویٹنگ لسٹ میں ان کا سیریل نمبر کیا تھا -

(ج) متذکرہ بالا ملازمین میں سے کن کن کو کس کس تاریخ کو کوارٹر الاٹ کئے گئے ؟

وزیر قانون (چوھدری ممتاز احمد کاھلوں) : (الف) 1066 ملازمین - (ب) *لسٹ لف ہے -

		تاریخ الاٹمنٹ	ویٹنگ کا سیریل نمبر
(ج) 1	عبدالرشید - اکاؤنٹنٹ - فارٹرانسفیوزن	30-8-1972	124-A
2	اکبر علی سٹینو ٹائپسٹ ایڈوکیٹ جنرل آفس -	18-5-1972	126

* فہرست اسمبلی کی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں -

3 ۔ محمد ظفر ۔ لیکچرار اسسٹنٹ گورنمنٹ کالج 16-10-1972 137

4 ۔ طالب حسین کلرک ۔ انڈسٹری 17-8-1972 143-A
ڈائرکٹوریٹ ۔

5 ۔ ریاض احمد ۔ کلرک ۔ بورڈ آف ریونیو 12-19-1972 145

6 ۔ نواب دین مکینک لاہور کالج 17.8-1972 148-A
برائے خواتین ۔

7 ۔ جاویداللہ ۔ کلرک جونیر ماڈل سکول 22-11-172 159-A
وحدت کالونی ۔

8 ۔ ذکااللہ ۔ کلرک جونیر ماڈل سکول 12-10-1972 172

9 ۔ محمد ریاض کلرک ۔ بوڈ آف ریونیو 2-2-1973 180-A

10۔ سید حبیب احمد وٹرنری 26-3-1973 190
ریسرچ انسٹیٹیوٹ ۔

11۔ عبدالحمید ۔ کلرک ۔ چیف انجینئر 9-5-1973 197
آبپاشی آفس ۔

محکمہ خوراک کا ضلع لاہور کی منڈیوں سے گندم خرید کرنا

75 - **سردار محمد عاشق** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) 1973ء میں محکمہ خوراک نے ضلع لاہور کی کون کون سی منڈیوں سے گندم کی خریداری کی ۔

(ب) کنگن پور ۔ ٹھینگ ۔ پتوکی بھائی پھیرو اور عثمان والا سے کل کتنی گندم خرید کی اور خرید شدہ گندم کو سٹاک کرنے کے لئے منڈی سے گودام تک پہنچانے پر کتنی رقم صرف کی گئی ہر منڈی کا علیحدہ علیحدہ حساب فراہم کیا جائے ؟

وزیر قانون (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : (الف) ضلع لاہور کی مندرجہ ذیل منڈیوں سے سال 1973ء میں گندم خرید کی گئی :-

1 قصور 2 کنگن پور 3 عثمان والا 4 کھڈیاں 5 للیانی
6 بیدیاں 7 کوٹ رادھا کشن 8 پتوکی 9 وادھارام
10 بھائی پھیرو 11 چونیاں 12 ٹھینگ 13 جلو 14 کاہنہ نو
15 مانگا 16 علی رضا آباد 17 شاہ پور 18 چمرو پور
19 شامکے بھٹیاں 20 چوھنگ 21 رائے ونڈ 22 شاھدرہ
23 برکی 24 بادامی باغ 25 گلبرگ 26 سنگل شاپ سنٹر ۔

(ب)

نام مرکز خرید گندم	مقدار خرید کردہ	منڈی سے گودام تک پہنچانے کا خرچہ
کنگن پور	1,333 ٹن	مبلغ اکیس ہزار سات سو چودہ روپے
ٹھینگ	2,248 ٹن	مبلغ سولہ ہزار پانچ سو انیس روپے
پتوکی	7,707 ٹن	— — — —
بھائی پھیرو	6,617 ٹن	مبلغ ترسٹھ ہزار سات سو پچھتر روپے
عثمان والا	1,503 ٹن	مبلغ تیئیس ہزار پچیس روپے

ارکین اسمبلی کی رخصت

چوھدری بشیر احمد

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست چوھدری بشیراحمد صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

بوجہ علالت مورخہ 9 و 26 تا 28 نومبر کو
اجلاس میں شریک نہیں ہو سکا لہذا رخصت
منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

راجہ محمد افضل خان

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست راجہ محمد افضل خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

> I was unable to attend the Assembly proceeding from 26-11 1973 due to some important engagements. I will be obliged if leave is granted for this period.

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مرزا طاہر بیگ

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست مرزا طاہر بیگ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے -

> I have to go on an important work to Rawalpindi on Friday, the 30th November, 1973. Kindly grant me leave and oblige.

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

کنور محمد یاسین خان

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست کنور محمد یاسین خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گذارش ہے کہ میں بوجہ علالت مورخہ 13 ۔ 27 اور 28 نومبر 1973 کو اسمبلی کے

اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکا ۔ لہذا رخصت منظور فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

ڈاکٹر محمد صادق ملہی

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر محمد صادق ملہی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی درخواست موصول ہوئی ہے :

With due regards I request that I am leaving for Quetta on Saturday 1-12-1973. I would not be able to attend on 3rd and 4th December, 1973. Please grant leave.

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

سید الطاف حسین شاہ

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست سید الطاف حسین شاہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

گذارش ہے کہ بندہ بوجہ بخار ہو جانے مورخہ 9-11-1973 اور 12-11-1973 کو اسمبلی کے اجلاس سے شمولیت سے قاصر رہا ہے۔ لہذا رخصت عنایت فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

کرنل محمد اسلم خان نیازی

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست کرنل محمد اسلم خان نیازی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

> Kindly grant leave from 26-11-1973 to 29-11-1973 due to my son, Captain Ahmad Nawaz Khan Niazi ADC to General Naizi's return from India. I had to go with him to Isakhel and was busy with well wishers.

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر نور محمد خان بلوچ

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست مسٹر نور محمد خان بلوچ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

> مؤدبانہ گذارش ہے کہ ندوی بیمار ہے اسلیئے سوموار مورخہ 3-12-1973 اختتام اجلاس تک رخصت عنایت فرماویں حضور کی عین نوزاش ہو گی -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

بیگم سیدہ عابدہ حسین

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست بیگم سیدہ عابدہ حسین صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی :-

> Syeda Abida Hussain requests leave

of absence of the House for the sittings of the 9th, 12th and 24th of November. She was unable to attend the session on these days owning to unavoidable commitments out of town.

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر احمد بخش تھیم

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست مسٹر احمد بخش تھیم صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

ملتمس ہوں کہ مورخہ 28-11-1973 کو
بوجہ علالت اجلاس میں شرکت نہ کر سکا ۔
براہ مہربانی رخصت عطا فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

حاجی شوکت علی چوہدری

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست حاجی شوکت علی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

I could not attend the session on 13th and 23rd instant due to illness. Please excuse my absence from the session for these days.

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوھدری علی محمد خادم

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست چوھدری علی محمد خادم صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں ناسازی طبیعت 3 اور 4 دسمبر کو اجلاس میں شامل نہیں ہو سکوں گا ۔ لہذا مہربانی فرما کر ان دو روز کی رخصت عطا فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

سید احمد نواز گردیزی

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست سید احمد نواز گردیزی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

Due to illness I could not attend the Assembly Session from 5th November, 1973. The House may kindly be asked to grant me leave for the said period.

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی جائے)

خان غلام احمد خان وردگ

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست خان غلام احمد خان وردگ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

بوجہ ضروری کام کل مورخہ 28-11-1973 کو
اجلاس میں شرکت نہیں کر سکا رخصت عطا
فرماویں -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

میاں اسماعیل ضیاء

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست میاں اسماعیل ضیاء صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

On 28th of November, I was indisposed and could not attend the Assembly. My absence may please be excused.

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

راجہ سکندر خان

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست راجہ سکندر خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گذارش ہے کہ میں مورخہ 28-11-1973 کو
برائے شمولیت تعلیمی کمیٹی جہلم گیا - اسلئے
28-11-1973 کی رخصت عطا فرمائی جائے -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر جاوید حکیم قریشی

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست مسٹر جاوید حکیم قریشی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے : -

گذارش خدمت ہے کہ میں علالت کی بنا پر 13 ، 23 ، 26 ، 27 ، 28 اور 29 نومبر 1973 کو اسمبلی کے اجلاس میں شریک نہ ہو سکا ۔ براہ کرم ان ایام کیلئے رخصت کی درخواست منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

سردار امجد حمید خان دستی

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست سردار امجد حمید خان دستی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

میں پنجاب بار کونسل کے آنے والے الیکشن کے سلسلے میں مشغول کی وجہ سے 29 اور 30 فروری 1973 کو اسمبلی کے اجلاس میں شرکت سے محروم رہا ۔ براہ کرم ان دو دنوں کی چھٹی منظور فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت عنایت فرمائی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

راجہ منور احمد

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست راجہ منور احمد صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

> I could not attend the session on 7-11-1973, 12-11-1973, 26-11-1973 and 28-11-1973 due to illness. Please request the House to kindly grant me leave for these days.

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

محترمہ حسنیہ بیگم کھوکھر

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست محترمہ حسنیہ بیگم کھوکھر صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

> گذارش کہ میں جمعہ اور سوموار مورخہ 30-11-1973 اور 3-12-1973 کو حاضر اسمبلی نہ ہو سکی ۔ کیونکہ افتخار شہید کی شہادت کی وجہ سے مجھے شہید کے والدین کے پاس تعزیت کیلئے ملتان جانا تھا۔ دوسرا میں چاہتی تھی کہ میں ملتان خود جا کر اصل واقعات سے کچھ آگاہی حاصل کروں ۔ اسلئے عرض ہے کہ مجھے دو دنوں کی رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :-

کہ مطلوبہ رخصت منظور کی گئی ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوھدری دلاور خان

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست چوھدری دلاور خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گذارش ہے کہ بندہ مورخہ 473 -11-26 کی
بوجہ علالت اسمبلی کے اجلاس میں شرکت
نہ کر سکا - اس یوم کی رخصت عطا فرمائی
جائے -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

راؤ مراتب علی خان

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست راؤ مراتب علی خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

میں اپنے چچا زاد بھائی کی فوتیدگی کے باعث
26 تا 30 نومبر 1973 اجلاس میں شرکت
نہیں کر سکا ہوں - اس عرصہ کے لئے ایوان
سے رخصت منظور کرائی جائے -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

تحاریک التوائے کار

مسٹر سپیکر - یہ فضل حق صاحب کی Assurance Motion ہے -

دینہ ضلع جہلم میں بناسپتی گھی کی بلیک مارکیٹنگ

مسٹر سپیکر - مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ سیاست مورخہ 6 نومبر 1973 میں شائع شدہ خبر کے مطابق ضلع جہلم میں دینہ اور اس کے گرد و نواح میں بناسپتی گھی ساڑھے بارہ روپے سیر فروخت ہو رہا ہے - ساج دشمن عناصر سرکاری احکامات کی حکم عدولی کا ارتکاب کر کے دونوں ہاتھوں سے عوام کا خون چوس رہے ہیں - عوام میں بناسپتی گھی کی اس بڑھتی ہوئی قیمت سے شدید بے چینی پھیل گئی ہے -

وزیر صنعت (ڈاکٹر عبدالخالق) - جناب والا - جب سے ملیں قومی ملکیت میں لی گئی ہیں- 266 ٹن روزانہ پیداوار کے مقابلے میں اب تقریباً زیادہ پیداوار ہے - اسلئے اب اکثر اضلاع میں ایک تو کمیابی نہیں رہی - دوسرا بلیک مارکیٹنگ کرنے کی کوئی اطلاع ہمیں نہیں ملی - جب سے فاضل محرک کی کافی دن ہوئے اطلاع ملی - میں نے اس وقت جو متعلقہ حکام ہیں - انکو یہ بات کہی انہوں نے تفتیش کر کے بتایا ہے کہ کوئی ایسا واقعہ حکومت کے نوٹس میں نہیں آیا - لیکن اگر فاضل محرک پوائنٹ اوٹ کریں کہ کوئی خاص تاجر اس قسم کی بلیک مارکیٹنگ کر رہا ہے تو اسکے خلاف ایکشن لیا جائے گا اسکی جو رجسٹریشن ہے - جس کی وجہ سے پرمٹ گھی کا حاصل کرتا ہے وہ ہم منسوخ کر دیں گے - اس کا سد باب کیا جائیگا -

مرزا فضل حق - جناب والا - میں کل بھی جہلم میں موجود تھا یہ میری ذاتی اطلاع ہے کہ گھی بلیک میں فروخت ہو رہا ہے - اگرچہ 12 روپے میں نہیں ہو رہا اس سے ریٹ ذرا کم ہے - ٹین بھی بلیک میں فروخت ہوتا ہے - اور جو تاجر ہیں وہ ایک مکان یا ڈپو پر نہیں بیچتے بلکہ

انہوں نے مختلف ایجنٹ رکھے ہوئے ہیں ۔ جو آگے دو دو تین لے کر جا کر بیچتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس میں آپ کوئی assurance extend کرتے ہیں کہ کسی اور ذریعہ سے بھی فروخت کرنے کا انتظام کریں گے ؟

وزیر صنعت ۔ جی جناب والا ۔

Mr. Speaker. It is not pressed.

کچی آبادی ماچس فیکٹری میں سیلاب سے متاثرین کی امداد سے افسر شاہی کی عدم توجہی

مسٹر سپیکر ۔ مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ سیاست مورخہ 7 نومبر 1973 کے مطابق کچی آبادی ماچس فیکٹری کے سیلاب سے متاثرہ علاقہ میں متعدد بچے سردی سے چل بسے ۔ افسر شاہی کی عدم توجہی کے باعث متاثرین گوناگوں مشکلات سے دو چار ہیں ۔ اخبار کے مطابق بار بار اپیلوں کے باوجود سیلاب زدگان کو مناسب امداد مہیا نہیں کی گئی اور نہ ہی انہیں گرم کپڑے مہیا کئے گئے ہیں ۔ اس خبر سے صوبائی دارلحکومت کے عوام میں مایوسی اور بے چینی کی لہر دوڑ گئی ہے ۔

وزیر صنعت ۔ جناب والا ۔ جس کچی آبادی کا فاضل ممبر نے ذکر کیا ہے وہاں اس وقت سیلاب زدگان حضرات موجود نہیں ہیں بلکہ جو سیلاب زدگان وہاں آئے تھے سیلاب کے دوران ہی وہ اپنے اپنے گھروں میں جا چکے ہیں اور اب وہاں جو لوگ رہتے ہیں وہ خانہ بدوش ہیں جنکو عرف عام میں لاہور میں چنگڑ کہتے ہیں ۔ وہ لوگ وہاں رہتے ہیں ۔ ان لوگوں میں بھی کسی قسم کی وبا یا کسی موت کی کوئی اطلاع نہیں ملی سیلاب زدگان بہر حال اسوقت وہاں موجود نہیں ہیں ۔

مسٹر شمیم احمد خان (مسٹر ڈپٹی سپیکر) - پریس کے معزز اراکین اپنی گیلری میں واپس آچکے ہیں اور معاملہ ہو گیا ہے -

(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر مواصلات و تعمیرات - جناب والا - مرزا طاہر بیگ صاحب جو اس ایوان کے فاضل رکن ہیں اور رمضان صاحب پی - پی - آئی کے نمائندہ کے درمیان چند روز قبل جو incident ہوا تھا اس پر ہمارے فاضل رکن مرزا طاہر بیگ صاحب نے نہایت ہی واضح اور مخلصانہ طریقے سے پریس کے دوستوں کو اپنی پوزیشن بیان کی ہے - اس کے بعد رمضان صاحب نے بھی بڑی واضح طور پر یہ بات کہی کہ مرزا صاحب کے ساتھ جو دو ایک حضرات تھے ان کے اور ان کے درمیان جو واقعہ ہوا اس پر فی‌الواقع مرزا صاحب نے ذاتی طور پر انہیں تھپڑ یا کوئی ایسی چوٹ نہیں لگائی - مرزا صاحب کو چونکہ توقع تھی کہ جس کسی شخص نے ان کی موجودگی میں ایسا عمل کیا ہے یا مرزا صاحب نے بھی ان کا کارڈ لیکر کوئی ایسے الفاظ لکھے ہیں تو عمل صحافت کے کے طریقہ کے تحت اور آداب کے تحت ہم اس ایوان کے فاضل رکن سے یہ توقع نہیں رکھتے ہیں اور نہ اس شکایت کے پیش نظر انہوں نے جو بھی بائیکاٹ کیا تھا اس پر وضاحت کی - میں نے اور میرے ساتھیوں نے اور خاص طور پر ڈپٹی سپیکر صاحب نے صحافی حضرات کو اس ایوان کی طرف سے اور مرزا صاحب نے بڑے واضح طور پر اپنی معذرت کا اظہار کیا ہے - ہم مشکور ہیں کہ صحافی دوستوں نے اس کو قبول کرتے ہوئے اپنا بائیکاٹ ختم کرنے کا اعلان کیا ہے - میں آئندہ بھی یقین دلاتا ہوں کہ گورنمنٹ پارٹی کو یا حزب اختلاف کے ہر رکن کو صحافت کے اندر آداب اور اہمیت جو ہے پوری طرح سے اس کا احساس ہے - اس ایوان کی کارروائی عوام تک پہنچانے کیلئے اور قومی خدمت اور اس ایوان کی کارروائی کو بہتر انداز میں ادا کرنے کیلئے پریس اور اس معزز ایوان کا چولی دامن کا ساتھ ہے - ہم دونو متعلقہ فریقین ہیں - ہم آئندہ بھی یہ یقین دلاتے ہیں کہ پریس کے ساتھ اس ایوان کی طرف سے اس ایوان کے ہر رکن کی طرف سے پورا پورا تعاون ہوگا اور آئندہ کسی ایسی شکایت کا موقع نہیں ملے گا -

(نعرہ ہائے تحسین)

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - میں جناب قائم مقام قائد ایوان کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس الجھے ہوئے مسئلہ کو نہایت ہی سنجیدگی کے ساتھ سلجھا دیا ہے - اور جیسا کہ انہوں نے توقع ظاہر کی ہے - اسطرح سے ایوان کا ہر ممبر اس ایوان کا ہر رکن صحافت کی اقدار کی بلندی صحیفہ نگاروں کی عزت و احترام کا ہمیشہ خیال رکھے گا اور میں اپنی طرف سے اور اپنے رفقائے محترم کی طرف سے یقین دلاتا ہوں کہ ہم ہمیشہ صحفیہ نگاری کی عزت و احترام کا خیال رکھیں گے - اور ان سے وہی سلوک کریں گے جس اچھے اور مقدس سلوک کے وہ مستحق ہیں -

مسٹر سپیکر - اب نماز مغرب اور چائے کے لئے آدھ گھنٹہ کے لئے ایوان کی کارروائی ملتوی کی جاتی ہے - 5-30 بجے دوبارہ کارروائی شروع ہوگی -

(اس مرحلہ پر آدھ گھنٹہ کیلئے ایوان کی کارروائی ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر سپیکر - مرزا فضل حق صاحب - آپکی تحریک التوائے کار نمبر 122 کا کیا فیصلہ ہوا ہے ؟

مرزا فضل حق - جناب والا - میں ایسے پریس نہیں کرتا -

Mr Speaker. The adjournment motion is not pressed.

ہائی سکول گلبرگ لاہور کی گراؤنڈ میں دستی بم کا دھماکہ

مسٹر سپیکر - مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو کو زیر بحث لانے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "لوائے وقت" مورخہ 7 نومبر 1973 کے مطابق گلبرگ کے ہائی سکول میں چند نا معلوم کار سوار سکول کی گراونڈ میں دستی بم پھینک کر فرار ہو گئے - دھماکہ سے بچے گھبرا کر سکول سے باہر نکل آئے - اس سے قبل بھی اس طرح کے کئی دھماکے ہوئے ہیں - صوبے کے عوام میں خصوصاً اور

صوبائی دارالحکومت کے عوام میں بالخصوص اس خبر سے خوف و ہراس کی لہر دوڑ گئی ہے -

وزیر قانون - مجھے جو رپورٹ سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس لاہور کی طرف سے اس تحریک التوائے کار میں مندرج واقعہ کے سلسلے میں موصول ہوئی ہے اسکے مطابق مقدمہ نمبر 547 مورخہ 5 نومبر 1973 بجرم 336 پی-پی-سی تھانہ گلبرگ میں درج کر لیا ہے - کار نمبر 672 ایل - ای - اے جو ملزمان نے استعمال کی تھی - وہ بھی پولیس نے اپنے قبضہ میں لے لی ہے - محمد اسلم ولد میاں محمد بشیر سکنہ ماڈل ٹاؤن پروپرائٹر اتفاق فاونڈری - آصف منظور ولد منظور احمد سکنہ 168 گلبرگ کو گرفتار کر لیا گیا ہے - تازہ ترین اطلاع یہ ہے کہ تیسرا ملزم مسمی کامران امین ولد چوہدری محمد امین سکنہ جی بلاک - ماڈل ٹاؤن بھی گرفتار کر لیا گیا ہے اور ٹیوٹا کار جو محمد امین مالک اتفاق فوؤنڈری کی ہے - وہ بھی قبضہ میں لے لی گئی ہے - تفتیش ہو رہی ہے - ایسے واقعات کی تمام کیلئے ضروری اقدامات کر لئے گئے ہیں - تا کہ آئندہ اس قسم کے واقعات نہ ہوں -

مرزا فضل حق - میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ملزمان کا motive کیا تھا ؟

وزیر قانون - ابھی تک کیس زیر تفتیش ہے اور جب نتائج نکلیں گے تو پھر میں کچھ عرض کر سکونگا -

مرزا فضل حق - کیا یہ بم کسی دشمنی کی بنا پر پھینکا گیا ہے یا کسی اور بنا پر یہ واقعہ ہوا ہے ؟

وزیر قانون - میرے خیال میں یہ محض بچوں کو ہراسان کرنے کیلئے کیا گیا ہے - بہر حال تفتیش جاری ہے اور نتائج سامنے آ جائینگے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب سپیکر - میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر موصوف اس پوزیشن میں ہیں - کہ اسکی وضاحت کر سکیں کہ آیا اس میں کسی ٹورسٹ عناصر کا ہاتھ ہے اور یہ کوئی قسم کے واقعات

کر رہے ہیں یا کوئی اور اس قسم کے کام کر رہا ہے ۔ کیا انکے نوٹس میں کوئی واضح بات آئی ہے ؟

وزیر قانون - جناب والا ۔ یہ تفتیش بڑے اعلیٰ پیمانے پر ہو رہی ہے ہو سکتا ہے کہ ہمیں جلد یہ معلوم ہو جائے کہ ان واقعات میں کس کا ہاتھ ہے ۔

مسٹر سپیکر - مسٹر وزیر قانون ۔ کیا آپ کسی مناسب موقعہ پر اسکے متعلق ایوان کو اعتماد میں لیں گے ؟

وزیر قانون - اس سے قبل بائیبل ہاؤس میں اور پولیس چوکی ریس کورس پر بھی گرنیڈ پھینکے گئے تھے اور اسکے علاوہ اور بھی بہت سے ایسے واقعات ہوئے ہیں ۔ تو جس مستعدی سے ملزمان کو گرفتار کیا گیا ہے اور کار کو پولیس کی تحویل میں لے لیا گیا ہے ۔ اسکی تفتیش مکمل ہو جانے کے بعد دوسرے واقعات کے متعلق بھی کچھ وثوق سے کہا جا سکے گا ۔

مسٹر رؤف طاہر - جناب سپیکر ۔ میرے نقطہ نظر سے جناب عبدالصمد اچکزئی کی موت جن حالات میں ہوئی ہے اور بارہے ہیں حزب اقتدار اور حزب اختلاف دونوں کو چاہئے کہ جو ملک میں تشدد کا راستہ اختیار کرنے کی کوشش کی گئی ہے اسکے متعلق ایک قرارداد مذمت پاس کریں ۔

بیگم آباد احمد خان - میں اسکی تائید کرتی ہوں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا ۔ میں قائد ایوان سے مشورہ کر کے چند منٹوں میں یہ قرار داد پیش کر دونگا ۔

مسٹر سپیکر - مرزا صاحب ۔ وزیر متعلقہ کی اس بیان کے بعد آپکی تحریک کی کیا پوزیشن ؟

مرزا فضل حق - میں اسے پریس نہیں کرتا ۔

مسٹر سپیکر - تحریک کو پریس نہیں کیا گیا ۔

ایم او کالج کے ہنگامہ میں زخمی طالبعلم نجف عباس کو امرتسر وارڈ میوہسپتال سے اغوا کیا جانا

مسٹر سپیکر - مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جمہور" مورخہ 5 نومبر 1973 کے مطابق ایم - اے - او کالج کے ہنگامہ میں زخمی ہونے والے طالب علم نجف عباس کو میوہسپتال کی امرتسر وارڈ سے پر اسرار طور پر اغوا کر لیا گیا اور جب گوالمنڈی پولیس سے اغوا کا مقدمہ درج کرنے کو کہا گیا تو متعلقہ پولیس نے مقدمہ درج کرنے سے انکار کر دیا - وارڈ کے دوسرے مریضوں کے مطابق رات بارہ بجے دو نا معلوم افراد نجف کے پاس آئے اور اسے اٹھا کر باہر لے گئے جس کے بعد وہ واپس نہیں آیا - طلبا نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ یہ اغوا پرنسپل نے ذاتی عناد کی بنا پر کرایا ہے - اس خبر سے صوبہ بھر کے طلبا میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے -

وزیر قانون - جناب سپیکر ! اس تحریک کا ظاہراً تعلق تحریک التوا نمبر 128 کے ساتھ ہے کیونکہ یہ بھی اس واقعہ کا قصہ ہے - نجف عباس جس کے متعلق اس تحریک میں کہا گیا ہے - کہ میوہسپتال سے اغوا کر لیا گیا - اصل واقعات یہ ہیں کہ یہاں ایک کالج میں کچھ طلبہ کے علاوہ باہر کے لوگ تھے - .....

مرزا فضل حق - تحریک التوا نمبر 128 تو جناب نے رول آوٹ کر دی ہے -

وزیر قانون - میں تحریک التوا 129 کا جواب دے رہا ہوں ، آپ سن لیں - وہاں لڑائی ہوئی ہے ، لڑائی کا مقدمہ درج ہوتا ہے - یہ نجف عباس اس مقدمے میں ملزم ہے - میوہسپتال میں مضروب ہو کر پہنچتا ہے اور وہاں سے اس خطرے سے کہ پولیس اسے پکڑ نہ لے ، خود بخود رات کو غائب ہو جاتا ہے - اس کے متعلق میں نے پھر صرف ان کے اس جواب پر

اکتفا نہیں کیا ۔ دوبارہ تسلی کی ہے کہ نصف عباس اپنے گھر موجود ہے ؟ کیا وہ کالج آتا ہے ؟ مجھے اطلاع دی گئی ہے کہ امن کو کسی نے اغوا نہیں کیا تھا ۔ صرف گرفتاری کے خوف سے چلا گیا تھا اور اب وہ باقاعدہ اپنے گھر میں خوش وخرم رہ رہا ہے اور باقاعدہ کالج میں بھی جاتا ہے ۔

مرزا فضل حق ۔ میں اپنی تحریک پر زور نہیں دیتا ۔

سب ڈویژن کھاریاں میں آٹے اور گھی کی قلت

مسٹر سپیکر ۔ مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ "جنگ" راولپنڈی مورخہ 7 نومبر 1973ء کے مطابق سب ڈویژن کھاریاں میں ایک بار پھر آٹے اور گھی کی قلت پیدا ہو گئی ہے ۔ عیدالفطر کے بعد کوٹہ فراہم نہیں کیا گیا ۔ جس کی وجہ سے دیہات میں آٹے اور گھی کی سپلائی معطل ہے ۔ شہر میں 5 افراد تک آٹا اڑھائی سیر اور زیادہ افراد کے کارڈ پر 5 سیر دیا جا رہا ہے ۔ بناسپتی گھی بلیک میں دس روپے فی سیر فروخت ہو رہا ہے ۔ اس خبر سے مقامی اور صوبے کے عوام میں مایوسی اور بے چینی کی لہر دوڑ گئی ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر ۔ مہنگائی کے متعلق تو غالباً وزیر صنعت اس دن کہہ گئے تھے ۔ یہ تحریک کل پر رکھ دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ایک اور تحریک پر وہ جنرل سٹیٹمنٹ دے گئے ہیں کہ اتنا گھی پیدا ہو رہا ہے اور ہم بڑی توجہ کر رہے ہیں اور ہم یقین دلاتے ہیں ۔ آج بھی وہی پوزیشن ہے ۔

مرزا فضل حق ۔ جناب والا ۔ اس کا خاص پوائنٹ یہ ہے کہ الیکشن کے دنوں میں جناب ممتاز احمد کاہلوں کی زیر سرکردگی وہاں بہت گھی تقسیم ہوتا رہا ہے ۔ اس کے بعد یہ کمی واقعی ہوئی ہے ۔

Mr. Speaker. Then I will keep it pending.

مسودات قانون

مسودہ قانون ایگریکلچرل سپلائیز کارپوریشن پنجاب مصدرہ 1973

(مسودہ قانون پنجاب نمبر 63 بابت 1973)

مسٹر سپیکر ۔ اب پنجاب ایگریکلچرل سپلائیز کارپوریشن بل 1973ء کی کلاز 25 ایوان میں زیر غور ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

(کلاز ۔ 25)

Haji Muhammad Saifullah Khan. Sir I move :

That sub-clause (2) of Clause 25 of the Bill be deleted.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

That sub-clause (2) of Clause 25 of the Bill be deleted.

Sheikh. Aziz Ahmad. Opposed Sir.

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ کلاز 25 کی سب کلاز (2) میں گو بظاہر کوشش یہ کی گئی ہے کہ جہاں سب کلاز (1) کے تحت حکومت کو قواعد بنانے کا اختیار دیا گیا ہے اور یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ جب بھی کسی ایکٹ کے تحت قواعد بنائے جاتے ہیں یا قواعد بنانے کا اختیار کوئی قانون دیتا ہے تو یہ اس میں لازمی جزو ہوا کرتا ہے کہ وہ قوانین صرف اس ایکٹ کے دائرے کے اندر رہ کر بنائے جا سکتے ہیں ، جو پرویژن ایکٹ کے اندر موجودنہ ہو اصل قانون جس قسم کی پرویژن سے عاری ہو ۔ قواعد کسی حالت میں ، بھی اس کے برعکس ، اس کے منافی یا اس سے تجاوز کرکے نہیں بنائے جا سکتے ۔ جب ایک سیدھی سادی پرویژن سب کلاز (1) میں آ چکی ہے جس میں یہ لکھ دیا گیا ہے :

> 25. (1) "Government may, by notification in the official Gazette, make rules for carrying out the purposes of this Ordinance.

This is sufficient.

اس کے ساتھ ساتھ جب ایک جامع سب کلاز موجود ہے جس کے تحت گورنمنٹ کو قواعد بنانے کا اختیار ہے - پھر اس کے لیے یہ لکھ دینا کہ -

25 (2) Without prejudice to the generality of the foregoing provisions, such rules may provide for—

(a) the appointment of Committee to consider particular matter or matters;

(b) the custody of funds of the Corporation;

(c) the meetings of the Board;

(d) methods of ensuring continuous evaluation by the Corporation of its schemes and projects;

(e) the determination of the terms and conditions of service of the officers, advisers and servants of the Corporation;

(f) the mode of operation and expenditure of the funds of the Corporation;

(g) the manner and form of keeping the accounts of the Corporation;

(h) oath of fidelity and secrecy;

(i) the date on which and the form in which the annual budget statement of the Corporation is to be submitted each year;

(j) the manner and the form in which the statements and the report referred to in section 24 shall be submitted; and

(k) any other matter required by the provisions of this Act to be provided by the rules.

جناب والا ! اب میری سمجھ میں نہیں آتا کہ جتنے بھی آئیٹمز کی وضاحت اس سب کلاز (2) میں کی گئی ہے وہ ساری کی ساری پہلے ہی ایکٹ کے اندر موجود ہیں - جہاں ایکٹ کے اندر یہ پرویژن رکھ دی گئی

ہے کہ بورڈ کو میٹنگ کرنے کا اختیار ہے تو لازمی امر ہے کہ قواعد کے تحت اس میٹنگ کے قواعد ، اس میٹنگ کا طریق کار ، اس کے بلانے کا پروسیجر، اس کے اندر کارروائی چلانے کا مقصد ، یہ ساری چیزیں اس میں درج کی جا سکتی ہیں ۔ بجٹ کی پروویژن بھی قواعد کے اندر موجود ہے ۔ پھر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ جب ایک واضح پروویژن سب کلاز 1 میں لکھ دی گئی ہے کہ گورنمنٹ کو قواعد بنانے کا اختیار ہے تو پھر اس قسم کی وضاحت کرنا کہ عمومی اختیارات کے علاوہ خصوصی قواعد کے بنانے کا بھی انہیں اختیار ہوگا کسی قاعدے کا حصہ بن سکتا ہے ، یا قواعد کی اس قسم کی صراحت ان کو باضابطہ بنا دے گی ۔

(اس مرحلہ پر سید ناظم حسین شاہ صاحب کرسی صدارت پر تشریف فرما ہوئے)

یا اگر یہ صراحت سب کلاز (2) میں نہ کی جائے تو گورنمنٹ کو وہ اختیار حاصل نہ ہوگا کہ وہ ان قواعد کو بنا سکے ، یا قواعد میں اس قسم کی صراحت کر سکے ۔ ان تمام چیزوں کی موجودگی میں جب کہ قواعد کے لیے جنرل کلاز میں بھی ایک واضح پروویژن ہوا کرتی ہے ۔ پھر اس کے ساتھ generality کے علاوہ ایک مخصوص speciality کی آئیٹم اس میں دے دینا ، میں نہیں سمجھتا کہ کس قاعدے اور قانون کے مطابق ہو ۔ یہ صرف اس چیز کا ثبوت ہے کہ حکومت کو یا تو علم نہیں یا انہیں خاص طور پر اس کی صراحت کرکے ایوان کو یہ باور کرانا ہے کہ ہم عام حالات کے علاوہ خصوصی قواعد بھی بنائیں گے ، وہ پروویژن تو پہلے ہی ایکٹ کے اندر موجود ہے ۔ اس لیے میں استدعا کروں گا کہ سب کلاز (2) قطعی طور پر حذف کر دینی چاہیے ۔

Mr. Chairman. The question is :

That sub-clause (2) of Clause 25 of the Bill be deleted.

(The motion was lost)

Mr. Chairman. The question is :

That Clause 25 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

(کلاز - 26)

مسٹر چیئرمین - اب کلاز 26 زیر غور ہے - مرزا فضل حق -

مرزا فضل حق - جناب والا - میں نے اپنی ترمیم واپس لے لی ہے -

مسٹر چیئرمین - اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 26 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز - 27)

مسٹر چیئرمین - اب بل کی کلاز 27 زیر غور ہے - اس میں کوئی ترمیم نہیں ہے - اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 27 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز - 28)

مسٹر چیئرمین - اب بل کی کلاز 28 زیر غور ہے - حاجی محمد سیف اللہ خان -

سید نابش الوری - میاں منظور احمد موہل -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - یہ ترامیم ہم پیش نہیں کرنا چاہتے -

مسٹر چیئرمین - اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 28 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز - 29)

مسٹر چیئرمین - اب بل کی کلاز 29 زیر غور ہے - اس میں ترمیم نہیں ہے - اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 29 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز - 2)

مسٹر چیئرمین - اب بل کی کلاز 2 زیر غور ہے -

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

قرار داد تعزیت

مسٹر عبدالصمد اچکزئی کی المناک شہادت

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - جناب کی اجازت سے اور جناب قائد ایوان جو اس وقت یہاں تشریف فرما ہیں ان کے اتفاق کے ساتھ میں ایک متفقہ قرار داد پیش کرتا ہوں :

> کہ صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان جناب عبدالصمد اچکزئی کی المناک شہادت پر تعزیت کی قرار داد منظور کرتا ہے - جس طرح جناب اچکزئی مرحوم کو قتل کیا گیا ہے - وہ انتہائی طور پر قابل مذمت ہے - اور یہ ایوان اس اندیشے کا اظہار کرتا ہے کہ تشدد کے اس قسم کے سنگین حوادث اور واقعات کو پوری قوت سے ختم کر دیا جائے - ورنہ پورے ملک میں خوف و ہراس پیدا ہو سکتا ہے - اور انفرادی اور اجتماعی آزادی متاثر ہو سکتی ہے -

وزیر قانون و اطلاعات - جناب والا - میں اس کی تائید کرتا ہوں -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - قرار داد پیش کی گئی ہے :

> کہ صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان جناب عبدالصمد اچکزئی کی المناک شہادت پر تعزیت کی قرار داد منظور کرتا ہے - جس طرح جناب

اچکزئی مرحوم کو قتل کیا گیا ہے - وہ انتہائی طور پر قابل مذمت ہے - اور یہ ایوان اس اندیشے کا اظہار کرتا ہے کہ تشدد کے اس قسم کے سنگین حوادث اور واقعات کو پوری قوت سے ختم کر دیا جائے - ورنہ پورے ملک میں خوف و ہراس پیدا ہو سکتا ہے - اور انفرادی اور اجتماعی آزادی متاثر ہو سکتی ہے -

وزیر قانون و اطلاعات - جناب سپیکر - اس قسم کے تشدد کے واقعات کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے - اور جس طریقے سے انہیں ہلاک کیا گیا ہے اخبارات کی اطلاعات کے مطابق وہ انتہائی افسوس ناک ہے - اور جناب قائد حزب اختلاف نے یہ قرار داد پیش کر کے سارے ایوان کے ممبران کے جذبات کی ترجمانی کی ہے - اس لئے اسے منظور کر لیا جائے -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - اب سوال یہ ہے :

کہ صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان جناب عبدالصمد اچکزئی کی المناک شہادت پر تعزیت کی قرار داد منظور کرتا ہے - جس طرح جناب اچکزئی مرحوم کو قتل کیا گیا ہے - وہ انتہائی طور پر قابل مذمت ہے - اور یہ ایوان اس اندیشے کا اظہار کرتا ہے کہ تشدد کے اس قسم کے سنگین حوادث اور واقعات کو پوری قوت سے ختم کر دیا جائے - ورنہ پورے ملک میں خوف و ہراس پیدا ہو سکتا ہے اور انفرادی اور اجتماعی آزادی متاثر ہو سکتی ہے -

(قرار داد بااتفاق رائے منظور کی گئی)

سید کاظم علی شاہ کرمانی - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - یہ جو قرار داد تعزیت متوفی کے حق میں پاس کی گئی ہے - تو اس سلسلے میں دعائے مغفرت بھی ہونا لازمی ہے -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - ٹھیک ہے - دعائے مغفرت کی جائے -

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت ادا کی گئی)

مسودات قانون

مسودہ قانون ایگریکلچرل سپلائیز کارپوریشن پنجاب مصدرہ 1973

(مسودہ قانون پنجاب نمبر 63 بابت 1973)

(بحث جاری)

(کلاز - 2)

مسٹر ڈپٹی سپیکر - چوہدری محمد انور سمہ اپنی ترمیم پیش کریں گے -

Chaudhri Muhammad Anwar Samma. Sir I move :

> That in para (d) of Clause 2 of the Bill, between the words "Agriculture" and "Supplies" occurring in lines 1-2, the words' "Development and" be inserted.

Mr. Deputy Speaker. The amendment moved is :

> That in para (d) of Clause 2 of the Bill, between the words "Agriculture" and "Supplies" occurring in lines 1-2, the words "Development and" be inserted.

Minister for Law. Not opposed :

Mr. Deputy Speaker. The question is :

> That in para (d) of Clause 2 of the Bill, between the words "Agriculture" and "Supplies" occurring

in lines 1-2, the words "Development and be inserted.

(The motion was carried)

مسٹر ڈپٹی سپیکر - حاجی محمد سیف اللہ خان -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں اپنی یہ ترمیم پیش نہیں کرنا چاہتا -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 2 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز - 1)

مسٹر ڈپٹی سپیکر - اب بل کی کلاز 1 زیر غور ہے - حاجی محمد سیف اللہ خان - سید تابش الوری اور میاں منظور احمد موہل -

Haji Muhammad Saifullah Khan. Sir, I move :

That for sub-clause (1) of Clause 1 of the Bill, the following be substituted, namely :—

(1) This Act shall be called the Punjab Agricultural Development and Supplies Corporation Act, 1973.

Mr. Deputy Speaker. The amendment moved is.

That for sub-clause (1 of Clause 1 of the Bill, the following be substituted, namely :

(1) This Act shall be called the Punjab Agricultural Development and Supplies Corporation Act, 1973.

Minister for Law. Agreed, Sir.

Mr. Deputy Speaker. The question is :

That for sub-clause (1) of Clause 1

of the Bill, the following be substituted, namely :—

(1) This Act shall be called the Punjab Agricultural Development and Supplies Corporation Act, 1973.

(The motion was carried)

مسٹر ڈپٹی سپیکر - اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 1 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(تمہید)

مسٹر ڈپٹی سپیکر - اب بل کی تمہید ایوان میں زیر غور ہے - حاجی محمد سیف اللہ خان - سید تابش الوری اور میاں منظور احمد موہل -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون کی تمہید کی سطر 2 میں الفاظ "ایگریکلچرل" اور "سپلائی" کے مابین الفاظ "ڈیویلپمنٹ اینڈ" ایزاد کئے جائیں -

Mr. Deputy Speaker. The amendment moved is :

That in the Preamble of the Bill between the words "Agricultural" and "Supplies" occurring in lines 1-2 thewords "Development and" be inserted.

Minister for Law. Not opposed.

Mr. Deputy Speaker. The question is :

That in the Preamble of the Bill between the words "Agricultural" and "Supplies" occurring in lines 1-2 the words "Development and" be inserted.

(The motion was carried)

مسٹر ڈپٹی سپیکر - اب سوال یہ ہے -

کہ تمہید ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے :

(تحریک منظور کی گئی)

طویل عنوان

مسٹر ڈپٹی سپیکر - اب بل کا طویل عنوان ایوان میں زیر غور ہے - حاجی محمد سیف اللہ خان -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون کے طویل عنوان میں الفاظ "ایگریکلچرل" اور "سپلائز" کے مابین الفاظ "ڈویلپمنٹ اینڈ" ایزاد کئے جائیں -

Mr. Deputy Speaker. The amendment moved is :

That in the Long Title of the Bill between the words "Agricultural" ahd "Supplies" occurring in line 1, the words "Development and" be insterted.

Minister for Law. Agreed Sir.

Mr. Deputy Speaker. The question is :

That in the Long Title of the Bill between the words "Agricultural" and "Supplies" occurring in line 1, the words "Development and" be inserted.

(The motion was carried)

مسٹر ڈپٹی سپیکر - اب سوال یہ ہے :

کہ طویل عنوان ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ دی پنجاب ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ اینڈ سپلائیز کارپوریشن بل 1973 منظور کیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ دی پنجاب ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ اینڈ سپلائیز کارپوریشن بل 1973 منظور کیا جائے

Haji Muhammad Saifullah Khan. I oppose, Sir.

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ میاں خورشید انور ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب سپیکر ۔ اس سٹیج پر برسراقتدار پارٹی سے صرف یہ التجا کی جا سکتی ہے کہ قانون وہ بنا چکی ہے ۔ قانون پہلے بھی بناتے رہے ہیں ایسے ادارے پہلے بھی قائم ہوتے رہے ہیں ۔ از راہ کرم ان تجربات سے فائدہ اٹھایا جائے اور نئے نئے تجربات کرنے کی بجائے جب اس قانون کا عملی نفاذ ہو تو عوام کی سہولت کے مطابق اس پر عمل کیا جائے ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر جلوہ افروز ہوئے)

جناب والا ۔ برسر اقتدار پارٹی نے یہ تہیہ کر رکھا ہے کہ وہ تمام کاروبار آہستہ آہستہ اپنے کنٹرول میں لیتی جائے گی لیکن اچھا اس طرح سے ہے کہ آپ اسے بحیثیت کاروبار کے اپنائیں اور ایک پولٹیکل پارٹی کی بجائے ایک لمیٹڈ فرم بنائی جائے جس طرح سے اسی ملک میں کسی زمانے میں ایسٹ انڈیا کمپنی آئی تھی ۔ اب آپ میں اور ایسٹ انڈیا کمپنی میں کوئی فرق نہیں رہا ۔ اگر تمام کاروبار آپ نے خود اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے تو اس کا انتظام بھی بہتر بنائیں ۔

شیخ عزیز احمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ معزز ممبر بل کی تھرڈ ریڈنگ پر بحث کر رہے ہیں نہ کہ اس کی جنرل پالیسی پر ۔

میاں خورشید انور ۔ شیخ صاحب میں اس لئے عرض کر رہا ہوں

کہ اب ملک میں دو عملی جاری ہے ۔ ایک طرف تو آپ نے کھاد اور بیج وغیرہ اس کارپوریشن کے سپرد کر دیا ہے کہ یہ تمام کاروبار کرے گی ۔ سپلائیز کرے گی اور اس سے کسانوں کاشتکاروں اور لوگوں کو فائدہ ہوگا ۔ دوسری طرف دو عملی جاری ہے ۔کہ اب بھی آپ نے کھاد کی ایجنسیاں دے رکھی ہیں ۔ اگر آپ کی نیت نیک ہے اور آپ چاہتے ہیں کہ یہ کارپوریشن کامیاب ہو اور اس سے لوگ استفادہ کر سکیں تو یہ ضروری ہے کہ ایک پالیسی بنائیں ۔ اب بھی آپ لوگوں نے ان دنوں ایک طرف تو اعلان کر دیا ہے کہ کھاد پر مکمل کنٹرول حاصل کر لیا گیا ہے ۔ اس کا کاروبار حکومت نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اور اس کارپوریشن کے علاوہ کوئی دوسرا ادارہ کام نہیں کرے گا ۔ دوسری طرف اب بھی آپ اپنے کارکنوں کو ایجنسیاں دے رہے ہیں اور ان کو سیاسی طور پر خوش کر رہے ہیں ۔ اب بھی دھاندلیاں جاری ہیں ۔ اس لئے میں التجا کرونگا کہ اس کارپوریشن کی کامیابی کے لئے یہ ضروری ہے کہ یہ دو عملی بند کی جائے اور تمام کھاد کا کاروبار اس کارپوریشن کے سپرد کیا جائے ورنہ موجودہ سال اسی طرح بلیک ہوتی رہے گی ۔

ڈاکٹر حلیم رضا ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ فاضل مقرر نے پیپلز پارٹی کو ایسٹ انڈیا کمپنی سے تشبیہہ دی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ بڑی دیر کے بعد آپ کو یاد آیا ہے ۔

ڈاکٹر حلیم رضا ۔ میں سوچ رہا تھا کہ شاید کوئی دوسرا دوست اٹھے گا ۔ تو اس سلسلہ میں مجھے یہ کہنا ہے کہ ایسٹ انڈیا کمپنی والے سامراجی تھے ۔ اور انہوں نے بر صغیر ہندو پاک پر بہت مظالم ڈھائے تھے ۔ اس لئے اگر اسے پیپلز پارٹی سے تشبیہہ دی جائے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ فاضل مقرر انتہائی غلطی کر رہے ہیں اور تاریخ سے عدم واقفیت کی بنیاد پر ہی انہوں نے یہ بات کہی ہے ۔ پیپلز پارٹی والے محب وطن ہیں اور میں آپ کے توسط سے یہ التجا کروں گا کہ فاضل مقرر اپنے وہ الفاظ واپس لے لیں ۔

میاں خورشید انور - جناب والا - میں نے آپ کی حب‌الوطنی پر کوئی شبہ نہیں کیا ہے - میں اس کے پولٹیکل پہلو پر عرض نہیں کر رہا تھا - میں کاروبار کے سلسلے میں عرض کر رہا تھا کہ ایسٹ انڈیا کمپنی بھی جب یہاں آئی تھی اگرچہ اس کے مقاصد سیاسی تھے لیکن اس سے پہلے یہاں کاروبار establish کیا تھا اور آپ نے بھی آہستہ آہستہ پہلے اپنی حکومت بنا لی اور بعد میں کاروبار کو سمیٹنا شروع کر دیا ہے -

مسٹر سپیکر - میاں صاحب آپ بل سے متعلق بات کریں -

میاں خورشید انور - جناب والا - ان کی نیت بھی وہی ہے - مقصد یہ ہے کہ اگر آپ کی نیت نیک ہوتی تو اس کارپوریشن کے قیام کے بعد جب کہ آپ کی اپنی حکومت ہے - - - - - -

میاں خان محمد - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - یہ یک نہ شد دو شد بلکہ سہ شد والی بات ہو رہی ہے - جناب والا - فاضل ممبر کو ایسی باتیں کرنے سے روکیں -

میاں خورشید انور - جناب والا - میرے خیال میں میرے ان الفاظ سے ان کو تکلیف نہیں ہونی چاہیے - وہ خواہ مخواہ اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں -

Mr. Speaker. I do not entertain these points of order please continue with your speech.

میاں خورشید انور - شکریہ - جناب والا - میں عرض کر رہا تھا کہ اگر ان کی نیت نیک ہوتی -

Mr. Speaker. The honourable member will also keep it in his mind that he is speaking at this stage of 3rd reading.

میاں خورشید انور - تھرڈ ریڈنگ سے جناب میں تو یہی مراد لیتا ہوں کہ - - -

Mr. Speaker. The Bill as amended with particular reference to the amendments.

میاں خورشید انور - بل میں بعض ترامیم اس لئے منظور کی گئی

ہیں کہ اس کو زیادہ موثر بتایا جائے ۔

چوہدری محمد انور سمہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ بات یہ ہے کہ میاں خورشید انور صاحب تقریر کر کے بیٹھ چکے تھے اب تو وہ ویسے ہی شوق سے اٹھے ہیں ۔ اور اب آپ نے پھر انہیں یہ موقع دے دیا ہے کہ اب پھر دوبارہ amendments پر بولیں ۔ آپ فیصلہ دے چکے ہیں تو اس لئے انہیں اب آپ کا حکم ماننا چاہئے اور continue سے مطلب یہ ہے کہ بیٹھنے میں ان کی continuity ہونی چاہیئے نہ کہ کھڑے ہونے ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ چوہدری محمد انور سمہ صاحب کو معلوم ہونا چاہیے کہ ہاؤس کے بھی کچھ آداب ہیں ۔ جب آپ پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہوں تو مجھے بیٹھ جانا چاہیئے ۔ میں اس لئے بیٹھا تھا کہ ایک دو تین چار پوائنٹ آف آرڈر اکٹھے ہی آ گئے تھے ۔

جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ اگر اس میں کچھ ترامیم منظور کی گئی ہیں تو میں اس پر خوش ہوں کہ آپ نے حزب اختلاف کی طرف سے یا اپنے بعض دوستوں کی طرف سے بعض ترامیم بل کو زیادہ موثر بنانے کے لئے منظور کی ہیں ۔ ہمیں اس کی خوشی ہے ۔ میں اس موقع پر سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہہ سکتا ۔ مجھے احساس ہے کہ اس سٹیج پر میں بل کو پاس ہونے سے نہیں روک سکتا ۔ میں صرف عرض یہ کر رہا تھا کہ آپ اس کو عملی طور پر زیادہ موثر بنانے کے لئے اپنی دو عملی کو ختم کریں ۔ ایک طرف تو آپ کہہ رہے ہیں کہ یہ تمام کھاد بیج اور بھی جتنے کام ہیں ان کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے یہ کام اس کارپوریشن کے سپرد کیا گیا ہے ۔ میں اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ اب جو آپ ایجنسیاں دے رہے ہیں ۔ خفیہ طور پر جو گڑ بڑ کر رہے ہیں وہ کریں تاکہ یہ کارپوریشن کامیاب ہو ۔ اگر آپ اس قانون کو کامیاب بنانا چاہتے ہیں ۔ اور چاہتے ہیں کہ لوگوں کو اس سے فائدہ پہنچے تو آپ اب موجودہ پالیسی جو ہے وہ بہتر بنائیں ۔ جہاں تک آپ کے کاروبار کا تعلق مجھے پتہ ہے

آپ نے تمام کاروبار کا آہستہ آہستہ ستیاناس کرنا ہے ۔ وہ اپنے قابو میں لینا ہے ۔ کیونکہ آپ کو تجربہ صرف اسی کام کا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان // جناب والا۔ جہاں تک اس کارپوریشن کے قیام کا تعلق ہے ۔ یا اس کارپوریشن کے اغراض و مقاصد کا تعلق ہے ۔ اس پر تو میں سمجھتا ہوں کہ بہت کچھ کہا بھی جا چکا ہے اور اس سے متعلقہ کوئی گنجائش کہنے کی تھرڈ ریڈنگ میں باقی نہیں ہے ۔ ہم نے جناب والا اس سٹیج پر جس چیز کو سامنے رکھنا ہے ۔ وہ یہ ہے کہ جس انداز میں ترمیمات منظور ہوئی ہیں اور جس انداز میں اب کارپوریشن قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے ۔ اور جو پروویژنز اس کارپوریشن کے قیام کے لیے ہم نے منظور کی ہیں۔ کیا اب وہ تقاضے پورے کر لیتی ہے ۔ وہ خدشات اب دور کر دیتی ہے ۔ کیا اب ترمیم شدہ شکل میں یہ کارپوریشن اپنی کامیابیوں سے ہم کنار ہوگی یا یہ کہ صوبہ کے عوام کو ۔ صوبہ کی زراعت کو ۔ صوبہ کے زراعت پیشہ افراد کو ۔ کاشتکاروں کو یا زمینداروں کو کسی قسم کا فائدہ پہنچائے گی یا یہ کارپوریشن بھی سابقہ کارپوریشن کی طرح نہ صرف صوبہ کے عوام کے لیے بلکہ صوبہ کے خزانے کے لیے بھی بہت بڑا بوجھ بن جائے گی ۔ جناب والا ۔ جو ترمیمات ہم نے دی تھیں اور اس سلسلے میں جو گذارشات ہم نے کی تھیں ۔ اگر اُن پر اچھے طریقے سے غور کر لیا جاتا اور اس انداز سے غور کر لیا جاتا کہ اس کارپوریشن کو ہم نے صوبہ کے عوام کے لیے ایک کامیاب ترین ادارہ بنانا ہے ۔ تو میں نہیں سمجھتا تھا کہ یہ کارپوریشن بھی اُسی طریقہ کی ایک کارپوریشن بنتی جو اس سے قبل اس صوبہ میں بنتی رہی ہیں ۔ اور جو ناکام ہوتی رہی ہیں ۔ جناب والا ۔ موجودہ ترمیم شدہ شکل میں جو کارپوریشن بنی ہے ۔ اس کو اگر بنظر غائر دیکھیں تو اس کارپوریشن کے پاس نہ کوئی اختیارات ہیں نہ اس کارپوریشن کی کوئی ذمہ داری ہے ۔ جس طرح اس کارپوریشن کو ایک کاروباری ادارہ سونپا گیا ہے ۔ اس کو سپلائیز کا سب سے بڑا کام دیا گیا ہے ۔ تو سپلائیز اور کاروبار کے لیے سب سے زیادہ ضرورت تجربہ کی ہوا کرتی ہے ۔ بورڈ کی تشکیل میں اگر تجربہ کو ملحوظ رکھا جاتا اس ضرورت کو محلوظ رکھا جاتا جو اس وقت پیش آیا کرتی ہے جب وہ ادارہ ناکام ہو جاتا ہے۔

جب وہ ادارہ خسارہ میں چلا جاتا ہے ۔ جب وہ ادارہ اس صوبہ اور اس صوبہ کے عوام کے لیے باعث شرم بن جاتا ہے اور پھر سوچتے ہیں ۔ اب کس طرح اسے ابھارا جائے ۔ کس طرح اس کی بگڑتی ہوئی حالت کو ٹھیک کیا جائے تو پھر اس وقت نگاہیں اٹھتی ہیں کہ کوئی کاروباری آدمی بلاؤ ۔ کسی طرح تجربہ کار آدمی کو بلاؤ اور وہ اس وقت اس کی خبر لیتا ہے جب لاش بننے میں تھوڑی دیر باقی رہ جاتی۔ جب ہم پہلے تجربات کر چکے ہیں ہم دیکھ چکے ہیں ۔ اگر واقعی یہ کارپوریشن ہمارے افسران نے چلانی ہے اگر یہ کارپوریشن ہمارے افسران کا ہی حصہ رہنا ہے ۔ اگر یہ تجارت ہم نے اپنے افسران سے ہی چلوانی ہے ۔ تو ہمیں ایک ڈھونگ رچانے کی کیا ضرورت ہے ۔ پھر اسے کاروبار کا نام دینے کی کیا ضرورت ہے ۔ اسے آپ اپنا ایک کاروبار بنا دیجئے اپنا ایک ڈیپارٹمنٹ بنا دیجیے ۔ آپ کا پہلے ہی Agriculture Department موجود ہے اگر آپ لازمی ایک مفید محکمہ کھولنا چاہتے ہیں ۔ اگر واقعی ایک کارپوریشن بنانا چاہتے ہیں ۔ آپ اس میں زیادہ سے زیادہ آدمی کھپانا چاہتے ہیں ۔ اس لیے کہ آپ زیادہ سے زیادہ سرمایہ کا ضیاع کر سکیں ۔ آپ کو قوم کے سرمایہ سے زیادہ دسترس حاصل ہو جائے تو اس کا واضح طریقہ یہی تھا کہ آپ اسے ایگریکچر سپلائیز ڈیپارٹمنٹ بنا دیتے ۔ میں پوچھتا ہوں جناب والا کہ اس بورڈ میں آپ کونسی نئی چیز لا رہے ہے ۔ کون سا نیا اقدام آپ نے کیا ہے جو پہلی کارپوریشن میں نہیں تھا اور اس میں آپ نے کر دیا ہے جس کی وجہ سے کارپوریشن ناکام ہوئی ۔ آپ نے اس بورڈ کی کون سی ایسی تشکیل دی ہے کون سی ایسی پرویژن آپ اس میں لائے ہیں کہ اب ان ناکامیوں کا ہمیں سامنا نہیں کرنا پڑے گا ۔ جناب والا ۔ ہم نے انہیں متوجہ کیا تھا اور ہمیں آج تک کسی کاروباری ادارے میں یہ چیز دیکھنے میں نہیں آئی کہ کسی بھی concern کسی بھی مل اور کسی بھی کارپوریشن کے جنرل مینیجر کو جو پورے طور پر اس کے کاروبار اور انتظام کا اس کے بورڈ کے سامنے جواب دہ ہوا کرتا ہے حصہ دار بنا دیا جائے ۔ اور یہی کچھ اس کارپوریشن میں کیا گیا ہے جناب والا۔ ایک طرف تو یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ مینیجنگ ڈائریکٹر اس

کارپوریشن کے چلانے کا ذمہ دار ہوگا ۔ مینجنگ ڈائریکٹر اس کارپوریشن کا ملازم ہوگا ۔ اس کارپوریشن کا مینجنگ ڈائریکٹر اس کارپوریشن سے تنخواہ لے گا اور وہ اس کارپوریشن کا جواب دہ ہوگا اور دوسری طرف جب ہم بورڈ کی طرف توجہ دیتے ہیں ۔ تو مینجنگ ڈائریکٹر اس بورڈ کا ممبر ہے ۔ بہرحال یہ منطق ہماری سمجھ میں نہیں آئی ۔ کہ ایک طرف ہم اسے ملازم دکھاتے ہیں ایک طرف کارپوریشن میں اسے جنرل مینجر اور مینجنگ ڈائریکٹر کی حیثیت دیتے ہیں ۔ اور دوسری طرف جناب والا اسے ہم بورڈ کا ممبر بنا دیتے ہیں اور اسی ملازم کو جس کی جواب دہی ۔ جس کی باز پرس مل کے کام کی نگہداشت اس بورڈ نے کرنی ہے اور جس کے متعلق معاملات بورڈ میں پیش ہوتے ہیں ۔ اس میں اس کا بھی اتنا ہی حصہ ہے ۔ رائے دینے کا اتنا ہی حق ہے جتنا بورڈ کے دوسرے ممبران کو ہے ۔ ہم نے یہ گذارش ان کی خدمت میں کرنی ہے کہ آپ کی accountability جو اس کارپوریشن کے کے لیے بہت بڑا ضروری جزو اور حصہ ہے۔ جس پر کارپوریشن کی کامیابی کا دارومدار ہے ۔ آپ اس شخص کو جو کہ accountable to the Board and Corporation ہے اس کو آپ اس کارپوریشن کا ممبرنہ بنائیں ۔ اسے آپ اس بورڈ کا ممبر نہ بنائیں ۔ بلکہ اسے اسی طریقہ ہی سے جسطرح آپ نے لکھا ہے کہ مینجنگ ڈائریکٹر اس کارپوریشن کا ملازم ہوگا ۔ وہ اس کارپوریشن کا تنخواہ دار ملازم ہوگا ۔ اسے آفیشل ہی رہنے دیں ۔ اسے اس بورڈ کا حصہ دار اور بورڈ کا ممبر نامزد نہ کریں ۔ جناب والا ۔اس طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی اور وہی pattern اختیار کیا گیا ہے جو پیٹرن پچھلی کارپوریشن کے قیام کے وقت اختیار کیا جاتا رہا ہے۔ آپ اس کی ساری تشکیل دیکھیں ۔ ان کی تمام خوبیوں کو دیکھتے جائیں کہ ایک طرف تو کارپوریشن کو فلاں ۔ فلاں ۔ فلاں ۔ فلاں اختیار ہوگا اور دوسری طرف آگے چل کر گورنمنٹ اس سے بہت کچھ سلب کر رہی ہے ۔ اور اس کے پاس کچھ بھی نہیں رہنے دیا جاتا۔ جناب والا ۔ آپ اس ایکٹ کی تمام دفعات کو اگر بغور ملاحظہ فرمائیں تو آپ اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ اس کارپوریشن کے بورڈ کے ممبران کے پاس ذرا برابر کوئی اختیار نہیں ہے ۔ اور تمام تر اختیارات تمام تر

اس کی نگہداشت اس کا عمل حکومت کے اپنے ہاتھ میں ہے اور یہ سب کچھ اب بھی آپ کی منشا کے مطابق ہوتا ہے ۔ تو پھر اس کارپوریشن میں جس کے متعلق یہ تاثر دیا جا رہا ہے ۔ کہ اس میں کوئی فرق نہیں پڑتا بلکہ اس سے فائدہ زیادہ ہوگا ۔ یہ کروڑوں روپے کا بوجھ اس صوبہ کے عوام پر ڈالنے کا کیا فائدہ ۔ یہی آفیسرز پہلے ہی آپ کے پاس ہیں ۔ انہی کی تو آپ پہلے ہی آپ کئی کمیٹیاں بنا سکتے تھے اور انہی کے ذمہ اس قسم کی کئی نگہداشت کا کام آپ دے سکتے تھے ۔ اس کے لیے ایک نئی کارپوریشن بنانے کا اور پھر اتنا بڑا عملہ رکھنے کا کیا فائدہ تھا ۔ یہ اختیار حاصل کرنے کا کہ جتنا عملہ کارپوریشن چاہے گی وہ بھرتی کرے گی ۔ میں پوچھتا ہوں جناب اُن کے اخراجات کہاں سے حاصل ہوں گے ؟ voluntarily اس میں ہے کوئی نہیں ۔ دو چار کا مسئلہ نہیں ہے ۔ سارے صوبے میں اس کارپوریشن کے دفتر کھلنے ہیں اور اس میں ہزاروں کی تعداد میں عملہ بھر کیا جا رہا ہے ۔ اس میں سے اکثر کو بھرتی کیا جا چکا ہے ۔ اُن کی تنخواہوں کا بوجھ کس پر پڑے گا ؟ میں سمجھتا ہوں سیدھا سادہ یہی جواب دیا جائے گا ۔ کہ اُس کے لیے کارپوریشن ہی فنڈ مہیا کر دے گی ۔ کارپوریشن کے سرمایہ ہی سے وہ سرمایہ وصول کریں گے ۔ اور اب دیکھیں کارپوریشن کا سرمایہ بنے گا کیسے ۔ کارپوریشن کے پاس فنڈ آئے گا کہاں سے۔ یا تو آپ غریبوں کےخزانہ سے اُسے رقم مہیا کریں گے۔ subsidies کی صورت اُس کارپوریشن کو چلائیں گے یا پھر اُسی طریقہ سے وہ کارپوریشن چلے گی کہ کھاد کی 42 روپے فی بوری کو 56 روپے اس لیے کیا گیا کہ چودہ روپے فی بوری اُن کو margin مل سکے تاکہ یہ فوج ظفر موج کھپ سکے اور غریب عوام ۔ غریب کسان پر ایک بڑا بوجھ بن جائے ۔ اگر اس قسم کی کارپوریشن آپ نے قائم کر کے ۔ اگر اس طریقے سے آپ ترقی کا نام دے کر۔ ڈویلپمنٹ کا نام دے کر ۔ کاشتکاروں کو ایک حسین فریب دے کر اُن کی مزید کمر توڑنا چاہتے ہیں ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ صوبہ کے عوام کی کوئی خدمت نہیں ہے بلکہ اس سے ملک کو زیادہ نقصان پہنچے گا اور صوبہ کے عوام نے جو توقعات آپ سے وابستہ کی تھیں ۔ جن توقعات کو سامنے

رکھ کر یہ کہا گیا تھا کہ ایسی کارپوریشن بنے گی جس کا خرچ نہیں ہوگا ۔ فائدہ زیادہ ہوگا آپ تو اس پر خرچ ہی خرچ ڈال رہے ہیں ۔ اور اس کا تاثر جناب‌والا ۔ عوام نے پہلے‌ہی دن لینا شروع کر دیا تھا۔ آپ کی کارپوریشن بننے سے پہلے ہی اس کا بوجھ ان کی کمر توڑ چکا تھا اور جب اس پر خسارے واقع ہوئے اور جب یہ چودہ روپے فی من کا اضافہ کھاد میں بھی ان کی کمی پوری نہیں کر سکے گا ۔ تو لازمی امر ہے کہ liabilities عوام کے خزانہ پر زیادہ سے زیادہ پڑیں‌گی۔ اور اس صورت میں عوام کی حالت دن بدن بگڑتی جاوے گی ۔ اس کا فائدہ نہیں ہوگا ۔ آپ اس وقت یہی کہتے ہیں کہ جناب ہم نے جس دن سے کارپوریشن بنائی تھی ۔ کھاد عام بک رہی ہے ۔ کھاد ہر جگہ پر پہنچ چکی ہے۔ کھاد زیادہ تر جاری ہے۔ اس کی فروخت زیادہ ہو گئی ہے ۔ آئیے آپ میدانوں میں تشریف لے جاویں ۔ آئیے آج مضافات میں آئیں ۔ اور دیکھیں کہ پہلے کھاد کس طریقہ پر کسان دیتا تھا ۔ پہلے کس طریقہ پر استعمال کرتا تھا اور جب سے آپ نے 56 روپے کھاد کی قیمت کی ہے ۔ اس دن سے وہ کھاد کے معاملے میں کتنا محتاط ہو گیا ہے اور اس محتاط اندازے کا اندازہ آپ کو اس وقت ہوگا ۔ جب فصل آپ کے سامنے ہو گی اور وہ پہلی فصل پر آپ لازمی کہیں گے اور آپ ضرور کہیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ I would not like to interrupt you ۔ مگر یہ آپ 42 روپے سے 56 کہہ رہے ہیں ۔ یہ ایگریکلچرل فنانس کارپوریشن نے کیا ہے ۔ یا اس سے پہلے ایجنسی سسٹم تھا ۔ اس وقت قیمت زیادہ ہوئی ہے ۔

حاجی محمد سیف‌اللہ خان ۔ یہ سپلائیز کارپوریشن کے قیام سے فوراً پہلے یا بعد میں ہوئی تھی ۔

Mr. Speaker. Please let us be relevant.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ تو میں اس پر یہ کہہ رہا تھا ۔ جناب والا ۔ کہ کل کو یہ بھی ایک کارگزاری بتائی جاویگی کہ دیکھئے ۔ جناب پچھلے سال گندم کتنی پیدا ہوئی تھی ۔ اور اس سال کارپوریشن بنانے کیوجہ سے گندم اتنی زیادہ ہو جاویگی۔ اگر آپ بے موازنہ کرنا ہے ۔ یا موازنہ

ابھی سے کر دیں تو آپ اپنے دل میں اگر دیانتداری سے سوچیں۔ تو اندازہ لگائیں گے کہ اب جو گندم بڑھے گی ۔ اب جو گندم پیدا ہوگی ۔ تو اس لئے کہ خریف کا رقبہ تباہ ہو گیا ہے ۔ اور خریف کے رقبے میں بھی گندم کاشت ہو رہی ہے ۔ اس وجہ سے اس میں اضافہ ہو رہا ہے ۔ آپ کو اپنی کارپوریشن کا پتہ اگلی خریف میں یا اس سے اگلی ربیع میں ہوگا کہ یہ کارپوریشن اس صوبہ کے لئے نقصان دہ ثابت ہوئی ۔ اس نے کسانوں کو فرٹیلائزر کے استعمال میں discourage کیا ۔ اس نے آپ کی فوج ظفر موج کو پالا ہے یا اس سے صوبے کے عوام کو کوئی فائدہ پہنچایا ہے ۔ میں اب بھی یہ ارباب اقتدار سے استدعا کرونگا کہ از راہ کرم آپ اب صوبے کے غریب عوام پر رحم کریں ۔ ان پر زیادہ بوجھ نہ ڈالیں ۔ ان پر یہ کارپوریشن بوجھ اور بار ثابت ہوئی ہے ۔ پہلے ہی وہ کافی تلخ تجربات اور تلخ حقائق سے دو چار رہ چکے ہیں ۔ اب مزید تجربات کا شکار انہیں نہ بنائیں ۔ اور اس کارپوریشن کے قیام کو آپ ابھی ملتوی فرما دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ اینڈ سپلائز کارپوریشن کے متعلق یہ بل اس وقت آخری مرحلہ پر ہمارے زیر غور ہے ۔ ہم اس سلسلہ میں بڑی واضح رائے کا اظہار کر چکے ہیں ۔ اور وہ واضح رائے یہ تھی کہ جب تک اس کارپوریشن کو زرعی ترقی کے اجتماعی مقاصد کے لئے وقف نہیں کیا جاویگا ۔ اور پرانی خرابیوں سے عبرت حاصل کرنے کے بعد نئی جامع منصوبہ بندی کے مطابق اس میں مناسب تبدیلیاں نہیں کی جاویں گی ۔ اس وقت تک یہ کارپوریشن اپنی مقصدیت اور افادیت کے اعتبار سے کسی طور پر بھی موثر نتائج کی حامل نہیں ہو سکتی ۔ ہم نے اس کارپوریشن کی مقصدیت اور افادیت کو زیادہ واضح کرنے کے لئے مجموعی طور پر 175 ترامیم اس ہاؤس کے سامنے پیش کی تھیں ۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ اگر کارپوریشن کی تشکیل ناگزیر ہے ۔ تو اسے ان ترامیم کی روشنی میں بہتر سے بہتر صورت دیکر عوام کے خون پسینہ کی کمائی کو ضائع

کرنے کی بجائے اسے مفید تر مقاصد کے لئے استعمال کیا جاوے ۔ جناب والا ۔ مجھے افسوس ہے کہ ہماری بیشتر ترامیم کو در خور اعتنا نہیں سمجھا گیا ۔ اور محض اکثریت کی بنا پر اور حکومت کے زعم میں انہیں مسترد کر دیا گیا ہے ۔ لیکن ہم نے اس ہاؤس کے سامنے اور عوام کے سامنے اپنے خیالات کو واضح طور پر پیش کر دیا ہے ۔ اور انہیں ہمیشہ کے لئے اس ایوان کے ریکارڈ کا حصہ بنا دیا ہے ۔ تاکہ جب کبھی اس کارپوریشن کی کارکردگی کا جائزہ لیا جائے ۔ تو ہماری ان ترامیم کے پیش نظر آئندہ کے لئے کوئی نیا لائحہ عمل مرتب کیا جا سکے ۔

جناب والا ۔ یہ بات یقیناً اطمینان بخش ہے کہ ہماری ان ترامیم میں سے بعض نہایت بنیادی اور اہم ترامیم اس ایوان میں قبول کی گئی ہیں ۔ اس میں سے ایک اہم ترین ترمیم یہ تھی ۔ اور اس کی بنیاد ہمارا یہ اعتراض تھا ۔ کہ اس کارپوریشن کو محض سپلائز کارپوریشن نہیں کہا جانا چاہیئے ۔ کیونکہ یہ محض ایک تجارتی کام ہے ۔ جو مختلف پرائیویٹ ادارے زیادہ خوبی کیساتھ سر انجام دے رہے ہیں ۔ اگر اس کارپوریشن کو زیادہ مفید بنانا مقصود ہے تو اسے ترقیاتی کارپوریشن کا نام دیا جانا چاہیئے ۔ ہماری اس ترمیم کو قبول کرنے سے اب یہ کارپوریشن محض سپلائز کارپوریشن ہی نہیں ۔ بلکہ ترقیاتی کارپوریشن بھی ہے ۔

پھر ایک اور ترمیم کے ذریعہ اس کے مقاصد کا دائرہ بھی وسیع ہوا ہے ۔ اس ترمیم میں کہا گیا ہے کہ یہ کارپوریشن سپلائز کے علاوہ original زرعی منصوبوں اور زرعی ترقی کے کاموں کا بھی اہتمام کرے گی ۔ اس ترمیم کے بعد اس کارپوریشن کا دائرہ خاصہ پھیل گیا ہے ۔ اور یہ توقع پیدا ہوئی ہے کہ اس کارپوریشن سے اگر صحیح کام لیا جائے ۔ تو زرعی ترقی کے مختلف میدانوں میں اس سے مدد لی جا سکتی ہے ۔ میں خاص طور پر پسماندہ علاقوں کا ذکر کرونگا ۔ جن کی پسماندگی اور درماندگی ابھی تک حکومت کی توجہ کی محتاج ہے ۔ اور حکومت کے تمام مواعید کے باوجود اور تمام یقین دھانیوں کے باوصف پسماندہ علاقوں میں زرعی ترقیاتی کام ابھی تک تشنہ تکمیل ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ترمیم سے کارپوریشن کو

یہ استحقاق حاصل ہو جائے گا ۔ اور اگر حکومت چاہے تو اس استحقاق کے باعث اس سے یہ بہتر کام لیا جا سکے گا کہ ایسے پسماندہ علاقوں میں جہاں پر لوگ خود اپنے initiativeپر زرعی ترقی کے لئے زیادہ بہتر کام نہیں کر سکتے ۔ وہاں سرکاری سطح پر بھی ان کو مناسب امداد فراہم کی جا سکے ۔ میں اس سلسلہ میں چولستان کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو تیرہ ہزار مربع میل میں پھیلا ہوا ہے ۔ بہاولپور ڈویژن کا ایک بہت بڑا حصہ چولستان پر مشتمل ہے ۔ لیکن زمین کی زرخیزی کے باوجود وہ محض اس لئے ترقی کی منزل طے نہیں کر سکا کہ اس طرف نہ حکومت نے کوئی توجہ دی اور نہ اس مقصد کے لئے اب تک پانی کا اہتمام کیا گیا ۔ مختلف اوقات میں مختلف دعوے کیے گئے ۔ ایک وعدہ یہ کیا گیا کہ اب flood water یا مخصوص پانی کے ذخیروں میں سے چولستان کے لئے ترقی کی نئی راہیں وا کی جاویں گی ۔ لیکن یہ وعدے ابھی تک شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح تھل کارپوریشن کو ایک specialized project کے لئے مخصوص کرکے بڑے اہم کام لئے گئے تھے اسی طرح اب اس ترمیم کی روشنی میں یہ توقع کیجانی چاہئے کہ چولستان اور اسی طرح کے دوسرے پسماندہ علاقوں کی ترقی کے لئے ایسے specialized projects کارپوریشن کے ذریعے سے شروع کرائے جا سکیں گے تاکہ اس صوبے کی نہیں بلکہ پورے ملک کی اجتماعی معیشت کی بحالی میں مفید کام کیا جا سکے ۔

جناب والا ۔ اسی طرح ہماری ایک ترمیم کے ذریعے اس کارپوریشن کو اب محض تجارتی انداز سے کام نہیں کرنا ہوگا بلکہ تجارتی اور قومی انداز سے کام کرنا ہوگا ۔ اس سے پیشتر کارپوریشن کا مقصد محض تجارتی انداز سے کام کرنا تھا اس طرح یہ کارپوریشن ایک پرائیویٹ تجارتی ادارے کی حیثیت سے محدود ہو کر رہ جاتی ۔ اب میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے قومی انداز سے کام کرنے کی گنجائش پیدا کرکے اس کے افق کو زیادہ وسیع کر دیا گیا ہے ۔ ہمیں توقع ہے کہ کارپوریشن اپنے کام کرنے کے انداز میں بھی حقیقتاً قومی انداز کو اپنائے گی اور ایسے کام کریگی جس میں محض تجارتی مفاد نہیں ہوگا بلکہ قومی مفاد فوقیت حاصل کریگا ۔

جناب والا ۔ اسی طرح سے اس کارپوریشن میں جو بنیادی نقص تھا اور جس پر ہم نے سب سے زیادہ اعتراض کیا وہ مینیجنگ ڈائریکٹر اور دوسرے ملازمین کے لئے سیکورٹی آف سروس کا فقدان تھا ۔ تو ہم نے بجا طور پر یہ ترمیم پیش کی کہ جب تک آپ ملازمین کو سیکورٹی آف سروس نہیں دیں گے اور خاص طور پر جب تک اس کے سربراہ کو یہ تحفظ حاصل نہیں ہوگا وہ یکسوئی اور جمعیت خاطر کیساتھ اپنے فرائض سر انجام نہیں دے سکے گا ۔ اب مینیجنگ ڈائریکٹر کے لئے یہ گنجائش پیدا ہو گئی ہے کہ اگر کوئی بھی زرعی ترقی کا ماہر یا لائق شخص اپنے آپ کو اس عہدے کے لئے پیش کریگا تو وہ تین ماہ کے مختصر نوٹس پر برطرف نہیں ہو سکے گا بلکہ اس کی شرائط ایک کنٹریکٹ کے ذریعے مقرر کی جا سکیں گی جو حکومت اور کارپوریشن کے مابین طے ہونگی ۔ اسی طرح سے ۔ جناب والا ۔ کارپوریشن کو یہ آمرانہ اختیار دیا گیا تھا اور اس سلسلے میں اس سے پیشتر حکومت نے اپنے اختیارات غیر معمولی طور پر محفوظ رکھے تھے کہ وہ مینیجنگ ڈائریکٹر یا کسی بھی نامزد رکن کو بغیر کسی جواز کے بغیر کسی صفائی کے برطرف کر سکتی تھی ۔ لیکن اب ہماری ان ترامیم کی روشنی میں ان کو یہ حق حاصل ہو گیا ہے کہ وہ نہ صرف صفائی کا موقع حاصل کر سکیں گے بلکہ اس سلسلے میں جو انصاف کے تقاضے ہیں ان کی تکمیل کرنے کے بعد وہ اپنا موقف حکومت کے سامنے پیش کر کے اپنے جائزحقوق کا تحفظ کر سکیں گے ۔

جناب والا ۔ ہماری بعض دوسری ترامیم میں ایسی فنی اور آئینی ضروریات تھیں جن کی تکمیل کے لئے ہم نے متعلقہ وزیر صاحب کی توجہ مبذول کرائی اور آپ کے توسل سے اس ہاؤس سے بھی اپیل کی لیکن ان میں سے بیشتر منظوری نہ ہو سکیں ۔ لیکن جس حد تک منظور کی گئی ہیں ان سے یقیناً کارپوریشن کے اس بل کی افادیت میں بہتر طور پر اضافہ ہوا ہے ۔ ہمیں توقع کرنی چاہئے کہ ان ترامیم کی روشنی میں اور ان دعووں اور یقین دہانیوں کی روشنی میں جو متعلقہ وزیر صاحب کی طرف سے کی گئی ۔ میں اب کارپوریشن ایک جامع منصوبہ بندی کے ذریعے اپنے کام کا

آغاز کرنے کی اور نہ صرف یہ کہ کاشتکاروں کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں فراہم کرنے کے لئے اپنے آپ کو وقف کرینگی بلکہ عملاً یہ زراعت کی اجتماعی ترقی کے لئے ایسے اقدامات کرینگی جن سے مستقبل میں یہ اپنا اچھی اور فعال کارپوریشن ثابت ہو سکے ۔

جناب والا ۔ اس وقت محض کارپوریشن کا کام کھاد اور بیج کی تیاری کرنا ہے۔ لیکن آئندہ چلکر اس کے مقصد اور عمل میں اضافہ ہونیوالا ہے ۔ تو میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت بھی اس کارپوریشن کو اپنی ابتدائی زندگی ہی میں رسوائی اور بدنامی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ۔ کیونکہ کسی منصوبہ بندی کے بغیر ہی انہوں نے ناقص بیج کی تقسیم کا کام یا فرض اپنے ذمہ لے لیا ہے اور اس کے نتیجہ میں لوگوں میں اس کارپوریشن کے حال و مستقبل کے متعلق بد اعتمادی پیدا ہو رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس لیے ہوا ہے کہ انہوں نے اس میں ایسا سٹاف رکھ لیا ہے اور بیجوں کے طور پر ایسی پیداوار کا انتخاب کر لیا ہے جو certified نہیں تھیں اور زرعی مقاصد کے لیے مناسب قرار نہیں دی جا سکتی تھیں ۔ جو حال اب یہ توقع رکھنی چاہیے کہ وہ ان مقاصد کی روشنی میں نہ صرف بیج کو بہتر طور پر پیدا کرنے کی کوشش اور مطلوب رکھنے کا اہتمام کریں گے۔ بلکہ اس سلسلے اس وقت جو شکایات تھیں ان کا بھی ازالہ کریں گے ۔ اور لوگوں میں نئے اعتماد اور نئی امنگ کو جنم دیں گے ۔ جناب والا ۔ میں اس موقع پر گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کارپوریشن کا ایک بنیادی مقصد بیج کی فراہمی اور اس کی پیداوار کے ذرائع کو کنٹرول کرنا ہے۔ لیکن اسی مرحلے پر یہ کیا جا رہا ہے کہ صوبہ میں جتنے سیڈ فارم تھے ان میں سے بیشتر سیڈ فارموں کو Live Stock کے لئے محکمے کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ یہ بات افسوس ناک ہے ان سیڈ فارموں کو ڈیری فارموں کی شکل میں استعمال کیا جائے گا ۔ ممکن ہے بعض دوسرے مقاصد کے لیے بھی ان کو استعمال کیا جائے گا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ڈیری فارمنگ بھی ایک بڑا اہم مقصد ہے ، لیکن اس کے لیے سیڈ فارموں کو ختم کر دینا کسی طور پر بھی مناسب بات نہیں ہے ۔

جناب والا ۔ اس سے پیشتر کارپوریشن بالخصوص ایگریکلچرل کارپوریشن کی

ناکامی کے بنیادی اسباب یہ تھے کہ اس میں افسر شاہی کو بے پناہ دخل حاصل تھا اور سرکاری مداخلت روز افزوں تھی ۔ عدم منصوبہ بندی کا دور دورہ تھا اور سرکاریت کے باعث تاخیر و تعویق اس کا معمول بن چکی تھی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان بنیادی خرابیوں اور نقائص کو دور کر کے اگر کارپوریشن اپنے لیے نئی لائین مرتب کرے تو اس سے بہتر توقعات وابستہ کی جا سکتی ہیں ۔ اس مرحلے پر جب کہ کارپوریشن کے مردے میں جان ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے حکومت کی ذمہ داری دو چند ہو گئی ہے اور لوگوں کی توقعات غیر معمولی ہو گئی ہیں ۔ اس سلسلے میں جب تک انتہائی تن دہی کے ساتھ اخلاص کے ساتھ ۔ ماہرین کے مشورے کے ساتھ اور رائے عامہ کے احترام کے ساتھ ہم نئی منصوبہ بندی نہیں کریں گے اور اس ملک اور صوبے کی زرعی ترقی کے لیے نئی بھرپور کوششوں کا آغاز نہیں کریں گے اس وقت تک ایگریکلچرل کارپوریشن اپنے ماضی کے انجام سے بچ نہیں سکے گی ۔ یہ ایک مسلمہ اور افسوس ناک حقیقت ہے کہ پنجاب ترقی یافتہ صوبہ ہونے کے باوجود ابھی تک یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہے کہ اس کے 80 فیصد کاشتکار فرٹیلائیزر ۔ جراثیم کش ادویات اور جدید طریقہ ہائے کاشت کو نہیں اپنا رہے ہیں اور کارپوریشن کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ وہ اس سلسلے میں نہ صرف ترغیب دے بلکہ کاشتکاران کو ایسی سہولتیں فراہم کرے کہ وہ اس صوبے کو حقیقی طور پر ایک عظیم اور زرعی صوبہ بنانے کی کوشش کریں اور جدید طریقہ ہائے کاشت کو اپنائیں ۔ ان کو زرعی آلات فراہم کیے جائیں ٹریکٹرز مہیا کیے جائیں ورکشاپیں کھولی جائیں اور دیگر اس قسم کی ضروری رعایتیں دی جائیں کہ وہ انفرادی و اجتماعی مقاصد کے لیے زیادہ تندہی کے ساتھ کام کر کے اس عظیم صوبے بلکہ پورے ملک کو عظیم غذائی اعتبار سے خود کفیل بنا سکیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہمارے متعلقہ وزرائے کرام نے حکومت کے ارباب بست و کشاد نے اور کارپوریشن کے افراد نے اس سلسلے میں رائے عامہ کا احترام کیا اور ان کی ضروریات اور خواہشات کے مطابق اپنے فرائض کو انجام دیا تو مجھے توقع ہے کہ اس کارپوریشن کو عوام کے بہترین مفاد میں بہتر طور استعمال کیا جائے گا ۔

وزیر قانون: جناب سپیکر ۔ میں شکر گزار ہوں اپنے فاضل دوست سید قلش الوری صاحب کا کہ انہوں نے مختلف پہلوؤں پر اظہار خیال فرمایا ۔ لیکن جن خدشات کا انہوں نے اظہار کیا اور میاں خورشید انور صاحب نے اور حاجی سیف اللہ صاحب نے کہا ہے ان کو دور کرنے میں ان کو رفع کرنے میں انہوں نے دراصل میری مدد کی ہے ۔ جہاں تک میاں خورشید انور کے الزامات کا تعلق ہے کہ کچھ کھاد بھی پرائیویٹ ڈیپوؤں پر دی جا رہی ہے تو میں اس سلسلے میں آپ کی وساطت سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ چار ایک کمپنیاں ایسی تھیں جن کے ساتھ سابقہ حکومتوں کے معاملے تھے لیکن ہم ان کو فوری طور پر اپنی تحویل میں نہیں لے سکتے تھے ۔ بہر حال اس بات کا اہتمام کیا گیا کہ وہ جس طور پر اور جس طرح کی تقسیم کریں گے اس پر بھی ہم کڑی نظر رکھیں گے بلکہ ان کو ہدایات کریں گے کہ فلاں سبسڈی ڈیپو آپ کھولیں ۔ ان کو یہ اجازت نہیں دی جائے گی کہ وہ کسی طرح بھی بلیک مارکیٹ یا اور کوئی خرابی کریں یا عوام کے مفاد کو نقصان پہنچا سکیں ۔

جہاں تک آئین کا تعلق ہے اس کے متعلق جناب حاجی محمد سیف اللہ خان نے فرمایا ہے ۔ وہ میں گذارش کروں گا کہ جو سابقہ کارپوریشنوں کی مینجنگ باڈی تھی وہ اس طرح نہیں ہوا کرتی تھی مثلاً جو موجودہ کارپوریشن ہے اس کا چیئرمین ایک عوامی نمائندہ ہے وزیر زراعت کو اس کی باڈی کا چیئرمین بنایا گیا ہے وہ نہ صرف اس ہاؤس کے سامنے جوابدہ ہے بلکہ عوام کے سامنے بھی جوابدہ ہے ۔ پرانی کارپوریشن کے ناکام ہونے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ وہاں عوامی نمائندے کا عنصر غائب ہوتا تھا ۔ کوئی ان سے جواب طلبی نہیں کر سکتا تھا ۔ اس لیے اب جب کہ اس کا عوامی وزیر چیئرمین ہے پھر یہ ضروری نہیں اس کا مینجنگ ڈائریکٹر کوئی سرکاری ملازم ہو ۔ باہر سے بھی لیا جا سکتا ہے جیسا کہ اس بل کی دفعات سے ظاہر ہے ۔ پھر اس میں عوامی نمائندے یعنی کم از کم تین ممبر شامل ہوں گے جن کا ذکر کیا گیا

ہے اور اس کے ساتھ ہی یہ شق رکھ دی ہے کہ ضرورت کے مطابق عوامی نمائندے ۔ تجربہ کار لوگوں اور دیانتدار لوگوں کو اس میں شامل کیا جا سکتا ہے اس کارپوریشن کے متعلق جن خدشات کا اظہار کیا گیا ہے وہ بالکل بے بنیاد ہیں ۔ میں اپنے فاضل دوستوں اور ہاؤس کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ پرانی باتوں کا بالکل اعادہ نہیں ہونے دیا جائے گا ۔ یہ اڑھائی ماہ کی زندگی بھی شاہد ہے کہ اس وقت صوبہ پنجاب کے ہر گاؤں میں بیج اور کھاد مل سکتا ہے ۔ بیج اور کھاد کو کاشتکاروں اور کسانوں کی جھونپڑیوں تک پہنچا دیا گیا ہے اور ساتھ یہ بھی اہتمام کر دیا گیا ہے کہ اچھی کھاد اچھا بیج پورا وزن صحیح قیمت پر ان کو مہیا کیا جا سکے ۔ جناب سید تابش الوری صاحب نے ایک بات کا ذکر کیا ہے کہ ناقص بیج کے متعلق کچھ شکایات انہیں موصول ہوئی ہیں ۔ ایسی شکایات میرے نوٹس میں نہیں آئی ۔ اس شکایت کی پھر ان سے وضاحت لے کر انکوائری کرائی جائے گی کہ کس جگہ پر ناقص بیج مہیا کیا گیا ہے ۔ تو یقیناً اس بات کی اجازت نہیں ہو سکتی کہ اس دور میں جب کہ ہم بنیادی طور پر جانتے ہیں کہ ہمارا زرعی ملک ہے ۔ ہماری معیشت کا انحصار ۔ ہماری صنعت کا انحصار اور ہمارے ملک کی بقا کا انحصار ہماری زرعی ترقی پر ہے اور اگر ناقص بیج ہو اور بر وقت بیج مہیا نہ ہو سکے یا کھاد مہیا نہ ہو سکے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم کس حالت میں بھ خود کشی کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں ۔ اس لیے پرانے تجربات کی مثالیں نہ دیں۔ میں اس ہاؤس کے فاضل ممبران کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ صحیح معنوں میں ایک بہترین ادارہ ہے اور یہ خدمت ہم نے اس ادارہ کے سپرد کی تھی کہ وہ کھاد اور بیج اور جو منسلکہ ضروریات ہیں مہیا کرے۔ لیکن فاضل ممبران نے جب یہ ترمیم پیش کیں کہ اس کو ایک ترقیاتی ادارہ قرار دیں تو ہم نے انہیں بھی خوشدلی سے قبول کیا اور بھی اس بات کا ثبوت تھا کہ انہوں نے اتنی بڑی توقع اس کارپوریشن سے وابستہ کی ہے۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم عوامی امنگوں اور فاضل ممبران کی توقعات پر پورا

اتریں گے ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے گا اور یہ پرانی باتیں اور پرانے گندے تاریک دور کی یادگاریں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائینگی ۔ ہمارا ملک ترقی کرے گا ۔ ہمارا ملک خوشحال ہوگا اور انشاءاللہ تعالیٰ ہم سب مل کر عوام کے تعاون کے ساتھ ترقی کے زینے کو جلد از جلد از تیزی کے ساتھ طے کریں گے ۔ ان خیالات کے بعد میں جناب کی وساطت سے درخواست کرتا ہوں کہ اسے فی‌الفور حل کیا جائے ۔

Mr. Speaker : The question is :

> That the Punjab Agricultural Development and Supplies Corporation Bill, 1973, be passed."

(The motion was carried)

مسودہ قانون صنعتی ترقیاتی بورڈ پنجاب مصدرہ 1973

(مسودہ قانون نمبر 64 بابت 1973)

Mr. Speaker. Minister for Law and Parliamentary Affairs to move the motion.

Minister for Law and Parliamentary affairs. Sir, Imove :

> That the Punjab Industrial Development Board Bill, 1973 be taken into consideration at once.

Mr. Speaker. The motion is :

> That the Punjab Industrial Development Board Bill, 1973 be taken into consideration at once:

Syed Tabish Alwari.
Mian Khurshid Anwar. } Opposed Sir.
Haji Muhammad Saifullah Khan.

Mr. Speaker. The House is adjourned till 8.30 a. m. tomorrow.

(اسمبلی کا اجلاس 4 دسمبر 1973 بروز منگل ساڑھے آٹھ بجے صبح تک کے لیے ملتوی ہو گیا۔)

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا چھٹا اجلاس

منگل ۔ 4 دسمبر 1973ء

(سہ شنبہ 6 ذیقعد 1393ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ساڑھے آٹھ بجے صبح منعقد ہوا۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے ۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ
وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ ۖ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۖ وَإِذَا
قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۖ وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا ۚ ذَٰلِكُمْ
وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝ وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا
فَاتَّبِعُوهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ ۚ
ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝

پ ۸ س ۶ رکوع ۶ آیات ۱۵۲ و ۱۵۳

اور تم لوگ یتیم کے مال کے پاس بھی نہ جانا مگر ایسے طریق سے جو نہایت ہی پسندیدہ ہو۔ یہاں تک کہ وہ جوانی کی عمر کو پہونچ جائے اور تم ماپ تول انصاف کے ساتھ پوری پوری کیا کرو ہم کسی کو مکلف نہیں بناتے مگر اس کی طاقت کے مطابق۔ اور جب بھی کسی کی نسبت کوئی بات کہو تو انصاف سے کہو اگرچہ وہ تمہارا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو اور تم تو اللہ کے عہد کو پورا کرو۔ ان باتوں کا اللہ تم کو حکم دیتا ہے تاکہ تم یاد رکھو اور یہ کہ میرا راستہ ہی سیدھا راستہ ہے۔ پس تم اُسی پر چلنا اور دوسرے راستوں پر نہ چلنا (ورنہ) اللہ کے راستے سے الگ ہو جاؤ گے ان باتوں کا اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تاکہ تم پرہیزگار بنو ۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور میں منی بسوں کو پرمٹوں کا اجراء

***3548 - چوہدری علی بہادر خان** - کیا وزیر ٹرانسپورٹ نشان زدہ سوال نمبر 2876 جو ایوان میں 8-6-1973 کو پوچھا گیا تھا کے جواب کے حوالے سے از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) لاہور میں صرف 24 منی بسوں کو پرمٹ دیئے گئے ہیں تو بلا پرمٹ چلنے والی منی بسوں کے خلاف کیا کارروائی حکومت نے کی ہے یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے -

(ب) بغیر اجازت چلنے والی بسوں اور اجازت حاصل کر کے چلنے والی منی بسوں سے کس قدر ٹیکس لیا جاتا ہے - نیز بلا اجازت چلنے والی منی بسوں کی تعداد کیا ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر محمد حنیف رامے) : (الف) یہ درست ہے کہ لاہور اربن ایریا میں چلنے کے لئے صرف 24 منی بسوں کو تجرباتی طور پر کنٹریکٹ کیرج کے پرمٹ جاری کئے تھے - کیونکہ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سروس کی بسوں میں کمی آ گئی تھی - باقی منی بسوں کے پاس بھی لاہور ریجن کے روٹ پرمٹ تھے - کوئی منی بس بغیر روٹ پرمٹ کے نہیں چلتی ہے - گورنمنٹ کی نئی پالیسی کے تحت اب محدود تعداد میں منی بسوں کو بحیثیت سٹیج کیرج شہر میں اجازت دی جا رہی ہے - جن منی بسوں کے پاس شہر میں چلنے کا سٹیج کیرج روٹ پرمٹ نہیں ہوگا ان کو اربن ایریا میں چلنے کی اجازت نہیں دی جائیگی -

(ب) کوئی بس بغیر اجازت نہیں چلتی ٹیکس کی وصولی محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کرتا ہے - اور اس کے اعداد و شمار اس محکمے سے معلوم کئے جا سکتے ہیں - جتنی بھی منی بسیں چلتی رہی

ہیں - ان کے پاس اربن ایریا یا پورے ریجن کے روٹ پرمٹ تھے - جن منی بسوں کے لئے پورے ریجن کے پرمٹ ہیں ان کی تعداد 400 ہے ۔

روڈ ٹرانسپورٹ میں عملہ کی بھرتی

***3555 - چوہدری علی بہادر خان** - کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ میں اس وقت کوئی فالتو عملہ ہے - اگر ایسا ہے تو کتنا -

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے مذکورہ بورڈ کے لئے جنوری 1972ء کے بعد مزید عملہ بھرتی کیا ہے - اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر محمد حنیف رامے) : (الف) پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کے مختلف شعبوں میں فاضل ماتحت عملہ موجود ہے - جن کی کثیر تعداد ٹریفک اور ورکشاپ کے شعبوں پر مشتمل ہے - فالتو عملے کی کل تعداد 1986 ہے -

(ب) حکومت نے پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کے لئے کوئی عملہ بھرتی نہیں کیا - البتہ کچھ آسامیاں جو ریٹائرمنٹ منظوری استعفیٰ اور برطرفی ملازمت کے باعث خالی ہوئی گئیں - ان کو محکمہ کے وسیع تر مفاد کی خاطر پر کیا گیا ہے - ایسی تقرریاں فقط انہی شعبوں میں کی گئی ہیں جہاں پہلے عملہ فاضل نہیں تھا - یہ دوبارہ ملازم رکھے گئے اس عملے کے علاوہ ہیں - جنہیں مزدوروں کے دباؤ کی وجہ سے پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کی تشکیل اور موجودہ انتظامیہ سے قبل دوبارہ ملازم رکھا گیا تھا -

اومنی بس سے اوسطاً روزانہ آمدن

*3556 - چوہدری علی بہادر خان - کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) ایک اومنی بس سے اوسطاً روزانہ کتنی آمدن ہوتی ہے اور اس پر کتنی رقم صرف ہوتی ہے -

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ قریباً 25 فی صد آمدن خرد برد ہو جاتی ہے - اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس کے انسداد کے لئے کوئی اقدامات کر رہی ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر محمد حنیف رامے) : (الف) پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کے زیر انتظام چلنے والی مقامی سروسوں کی ایک اومنی بس کی روزانہ آمدن اوسطاً -/241 روپے ہے جب کہ اس پر تقریباً 323- روپے یومیہ خرچ ہوتا ہے -

(ب) اس امر سے انکار نہیں کہ اومنی بسوں کی آمدن کا کچھ حصہ چند دیانت اور بد عنوان ملازمین کی نذر ہو جاتا ہے - لیکن اسے آمدن کا 20 فی صد تناسب کہنا درست نہیں - موجودہ حکومت اور محکمہ کی انتظامیہ نے آمدن میں خرد برد کے انسداد کے لئے کئی ایک موثر اقدامات کئے ہیں - جن میں سے چند درج ذیل ہیں :-

(1) بد عنوان بددیانت اور دیگر تخریبی کارروائیوں میں ملوث ملازمین کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لانے کے لئے حکومت نے روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن (مغربی پاکستان) برطرفی ناپسندیدہ ملازمین مجریہ 1965ء میں بعد مناسب ترمیم بذریعہ پنجاب آرڈیننس نمبر XXV 1972 نافذ کر دیا - اس آرڈیننس کے تحت بیشتر بد دیانت اور ناپسندیدہ ملازمین کو ملازمت سے سبکدوش کیا جا چکا ہے اور دیگر کے خلاف کارروائی زیر عمل ہے -

(2) سروسز میں چیکنگ کے مقامی شعبہ کو از سر نو تشکیل کیا گیا ہے اور اب چیکنگ کا کام ان لوگوں کے سپرد ہے جن کی دیانتداری اور راست بازی مسلمہ ہے ۔

(3) بورڈ کے صدر دفتر میں ایک مرکزی شعبہ چیکنگ قائم کیا گیا ہے جس میں ان ملازمین کو شامل کیا گیا ہے جن کی ایمانداری اور محنت کی شہرت بے داغ ہے اس شعبے کو چند جماعتوں میں تقسیم کرکے ایک سپیشل چیکنگ افسر کے ماتحت رکھا گیا ہے ۔ ان جماعتوں کا دائرہ کار پورے صوبہ میں پھیلا ہوا ہے ۔ اور یہ روٹوں پر اچانک چھاپے مار کر بد دیانتی اور بد عنوانی کرنے والے ملازمین کے خلاف کارروائی عمل میں لاتی ہیں ۔

(4) بد دیانت اور بدعنوان ملازمین کے خلاف محکمانہ انکوائری کے لئے ایک سمری مجسٹریٹ کا تقرر کیا گیا ہے ۔

(5) بورڈ کی ہر سروس میں ممبر صوبائی اسمبلی کی سربراہی میں ایک انتظامی کمیٹی (ایڈمنسٹریٹو سب کمیٹی) تشکیل دی گئی ہے اس کمیٹی کے دائرہ کار میں دیگر ذمہ داریوں کے علاوہ بسوں کی چیکنگ بھی شامل ہے ۔

(6) نئی بسوں کی آمد سے بسوں میں بھیڑ کی کمی کے باعث کنڈیکٹروں کو بھیڑ سے فائدہ اٹھا کر بد دیانتی کرنے کے مواقع بہت کم ملیں گے ۔ مندرجہ بالا اقدامات نے آمدن میں خرد برد کو روکنے میں کافی مدد دی ہے اور امید ہے کہ مستقبل قریب میں آمدن میں خرد برد کا مکمل خاتمہ ہو جائے گا ۔

چودھری علی بہادر خان۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ ایک بس کی روزانہ اوسط آمدنی انہوں نے 241 روپے بتائی ہے جب کہ خرچہ اس پر 323 روپے ہے ۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ بسوں میں جتنی

capacity ہوتی ہے اس سے ڈبل لوگ بسوں میں لٹکے ہوئے ہوتے ہیں تو میں پوچھتا ہوں کہ اتنا نقصان کیوں ہو رہا ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ جناب والا ۔ اس میں صورت یہ ہے کہ یہ اندازے لاہور اور اسلام آباد میں چلنے والی اومنی بسوں کے گزشتہ چار مہینوں کی اوسط سے مرتب کئے گئے ہیں ۔ چونکہ ان دو جگہوں پر ایک تو بہت سی بسیں ناکارہ ہو کر پڑی ہوئی ہیں اور ان پر جو اخراجات آتے ہیں وہ بھی ان اندازوں میں شامل ہیں ۔ ہمیں امید ہے کہ جب نئی بسیں چلیں گی اور فاضل عملہ نہیں رہے گا تو پھر اس صورت میں آمدنی اور خرچے کی یہ موجودہ ترتیب بدل جائیگی اور نئی بسیں بجائے نقصان کے فائدے کا باعث ہونگی ۔

میاں خورشید انور - کیا وزیر موصوف ارشاد فرمائیں گے کہ نئے قانون برطرفی ناپسندیدہ ملازمین کے نفاذ کے باوجود گزشتہ 4 ماہ میں آمدنی میں کچھ اضافہ نہیں ہوا ؟

وزیر ٹرانسپورٹ۔ ایسا نہیں ہے۔ آمدنی پہلےکی نسبت بہتر ہوگئی ہے۔ البتہ یہ ہے کہ مزید اس میں ضرورت اس بات کی ہے کہ جو fleet بسوں کا کچھ سالوں سے پرانا اور ناکارہ ہو چکا ہے ان کے بدلے جب نئی بسیں آئیں گی تو آمدنی میں مزید اضافہ ہوگا اور اس صورت میں دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ یہ 1986 آدمی جو اس وقت بغیر کسی کام کے تنخواہ لے رہے ہیں جب نئی بسیں آئیں گی تو ان کو کام پر بھی لگایا جا سکے گا اور ان کی تنخواہ کا بوجھ بھی خواہ مخواہ خرچ کی مد میں نہیں پڑے گا ۔

چودھری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ انہوں نے جواب کے جزو (ب) (5) میں جو بتلایا ہے کہ ایک انتظامیہ سب کمیٹی تشکیل دے دی گئی ہے تو اس سے ان کی کیا مراد ہے ۔ بورڈ کی ہر سروس سے مطلب ہے ۔ ہر روٹ سے مراد ہے یا ڈسٹرکٹ یا ڈویژن سے ؟

مسٹر سپیکر - سروسز سے مراد سروسز ہے -

وزیر ٹرانسپورٹ - سروسز سے مراد سروسز ہے - جناب والا - جیسے لاہور سے لائل پور - لاہور سے راولپنڈی - لاہور سے ملتان ہے تو یہ ساری سروسز ہیں ان کی چیکنگ کے لئے ممبر صوبائی اسمبلی ملک غلام قادر صاحب جو ہمارے بورڈ کے ممبر ہیں ان کی سربراہی میں وہ کمیٹی بنا دی گئی ہے -

چودھری امان اللہ لک - میں وزیر موصوف سے - جناب والا - دریافت کروں گا کہ چونکہ سابقہ واقعات کے پیش نظر یہ سرکاری بسوں کی مرمت کی جو ورکشاپیں ہیں اور جن کی وجہ سے نقصان ہوا ہے - اس کے لئے کوئی سا طریق کار اختیار کیا گیا ہے - جس کی وجہ سے خورد برد کو دور کیا جا سکے اور نئے طریق کار کو موثر بنایا جا سکے ؟

مسٹر سپیکر - معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے سوال نہیں پڑھا صرف جواب پڑھا ہے - سوال یہ ہے "(الف) کہ ایک اومنی بس سے اوسطاً روزانہ کتنی آمدنی ہوتی ہے اور اس پر کتنی رقم صرف ہوتی ہے - (ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ تقریباً 25 فیصدی آمدنی خورد برد ہو جاتی ہے - اگر جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت اس کے انسداد کے لئے کوئی اقدامات کر رہی ہے" - تو اس کا تعلق بس کی آمدنی سے ہے -

چودھری علی بہادر خان- جناب والا - میرے صرف ابھی 2 ضمنی سوالات ہوئے ہیں -

مسٹر سپیکر - آپ کے سوال پر 5 ضمنی سوالات ہو چکے ہیں -

چوھدری علی بہادر خان - جناب والا - میں عرض کروں کہ چونکہ بحث شروع ہو گئی تھی - - -

مسٹر سپیکر - ضمنی سوال پر ضمنی سوال نہیں ہوتا بلکہ جو اصل سوال ہوتا ہے اس پر ہوتا ہے -

چوھدری علی بہادر خان - کیا وزیر موصوف فرمائیں گے - - -

چودھری امان اللہ لک - جناب والا - یہ بڑا اہم مسئلہ ہے -

مسٹر سپیکر - ایک اور سوال ورکشاپوں کے متعلق کرلیں -

چوہدری علی بہادر خان - کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ انہوں نے میرے سوال کے ضمن (ب) کے جواب میں یہ تسلیم کیا ہے کہ اس امر سے انکار نہیں ہے کہ اونی بسوں کی آمدنی کا کچھ حصہ چند بد دیانت لوگ خورد برد کر جاتے ہیں - میں نے 25 فیصدی بتایا ہے لیکن ان کے خیال میں کتنا فیصدی ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ - میں نے انکار کیا ہے کہ 25 فیصدی نہیں ہے - لیکن اگر نیا سوال آجائے کہ کتنا ہے تو اس کا حساب لگا کر بتایا جا سکتا ہے - جناب والا - یہ مشکل سوال ہے - اگر ہمیں پتہ چل جائے کہ فلاں آدمی بد دیانتی کر رہا ہے اور ہم اس آدمی کو پکڑ لیں تو انسانی ذاتیں اس میں آ جاتی ہیں - تو اگر ہمیں پتہ چل جائے تو پھر کوئی بات نہیں ہے - ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس ضمن میں کچھ معلوم ہو جائے -

میاں خورشید انور - پہلے آپ اعداد و شمار جمع کر لیں تو برائی کے دور کرنے میں ذرا آسانی رہے گی -

چودھری امان اللہ لک - میرا ضمنی سوال کہاں گیا - جناب والا -

مسٹر سپیکر - وہ بالکل مختلف محکمہ سے متعلق ہے -

چودھری محمد انور سمہ - وہ سوال ان کا گول ہو گیا ہے -

وزیر ٹرانسپورٹ - ویسے میں جواب دینے کے لئے تیار ہوں -

چودھری امان اللہ لک - جناب والا - محکمہ لوٹا جا رہا ہے - قومی سرمایہ کا نقصان ہو رہا ہے -

---

علی پور چٹھہ سے قادر آباد کالونی تک بس کا کرایہ

3665* - چودھری امان اللہ لک - کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ علی پور چٹھہ سے قادر آباد کالونی تک

دس میل لمبی پکی سڑک ہے -

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ گورنمنٹ کے منظور شدہ نرخ نامہ کے مطابق پکی سڑک پر بس کا کرایہ 4 پیسے فی میل ہوتا ہے -

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا وزیر موصوف کو علم ہے کہ علی پور چٹھہ سے قادر آباد کالونی تک بس مالکان سواریوں سے 75 پیسے کرایہ لیتے ہیں ، اگر ایسا ہے تو اس کی کیا وجہ ہے اور کیا حکومت اس کرایہ میں تخفیف کرانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر محمد حنیف رامے) : (الف) علی پور چٹھہ قادر آباد کالونی تک 12 میل لمبی پکی سڑک ہے - یہ فاصلہ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی لاہور کے جاری کردہ کرایہ نامہ جس کی نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے میں دکھایا گیا ہے - ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی نے یہ کرایہ نامہ جانچ پڑتال کرنے کے بعد (سنگ میل) کے مطابق تیار کیا تھا -

(ب) یہ درست ہے -

(ج) علی پور چٹھہ سے قادر آباد کالونی تک بس کا کرایہ بحساب 4 پیسے بنتا ہے - جو کہ گورنمنٹ کی ہدایات کے مطابق (Round Figure) میں 45 پیسے کر دیا ہوا ہے - چند بس مالکان 48 پیسے وصول کرتے تھے جن کو ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی لاہور نے ہدایات جاری کر دی تھیں کہ منظور شدہ کرایہ نامہ کے حساب سے 45 پیسے کرایہ وصول کریں - آر - ٹی اے لاہور کے دفتر میں اس امر کی کبھی کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی کہ بس مالکان علی پور چٹھہ سے قادر آباد کالونی تک کا کرایہ 75 پیسے لیتے ہیں -

---

ضلع سرگودھا میں ٹرانسپورٹ کی فراہمی

***3853 - سردار صغیر احمد** - کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ سوبھاگا ، منڈی شاہ نکڈر تحصیل سرگودھا قبضہ سلانوالی سے کچی سڑک سے وابستہ ہیں -

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ 25 میل کے اس علاقہ میں ابھی تک ٹرانسپورٹ کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا جس سے علاقہ کے عوام کو آمدورفت میں بڑی دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے -

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سرگودھا و سلانوالی شہر سے منڈی شاہ نکڈر تک اور دوسری طرف جھنگ سے منڈی شاہ نکڈر تک بسیں چلانے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر ایسا ہے تو کب تک ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر محمد حنیف رامے) : (الف) کوئی علم نہیں -

(ب) سرگودھا سے سلانوالی - سرگودھا سے فاروقہ براستہ سلانوالی اور سرگودھا سے ساہیوال براستہ سلانوالی - فاروقہ پر بسیں چل رہی ہیں - موجودہ ٹرانسپورٹ پالیسی کے تحت وہ تمام روٹ جو پی ٹی - اے سے وضع ہو چکے ہیں - اور ان کی درجہ بندی ہو چکی ہو - ان پر پرمٹ فوراً جاری کر دیئے جاتے ہیں - بشرطیکہ درخواست برائے اجرا پرمٹ باضابطہ ہو اور کاغذات و دستاویزات مکمل ہوں جس کا ذکر ٹرانسپورٹ قانون میں کیا گیا ہے -

سرگودھا یا سلانوالی سے منڈی شاہ جیونہ نکڈر اور جھنگ تا منڈی شاہ نکڈر روٹوں پر آج تک ٹرانسپورٹر حضرات یا علاقہ متعلقہ کے مکینوں نے بسیں چلانے میں کوئی دلچسپی نہیں لی - اور نہ ہی ان کی درجہ بندی کے لئے کوئی درخواست دی گئی -

(ج) جب تک متذکرہ بالا روٹوں کی درجہ بندی اور بعد ازاں ان پر بسیں چلانے کے لیے باقاعدہ درخواست متعلقہ دفاتر کو نہیں گزاری جاتی ۔ متعلقہ دفاتر ان روٹوں پر پرمٹ جاری کرنے سے قاصر ہیں اگر متذکرہ بالا سڑک بس سروس چلانے کے قابل ہے تو پھر خواہش مند حضرات کو ان روٹوں کی درجہ بندی کے لئے درخواست دینی چاہیئے تا کہ درجہ بندی ہونے کے بعد خواہش مند حضرات کو پرمٹ جاری کئے جا سکیں ۔

چوک لکشمی میکلوڈ روڈ سے بھاٹی گیٹ تک ڈائریکٹ بس سروس کا اجراء

***3861 - چوھدری غلام احمد باجوہ** ۔ کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ جب سے لاہور میں اومنی بس سروس کا اجراء ہوا ہے ۔ چوک لکشمی میکلوڈ روڈ سے بھاٹی گیٹ تک کوئی بھی ڈائریکٹ روٹ مقرر نہیں کیا گیا ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ بالا روٹ ٹریفک کے لحاظ سے سب روٹوں سے زیادہ پر ہجوم روٹ ہے ۔ اگر جواب اثبات میں ہو تو بس روٹ مقرر نہ کرنے کی کیا وجہ ہے ۔

(ج) کیا حکومت اس امر کے پیش نظر کہ بسوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے چوک لکشمی میکلوڈ روڈ سے بھاٹی گیٹ تک روٹ مقرر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر محمد حنیف رامے) : (الف) یہ درست ہے ۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ مذکورہ بالا روٹ ٹریفک کے لحاظ سے اومنی بس کے دیگر تمام روٹوں سے زیادہ پر ہجوم ہے ۔

(ج) فیالحال اومنی بس سروس چوک لکشمی میکلوڈ روڈ سے بھاٹی گیٹ تک ڈائریکٹ بس سروس چلانے کا ارادہ نہیں رکھتی تاہم منصوبہ بندی کے تحت نئی بسوں کی آمد پر کچھ نئے روٹ

ایسے چلائے جائینگے جن کے تحت چوک لکشمی میکلوڈ روڈ سے بھاٹی گیٹ تک کا تمام علاقہ شامل ہوگا۔

سرکاری ملازمین کے لئے میڈیکل الاؤنس

***4161 - چوہدری امان اللہ لک** ۔ کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم بیان فرمائینگے کہ کیا حکومت سرکاری ملازمین کے دیرینہ مطالبہ کے پیش نظر میڈیکل الاؤنس دینے کا ارادہ رکھتی ؟

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ جی نہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا میں جناب کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ دریافت کرسکتا ہوں کہ اب دوائیوں کی کمی چونکہ بہت زیادہ ہو چکی ہے اور میڈیکل اخراجات بھی زیادہ ہوچکے ہیں تو اس کے پیش نظر حکومت میڈیکل الاؤنس پر نظرثانی کرنے کے لئے تیار ہے ؟ آپ نے اس سلسلے میں کہا ہے "جی نہیں" ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں اس سوال کی وضاحت کرنی چاہتا ہوں ۔ یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے کہ حکومت اپنے ملازمین کو میڈیکل الاؤنس نہیں دے گی ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ دوائیوں کے سلسلے میں کوئی ذمہ داری قبول نہیں کرتی بلکہ صورت حال یہ ہے کہ اس وقت نہ تو حکومت میڈیکل الاؤنس دیتی ہے اور نہ ہی گزشتہ سالوں کی طرح میڈیکل بلوں کی reimbursement کرتی ہے بلکہ حکومت تمام کی تمام طبی ضروریات کی کفیل ہے کہ تمام ملازمین کو سرکاری ہسپتالوں میں ان کی مکمل شفا کے لئے تمام کی تمام دوائیاں Hospitalization, treatment and prescription سب چیز کی کفالت حکومت کرتی ہے ۔ اس طریقہ کار کو اس لئے اپنایا گیا کہ جب ہم ان کو میڈیکل الاؤنس دیتے ۔ فرض کیجئے دس روپے میڈیکل الاؤنس دے دیتے بیس روپے دے دیتے تو وہ لوگ سب سے پہلے اسے تنخواہ کا حصہ شمار کرلیتے اور دوائی نہیں خریدتے اور ضروریات پر لگا لیتے جس سے کوئی فائدہ نہ ہوتا تھا ۔ دوسری صورت دوکان داری کی چل پڑی تھی مختلف

دوکانوں سے انہوں نے حساب کر لیا تھا ۔ جعلی بل بنواتے تھے اور کروڑوں روپے حکومت کے خواہ مخواہ خرچ ہو جاتے تھے ۔ اور طبی سہولت ان کو صحیح طور پر مل نہیں سکتی تھی ۔ تو اب اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب بھی ان کو کوئی ضرورت ہو تو ان کو مکمل دوائی دی جاتی ہے اور علاج کیا جاتا ہے اگر ہسپتال میں ان کی ضرورت کے مطابق دوائی نہیں تو یہ ہسپتال کی ذمہ داری ہے کہ وہ خود اپنے خرچ سے اس کو بازار سے خرید کرکے دے ۔

چوہدری امان اللہ لک - شکریہ ۔

بی - ٹی - سی الاؤنس میں اضافہ

***4161 - (الف) - چوہدری امان اللہ لک** ۔ کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم بیان فرمائینگے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ موجودہ مہنگائی کی وجہ سے حکومت ملازمین کو دیئے جانے والے بی - ٹی - سی الاؤنس میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ مہنگائی کے سلسلے میں حکومت پہلے ہی سات سو روپے تک تنخواہ والے تمام ملازمین کو پینتیس روپے ماہوار مہنگائی الاؤنس دینا منظور کر چکی ہے ۔ اس لئے بی - ٹی سی الاؤنس میں اضافہ نہیں کیا جائے گا ۔

بسوں کی باڈیوں کی ساخت

***4169 - میاں منظور احمد موہل** - کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ موجودہ سال کے دوران حکومت پنجاب نے جتنی بھی بسیں خریدی ہیں ان کی باڈیاں کراچی کے کارخانوں سے بنوائی گئی ہیں ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ پنجاب میں بسوں کی باڈیاں بنانے والے بہت سے ادارے موجود ہیں اگر ایسا ہے تو کراچی سے

باڈیاں بنوانے کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر محمد حنیف رامے) (الف) نہیں ۔ پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ نے بسوں کی باڈیاں بنوانے کے لئے کراچی کے تین کارخانوں کے علاوہ پنجاب کے چھ اداروں کے ساتھ معاہدے کر رکھے ہیں ۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے :۔

کراچی

1 ۔ میسرز ری پبلک موٹرز لمیٹڈ کراچی ۔ 380 باڈیاں

2 ۔ میسرز ٹریلر ڈیویلپمنٹ کارپوریشن کراچی ۔ 200 "

3 ۔ میسرز ایم ۔ اے ایجنسیز کراچی ۔ 300 "

پنجاب

1 ۔ میسرز راوی انڈسٹریز شاہدرہ لاہور ۔ 60 "

2 ۔ میسرز ایشین باڈی بلڈنگ ورکس اچھرہ لاہور ۔ 60 "

3 ۔ پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور ۔ 200 "

4 ۔ میسرز رحمان اینڈ کمپنی گوجرانوالہ ۔ 50 "

5 ۔ میسرز زیبرس (پاکستان) لمیٹڈ اسلام آباد ۔ 100 "

6 ۔ میسرز ٹمبر کارپوریشن آف پاکستان لمیٹڈ اسلام آباد ۔ 50 "

میزان ۔ 1400 باڈیاں

(ب) یہ صحیح ہے کہ پنجاب میں بس باڈیاں بنانے والے بہت سے ادارے ہیں ۔ لیکن قومی مفاد کے پیش نظر سب سے پہلے ان اداروں کی طرف رجوع کیا گیا جو قومی تحویل میں لئے گئے ہیں جن میں سے میسرز ری پبلک موٹرز لمیٹڈ اور ٹریلر ڈیویلپمنٹ کارپوریشن کراچی کے ساتھ معاہدے طے کئے گئے ہیں ۔ بعد ازیں پنجاب کے مشہور و معروف چودہ (14) اداروں سے اس مقصد کے لئے کوٹیشنیں طلب کی گئی ہیں ۔ جن میں سے صرف

چھ نے ٹینڈر دینے میں شرکت کی لیکن کم شرح کی بنا پر میسرز ایم۔ اے۔ ایجنسیز کراچی کے ساتھ 300 بسوں کی باڈیاں بنوانے کا معاہدہ طے ہوا۔ پنجاب کے دیگر اداروں کے نمائندگان کو کراچی کے مقابلے میں زیادہ ریٹ کی پیش کش کی۔ لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ اور زیادہ ریٹ طلب کیا جو کہ محکمے کے لئے سود مند نہ تھا۔ بنابریں محکمے نے ان کے علاوہ مختلف اداروں سے رجوع کر کے ان کے ساتھ معاہدے کئے اور ان کو بسوں کی چیسیاں دی گئی ہیں جو زیر تعمیر ہیں۔

طلباء کو بس کے کرایہ میں مراعات دینا

***4200 – مرزا فضل حق** – کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے طلباء کو بس کے سفر میں کرایہ کی رعایت دے رکھی ہے، لیکن بہت سے بسوں والے یہ رعایت دینے پر آمادہ نہیں۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بسوں کا عملہ طالب علموں کو بسوں میں سوار ہی نہیں ہونے دیتا اور اگر وہ سوار ہو جائیں تو انہیں سٹوڈنٹ ٹکٹ جاری نہیں کیا جاتا بلکہ نیچے اتار دیا جاتا ہے۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس مسئلہ کی طرف فوری طور پر توجہ دے گی؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے طلباء کو بس کے سفر میں کرایہ کی رعایت دی ہوئی ہے۔ بظاہر یہ درست نہیں ہے کہ بسوں والے یہ رعایت دینے پر آمادہ نہیں۔

(ب) یہ درست نہیں -

(ج) طالبعلموں کی رعایت کے مسئلہ کی طرف ضلعی انتظامیہ اور ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹیاں پوری توجہ دے رہی ہیں -

مرزا فضل حق - کیا وزیر موصوف یہ ارشاد فرمائینگے کہ طلباء کے جتنے ہنگامے ہو رہے ہیں - یہ بسوں کے سفر میں کرایہ کی رعایت نہ دینے کی وجہ سے ہو رہے ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ - جناب والا - مجھے اس بات سے انکار ہے - حقیقت یہ ہے کہ طلباء جو ہمارے بھی بچے ہیں - ان کا کچھ رویہ ایسا ہو گیا ہے کہ وہ اب بسوں والوں کے ساتھ تعاون نہیں کرتے - اور کہیں کہیں یہ بھی ممکن ہے کہ بسوں والے ان کے ساتھ تعاون نہ کرتے ہوں - جناب والا - ہمارے نوجوانوں کا یہ فرض ہونا چاہئیے کہ جب ان کے بزرگ اور ان سے چھوٹی عمر کے لوگ بسوں میں بیٹھے ہوئے ہیں تو وہ ان کا خیال کریں - لیکن صورت یہ ہے کہ جب وہ بسوں میں داخل ہوتے ہیں تو وہ لوگوں کو کہتے ہیں کہ آپ لوگ سیٹ خالی کر دیں ہم اس میں بیٹھینگے وہ ضد کرتے ہیں اور بعض اوقات کہتے ہیں کہ ہم بسوں کی چھتوں پر بیٹھیں گے -- تو ایسی صورت میں بعض اوقات ناخوشگوار واقعات ہوتے ہیں - ہمیں اس بات کا احساس ہے - ہم اس جانب پوری توجہ دے رہے ہیں اور کوشش کر رہے ہیں کہ آئندہ طلباء کو ان کے اداروں کی جانب سے پاس جاری ہوں کیونکہ بہت سے لوگ بلکہ بڑی بڑی عمر کے لوگ یہ کہکر کہ ہم لاء کالج میں پڑھتے ہیں - دو کتابیں اٹھائیں اور طالب علم بن کر وہ سہولتیں مانگتے ہیں - intercity routes پر جہاں آدھا کرایہ ہوتا ہے ان کو وہ بیس بیس میل کے حساب سے دس پیسے دینا پڑتا ہے - اس لئے وہ ایسی باتیں کرکے بعض اوقات بجائے دو تین روپے دینے کے پچاس ساٹھ پیسے میں پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں - جب ان کا محاسبہ کیا جاتا ہے تو فساد کھڑا کر دیتے ہیں - تو اس کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ جو طلبا bonafide ہیں ان کو ان کے تعلیمی اداروں کی جانب سے پاس جاری

کئے جائیں اور زیادہ بہتر یہ ہو گا کہ سیزنل پاس جاری ہوں تاکہ اس مسئلے پر کم سے کم ایک دوسرے کے ساتھ چپقلش ہو ۔ ہم اس مسئلے پر پوری طرح سے متوجہ ہیں اور انشاءاللہ آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ اس مسئلہ کو جلد از جلد حل کیا جائے گا ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ ایک بہت ہی اہم مسئلے کے متعلق یہ سوال اٹھایا گیا ہے ۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ کرائے کے سلسلے میں جو طلبا کو رعایت دی گئی تھی ۔ یہ حکومت کی پالیسی بری طرح ناکام ہوئی ہے ۔ اس سے اور فتنہ و فساد کھڑا ہو گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں صاحب آپ سوال کریں ۔

چوہدری محمد انور سمہ ۔ جناب والا ۔ میاں صاحب تو میرا پوائنٹ آف آرڈر بھی ہضم کر جاتے ہیں ۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں متوجہ ہوں ۔ میاں صاحب ضمنی سوال پر تقریر کرنا شروع کردیتے ہیں ۔ کیا آپ ان کو اس وقت روکیں گے جب انکی تقریر ختم ہو جائیگی ؟

مسٹر سپیکر ۔ میں نے انکو روک دیا ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ کیا یہ درست ہے کہ حکومت کی یہ پالیسی بری طرح سے ناکام رہی ہے اور اسکی بجائے کسی اور تدبیر پر غور کرنے کیلئے تیار ہے کہ رعایت ختم کر دے ۔ کیونکہ اس سے فتنہ و فساد طلبا میں پیدا ہو گیا ہے ۔ اسکے علاوہ وہ طلباء کو یونیفارم بنا دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اب تقریر نہ کریں ۔

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ یہ کہنا جناب والا کہ حکومت کی پالیسی بری طرح ناکام رہی ہے صحیح نہیں ہے ۔ چونکہ جب بھی کسی بڑے معاشرے میں تبدیلی آتی ہے تو اس قسم کی friction پیدا ہونا قدرتی امر ہے ۔ اسلئے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ یہ پالیسی غلط ہے یا غلط ثابت ہوئی ۔ طلبا کو رعایت ملنی چاہئے ۔ ہم اسکے بالکل حق میں ہیں ۔ میں پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ہم نے جو رعایت دی ہے وہ صحیح ہے ۔ اسکو کسطرح

چلانا چاہئیے یہ ایک الگ بات ہے ۔ ہم اس میں اصلاح کرنے کیلئے بالکل تیار ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر موصوف میری اس تجویز سے اتفاق فرمائینگے کہ ایوان سے کچھ ممبران اور متعلقہ محکمہ جات یعنی محکمہ تعلیم اور محکمہ ٹرانسپورٹ کے ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو کوئی لائحہ عمل تیار کرے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تجویز آ چکی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میرا مطلب یہ ہے کہ اس رعایت کو قانونی شکل دی جا سکے ۔

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ میرے خیال میں اسکے لئے کوئی قرارداد اس ایوان میں لائی جائے تو بھی اس پر متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ٹرانسپورٹ غور کر سکے گی ۔

سید ثابش الوری ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ ملتان میں ایک طالب علم کو جو اسلامیہ کالج سے تعلق رکھتا تھا ۔ محض رعایت نہ دینے کی وجہ سے بس سے دھکا دیا گیا ہے اور اسکی ہڈی ٹوٹ گئی ہے ۔ کیا یہ اس بات کی گواہی نہیں کہ جو رعایت طلبا کو دی گئی تھی وہ بس مالکان نہیں دے رہے ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ ایک specific question ہے ۔

سید ثابش الوری ۔ جناب والا ۔ انہوں نے فرمایا ہے ۔ میں بھی اسی سلسلہ میں عرض کر رہا ہوں ۔ اور میں آپکی وساطت سے ایک specific معاملہ پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ کیونکہ اسی پر جھگڑا ہوا ہے اور بس کنڈیکٹر اور طلبا میں لڑائی ہوئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ سوال کی طرف توجہ دیں میں پڑھ دیتا ہوں ۔ "لیکن بہت سے بسوں والے یہ رعایت دینے پر آمادہ نہیں" یہ سوال اتنا

واضح ہے اور اگر سوال یہ ہوتا کہ چند ایک بسوں والے یہ رعایت نہیں دیتے تو اسکا جواب اور ہوتا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

چوہدری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ یہ جو رعایت دی جا رہی ہے یہ کسی معاہدہ کے تحت دی جا رہی ہے ۔ کیا اسکی کوئی قانونی شکل ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ جناب والا ۔ اسکا باقاعدہ طور پر نوٹیفیکیشن ہوا ہے ۔ اسکو قانونی حیثیت حاصل ہے ۔ تمام بسوں والوں سے معاہدہ کیا گیا ہے ۔ انکی رضا مندی سے یہ کیا گیا ہے ۔ ان کو تحریری طور پر باقاعدہ پابند کیا گیا ہے ۔

مرزا فضل حق ۔ کیا bonafide students کو کارڈ جاری کئے جائینگے ؟

Mr. Speaker. That is not a supplementary question.

چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا اس سلسلے میں کوئی قانونی شکل موجود ہے۔ کیونکہ طلبا جو کو رعایت دینا ہے یہ پولیس اور ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے اختیار میں ہے ؟ جناب والا ۔ نہ تو پولیس رول میں اور نہ موٹر وھیکل ایکٹ میں ترامیم کی گئی ۔ محض نوٹیفیکیشن جاری کر کے وجہ تنازعہ پیدا ہو گئی ہے ۔

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ جناب والا ۔ باقاعدہ طور پر انکا پرمٹ ضبط کیا جا سکتا ہے ۔ لائیسنس منسوخ کیا جاسکتا ہے ۔ میں نے واضح طور پر گذارش کی ہے کہ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی نے تحریری معاہدہ کیا ہے کہ وہ اسکی پیروی کریں گے ورنہ انکو سزا دی جائے گی ۔

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھو ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائینگے کہ ان تمام باتوں کا سدباب کرنے کیلئے کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ حکومت اپنی سپیشل بسیں چلائے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ - یہ بالکل بجا ہے - جو کچھ میری محترمہ بہن نے فرمایا ہے اس کا اصل حل تو یہی ہے - جب تک ضرورت کے مطابق بسیں ہمارے پاس نہیں آ جاتیں یہ پریشانیاں رہینگی - ہم کوشش کر رہے ہیں کہ نئی بسیں جلد از جلد آ جائیں تاکہ طلبا کی ضرورت کو ترجیح دی جاسکے -

---

بسوں کی تعداد میں اضافہ کرنا

***4205 مرزا فصل حق** - کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں روٹ نمبر 14 اور روٹ نمبر25 پر بسوں کی شدید قلت ہے -

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کمی کی بناء پر مسافروں کو کئی کئی گھنٹے بس کا انتظار کرنا پڑتا ہے -

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ صبح کے وقت مسافروں کی کثرت ہوتی ہے مگر جو بس آتی ہے اس میں تل دھرنے کو جگہ نہیں ہوتی -

(د) اگر جزو (الف) تا (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ روٹوں پر بسوں کی تعداد میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر محمد حنیف رامے) - (الف) روٹ نمبر 14 پر بسوں کی کچھ کمی ہے - جبکہ روٹ نمبر 25 پر کوئی خاص کمی نہیں ہے -

(ب) نہیں -

(ج) نہیں -

(د) اس وقت لاہور روٹ نمبر 14 پر صرف ایک بس اور روٹ نمبر 25 پر 10 بسیں (6 سنگل ڈیکر 4 ڈبل ڈیکر) چل رہی ہیں ۔ جولائی کہ نئی بسیں پہنچیں گی تو منصوبہ کے تحت اور ضرورت کے مطابق 11 نئی مزید بسیں روٹ نمبر 14 اور 2 نئی بسیں روٹ نمبر 25 پر چلائی جائینگی ۔

اساتذہ کو تفریحی الاؤنس کا اجراء

***4209 - میاں محمد رفیع** ۔ کیا وزیر خزانہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبائی حکومت نے اساتذہ کو تفریحی الاؤنس دینے کا فیصلہ کیا ہے ، اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کا فیصلہ کب ہوا ۔ فیصلہ پر عمل درآمد کب سے ہو رہا ہے ؛ نیز اس پر سالانہ خرچ کیا ہوگا اور آیا وفاقی حکومت اس میں کوئی مدد کرے گی ، اگر ایسا ہے تو کتنی ؟

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ صوبائی حکومت نے اپنے تمام ملازمین کو جن میں اساتذہ بھی شامل ہیں ۔ 2 مارچ 1969 کو تفریحی الاؤنس دینے کا فیصلہ کیا تھا ۔ یہ الاؤنس ہر ملازم کو تین سال میں ایک دفعہ دیا جاتا ہے ۔ یکم جولائی 1969 سے 30 دسمبر 1971 تک اس حکم پر عمل درآمد ہوتا رہا ۔ دسمبر 1971 کی جنگ کے دوران ہنگامی حالات کی وجہ سے یہ الاؤنس بند کر دیا گیا ۔ حکومت پنجاب نے یکم جولائی 1973 سے یہ الاؤنس بحال کر دینے کا فیصلہ کیا ہے ۔ لیکن مالی سال 74-1973 کے دوران صرف ان ملازمین کو تفریحی الاؤنس دیا جائیگا جو جنوری 1972 سے الاؤنس بند ہو جانے کی وجہ سے 30 جون 1972 کو ختم ہونے والے تین سال کے عرصہ میں یہ الاؤنس حاصل نہیں کر سکے تھے ۔ البتہ یکم جولائی 1974 سے سب سرکاری ملازمین مقررہ شرائط کے تفریحی الاؤنس حاصل کرنے کے حقدار ہوں گے ۔

تفریحی الاؤنس پر سالانہ خرچ کا اندازہ تقریباً ایک کروڑ پچاس لاکھ

روپے ہے - اس سلسلے میں صوبائی حکومت کو وفاقی حکومت سے کوئی مدد نہیں ملتی -

گزیٹڈ ملازمین کو نئے پے سکیل کی عطائیگی

***4212 - میاں محمد رفیع** - کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم بیان فرمائینگے کہ -

(الف) کیا صوبائی حکومت کے گزیٹڈ ملازمین کے قومی پے سکیلوں کا اعلان کر دیا گیا ہے - اگر ایسا ہے تو یہ اعلان کب کیا گیا اور کس تاریخ سے نئے قومی پے سکیلوں کے مطابق صوبائی گزیٹڈ ملازمین کو تنخواہ ملنا شروع ہوگی نیز کتنے صوبائی گزیٹڈ ملازمین کو نئے پے سکیلوں سے فائدہ پہنچے گا -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب نفی میں ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں اور حکومت کب تک نئے قومی سکیلوں کا اعلان کر دینے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنیف رامے) (الف) جی نہیں - معاملہ ابھی حکومت کے زیر غور ہے - تاہم اس سے تقریباً 13,400 (تیرہ ہزار چار سو) ملازمین مستفید ہونگے -

(ب) نئے قومی سکیلوں کا اعلان جلد ہی کر دیا جائے گا -

نئے قومی پے سکیل

***4239 - میاں محمد رفیع** - کیا وزیر خزانہ از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ نئے قومی پے سکیل سے قریباً کتنے ملازمین مستفید ہوئے ہیں - یا ہوں گے اور ان پر کتنا اضافی خرچ سالانہ ہوگا ؟

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنیف رامے) - نئے قومی پے سکیلوں سے تقریباً 2,73,000 (دو لاکھ تہتر ہزار) نان گزیٹڈ ملازمین مستفید ہو چکے ہیں

اور تقریباً 13,400 (تیرہ ہزار چار سو) گزیٹڈ ملازمین مستفید ہونگے ۔ ان اعداد میں سرکاری تحویل میں لئے گئے پرائیویٹ سکولوں کا عملہ شامل نہیں ہے ۔ کل خرچ کا تخمینہ 4,80,20,000 (چار کروڑ اسی لاکھ بیس ہزار روپے) سالانہ ہے ۔ جس کی تفصیل یہ ہے ۔

نان گزیٹڈ ملازمین پر ــ 4,8.20,000 روپے (چار کروڑ آٹھ لاکھ بیس ہزار روپے)

گزیٹڈ ملازمین پر ــ 72,00,000 (بہتر لاکھ روپے)

حکومت نے یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ یکم جولائی 1974 سے لاہور ، راولپنڈی ، لائل پور اور ملتان میں تعینات سرکاری ملازمین کو کرایہ مکان الاؤنس دیا جائے گا ۔ لہذا آئندہ مالی سال سے قومی بے سکیلوں کے سلسلہ میں حکومت کا کل خرچ پانچ کروڑ روپے سالانہ ہوگا ۔

بی-اے-ڈی-ایل-ایس قابلیت کے حامل افراد متعینہ پنجاب سیکریریٹ کو گزیٹڈ سکیل دینا

***4288** - **مرزا فضل حق** - کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم بیان فرمائینگے کہ ۔

(الف) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ حکومت نے بی-اے-ڈی-ایل-ایس کی قابلیت رکھنے والے لائبریرین صاحبان کو جو کہ صوبہ پنجاب کے مختلف کالجوں میں بطور لائبریرین کام کر رہے ہیں گزیٹڈ سکیل دے رکھا ہے ۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ کوالیفیکیشن کے حامل افراد جو کہ پنجاب سیکرٹریٹ کے مختلف محکموں میں بطور لائبریرین کام کر رہے ہیں کو حکومت نے نان گزیٹڈ سکیل دے رکھا ہے ۔

(ج) اگر جزو (الف) اور (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس تفاوت کو ختم کر کے انہیں بھی کالج لائبریرین

کے برابر سکیل دینے پر غور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنیف رامے) - (الف) یہ درست ہے -

(ب) سیکرٹریٹ میں ایک مرکزی لائبریری ہے جس میں کوالیفائڈ لائبریری ہے - اس کے علاوہ مختلف محکموں میں چھوٹی چھوٹی لائبریریاں ہیں جن میں دفتری عملہ بطور لائبریرین کام کرتا ہے - مرکزی لائبریرین کو کالج کے لائبریرین کے مطابق سکیل دیا جا چکا ہے - دفتری عملے کے ارکان اپنی تنخواہ پر کام کرتے ہیں - محکمہ خزانہ کے علم میں ایسی کوئی محکمانہ لائبریری نہیں ہے - جس میں لائبریرین کی آسامی پر تقرر کے لئے کم از کم معیار قابلیت بی-اے-ڈی-ایل-ایس ہو -

(ج) سیکرٹریٹ کی مرکزی لائبریری کے لائبریرین کو پہلے ہی کالج لائبرین کا سکیل دیا جا چکا ہے -

---

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

ناپسندیدہ اشخاص

62 - چوہدری علی بہادر خان - کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ نے ناپسندیدہ اشخاص کی برطرفی کے قانون کے تحت اب تک کتنے ملازمین کو برطرف کیا ہے - ان کے نام اور ان کے خلاف عائد کئے گئے الزامات کیا تھے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر محمد حنیف رامے) - پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ نے اب تک 62 ملازمین کو ار-ٹی-سی- (مغربی پاکستان) علیحدگی ملازمت - ناپسندیدہ اشخاص قانون مجریہ 1965 کے تحت ملازمت سے سبکدوش کیا ہے - ان ملازمین کے نام اور ان کے خلاف عائد کردہ الزامات کی تفصیل لف ہے - ملازمین مذکورہ میں سے 10 ملازمین کی اپیلیں سکرٹری ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ پنجاب کے منظور کرنے پر واپس ملازمت پر بحال کر دیا گیا ہے -

---

تفصیل

نمبر شمار	نام و عہدہ	الزامات	کیفیت
1	انور احمد کنڈیکٹر جی-ٹی-ایس لائل پور	1 ۔ دھوکہ دہی 2 ۔ بددیانتی	اپیل خارج
2	محمد سلیمان مکینک ایل-او-ایس اچھرہ لاہور	1 ۔ تخریبی کارروائیاں 2 ۔ سرکاری گاڑیوں کا ناجائز استعمال	اپیل خارج
3	عبدالحمید مرزا سینئر کلرک پی آر ٹی پی ہیڈکوارٹرز آفس لاہور	1 ۔ تخریبی کارروائیاں 2 ۔ سرکاری گاڑیوں کا ناجائز استعمال	اپیل خارج
4	محمد اعظم کنڈیکٹر آئی او ایس راولپنڈی	1 ۔ بددیانتی 2 ۔ تخریبی کارروائیاں 3 ۔ نا اہلی 4 ۔ بد نظمی	اپیل خارج
5	غلام سرور ٹریفک اسسٹنٹ آئی او ایس راولپنڈی	1 ۔ بد دیانتی 2 ۔ برا ریکارڈ ملازمت 3 ۔ بد نظمی 4 ۔ تخریبی کارروائیوں میں شرکت	اپیل منظور
6	شہزاد خان ڈرائیور ایل او ایس لاہور	1 ۔ بد نظمی 2 ۔ تخریبی کارروائیاں	اپیل
7	محمد الیاس کنڈیکٹر ایل او ایس لاہور	1 ۔ تخریبی کارروائیاں 2 ۔ بد دیانتی 3 ۔ بے قاعدگی چال چلن	اپیل خارج
8	ریاست علی کنڈیکٹر	1 ۔ تخریبی کارروائیاں	اپیل خارج

	ایل او ایس لاہور	2 بد دیانتی 3 بے قاعدگی چال چلن اور بد نظمی	
9	خادم حسین ڈرائیور ایل او ایس لاہور	1 ۔ تخریبی کاروائیاں 2 ۔ نا مناسب کردار	ایبل خارج
10	محبوب الیہی کنڈیکٹر ایل او ایس لاہور	1 ۔ تخریبی کارروائیاں 2 ۔ نا فرمانبرداری 3 ۔ بے ایمانی 4 ۔ کام چور	ایبل خارج
11	اختر حسین کنڈیکٹر ایل او ایس لاہور	1 ۔ تخریبی کارروائیاں 2 ۔ نافرمانبرداری 3 ۔ بے ایمانی	ایبل خارج
12	دادن خان ڈرائیور ایل او ایس لاہور	تخریبی کارروائیاں	
13	محمد فاضل ڈرائیور راولپنڈی	1 ۔ تخریبی کاروائیاں 2 ۔ بد دیانتی 3 ۔ بد نظمی	ایبل خارج
14	بشیر احمد ٹریفک اسسٹنٹ اسلام آباد راولپنڈی	1 بد دیانتی 2 ۔ برا ریکارڈ ملازمت 3 ۔ بد نظمی 4 ۔ تخریبی کارروائیوں میں شمولیت	
15	محمد ریاض ٹریفک اسسٹنٹ اسلام آباد راولپنڈی	1 ۔ بد دیانتی 2 ۔ بد نظمی 3 ۔ برا ریکارڈ ملازمت 4 ۔ تخریبی کارروائیوں میں شمولیت	

16	محمد احمد خان اسسٹنٹ اسلام آباد راولپنڈی	1 ۔ بد دیانتی 2 ۔ بد نظمی	
17	عبدالحمید الیکٹریشن باڈی بلڈنگ ورکشاپ لاہور	تخریبی کارروائیاں	اپیل منظور
18	محمد اظہر ۔ کنڈیکٹر ایل او ایس گلبرگ ڈپو لاہور	1 ۔ تخریبی کارروائیاں 2 ۔ سرکاری گاڑیوں کا ناجائز استعمال	
19	ضمیر حسین کنڈیکٹر ایل او ایس لاہور	1 ۔ تخریبی کارروائیاں 2 ۔ نا فرمانبرداری 3 ۔ بد دیانتی 4 ۔ کام چور	اپیل خارج
20	صادق حسین ڈرائیور ایل او ایس لاہور	1 تخریبی کارروائیاں 2 بے قاعدگی چال چلن	اپیل خارج
21	محمد صدیق کنڈیکٹر ایل او ایس لاہور	1 تخریبی کارروائیاں 2 نافرمانبرداری 3 بد دیانتی	اپیل خارج
22	محمد جہانگیر بڑھئی باڈی بلڈنگ ورکشاپ لاہور	1 ۔ تخریبی کارروائیاں 2 ۔ محکمہ کی گاڑیوں کا ناجائز استعمال	اپیل خارج
23	احمد ممتاز فٹر جی ٹی ایس لائل پور	1 ۔ بد نظمی 2 ۔ نا فرمانبرداری 3 ۔ سازشی	
24	غلام محمد ڈرائیور ایل او ایس لاہور	1 ۔ تخریبی کارروائیاں 2 ۔ نافرمانبرداری	اپیل خارج
25	محمد شفیع ٹریفک اسسٹنٹ ریلوے اسٹیشن ڈپو لاہور	1 ۔ بد دیانتی	اپیل خارج

26	محمد سلیمان سینیر لیتھو کیپر سنٹرل سٹور لاہور	1 ۔ تخریبی کارروائیاں 2 ۔ سرکاری گاڑیوں کا ناجائز استعمال	اپیل منظور
27	عبدالعزیز ڈرائیور راولپنڈی	1 ۔ تخریبی کارروائیاں 2 ۔ بد دیانتی 3 ۔ بد نظمی	اپیل خارج
28	محمد نواز باجوہ اسسٹنٹ ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور	1 ۔ تخریبی کارروائیوں میں حصہ لینا 2 ۔ انتظامیہ کے کیس جن میں اس کے اپنے گروپ کا مفاد متاثر ہوتا تھا ۔ ان کو ناجائز طور پر روکے رکھنا اور ان کی نا مناسب امداد کرنا ۔ 3 ۔ بیرونی عناصر کو دفتری اطلاعات بہم پہنچانا ۔	اپیل خارج
29	حمیداللہ کھوسہ کنڈیکٹر نمبر 47 ڈی جی خان	بد دیانت	
30	جمیل احمد کنڈیکٹر نمبر 50 ڈی جی خان	1 ۔ بد دیانتی 2 نافرمانبرداری 3 ۔ بد نظمی 4 ۔ تخریبی کارروائیاں	

31	عبدالغنی ڈرائیور نمبر 136 لائل پور	1 ۔ بے ایمانی 2 ۔ کام سے کوتاہی 3 ۔ تخریبی کارروائی	
32	محمد یوسف ڈرائیور نمبر 194 لائل پور	1 ۔ نافرمانبرداری 2 ۔ بد دیانتی جھگڑالو ۔	
33	صفدر حسین کنڈیکٹر نمبر 52 لائل پور	1 دھوکا دہی 2 ۔ بد دیانتی	
34	محمد صدیق کنڈیکٹر نمبر 1087 ایل او ایس لاہور	1 ۔ تخریبی کارروائیاں	
35	صابر حسین کنڈیکٹر	1 ۔ دھوکا دہی	اپیل خارج
36	محمد اکرم کنڈیکٹر نمبر 323 ایل او ایس لاہور	1 ۔ بد دیانتی 2 ۔ تخریبی کارروائیوں	اپیل خارج
37	خورشید احمد کنڈیکٹر نمبر 1175 ایل او ایس	1 ۔ تخریبی کاروائیاں	اپیل خارج
38	محمد میر ولی اسسٹنٹ یارڈ ماسٹر راولپنڈی	1 ۔ بد نظم 2 ۔ تخریبی کارروائیاں	اپیل خارج
39	اشرف اعجاز سینر کلرک ہیڈ کوالرز آفس لاہور	1 ۔ تخریبی کاروائیاں	
40	محمد اسحاق کنڈیکٹر 8273 اسلام آباد راولپنڈی	1 بد دیانتی 2 ۔ تخریبی کارروائیاں 3 ۔ نا اہلی 4 ۔ بد نظم	
41	محمد اسلم خان واشنگ کلینر L.O.S. 637 اچھرہ	1 ۔ کام سے لا پرواہی 2 ۔ تخریبی کارروائی	

		3 ۔ وقت پر نہ آنے کا عادی	
42	اے جی کے لودھی ڈائریکٹر فنانس پی آر۔ ٹی ی ہیڈ کوالرز آفس	1 مسلسل بری شہرت 2 بدنیتی پہ ٹھیکیداران 3 ۔ ملی بھگت 4 ۔ منظور شدہ رقم سے زائد بل پاس کرکے محکمہ کے مالیات سے متعلق ضابطہ کی مکمل خلاف ورزی 4 ۔ بد نظم دفتر میں 5 ۔ سازش کرنا	اپیل خارج
43	نذر محمد ڈرائیور نمبر 163 راولپنڈی	1 ۔ تخریبی کارروائیاں 2 ۔ بد دیانتی 3 ۔ بد نظمی	
44	نظر ارشد کنڈیکٹر اسلام آباد راولپنڈی	1 ۔ بد دیانتی 2 ۔ تخریبی کارروائی 3 ۔ نا اہلی 4 ۔ بد نظمی	
45	غلام اصغر کنڈیکٹر TL 404 آئی او ایس راولپنڈی	1 ۔ بد نظمی 2 ۔ بد دیانتی	
46	منصب دار ڈرائیور نمبر 47 اسلام آباد راولپنڈی	1 ۔ تخریبی کارروائیوں میں حصہ لینا 1 ۔ بد نظمی 2 ۔ بد دیانتی کام سے عدم دلچسپی	

47	محمد یوسف اسسٹنٹ لائل پور	1 ۔ بد دیانتی	
48	نیاز محمد کنڈیکٹر T 379	1 ۔ بد دیانتی تخریبی کارروائی	
49	امین الدین کنڈیکٹر T 130 اچھرہ ڈپو لاہور	تخریبی کارروائیاں	
50	احمد یار ٹائر مین 163 ایل او ایس لاہور	بد نظم ۔ کام چور	اپیل خارج
51	اشفاق احمد کنڈیکٹر T. 1470 ایل او ایس لاہور	تخریبی کارروائیاں سرکاری گاڑیوں کا ناجائز استعمال	اپیل منظور
52	امجد اعظم کنڈیکٹر TL103 اسلام آباد راولپنڈی	بد دیانتی تخریبی کارروائیاں نا اہلی بد نظمی	
53	حمید اللہ ولد فیض محمد سٹور کیپر ڈیرہ غازی خان	فرائض میں غفلت نا اہلی ۔ سازشی بد نظم	اپیل منظور
54	محمد فاضل ڈرائیور T. 69 راولپنڈی	تخریبی کاروائیاں بد دیانتی بد نظم	
55	رضا حسین شاہ ٹریفک اسسٹنٹ ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور	تخریبی کاروائیاں	اپیل خارج
56	رضا حسین شاہ ڈرائیور 32 اسلام آباد راولپنڈی	تخریبی کاروائیوں میں حصہ لینا بد نظم بد دیانت کام چور نا معقول	

57	محمد وارث کنڈیکٹر 43 آئی او ایس راولپنڈی	بد دیانتی تخریبی کارروائیاں نا اہلی۔ بد نظمی	اپیل منظور
58	فہیم الدین ۔ الیکٹریشن ڈیرہ غازی خان	غیر حاضری کا عادی کام میں عدم دل چسپی نا اہلی	اپیل منظور
59	محمد اسلم سٹور کیپر ملتان	بری شہرت تخریبی کارروائیوں میں حصہ لینا اور سازش کرنا	
60	ملازم حسین کنڈیکٹر T. 146 ایل او ایس لاہور	بد دیانتی تخریبی کارروایاں	
61	محمود اختر کہانی اسسٹنٹ ورکس مینجر ایل او ایس	سازشوں میں حصہ لینا جب کہ محکمانہ تحقیقات جاری تھیں سرکاری سامان اور ملازمین کا ذاتی مقاصد لئے ناجائز استعمال نا فرما برداری اور محکمانہ قوانین کی خلاف ورزی۔ بھرتی ہونے کے وقت اپنے کوائف کی غلط فراہمی۔ مسلسل خراب شہرت	

62 خاکی جان ڈرائیور تخریبی کارروائیوں میں
آئی او ایس راولپنڈی شمولیت بد نظمی
بد دیانتی نا معقول اور
کام چور

اراکین اسمبلی کی رخصت

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گزارش ہے کہ میں جمعہ اور سوموار مورخہ 30-11-1973 اور 3-12-1973 کو حاضر اسمبلی نہ ہو سکی ۔ کیونکہ انتخار شہید کی شہادت کی وجہ سے مجھے ملتان شہید کے والدین کی تعزیت کے لئے جانا تھا ۔ دوسرا میں چاہتی تھی کہ میں ملتان خود جا کر اصل واقعات سے کچھ آگاہی حاصل کروں ۔ اس لئے عرض ہے کہ مجھے دو دنوں کی رخصت عنایت فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر نوازش علی خان

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست معرفت مہر محمد ظفراللہ خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی موصول ہوئی ہے :-

گزارش ہے کہ خان نوازش علی خان مورخہ

تین چار اور پانچ دسمبر 1973 کو اجلاس میں
ضروری کام کی وجہ سے شامل ہونے سے
قاصر ہیں - انہوں نے مجھے رخصت کے لئے
کہا ہے -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر لی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

تحاریک التوائے کار

مسٹر سپیکر - اب ہم تحاریک التوائے کار کو لیتے ہیں -

میاں خورشید انور - جناب والا - ایک میری بھی تحریک التوا کار ہے پہلے اس کو لے لیں -

مسٹر سپیکر - قبل اس کے کہ میں آپ کی تحریک التوا کو لوں آپ میرے چیمبر میں تشریف لائیں تو اس کے متعلق تفصیل سے بات کرلیں گے تاکہ اس کا فیصلہ کیا جا سکے -

میاں خورشید انور - اگر آپ نے نہیں پڑھنی تو مجھے دے دیں اسے میں پڑھ دیتا ہوں -

مسٹر سپیکر - میں نے ضابطے کی بابت بات کی ہے -

میاں خورشید انور - جناب والا - اس سے پہلے اسی مضمون کی تحریک التوا یہاں پیش ہوئی اور پاس ہو چکی ہے - وہ سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس بھیجی گئی تھی جس نے اپنی رپورٹ پیش کی اور اسے منظور کر لیا گیا لیکن اس اس کا کوئی اور نہیں ہوا -

مسٹر سپیکر - تحاریک التواء کار تو بہت پڑی ہیں - اب میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ایک ہی موضوع کی جو مختلف تحاریک التوائے کار ہیں ان کو اکٹھا لے لیا جائے - آج لیبر کے متعلق جتنی تحاریک التوائے کار ہیں انہیں اکٹھا لے لیا جائے گا اور یہ تعداد میں 14 ہیں -

---

گورنمنٹ جلو روزن فیکٹری - لاہور میں ملازمین کی چھانٹی

مسٹر سپیکر - مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ گورنمنٹ جلو روزن فیکٹری مزدور یونین کی اطلاع کے مطابق روزن فیکٹری جلو ضلع لاہور میں تقریباً ڈیڑھ صد ملازمین کو جنوری 1974ء سے زبردستی چھانٹی کیا جا رہا ہے - یہ چھانٹی عرصہ تقریباً سات ماہ کے لئے ہوگی اور یہ سلسلہ دو سال سے جاری ہے - فیکٹری کے مزدوروں سے سال میں پانچ ماہ کام لیا جاتا ہے اور سات ماہ کے لئے چھانٹی کر دی جاتی ہے - جب کہ فیکٹری کو 74-1973 میں صرف چھ ماہ چلنے کی صورت میں چودہ لاکھ منافع ہوا تھا - اگر فیکٹری کو سارا سال چلایا جائے تو دوگنا منافع حاصل ہو سکتا ہے - لیکن انتظامیہ کی نا اہلی کی وجہ سے مزدور بھی بیکار ہو جاتے ہیں اور منافع بھی کم ہوتا ہے - انتظامیہ کی ایک اور نا اہلی یہ ہے کہ آزاد کشمیر اور صوبہ سرحد کا پیروزہ پرائیویٹ حضرات خرید لیتے ہیں اس وجہ سے فیکٹری سارا سال نہیں چل سکتی اس صورت حال سے مزدوروں اور ان کے لواحقین میں بے چینی پائی جاتی ہے کیونکہ ان ڈیڑھ صد مزدوروں کے ساتھ بارہ صد افراد کا مستقبل وابستہ ہے -

---

میکڈ انل لٹن کمپانی لمیٹڈ لیٹر پورٹ سرید (چکوال ضلع جہلم) کی انتظامیہ کی طرف سے مزدوروں کی تنخواہ میں اضافہ کرنے سے انکار -

مسٹر سپیکر - مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ وزنامہ تعمیر مورخہ 7 نومبر 1973 کے مطابق میکڈانلڈ لٹن کمپانی لمیٹڈ لیٹرپورٹ سرید (چکوال ضلع جہلم) کی انتظامیہ نے مزدوروں کی تنخواہ میں

35 روپے کا اضافہ دینے سے انکار کر دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ قانون ان کی کمپنی پر لاگو نہیں ہوتا ۔ اس خبر سے صوبے کے تمام مزدوروں میں مایوسی اور بے چینی کی لہر دوڑ گئی ہے ۔ جس سے صنعتی امن تباہ ہونے کا خدشہ ہے ۔

ایکٹنگ سپرنٹنڈنٹ انجینئر سنٹرل سول لائن ڈویژن پی ڈبلیو ڈی راولپنڈی کا سرکل آفس یونین کے عہدیداروں کو گالیاں دینا اور بے عزتی کرنا ۔

مسٹر سپیکر ۔ مرزا فضل حق یہ تحریک التوا پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ تعمیر مورخہ 8 نومبر 1973ء میں شائع شدہ خبر کے مطابق ایگزیکٹیو انجینئر سنٹرل سول لائن ڈویژن پی ڈبلیو ڈی راولپنڈی نے ایکٹنگ سپرنٹنڈنٹ انجینئر کی حیثیت سے سرکل آفس میں یونین کے عہدیداروں کو گالیاں دیں اور ان کی بے عزتی کی اور چیئرمین رابطہ کمیٹی کو مارنے کے لئے حملہ آور ہوئے ۔ ورک چارج ایمپلائز یونین کے مطابق یونین کے خلاف انتقامی کارروائی کے طور پر ان کی بے عزتی کی گئی ۔ اس خبر سے صوبے کے تمام مزدوروں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے اور صنعتی امن کا شدید خطرہ لاحق ہو گیا ہے ۔

لال انڈسٹریز کوٹ لکھپت لاہور میں تالہ بندی

مسٹر سپیکر ۔ مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ سیاست مورخہ 9 نومبر 1973ء کے مطابق لال انڈسٹریز کوٹ لکھپت میں تقریباً ڈیڑھ ماہ سے تالہ بندی جاری ہے ۔ جس کے باعث تقریباً 70 ملازمین بیروزگاری کا شکار ہیں اور ان کی مالی حالت ناگفتہ بہ ہے ۔ فیکٹری کی اس غیر قانونی تالہ بندی پر محکمہ لیبر خاموش تماشائی بنا ہوا ہے ۔ اور اس نے ملازمین

کے اہل و عیال کو افلاس و بھوک سے نجات دلانے کے لئے فیکٹری انتظامیہ کو اس مزدور کش پالیسی سے باز رکھنے کی ہدایت نہیں کی ہے - اس خبر سے صوبے کے تمام مزدوروں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے اور صنعتی امن کو شدید خطرہ لاحق ہے -

---

گجرات فوڈ پروگرام کے ملازمین کو تنخواہ کی عدم ادائیگی

مسٹر سپیکر - مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ تعمیر مورخہ 10 نومبر 1973ء کے مطابق گجرات فوڈ پروگرام کے ملازمین کو گذشتہ تین ماہ سے تنخواہ نہیں ملی اور نہ ہی انہیں تنخواہ میں 35 روپے کا اضافہ دیا گیا ہے - حالانکہ یہ رقم لوکل سلیف گورنمنٹ کے ملازمین کو مل چکی ہے - اس خبر سے مقامی لوگوں میں مایوسی اور بے چینی کی لہر دوڑ گئی ہے -

---

ایر فرانس شوز فیکٹری کی انتظامیہ کی طرف سے مزدوروں کے حقوق کو دبانے کے لئے طرح طرح کے الزامات عائد کرنا -

مسٹر سپیکر - مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ جمہور مورخہ 14 نومبر 1973ء کے مطابق ایر فرانس شوز فیکٹری کی انتظامیہ مزدوروں کے حقوق کو دبانے کے لئے ان پر طرح طرح کے الزامات عائد کر کے ہراساں کر رہی ہے اور انہوں نے ایک مزدور محمد اسلم کے سینے پر چاقو رکھ کر اس سے سفید کاغذ پر دستخط کرا کر شدید تشدد کا نشانہ بنایا اور اسے نوکری سے برطرف کر دیا - اس خبر سے صوبے کے تمام مزدوروں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے اور صوبے کے امن و امان کو شدید خطرہ لاحق ہے -

چونکہ اس تحریک التوا میں تحریر نہیں ہے کہ فیکٹری کہاں واقع ہے اس لئے میں اسے پیش کرنے کی اجازت نہیں دیتا ۔

سوشل سیکورٹی انسٹیٹوٹ گوجرانوالہ کی انتظامیہ کی طرف سے ملازمین کو غیر قانونی اور ناروا ہتھکنڈوں سے پریشان کیا جانا ۔

مسٹر سپیکر ۔ مرزا فضل حق ۔ یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ جمہور مورخہ 19 نومبر 1973ء میں شائع شدہ خبر کے مطابق سوشل سیکورٹی انسٹیٹیوٹ گوجرانوالہ کی انتظامیہ ملازمین کو پریشان کرنے کے لئے غیر قانونی اور ناروا ہتھکنڈے استعمال کر رہی ہے ڈسپنسری سٹاف کو بلاوجہ ایک مقام سے دوسرے مقام پر تبدیل کر دیا جاتا ہے اور اکثر بغیر وجہ بتائے غریب ملازمین کی کئی کئی دن کی تنخواہ کاٹ لی جاتی ہے اس خبر سے ملازمین میں بے چینی اور پریشانی کی لہر دوڑ گئی ہے ۔

مزدور راہنما محترمہ صبیحہ شکیل اور اس کے بچوں پر لائل پور پولیس کی طرف سے تشدد

مسٹر سپیکر ۔ مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی مورخہ 22 نومبر 1973ء کے مطابق گذشتہ روز لائل پور پولیس نے مزدور راہنما محترمہ صبیحہ شکیل اور ان کے بچوں پر تشدد کیا پولیس افسر نے ان کے بال نوچے اور گھسیٹا صبیحہ شکیل اپنے شوہر کی برطرفی کے خلاف احتجاج کرنے راولپنڈی آئی تھیں۔ انہوں نے مزید انکشاف کیا کہ صوبائی وزیر افضل وٹو کی موجودگی میں میرے مزدور ساتھیوں پر بھی مظالم کئے

اور دھمکیاں دی گئیں ۔ اس خبر سے مزدور لیڈروں میں بے چینی اور غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے ۔

پاکستان ٹوبیکو کمپنی جہلم میں مزدوروں کو فوجی ٹیکسٹائل مل کے مقابلہ میں کم سہولتیں میسر آنا ۔

مسٹر سپیکر ۔ مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ گذشتہ روز 22 نومبر 1973ء کو پاکستان ٹوبیکو کمپنی کے چند مزدوروں سے ملاقات پر معلوم ہوا کہ فیکٹری ہذا میں مزدوروں کو بہت کم سہولتیں میسر ہیں ۔ حالانکہ جہلم میں واقع فوجی ٹیکسٹائل مل میں مزدوروں کو ہر قسم کی سہولت میسر ہے جب سے اس مل کا چارج جنرل منیجر مسٹر محمد سلیم نے سنبھالا ہے ہر مزدور کو 4 ماہ کا بونس اور 6 گز کپڑا دیا گیا ہے ۔ کالونی میں تقریباً 600 گھروں میں فرنیچر بھی سپلائی کیا جا رہا ہے ۔ علاوہ ازیں کسی مزدور کی ناگہانی موت پر اس کے لواحقین کو 200 روپے تجہیز و تکفین کے لئے بھی دیئے جاتے ہیں ۔ لیکن اس کے برعکس پاکستان ٹوبیکو کمپنی لمیٹڈ جہلم کے مزدوروں کو اس قسم کی کوئی سہولت میسر نہیں جس کی وجہ سے فیکٹری کے تمام مزدوروں میں سخت بے چینی اور مایوسی پائی جاتی ہے اور صوبے کے صنعتی امن کو شدید خطرہ لاحق ہے ۔

اس تحریک التوا میں کسی کو ہدیہ تبریک پیش کیا گیا ہے ۔ اس لئے اسے پیش کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی ۔

باغبانپورہ لاہور میں ایک قالین فیکٹری کے مالک محمد امین اور اس کے ساتھیوں کی طرف سے ایک مزدور محمد اشرف کا اغوا اور اس کو زدو کوب کرنا ۔

مسٹر سپیکر ۔ مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث

لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ مشرق مورخہ 25 نومبر 1973ء میں شائع شدہ ایک خبر کے مطابق باغبانپورہ لاہور میں قالین بنانے کی ایک فیکٹری کے مالک محمد امین اور اس کے ساتھیوں نے ایک مزدور محمد اشرف کو اس کے گھر سے اغوا کر لیا اور اسے کارخانہ لے جا کر زنجیروں سے جکڑ دیا ۔ اور زدو کوب کیا جب مذکورہ مزدور کی بھاوج نے اسے چھڑانے کی کوشش کی تو ملزموں نے اس کی بھی بے حرمتی کی ۔ انتظامیہ کی اس مزدور کش پالیسی پر صوبائی دارالحکومت کے تمام مزدوروں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے ۔

حافظ آباد میں پاور لومز کے مزدوروں کی طرف سے مطالبات پورے نہ ہونے پر ہڑتال

مسٹر سپیکر ۔ مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ پاکستان ٹائمز مورخہ 8۔ نومبر 1973ء کے مطابق ۔

Most of the 700 powerlooms in Hafizabad city with the manufacturing capacity of 84,000 yards of coarse cloth daily have come to a stand still as workers have struck work since November, 6 to press for the acceptance of their demands. They are demanding payment of Rs. 35 as dearness allowance and all other facilities under the Shops and Factories Acts.

While the workers are determined to continue their strike till the acceptance of their demands, the owners (owning two to four powerlooms each) are of the view that they will not fulfil the demands as they have engaged the workers on contract basis and, therefore, they are not bound to provide facilities to them under the Shops and Factories Acts.

During the last 10 days the local administration and the Labour Department have made several efforts to settle the issue but due to rigid attitude of the parties the problems is still un-

solved although the strike has been declared illegal by the local Sub-divisional Magistrate as well as the Labour Department. Both the parties are accusing the Labour Department of mano-envring the tussle between them.

اس خبر سے صوبے کے مزدوروں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے اور صوبے کے صنعتی امن کو شدید خطرہ لا حق ہے ۔

زیکو فارما کی انتظامیہ کی طرف سے یونین کی رجسٹریشن کے بعد مزدوروں کو ہراساں کرنا

مسٹر سپیکر ۔ مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ امروز 29 نومبر 1973ء کے مطابق بعض مقامی فارماسٹیکل انڈسٹری کی انتظامیہ ٹریڈ یونین سرگرمیوں کی بنا پر مزدوروں کے خلاف انتقامی کارروائی کر رہی ہیں ۔ خصوصاً زیکو فارما کی انتظامیہ یونین کی رجسٹریشن کے بعض ناپسندیدہ عناصر کی مدد سے مزدوروں کو ہراساں کر رہی ہے ۔ اس خبر سے مزدوروں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے ۔ اور صوبے کے صنعتی امن کو شدید خطرہ لاحق ہے ۔

خیبر ویجی ٹیبل گھی ملز لمٹیڈ کے افسران پر گلبرگ ٹریڈ یونین کے صدر کو فیکٹری سے باہر نکالنے کی دھمکی

مسٹر سپیکر ۔ مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنیکی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ سیاست مورخہ 28 نومبر 1973ء میں شائع شدہ ایک خبر کے مطابق گلبرگ ٹریڈ یونین کے صدر نے کہا ہے کہ خیبر ویجی ٹیبل گھی ملز لمیٹڈ کے افسران بالا پر الزام لگایا ہے کہ وہ جان بوجھ کر پیداوار میں کمی کر رہے ہیں ۔ اس خبر سے عوام میں بد دلی پائی جاتی ہے ۔

گلوب انٹر پرائزز کی انتظامیہ کی طرف سے ٹریڈ یونین کے ارکان کے خلاف انتقامی کارروائیاں

مسٹر سپیکر - مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ مساوات مورخہ 27 نومبر 1973ء کے مطابق گلوب انٹر پرائزز کی انتظامیہ نے ٹریڈ یونین سرگرمیوں کو کچلنے کے لئے یونین کے ارکان کے خلاف انتقامی کاروائیاں تیز تر کر دی ہیں - اس خبر سے صوبے کے تمام مزدوروں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے - اور صنعتی امن کو شدید خطرہ لاحق ہے -

وزیر قانون - جناب سپیکر ! جو تحاریک التوا محکمہ لیبر کے متعلق ہیں ، اُن میں بہت سی ایسی ہیں جن میں یہ الزام عاید کیا گیا ہے کہ مختلف صنعتی ادارے یونین کے نمائندوں کو ہراساں اور پریشان کرتے ہیں - ساتھ ہی ایک تحریک میں یہ بھی الزام لگایا گیا ہے کہ وہ پیداوار میں کمی کرتے ہیں - میں اُن میں سے ایک ایک کا جواب عرض کرتا ہوں اور ان سب کو اکٹھا بھی لوں گا -

پہلی تحریک التوائے کار نمبر 133 ہے جس میں مرزا فضل حق صاحب نے روز نامہ تعمیر کی شائع شدہ خبر کا حوالہ دے کر یہ فرمایا ہے کہ میسرز میکڈونلڈ لٹن کمپائن لمیٹڈ ہوائی اڈا مرید جو چکوال کے پاس ہے اپنے کارکنوں کو 35 روپے بھتہ مہنگائی ادا کرنے سے قاصر رہا ہے - تو اس سلسلے میں گذارش یہ ہے کہ اخراجات زندگی میں اضافہ کے پیش نظر جو ہنگامی قانون نافذ کیا گیا ہے اس میں اس امر کا اہتمام ہے کہ ایسے کارکنوں کو جن کی تنخواہیں سات سو روپے سے زیادہ نہیں ہیں ان کو 35 روپے ماہوار بطور بھتہ مہنگائی ادا کئے جائیں - نیز یہ کارکن ان مندرجہ ذیل قوانین کے دائرہ کار میں آنے والی کارگاہوں میں کام کر رہے ہیں - (1) ہنگامی قانون دوکانات و دفاتر مغربی پاکستان مصدرہ 1969ء - (2) قانون کارخانہ

جات مصدرہ 1934ء ۔ (3) کانوں کا قانون مصدرہ 1923ء ۔ (4) ہنگامی قانون کارکنان روڈ ٹرانسپورٹ مصدرہ 1961ء ۔ (5) قانون شرائط ملازمت اخبارات و جرائد مصدرہ 1973ء ۔ تو دوسرے پانچ جو قوانین میں نے ابھی جناب کی خدمت میں عرض کئے ہیں وہ مذکورہ فرم پر لاگو نہیں ہوتے ۔ ہنگامی قانون دوکانات و دفاتر مغربی پاکستان مصدرہ 1969ء عام طور پر ایسی فرموں پر اطلاق پذیر ہوتا ہے اگر ان کے کارکن بلدیاتی حدود کے اندر ہی اندر سے ملازم رکھے گئے ہوں ۔ یہ اتفاق ہے کہ مذکورہ بالا فرم چکوال کی بلدیاتی حدود سے باہر کے کارکنوں کو ملازم رکھتی ہے ۔ بنا بریں ہنگامی قانون دوکانات و دفاتر مغربی پاکستان مصدرہ 1969ء ان پر لاگو نہیں ہوتا ۔ اس بات کی تصدیق فون پر ڈپٹی ڈائریکٹر راولپنڈی سے بھی کی ہے اور فی الحقیقت سرید چکوال کے ہوائی اڈا پر ملازم کارکن اخراجات زندگی میں اضافہ کے پیش نظر جاری کئے گئے ہنگامی قانون کے دائرہ کار میں نہیں آتے اور اس وجہ سے وہ 35 روپے بطور بھتہ مہنگائی پانے کا استحقاق نہیں رکھتے ۔ تو اس صورت حال کے پیش نظر ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم یہ جو lacuna ہے جو لوگ بلدیاتی حدود کے اندر سے ملازم نہیں رکھے گئے اور وہ ایک ایسے ہوائی اڈے پر کام کر رہے ہیں جو چکوال کی بلدیاتی حدود سے باہر ہے تو ہمارا جو سنٹر میں محکمہ محنت ہے اور محکمہ قانون کے وزیر صاحب جو ہیں ہم ان کی توجہ اس طرف مبذول کراتے ہیں تاکہ قانون میں مناسب ترامیم کے لئے وہ تحریک کریں ۔ ہم اس سٹیج پر ان کی امداد نہیں کر سکتے ۔ کیونکہ وہ قانون ایسا ہے کہ ان پر وہ حاوی نہیں ہو سکتا ۔

دوسری تحریک 141 نمبر ہے جس میں یہ الزام لگایا گیا ہے کہ لال انڈسٹری کوٹ لکھپت لاہور کی مبینہ تالابندی کے بارے میں روزنامہ سیاست میں یہ خبر شائع ہوئی ہے ۔ تو اس میں صورت حال یہ ہے کہ میسرز لال انڈسٹریز نے 13 اگست 1973ء کو 10 کارکنوں کو ملازمت سے سبکدوش کر دیا تھا ۔ ان کی مدت ملازمت 90 دن سے کم تھی اور ان میں سے بیشتر یونین کے عہدیدار تھے کارکنوں نے اس امر سے یہ مفہوم لیا کہ کارکنوں کو ٹریڈ یونین سرگرمیوں میں حصہ لینے کی بنا پر نشانہ بنایا گیا ہے ۔ لہذا انہوں

نے 15 اگست 1973ء کو کام سے ہڑتال کر دی ۔ انتظامیہ نے مزید 13 کارکنوں کو ملازمت سے سبکدوش کر دیا اور وجہ یہ بتائی کہ وہ اپرنٹس ہیں اور فیکٹری پر اپرنٹس شپ آرڈیننس کا اطلاق نہیں ہوتا ۔ انتظامیہ نے کارکنوں کی طرف سے کام کے انقطاع کو غیر قانونی ہڑتال قرار دیتے ہوئے لیبر کورٹ سے رجوع کیا کہ اس کو ختم کرایا جائے ۔ اس پر عدالت نے 23 اگست 1973ء کو حکم جاری کیا کہ ہڑتال کے قانونی ہونے کے بارے میں فیصلہ کئے جانے تک کام پر واپس آ جائیں ۔ بہرکیف کارکن کام پر واپس نہیں آئے اور وجہ یہ بتائی کہ انتظامیہ نے ان کو فیکٹری میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی ۔ ان اختلافات کو دور کرنے کی غرض سے ڈائریکٹوریٹ آف لیبر ویلفیر نے سلسلہ وار کئی اجلاس منعقد کئے جس کے نتیجہ میں انتظامیہ اس امر پر رضامند ہو گئی کہ وہ برخواست شدہ 10 کارکنوں میں سے 5 کارکنوں کو اور تمام اپرنٹسوں کو واپس لے لے گی ۔ تاہم یونین کے نمائندوں نے اس تجویز سے اتفاق نہیں کیا اور اس بات پر اصرار کیا کہ پورے 10 کارکنوں کو ہی واپس لیا جائے ۔ لہذا ڈائریکٹوریٹ آف ویلفیر نے مجبور ہو کر لیبر کورٹ کو انڈسٹریل ریلیشنز آرڈیننس مجریہ 1969ء کی دفعہ 126 الف کے تحت درخواست دی کہ 23 کارکنوں کو کام پر واپس نہ لینے کے بارے میں کارکنوں کی طرف سے عائد کردہ الزام کے بارے میں احکام جاری کئے جائیں ۔ چنانچہ لیبر کورٹ نے 19 اکتوبر 1973ء کو اپنے فیصلے کا اعلان کیا ۔ جس میں منجملہ دیگر امور کے کارکنوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ کام پر واپس آ جائیں کیونکہ یہ ہڑتال غیر قانونی ہے ۔ مذکورہ 10 عہدیداو اپنی بحالی کے لئے ماتحت لیبر کورٹ سے رجوع کریں ۔ معلوم ہوا ہے کہ کارکنوں نے انتظامیہ کی طرف سے کارکنوں سے غیر قانونی سلوک روا رکھنے کے خلاف نیشنل انڈسٹریل ریلیشنز کمشن کے پاس شکایت داثر کر دی ہے اور کمشن کی طرف سے اس کا تصفیہ ہو جانے کے بعد کام پر واپس آنے کے معاملے پر غور کریں گے ۔ تو اس سے ظاہر ہے کہ کارکنوں نے ایک کے زیادہ مرتبہ لیبرکورٹ حکم کی خلاف ورزی کی ہے ۔ وہ اپنی شکایت کے ازالے کے لئے مجوزہ طریقہ کار اختیار کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے کیونکہ یہ معاملہ نیشنل انڈسٹریل ریلیشنز کمشن میں زیر

ساعت ہے اس لئے اس کے فیصلے کا انتظار کیا جائے۔ اور اس کے لئے صوبائی اسمبلی کی کارروائی ملتوی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اس کے بعد تحریک نمبر 299 ہے جس میں جلو روزن فیکٹری کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہاں ملازمین کی چھانٹی کی جا رہی ہے اور فیکٹری کو پورے طور پر سارا سال چلایا نہیں جا رہا اور بہت سا بیروزہ جو مالکان سرحد سے یا آزاد کشمیر سے حاصل کر سکتے ہیں وہ حاصل کرنے کے لئے تگ و دو نہیں کرتے۔ تو اس سلسلے میں میں فاضل محرک کو یقین دلاتا ہوں کہ ہمارا محکمہ مکمل اس میں چھان بین کرے گا اور اس بات کی بھی چھان بین کی جائے گی کہ وہ کیوں ایسا کر رہے ہیں۔ کسی بھی مزدور کو ناجائز طریقے سے غیر قانونی طور پر نکالنے کی اجازت نہیں دی جائے گی اور اس بات کا بھی انتظام کیا جائے گا کہ ان کی جواب طلبی کی جائے کہ وہ فیکٹری کو کیوں نہیں چلاتے۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ جلو روزن فیکٹری کو گورنمنٹ کا محکمہ جنگلات چلا رہا ہے اور وزیر زراعت صاحب یہاں تشریف رکھتے ہیں۔ ان کے علم میں ذاتی طور پر ہے اور یہ فیکٹری جناب رؤف طاہر ایم پی اے کے اپنے حلقہ میں واقعہ ہے وہ بھی اس کی تصدیق کریں گے کہ وہاں یہ زیادتی ہو رہی ہے اور اسے کوئی صنعت کار نہیں چلا رہا بلکہ حکومت کا ایک محکمہ چلا رہا ہے۔ اس لئے اس کا انتظام تو درست ہونا چاہیے۔

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر ۔ کوئی بھی ہوں رؤف طاہر صاحب ہوں یا وزیر زراعت ہوں یا وزیر جنگلات ہوں بہر صورت جو بھی مزدور وہاں کام کرتے ہیں ان کو قانونی تحفظ دلانا حکومت اپنا فرض سمجھتی ہے اور محکمہ محنت اپنا فرض سمجھتا ہے۔ اور میں فاضل ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ وزیر جنگلات سے بھی بات کی جائے گی اور مقامی ممبران اسمبلی کی امداد بھی حاصل کی جائے گی کہ اس مسئلے کو حل کیا جائے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس تمام مصیبت کو ختم کرنے کے لئے جلد از جلد کوشش کی جائے گی۔

اس کے بعد تحریک نمبر 134 ہے کہ ایک ایکٹنگ سپرنٹنڈنگ انجینئر نے

یونین کے عہدیداران کی بے عزتی کی ہے ویسے تو یہ مسئلہ پاک پی ڈبلیو ڈی سنٹرل گورنمنٹ کا ہے ۔ لیکن اس لئے کہ وہ یونین کے عہدیدار ہیں ہم پی ڈبلیو ڈی جس کا محکمہ مرکزی حکومت میں ہے کی توجہ بھی دلائیں گے اور اپنے مرکزی وزیر محنت کی بھی کہ اگر یہ واقعہ صحیح ہو تو اس کی باز پرس کی جائے اور ان یونین کے عہدیداران کی عزت کی حفاظت کے لئے مناسب اقدام کئے جائیں ۔

اس کے بعد تحریک نمبر 122 گجرات فوڈ پروگرام کے ملازمین کے متعلق ہے کہ انہیں تین ماہ سے تنخواہ نہیں دی گئی ۔ جب کہ دوسرے ملازمین جو پی ڈبلیو پی کے تھے ان کو تنخواہ مل چکی ہے ۔ اس کے لئے میں فاضل محرک کو یقین دلاتا ہوں کہ ان لوگوں کو 35 روپے کا اضافہ بھی دلانے کے لئے اور ان کی باقاعدہ تنخواہیں جو ہیں وہ دلوانے کے لئے ڈی سی گجرات سے اس سلسلے میں بات کروں گا اور انشاء اللہ تعالیٰ میں جلد ہی اس کے متعلق صحیح صورت حال سے آگاہ کروں گا ۔

فرانس شوز فیکٹری کے متعلق تحریک التواء کو تو آپ نے rule out کر دیا ہے ۔ اس کے بعد 185 نمبر ہے جس میں یہ شکایت کی گئی ہے کہ گوجرانوالہ سوشل سیکیورٹی کی جو ڈسپنسری ہے اس کے ملازمین کو تنخواہ نہیں مل رہی اور وہ پریشانی سے دوچار ہیں ۔ اس کے لئے میں فاضل محرک کو یقین دلاتا ہوں کہ سوشل سیکیورٹی کے جو کمشنر صاحب ہیں انہیں ہدایت کی جائے گی کہ فوری طور پر ان تمام ملازمین کی پریشانی کو رفع کیا جائے ۔ اور آئیندہ ایسی شکایت پیدا نہ ہونے دیں کہ کسی ملازم کو اس کی تنخواہ بروقت نہ دی جائے ۔

اس کے بعد تحریک نمبر 192 ہے۔ جناب سپیکر جس میں صبیحہ شکیل پر تشدد کے بارے میں شکایت کی گئی ہے تو اس کے لئے میں جناب سے درخواست کروں گا کہ یہ ہوم ڈیپارٹمنٹ سے متعلق ہے ۔ اس لئے اس کو اس دن کے لئے ملتوی کر دیا جائے تا کہ میں وضاحت سے تفصیلات جناب کے سامنے پیش کر سکیں ۔ اور 202 نمبر آپ نے rule out کر دی ہے ۔

مرزا فضل حق - جناب والا - یہ واضح طور پر مزدوروں کا مسئلہ ہے - صبیحہ شکیل مزدوروں کی لیڈر ہیں اس میں ہوم ڈیپارٹمنٹ کا کیا تعلق ہے ؟

مسٹر سپیکر - وہ اس کے لئے وقت مانگ رہے ہیں -

وزیر قانون - میں صرف اس کو یقین دھانی تک ہی محدود نہیں رکھنا چاھتا - کیونکہ یہ بڑا اھم مسئلہ ہے - میں چاھتا ہوں کہ پوری تحقیقات کے بعد ھاؤس کے سامنے اس کی تفصیلات پیش کر سکوں -

مرزا فضل حق - تو پھر اسے pending فرما دیں -

مسٹر سپیکر - انہوں نے خود دریافت کر کے اسے pending کرایا ہے -

وزیر قانون - میں نے خود استدعا کر کے اسے pending کرایا ہے -

جناب والا - باغبانپورہ میں جو قالین بنانے والی فیکٹری ہے وہاں ایک مزدور کو اغوا کیا گیا - اس کی انتظامیہ اس مزدور کو فیکٹری میں لے گئی - اس کو باندھ کر مارا گیا اور اس کی بھاوج نے جب چھڑانے کی کوشش کی تو اس کی بھی بے عزتی کی گئی - اس کے لئے میں فاضل محرک کو یقین دلاتا ہوں کہ آج ہی ہم اپنے محکمہ لیبر کے افسر کو بھیجیں گے - ضروری تحقیقات کی جائے گی اور پھر اگر ان کا قصور ثابت ہوا تو ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی کہ کیوں وہ اس طرح ایک مزدور کو اغوا کریں یا اس کو پریشان کریں -

اس کے بعد حافظ آباد میں کھڈیوں کے مزدوروں کے متعلق جناب فاضل محرک نے بتایا کہ ان پر ناجائز سختیاں ہو رہی ہیں اور بڑے غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے - اس کے لئے میں یقین دلاتا ہوں کہ ان معاملات کی تحقیقات کی جائے گی اور حافظ آباد میں ہمارے جو اس اسمبلی کے فاضل ممبران ہیں ان کی امداد بھی حاصل کی جائیں گی اور فاضل محرک کو میں یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیاں قانون کے حدود کے اندر رہتے ہوئے جلد از جلد رفع کر دی جائیں گی اور اگر اس میں کوئی ایسی بات ہوئی جن کے لئے ان کو اطلاع دینا ضروری ہوا تو ان کو مطلع بھی کیا جائے گا -

تحریک التوائے کار نمبر 264 کے متعلق عرض ہے کہ زیکو فارما یونین کی رجسٹریشن کے بعد یونین کے عہدیداروں کو ہراساں کیا جا رہا ہے اس طرح کی تحریک التوائے کار نمبر 247 ہے ۔ جس کے مطابق خیبر بناسپتی گھی بنانے والوں نے گلبرگ ٹریڈ یونین کے صدر کے بیان کے مطابق پیداوار میں کمی کر دی ہے اور یونین کے عہدیداروں کو ہراساں کرتے ہیں اور اس طرح کی تحریک کار نمبر 224 ہے جس کے مطابق گلوب انٹرپرائزرز کی یونین کے عہدیداروں کو کچلنے کے لئے انتظامیہ ہتھکنڈے کر رہی ہے ۔ تو میں ایوان کے فاضل ممبران کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم کبھی بھی کسی قیمت پر جو مزدوروں کی یونین قائم ہو چکی ہیں ان کے عہدیداروں کو ان کے ممبران کو ہراساں کرنے کی اجازت نہیں دیں گے ۔ ان چار تحاریک التوائے کار میں سے ہر ایک پر محکمہ لیبر کے ایک ایک ذمہ دار افسر کو depute کیا جائے گا کہ وہ انتظامیہ اور یونین کے عہدیداروں کی بات سنیں اور اگر انتظامیہ کا قصور ہوا تو اس کی سرزنش کی جائے گی اور ان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی بھی کی جائے گی ۔ میں فاضل ممبران کو یقین دلاتا ہوں کہ کبھی بھی کسی حالت میں مزدوروں کی یونین کے عہدیداروں کو پریشان کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی ۔ ان کا مکمل تحفظ کیا جائے گا ۔ تو جناب والا ۔ یہ تین تحاریک التوائے کار تھیں جن میں سے ایک میں نے خود pending رکھوائی ہے ۔

Mr. Speaker. These adjournment motions are accordingly disposed of. Now we go on to the next item.

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ میری تحریک التوائے کار بھی important ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ کل آ جائے گی ۔

We have already taken about 45 minutes instead of 30 minutes.

وزیر قانون ۔ کل کے لئے آپ کون کون سے محکمے لے رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کل میں آٹا اور گھی سے متعلق تحاریک التوائے کار لے رہا ہوں ۔ یعنی ان کی قیمتوں سے جو متعلقہ ہیں ۔

سردار امجد حمید خان دستی - جناب والا - میری تحریک التوائے کار کو بھی اس میں شامل کر لیا جائے کیونکہ اگر زیادہ دیر ہوگئی تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے -

مسٹر سپیکر - میں تو بار بار اس ایوان کے فاضل اراکین سے کہہ چکا ہوں کہ اس طرح مسئلے کی اہمیت زائل ہو جاتی ہے - اگر ایک گھنٹہ یا دو گھنٹے بھی وقت ہو تو پھر بھی تحاریک التوائے کار dispose of نہیں ہو سکتی ہیں جس تعداد میں یہ آ رہی ہیں technically تو ٹھیک ہے کہ یہ تحاریک التوائے کار ہیں مگر ان کی کچھ روایات بھی ہیں -

سردار امجد حمید خان دستی - اہمیت کے مطابق جناب والا لیا کریں -

مسٹر سپیکر - رولز کے مطابق مجھے لینی پڑتی ہیں - جب میں نے ان تحاریک التوائے کار کی بڑھتی ہوئی تعداد کے متعلق کہا تھا تو کچھ فاضل اراکین یہاں ناراض ہوگئے تھے - اس کے با وجود مٹی کا تیل - فرنس آئیل اور ڈیزل کے متعلق جو تحاریک التوائے کار تھیں ان کے متعلق اس ایوان سے اجازت لیکر ان کو accelerate کیا تھا -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - جیسا کہ میں نے آپکی خدمت میں عرض کی تھی کہ بہتر یہ ہو گا کہ ان تحاریک التوائے کار کو تقسیم کر دیا جائے یعنی مختلف موضوعات کے مطابق ان کو لے لیا جائے تو یہ ختم ہو سکیں گی - ورنہ جس انداز سے جس رفتار سے اور جس وسعت کے ساتھ پیش کی جا رہی ہیں - مجھے اندیشہ ہے کہ یہ زیر بحث نہیں آسکیں گی - کیونکہ وقت ایک گھنٹہ سے کم ہو کر آدھ گھنٹہ ہو گیا ہے - اور یہ اسمبلی کا ایوان مسلم ممالک کے سربراہوں کی کانفرنس کے لئے چاہیئے - ہمیں اسکو خالی کرنا ہے اور جلد سے جلدی قانون سازی کا کام کرنا ہے -

مسٹر سپیکر - میں نے آج یہی کوشش کی ہے - اس لئے لیبر ٹریڈ یونین کے متعلقہ جتنی بھی تحاریک التوائے کار تھیں انکو میں نے آج لے لیا ہے -

چوھدری علی بہادر خان - جناب والا - یہ موجودہ سیشن کب تک چلے گا ؟

مسٹر سپیکر - بہتر یہ ہے کہ اس کے بارے میں آپ وزیر قانون سے دریافت کریں -

چوھدری علی بہادر خان - جناب والا - وہ بھی موجود ہیں وہ ہاتھ ہلا کر کہہ رہے ہیں -

مسٹر سپیکر - اسلامی ممالک کے سربراہوں کی کانفرنس کے سلسلہ میں ان کی خواہش تو یہ تھی کہ پچھلے جمعہ کو یہ ہال انہیں دے دیا جائے - کیونکہ انہوں نے اس کی renovation کا کام کرنا ہے- لیکن بڑی مشکل سے ان کو اس جمعہ تک منوایا ہے کہ ہم اس جمعہ تک ایوان خالی کرنے کی کوشش کریں گے وعدہ تو میں نے پھر بھی نہیں کیا ہے -

(قہقہہ)

مسودہ قانون

مسودہ قانون صنعتی ترقیاتی بورڈ پنجاب مصدرہ 1973

(مسودہ قانون نمبر 64 بابت 1973)

(بحث جاری)

مسٹر سپیکر - اب مسودہ قانون صنعتی ترقیاتی بورڈ پنجاب مصدرہ 1973 زیر غور ہے - حاجی محمد سیف اللہ خان -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں تحریک پیش کرتا ہوں -

> کہ مسودہ قانون صنعتی ترقیاتی بورڈ پنجاب مصدرہ 1973ء کو 15 فروری 1974ء تک رائے عامہ معلوم کرنے کی غرض سے متداول کرایا جائے

Mr. Speaker. The motion is :

> That the Punjab Industrial Development Board Bill, 1973, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th February, 1974.

Minister for Industries. Opposed.

مسٹر سپیکر - میاں منظور احمد موہل ایوان میں موجود نہیں ہیں سید تابش الوری -

سید تابش الوری - جناب والا - میں تحریک پیش کرتا ہوں :

> کہ مسودہ قانون صنعتی ترقیاتی بورڈ پنجاب مصدرہ 1973ء کو 30 جنوری 1974ء تک رائے عامہ معلوم کرنے کی غرض سے متداول کرایا جائے

Mr. Speaker. The motion is :

> That the Punjab Industrial Development Board Bill, 1973 be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th January 1974.

Minister for Industries. Opposed.

مسٹر سپیکر - مرزا فضل حق -

مرزا فضل حق - جناب والا - میں تحریک پیش کرتا ہوں :

> کہ مسودہ قانون صنعتی ترقیاتی بورڈ پنجاب مصدرہ 1973ء کو 15 جنوری 1974ء تک رائے عامہ معلوم کرنے کی غرض سے متداول کرایا جائے -

Mr. Speaker. The motion is :

> That the Punjab Industrial Development Board Bill, 1973, be circulated

for the purpose of eliciting opinion thereon by the 15th January, 1974.

Minister for Industries. Opposed.

مسٹر سپیکر - حاجی محمد سیف اللہ خان -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں تحریک پیش کرتا ہوں -

کہ مسودہ قانون صنعتی ترقیاتی بورڈ پنجاب بصدرہ 1973ء مندرجہ ذیل ارکان پر مشتمل ایک مجلس منتخبہ کو بدیں ہدایات سپرد کر دیا جائے کہ وہ اس قانون کے بارہ میں اپنی رپورٹ 15 فروری 1974ء تک پیش کرے -

(1) - مخدوم حمیدالدین -
(2) - سردار امجد حمید خان دستی -
(3) - شیخ محمد اقبال -
(4) - راجہ محمد افضل خان -
(5) - ملک غلام نبی -
(6) - مرزا طاہر بیگ -
(7) - سید تابش الوری -
(8) - سردار صغیر احمد -
(9) - دیوان سید غلام عباس بخاری -
(10) - سید ناظم حسین شاہ -
(11) - حاجی محمد سیف اللہ خان - (محرک)

Mr. Speaker. The motion is :

That the Punjab Industrial Development Board Bill, 1973, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the

instructions to report thereon by 15th February 1974 :—

1. Makhdum Hamid-ud-Din.
2. Sardar Amjad Hamid Khan Dasti.
3. Sh. Muhammad Iqbal.
4. Raja Muhammad Afzal Khan.
5. Malik Ghulam Nabi.
6. Mirza Tahir Beg.
7. Syed Tabish Alwari.
8. Sardar Saghir Ahmad.
9. Dewan Syed Ghulam Abbas Bokhari.
10. Syed Nazim Hussain Shah.
11. Haji Muhammad Siaufllah Khan (Mover).

Minister for Industries. Opposed.

مسٹر سپیکر - مرزا فضل حق -

مرزا فضل حق - میں تحریک پیش کرتا ہوں :-

کہ مسودہ قانون صنعتی ترقیاتی بورڈ پنجاب مصدرہ 1973ء مندرجہ ذیل ارکان پر مشتمل ایک مجلس منتخبہ کو بدیں ہدایات سپرد کر دیا جائے کہ وہ اس مسودہ قانون کے بارہ میں اپنی رپورٹ 15 جنوری 1974ء تک پیش کرے -

(1) - مسٹر احسان الحق پراچہ -
(2) - راجہ محمد افضل خان -
(3) - ملک محمد مظفر خان -
(4) - سید تابش الوری -
(5) - شیخ عزیز احمد -
(6) - بیگم ریحانہ سرور -
(7) - شیخ محمد اصغر -

(8) ۔ ملک محمد اعظم ۔

(9) ۔ مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔

(10) ۔ مہر محمد ظفر اللہ خان ۔

(11) ۔ مرزا فضل حق ۔ (محرک)

Mr. Speaker. The motion is :

> That the Punjab Industrial Development Board Bill, 1973. be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by the 15th January, 1974 :—
>
> 1. Mr. Ihsanul Haq Piracha.
> 2. Raja Muhammad Afzal Khan.
> 3. Malik Muhammad Muzaffar Khan.
> 4. Syed Tabish Alwari.
> 5. Sh. Aziz Ahmad.
> 6. Begum Rehana Sarwar.
> 7. Sh. Muhammad Asghar.
> 8. Malik Muhammad Azam.
> 9. Makhdumzada Syed Hassan Mahmud.
> 10. Mehr Muhammad Zafarullah Khan.
> 11. Mirza Fazal Haq (Mover).

Minster for Law. I oppose Sir.

Mr. Speaker. Sardar Amjad Hamid Khan Dasti to move his motion please.

Sardar Amjad Hamid Khan Dasti. Sir, I move :

> That the Punjab Industrial Development Board Bill. 1973, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 1st February, 1974.

Mr. Speaker. The motion is :

> That the Punjab Industrial Development Board Bill, 1973, be circulated

for the purpose of eliciting opinion thereon by 1st February. 1974.

Minister for Law. I oppose it Sir.

Mr. Speaker. Haji Muhammad Saifullah Khan.

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - بیشتر اس کے میں اپنی ترمیمات پر عرض کروں - میں جناب سے تھوڑی سی اجازت چاہوں گا - اگر اجازت فرمائیں تو پروسیجر کو ذرا cut short کرتے ہوئے میں principle بھی ساتھ لیتا آوں ۔

مسٹر سپیکر - اگر دوسرے فاضل اراکین بھی یہ کرنا چاہیں تو اجازت ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - ٹھیک ہے -

جناب والا - یہ بل جو پنجاب صنعتی ترقیاتی بورڈ کے نام سے اس ایوان میں منظوری کے لئے پیش کیا گیا ہے اور جس کے بارے میں اس ایوان سے یہ توقع کی گئی ہے کہ وہ اس بل کو ایکٹ کی صورت دے کر اس صوبہ کے لئے صنعتی ترقیاتی پروگرام کے لئے ایک بورڈ کا قیام منظور کرے - جناب والا - اس ضمن میں پہلے بھی بہت کچھ کہا جا چکا ہے اور اس بارے میں کسی نے کوئی اختلاف نہیں کیا نہ ہی حزب اقتدار نے اور نہ ہی حزب اختلاف نے - اس صوبہ میں نہیں بنائے جا رہے ہیں - بلکہ ان کا اس قسم کے بورڈ پہلی مرتبہ قیام ان کی منظوری اور اس قسم کے قوانین اس ایوان میں اس صوبہ کے لئے پہلے پیش بھی کیے جاتے رہے ہیں - حیران کن مرحلہ یہ ہے کہ ہمیں ماضی کے تجربات سے سبق حاصل کرنے کی بجائے بار بار ماضی کا اعادہ حاصل کرنے کی ضرورت لاق ہوتی ہے اور انہیں تجربات کا خمیازہ ہے جو اس صوبہ کے عوام ہمیشہ سے بھگتے چلے آ رہے ہیں اور اس صوبہ کے عوام مزید تجربات کے حامل نہیں رہے -

جناب والا - اگر مجھے اجازت دیں اور میں اس ضمن میں اگر عرض کروں تو یہ بے جا نہ ہوگا کہ اس صوبہ میں پہلے ویسٹ پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن بھی قائم رہی جس کا پیٹرن - جس کے فوائد - جس کے

ضوابط اور جس کا ایکٹ بالکل انہی ایکٹ کے مشابہ تھا ۔ یہی اس میں پرویزنز تھیں جو آج اس بل میں پرویزنز ہمارے سامنے رکھی گئی ہیں ۔ جناب والا ۔ فرق صرف اتنا رکھا گیا ہے کہ اس کا نام بورڈ رکھ دیا گیا ہے ۔ اس کارپوریشن کے لئے بھی جناب والا ۔ یہی جواز پیش کیا گیا تھا کہ وہ اس صوبہ کے اندر ایک صنعتی انقلاب پیدا کر دے گی ۔ صوبہ کے لئے صنعتیں قائم کرے گی اور اُن صنعتوں کے قیام سے نہ صرف ہماری زراعت فروغ پائے گی بلکہ صوبہ کے غریب عوام غریب مزدوروں کو بھی خوشحالی میسر آئے گی اور وہ بھی خوشحالی کے دروازے تک پہنچ جائیں گے ۔ جناب والا ۔ ہوا یہ کہ وہ کارپوریشن صوبہ میں صنعتی انقلاب قائم کرنے میں تو کامیاب نہ ہو سکی البتہ صنعتی انتشار قائم کرنے میں ان کا بہت بڑا ہاتھ تھا ۔ انہوں نے بظاہر انہیں بیانگ دہل نعروں کے ساتھ ۔ انہیں تقاضوں کے ساتھ ۔ انہیں وعدوں کے تحت صنعتیں قائم بھی کیں ۔ صنعتیں حاصل بھی کیں ۔ ان کا انتظام بھی سنبھالا اور آخر کار ناکام ہو کر انہیں صنعتوں کو جو اس کارپوریشن نے اس صوبہ کے اندر لگائی تھیں اہل صوبہ کے عوام نے انہیں نیلام ہوتے دیکھا اور وہ نیلام کس کو کی گئیں ۔ انہیں فروخت کس کے پاس کیا گیا اور وہ کونسی صنعتیں تھیں ۔ وہ ساری پبلک سیکٹر کی صنعتیں تھیں اور انہیں پھر بالآخر ناکامیوں کے بعد تجربوں کے بعد اور انتہائی خسارے کے بعد صوبہ کے عوام کو دینے کے بعد پھر پرائیوٹ سیکٹر کو پکارا گیا اور پرائیوٹ سیکٹر کی خدمات حاصل کر کے ان ناکارہ ملوں کو ان کارخانوں کو انڈسٹریز کو جن کے پہیے جام ہو چکے تھے جو بالکل ایک مردہ لاش کی حیثیت اختیار کر چکے تھے انہیں پھر پبلک سیکٹر کی بجائے پرائیوٹ سیکٹر کے حوالے کر کے ان میں ایک نئی جان پیدا کرنے کا تقاضہ کیا گیا پبلک سیکٹر سے جب وہ انڈسٹریز پرائیوٹ سیکٹر میں لائی گئیں تو وہ نہ صرف کامیاب ہوئیں بلکہ اس کا مشاہدہ آپ نے بھی ہم نے بھی صوبہ کے عوام نے کر لیا ہے کہ وہ کارخانے جو لگائے تھے ۔ 'جو گھاٹے میں تھے' خسارے میں تھے ۔ جن کے چلنے کی کوئی امید نہیں تھی ۔ جو liabilities بن چکے تھے ۔ جن کے shares کی بازار میں کیفیت یہ تھی کہ وہ 50 سے 60

فیصد تک اصل قیمت سے گر گئے تھے تو ان کے shares پرائیوٹ سیکٹر میں آنے کے بعد دوگنے اور تین گنا ہو گئے ۔ جناب والا ۔ آپ اندازہ فرمائیں کہ جو کارپوریشن اس صوبہ میں قائم کی گئی صنعتی انقلاب لانے کے لئے ۔ صنعتیں قائم کرنے کیلئے اس نے اس صوبہ کے عوام کو صنعتیں تو کم دیں البتہ وہ صوبہ میں بڑے بڑے خاندان پیدا کرنے میں ضرور کامیاب ہوئی اور یہ جو تیس خاندان اس ملک کے کہلائے جاتے ہیں اور جن کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ اس ملک کا خون انہیں تیس خاندانوں نے چوسا ہے اور وہی تیس خاندان اس ملک کی تباہی کا باعث بنے ۔ وہ خاندان کس کی پیداوار تھے ۔ وہ خاندان کس کارپوریشن نے پیدا کیے ۔ کن کی بدولت ان خاندانوں نے پرورش پائی اور ملوں اور فیکٹریوں کے مالک بنے ؟ پبلک سیکٹر کے نام سے قائم کی گئی ملوں کی وجہ سے اور اس قسم کی کارپوریشن نے اور بورڈوں نے غریب عوام کو تو کوئی فائدہ نہیں پہنچایا اگر فائدہ پہنچا بھی سہی ۔ پیسے ملے بھی سہی ۔ قرضے ملے بھی سہی تو وہ بڑے بڑے لوگوں کو بڑے بڑے تاجروں کو اور 30 خاندانوں کو ملے ۔ جنکی اس ملک میں صنعتی اجارہ داری قائم ہو گئی ۔ اس اجارہ داری نے آخر اپنا اثر کر کے دکھایا کہ ملک کا ایک حصہ ختم ہو گیا ۔ جناب والا ۔ ہم نہیں چاہتے کہ ایک بار پھر ہم اس صوبہ میں ان خاندانوں کا اضافہ کریں یا ان خاندانوں کی ایک بار پھر ہم پرورش کریں ۔ اور انہیں پھر موقع میسر کریں کہ وہ اس صوبہ کے غریب لوگوں کا مزید خون چوسیں ۔

جناب والا ۔ مجھے یقین ہے کہ میرے محترم وزیر صنعت کی طرف سے ضرور یہ جواب آئے گا وہ ضرور فرمائیں گے کہ جناب والا پہلی کارپوریشن اس وجہ سے ناکام ہوئی کہ انہوں نے امیروں کی پرورش کی ۔ انہوں نے امیروں کے لئے ملیں لگائی اور انہوں نے امیروں کیلئے facilities مہیا کیں ۔ ہم تو یہ غریبوں کے لئے کہ رہے ہیں ۔ ہم تو اس بورڈ کے ذریعے غریبوں کی قسمت بدل کر رکھ دیں گے اور انہیں کے ذریعہ یہ ملیں اور صنعتیں قائم کریں گے ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب والا ۔ میں کہوں گا کہ کہنے کو وہ ضرور یہ جواب دیں گے ۔ مگر صوبے کے عوام جانتے ہیں ۔ اور انہیں خود بھی اس چیز کا علم ہوگا ۔ کہ ان کے اس جواب میں کتنی صداقت ہو گی ۔ کیا یہ بورڈ پہلی مرتبہ اس صوبہ میں قائم کیا جا رہا ہے ۔ کیا اس سے قبل اس صوبہ میں سمال انڈسٹریز کارپوریشن آپ نے اسی ایوان سے منظور نہیں کرائی ۔ اور اس میں آپ نے یہ دعوے نہیں کئے تھے کہ ہم غریب لوگوں کو اس سے قرضہ دیں گے ۔ ہم غریب لوگوں کو اس کیلئے مواقع فراہم کریں گے ۔ آپ نے اس سلسلہ میں کیا کیا ۔ کیوں وہ سمال انڈسٹریز کارپوریشن اسوقت تک غریبوں کے اندر کاٹیج انڈسٹری قائم کرنے میں ۔ اپنی صنعت کی ترویج کرانے میں ۔ انہیں قرضوں کے حصول میں آسانیاں پیدا کرنے میں اور کے اندر incentive پیدا کرنے میں ناکام رہی ہے ۔ آپ کہیں گے کہ صاحب ہمارے دروازے تو ہر وقت کھلے ہیں ۔ ہم نے کوئی پابندی نہیں لگائی ۔ ہمیں تو جو بھی درخواست دیتا ہے ۔ ہم اسے قرضہ دینے کیلئے تیار ہیں ۔ اور وہ بار بار یہ یہ اعلان بھی فرمایا کرتے ہیں ۔ کہ ہمارے پاس پیسہ بہت ہے ۔ جو بھی درخواست دے ۔ ہم اسے دینے کے لئے تیار ہیں ۔ پیسہ تجوریوں میں بند کر دینے سے قوم کو نہیں پہنچ جایا کرتا ۔ پیسہ اعلانات سے غریب عوام کے پاس نہیں پہنچ جایا کرتا ۔ صرف آپ پیسے ہی سے ان کی قسمت نہیں بدل سکتے ۔ پیسے ہی سے ان کی قسمت نہیں بدلی جاتی بلکہ میں سمجھتا ہوں ۔ کہ اگر آپ اسطرح سے unplanned قرض ان کو دے بھی دیں ۔ تب بھی انہیں فائدہ نہیں پہنچے گا ۔ بلکہ وہ بوجھ کے نیچے دب جائیں گے ۔ اصل کام جو اس قسم کی کارپوریشن ۔ اس قسم کے بورڈ اور اس سمال انڈسٹریز کارپوریشن کا تھا وہ یہ تھا ۔ جناب والا ۔ کہ وہ غریب لوگوں کے اندر ایک incentive پیدا کریں ۔ ان کو ترغیب دیں ۔ پیسہ دینے سے کام نہیں بنتا ۔ ان کے اندر کوئی تجربہ نہیں ہے ۔ انہیں ٹریننگ نہیں ہے ۔ کاٹیج انڈسٹریز کی ۔ آپ دوسرے ملکوں کو دیکھیں ۔ آپ چین چلے جاویں ۔ چین کی مثال جناب والا آپ لے لیں ۔ کہ وہ قوم جو افیمی قوم تھی ۔ جس کیلئے دنیا میں مشہور تھا کہ یہ قوم سب سے نکمی قوم ہے ۔ آج اس نے یورپ کو ہلا

کے رکھ دیا ہے ۔ اس نے جاپان کی منڈی کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے ۔ اس نے انگلینڈ کی منڈی کو تباہ کر دیا ہے ۔ اس نے فرانس کا خاتمہ کر دیا ہے ۔ اس نے امریکہ کو بوکھلاہٹ میں ڈال دیا ہے ۔ کیوں ؟ آپ آج جاکر دیکھیں ۔ کہ چین کے ایک ایک گھر میں ۔ چین کا ایک ایک بچہ صنعت کار ہے ۔ چین کے ایک ایک خاندان میں صنعت موجود ہے ۔ اور وہ صنعتیں خود بخود نہیں چل رہی ہیں ۔ وہ عوام پیدائشی سیکھ کر نہیں آئے ہیں ۔ انہوں نے اس قسم کی کارپوریشن قائم کر کے صرف قرضہ کی حد تک ۔ صرف قرضہ کے دینے کی حد تک اسکے فرائض کی بجا آوری نہیں کی ۔ بلکہ انہوں نے ایک ایک چپہ ۔ ایک ایک قریہ ۔ ایک ایک گاؤں ۔ ایک ایک قصبہ ایک ایک شہر میں سب سے پہلے ٹریننگ سنٹرز کھولے ۔ کاٹیج انڈسٹریز کھولیں ۔ اور انہیں مفت تعلیم دی ۔ مفت facilities مہیا کیں ۔ مفت سامان انہوں نے دیئے ۔ تا کہ ملک کا بچہ بچہ ۔ ملک کا ہر شخص ۔ ملک کا ہر مرد ۔ ملک کی ہر عورت ۔ وہ ان ٹریننگ سنٹروں میں اپنی اپنی طبیعت کے مطابق ۔ اپنے اپنے choice کے مطابق ۔ اپنی اپنی خواہش کے مطابق ۔ اپنے اپنے شوق کے مطابق ۔ جس قسم کی گھریلو صنعت کی ٹریننگ لینا چاہے وہ اس میں لے سکتا ہے ۔ آپ نے کتنے سنٹر اس ضمن میں قائم کئے ہیں ؟ یہ تو آپ بورڈ اسوقت بناتے ۔ جب بورڈ بنانے کیلئے آپ نے کوئی ماحول پیدا کر لیا ہوتا ۔ آپ نے کوئی incentive create کر لیا ہوتا ۔ اس سے پہلے بھی آپ اسی مقصد کیلئے اور محض صوبہ میں انقلاب لانے کیلئے سمال انڈسٹریز کارپوریشن بنا چکے ہیں ۔ اگر آپ واقعی صنعتی انقلاب لانا چاہتے ہیں ۔ اگر آپ واقعی اس صوبہ کو صنعتی صوبہ بنانا چاہتے ہیں ۔ جو کہ زراعت کے ساتھ ساتھ ایک لازمی جزو ہے ۔ کیونکہ جب تک صنعتیں نہیں لگیں گی ۔ اس وقت تک زراعت کبھی فروغ نہیں پاسکے گی ۔ اور زراعت پیشہ لوگ کبھی ترقی نہیں کر سکیں گے ۔ زراعت اور صنعت لازم اور ملزم ہیں ۔ اور جو ملک زراعت پیشہ ہیں ۔ ان کی تمام تر آبادی کا دارومدار زارعت پر ہے ۔ اگر وہ صنعت پر توجہ نہ دیں ۔ تو وہ دنیا کیلئے ایک خام مال کا producing area ہی جائیں گے ۔ اور دنیا کی مزدوری تو

وہ کرتے ہیں ۔ مگر اپنے لئے وہ کچھ نہیں کرتے ۔ اپنے لئے اسوقت کر سکتے ہیں ۔ جب اپنے خام مال کو ۔ اپنی زرعی پیداوار کو ہم اپنی صنعتوں میں کھپا سکیں ۔ اور دنیا پر ہم ایک کاریگر کی حیثیت سے ۔ ایک صانع کی کی حیثیت سے ۔ اپنی صنعت کا اپنے skill کا ۔ اپنی لیبر کا سکہ بٹھا سکیں کہ ہم بھی ایک developed nation ہیں ۔ جناب والا ۔ اگر واقعی یہ بورڈ اس نیت سے قائم کر رہے ہیں ۔ جو motive ۔ جو اغراض ۔ جو مقصد ۔ جو function ۔ جو باتیں آپ نے بتائی ہیں ۔ تو میں پوچھتا ہوں کہ سمال انڈسٹریز کارپوریشن میں کونسی وہ پرویژن ہے ۔ کونسی وہ دفعہ ہے ۔ جس نے آپ کو بروئے کار لانے میں مانع رکھا ۔

Begum Rehana Sarwar : Point of order Sir. I would like to draw your attention to rule 81 (1) of the Rules of Procedure which says :—

> 81 (1) On the day on which any of the motions referred to in rule 79 is made, or on any subsequent day to which discussion thereof postponed, the principles of the Bill and its general provisions may be discussed, but the details of the Bill shall not be discussed further than is necessary to explain its principles.

Sir, this rule is quite clear and the Hon'ble member is not discussing the principles of the Bill, but he is literally going into the details af the Bill which this this rule doesn't allow.

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ صرف principles نہیں ہیں ۔ اسکے ساتھ ساتھ ترامیم بھی ہیں ۔ دونوں کو وہ ایک وقت explain کر رہے ہیں ۔

بیگم ریحانہ سرور ۔ جناب والا ۔ تحریک تو ہے کہ اس بل کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے متداول کرایا جائے یا اسکو مجلس منتخبہ کے پاس بھیجا جائے ۔

He is going into the details of the Bill itself, which is not permissible under the existing rules.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میرے خیال میں بیگم صاحبہ اسوقت موجود تو تھیں ۔ مگر انہوں نے اس طرف توجہ نہیں کی ۔ جناب سپیکر صاحب نے بطور خاص اجازت فرمائی تھی کہ تینوں چیزیں اکٹھی discuss کر لی جائیں ۔ اس وقت شاید انہوں نے نہیں سنا ۔

بیگم ریحانہ سرور ۔ آپ principles تو ڈسکس کر سکتے ہیں ۔ لیکن بل کی تفاصیل میں نہیں جا سکتے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ ترامیم بھی ساتھ ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں کوئی یوسف زلیخا کا قصہ تو نہیں بیان نہیں کر رہا ۔

بیگم ریحانہ سرور ۔ یہ آپ کہہ رہے ہیں ۔ یہی تو رونا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں یہی اصول ایوان میں ڈسکس کر رہا تھا ۔ جناب والا ۔ میں یہ گذارش کر رہا تھا ۔ آخر وہ کونسی دفعہ ۔ وہ کونسی پروویژن حکومت کے لئے مانع ہے ۔ جو یہ مقصد وہ سال انڈسٹریز کارپوریشن سے نہیں لے سکتی تھی اور اس صوبہ کے اندر ایک صنعتی جال نہیں بچھا سکتی تھی کہ اسے پھر ایک بورڈ قائم کرنے کی ضرورت لاحق ہوئی ۔ انہیں شاید یہ پتہ نہیں ہے کہ بورڈ کا قائم کرنا آسان ہے ۔ بورڈ کا منظور کرانا آسان ہے ۔ بورڈ کی تقرریاں کرنا آسان ہے ۔ بورڈ کے اندر اپنے آدمی کھپانا آسان ہے ۔ مگر یہ دیکھ لیجیئے ۔ کہ اس سے صوبے کے عوام پر اور صوبے کے exchequer پر ایک بوجھ پڑ جائے گا ۔ اس کیلئے کس بیدردی سے آپ اس صوبہ کے اندر ایک بورڈ کا قیام لاکر اپنے اس مقصد سے ہٹ گئے ہیں ۔ اور دن بدن یہ ظاہر کر رہے ہیں ۔ جناب والا ۔ کل میں واقعی حیران ہوا جس وقت میاں خورشید انور صاحب نے یہ کہا تھا کہ ہماری حکومت ایسٹ انڈیا کمپنی کا کردار ادا کر رہی ہے اور حقیقت یہی ہے ۔ کہ ان کے اس قول پر قطعاً کوئی توجہ نہیں دی تھی ۔ لیکن یہ جب بورڈ کا بل ایوان میں introduce کیا گیا ۔ اور اس کو اچھی طرح پر میں نے کھول کر دیکھا اور پڑھا ۔ تو میں ضرور اس نتیجہ پر پہنچا ۔

کہ فرق صرف اتنا ہے ۔ جناب والا ۔ ایسٹ انڈیا کمپنی نے یہاں پر تجارت کر کے حکومت حاصل کی ۔ اور ہماری حکومت یہاں پر حکومت لیکر تجارت کرنا چاہتی ہے ۔ جو کسی بھی حالت میں نہیں سمجھتا ہمارے لیے درست ہے ۔ ہمارے لیے روا ہے ۔ اور وہ چیز نہ کریں کہ "کل شی یرجع الی اصلہ" اصلیت تو ان انگریزوں کے پاس ہونی چاہئے ۔ جنہوں نے یہ رواج لانا تھا ہم تو مسلمان ہیں ۔ ہم اس علاقہ کے مالک ہیں ۔ ہم اس علاقہ کے حکمران ہیں ۔ ہمارا ہی یہ خطہ ہے ۔ ہمارا یہی وطن ہے ۔ ہمارے سب بھائی ہیں ۔ ہم کس کیلئے differentiate کر رہے ہیں ہم کس کیلئے یہ امتیازات پیدا کر رہے ہیں ۔ کہ اب انڈسٹریز پبلک سکٹر میں لگیں گی ۔ اب تجارت حکومت کریگی اب پرائیویٹ سیکٹر کو discourage کیا جائے گا ۔ اور بار بار اس سوشلسٹ معاشرے کا جب ہمارے سامنے تصور رکھا جاتا ہے ۔ بار بار جب وہ تشبیہات دیجاتی ہیں ۔ بجٹ میں ۔ جناب والا ۔ ہمیں ترغیب دیجاتی ہے ۔ کہ ہماری نجات ۔ ہماری ترقی ۔ ہماری خوشحالی صرف سوشلسٹ معاشرے میں ہے ۔ تو میں پوچھنا چاہتا ہوں ۔ جناب والا ۔ کہ کیا سوشلسٹ معاشرہ افراد کی قوت کا قائل ہے ؟ کیا سوشلسٹ معاشرہ اجتماعی طور پر کام کرنے کا قائل ہے یا سوشلسٹ معاشرہ ایک مخصوص انداز کیساتھ کام کرنے کا قائل ہے ؟ سوشلسٹ معاشرہ تب بنتا ہے ۔ جب اس معاشرے کا ہر فرد ۔ اس معاشرے کا ہر شخص ۔ اس معاشرے کا ہر عضو اجتماعی طور پر ملک میں کام کرے ۔ آپ اگر اس بورڈ کی معرفت چند انڈسٹریز قائم کر دیں گے ۔ تو اس کے بدلے میں آپ یہ اندازہ لگائیں ۔ کہ اس صوبہ کے عوام کو اس صوبہ کے غریب عوام کو اس صوبہ کے بہت سے باشندوں کو آپ اس قسم کے مواقع فراہم کرنے سے اور اس قسم کے مواقع حاصل کرنے سے لازمی طور پر محروم کر دیں گے ۔ آپ کا فرض یہ تھا اور عوامی حکومت کا سب سے فرض یہی ہوتا ہے کہ وہ صوبے کے اندر ایک ایک گھر میں صنعتیں قائم کرے ۔ اور صوبے کے ایک ایک شخص کو صنعت کار بنانے میں ہی یہ ملک ترقی کر سکتا ہے تب ہم خوشحال ہو سکتے ہیں ۔ تب ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے کام کیا ہے ۔ ہم نے فلاح و بہبود کی ہے ۔ یہاں کیا حال ہے

جناب والا - یہاں اسوقت تک دو سال کا عرصہ ہوا ہے - ماضی میں جو کچھ ہوا - وہ آپکے سامنے ہے - وہ کیوں ناکام ہوا اس میں میں تضیع اوقات نہیں کرنا چاہتا ہوں - وہ آپ اچھی طرح جانتے ہیں - آپ کو بھی آئے ہوئے دو سال کا عرصہ ہو گیا ہے - آپ کے پاس کلی اختیارات تھے - میں نے پہلے بھی یہ سوال کیا تھا - اب بھی یہ سوال کرتا ہوں کہ اصل کام تو یہ تھا کہ اس صوبہ کے عوام کو زیادہ سے زیادہ صنعتیں اور ٹیکنیکل ٹریننگ دی جائے - ان کے لئے یہ مواقع فراہم کئے جاویں - کہ اگر آپ یہ مراکز قائم نہ بھی کریں آپ صنعتیں قائم نہ بھی کریں - تو اپنے گھروں میں چھوٹی چھوٹی کھڈیاں لگا کر اپنے گھروں پر چھوٹے چھوٹے قالین بافی کے مراکز قائم کر کے اپنے گھروں پر کھلونوں کے بنانے کے مراکز قائم کر کے - اپنے گھروں میں چھوٹی چھوٹی صنعتیں بنا کر وہ ملک کی ترقی کا باعث بھی بن سکتے ہیں - اور آپ کی خوشحالی کا یہ باعث بن سکتی ہے -

اور بھی بہت سے ضمن ہیں جنکی طرف میں آپ کی توجہ مبذول کراؤں گا وہ یہ بجائے مواقع فراہم کرنے کے آپ monopoly حاصل کئے جا رہے ہیں کہ اب بھی اگر پرائیویٹ سیکٹر کے موجود ہونے کی وجہ سے کوئی چھوٹی موٹی صنعتیں لگائی جا سکتی ہوں اور اس میں چند آدمی کھپ سکتے تھے - اور ان صنعتوں میں قومی سرمایہ لگایا جا سکتا تھا تو وہ مواقع بھی آپ نے ختم کر دیئے اور پھر آپ ہمیں بتاتے ہیں کہ ہم ترقی کی راہ پر گامزن ہیں - آپ ہمیں بتاتے ہیں کہ ہم صوبے میں انقلاب لا رہے ہیں - آپ کو چاہئے تھا کہ جتنے بھی ٹیکنیکل ادارے ہیں ان میں داخلے آپ عام کرتے اور میں سمجھتا ہوں کہ ایسے مواقع آپ کو زیادہ سے زیادہ پیدا کرنے چاہئیں - یہ کس قدر افسوس ناک بات ہے کہ اچھے سے اچھے طالب علم اور ہونہار طالبعلم ٹیکنیکل کالجوں میں داخلے نہیں لے سکتے اور پھر ہم توقع رکھتے ہیں کہ ہم صنعتی انقلاب لائیں گے - جناب والا - میں پہلے بھی کئی بار آپ کی توجہ مبذول کرا چکا ہوں - یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ داخلوں کے سلسلہ میں آسانیاں پیدا کی جائیں گی - ہمیں یاد ہے کہ سال انڈسٹریز کارپوریشن بل اس ایوان میں منظور کیا گیا تھا - ہم نے اعتراضات کئے تھے تو آپ نے فرمایا کہ

آپ ان کا ازالہ کریں گے ۔ اور غریب لوگوں کے لئے مواقع فراہم کریں گے ۔ اگر کوئی چھوٹی موٹی صنعت اپنے گھر میں لگائے اور اس سے کچھ پیدا ہو تو وعدہ یہ تھا کہ حکومت سینٹرز قائم کریگی جس میں وہ بنائی ہوئی چیزیں ان مراکز میں حکومت کے ہاتھ فروخت کردیجائیں تاکہ ان کے بیچنے کا کام حکومت کے ذمے ہو ۔ اور اب یہ کیفیت ہے ۔ جناب والا۔ کہ وہ اس چیز سے بے نیاز ہیں کہ اگر کسی نے اپنے گھر میں چھوٹی موٹی صنعت لگا بھی رکھی ہے ۔ کسی نے کوئی کھڈی لگا دی ۔ کسی نے قالین باقی کا کارخانہ لگایا ۔ یا تو 8 دن بعد ایک قالین بنتا ہے یا دو چار کپڑے کے تھان تیار ہوتے ہیں ۔ جس شخص نے یہ چھوٹا کارخانہ لگایا ہوتا ہے ۔ اس کے لئے تیار شدہ چیزوں کی فروخت کا ایک سلسلہ بن جاتا ہے ۔ جب تک وہ اتوار کے روز بازار میں آ کر فٹ پاتھ پر نہیں بیٹھتا اور جب تک وہ اپنی عزت نفس کو ختم نہیں کرتا اس وقت تک اس کے لئے کوئی موقع نہیں ہے کہ وہ اپنی بنی ہوئی چیز کو زیادہ ترقی دے سکے یا وہ اس کی پیداوار میں اضافہ کر سکے ۔ میں پوچھتا ہوں کہ آپ نے کیا کام کئے ہیں ۔ کیا آپ نے صوبے کے اندر صنعتی انقلاب پیدا کیا ؟ آپ کہیں گے کہ صاحب ہمیں یہ بورڈ بنانے تو دیں اور پھر ہم آپ کو دکھائیں گے ۔ پھر آپ کہیں گے کہ اس سے پہلے جو لوگ تھے ان کی نیت ٹھیک نہ تھی اور آپ کی نیت ٹھیک ہے ۔ ایسی باتیں آپ کریں گے ۔ جناب والا ۔ اس سے بڑھ کر اس میں جو بڑا حسین فریب دینے کی کوشش کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ اس کا نام انڈسٹریل ڈیویلپمنٹ بورڈ دیا گیا ہے مگر بورڈ سے کام کیا لیا جائیگا ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ فاضل وزیر صنعت بھی اس کو تردید نہیں کریں گے کہ اس کا کام یہ ہے کہ پہلے سے جو صنعتیں ملک میں لگی ہوئی ہیں ۔ پرائیویٹ صنعتیں جو موجود ہیں وہ حکومت سنبھال کر اس بورڈ کے حوالے کر دیگی تو یہ ہے اس کا اصل کام ۔ باقی لبادہ ہے ۔ کہیں گے یہ کر دیا گیا ہے یا یہ چیز کر دیجائے گی فرق اتنا ہی ہے ۔ سندھ نے سیدھے سادے الفاظ میں انڈسٹریل مینیجمنٹ بورڈ کے نام سے ایک بورڈ بنایا ۔ ان لوگوں نے دھوکہ نہیں دیا کہ پرائیویٹ سیکٹر میں لگی ہوئی انڈسٹریاں ہم ختم کرتے ہیں ۔

اور ایسا کرنے کے لئے ہم یہ بل ایوان میں پیش کر رہے ہیں ۔ اور یہ کام کریں گے ۔ مگر ہم نے یہ کیا ہے کہ اس کے functions میں یہ لا کر رکھ دیا ہے کہ بورڈ کے ذمے یہ کام بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اس کے حوالے کوئی بھی صنعت ہو جائے جس کے لئے حکومت کی رضامندی ہو اور حکومت کا انتظام و انصرام کریگی ۔ میں کہتا ہوں کہ یہ رجحان کب تک چلے گا یہ پالیسی کب تک کامیاب ہو گی ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ وزرائے کرام میں سے صرف ایک وزیر یہاں موجود ہیں ۔ سرکاری بنچوں پر بھی صرف ایک تہائی ارکان موجود ہیں ۔ میرا خیال ہے کہ کورم نہیں ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ گنتی کی جائے ۔ ۔ ۔ ۔ گنتی کی جائے ۔ ۔ ۔ ۔ کورم نہیں ہے گھنٹی بجائی جائے ۔ ۔ ۔ ۔ گھنٹی بجائی گئی ۔ ۔ ۔ ۔ کورم ہو گیا ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ ۔ جناب والا ۔ میں گذارش کر رہا تھا کہ میں اس تفصیل میں نہیں جانا چاہتا کہ پنجاب اس لحاظ سے کتنا محروم ہے ۔ میں یہ نہیں بتانا چاہتا کہ پنجاب کی حق تلفی کس قدر ہوئی ہے ۔ میں نے تفصیل کے ساتھ یہ بات پچھلے بجٹ سیشن میں بتلا دی تھی ۔ اس وقت میں نے اعداد و شمار کا موازنہ یہ بتلانے کے لئے کیا تھا کہ سندھ صنعتی اعتبار سے ہم سے کتنا آگے ہے ۔ پنجاب پاکستان کا دل ہے ۔ خام مال پیدا کرنیکا سب سے بڑا ایریا ہے ۔ 80 فیصدی خام مال پیدا کرتا ہے ۔ کپاس اور گنا سب سے زیادہ اس صوبہ میں مگر صنعتیں سب سے کم اس صوبہ میں لگی ہوئی ہیں ۔ سندھ میں زیادہ صنعتیں لگائی گئی ہیں اور پنجاب میں کم قائم کی ہیں ۔ میں صوبے کے عوام کے حق کے لئے یہ کہہ رہا ہوں ۔ سندھ میں پرائیویٹ سیکٹر میں سب سے زیادہ صنعتیں لگی ہوئی ہیں ۔ اس کے مقابلہ میں پنجاب کو محروم کیا جاتا رہا ہے ۔ پنجاب میں بے اطمینانی ہے ۔ پنجاب کے لوگوں نے سندھ جا کر صنعتیں لگائی ہیں کل پوچھا گیا تھا کہ کیا آپ شوگر اور ٹیکسٹائل ملیں لگا رہے ہیں اور کیا آپ پرائیویٹ سیکٹر کو اجازت دیں گے کہ

وہ لگائیں تو جواب ملا تھا بالکل نہیں ۔ میں کہتا ہوں کہ اگر پرائیویٹ سیکٹر اپنے وسائل سے صنعتیں لگانی چاہتا ہے ۔ تو اس پر آپ پابندی کیوں لگاتے ہیں ؟ انہیں کیوں آپ اجازت نہیں دیتے ۔ انہیں کیوں آپ مواقع فراہم نہیں کرتے کہ وہ بھی ملک کے دوسرے حصوں کے ساتھ at par ہو سکیں اور برابر صنعتی ترقی کر سکیں ۔ آپ نے اس قسم کی ناواجب پابندیاں کیوں عائد کر رکھی ہیں ۔ ایک طرف تو آپ کہتے ہیں کہ ہم نے کوئی ایسا اقدام نہیں کیا ۔ میں کہتا ہوں کہ indirectly جتنی discouragement پنجاب کے اندر صنعتوں کے بارے میں آپ پھیلا رہے ہیں اس سے پہلے کبھی نہیں پھیلی ۔ آپ اندازہ لگائیں کہ ہمارے صوبے کی سب سے زیادہ پیداوار کپاس ہے ۔ اب تو اس ملک کی واحد silver production کپاس ہی رکھی گئی ہے ۔ اس میں آپ دیکھیں کہ سندھ نے اس کپاس کی انڈسٹری کو کتنا encourage کیا ہوا ہے اور اس کے مقابلے میں آپ نے کتنا discourage کیا ہوا ہے ۔ آپ اندازہ لگائیں کہ سندھ کے اندر جننگ فیکٹری پر صرف کپاس کا آٹھ آنے محصول ہے اور پنجاب کے اندر اسی کپاس کا دو روپے ہے ۔ کیوں ؟ اور پھر آپ یہ بھول گئے ہیں کہ اس قسم کی پابندیاں لگانے سے بجائے اس کے کہ لوگ پنجاب کے اندر مزید جننگ فیکٹریاں قائم کریں بلکہ ضلع رحیم یار خان کے بیشتر صنعتکار اب زیادہ سے زیادہ جننگ کا کاروبار سندھ کی تحصیل اوباڑہ میں کر رہے ہیں ۔ اس لئے کہ وہاں پر ان کو صرف آٹھ آنے دینے پڑتے ہیں اور یہاں دو روپے دینے پڑتے ہیں یعنی ڈیڑھ روپے کا انہی margin ملتا ہے ۔ یہ خدمت کر رہے ہیں صنعت کی ؟ اس لئے آپ انڈ سٹریل بورڈ قائم کر رہے ہیں اور یہ مواقع آپ فراہم کر رہے ہیں صوبے کے عوام کو کہ وہ اس صوبے کو تمام صنعتی صوبہ بنا سکیں ؟

جناب والا ۔ میں یہ عرض کرونگا کہ اگر حکومت یہ بورڈ لازمی بنانا چاہتی ہے اگر یہ مقاصد اس سال انڈسٹریز کارپوریشن سے پورے نہیں ہو سکتے ۔ اگر آپ کامیاب نہیں ہو سکتے تو پھر کیا اس قسم کے تشکیل شدہ بورڈ انہیں لوازمات کے ساتھ انہیں پروویژن کے ساتھ جو آپ نے ہمارے سامنے

رکھی ہیں ۔ آپ کے وہ مقاصد پورے کر سکے گا یا اس صوبے کے عوام کی امنگوں کو پورا کر سکے گا جو اس بل کے آنے سے شائد پیدا ہو گئی ہوں کہ اب ہمارے ملک کے اندر صنعتی انقلاب آئے گا ؟ جناب والا ۔ یہ بورڈ اگر ذمہ داریوں کے لحاظ سے دیکھا جائے ۔ اس کی functions کے لحاظ سے دیکھا جائے تو نہایت اہم ترین ذمہ داریاں اس کو سونپی گئی ہیں ۔ اور ان ذمہ داریوں کے ساتھ اس میں جناب والا یہ بھی provide کیا گیا ہے کہ اس بورڈ کی تمام تر ایگزیکٹو اتھارٹی اس بورڈ کے مینیجنگ ڈائریکٹر کے پاس ہوگی اور اس کے ملازمین نے اس بورڈ کو چلانا ہے ۔ اور پھر جب اس سارے بل کا بغور مطالعہ کریں تو ۔ جناب والا ۔ آپ دیکھیں گے کہ جن پر تمام تر ذمہ داریاں ہم نے ڈالی ہیں ۔ جن سے تمام تر توقعات ہم نے وابستہ کی ہیں انہیں ہم نے ایک لمحہ کے لئے stability نہیں دی ۔ ان کے تقرر کو ہم نے ہمیشہ عارضی بنیاد پر دکھایا ہے ۔ اس کے اندر جو جو خرابیاں اور خامیاں موجود ہیں ان کی details میں میں نہیں جانا چاہتا اور اس کے بارے میں بالوضاحت ترامیم ہم نے آپ کے سامنے پیش کی ہوئی ہیں اور آپ کے لئے ایک لائحہ عمل رکھا ہے کہ اگر آپ نے اس بورڈ کو کامیاب بنانا ہے تو ان ترامیم کو سامنے رکھیں اور ان کو پیش نظر رکھتے ہوئے آپ اس بورڈ کو قائم کریں اور چلائیں ۔ یہ بورڈ تب کسی بھی شکل میں سود مند ثابت ہو سکتا ہے بشرطیکہ اسے اس نیت سے قائم کریں کہ ہم نے صوبے کے عوام کی فلاح و بہبود کرنی ہے ۔ اس صوبے کے اندر صنعتی ترقی قائم کرنی ہے ۔ وہ اس صورت میں ہو سکتا ہے جس طرح میں نے عرض کیا ہے اگر آپ لگی ہوئی ملوں کو لے لینگے ۔ اگر آپ لگی ہوئی انڈسٹری کو لے لینگے ۔ صرف ان کی management اور کنٹرول سنبھال لینگے تو یہ صوبے کی ترقی نہیں ہوگی بلکہ discouragement ہوگی ۔ اگر آپ یہ بورڈ اس غرض سے بنانا چاہتے ہیں کہ صوبے کے اندر نئی ملیں لگیں ۔ صوبے کے اندر انڈسٹریز کی ترویج ہو ۔ صوبے کے عوام کی تربیت کی جائے ۔ صوبے کے عوام میں incentive پیدا کیا جائے ۔ چھوٹی بڑی صنعتیں لگانے کے لئے صنعتکار اپنے آپ کو پیش کریں تو پرائیویٹ سیکٹر کو بھی کوئی زیادہ سے زیادہ

مواقع میسر کئے جائیں تاکہ وہ پبلک سیکٹر کا مقابلہ کر سکیں اور بالآخر اس ملک میں پبلک سیکٹر کی ضرورت باقی نہ رہے بلکہ سارے ملک اور صوبے کے افراد اس ملک میں اپنی صنعتیں لگا دیں اور ہمیں اس قسم کے بورڈ قائم کرنے یا اس قسم کے اخراجات برداشت کرنے کی ضرورت لا حق نہ رہے۔ پھر تو میں سمجھتا ہوں کہ ایک صحیح فعل ہے۔ صحیح قدم ہے اور صحیح عمل ہے اور اگر آپ نے صرف صنعتیں لینی ہیں اور ان کا انتظام سنبھالنا ہے اور پرائیویٹ سیکٹر کے اندر صنعتیں لگانے پر پابندی عائد کرنی ہے تو پھر یہ بورڈ اس صوبے کے عوام کے لئے بجائے رحمت کے سب سے بڑی زحمت ثابت ہوگا۔

میاں خورشید انور - جناب والا - جب بھی حکومت کی طرف سے کوئی مسودہ قانون پیش کیا گیا تو اس کے اغراض و مقاصد بھی ساتھ ساتھ بیان کئے گئے - مجھے افسوس ہے کہ اس اہم ترین قانون میں اغراض و مقاصد کے لئے کوئی جگہ نہیں رکھی غالباً اس لئے کہ تمہید میں صرف یہ کہا گیا ہے۔

> ہرگاہ یہ امر قرین مصلحت ہے کہ صوبہ پنجاب میں ایک صنعتی ترقیاتی بورڈ کے قیام کے لئے اہتمام کیا جائے جو سرکاری شعبہ میں صنعتیں قائم کرنے ان کا انتظام و انصرام کرنے انہیں کنٹرول کرنے اور چلانے کا کام سنبھالے -

جناب والا - در اصل اس کی back ground میں کچھ حکومت کے مقاصد ہیں - حکومت جن صنعتوں کو قومی تحویل میں لے چکی ہے یا لینے کا ارادہ رکھتی ہے ان کے نظام کو چلانے کے لئے یہ بورڈ تشکیل دیا جا رہا ہے - جناب والا - حکومت نے جن صنعتوں کو اپنی تحویل میں لیا ہے وہ یقینی طور پر خسارے میں جائینگے بلکہ خسارے میں جا رہی ہیں - صرف ایک صورت رہ گئی ہے کہ عوام کا گلا دبا کر - عوام کو اور زیادہ مہنگائی کا شکار کرکے ان صنعتوں میں برائے نام نفع دکھانے کی کوشش کی جا رہی ہے - مثلاً ان دنوں میں جب گھی کا بھاؤ چھ روپے سیر ہے اور

تیل کی قیمت اور مزید کم کر دی گئی ہے۔ جناب والا۔ جب تک زرعی اجناس کی آپ حوصلہ افزائی نہیں کرینگے۔ زراعت کی ترقی کے لئے زرعی پیداوار کی قیمتوں کا خیال نہیں کرینگے اس وقت تک صنعت ترقی نہیں کر سکتی۔ جناب والا۔ حکومت یہ جانتے ہوئے کہ تیل 132 روپے من لینے کے بعد گھی کی قیمت فروخت چھ روپے سیر رکھی ہوئی ہے۔ اس کی قیمت کم نہیں کی جا رہی ہے۔ محض اس لئے کہ حکومت چاہتی ہے کہ تمام عطے کے خورد برد کے باوجود جو کہ اس صنعت میں روا تھی جوکہ صنعت میں گھاٹے کا باعث بنے گی اس margin کو کم کرنے کے لئے۔ اس گھاٹے کو کم کرنے کے لئے انہوں نے یہ اتنا زیادہ تفاوت رکھا ہے۔ اس لئے کہ وہ یہ ثابت کر سکیں کہ تھوڑا بہت ان صنعتوں سے منافع ہوا ہے۔

جناب والا۔ اس وقت جو صنعتیں حکومت نے اپنی تحویل میں لی ہیں اور ان میں جو دھاندلیاں ہو رہی ہیں۔ اس سلسلے میں میں نے پچھلے دنوں وزیر موصوف سے عرض کیا تھا کہ وہاں کرپشن شروع ہو چکی ہے۔ اگر آپ نے کوئی موثر قدم نہ اٹھایا تو یہ بڑھتی رہے گی۔ مجھے افسوس ہے کہ ابھی تک ان برائیوں کو ختم کرنے کے لئے کوئی موثر اقدام نہیں کیا گیا۔ مثلاً گھی ملوں کے لئے ضروری ہے کہ براہ راست آئل ملوں سے تیل بنولہ خرید کریں۔ جناب والا۔ اس کی قیمت خرید تو مقرر کر دی گئی۔ لیکن خرید کا طریقہ کار اس قدر پیچیدہ اور غیر موثر ہے کہ اس سے کرپشن پیدا ہوچکی ہے۔ میں نے وزیر صاحب کو بتایا تھا کہ آپ کے purchase کرنے والے افسر دو روپے من اس وقت بنولے پر رشوت وصول کر رہے ہیں کیونکہ آئل ملیں ان کے ہاتھوں فروخت کرنے پر مجبور ہیں۔ اس لئے کہ حکومت نے پابندی لگا دی ہے کہ تیل سوائے گھی ملوں کے کسی کے ہاتھ فروخت نہ کیا جائے۔

جناب والا۔ اسی طرح سے قومی تحویل میں لیتے ہوئے انتہائی بد دیانتی سے اور دھاندلیوں سے کام لیا گیا ہے اور مرکزی حکومت اور صوبائی حکومت نے اعلان کئے ہیں کہ بیرونی سرمائے سے قائم کی ہوئی صنعتیں

قومی تحویل میں نہیں لی جائیں گی کیونکہ ان کا فارن ایکسچینج باہر سے آیا ہوا تھا ۔ کیونکہ ان کے مالک انگریز تھے اس لئے ان کو نہیں لیا گیا ۔ لیکن ایسی ملوں کو قومی ملکیت میں لیا گیا ہے جن کا قصور یہ تھا کہ ان کا فارن ایکسچینج اپنا کمایا ہوا تھا اور یہ حکومت کے نوٹس میں تھا ۔ صرف فرق یہ تھا کہ وہ انگریز نہیں تھے ۔ وہ صرف پاکستانی تھے ۔ یہی حکومت کی پالیسی کی ناکامی کی وجہ تھی اور تمام صنعتوں کو لے ڈوبی ۔ تمام صنعتوں کو خسارہ ہوا ۔ جناب والا ۔ اگر حکومت کی نیت درست ہے ۔ صاف اور واضح ہے تو اس بل کے اغراض و مقاصد میں بیان کرنا چاہئے ۔ در اصل وزیر موصوف جانتے ہیں کہ اس بل کو لانے کا مقصد صرف یہ ہے کہ جو صنعتیں اس وقت قومی تحویل میں لی جا چکی ہیں یا باقی بچی ہیں یہ ان کو لینے کے لئے یہ بورڈ قائم کیا جا رہا ہے ۔ جناب والا ۔ یہ دو تین آدمیوں کا بورڈ اتنے بڑے کام کو نہیں چلا سکے گا ۔ یہ درست ہے کہ صنعتکاروں کا منافع کم کریں اور ایسی تدابیر اختیار کی جا سکتی ہیں ۔ لیکن حکومت کا منشا یہ نہیں ہے ۔ ان کی صفوں میں بعض سرخ ذہن کے لوگ جو بھی ہیں وہ اپنی ذہنی تسکین کے لئے یہ تمام کارروائیاں کر رہے ہیں ۔ جس سے نہ قوم کا بھلا ہوگا اور نہ بہتری ہو سکے گی ۔ پرائیویٹ سیکٹر میں جو صنعتیں بند کر دی گئی ہیں تو ان کی ترقی رکی رہیگی ۔ بلکہ آئندہ ہمیں نئی معاشی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا ۔ اسلئے میں حکومت سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنی پالیسی پر نظر ثانی کرے اور جو تجربہ پہلے صنعتوں کو قومی ملکیت میں لے کر کر چکے ہیں اس کو بار بار دہرانے کی ضرورت نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ جو حکومت ایک اومنی بس کے انتظام کو درست نہیں کر سکتی اور اس کو درست طریقے پر چلا نہیں سکتی تو ا نی بڑی صنعتوں کو کیسے خوش اسلوبی سے چلا سکے گی ۔ اس لئے میں درخواست کروں گا کہ وزیر صاحب اپنے س بل پر نظرثانی فرمائیں اور اس کو واپس لے لیں ۔ ×

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر جلوہ افروز ہوئے)

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ میں اپنی گزارشات کو اپنی اس

ترمیم تک محدود رکھ رہا ہوں کہ اس بل کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے متداول کرایا جائے ۔ جناب والا ۔ بورڈ کی تشکیل کے بنیادی مقاصد یہ بیان کئے گئے ہیں کہ اس کے ذریعے پنجاب میں صنعتیں ترقی کرینگی ۔ مختلف صنعتوں کا جائزہ لے کر اجتماعی ترقی کا پروگرام نہ صرف یہ ہے کہ منظور کیا جائیگا بلکہ اس بات کے ذریعے عمل کرنے کی کوشش کریں گے ۔ دوسرا بنیادی مقصد جو سب سے اہم اور بنیادی فرض اس بورڈ کے سپرد کیا جا رہا ہے وہ یہ ہے کہ ان کارخانوں اور صنعتوں کے کام کو چلائے جو اس سے پہلے یا آئندہ آنے والی تمام صنعتوں کو اپنی تحویل میں لینے والی ہے یا لے چکی ہے ۔ میں اس بل کو اس لئے رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے متداول کرانا چاہتا ہوں کہ یہ ایک ایسا بنیادی فرض ہے جس سے ہماری آبادی کا بہت بڑا طبقہ متاثر ہو رہا ہے ۔ یہ ایک ایسے پالیسی decision کے متعلق ہے جس نے ہمارے پورے صوبے میں نہیں بلکہ پورے ملک کی معیشت اور صنعتی ترقی کے انحطاط کے کچھ نئے پہلو ہمارے سامنے روشن کر دیئے ہیں ۔ جناب والا ۔ جس اقدام کو ہماری حکومت نے قومیانے کے عمل سے تعبیر کیا ہے اصل میں وہ سرکاریت کا عمل ہے ۔ اصل میں قومی ملکیت میں لینے کی بجائے حکومت کی مداخلت کا عمل ہے اور اس عمل کے نتیجے میں صنعتی ترقی میں اضافہ نہیں ہوا البتہ چند مخصوص سیاسی مفادات کی تکمیل ضرور ہوئی ہے اور چند پسندیدہ اور منظور نظر افراد پر نوازش بیجا کا ضرور موقع نکل آیا ہے ۔ ان کارخانوں کو قومی تحویل میں لینے کی بجائے سرکاری تحویل میں لینے سے نہ صرف ان کارخانوں کی اجتماعی ترقی رک گئی ہے بلکہ بیشمار مسائل اور بیشمار پریشانیاں اور دقتیں پیدا ہو گئی ہیں ۔ جناب والا ۔ آپ کو معلوم ہے کہ دعویٰ یہ کیا گیا تھا کہ اب چند کارخانوں کو قومی ملکیت میں لینے کے بعد اس ملک کی پیداوار میں اضافہ ہو جائے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید صاحب آپ اپنی ترمیم کے اندر رہتے ہوئے بحث کریں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں اپنے آپ کو بڑی ذمہ داری کے ساتھ اپنی اس ترمیم کی حد تک محدود رکھ رہا ہوں اور صرف اس ایوان

کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے کیوں مشتہر کیا جائے ۔ چونکہ اس بل کے ذریعے بورڈ کو یہ ذمہ داری دی جاتی ہے کہ وہ قومی تحویل میں لئے جانے والے اداروں کا انتظام کرے گا ۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ لوگوں سے اس لئے رائے معلوم کریں کہ انتظام کرنے کے سلسلے میں اس نے عملی طور پر کیا کردار ادا کرنا ہے ۔ جب تک اس ہاؤس کو یہ معلوم نہ ہوگا کہ یہ بورڈ جس کو یہ کام سپرد کیا گیا ہے اس میں کہاں تک کامیابی حاصل کر سکتا ہے اس وقت تک میری اس موشن کے سلسلے میں اپنی رائے قائم نہیں کر سکیں گے ۔ میں نہایت اختصار کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ قومی تحویل میں لینے کے عمل سے فائدہ پہنچا ہے یا نہیں پہنچا ہے لیکن یہ ضرور ہوا ہے کہ چند مخصوص ہاتھوں ایک خاص قسم کی معیشت کو منتقل کر کے ترقی و وسعت کو محدود کر دیا گیا ہے ۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہم قومی ملکیت میں یہ ادارے لے رہے ہیں ۔ حقیقت میں یہ تمام صنعتکاروں کے مفادات محفوظ ہیں ۔ ان کے حصص محفوظ ہیں ۔ ان کی مراعات محفوظ ہیں ۔ جو ایک افسوس ناک بات ہے وہ یہ کہ صنعتکاروں کو جنہیں کہا جاتا ہے کہ 25 سال تک اس قوم کا استحصال کیا ہے تمام ذرائع معیشت کو حاصل کرنے کے بعد سیاسی اور معاشی منفعتیں حاصل کر کے ان کے تجربات کو قوم کے لئے نا معتبر قرار دیا ہے اور جناب والا ۔ ان کے حصص محفوظ ہیں ۔ ان کے مفادات محفوظ ہیں ۔ انہوں نے اپنے 25 سالہ استحصال کے نتیجے میں جو تجربہ حاصل کیا تھا پوری قوم کو اس سے محروم کر دیا گیا ہے ۔ حالانکہ یہ تجربہ قوم کی امانت تھا جو اس نے بیشمار استحصال اور پریشانیوں کو اٹھانے کے بعد ان صنعتکاروں کو بخشا تھا ۔ ہونا یہ چاہیئے تھا کہ ان کے تمام حصص اور مفادات ضبط کرتے اور ان کے تجربوں سے قوم کا فائدہ پہلے مخصوص کر دیتے ۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ پوری قوم ان کے تجربہ سے محروم ہے اور ان صنعتوں کو توسیع کے مواقع سے محروم کر دیا گیا ہے ۔ جناب والا ۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ لوگوں کی رائے معلوم کریں تاکہ آپ کو یہ پتہ ہو سکے کہ ان سرکاری تحویل میں لئے جانے والے کارخانوں پر چند ایسے

افراد اور افسران کو متعین کر دیا ہے جنہیں براہ راست کوئی تجربہ نہیں ہے۔ جن کو ان صنعتوں کے متعلق کوئی specialised knowledge نہیں ہے ۔ جن کا سرمایہ ان صنعتوں میں نہ لگنے کی وجہ سے یا اس سرمائے سے تعلق نہ ہونے کے باعث ان کا دلچسپی برائے نام ہے ۔ اب یہ ہو رہا ہے کہ بیشتر کارخانوں میں پیداوار متاثر ہو رہی ہے اور انتظامی امور روز بروز خراب ہوتے جا رہے ہیں نہ صرف یہ کہ خراب ہوتے جا رہے ہیں بلکہ ان کارخانوں کی آئندہ ترقی ۔ توسیع اور مشینوں کی ایزادی بھی رک کر رہ گئی ہے ۔

جناب والا ۔ اسی طرح سے ان کارخانوں کی پروڈکٹس کا معیاز گر رہا ہے اور انکی قیمتیں بڑھتی چلی جا رہی ہیں جس کے نتیجے میں ان کارخانوں کو سرکاری تحویل میں لینے کی پالیسی عوام کے سامنے بے نقاب ہو گئی ہے ۔ اور وہ یہ سمجھنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ انہیں سرکاری تحویل میں لینے کا مقصد صنعتی ترقی نہیں ۔ عوام کو سستی اشیاء مہیا کرنا نہیں اور عوام کی بھلائی نہیں بلکہ اس بل کے ذریعے ان تمام صنعتوں پر براہ راست حکومت کا کنٹرول حاصل کرنا ہے تاکہ اپنے چند خاص آدمیوں کو ان کارخانوں کی قسمت کا مالک بنا کر ان لوگوں کو روزگار میسر کیا جائے اور قیمتوں کی کمی بیشی کو اپنے ہاتھ میں لے کر لوگوں کو اس اس بات پر مجبور کیا جائے کہ وہ محض اس پارٹی کے ون پارٹی رول کو قبول کریں اور اس پارٹی کے منشا اور مرضی کے مطابق آئندہ کے لئے اپنی تجارت اور صنعت کا لائحہ عمل مرتب کریں ۔ جناب والا ۔ ان کارخانوں میں انتظامی کنٹرول اتنا ناقص ہو گیا ہے کہ اب انکا خام مال اور اسکی پروڈکٹس چور بازاری میں مل رہی ہیں اور انکی چور بازاری ہو رہی ہے اور انکی جو مقررہ قیمتیں ہیں ان سے بھی کم پر بازار میں اس چور بازاری کا مال دستیاب ہے ۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا اور آپ اچھی طرح سے سمجھ سکتے ہیں کہ جب ان کارخانوں کا مال انتظامی نقائص کی وجہ سے چور بازاری میں چلا جائے تو بالاخر یہ خسارے میں چلے جائینگے اور یہ ادارے جو بڑی محنت اور قوم کے عظیم سرمائے سے قائم کئے گئے ہیں ۔ بتدریج تباہی سے دو چار ہوتے چلے جائیں گے ۔

جناب والا ۔ یہ سرکاری تحویل میں لینے کا عمل یا بورڈ کے انتظام میں چلانے کا عمل اصل میں slow-poisoning ہے ۔جس کے ذریعے ان ان صنعتوں کو موت کی نیند سلایا جا رہا ہے ۔ اور یہ ایسی خوفناک صورت حال ہے ۔ جس کو کم از کم یہ صوبہ ۔ جسے اس ملک کی معیشت میں بڑا اہم کردار ادا کرنا ہے ۔ کسی طرح بھی برداشت نہیں کرسکتا ۔ جناب والا ۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس وقت افسر شاہی کے چند نمائندے ان کارخانوں کو ۔ جنہیں بڑی محنت سے قائم کیا گیا تھا ۔ اس طرح نقصان پہنچا رہے ہیں جس سے پورے ملک میں صنعتی ترقی کا مستقبل مخدوش ہو گیا ہے ۔ اسلئے میں آپکے توسط سے اس ایوان سے درخواست کرنی چاہتا ہوں کہ اس بورڈ کے قیام کا فیصلہ کرتے وقت اور اس سلسلہ میں ایک policy decision پر عمل پیرا ہونے کیلئے ایک بل منظور کرنے سے قبل ہمیں رائے عامہ کی راہنمائی حاصل کرنی چاہئے جو براہ راست اس عمل سے متاثر ہوتی ہے ۔ کیونکہ ان کارخانوں کی تباہی اصل میں اس صوبے کی معاشی تباہی کا دوسرا نام ہے ۔ اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ جب تک آپ لوگوں سے رائے معلوم کرکے اس سلسلے میں کوئی بنیادی فیصلہ نہ کریں ۔ ہم اس قسم کے بورڈ کو محض تضیع اوقات تضیع سرمایہ اور صنعتی انحطاط کے سوا اور کوئی نام نہیں دے سکتے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مرزا فضل حق ۔

مرزا فضل حق ۔ جناب والا ۔ آج اس ایوان میں صنعتی ترقیاتی بورڈ کا بل زیر بحث ہے ۔ اس سلسلے میں میں چند گذارشات پیش کرنی چاہتا ہوں ۔ نہ صرف یہ کہ اس قانون کو ترتیب دیتے وقت پچھلی حکومتوں کی 25 سالہ خامیوں کو نظر انداز کر دیا گیا ہے بلکہ اپنی حکومت کے 2 سالہ دور کی پے در پے ناکامیوں سے بھی پوری طرح سبق حاصل نہیں کیا گیا اور انہیں بھی نظر انداز کر دیا گیا ہے ۔ تو میری یہ گذارش ہے کہ پچھلے دنوں اسی سیشن میں پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کا نام تبدیل کرنے کیلئے اس ایوان میں ایک بل پیش کیا گیا تھا کہ اس کا نام پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کر دیا جائے ۔ تو اس وقت یہ کہا گیا تھا

کہ اس نے اس نئی قانون سازی کرنے سے۔ ماضی کے قوانین میں جو خامیاں معلوم ہوئی ہیں انکو دور کیا جائے گا ۔ تو ہوا یہ ہے کہ آج اس ایوان میں وزیر ٹرانسپورٹ نے بڑی کشادہ دلی کے ساتھ یہ تسلیم کیا ہے کہ اومنی بس جو 248 روپے کماتی ہے اس پر روزانہ 323 روپے خرچ ہو رہے ہیں ہم 75 روپے روزانہ ایک بس پر سرکاری خزانے سے خرچ کر رہے ہیں ۔ اور اسکا بوجھ براہ راست عوام کی جیب پر پڑ رہا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں یہ کہا تھا کہ اگر نئی بسیں ہوں تو اس میں روزانہ 75 روپے کا نفع ہے ۔ میرا فرض ہے کہ اس ایوان کی کارروائی کی صحیح رپورٹ ہو ۔ انہوں نے کہا تھا کہ چار سو کچھ روپے نفع دکھایا ہوا ہے اور تین سو کچھ روپے خرچ بتایا گیا ہے ۔ بہر حال آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

مرزا فضل حق ۔ تو اب یہ صنعتی بورڈ قائم کیا جا رہا ہے۔ اس کے گوشوارے میں یہ لکھا گیا ہے کہ سوتی کپڑے کی مصنوعات ۔ کپاس بیلنے اور کاٹنے بنانا ۔ شکر کے کارخانے ۔ چاول چھڑنا اور آٹا پیسنا ۔ وغیرہ ۔ ۔ تو یہ باتیں بھی اسکے دائرہ کار میں شامل ہونگی ۔ لیکن جناب والا ۔ آج تک تو یہ تجربہ یہ بتا رہا ہے کہ جو کارخانے حکومت کی تحویل میں گئے ہیں ۔ بجائے اسکے کہ انکے منافع میں اضافہ ہوتا وہ زیادہ out put دینے انکی out put بہت کم ہو گئی ہے ۔ ایک ستلج کاٹن مل ہے جب تک یہ حکومت کے پاس رہی اسکے دس روپے والے حصص کی قیمت تین روپے سے زیادہ نہیں بڑھی اور جونہی یہ اعلان ہوا کہ داؤد نے اسے خرید لیا ہے تو اسکے پرائیس انڈکس shoot کر کے اسکے حصص 12 روپے تک چلے گئے ۔ اسی طرح لائنس پور مل جب تک کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ کے زیر انتظام تھی ۔ اسکے حصص کی قیمت بھی بہت کم تھی اور جب اسے ایک پرائیویٹ ادارے نے اپنی تحویل میں لیا تو یکدم اسکے حصص کی قیمت بڑھ گئی ۔ تو میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جو بھی صنعتیں ترقیاتی بورڈ کے تحت قائم کی جائینگی لامحالہ ان میں حکومت کو نقصان ہوگا اور مقاصد حاصل کرنے کی امید کی جا رہی ہے کہ عوام کو فائدہ ہوگا اور انہیں ضروری اشیاء حاصل کرنے میں سہولت ہو گی وہ یکسر ختم ہو جائینگی ۔

Begum Syeda Abida Hussain : I would like to point out that the learned member has said that the sutlej Cotton Mills was taken over by Daud, which is incorrect. It was taken over by General Habibullah.

مرزا فضل حق ۔ وہ لائل پور کاٹن مل ہے۔ وہ حبیب اللہ نے خریدی تھی اور جب حکومت نے اسے تسلیم نہ کیا تو اسکی bid کو ختم کر دیا گیا تو پھر وہ فوجی فاؤنڈیشن کے پاس چلی گئی ۔ میں تو ستلج کاٹن مل کی بات کر رہا ہوں ۔ اسی طرح اس بل میں جو سب سے بڑی کمی ہے وہ یہ ہے کہ ایک بورڈ بنایا گیا ہے ۔ جو ایک منیجنگ ڈائرکٹر کے زیر انتظام ہوگا ۔ جو مقرر کیا جائے گا ۔ لیکن اس کے سر پر ایک تلوار لٹکا دی گئی ہے کہ وہ جو بھی عمل کریگا وہ حکومت کے زیر ہدایت کریگا ۔ اور اسکی اپنی مرضی نہیں ہوگی ۔ تو ایک طرف سے ایک اختیار اسے دیا گیا ہے لیکن دوسری طرف اسے واپس لیا گیا ہے ۔ اسی طرح یہ جو کہا گیا ہے کہ ایک اچھا منیجنگ ڈائرکٹر جس نے صنعت میں ترقی حاصل کی ہے حاصل کیا جائیگا تو اس میں گڑبڑ پیدا ہونے کا امکان ہے اور اس میں سرخ فیتے کے عمل دخل کا بھی احتمال ہے ۔ اس سے پہلے بھی جتنی صنعتیں حکومت نے اپنی تحویل میں لی ہیں وہ نقصان میں گئی ہیں ۔ لیکن اسکے باوجود حکومت مزید صنعتیں حاصل کرنا چاہتی ہے تاکہ ان لوگوں کو جو پرائیویٹ سیکٹر میں موجود ہیں کو ختم کیا جا سکے ۔ تو اسی طرح صنعتیں قائم کرنے کے سلسلے میں بد دلی پیدا ہو رہی ہے ۔ اسکے علاوہ یہ ہوگا کہ منیجنگ ڈائرکٹر اوپر بیٹھے گا وہ اپنے آدمی بھرتی کریگا جس سے سرکاری خزانے سے سفید ہاتھی پلنے کا اندیشہ ہے ۔ اس سلسلے کوئی پابندی نہیں لگائی گئی ۔ اب میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے کہ اسکو رائے عامہ معلوم کرنے کیلئے متداول کرایا جائے ۔ تمام جمہوری ممالک میں یہ روایات موجود ہیں کہ رائے عامہ معلوم کی جاتی ہے ۔ اگر کوئی ایسا اہم بل ہو ، جس سے عوام براہ راست متاثر ہوتے ہوں تو وہ بل رائے عامہ معلوم کرنے کے لیے متداول کیا جاتا ہے ۔ ابھی کل ہی میں "ٹائم" رسالے میں پڑھ رہا تھا کہ امریکہ میں ایک گیلپ پول ہے جو کہ

پولنگ کراتا ہے ۔ اور فون کے ذریعے لوگوں کی آراء معلوم کرتا ہے کہ ان کا جمہوری طریق پر سوچنے کا انداز کیا ہے ۔ اس سے یہ چلا کہ صدر نکسن جو ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ گیلپ پول کا گھوڑے سے کوئی تعلق نہیں ۔

مرزا فضل حق ۔ میں یہ عرض کر رہا ہو کہ اس کو آپ رائے عامہ معلوم کرنے کے لیے متداول کرالیں ۔

میاں خان محمد ۔ جناب والا ۔ ابھی ابھی مرزا صاحب نے ستلج کاٹن ملز اوکاڑہ کے متعلق بات کی تھی ، میں آپ کی وساطت سے ان کی اطلاع کے لیے عرض کروں گا کہ جب سے حکومت نے اس مل کو اپنے قبضے میں لیا ہے ، اس کا لا کھوں روپے کا خسارہ پورا کیا ہے ۔ اب وہ حکومت کو بے شمار منافع دے رہی ہے اور منافع پر چل رہی ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب سپیکر ۔ ساڑھے گیارہ بج چکے ہیں ۔ چائے کا وقفہ کیا جائے ۔

Mr. Speaker : There will be a tea break. We shall re-assemble after half an half an hour.

(اس مرحلہ پر وقفہ چائے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی ہوگئی)

(وقفہ چائے کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر سپیکر ۔ سردار امجد حمید خان دستی ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب سپیکر ۔ اس بل کی غرض جیسی کہ اغراض و مقاصد میں بیان کی گئی ہے ۔ نئی صنعت قائم کرنا ہے ۔ اور جو موجود ہے ۔ ان کو manage کرنا اور control کرنا ہے ۔ یہ تو اغراض و مقاصد ہیں ۔ تو دائرہ کار جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے ۔ اسقدر وسیع ہے ۔ اس بل میں جو بورڈ کو اختیارات دئیے جاتے ہیں ۔ وہ اس اسقدر زیادہ ہیں کہ سارے صوبے کی صنعت کا کلھم کام اس بل کے ذریعہ اس بورڈ کے کنٹرول میں ہوگا ۔ اور بورڈ کا کنٹرول جیسا کہ میرے پیشرو ساتھیوں نے آپکے سامنے بیان کیا ہے سرکار دولتمدار کے ہاتھ میں ہوگا ۔

اور سرکار دولتمدار نے جس جس کام کو اپنے ذمہ میں لیا ہے۔ جس جس صنعت کو اپنے کنٹرول میں لیا ہے۔ اور جس ادارے کو ہاتھ لگایا ہے۔ اس ادارے میں پہلے زیادہ پیداوار میں کمی ہوئی ہے۔ commodities میں کمی ہوئی ہے۔ بد انتظامی ہوئی ہے۔ دھاندلی بازی ہوئی۔ اقربا نوازی ہوئی اور اس کی متعدد مثالیں آپکے سامنے ہیں۔ یہ زبانی کلامی بات نہیں ہے۔ بلکہ جب کبھی بھی سرکار دولتمدار نے اپنے ہاتھ میں کسی ادارے کو کسی صنعت کو کسی کام کو بھی اپنے ہاتھ میں لیا تو اس کا بیڑا غرق ہو کے رہ گیا ہے۔ اور یہ تباہی اور بربادی کے راستے پر رواں دواں ہے۔ مثال کے طور پر۔ میں آپکو مثالیں عرض کرتا ہوں کہ کوآپریٹو ٹیکسٹائل ملز خانیوال۔ راہوالی کی رائس مل اور عارف والا میں گورنمنٹ کے انتظام سے چلنے والی ایک ٹیکسٹائل مل یہ تمام ملیں جب تک حکومت کے زیر انتظام رہیں۔ ان کے shares کی قیمت گر گئی۔ ان کی پیداوار میں کمی ہوئی اور بد انتظامی کا یہ حال تھا۔ کہ ہمیشہ منافع کی بجائے نقصان ہی نقصان رہا۔ اسی طرح ٹرانسپورٹ کی طرف دیکھ لیجئے۔ کہ جب گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کو چلاتی ہے۔ تو اگر ان کے پاس سو بسیں ہیں۔ تو چند سال کے بعد پچاس رہ جاویں گی۔ اور بالآخر ختم ہوتے ہوتے پھر ایک ہی نہیں رہتی۔ اور پھر نئی خریدنی پڑتی ہیں۔ لیکن جب پرائیویٹ سیکٹر کے پاس ہو تو حالت یہ ہے کہ جس کے پاس بھی بس ہے وہ سال میں دوسری خرید لیتا ہے اس طرح سے ملک کا سب سے بڑا صنعتی ادارہ جو اس ملک کو سب سے زیادہ منافع دے سکتا ہے۔ وہ بھی سرکار کے ہاتھ میں ہے۔ میری مراد ریلوے سے ہے اور یہ کتنی شرمناک بات ہے۔ کہ ریلوے جیسا ادارہ جو سب سے زیادہ منافع بخش ادارہ ہو سکتا ہے اس میں اس قدر بدانتظامی اور سٹاف میں نااہلی کا ثبوت موجود ہے اور اس میں بھی منافع کی بجائے نقصان دکھایا جاتا ہے۔ اور جب پرائیویٹ اداروں کیطرف سے یا پرائیویٹ آدمیوں کیطرف سے یہ پیشکش کی جاتی ہے کہ اداروں کو ٹھیکے پر دیا جائے تو اس امر کی جانب کوئی توجہ نہیں دیجاتی۔ سڑکوں کی مناسب دیکھ بھال نہیں کی جاتی۔ اس بورڈ کی تشکیل اس طرح ہے کہ

اس کا ایک ڈائریکٹر سیکریٹری انسٹرینز ہوگا یا اس کا کوئی نامزد کردہ شخص ہوگا ۔ دوسرا ڈائریکٹر سیکریٹری فائننس یا اس کا کوئی نامزد کردہ شخص ہوگا اور اس طرح سے مینیجنگ ڈائریکٹر اور چیئرمین بھی جناب سرکار کی طرف سے نامزد کئے جائیں گے ۔ لیکن اس کے باوجود انہیں اپنے طور پر اپنی عقل و دانش کے مطابق اس بل کی رو سے قطعاً مواقع میسر نہیں اور ان کے سر پر اس طرح سے مختلف تجاویز کے ذریعے تلوار لٹکائی گئی ہے کہ وہ گورنمنٹ کے نجی ملازمین بنکر رہ جائیں اور ان کو کسی وقت جب بھی گورنمنٹ چاہے اپنی مرضی سے ہٹا سکتی ہے ۔ ان کی میعاد میں اضافہ کر سکتی ہے اور بغیر کسی وجہ کے اور ان کی طرف سے کسی فیصلہ کو چاہے وہ متفقہ ہی کیوں نہ ہو اور تجارتی لحاظ سے چاہے کتنا ہی سود مند ہو رد کر سکتی ہے ۔ اس کے علاوہ اگر ریگولیشن بنائے جائیں گے تو وہ بھی بورڈ زیر ہدایات حکومت ہی بنائے گا ۔ اسی قسم کا ایک ادارہ کئی سال پہلے ٹی ڈی اے کا تھا وہ قریباً ایک آزاد اور خود مختار ادارہ رہا جب تک اس کے چیئرمین مسٹر ظفرالا حسن تھے ۔ ان کے جانے کے بعد گورنمنٹ نے اس میں زیادہ مداخلت شروع کر دی اور اس کے بعد قطعی طور پر اس ادارے میں کسی وجہ بھی ترقی نہیں ہوئی بلکہ ہر طرف نااہلی اور بدانتظامی کا دور دورہ ۔ تھا اب اس ادارے کو حکومت نے اپنے قبضے میں لے لیا ہے ۔ تو میں یہ عرض کروں گا کہ بجائے اس کے آپ اگلے تجربوں سے سبق سیکھیں آپ ایک بے رحم اکثریت کے ذریعے اس بل کو پاس کرانا چاہتے ہیں ایسا کرنے میں آپ کا کوئی credit نہیں ہوگا ۔ اس صوبے کی صنعت کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ عوام پر بے پناہ ظلم کے مترادف ہوگا ۔ اس لئے میں نے یہ تحریک پیش کی ہے تاکہ آپ اس پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں اور اس سے پیشتر کہ یہ ہاؤس اس پر غور کرے اور آپ کے حکم کے مطابق آپ کی اکثریتی پارٹی بغیر سوچے سمجھے ہاتھ اٹھانے پر مجبور ہو آپ اس کو عوام کی رائے معلوم کرنے کے لئے متداول کرائیں ۔

Mr. Speaker : This question is :

That the Punjab Industrial Development Board Bill, 1973, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th February, 1974.

(The motion was lost)

Mr. Speaker : The question is :

That the Punjab Industrial Development Board Bill, 1973, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th January, 1974.

(The motion was lost)

Mr. Speaker : The question is.

That the Punjab Industrial Development Board Bill, 1973, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th January, 1974.

(The motion was lost)

Mr. Speaker : The question is :

That the Punjab Industrial Development Board Bill, 1973, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 15th February, 1974. :

1. Makhdum Hamid-ud-Din.
2. Sardar Amjad Hamid Khan Dasti.
3. Sh. Muhammad Iqbal.
4. Raja Muhammad Afzal Khan.
5. Malik Ghulam Nabi.
6. Mirza Tahir Beg.
7. Sayed Tabish Alwari.

8. Sardar Saghir Ahmad.
9. Dewan Syed Ghulam Abbas Bokhari.
10. Syed Nazim Hussain Shah.
11. Haji Muhammad Saifullah Khan. (Mover)

(The motion was lost)

Mr. Speaker. The question is :

That the Punjab Industrial Development Board Bill, 1973, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report there on by 15th January, 1974 :—

1. Mr. Ihsanul Haq Piracha.
2. Raja Muammad Afzal Khan.
3. Malik Muhammad Muzaffar Khan.
4. Syed Tabish Alwari.
6. Sh. Aziz Ahmad.
6. Begum Rehana Sarwar.
7. Sh. Muhammad Asghar.
8. Malik Muhammad Azam.
9. Makhdumzada Syed Hassan Mahmud.
10. Mehr Muhammad Zafarullah
11. Khan, Mirza Fazal Haq (Mover).

(The motion was lost)

Mr. Speaker : The question is :

That the Punjab Industrial Development Board Bill, 1973 be taken into consideration at once.

سید تابش الوری ۔ جناب والا میں اسکی مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری ۔

سید ثابش الوری - جناب سپیکر - آج جو اہم بل ایوان کے سامنے ہے اس کے بنیادی مقاصد اور فرائض میں کہا گیا ہے کہ یہ بورڈ ذمہ دار ہوگا کہ سرکاری شعبوں میں قائم کی جانے والی صنعتیں اور ان کے بارے میں منصوبے تیار کرے اور بورڈ کی طرف سے قائم کی جانے والی صنعتوں کا فنی اور مالی لحاظ سے مطالعاتی جائزہ لے - صنعتیں قائم کرنے کی تجاویز حکومت کے سامنے پیش کرے اور ان کی منظوری لے اور حکومت کی طرف سے منظور شدہ سکیموں کو عملی جامہ پہنائے - ایسی صنعتوں کو اپنی تحویل میں لے اور ان کا انتظام کرے اور ان کو چلائے جن صنعتوں کو حکومت وقتاً فوقتاً بورڈ کی تحویل میں دے اس کا فیصلہ کرے اور قومی بین الاقوامی ملوں اور نمائشوں میں حصہ لے -

جناب والا یہ وہ بنیادی فرائض ہیں جن کی تکمیل کے لئے انڈسٹریل ڈیویلپمنٹ بورڈ کی تشکیل عمل میں لائی جا رہی ہے - بلا شبہ یہ مقاصد بے حد اہم ہیں اور اس وقت ہمارے ملک اور ہمارے صوبے کو جو challenges در پیش ہیں ان کو سامنے رکھتے ہوئے ان مقاصد کی اور ان فرائض کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا - حقیقت یہ ہے کہ اس وقت قومی معیشت کا سب سے اہم اور بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ نجی سرمایہ کو سرکاری سرمایہ کی طرف مائل کیا جائے کیونکہ نجی سرمایہ اپنے مختلف وجوہ اور اسباب کی بنا پر اس وقت روپوش ہو گیا ہے جس سے ہماری صنعتی سرمایہ کاری بہت بری طرح متاثر ہو رہی ہے - جناب والا - صنعتی سرمایہ کاری کے اعتبار سے ہم بد قسمتی سے اس منزل کی طرف لوٹ آئے ہیں جہاں ہم پاکستان کے ابتدائی سالوں میں کھڑے تھے - اس وقت کی صورت یہ تھی کہ لوگ اپنے سرمائے کو صنعتی اور تجارتی مقصد کے لئے سامنے نہیں لا رہے تھے اور وہ مختلف قسم کے اندیشوں اور خدشات کا شکار تھے - آج جب کہ ہمارے اس ملک کو قائم ہوئے 26 سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے ہم پھر اسی قسم کے تذبذب اور غیر یقینی صورت حال سے دوچار ہیں - آج پھر ہماری حکومت کو اس مقصد کے لئے مختلف انتظامات و اقدامات کرنے کی ضرورت لا حق ہو گئی ہے کہ نجی سرمائے کو سرمایہ

کاری کی طرف مائل کر کے صنعتی ترقی کی راہ ہموار کی جائے ۔ جناب والا ۔ آج پھر ہم مختلف طریقوں سے لوگوں کو اس بات پر آمادہ کر رہے ہیں کہ وہ نت نئی منظور ہونے والی صنعتوں میں عملاً تعاون کریں اور راہنمائی کریں ۔ لیکن مشرقی پاکستان کا المیہ ۔ موجودہ حکومت اور حکمران پارٹی کے قول و فعل کے تضاد اور غیر یقینی صورت حال اور بے نصب العینی کے باعث ہم لوگوں کو اس طرف مائل کرنے میں ابھی تک ناکام رہے ہیں ۔ جناب والا ۔ اس وقت صنعت اور سرمایہ کاری ایک خطرناک جمود کا شکار ہے اور ان ناساز گار حالات میں کوئی شخص اپنا سرمایہ مستقل طور پر کسی کارخانے میں لگانے کے لئے پورے طور پر آمادہ نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ آپ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ صنعتی ترقی اس وقت تک ممکن ہی نہیں جب تک معیشت کی بنیاد اور اس کا نصب العین متعین نہ ہو جائے اور متعین کرنے کے بعد ہم اس کو عملی طور پر ثابت نہ کر دیں ۔ ہم اس پر یقین بھی رکھتے ہیں اور اس کو اپنی آئندہ معاشی ترقی کی بنیاد اور معیار بھی بنانا چاہتے ہیں ۔ جناب والا ۔ اس کی صورت حال یہ ہے کہ ہم ایک دو عملی کا شکار ہیں ۔ ہم سوشلسٹ معیشت کے دعویدار بنے ہوئے ہیں لیکن ساتھ ہی ہم عملاً اور ہمارے بعض سرکاری حلقے آزاد معیشت کی ہمنوائی کر رہے ہیں ۔ بعض حلقے خالصتاً سوشلسٹ معیشت کا پراپیگنڈا کرنے میں مصروف ہیں ۔ نتیجہ یہ ہے کہ ایک عجیب confusion کی کیفیت پورے ملک میں اور اس صوبے میں موجود ہے جسے ہم دیکھ رہے ہیں ۔ اگر آپ ایک بنیادی واضح اور غیر مبہم نصب العین کے ساتھ ہماری معاشی ترقی کا کوئی پروگرام مرتب کریں تو یقیناً بیرونی سرمایہ ہی نہیں بلکہ ملکی سرمایہ بھی آگے بڑھ کر آپ کی راہنمائی اور مدد کے لئے موجود ہوگا ۔ لیکن اس وقت صورت یہ ہے کہ ہم ایک دوراہے پر کھڑے ہیں ۔ ہمارے تمام بڑے ایڈوائزر کہتے ہیں کہ ہمیں آزاد معیشت کو اختیار کرنا ہے ۔ آئندہ کوئی کارخانہ اور کوئی صنعت قومی تحویل میں نہیں لی جائے گی ۔ دوسرے وزیر باتدبیر اعلان کرتے ہیں کہ ہم کارخانہ داروں کو مزید مہلت نہیں دے سکتے جس کارخانے دار نے تعاون نہ کیا کارخانہ دار کو محروم کر دیا جائے گا ۔ یہ

ایسی دو عملی ہے جس نے ہماری پوری صنعتی ترقی کی رفتار کو منجمد کر دیا ہے ۔

دوئی کو چھوڑ کر یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

ہم اگر آج یہ فیصلہ کر لیں کہ ہم اس ملک میں خالصتاً سوشلسٹ معیشت پر عمل کریں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ بعض ممالک میں جہاں یہ تجربات ایک حد تک یا کچھ حد تک کامیاب رہے ہیں ہمارے ہاں بھی اس کے یقیناً مفید نتائج برآمد ہو سکتے ہیں اور اگر ہم یہ فیصلہ کر لیں کہ ہمیں ایک آزاد معیشت کو اپنانا ہے اور ہم مختلف طبقوں کے تعاون اور ان کے یقینی اعتماد کے ساتھ اپنی ملکی معیشت استوار کر سکتے ہیں تو ہمیں آج یہ واضح پالیسی کا اعلان کرنا ہوگا ۔ اس وقت تک جب تک ہم یہ اعلان نہیں کرتے اس قسم کے بورڈ اس قسم کے اعلانات اور اقدامات بے معنی ہوں گے اور قومی سرمائے کے ضیاع کے مترادف ہوں گے ۔ کیونکہ اب مختلف طبقے محض یقین دہانیوں اور اعلانات پر بھروسہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں ۔ انہیں اس مقصد کے لئے حکومت کی طرف سے عملی اقدامات کے مظاہرے کی توقع ہے ۔ جناب والا ۔ اس وقت بڑے بڑے سرمایہ‌دار اس لئے بے نیاز اور مستغنی ہیں ۔ اس لئے صنعتی ترقی سے دلچسپی کا اظہار نہیں کر رہے کہ وہ گذشتہ سالوں میں اتنا کما چکے ہیں کہ اب آئندہ انہیں کئی نسلوں تک بیٹھ کر کھانے کی سہولت میسر ہے ۔ اور چھوٹے سرمایہ دار چھوٹے طبقے کے لوگ یا ایسے تجربہ کار جنہیں مختلف صلاحیتوں کا حامل سمجھا جاتا ہے وہ اب اس صورت حال میں کوئی risk لینے کے لئے تیار نہیں ہیں کوئی خطرہ مول لینے پر آمادہ نہیں ہیں ۔ جناب والا ۔ اس صورت حال کے نتیجہ میں ہمیں سرمایہ دار اور دانشور طبقہ کی اعانت سے محروم ہونا پڑ رہا ہے ۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ بیرونی ممالک میں ہمارے ملک کا talent ہمارے ملک کا سرمایہ تیزی سے منتقل ہو رہا ہے ۔ بہت سے سرمایہ دار اور صنعتکار بیرونی ممالک میں اپنی صنعتیں قائم کرنے میں مصروف ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہمارے ملک کی مختلف صنعتیں ان کی عملی اعانت سے محروم ہو گئی

ہیں ۔ جناب یہ ایسی خوفناک صورت حال ہے جس کا اگر ابھی سے اندیشہ نہ کیا گیا ابھی سے اس سلسلے میں موثر اقدامات نہ کئے گئے تو ہم آئندہ دو سال کے اندر اندر بے انتہا بحرانوں سے دو چار ہو جائیں گے ۔

جناب والا ۔ کارخانوں میں کارخانہ داروں کی عدم دلچسپی اور حالات کے باعث پیداوار میں کمی واقع ہوگی اور پیداوار میں کمی کے نتیجہ میں اشیائے ضرورت کی خوفناک گرانی ہوگی جس نے آج عجیب و غریب مسئلہ سے پورے ملک کے عوام کو دو چار کر رکھا ہے ۔ جوں جوں وقت گزرتا جائے گا صنعتی ترقی کے انہماد کے مہلک اثرات ہمارے سامنے آتے جائیں گے ۔ ہمارے عوام کو نئی مشکلات ۔ اپنی نئی دقتوں سے دوچار ہونے کے بعد ایک ایسی صورت حال کا سامنا کرنا پڑے گا جس سے ان کی خوشحالی ہی نہیں بلکہ پورے ملک کی سلامتی بھی خطرے میں پڑ سکتی ہے ۔

جناب والا ۔ صنعتوں میں آزادانہ مسابقت آزاد معیشت کا حصہ ہے ۔ جب تک ہم اس پالیسی پر اس معیشت پر عمل پیرا ہیں ہمیں اپنے عملی اقدامات کے ذریعے اس پالیسی کو اپنی بنیاد بنانا ہوگا ۔ ملک کے صنعتکاروں میں یقین و اعتماد کی فضا پیدا کرنی ہوگی اور بیرونی صنعتکاروں کو تحفظات دینے کے ساتھ ملکی صنعتکاروں کو بھی تحفظات و مراعات دینی ہونگی ۔ یہ عجیب صورت حال ہے کہ ہم بیرونی سرمایہ داروں اور صنعتکاروں کو ہر قسم کا تحفظ دے رہے ہیں اور آئندہ دینے کے لئے تیار ہیں ۔ لیکن اپنے ملک کے سرمایہ داروں اور صنعتکاروں کو کسی قسم کا تحفظ دینے کے لئے تیار نہیں ہیں ۔ جناب والا ۔ اپنوں کے ساتھ یہ نفرت اور غیروں کے ساتھ محبت کا یہ انداز کسی طور پر بھی ایک عوامی اور جمہوری حکومت کو زیب نہیں دیتا ۔ یہ ایک سامراجی طریقہ کار ہے ۔ یہ colonialism ہے ۔ جناب والا ۔ یہ سامراجی طریقہ کار جسمیں بیرونی طاقتوں کو ملک کی اندرونی طاقتوں پر ترجیح دی جاتی ہے کسی طور پر بھی پسندیدہ نہیں ہو سکتا اور کم از کم اس حکومت کے شایان شان نہیں ہو سکتا جو کہ اپنے آپ کو عوامی اور جمہوری کہتی ہے ۔

جناب والا ۔ بورڈ کے ذریعے پرائیویٹ سیکٹر کے استحصال کی نئی نئی

صورتیں پیدا کر دی گئی ہیں لیکن میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ پہلے کی طرح یہ بورڈ اگر انہی مقاصد کے لئے جن کے تحت پہلے بورڈ قائم ہوتے رہے ہیں اور ناکام ہوتے رہے ہیں اگر قائم کیا جا رہا ہے تو ایک بار پھر ناکامی اس کا مقدر ہوگی ۔ میں سمجھتا ہوں اگر اس بورڈ کا قیام ناگزیر ہی ہے اور ایسی صنعتیں جو عام طور پر لوگ لگانے کے لئے تیار نہیں ہوتے اور اس میں زیادہ risk involve ہوتے ہیں تو اس بورڈ کو ایسی صنعتوں کے قیام کے لئے وقف کیا جائے اور ایسے پسماندہ علاقوں میں اس بورڈ کے فرائض مختص کر دیئے جائیں جہاں پر نہ صرف یہ کہ سرمایہ پردہ نشین ہے بلکہ لوگوں کو اپنے طور پر یہ علم بھی نہیں ہے کہ وہ خام مال کس طور پر کن صنعتوں کے لئے استعمال کر سکتے ہیں ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں میں پسماندہ ڈیرہ غازی خان ۔ میانوالی کے ساتھ بہاولپور ڈویژن کا ذکر کروں گا جہاں پسماندگی بالخصوص صنعتی پسماندگی اپنی بد ترین صورت میں موجود ہے ۔ اسی طرح سے پہلے جو بورڈ بنے ہوئے ہیں ۔ پی ۔ آئی ۔ ڈی ۔ سی ایک بہت بڑا ادارہ ہے جس نے اس ملک کے ہر علاقے میں صنعتیں قائم کیں لیکن بہاولپور ایسا علاقہ ہے جہاں پی۔آئی۔ڈی۔سی نے کوئی کارخانہ یا ایک صنعت بھی قائم نہیں کی میں سمجھتا ہوں اگر اس بورڈ نے ایسے پسماندہ علاقوں میں ۔ ۔ ۔

مسٹر شمیم احمد خان ۔ جناب والا ۔ معزز رکن پی ۔ آئی ڈی ۔ سی پر بحث کر رہے ہیں ۔ یہ سنٹرل گورنمنٹ کی پالیسی ہے اس پر بحث نہیں ہو سکتی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر وہ اس پر زیادہ اصرار کریں گے ۔

Then I will accept your point of view.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ بہاولپور گنے اور کپاس اور ایسی دوسری چیزوں میں اپنی جگہ ایک ممتاز مقام رکھتا ہے ۔ وہاں یہ چیزیں وافر مقدار میں پیدا ہوتی ہیں ۔ لیکن ان کے مطابق صنعتیں قائم نہیں ہوئیں اگر یہ بورڈ اس کام پر مقرر کر دیا جائے کہ ان کے علاقے کی ضروریات کا خام مال اور ان کی ضروریات کے پیش نظر

وہاں نئی صنعتیں قائم کر سکے تو اس بورڈ کی افادیت ہمارے سامنے آسکے گی ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب والا ۔ آخر میں میرا بنیادی اعتراض یہ ہے کہ موجودہ صورت میں یہ بورڈ اپنی خود مختار اور آزادانہ حیثیت سے محروم ہے ۔ اس لئے گزارش ہے کہ اگر یہ بورڈ خود مختار نہ ہو اور حکومت نے اپنے آمرانہ اختیارات بدستور مسلط کئے رکھے ۔ اگر اس بورڈ میں سرکاری مداخلت اس طرح سے جاری رہے تو پھر اس بورڈ کو قائم کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے ۔ یا پھر اس بورڈ کو سمال انڈسٹریز کارپوریشن اور محکمہ صنعت کے ایک شعبہ کے طور پر مدغم کرکے ان میں باہمی رابطہ قائم کر کے اس صوبے کی صنعتی ترقی کے پروگرام زیادہ منظم زیادہ فعال بنائیں اور اس صوبے کی معیشت کو استوار کرنے کی راہ ہموار کریں ۔ جب تک ایسا نہیں ہوگا یہ بورڈ ترقیاتی بورڈ نہیں ہوگا بلکہ صنعتی انحطاطی بورڈ کا نام اختیار کر لے گا ۔

وزیر صنعت (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ جناب سپیکر ۔ پنجاب میں صنعتی ترقیاتی بورڈ کا بل اسلئے اس ہاؤس میں لایا گیا ہے کہ موجودہ حکومت کی صنعتی پالیسی اور معاشی پالیسی جسے بارہا جناب وزیر اعظم کہہ چکے ہیں اور ہمارے وزیر اعلیٰ نے بھی ملی جلی معیشت کہا ہے یعنی mixed economy اسکا مطلب یہ ہے کہ جو پرائیویٹ سیکٹر پہلے سے کافی موجود ہے ۔ ہم اس میں کمی نہیں کرنا چاہتے اور incentive کے تمام بندوبست مرکزی اور صوبائی حکومت حکومت کر رہی ہے اسکے ساتھ ساتھ سرکاری شعبوں میں پبلک سیکٹر میں صنعتیں لگانا یہ اس بورڈ کا مقصد ہے ۔ اور اس کا کام یہ ہوگا کہ پہلے کی طرح خام مال ملتا ہے یہ سارے صوبے میں feasibility programme تیار کرے ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

میں یہاں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ جب بھی سرمایہ دار صنعت لگاتا ہے تو وہ اپنے ایک مخصوص شعبے میں ایک خاص جگہ کو مدنظر

رکھتا ہے اور ہم نے تمام قوم کیلئے اور تمام عوام کیلئے نہایت بنیادی ضروریات کی چیزیں مہیا کرنا ہے - اور صوبے میں جتنا خام مال علاقہ میں پیدا ہوتا ہے خاص طور پر پسماندہ علاقوں میں نظر میں رکھنا ہے اور ان سب میں labour availability کہ کس علاقہ میں کارخانے نہیں اور لوگ وہاں بے روزگار ہیں وہاں صنعتیں قائم کرنا ہے - یہ دو تین چیزیں ہیں - سارے صوبے میں خام مال ہوتا ہے - اسکی منصوبہ بندی کرنا اور ملازمین مہیا کرنا - تیسرے عوام کی بنیادی ضروریات کو اتنی وافر مقدار میں پیدا کرنا کہ انکی کمی نہ ہو - یہ دو تین مقاصد ہیں جن کو پورا کرنا ہے - جب خود یہ بورڈ ذمہ داری اپنے اوپر لے لے - اور سارے پنجاب کے علاقے میں منصوبہ بندی کرے تو میں سمجھتا ہوں اور جناب والا - تمام فاضل اراکین بھی اتفاق کرینگے کہ کوئی بھی نجی سرمایہ دار سارے صوبے کے مفادات کا خیال نہیں رکھ سکتا اور نہ ہی وہ یہ خیال رکھ سکتا ہے کہ فلاں علاقہ پسماندہ ہے - وہاں کاروبار نہیں ہے - یہ کام قومی حکومت ہی کر سکتی ہے - اسلئے ہم نے یہ ضروری سمجھا کہ جب تک اس قسم کا قانون نہ بنائیں اور اس قسم کے کام سپرد نہ کئے جائیں تو یہ کام ٹھیک طور پر نہیں ہو سکتا - اسلئے جناب والا اس بورڈ کا کام ہوگا منصوبہ بندی - حکومت کی منظوری سے صنعتیں قائم کرنا - انتظام چلانا خام خریدنا اور مارکیٹ میں لانا - اور بین الاقوامی صنعتی نمائیشوں میں حصہ لینا - میں یہ واضح کردینا چاہتا ہوں کیونکہ کچھ فاضل اراکین حزب اختلاف کی طرف سے یہ غلط فہمی پیدا ہوئی ہے کہ اس بل کے لانے سے حکومت تمام صنعتوں کو پرائیویٹ سیکٹر سے قومی ملکیت میں لینے کا ارادہ رکھتی ہے - ہوگز ایسی کوئی بات نہیں ہے - جناب وزیر اعظم نے بارہا پندرہ بیس دن ہوئے یہ اعلان کر چکے ہیں کہ قومی ملکیت میں لینے کا ایک خاص پروگرام واضح کر چکے ہیں اور صنعتکار حضرات اور تاجر حضرات کو کوئی غلط فہمی پیدا نہیں چاہئے - پنجاب حکومت یا پاکستان پیپلز پارٹی اور صدر صاحب یقین دہانی کرا چکے ہیں - اسلئے اسکے خلاف کوئی عمل نہیں کر سکتے - اسلئے اس قانون کے پیش کرنے سے اس قسم کی غلط فہمی پیدا ہونی چاہئے کہ پنجاب حکومت اس

قانون کے پاس کرتے ہی نجی صنعتوں کو قومی ملکیت میں لینا چاہتی ہے۔ ایسی غلط فہمی پیدا نہیں ہونی چاہئے ۔

اسکے بعد میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں ہم پرائیویٹ صنعتوں اور تجارتی اداروں کے ماہرین حضرات کو ملازم رکھیں گے جو پرائیویٹ صنعتیں کامیابی سے چلا رہے ہیں اور ان سے مشورے لیں گے ۔ اور ایسی ویسی کوئی وجہ نہیں کہ اس قسم کے ماہرین حضرات کی خدمات حاصل نہ کریں اور سرمایہ کاری کی جائے ۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ ہم پرائیویٹ سیکٹر سے مقابلہ نہ کر سکیں ۔ اور عوام فائدہ حاصل نہ کر سکیں ۔ ایک confusion پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ پہلے سال انڈسٹریز کارپوریشن کا ایکٹ موجود ہے اس کے ہوتے ہوئے یہ ایکٹ لانے کی ضرورت نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ سال انڈسٹریز کارپوریشن کا ہرگز مقصد سرکاری سیکٹر میں صنعتیں قائم کرنا نہیں ہے ۔ وہ صرف loans extend کرتی ہے اور اس قسم کی سہولتیں مہیا کرتی ہے technical feasibility سہولتیں پہنچاتے ہیں ۔ پلانٹس دینے کیلئے ۔ خام مال پر advise کرنے کیلئے یہ کام ہے ۔ سال انڈسٹریز کارپوریشن کا ۔

اس کے بعد ۔ جناب والا ۔ فاضل اراکین نے ان مشکلات اور پریشانیوں کا ذکر کیا ہے اس سے پہلے پبلک سیکٹر میں صنعتیں قائم کرنے کے سلسلے میں پیش آئیں ۔ یعنی نجی سرمایہ داروں کے ہاتھوں نیلام کرنا ۔ اسکے جواب میں یہ دے سکتا ہوں کہ ہم نے پرانی کوتاہیاں جو ہوئی ہیں اور پہلی حکومتوں نے جو تجزیہ کیا ہے یہ بورڈ بناتے وقت اور پالیسی بناتے وقت انکا خیال رکھا ہے ۔ اسلئے اس بورڈ کی composition پہلے جو کارپوریشن اور پراجیکٹ فیل ہوئے ہیں یا نیلام کرنا پڑا ہے اس سے مختلف ہے۔ اور ابھی ہماری یہ ابتدا ہے ۔ ہمیں آگے پتہ چلے گا کہ ہم کس طرح کرتے ہیں اور یہ ایوان اور جتنے فاضل اراکین ہیں وہ وقتاً فوقتاً ہم سے جواب طلب کر سکیں گے وہ پوچھ سکیں گے کہ کیا ترقی ہوئی ہے اور انکی جو قابل قدر رائے ہوگی، وہ بھی دے سکیں گے ۔ ابھی تک جو صنعتیں قومی ملکیت میں

لی گئی ہیں ۔ میں انکے متعلق حکومت پنجاب کی کارکردگی بیان کرنا چاہتا ہوں ۔ 2 ستمبر کو جب ویجی ٹیبل گھی کی ملوں کو قومی ملکیت میں لیا گیا تو صرف 266 ٹن روزانہ کی پیداوار تھی اور اب 400 ٹن سے زیادہ پیدا ہو رہا ہے ۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جو پہلی صنعت مرکزی حکومت کی ہدایات کے مطابق پنجاب کی حکومت نے اپنے ہاتھ میں لی اسکی کارکردگی کتنی اچھی ہو گئی ہے ۔ کہ کہاں 266 ٹن پیدا ہوتا تھا اور اب 400 ٹن کے قریب روزانہ پیداوار ہے ۔ باقی جو تکلیفیں ہونگی وہ ہمارے سامنے آئیں گی تو اس ایوان میں موجود معزز ممبران اور دوسرے لوگ اپنی قابل قدر رائے دے سکتے ہیں ۔ اور میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ اس بل پر جتنی بحث ہوگی اسکے دوران بھی جو فاضل اراکین اپنی رائے دینگے ہم اسکو بھی اس میں شامل کرینگے تاکہ یہ بل بہت بہتر ہو اور جو ہمارے مقاصد ہیں وہ اس سے پورے ہو سکیں ۔ شکریہ ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :

کہ دی پنجاب انڈسٹریل ڈویلپمنٹ بورڈ بل 1973 فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 3)

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی کلاز 3 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 3 بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 4)

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی کلاز 4 زیر غور ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ سید تابش الوری ۔ میاں منظور احمد موہل ۔ میاں خورشید انور ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون کی ضمن 4 کی تحتی ضمن (2)

کی سطر 1 کے الفاظ "تجارتی" اور "انداز"
کے مابین الفاظ "اور قومی" ثبت کئے جائیں -

Mr. Speaker. The motion is :

> That in sub-clause (2) of Clause 4 of the Bill, between the words "commercial" and "considerations" occurring in line 2, the words "and national" be inserted.

مسٹر سپیکر - اسی قسم کی ایک ترمیم اور بھی تھی - یہ سردار امجد حمید خان دستی کی فرسٹ سپلیمنٹ میں ہے - اسکے بعد حاجی محمد سیف اللہ خان - سید تابش الوری - میاں منظور احمد موہل - اور میاں خورشید انور کی طرف سے ہے کہ ضمن 4 کی تحتی 3 حذف کر دی جائے - میاں خورشید انور صاحب کیا آپ یہ ترمیم پیش کر رہے ہیں ؟

میاں خورشید انور - میں نہیں کر رہا ہوں -

مسٹر سپیکر - سردار امجد حمید صاحب - آپکی بھی یہی ترمیم ہے - آپ اسے پیش کر رہے ہیں یا نہیں ؟

سردار امجد حمید خان دستی - جناب والا - میں ایک دو منٹ مختصر سی عرض کرنی چاہتا ہوں -

مسٹر سپیکر - تو آپ اپنی ترمیم پیش کر رہے ہیں -

سردار امجد حمید خان دستی - جی ہاں -

I move :

> That sub-clause (3) of Clause 4 of the Bill be deleted.

Mr. Speaker. The motion is :

> That sub-clause (3) of Clause 4 of the Bill be deleted.

Minister for Law. Opposed.

مرزا فضل حق - جناب والا - میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون کی ضمن 4 کی تحتی ضمن (3) کی سطر 4-5 کے الفاظ "یا اگر یہ کام سر انجام دیا جا چکا ہو تو اسکی تصحیح ایسے طریق پر کرنے کا حکم دے سکتی ہے جیسا کہ ہدایت کی جائے" حذف کر دئے جائیں -

Mr. Speaker. The motion is :

> That in sub-clause (3) of Clause 4 of the Bill, the commas and the words or, if the act has been accomplished, order its rectification in such manner as may be directed" occurring in lines 6-7, be deleted.

وزیر صنعت - میں اسکی مخالفت کرتا ہوں -

مسٹر سپیکر - حاجی محمد سیف اللہ خان - میاں منظور احمد موہل - سید تابش الوری - میاں خورشید انور -

سید تابش الوری - جناب والا - میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون کی ضمن 4 کی تحتی ضمن (3) کے آخر میں مندرجہ ذیل جملہ شرطیہ ایزاد کیا جائے -

مگر شرط یہ ہے کہ حکومت مذکورہ بالا اختیارات کو استعمال کرنے سے قبل بورڈ کو صفائی پیش کرنے کا موقع دے گی -

Mr. Speaker : The motion is :

> That in sub-clause (3) of Clause 4 of the Bill, the full-stop appearing

at the end, be replaced by a colon and the following proviso be added thereafter, namely :—

Provided that before exercising the powers mentioned above, the Government shall provide an opportunity of being heard to the Board.

Minister for Industries. Opposed.

مسٹر سپیکر - اگلی ترمیم چار فاضل ممبران نے پیش کی ہے - حاجی محمد سیف اللہ خان - ایوان میں نہیں ہیں سید تابش الوری - شیخ عزیز احمد - چوہدری محمد انور سمہ -

Chaudhri. Muhammad Anwar Samma. I beg to move :

That in sub-clause (3) of Clause 4 of the Bill, between the words "contravenes" and "the" occurring in line, 3, the words and commas "the provisions of this Act, the rules, the regulations framed under this Act, or," be inserted.

مسٹر سپیکر - سید تابش الوری صاحب - آپکی بھی یہی ترمیم ہے ؟

سید تابش الوری - جی ہاں -

Mr. Speaker. The motion is :

That in sub-clause (3) of Clause 4 of the Bill, between the words "contravences" and "the" occurring in line 3, the words and commas the provisions of this Act, the rules, the regulations framed under this Act, or," be inserted.,

Next amendment please.

Syed Tabish Alwari. I beg to move :

> That in sub-clause (3) of Clause 4 of the Bill, for the word "prohibits" occurring in line 4, the word "prohibit" be substituted.

Mr. Speaker. The motion is :

> That in sub-clause (3) of Clanse 4 of the Bill, for the word "prohibits" occurring in line 4, the word "prohibit" be substituted

Syed Sahib would like to say some thing or the amendments are self-speaking ?

سید تابش الوری - جناب والا - ضمن 4 میں ہماری ترمیم کا مقصد یہ ہے - اس بورڈ کو محض تجارتی مقاصد کیلئے وقف نہ کیا جائے بلکہ تجارتی اور قومی مقاصد کیلئے ایسے کام کرنے کی ذمہ داری سونپی جائے - جناب والا- اس سے پہلے جو بورڈ قائم ہوتے رہے ہیں - اس سلسلے میں جو پرائیویٹ ادارے قائم ہیں انکے سامنے محض تجارت مقصد ہوتا ہے - اب جب کہ قومی مقاصد کیلئے ایک بورڈ قائم کیا جا رہا ہے تو اسکے بل میں بھی واضح طور پر قومی انداز کو اپنی نوعیت کے ساتھ ظاہر ہونا چاہئے -

وزیر قانون - جناب والا - اس سلسلے میں فاضل ممبر نے جو ترمیم پیش کی ہے - ہمیں اس سے اتفاق ہے -

مسٹر سپیکر - نیشنل والی ترمیم سے ؟

وزیر قانون - جی ہاں -

سید تابش الوری - جناب والا - میں انکا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے یہ ترمیم قبول کر کے اس کلاز کو بہتر بنانے میں ہماری مدد کی ہے - جناب والا - ہماری دوسری ترمیم میں یہ کہا گیا ہے کہ حکومت کو بورڈ

پر یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ جب چاہے - اسکے جس ریزولیوشن کو چاہے - اسکے جس کام کو بھی چاہے معطل کر سکتی ہے - ہم نے یہ ترمیم کی ہے کہ اس قسم کی معطلی سے پہلے یا کسی کام کی ممانعت سے پہلے بورڈ کو یہ موقع ملنا چاہئے کہ وہ اس سلسلے میں اپنی پوزیشن اور اپنا موقف حکومت کے سامنے رکھ سکے - اس طرح سے ہماری دوسری ترمیم کا مقصد یہ ہے کہ اس میں جو فنی غلطی موجود ہے prohibits and prohibit جس کے نتیجے میں کچھ confusion پیدا ہونے کا امکان ہے - اسکی بھی تصحیح ہو جائے - میں سمجھتا ہوں کہ یہ ترامیم اتنی واضح ہیں اور اتنی مفید ہیں کہ متعلقہ وزیر اسے قبول کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرینگے کیونکہ ان کا مقصد اس بل کی افادیت میں اضافہ کرنا ہے -

مسٹر سپیکر - سردار امجد حمید خان دستی !

سردار امجد حمید خان دستی - اگر جناب وزیر صاحب تابش الوری صاحب کی ترمیمات سے اتفاق کرتے ہیں تو ٹھیک ہے -

مسٹر سپیکر - سب سے نہیں ، صرف دو تین ترمیمات سے !

سردار امجد حمید خان دستی - تو میں اس صورت حال کے پیش نظر واپس لیتا ہوں -

مسٹر سپیکر - مرزا فضل حق !

مرزا فضل حق - جناب والا - گورنمنٹ کی طرف سے ایک independent بورڈ قائم کیا گیا ہے - میں اس میں یہ ترمیم پیش کرنا چاہتا ہوں - گورنمنٹ یہ اختیار اپنے پاس رکھنا چاہتی ہے کہ جب بھی کوئی فیصلہ ہو چکا ہو اور ہونے کے بعد وہ نافذ ہو چکا ہو تو حکومت اس میں ترمیم کر سکتی ہے یا اس میں جیسی وہ ہدایت دے اس کے مطابق تبدیلی کی جاسکتی ہے - تو میں ترمیم پیش کرتا ہوں کہ یہ حذف کر دی جائے -

Mr. Speaker. The question :

That in sub-clause (2) of Clause 4

of the Bill, between the words "commercial" and "considerations" occurring in line 2, the words "and national" be inserted."

(The motion was carried)

Mr. Speaker. The quesion is :

That in sub-clause (3) of Clause 4 of the Bill, between the words "contravenes" and "the" occurring in line 3, the words and commas" the provisions of this Act, the rules, the regulations framed under this Act, or," be inserted.

(The motions was carried).

Mr. Speaker. The question is :

That in sub-clause (3) of Clause 4 of the Bill, for the word "prohibits" occurring in line 4, the word "prohibit" be substituted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker. The question is :

That sub-clause (3) of Clause 4 of the Bill, be deleted.

(The motion was lost).

Mr. Speaker. The question is :

That in sub-clause (3) of Clause 4 of the Bill, the commas and the words ", or, if the act has been accomplished, order its rectification in such manner as may be directed" occurring in lines 6-7, be deleted.

(The motion was lost)

Mr. Speaker. The question is :

That in sub-clause (3) of Clause 4 of the Bill, the full-stop appearing at the end, be replaced by a colon and the following proviso be added thereafter, namely :—

Provided that before exercising the powers mentioned above, the Government shall provide an opportunity of being heard to the Board.

(The motion was lost).

Mr. Speaker. Now, the question is :

That Clause 4, as amended, do stand part of the Bill.

(The motion was carried).

(کلاز - 5)

Mr. Speaker. Now, Clause 5 of the Bill is under consideration Syed Tabish Alwari to move his amendment.

Syed Tabish Alwari. Sir, I move the amendment.

That in sub-clause (1) of Clause 5 of the Bill.

(a) in para (ii), the word "and" occurring at the end be deleted ;

(b) in para (iii), for the full-stop appearing at the end, the semi-colon and the word; "and" be substituted ; and after para (iii) so amended, the following new para be added as para (iv) namely :-

(iv) the Chairman, Planning and Development Board, Government of the Punjab.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

That in sub-clause (1) of Clause 5 of the Bill.—

(a) in para (ii), the word "and" occurring at the end be deleted ;

(b) in para (iii), for the full-stop appearing at the end, the semi-colon and the word; "and" be substituted ; and after para (iii) so amended, the following new para be added as para (iv) namely :—

(iv) the Chairman, Planning and Development Board, Government of the Punjab.

Minister for Law. I agree Sir.

Mr. Speaker. Sardar Amjad Hamid Khan Dasti to move his amendment please.

Sardar Amjad Hamid Khan Dasti. Sir, I move the amendment.

That after para (iii) of sub-clause (1) of Clause 5 of the Bill, the following new para be added as para (iv), namely ;—

(iv) three members of the Provincial Assembly of the Punjab duly eleted by the Assembly, one of whom shall be from the opposition.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

That after para (iii) of sub-clause (1) of Clause 5 of the Bill, the

following new para be added as para (iv), namely :—

(iv) three members of the Provincial Assembly of the Punjab duly elected by the Assembly, one of whom shall be from the opposition.

Minister for Law. I oppose it Sir.

Mr. Speaker. Syed Tabish Alwari please.

Syed Tabish Alwari. Sir, I move the amendment :

That after para (iii) of sub-clause (1) of Clause 5 of the Bill, the following new para be added as para (iv), namely :-

(iv) two members of the Provincial Assembly of the Punjab duly elected by the Assembly.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

That after para (iii) of sub-clause (1) of Clause 5 of the Bill, the following new para be added as para (iv), namely :-

(iv) two members of the Provincial Assembly of the Punjab duly elected by the Assembly.

Minister for Law. I oppose it.

Mr. Speaker. Mian Khurshid Anwar please.

Mian Khurshid Anwar. Sir, I move the amendment :

That after para (iii) of sub-clause (1) of Clause 5 of the Bill, the following new para be added as para (iv), namely :-

(iv) two MPAs of Punjab nominated by Government.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

That after para (iii) of sub-clause (1) of Clause 5 of the Bill, the following new para be added as para (iv), namely :-

(iv) two MPAs of Punjab nominated by Governmenr.

Minister for Law. Sir, I oppose it.

Sardar Amjad Hamid Khan Dasti. I oppose Sir.

Mr. Speaker. Mirza Fazal Haq to move his amendment please.

Mirza Fazal Haq. Sir, I move the amendment :

That after para (iii) of sub-clause (1) of Clause 5 of the Bill, the following new para be added as para (iv), namely :-

(iv) three members of the Punjab Assembly to be elected by themselves.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

That after para (iii) of sub-clause (1) of Clause 5 of the Bill, the following new para be added as para (iv), namely :-

(iv) three members of the Punjab Assembly to be elected by themselve.

Minister for Law. I oppose it Sir.

Mirza Fazal Haq. Sir, I move :

That after para (iii) of sub-clause (1) of Clause 5 of the Bill, the following new para be added as para (iv), namely :-

(iv) two Chartered Accountants to be nominated by the Government.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

That after para (iii) of sub-clause (1) of Clause 5 of the Bill, the following new para be added as para (iv), namely :-

(iv) two Chartered Accountants to be nominated by the Government.

Minister for Law. Opposed.

Mr. Speaker. Sardar Amjad Hamid Khan Dasti

Sardar Amjad Hamid Khan Dasti. Sir, I move :

That after para (iii) of sub-clause (1) of Clause 5 of the Bill, the following new para be added as para (iv), namely :-

(iv) one Chartered Accountant to be nominated by the Government.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

That after para (iii) of sub-clause (1) of Clause 5 of the Bill, the following new para be added as para (iv), namely :-

(iv) one Chartered Accountant to be nominated by the Government,

Minister for Law. Opposed.

Mr. Speaker. Mirza Fazal Haq.

Mirza Fazal Haq. Sir, I move :

> That in sub-clause (3) of Clause 5 of the Bill, between the word "Directors" and full-stop, appearing at the end, the words "on the recommendation of the Board" be inserted.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

> That in sub-clause (3), of Clause 5 of the Bill, between the word "Directors" and full-stop, appearing at the end, the words "on the recommendation of the Board" be inserted.

Minister for Law. Opposed.

مسٹر سپیکر - سردار امجد حمید دستی صاحب کی بھی وہی ترمیم ہے جو مرزا فضل حق صاحب کی ہے - میاں صاحب آپ کچھ کہیں گے ؟

میاں خورشید انور - جناب والا - میری ترمیم self speaking ہے -

مسٹر سپیکر - سید تابش الوری -

سید تابش الوری - جناب والا - یہ کلاز جس میں اس وقت ترامیم زیر بحث ہیں اس کا مقصد یہ ہے کہ بورڈ کے احکامات کے تابع ایک چیئرمین کی صدارت میں جو ڈائریکٹرز کا بورڈ قائم کیا جائے اس میں چار افراد شامل ہوں گے - جناب والا - یہ مختصر ترین بورڈ ہے جو ان عظیم فرائض کے لئے قائم کیا جا رہا ہے اور اس میں صرف سیکرٹری محکمہ خزانہ ، سیکرٹری محکمہ صنعت ، چیئرمین اور مینیجنگ ڈائریکٹر شامل ہوں گے - ہم نے اپنی ترمیم کے ذریعے جس کو وزیر متعلقہ نے اسی وقت منظور کرنے کا اعلان کیا ہے یہ تجویز کیا ہے کہ اس میں چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ بورڈ کو بھی

ممبر بنایا جائے تاکہ اس کی راہنمائی اور اعانت سے بورڈ کے کام میں آسانی پیدا ہو سکے ۔ اسی طرح ہم نے جو اہم ترین ترمیم پیش کی ہے وہ یہ ہے کہ اس بورڈ میں صوبائی اسمبلی کے ارکان کو بھی نمائندگی دی جانی چاہئے ۔ کیونکہ دعویٰ یہ کیا گیا ہے کہ اب یہ بورڈ پہلے بورڈوں سے مختلف ہوں گے اور ان کی نوعیت عوامی ہوگی، اور یہ احتساب کے لئے ہر وقت حاضر ہوں گے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس کی رائے سے اگر اس بورڈ کو تھوڑا سا وسیع کرکے پانچ کی بجائے سات ارکان پر مشتمل بورڈ کر دیا جائے اور اس میں دو اسمبلی کے ارکان منتخب کر کے بھیجے جائیں تو نہ صرف یہ ہے کہ اس میں عوامی نمائندگی کا اہتمام ہو جائے گا بلکہ رائے عامہ کی ضرورتوں اور خواہشات کے مطابق منصوبہ بندی میں آسانی ہو سکے گی ۔ اس کے لئے ہم نے یہ بھی تجویز کیا ہے کہ اگر اس ایوان کا انتخاب منظور نہ ہو تو حکومت کو یہ اختیار دے دیا جائے کہ وہ اراکین اسمبلی میں سے ایسے لوگوں کو جو صنعتی مہارت رکھتے ہوں دو ارکان کو نامزد کر دے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایسی مفید اور سادہ غیر مبہم تجویز اور ترمیم ہے جسے قبول کر لینے میں کوئی تامل نہیں ہونا چاہیے ۔ کیونکہ یہ ہاؤس جو اس پورے صوبے میں سپریم باڈی کی حیثیت رکھتا ہے ۔ اس کی طرف سے مختلف ایسے خود مختار اداروں میں پہلے بھی نمائندگی موجود ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس بورڈ میں بھی اسے نمائندگی کا حق حاصل ہونا چاہیے ۔ مجھے توقع ہے کہ یہ ایوان اس ترمیم کو قبول کر کے اپنی سپرمیسی ہی کا نہیں بلکہ رائے عامہ کے احترام کا بھی ثبوت دے گا ۔

سردار امجد حمید خان دستی۔ جناب سپیکر۔ میری ترمیم پر میرے دلائل کچھ اس قسم کے ہیں کہ اس کو زیادہ عوامی بنانے کے لئے تاکہ اس کا احتساب اس ہاؤس میں بھی ہو سکے یہ ضروری ہے کہ اس ہاؤس کے ممبران کو بھی اس بورڈ کا حصہ بنایا جائے ۔ جو ترمیم میں نے دی ہے اس میں تھوڑا سا جو فرق ہے وہ یہ ہے کہ دو کی بجائے تین ممبران کو شامل کیا جائے ۔ دو تو لازمی طور پر سرکار کے حکم کے تابع ہوں گے ۔ تو کم از کم ایک ممبر جو ہے وہ آپوزیشن سے ہونا چاہیے تاکہ وہ آزادانہ اپنے خیالات

وہاں بتا سکے اور اس ہاؤس میں بھی جو وہاں کارروائی ہوتی ہے آزادانہ طور پر بتا سکے -

اسی طرح میں نے دوسری ترمیم اس ضمن میں یہ پیش کی ہے کہ ایک چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کو بھی شامل کیا جائے - اس مختصر سے بورڈ میں اگر تھوڑی سی اور اس کو وسعت دے دی جائے تو اس سے کوئی پہاڑ نہیں ٹوٹ پڑے گا بلکہ اس کی کارکردگی میں اور زیادہ efficiency آئے گی اور احتساب اس ہاؤس کے سامنے لئے جانے کے مواقع میسر آئیں گے - اور جہاں تک چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کی وہاں موجودگی کی تجویز ہے اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ اکاؤنٹس میں کسی کی قسم کی دھاندلی بازی یا کسی قسم کی غلطی کا اس بہت بڑے کاروبار میں کوئی امکان نہیں رہے گا -

مرزا فضل حق - جناب والا - میں دستی صاحب کے خیالات سے اتفاق کرتے ہوئے صرف اتنا اضافہ کروں گا کہ صوبائی اسمبلی کے تین ارکان جنہیں وہ اپنے میں سے منتخب کرے وہ اس بورڈ میں رکھے جائیں اور دوسری میری ترمیم یہ ہے کہ حکومت کی طرف سے نامزد کردہ دو چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ ہونے چاہئیں - جناب والا- اس سے پہلے پنجاب ایگریکلچرل سپلائیز اینڈ ڈیویلپمنٹ کارپوریشن میں چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کو ممبر کے طور پر رکھا گیا ہے - تو میرے خیال میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے اگر اس میں بھی یہ اضافہ کر لیا جائے کہ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ جو ہے وہ ممبر ہو - یہ میری تجویز ہے تو اس کے بعد میری تیسری ترمیم جو ہے وہ self explanatory ہے -

Mr. Speaker. The question is :

> That in sub-clause (1) of Clause 5 of the Bill,
>
> (a) in para (ii), the word "and" occurring at the end be deleted ;
>
> (b) in para (iii), for the full-stop appearing at the end, the semi-colon and the word "and" be substituted ; and after para

(iii) so amended, the following new para be added as para (iv), namely :-

(iv) the Chairman, Planning and Development Board, Government of the Punjab.

(The motion was carried)

Mr. Speaker. The question is :

That after para (iii) of sub-clause (1) of Clause 5 of the Bill, the following new para be added as para (iv), namely :

(iv) two members of the Provincial Assembly of the Punjab duly elected by the Assembly.

(The motion was lost)

Mr. Speaker. The question is :

That after para (iii) of of sub-clause (1) of Clause 5 of the Bill, the following new para be added as para (iv), namely :-

(iv) three members of the Provincial Assembly of the Punjab duly elected by the Assembly, one of whom shall be from the opposition.'

(The motion was lost)

Mr. Speaker. The question is :

That after para (iii) of sub-clause (1) of Clause 5 of the Bill, the following new para be added as para (iv), namely :-

(iv) two MPAs of Punjab nominated by Government.

(The motion was lost)

Mr. Speaker. The question is :

That after para (iii) of sub-clause (1) of Clause 5 of the Bill, the following new para be added as para (iv), namely :-

(iv) three members of the Punjab Assembly to be elected by themselves.

(The motion was lost)

Mr. Speaker. The question is :

That after para (iii) of sub-clause (1) Of Clause 5 of the Bill, the following new para be added as para (iv), namely :-

(iv) two Chartered Accountants to be nominated by the Government.

(The motion was lost)

Mr. Speaker. The question is :

That after para (iii) of sub-clause (1) Of Clause 5 of the Bill, the following new para be added as para (iv), namely :-

(iv) one Chartered Accountant to be nominated by the Government.

(The motion was lost)

Mr. Speake. The question is :

That in sub-clause (3) of Clause 5 of the Bill, between the word "Directors" and full-stop, appearing at the end, the words "on the recommendation of the Board" be inserted.

(The motion was lost)

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 5 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 6)

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی کلاز 6 زیرغور ہے۔ چوہدری محمد انور سمہ۔

Chaudhri Muhammad Anwer Samma : I beg to move :

> That in para (c) of sub-clause (2) of Clause 6 of the Bill, for the words "until his successor in that office is appointed, occurring in lines 3-4, the words and comma "for three months or until a successor in that office is appointed, whichever is earlier" be substituted.

Mr. Speaker. The motion is :

> That in para (c) of sub-clause (2) of Clause 6 of the Bill, for the words "until his successor in that office is appointed, occurring in lines 3-4, the words and comma -'for three months or until a successor in that office is appointed, whichever is earlier" be substituted.

Minister for Law. I agree, Sir.

مسٹر سپیکر ۔ ترمیم نمبر11 حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ سید تابش الوری۔ میاں منظور احمد موہل ۔ میاں خورشید انور کی طرف سے ہے، کیا آپ move کر رہے ہیں ؟

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں ترمیم نمبر11۔12۔13 کی بجائے ترمیم نمبر14 پیش کر رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر۔ میاں صاحب آپ کی بھی یہی پوزیشن ہے؟ ترمیم نمبر12 تو آپ کی طرف سے نہیں ہے نمبر13 میں آپ کا نام ہے۔

میاں خورشید انور۔ جی ہاں۔ جناب۔

سید تابش الوری۔ جناب والا۔ میں ترمیم پیش کرتا ہوں:

کہ مسودہ قانون کی ضمن 6 کی تحت ضمن (3) کے پیرا (ج) کی سطر 1 کے الفاظ "تین سال" کی بجائے الفاظ "پانچ سال" ثبت کئے جائیں۔

Mr. Speaker. The motion is:

> That in para (c) of sub-clause (2) of Clause 6 of the Bill, for the words "three years" occuring in line, 1 the words "five years" be substituted.

Minister for Industries. Opposed.

مسٹر سپیکر۔ ترمیم نمبر12 مرزا فضل حق کی ہے۔ آپ اسے پیش کر رہے ہیں؟

مرزا فضل حق۔ نہیں جناب۔ ضمن 6 میں میری تین ترامیم ہیں میں ان تینوں کو withdraw کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر۔ سردار امجد حمید خان دستی۔

Sardar Amjad Hamid Khan Dasti. I beg to move:

> That in para (c) of sub-clause (2) of Clause 6 of the Bill, for the words "three years" occurring in line 2, the words "twenty years" be substituted.

Mr. Speaker. The motion is:

> That in para (c) of sub-clause (2) of Clause 6 of the Bill, for the words

"three years" occurring in line 2, the words "twenty years" be substituted.

آپ یہ کیوں نہیں منظور کر لیتے ہیں ؟

وزیر صنعت - جناب والا - تین سال کا کنٹریکٹ دینا ہے یہ بیس سال کا کنٹریکٹ دے رہے ہیں - فرق یہ ہے -

مسٹر سپیکر - نمبر 15 سید تابش الوری -

سید تابش الوری - جناب والا - میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون کی ضمن 6 کی تحتی ضمن (2) کے پیرا (و) کے بعد وارد ہونے والے جملہ ہائے شرطیہ کو حذف کر دیا جائے۔

Mr. Speaker. The motion is :

That in para (f) of sub-clause (2) of Clause 6 of the Bill, the colon appearing after the word "office" in line 4, be replaced by a full-stop and the proviso occurring thereafter be deleted.

Minister for Law. Opposed.

مسٹر سپیکر - میاں خورشید انور صاحب کی بھی یہی ترمیم ہے - سردار امجد حمید خان دستی -

سردار امجد حمید خان دستی - اسی قسم کی میری بھی ترمیم ہے۔

مسٹر سپیکر - ٹھیک ہے - میاں خورشید انور -

میاں خورشید انور - جناب والا - میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون کی ضمن 6 کی تحتی ضمن (2) کے پیرا (و) کا دوسرا جملہ شرطیہ حذف کر دیا جائے -

مسٹر سپیکر - آپ کیا پڑھ رہے ہیں ؟

میاں خورشید انور - جناب والا - آپ ہی نے تو پیش کرنے کے لئے کہا ہے - آپ نے تین دفعہ میرا نام لیا میں تو آرام سے بیٹھا تھا -

مسٹر سپیکر - یہ آپ نمبر 16 پیش کر رہے ہیں -

چوہدری محمد انور ہمدم - جناب والا - نمبر 16 تو ہوگئی ہے -

مسٹر سپیکر - کس نے پیش کی ہے -

چوہدری محمد انور ہمدم - میں نے پیش کی ہے -

مسٹر سپیکر - پتہ نہیں ہے کہ آپ کے پاس نمبر 16 کونسی ہے - میرے ہاں تو یوں لکھی ہے -

> That in the first Proviso to para (f) of sub-clause (2) of Clause 6 of the Bill, the colon appearing after the word "appointment" in line 6, be replaced by a full-stop and the second Proviso appearing thereafter be deleted.

کیا یہی ترمیم ہے جو پیش ہوئی ہے ؟

سید ثابش الوری - جی نہیں - یہ انگلش اور اردو کی نمبرنگ میں فرق ہوگیا ہے -

مسٹر سپیکر - آپ نے سپلیمنٹ کا دیکھا ہے - آپ original amendments کو دیکھیں -

سید ثابش الوری - original amendments ہی میں جناب انگلش اور اردو کی نمبرنگ میں فرق پڑ گیا ہے -

Mr. Speaker. Do you want to move this amendment, which I have read to the House ?

سید ثابش الوری - چونکہ اس سے پہلے ترمیم میں ہم نے یہ کہا ہے کہ جملہ ہائے شرطیہ کو حذف کر دیا جائے تو یہ بھی cover-up ہو جاتا ہے -

Mr. Speaker. It is covered.

سید تابش الوری ۔ نمبر 16 میں cover-up ہو جاتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ پہلی نمبر 16 تو ہمارے پاس ہی نہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جی نمبر 15 میں ۔

Mr. Speaker. It is covered and has become infructuous.

سید تابش الوری ۔ جی ہاں جناب ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا اس سے اگلی ترمیم آپ پیش کر رہے ہیں ؟

سید تابش الوری ۔ نہیں جناب ۔ میں یہ پیش نہیں کر رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور صاحب آپ بھی پیش نہیں کر رہے ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ جی ہاں جناب ۔

مسٹر سپیکر ۔ امجد حمید خان دستی صاحب کیا آپ بھی پیش نہیں کر رہے ہیں ؟

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جی ہاں جناب ۔

Mr. Speaker. The question is :

> That in para (c) of sub-clause (2) of Clause 6 of the Bill, for the words "until his successor in that office is appointed occurring in lines 3-4 the words and comma "for three months or until a successor in that office is appointed, whichever is earlier" be substituted,

(The motion was carried)

Mr. Speaker. The question in :

> That in para (c) of sub-clause (2) of Clause 6 of the Bill, for the words "three years" occurring in line 2,

the words "five years" be substituted

(The motion was lost)

Mr. Speaker. The question is :

That in para (c) of sub-clause (2) of Clause 6 of the Bill, for the words "three years" occurring in line 2, the words "twenty years" be substituted.

(The motion was lost)

Mr. Speaker. The question is :

That in para (f) of sub-clause (2) of Clause 6 of the Bill, the colon appearing after the word "office" in line 4, be replaced by a full-stop and the proviso occurring thereafter be deleted.

(The motion was lost)

مسٹر سپیکر - اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 6 ترمیم شدہ صورت میں بل
حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 7)

مسٹر سپیکر - اب بل کی کلاز 7 زیر غور ہے - مرزا فضل حق -

Mirza Fazal Haq. I beg to move :

That for para (f) of Clause 7 of the Bill, the following be substituted, namely :-

(f) is not less than twenty-five

years and not more than thirty-five years of age.

Mr. Speaker. The motion in :

That for para (f) of Clause 7 of the Bill, the following be substituted, namely :-

(f) is not less than twenty-five years and not more than thirty-five years of age.

Minister for Law. Opposed.

Mr. Speaker. Mian Khurshid Anwar and Syed Tabish Alwari.

Mian Khurshid Anwar. I beg to move :

That after para (f) of Clause 7 of the Bill, the following new para be added as para (g), namely :-

(g) is or at any time has been convicted in any offence for a term exceeding six months.

Mr. Speaker. The motion is :

That after para (f) of Clause 7 of the Bill, the following new para be added as para (g), namely :-

(g) is or at any time has been convicted in any offence for a term exceeding six months.

Minister for Law. Opposed.

مسٹر سپیکر - مرزا فضل حق -

مرزا فضل حق - جناب والا - اس پیرا (و) میں لکھا ہوا ہے کہ جو پچیس برس کی عمر سے کم ہو - اسمیں میں نے صرف یہ کہا ہے کہ

پینتیس (35) برس سے اس کی عمر زیادہ نہ ہو اس لئے میری ترمیم کا یہ مطلب ہے کہ کم سے کم عمر پچیس سال ہونی چاہئے اور زیادہ سے زیادہ 35 سال ہونی چاہئے۔

مسٹر سپیکر - میاں خورشید انور۔

میاں خورشید انور - جناب والا - جب دوسرے کاموں کے لئے سزا یافتہ آدمی نہیں رکھتے تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ یہ ترمیم منظور کرنے میں کونسا نقصان ہوگا - یہ عام پریکٹس ہے اور اس پر عمل ہو رہا ہے کہ سزا یافتہ جو لوگ ہیں ان کو ملازم نہیں رکھا جاتا - اگر ملازم ہیں تو ان کو کیوں نکال دیا جاتا ہے - تو پھر یہ ترمیم منظور کرنے میں وزیر صاحب کو کونسی قباحت محسوس ہوتی ہے ؟

Mr. Speaker. The question is :

> That for para (f) of Clause 7 of the Bill, the following be substituted, namely :-
>
> (f) is not less than twenty-five years and not more than thirty-five years of age.
>
> (The motion was lost)

Mr. Speaker. The question is :

> That after para (f) of Clause 7 of the Bill, the following new para be added as para (g), namely :-
>
> (g) is or at any time has been convicted in any offence for a term exceeding six months.
>
> (The motion was lost).

Mr. Speaker. Now the question is :

That Clause 7 do stand part of the Bill.

(The motion was carried).

(کلاز 8)

Mr. Speaker. Clause 8 is under consideration now. Syed Tabish Alwari to please move his amendment.

Syed Tabish Alwari. Sir, I move the amendment :

> That in Clause 8 of the Bill, between the "comma" and the word "if" occurring in lines 2-3, the words "aftet giving him an opportunity of being heard" be inserted.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

> That in Clause 8 of the Bill, between the "comma" and the word "if" occurring in lines 2-3, the words "after giving him an opportunity of being heard" be inserted.

Chaudhri Muhammad Anwar Samma. Sir, I move the amendment :

> That in Clause 8 of the Bill, between the word "may" and "comma" occurring in line 1, the comma and the words, "after affording him a reasonable opportunity to show cause" be inserted,

Minister for Law. Sir, the amendment moved by Syed Tabish Alwari is better than that moved by Ch. Muhammad Anwar Samma and I agree with that.

Chaudhri Muhammad Anwar Samma. Then I withdraw Sir.

Mr. Speaker. The amendment of Chaudhri Muhammad Anwar Samma is withdrawn. Mirza Fazal Haq to move his amendment, if it can be moved now.

Mirza Fazal Haq. Sir, I withdraw it.

Mr. Speaker. Sardar Amjad Hamid Khan Dasti.

Sardar Amjad Hamid Khan Dasti. Sir, I move :

> That in Clause 8 of the Bill, wherever the word "Government" occurs it be substituted by the word "Board".

Mr. Speaker. The amendment moved is :

> That in Clause 8 of the Bill, wherever the word "Government" occurs it be substituted by the word "Board".

Minister for Law. Sir, I oppose it.

Sardar Amjad Hamid Khan Dasti. Sir, I move :

> That after para (c) of Clause 8 of the Bill, the following new para be added as para (d), namely :
>
> (d) is disqualified to be appointed as Managing Director or Director, as the case be, under section 7 of the Act.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

> That after para (c) of Clause 8 of the Bill. the following new para be added as para (d), namely :-
>
> (d) is diqualified to be appointed as Managing Director or Director, as the case be, under Section 7 of the Act.

Minister for Law: I oppose Sir.

Mr. Speaker. Mian Khurshid Anwar to move please.

Mian Khurshid Anwar. Sir, I move the amendment :

> That in para (c) of Calüse 8 of the Bill, the words and comma "without the permission in writing of Goverment", occurring in lines 2-3, be deleted.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

> That in para (c) of Clause 8 of the Bill, the words and comma "without the permission in writing of Governmnt," occurring in lines 2-3, be deleted.

Minister for Industries. I oppose it.

Mr. Speaker. Amendment No. 23 becomes infructuous

The question is :

> That in Clause 8 of the Bill, between the comma and the word "if" occurring in lines 2-3, the words "after giving him an opportunity of being heard" be inserted.

(The motion was carried).

Mr. Speaker. The question is :

> That in Clause 8 of the Bill, wherever the word "Government" occurs it be substituted by the word "Board".

(The motion was lost).

Mr. Speaker. The question is :

> That after para (c) of Clause 8 of the Bill, the following new para be added as para (d). namely :-
>
> (d) is disqualified to be appointed as Managing Director or Director,

as the case be, under section 7 of the Act.

(The motion was lost).

Mr. Speaker. The question is :

That in para (c) of Clause 8 of the Bill, the words and comma, "without the permission in writing of Government," occurring in lines 2-3, be deleted.

(The motion was lost)

Mr. Speaker. The question is :

That Clause 8, as amended, do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

(کلاز 9)

Mr. Speaker. Now Clause 9 is under consideration. Syed Tabish Alwari to move his amendment.

Syed Tabish Alwari, Sir, I move the amendment :

That in Clause 9 of the Bill, for the word "two" wherever occurring, the word "three" be substituted respectively.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

That in Clause 9 of the Bill, for the word "two" wherever occurring, the word "three" be substituted respectively.

Now amendment No. 26 becomes infructuous.

Minister for Law. Agreed Sir.

Syed Tabish Alwari. Sir, I beg to move :

That in Clause 9 of the Bill, the

commas and the words, "or upon similar notice, be removed from office by Government without assigning any reason" occurring in lines 4-6, be deleted.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

That in Clause 9 of the Bill, the commas and the words, "or upon similar notice, be removed from office by Government without assigning any reason" occurring in lines 4-6, be deleted.

Minister for Law. Opposed.

Syed Tabish Alwari. Sir, I beg to move :

That in Clause 9 of the Bill, for the words "without assigning any reason" occurring in lines 5-6, the words "with assigning reasons thereof in writing" be substituted.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

That in Clause 9 of the Bill, for the words "without assigning any reason" occurring in lines 5-6, the words "with aisigning reasons thereof in writing" be substituted.

Minister for Law. Opposed.

Mirza Fazal Haq. Sir, I move :

That in Clause 9 of the Bill, for the words "without assigning any reason" occurriug in lines 5-6, the words "by giving reasons" be substituted.

Mr. Speaker, The amendment moved is :

> That in Clause 9 of the Bill, for the words "without assigning any reason" occurring in lines 5-6, the words "by giving reasons" be substituted.

Minister for Law. Opposed.

Mr. Speaker. Amendment No. 31 and 32 are not being moved.

سید ثابش الوری - جناب والا - مجھے اجازت دیں گے - یہ ترمیم نہایت اہم ہے - اس سلسلہ میں میں چند الفاظ عرض کرنا چاہتا ہوں -

مسٹر سپیکر - اجازت ہے -

سید ثابش الوری - اس ضمن میں جو ترامیم زیر بحث ہیں - وہ مینیجنگ ڈائرکٹر کو برطرف کرنے یا اسکے مستعفی ہونے کے متعلق ہیں - جناب والا - مینیجنگ ڈائرکٹر ا بورڈ کا منتظم اعلیٰ ہوگا - اور توقع کے مطابق ایک ایسا شخص ہوگا - جو صنعتی مہارت میں نہ صرف شہرت رکھتا ہو - بلکہ اسے ممتاز مقام حاصل ہو - ایسے ممتاز فرد کیلئے اس بات کی ضرورت ہے کہ اسے جب تک بورڈ میں ملازمت کا تحفظ حاصل نہ ہو - وہ پورے طور پر دلجمی کیساتھ اپنے فرائض انجام نہیں دے سکتا - اسیطرح سے جناب والا - اس ضمن کے تحت یہ آمرانہ اور ڈکٹیٹرانہ اختیارات بھی حکومت اپنے پاس رکھ رہی ہے کہ وہ کوئی وجہ بتائے بغیر تین ماہ کے نوٹس پر اسے بر طرف سکتی ہے - جناب والا - یہ ایسا اختیار ہے - جو کسی صورت میں بھی کوئی جمہوری اور قانونی حکومت اپنے لئے پسندیدہ نہیں سمجھ سکتی - میں سمجھتا ہوں کہ جب تک مینیجنگ ڈائرکٹر کو یہ تحفظ نہ ہو کہ وہ اسوقت تک برطرف نہ کیا جاوے - جب تک اس کو الزامات کی فہرست یا صفائی کا موقع حاصل نہ ہو - جناب والا - ہم نے اپنی ترمیم میں کہا ہے کہ اسے کوئی وجہ بتائے بغیر "کی بجائے" وجہ بتانے کے بعد کے الفاظ ثبت کرنے سے انصاف کا وہ بنیادی تقاضا پورا ہو جائیگا - جس لہا

مطابق کسی شخص کو صفائی کا موقعہ دیے بغیر سزا نہیں دیجا سکتی ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایسی ضروری ترمیم ہے ۔ اس سے پہلے اسی ایوان میں ایگریکلچرل سپلائز کارپوریشن کے بل میں منظور کی گئی ہے ۔ اگر یہاں اسکو قبول کر لیا جاوے تو یہ اسطرح سے بہتر ہو جاوے گی ۔ جس طرح سے ایگریکلچرل کارپوریشن کی متعلقہ دفعہ بہتر ہو گئی ہے ۔ اور اس طرح سے سے ہمیں بورڈ کے لئے ایک ایسا آدمی بھی میسر آ سکے گا ۔ جو دلجمعی کیساتھ اور ملازمت کے تحفظ کے اعتماد کے ساتھ کام انجام دے سکے گا ۔ اس سلسلہ میں ۔ جناب والا ۔ ہماری ترمیم منظور کرنے کا اعلان کیا گیا ہے ۔ اس میں دو ماہ کی بجائے تین ماہ کے نوٹس کی تبدیلی ہے ۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ پہلے کے مقابلہ میں ایک بہتر بات ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب بھی اگر وزیر متعلقہ اس پر غور فرماویں ۔ تو اس بل کو اور اس کلاز کو جمہوری اور منصفانہ بنانے کیلئے یہ ضروری ہے کہ اسے صفائی کا موقع دینے کیلئے یہ جو پروویژن اور ترمیم ہے ۔ اسے قبول کر لیا جاوے ۔

Mr. Speaker. Now the question is :

> That in Clause 9 of the Bill, for the word "two" wherever occurring the word "three" be substituted respectively.

(The motion was carried)

Mr. Speaker. The question is :

> That in Clause 9 of the Bill, the commas and the words, "or upon similar notice, be removed from office by Government without assigning any reason" occurring in lines 4-6, be deleted.

(The motion was lost)

Mr. Speaker. The question is :

> That in Clause 9 of the Bill, for the words "without assigning any reason" occurring in lines 5-6, the words "with assigning reason thereof in writing" be substituted.

(The motion was lost)

Mr. Speaker. The question is :

> That in Clause 9 of the Bill, for the words "without assigning any reason" occurring in line 5-6, the words" by giving reasons" be substituted.

(The motion was lost)

Mr. Speaker. Now the question is :

> That clause 9 as amended, do stand of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Speaker. Before we take up Clause 10 of the Bill, I would like to inform the House that the Summit of Islamic countries is expected to be held probably in the third week of this month. We have already carried unanimously a resolution in this connection and we have to make this House available for necessary changes, arrangements and for preparation. Most probably the House will be adjourned tomorrow and there may have to be two sessions one in the morning and the other in the evening.

(کلاز 10)

Mr. Speaker. Now, Clause 10 of the Bill is under consideration.

Mian Khurshid Anwar. Sir, I move :

> That for Clause 10 of the Bill, the

following be substituted, namely :—

10. The Board may and if the Government direct by any general or special direction, shall, appoint such officers, advisers, experts, consultants and employees, as it considers necessary or as directed by the Government, as the case may be, for the efficient performance of its functions on such terms and conditions as may be prescribed..

Mr. Speaker. The amendment moved is :

That for Clause 10 of the Bill, the following be substituted, namely :-

10. The Board may and if the Government direct by any general or special direction, shall, appoint such officers, advisers, experts, consultants and employees, as it considers necessary or as directed by the Government, as the case may be, for the efficient performance of its functions on such terms and conditions as may be prescribed.

Minister for Law, Opposed.

Mr. Speaker. The question is :

That for Clause 10 of the Bill, the following be substituted, namely :-

10. The Board may and if the Government direct by any general or special direction, shall, appoint

such officers, advisers, experts, consultants and employees, as it considers necessary or as directed by the Government, as the case may be, for the efficient performance of its functions on such terms and conditions as may be prescribed.

(The motion was lost)

مسٹر سپیکر - اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 10 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 11)

مسٹر سپیکر - اب بل کی کلاز 11 زیر غور ہے -

اب ہاؤس کی کارروائی کل صبح ساڑھے آٹھ بجے تک ملتوی کی جاتی ہے-

(اسمبلی کا اجلاس 5 دسمبر 1973 بروز بدھ ساڑھے آٹھ بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہو گیا) -

---

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا چھٹا اجلاس

بدھ ۔ 5 دسمبر 1973ء
(چہار شنبہ 7 ذیقعد 1393ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ساڑھے آٹھ بجے صبح منعقد ہوا۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ۭ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ○ مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ۭ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ○ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

پ ۲۰ س ۲۹ رکوع ۱۳ آیات ۴ تا

کیا وہ لوگ جو برائیاں کرتے ہیں اور یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ وہ ہمارے قابو سے نکل جائیں گے جو یہ خیال کرتے ہیں برا ہے۔ جو شخص اللہ کی ملاقات کی امید رکھتا ہو تو اللہ کا (مقرر کیا ہوا) وقت ضرور آنے والا ہے اور وہ (سب کچھ) سنتا اور جانتا ہے اور جو شخص محنت کرتا ہے تو اپنے ہی فائدے کیلئے محنت کرتا ہے اور اللہ تو سارے جہان سے بے پرواہ ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کرتے رہے ہم اُن سے اُن کی برائیوں کو دور کر دیں گے اور اُن کو اُن کے کاموں کا بہت اچھا صلہ دیں گے۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

محکمہ زراعت کے انسپکٹروں اور ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائرکٹروں کی تعداد

*3627 ۔ میر بلخ شیر مزاری ۔ کیا وزیر زراعت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ زراعت کے کتنے انسپکٹر اور ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر ہیں ۔

(ب) مذکورہ بالا ملازمین میں سے کتنے ضلع ڈیرہ غازی خان سے تعلق رکھتے ہیں ؟

وزیر زراعت (چوہدری محمد ارشاد) ۔ (الف) محکمہ زراعت (توسیع) پنجاب میں کل 447 انسپکٹر (ایگریکلچرل اسسٹنٹ) ہیں 25 (پچیس) ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر ہیں ۔

(ب) مندرجہ بالا ملازمین میں سے (س) انسپکٹر (ایگریکلچرل اسسٹنٹ) اور ایک ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر ایگریکلچر ۔ ضلع ڈیرہ غازی خان سے تعلق رکھتے ہیں ۔

ضلع ڈیرہ غازی خان میں محکمہ زراعت کے کارکنوں کی تعداد

*3628 ۔ میر بلخ شیر مزاری ۔ کیا وزیر زراعت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ضلع ڈیرہ غازی خان میں محکمہ زراعت کے کارکنوں کی تعداد کتنی ہے ۔

(ب) مذکورہ بالا ملازمین میں سے کتنے ضلع ڈیرہ غازی خان سے تعلق رکھتے ہیں ؟

وزیر زراعت (چوہدری محمد ارشاد) ۔ (الف) ضلع ڈیرہ غازی خان میں

محکمہ زراعت (شعبہ توسیع) کے کارکنوں کی کل تعداد چودہ (14) ہے۔

(ب) ان میں سے چھ (6) کارک ضلع ڈیرہ غازی خان سے تعلق رکھتے ہیں۔

Mir Balakh Sher Mazari. Will the Minister please consider appointing all the Clerks from D. G. Khan being the backward district.

وزیر زراعت - اس پیں میں یہ گزارش کرونگا کہ صرف ضلع ڈیرہ غازی خان کے بارے میں آپ نے پوچھا ہے۔ ضلع ڈیرہ غازی خان کے اور بھی آدمی ملتان ڈویژن میں ہیں اور دوسری جگہوں پر ملازم ہیں۔ ان کی شرح آبادی کے لحاظ سے پوری ہے۔

ضلع ڈیرہ غازی خان میں محکمہ جنگلات میں کلرکوں کی تعداد

*3631 - **میر بلخ شیر مزاری** - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ضلع ڈیرہ غازی خان میں محکمہ جنگلات میں کارکوں کی تعداد کیا ہے۔ ان میں سے کتنے ضلع ڈیرہ غازی خان کے باشندے ہیں؟

وزیر زراعت (چوہدری محمد ارشاد) - ضلع ڈیرہ غازی خان میں محکمہ جنگلات میں کارکوں کی کل تعداد نو ہے۔ جن میں سات جونیئر کارک - ایک سینئر کارک اور ایک اسسٹنٹ ہے۔ ان میں کے ضلع ڈیرہ غازی خان کے کارکوں کی تعداد سات ہے جن میں سے چھ جونیئر کارک اور ایک سینئر کارک ہے۔

علاقہ کنگن پور کو مارکیٹ کمیٹی چولیاں کے ساتھ شامل کرنا

*3758 - **سردار محمد عاشق** - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ علاقہ تھانہ کنگن پور جو تحصیل چولیاں

کا حصہ ہے سے مارکیٹ فیس مارکیٹ کمیٹی کھڈیاں تحصیل قصور وصول کرتی ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ چونیاں میں بھی مارکیٹ کمیٹی موجود ہے جو با قاعدہ مارکیٹ فیس وصول کرتی ہے ۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت علاقہ کنگن پور کو مارکیٹ کمیٹی چونیاں کے ساتھ شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر زراعت (چوہدری محمد ارشاد) ۔ (الف) درست ہے ۔

(ب) درست ہے ۔ مارکیٹ کمیٹی چونیاں صرف اپنے نوٹیفائڈ ایریا میں سے مارکیٹ فیس وصول کرتی ہے ۔

(ج) علاقہ کنگن پور کو مارکیٹ کمیٹی چونیاں میں شامل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ۔ مارکیٹ کمیٹی چونیاں کے ذرائع آمدنی اتنے قلیل ہیں کہ وہ اس علاقہ میں منڈی کی تعمیر اور دوسری ضروری سہولیات فراہم نہیں کر سکتی البتہ مارکیٹ کمیٹی کھڈیاں نے تھینک جٹاں کنگن پور اور تلونڈی کے مقامات پر منڈیاں تعمیر کرنے کی سکیم تیار کر لی ہے ۔ حصول اراضی کے لئے ضروری اقدامات کئے جا رہے ہیں ۔ ان منصوبہ جات کو مکمل کرنے کے لئے مارکیٹ کمیٹی کے پاس کافی سرمایہ موجود ہے ۔

مارکیٹ کمیٹی چنیوٹ کے لئے نئی عمارت

*3798 ۔ **سردار صغیر احمد** ۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مارکیٹ کمیٹی چنیوٹ کا دفتر عرصہ سے ایک زمیندار کے ڈیرہ کے ایک حصہ میں قائم ہے جو کرایہ پر

حاصل کیا ہوا ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس مارکیٹ کمیٹی کے دفتر کی عمارت کئی ماہ پیشتر تعمیر ہوئی تھی جس پر زرکثیر صرف ہوا ہے لیکن تاحال دفتر اپنی بلڈنگ میں منتقل نہیں کیا گیا ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس تساہل کی ذمہ داری کس پر ہے اور حکومت کب تک مارکیٹ کمیٹی چنیوٹ کے دفتر کو نئی تعمیر شدہ عمارت میں منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر زراعت (چوہدری محمد ارشاد) ۔ (الف) ہاں ۔

(ب) نہیں ۔

(ج) مارکیٹ کمیٹی کا دفتر یکم فروری 1973 سے اپنی بلڈنگ میں منتقل ہو گیا ہے ۔ یہ دفتر 26 فروری 1973ء کو مکمل ہوا تھا اور اس پر 70,377 روپے خرچ آئے تھے ۔

مونجی کی پنیریوں پر سپرے

*3849 ۔ **سردار محمد عاشق** ۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ زراعت کے فیلڈ میں کام کرنے والے عملہ نے صوبہ بھر میں مونجی کی پنیریوں کو صحیح طور پر سپرے نہیں کیا جس سے پنیری میں مختلف قسم کی بیماریاں پیدا ہونا شروع ہو گئی ہیں اور نتیجہ کے طور پر صوبہ میں دھان کی فصل کو سخت نقصان پہنچنے کا امکان ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اچھی طرح سپرے نہ کرنے کے ذمہ دار افسروں کے خلاف کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور ابھی تک کوئی کارروائی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر زراعت (چوہدری محمد ارشاد) - (الف) یہ درست نہیں کہ محکمہ زراعت کے فیلڈ میں کام کرنے والے عملے کی ذمہ داری کاشتکاروں کو ان کی فصلوں سے کیڑوں اور بیماریوں سے بچانے کے لئے آگاہ کرنا اور ان کی حفاظتی اقدامات کی ترغیب اور تربیت دینا ہے تاکہ ان کی فصلیں ان آفتوں کی زد سے محفوظ رہیں - لیکن Pest Control Ordinance کی رو سے اگر کسی فصل پر نقصان رساں کیڑے یا بیماری لگنے پر کاشتکاروں کی طرف سے خاطر خواہ حفاظتی اقدامات نہ ہونے پر حکومت محکمہ زراعت کے فیلڈ کے عملے کی وساطت سے اس جگہ پر حفاظتی انتظام کا خود بندوبست کرتی ہے تو اس کا خرچہ کاشتکاروں سے بطور مالیہ بعد میں وصول کیا جاتا ہے چونکہ لاہور ڈویژن کی تحصیل ہائے - گوجرانوالہ - حافظ آباد - شیخوپورہ - وزیر آباد - ننکانہ صاحب - مریدکے - نارنگ - ڈسکہ و یونین کونسل بدو ملہی تحصیل نارووال میں موتھی کی پنیریوں پر نقصان رساں کیڑے کے حملے کا امکان زیادہ ہوتا ہے - اس لئے وہاں محکمہ زراعت کے فیلڈ میں کام کرنے والے عملے نے خاص طور پر وہاں کی پنیریوں پر دوائی ڈالنے کا بندوبست کیا تھا - جس کی وجہ سے اس دفعہ وہاں کی فصل پر کیڑے کا حملہ بہت کم رہا -

(ب) جزو (الف) کا جواب اثبات میں نہیں ہے البتہ جہاں کہیں بھی فیلڈ کے عملہ کا کام معیاری نہیں پایا جاتا - وہاں انضباطی کارروائی فوری کی جاتی ہے -

---

صوبہ میں کھاد کی تقسیم

*3871 - **سردار صغیر احمد** - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مرکزی حکومت نے کیمیائی کھاد

کی تقسیم کا کام صوبائی حکومتوں کے سپرد کر دیا ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ کارخانہ دار اپنے ایجنٹوں کے ساتھ ملی بھگت سے اکثر اوقات مقررہ نرخوں سے زائد پر کھاد فروخت کرتے ہیں ۔

(ج) کیا حکومت کسی ایسی تجویز پر غور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کہ کارخانوں سے تمام کھاد حاصل کر کے انفرادی ایجنٹوں کی بجائے دیہات میں قائم شدہ سماجی سہبود کے فلاحی اداروں کے ذریعے یا امداد باہمی کی سوسائٹیوں کے ذریعہ تقسیم عمل میں لائی جائے ۔

(د) کیا حکومت کھاد کی منصفانہ تقسیم کے لئے کوئی اقدامات کر رہی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو وہ اقدامات کیا ہیں ؟

وزیر زراعت (چوہدری محمد ارشاد) : (الف) یہ درست ہے کہ مرکزی حکومت نے کیمیائی کھاد کی تقسیم کا کام یکم جولائی 1973ء سے پنجاب کی حکومت کے سپرد کر دیا ہے ۔

(ب) پنجاب زرعی سپلائی کارپوریشن کارخانہ داروں سے کھاد لے کر مندرجہ ذیل ایجنسیوں سے اس کی تقسیم اور فروخت کا انتظام کرتی تھی ۔

(1) تقسیم اور فروخت بذریعہ کواپریٹیو سوسائیٹیز ۔

(2) تقسیم اور فروخت بذریعہ سیل ڈپو پنجاب سپلائی کارپوریشن ۔

(3) تقسیم اور فروخت بذریعہ پرنسپل ایجنٹ ۔

(4) تقسیم اور فروخت بذریعہ محکمہ زراعت (زراعت انسپکٹروں کی وساطت سے) ۔

یہ درست ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر کے لوگ جو تقسیم اور فروختگی کھاد کے ذمہ دار تھے صحیح طور پر عہدہ

بر آ نہیں ہو سکے - کیمیاوی کھاد کے مقررہ نرخوں میں شکایات موصول ہوتی رہی ہیں - جس کی وجہ سے حکومت نے کیمیاوی کھاد کا کنٹرول تقسیم اور فروخت ہر سطح پر اپنے ذمہ لے لیا ہے -

(ج) (1) کنٹرول آرڈیننس برائے ضروری اشیاء مجریہ 1973ء کے تحت کیمیاوی کھاد کو ضروری اشیاء قرار دے دیا گیا ہے -

(2) پنجاب زرعی سپلائی کارپوریشن کے سیل ڈپوؤں کے ذریعے صوبے بھر میں کھاد کی تقسیم اور فروختگی کا انتظام براہ راست کسانوں تک کرنے کی ذمہ دار ہوگی -

(3) ہر ایک تحصیل میں چار - چھ مقامات پر پنجاب زرعی سپلائی کارپوریشن کے سیل ڈپو کھاد فروخت کرنے کے لئے کھولے جا رہے ہیں - پہلے چل ان سیل ڈپوؤں کی تعداد صوبے بھر میں 350 (چار سو پچاس) ہوگی - اس کے بعد ضرورت کے مطابق ان میں اضافہ کیا جائے گا -

(4) ہر ایک ضلع کی ضرورت کے مطابق کیمیاوی کھاد کا کوٹہ کونسل آف منسٹرز کے فیصلے پر مقرر کیا جا رہا ہے - ہر ایک ضلع میں کھاد کی فروختگی اور تقسیم کی نگرانی کا ذمہ اس ضلع کی زرعی مشاورتی کمیٹی کے سپرد ہوگا -

(5) تمام اقسام کی کیمیاوی کھاد پنجاب زرعی سپلائی کارپوریشن کے ڈپوؤں سے مقررہ نرخ پر مہیا کی جائے گی -

(د) اس کا جواب اوپر دیا گیا ہے -

سردار امجد حمید خان دستی - کیا وزیر موصوف کے علم میں ہے کہ کھاد مقررہ وقت پر زرعی کارپوریشن کے پاس یا دیگر ایجنسیوں کے پاس نہیں پہنچتی ؟ اپنی مصدقہ معلومات سے یہ آپکے نوٹس میں لانا

چاہتا ہوں کہ خاص طور پر ضلع مظفر گڑھ میں یہ حالت ہے ۔ تو اس ضمن میں آئندہ آپ کا کیا لائحہ عمل ہوگا ۔ اور اس کا آپ کیا بندوبست کرینگے ؟

وزیر زراعت ۔ میرے خیال میں مقررہ وقت پر اور مقررہ مقدار میں ہر جگہ پر کھاد پہنچ رہی ہے ۔ مظفر گڑھ کے بارے میں اگر آپ کی اطلاعات مصدقہ ہیں تو میں اس میں دیکھوں گا اور کوشش کی جائے کہ وہاں پر کوئی شکایت نہ ہو ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ کیمیاوی کھاد کے سلسلہ میں حالیہ تقسیم کار کے بارے میں sale اور عملہ کی کمی کی وجہ سے کھاد کا کافی نقصان ہوا ہے ۔ یعنی عملے کے ناکافی ہونے کی وجہ سے اور ناقص ہونے کی وجہ سے کھاد sale کا وہ مناسب کام نہیں کر سکے ۔ یا مقررہ اوقات کے اندر وہ کام نہیں کر سکے ۔ اسکے تدارک کا وہ کیا پروگرام رکھتے ہیں ؟

وزیر زراعت ۔ میں خود بھی سیل ڈپوؤں پر اور ان جگہوں پر گیا ہوں ۔ اور اچانک جاتا رہا ہوں ۔ بلکہ وہاں کے لوگوں سے بھی ملا ہوں ۔ میرے نوٹس میں کوئی ایسی بات نہیں آئی ۔ البتہ اگر آپ فرماویں ۔ تو اسمیں دیکھا جا سکتا ہے ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

تحصیل سرگودھا کے چکوک میں ماہی پروری کے تالاب

*3888 ۔ **سردار صغیر احمد** ۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ محکمہ ماہی پروری نے تحصیل سرگودھا کے چکوک میں ماہی پروری کے تالاب بنا رکھے ہیں ۔ اگر ایسا ہے تو وہ تالاب کس کس چک میں واقع ہیں ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ تالابوں میں مچھلیوں کے بچے (ہونگ) نہیں ڈالے گئے ۔ اگر ایسا ہے تو وہ کب تک

ڈالے جائیں گے ؟

وزیر زراعت (چوہدری محمد ارشاد) ۔ (الف) محکمہ ماہی پروری نے تحصیل سرگودھا کے چکوک میں ماہی پروری کے لئے مندرجہ ذیل تالاب بنائے ہیں ۔

(1) سلانوالی روڈ ۔
96 شمالی ۔ 102 شمالی ۔ 109 شمالی ۔ 119 شمالی ۔

(2) لائلپور روڈ ۔
50 شمالی ۔ 112 جنوبی ۔ 142 جنوبی ۔ 101 جنوبی ۔ 60 جنوبی 61 جنوبی ۔ 44 جنوبی ۔ 45 جنوبی ۔ 46 جنوبی ۔

(3) چوکی بھاگٹ روڈ ۔
93 جنوبی ۔

(4) چوکی کوٹ مومن روڈ ۔
23 جنوبی (الف) ۔ 23 جنوبی (ب) ۔ 22 جنوبی ۔ 72 جنوبی ۔

(5) سرگودھا جھنگ روڈ ۔
84 شمالی ۔

(ب) تحصیل سرگودھا کے مذکورہ چکوک کے تمام تالابوں میں مچھلی کا بچہ (پونگ) ڈالا جا چکا ہے جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے ۔

(1) 93 جنوبی	210 بچہ جھیل سٹاک کیا گیا ہے ۔
(2) 45 جنوبی	700
(3) 44 جنوبی	451
(4) 46 جنوبی	432
(5) 40 جنوبی	350
(6) 61 جنوبی	500
(7) 111 جنوبی	390

(8) 84 جنوبی	2453	2000	مچھلی بچہ
(9) 101 جنوبی	805		
(10) 96 جنوبی	320		
(11) 102 شمالی	300		
(12) 109 شمالی	323		
(13) 119 شمالی	295		
(14) 50 شمالی	800		
(15) 23 جنوبی	275		
(16) 22 جنوبی	275		
(17) 73 جنوبی	275		

علاوہ ازیں اگر کوئی تالاب رہ گیا ہے تو اس میں ستمبر 1973-74 میں بچہ سٹاک کر دیا جائے گا ۔ بچہ گاؤں کے نمبرداروں کی موجودگی میں ڈالا جائے گا ۔

صوبہ پنجاب میں گنے کی پیداوار

*4003 ۔ **چوہدری علی بہادر خان** ۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ پنجاب میں گنے کی اوسطاً سالانہ پیداوار کتنا ہے ۔ تفصیل ضلع وار بتائی جائے نیز سال 1971-72 اور 1972-73 میں کتنی کتنی فصل ہوئی ؟

وزیر زراعت (چوہدری محمد ارشاد) ۔ صوبہ پنجاب میں 1971-72 میں ایک کروڑ 35 لاکھ 57 ہزار ٹن گنا پیدا ہوا ۔ 1972-73 میں گنے کی پیداوار ایک کروڑ 35 لاکھ 20 ہزار ٹن تھی ۔ صوبے میں اوسطاً سالانہ پیداوار فی ایکڑ 1972-73 میں 405 من تھی ۔ ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ۔

صوبہ پنجاب میں گنے کی ضلع وار سالانہ پیداوار و زیر کاشت رقبہ برائے سال 72-1971ء و 73-1972ء

(رقبہ پیداوار ۔ ۔ ۔ ایکڑ ٹن گنا)

ڈویژن و ضلع	1971-72 رقبہ	1971-72 پیدا وار	1972-73 رقبہ	1972-73 پیداوار
صوبہ پنجاب	966	13,557	908	13,510
راولپنڈی ڈویژن	61	771	85	687
کیمبلپور	—	—	—	—
راولپنڈی	—	—	—	—
جہلم	1	9	—	—
گجرات	60	702	58	687
سرگودھا ڈویژن	405	6,83	392	6727
سرگودھا	95	1624	86	1477
لائلپور	232	4006	235	4,140
جھنگ	45	771	40	661
میانوالی	33	462	31	449
لاہور ڈویژن	168	2,228	143	2,048

ڈویژن و ضلع	1971-72 رقبہ	1971-72 پیداوار	1972-73 رقبہ	1972-73 پیداوار
سیالکوٹ	40	454	27	344
گوجرانوالا	30	375	28	370
شیخوپورہ	42	710	39	659
لاہور	56	689	49	675
ملتان ڈویژن	203	2,304	196	2539
ساہیوال	86	1,011	82	1205
ملتان	59	780	56	761
مظفر گڑھ	53	467	54	536
ڈیرہ غازی خان	5	46	4	37
بہاولپور ڈویژن	129	1,011	119	1509
بہاولپور	23	253	23	296
بہاولنگر	45	496	38	489
رحیم یار خان	61	762	58	724

(رقبہ پیداوار - - - ایکڑ ٹن گنا)

(گنے کی فی ایکڑ اوسط پیداوار منوں میں)

نام ضلع	1971-72	1972-73
کیمبلپور	—	—
راولپنڈی	—	—
جہلم	245	—
گجرات	318	322
سرگودھا	465	467
لائلپور	470	480
جھنگ	430	450
میانوالی	381	394
سیالکوٹ	309	347
گوجرانوالہ	340	387
شیخوپورہ	460	460
لاہور	335	375
ساہیوال	320	400
ملتان	360	100
مظفرگڑھ	240	270
ڈیرہ غازی خان	250	252
بہاولپور	299	850
بہاولنگر	300	350
رحیم یار خان	340	340
صوبہ پنجاب	382	405

مارکیٹ کمیٹیوں کے ملازمین کے لئے قواعد ملازمت وضع کرنا

*4031 ۔ **مسٹر محمد حنیف نارو** ۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مارکیٹ کمیٹیوں کے ملازمین کے لئے قواعد ملازمت وضع نہیں کئے گئے ہیں ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں اور حکومت اس بارے میں کیا اقدامات کرنے کا ارداہ رکھتی ہے ؟

وزیر زراعت (چوھدری محمد اشاد) ۔ (الف) جی نہیں ۔ یہ درست نہیں۔ تنخواہ ۔ پنشن اور ریٹائیرمنٹ کے متعلق قواعد ملازمت مارکیٹ کمیٹیوں کے ملازمین کے نافذ کر دیئے گئے ہیں ۔

(ب) حکومت نے مارکیٹ کمیٹیوں کے ملازمین کے لئے باقی قواعد ملازمت بھی تیار کر لئے ہیں اور جتنی جلدی ممکن ہو ان کو نافذ کر دیا جائے گا ۔

جانوروں کی "مصنوعی تخم پاشی"

*4063 ۔ **ڈاکٹر محمد صادق ملہی** ۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ جانوروں کی "مصنوعی تخم پاشی" کے لئے مادہ تولید کہاں سے حاصل کیا جاتا ہے ۔ اگر ملکی وسائل سے حاصل ہوتا ہے تو کس کس نسل کا دستیاب ہے اور اگر بیرونی ممالک سے منگوایا جاتا ہے تو کس کس نسل کا اور کون کون سے سنٹروں سے یہ مل سکتا ہے ؟

وزیر زراعت (چوھدری محمد ارشاد) ۔ مصنوعی تخم پاشی کیلئے آجکل مادہ تولید ملکی اور غیر ملکی دونوں ذرائع سے حاصل کیا جا رہا ہے ۔ ملکی ذرائع سے حاصل ہونے والا مادہ تولید گائیوں میں ساھیوال اور دھنی نسل کا اور بھینسوں میں نیلی راوی نسل کا ہوتا ہے ۔ مادہ تولید حاصل کرنیکے لئے نر

سانڈ سرکاری فارموں سے ایسی گائیوں سے حاصل کئے جاتے ہیں ۔ جنکی دودھ کی پیداوار دوسری تمام گائیوں اور بھینسوں سے زیادہ ہوتی ہے ۔ اور خیال یہ رکھا جاتا ہے ۔ کہ یہ سانڈ بہتر پیداواری خصوصیات اپنے بچوں میں بھی ودیت کرسکیں ۔

غیر ملکی ذرائع سے اس سال پہلی بار "جرسی" اور "فریزن" نسلوں کا مادہ تولید امریکہ سے درآمد کیا گیا ہے ۔ اور اب یہ مادہ تولید سرکاری فارموں پر کچھ عوام کے جانوروں پر تجرباتی طور استعمال کیا جا رہا ہے ۔ اس سے پہلے سویڈن سے سرخ سفید سویڈن نسل سانڈ بیلوں کا تھوڑا سا مادہ تولید بطور تحفہ موصول ہوا تھا ۔ اور وہ سرکاری تجرباتی فارم بہادر نگر میں استعمال کیا گیا تھا ۔ اس کے نتائج حوصلہ افزا رہے ۔ اور اب انہی نتائج کی بنا پر موجودہ مقدار (پانچ ہزار ٹیکے) درآمد کی گئی ہے ۔ آئیندہ کیلئے حکومت پنجاب بیرونی ممالک سے آزمودہ سانڈوں کا مادہ تولید بڑے پیمانے پر منگوانے کا ارادہ رکھتی ہے جو شہروں اور دیہات میں استعمال کیا جائیگا تاکہ ملکی گائیوں کی دودھ دینے کی صلاحیت کو بہتر بنایا جا سکے ۔

درآمدی منجمد مادہ تولید آجکل تحصیل پھالیہ (گجرات) لاہور ۔ شیخوپورہ ملتان ۔ اور کوٹ ادو (مظفر گڑھ) اور بہادر نگر فارم پر استعمال ہو رہا ہے اس کے علاوہ مندرجہ ذیل تحصیلوں میں بھی جلد ہی دستیاب ہونا شروع ہو جائیگا ۔

1 ۔ گوجرانوالہ

2 ۔ شیر گڑھ (ساہیوال)

3 ۔ سیالکوٹ

4 ۔ سرگودھا

5 ۔ لائل پور

محکمہ "مصنوعی تخم پاشی" کا قیام

*4064 ۔ **ڈاکٹر محمد صادق ملہی** ۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) محکمہ "مصنوعی تخم پاشی" کب قائم ہوا اور کتنے جانوروں کی اب تک مصنوعی طور تخم پاشی کی گئی ہے ۔

(ب) مذکورہ محکمہ میں کتنے جانوروں پر تجربات کئے گئے اور اس سے کیا فوائد حاصل ہوئے ؟

وزیر زراعت (چوھدری محمد ارشاد) ۔ (الف) اس صوبے میں مصنوعی تخم پاشی کا کام 1954 میں تجرباتی سکیم کے طور پر کالج آف اینمل ھسبینڈری لاہور میں شروع ہوا ۔ 11 فروری 1972 میں اس کے لئے پوری نظامت قائم کی گئی ۔ اس نظامت کے قائم ہونے سے پہلے 116261 جانوروں کو جدید طریقہ سے تخم پاشی کی گئی تھی ۔

(ب) اس نظامت کے قائم ہونے کے بعد 36606 جانوروں کو ٹیکے لگائے گئے ۔ ان سے جو بچے پیدا ہونگے وہ تین سے چار سال کے اندر دودھ دینا شروع کر دینگے ۔ کیونکہ اس نظامت کے مراکز پر نظامت لائیو سٹاک فارمز کے اچھے اور بہترین سانڈ بیلوں کا مادہ تولید استعمال ہو رہا ہے ۔ اس لئے امید ہے ۔ کہ ان سے پیدا شدہ بچے اپنی ماؤں سے زیادہ دودھ دینگے ۔ یہ نظامت حال ہی میں معرض وجود میں آئی ۔ ہے اس لئے اس کے زیر نگرانی ٹیکے لگے ہوئے جانوروں سے جو بچے پیدا ہوئے ہیں ۔ وہ ابھی کم سن ہیں جب یہ سن بلوغ کو پہنچینگے ۔ تو ان سے اچھے نتائج برآمد ہونے کی توقع ہے ۔

اس جدید طریقہ افزائش نسل سے زیادہ دودھ اور گوشت حاصل کیا جا سکے گا

میاں خان محمد - جناب والا - میں وزیر موصوف سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا اس سے گائیوں کی آئندہ نسل متاثر نہیں ہو رہی ؟

وزیر زراعت - متاثر نہیں ہو رہی بلکہ بہتر ہو رہی ہے

محکمہ زراعت پنجاب کے مستقل ملازمین

*4082 - **میاں غلام فرید چشتی** - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ -

(الف) حکومت نے حال ہی میں قومی لیبر پالیسی میں ملازمین کی ملازمتوں کو جو تحفظ دیا تھا اور تین ماہ کی ملازمت کے بعد انہیں مستقل ملازم قرار دینے کا فیصلہ کیا تھا - کیا محکمہ زراعت پنجاب پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے -

(ب) مذکورہ بالا پالیسی کے تحت محکمہ زراعت پنجاب کے جن ملازمین کو یکم جنوری 1972 کے بعد 1973 تک مستقل ملازمین کی حیثیت دی گئی ہے ان کی تعداد کیا ہے ؟

وزیر زراعت (چوہدری محمد ارشاد) - (الف) جی ہاں - اس فیصلے کا اطلاق محکمہ زراعت پنجاب پر ہے -

(ب) محکمہ زراعت پنجاب میں یکم جنوری 1973 سے 1972 تک قومی لیبر پالیسی کے تحت 6738 ملازمین کو مستقل کرنے کے احکامات جاری کئے جا چکے ہیں -

---

ضلع ملتان میں یونین کونسل مظفر آباد کے لئے حیوانات کا ہسپتال

*4109 - **سید ناظم حسین شاہ** - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ -

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع ملتان میں یونین کونسل مظفر آباد کی

آبادی پچیس ہزار افراد پر مشتمل ہے لیکن یہاں کوئی حیوانات کا ہسپتال نہیں ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ آبادی کے لئے حیوانات کا ہسپتال کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر زراعت (چوہدری محمد ارشاد) : (الف) ہاں یہ صحیح ہے کہ اب یہاں کوئی حیوانات کا ہسپتال نہیں ہے -

(ب) محکمہ کی مروجہ پالیسی کے تحت پانچ میل کی حدود میں عموماً کوئی ہسپتال نہیں کھولا جاتا - کیونکہ شیر شاہ جو کہ مظفر آباد سے پانچ میل کم فاصلے پر ہے یہاں ہسپتال موجود ہے اس سے پیشتر یہاں علاقہ کی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک یونین کونسل وٹراری سینٹر جس میں سٹاک اسسٹنٹ تعینات ہوتا ہے - کھولا گیا تھا - لیکن جس عمارت میں یہ سینٹر کھولا گیا تھا وہ گر گئی اور کسی صاحب حیثیت نے متبادل جگہ مہیا نہ کی اس وجہ سے سینٹر بند کرنا پڑا - علاقہ کی ضرورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہسپتال کھولنے کا مسئلہ پیپلز ڈسٹرکٹ کونسل ملتان میں پیش ہوا - جس میں صاحب موصوف بھی حاضر تھے - اس اجلاس میں مندرجہ بالا کوائف زیر بحث آئے اور پیپلز ڈسٹرکٹ کونسل ملتان کی مالی حالت کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہاں ہسپتال کھولنے کا فیصلہ ہوا - محکمہ ہذا نے اس کے بعد بھی پیپلز ڈسٹرکٹ کونسل ملتان سے رابطہ قائم رکھا اور اب یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ آئندہ مالی سال سے یہاں ہسپتال کھولنے کے لئے ضروری فنڈ مہیا کئے جائیں گے - کیونکہ صنعتی علاقہ ہونے کی وجہ سے اس جگہ کی آبادی دن بدن بڑھ رہی ہے - اور ہر قسم کی محکمانہ سہولیتیں مہیا کرنا از بس ضروری ہیں -

تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں بھینسوں کی اچھی نسل کو فروغ دینا

***4120 - چوھدری لال خان** - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں اچھی نسل کی بھینسیں پالی جاتی ہیں -

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ 1947ء سے قبل اس تحصیل کے مختلف علاقوں میں بھینسوں کی افزائش نسل کے لئے سانڈ اور بیل مہیا کئے جاتے تھے -

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات ہے تو کیا حکومت بھینسوں کی اچھی نسل کو فروغ دینے کے لئے اس قسم کے اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر ایسا ہے تو کب تک - اگر نہیں تو اس کی وجوھات کیا ہیں ؟

وزیر زراعت (چوھدری محمد ارشاد) : (الف) جی ھاں -

(ب) جی ھاں - 1947ء سے پیشتر تحصیل پھالیہ میں سات (5) سانڈ ڈسٹرکٹ بورڈ نے وظیفہ پر رکھے ہوئے تھے -

(ج) حکومت پنجاب کا محکمہ امور حیوانات بھینسوں کی افزائش اور فروغ کے لئے ھر ممکن کوشش سے کام لے رھا ہے - اس ضمن میں مصنوعی نسل کشی کے پانچ (5) مراکز بمقام نتھووال - جلال پور جٹاں - کھاریاں - منڈی بہاوالدین اور ملکوال میں کام کر رہے ہیں - اور چھ ماہ کے اندر پھالیہ میں بھی ایک مصنوعی نسل کشی کا مرکز قائم کیا جائیگا - اس کے علاوہ (16) سولہ نمبرداری لینڈ گرانٹ پر بھی سانڈ برائے نسل کشی موجود ہیں -

موضع دوگل کے قریب نہر پر موجود درختوں کی کٹائی

*4151 - **چودھری امان اللہ لک** - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمالینگے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ موضع دوگل تحصیل پھالیہ ضلع گجرات کے نزدیک نہر کے بائیں کنارے پٹڑی پر محکمہ جنگلات نے درخت لگائے ہوئے ہیں -

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ پٹڑی کے ساتھ ہی پختہ سڑک جاتی ہے جو درختوں کے تنوں کے پھیلاؤ کی وجہ سے قریباً بند ہو چکی ہے جس سے آمدورفت میں سخت دشواری ہوتی ہے -

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا وزیر موصوف ڈسٹرکٹ فارسٹ آفیسر گجرات کو فوری طور پر مذکورہ درختوں کو کٹوانے کا حکم دینگے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر زراعت (چوھدری محمد ارشاد) - (الف) یہ درست ہے کہ موضع دوگل تحصیل پھالیہ ضلع گجرات کے نزدیک راجباہ دوگل پر برجی نمبر 5 تا 33 دائیں اور بائیں ترقیاتی منصوبہ کے تحت سال 70-1969ء کے دوران درخت لگائے گئے تھے -

(ب) یہ بھی درست ہے کہ راجباہ کے دائیں طرف تقریباً نصف میل تک پکی سڑک ہے اور اس کے آگے نہر کی کچی پٹڑی ہے - کہیں کہیں درختوں کی شاخیں جھکی ہوئی ہیں جو ٹریفک کے لئے روکاٹ کا باعث بن سکتی ہیں -

(ج) مہتمم جنگلات کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ ضروری شاخ تراشی کرا دیں اس طرح راستہ میں رکاوٹ نہیں رہے گی - درختوں کو کاٹنے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی گورنر پنجاب کے حکم کے مطابق درخت کاٹے جا سکتے ہیں -

چوھدری امان اللہ لک - جناب والا - میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کروں گا کیا یہ درست ہے کہ اس راستہ پر بہت سے پودے خود رو ھیں اور پٹری کے مابین واقع ہیں - کیا آپ اس میں خاص دلچسپی لیکر گجرات کی انتظامیہ کے افسران کو حکم دیں گے کہ وہ موقعہ پر پہنچ کر تحقیقات کریں اور اگر مناسب ھو تو اس رکاٹ کو راستہ سے ھٹائیں ؟

وزیر زراعت - جناب والا - جیسا کہ پہلے میں نے جواب دیا ہے اس بارہ میں اقدامات کئے جا چکے ہیں - اگر معزز رکن وھاں خود جا کر دیکھیں تو کوئی روکاوٹ نہیں ہے -

چوھدری امان اللہ لک - کیا وزیر موصوف یہ زحمت گوارا کریں گے کہ وہ چٹھی جو گورنر صاحب کے نام منسوب کی گئی ہے جس کے پیش نظر محکمہ جنگلات والے درختوں کو نہیں کاٹ سکے جن کو وہ کاٹنا مناسب خیال کرتے ہیں یا ضروری بھی ھوتا ہے تو کیا آئندہ کیبنٹ میٹنگ میں اس چٹھی کے پیش نظر چیف منسٹر کی موجودگی میں اس پر نظرثانی کرنے کے لئے تیار ھوں گے ؟

وزیر زراعت - جناب والا - میں یہ سمجھتا ھوں کہ معزز رکن نے مسئلہ صرف یہ پیش کیا ہے کہ وھاں پر راستہ میں رکاوٹ ہے - ان کے حکم مطابق وہ راستہ بالکل صاف کرا دیا گیا ہے اب کوئی ایسی رکاوٹ نہیں ہے - مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اس سوال کے کرنے کا مقصد کیا تھا -

چوھدری امان اللہ لک - جناب والا - انہوں فرمایا ہے کہ گورنر صاحب کے حکم کے مطابق وہ درخت کاٹے نہیں جا سکتے -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - انہوں نے کہا ہے کہ درختوں کی شاخیں تراش دی گئی ہیں اور راستہ صاف کر دیا گیا ہے -

چوھدری امان اللہ لک - جناب والا - میں عرض کروں کہ یہ بہت بڑا پیچیدہ سوال ہے - جناب غلام مصطفیٰ کھر صاحب جب گورنر تھے - انہوں نے نا معلوم کس وقت یہ حکم دیا تھا کہ درخت بیچے جا رہے ہیں - اب زیادہ تر وہ سڑک بن گئی ہے وھاں ھمارا کروڑوں روپیہ لگ رہا ہے -

درمیان میں درخت کھڑے ہیں اور ہم نے پوچھا کہ وہ درخت کیوں نہیں کاٹے جا سکے جبکہ نیلام بھی ہو چکے ہیں ۔ لیکن انہوں نے کہا گورنر صاحب کا حکم ہے ۔ میں نے گورنر صاحب سے عرض کیا کہ جو سڑک وہاں بنا رہے ہیں ۔ اس کے درمیان درخت کھڑے ہیں ۔ اور جس طرح یہ سڑک بنائی جا رہی ہے میرا خیال ہے کہ اس طرح سکھوں کے زمانے میں بھی نہیں ہوتا تھا جیسا کہ آج کل وہاں ہو رہا ہے۔ ان کے گوش گزار کرنے کے باوجود ہمیں آج تک وہ چٹھی نہیں مل سکی جس کے پیش نظر محکمہ جنگلات والے ان درختوں کو کاٹ نہیں سکتے ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب والا ۔ سڑکیں برباد ہو رہی ہیں ۔ راستے بھی بند ہیں لیکن وہ محکمہ جنگلات والے یہ کہتے ہیں کہ گورنر صاحب نے کہا تھا ۔ جب میں نے گورنر صاحب سے پوچھا تو انہوں نے کہا تھا کہ یہ عجیب سکھوں کا دور ہے ۔ میں نے اس لئے کہا تھا کہ یہ نیلام نہ کریں ۔ اس لئے میں عرض کرونگا کہ انہوں نے کہا تھا ۔ اور یہ ہو رہا ہے کہ آپ سڑکیں بنوا رہے ہیں اور درمیان میں کھڑے ہیں ۔ اس سلسلے میں محکمہ جنگلات بے بس ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آج اتفاق سے شکل سے کسی کو سکھ کا شبہ بھی نہیں ہو سکتا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ اگر میرے اس مسئلے پر غور فرمائیں گے کہ جس طرح محکمہ جنگلات کی طرف سے اس چٹھی کا حوالہ دیتے ہوئے کیا جا رہا ہے تو سکھوں کی یاد بالکل تازہ ہو جائے گی ۔ اس لئے میں جناب کی وساطت سے وزیر موصوف سے عرض کرونگا کہ وہ اس مسئلے پر خاص توجہ فرمائیں کیونکہ بے پناہ پیسے کا ضیاع ہو رہا ہے اور جناب چیف منسٹر صاحب کے علم میں یہ مسئلہ لائیں اور اس چٹھی پر نظر ثانی کریں کہ اس چٹھی کا متن کیا تھا ۔ اس کا مقصد کیا تھا اور اس کے پیش نظر نقصان کیا ہو رہا ہے ۔ چیف کنزرویٹر اور محکمہ جنگلات کے

افسران کی موجودگی میں وہاں دیکھیں کہ اس کو misuse کیا جا رہا ہے اور لوگوں کے مفاد کے خلاف کیا جا رہا ہے -

وزیر زراعت - جناب والا - معزز رکن نے جس مسئلہ کی طرف توجہ دلائی تھی وہ مسئلہ تو حل ہو چکا ہے -

مسٹر سپیکر - انہوں نے آپ کی توجہ دلائی تھی کہ اس کا احساس کریں -

وزیر زراعت - جناب والا - مجھے بالکل احساس ہے اور وہ مسئلہ حل ہو چکا ہے - معزز رکن نہ اپنے حلقہ میں اس سوال کے پیش کرنے بعد گئے ہیں اور نہ ہی انہوں نے دیکھا ہے کہ واقعی وہ رکاوٹ دور ہو چکی ہے - جہاں تک چٹھی کا سوال ہے معزز رکن میرے چیمبر میں تشریف لائیں وہ دیکھی جا سکتی ہے اور چیف منسٹر کے نوٹس میں لاکر اس کو revise کیا جا سکتا ہے -

چوہدری امان اللہ لک - شکریہ -

پنجاب کے سیلاب زدگان کے لئے وفاقی حکومت کی جانب سے امداد

*4223 - **میاں محمد رفیع** - کیا وزیر مال ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ پنجاب کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے وفاقی حکومت نے کتنے ٹریکٹرز۔بلڈوزرز۔ کتنے من کھاد اور بیج فصل ربیع کے لئے صوبائی حکومت کو دئے ہیں اور اس میں سے صوبائی حکومت نے ہر ضلع کو کتنا حصہ دیا ہے ؟

وزیر مال (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) - وفاقی حکومت نے پنجاب کے سیلاب زدہ علاقوں میں استعمال کے لئے 780 ٹریکٹر الاٹ کئے تھے جو حکومت پنجاب نے خود خرید کرنے تھے - ان میں سے 405 ٹریکٹر آ چکے ہیں ان کے علاوہ 27 ٹریکٹر حکومت ایران سے بطور امداد ملے ہیں - اس وقت 432 ٹریکٹر مختلف اضلاع میں کام کر رہے ہیں یہ ٹریکٹر ان کی ہارس پاور

کے لحاظ سے رعائتی کرائے پر دیئے جا رہے ہیں ۔ 75 اور ٹریکٹر کراچی پہنچ چکے ہیں وہ بھی پنجاب آ رہے ہیں ۔

کھاد اس دفعہ بہت وافر مقدار میں منگوائی گئی اور سیلاب زدہ رقبوں میں کہیں کھاد کی کمی نہیں رہی ۔ 2 لاکھ 26 ہزار نیو میٹرک (metric) ٹن نائٹروجن کھاد 41 ہزار نیو میٹرک (metric) ٹن فاسفورس کھاد تقسیم ہو چکی ہے ۔

بیج دو لاکھ اسی ہزار من تصدیق شدہ موجود تھا اور تیس لاکھ من محکمہ خوراک سے لیا گیا ۔ بیج اور کھاد زرعی سپلائی کارپوریشن نے تقسیم کی ہے ۔

ہر ضلع کا حصہ بھی بتایا جا سکتا ہے ۔ تمام اعداد و شمار موجود ہیں ۔ جو ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں اور میاں صاحب وہاں سے لے سکتے ہیں ۔

تفصیلی گوشوارہ

ٹریکٹرز ۔ بلڈوزر ۔ بیج گندم اور کھاد جو مختلف اضلاع میں مہیا کئے جا رہے ہیں ۔

نام اضلاع	ٹریکٹر	بلڈوزرز	بیج گندم (تصدیق شدہ)	بیج گندم بغیرسٹاک	نائٹروجن (ماہ اکتوبر تا فروری)	فاسفورس
			(من)			
کیمبلپور	10	—	6520	25,000	1,610	350
راولپنڈی	10	—	5300	25,000	1,080	240
جہلم	10	—	5500	125000	950	200
گجرات	30	7	5000	125000	9250	1980
سرگودھا	30	8	3000	1,00,000	15240	3,280
لائلپور	18	4	19,000	25,000	27,040	5,790
جھنگ	50	33	12,000	3,25,000	13,520	2,910

میانوالی	13	—	12,000	1,00,000	6,920	1,280
سیالکوٹ	10	4	9,000	3,00,000	16,130	8,730
گوجرانوالہ	20	10	10,000	2,00,000	16,130	3,790
شیخوپورہ	36	—	10,000	2,00,000	14,360	3,260
لاہور	5	4	16,000	1,00,000	12,710	2,790
ساہیوال	15	7	27,500	75,000	27,470	5,890
ملتان	55	9	47,004	1,50,000	32,280	6,890
مظفر گڑھ	40	12	15,000	3,50,000	9,720	2,060
ڈیرہ غازی خان	10	9	8,100	1,25,000	4,460	980
بہاولپور	22	—	6,000	1,50,000	6,050	1,180
بہاولنگر	10	—	8,000	1,50,000	7,000	1,490
رحیم یار خان	40	18	9,000	2,50,000	11,010	2,400
	432	128	2,50,000	0,00,000	2,26,500	49,100

صوبہ پنجاب میں آلو اور پیاز کی کاشت

*4240 - میاں محمد رفیع - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) 1972 اور 1973 میں پنجاب میں کتنے کتنے ایکڑ اراضی میں آلو اور پیاز کاشت کیا گیا اور سال 1974 میں کتنے ایکڑ اراضی میں آلو اور پیاز کرنے کا پروگرام ہے -

(ب) 1972 اور 1973 میں پنجاب میں کتنی اراضی پر تمباکو کاشت کیا گیا اور 1974 میں کتنے ایکڑ میں تمباکو کاشت کرانے کا پروگرام ہے -

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ خوراک کی ضروریات پوری کرنے کے لئے آلو اور پیاز کی کاشت تمباکو کی نسبت نہایت ضروری ہے - اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس بارے میں کیا اقدام

کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر زراعت (چوہدری محمد ارشاد) - (الف) آلو اور پیاز کے مطلوبہ شماریات بابت رقبہ زیر کاشت مندرجہ ذیل ہیں :-

رقبہ ایکڑ میں

سال	آلو	پیاز
1971-72	38,403	26,619
1972-73	34,804	20,174
(پروگرام) 1973-74	40,000	26,000

(ب) تمباکو کے مطلوبہ شماریات بابت رقبہ زیر کاشت مندرجہ ذیل ہیں -

سال	تمباکو
1971-72	54,652
1972-73	60,159
1973-74	55,000

(ج) ہاں - اس بارے میں مندرجہ ذیل اقدامات کئے گئے ہیں -

1973-74 میں آلو اور پیاز کی پیداوار بڑھانے کا منصوبہ وضع کیا گیا ہے جس کے تحت آلو کا مطلوبہ بیج درآمد کر لیا گیا ہے - اس کے ساتھ ساتھ اچھی قسم کا بیج مقامی طور پر بھی منتخب کیا گیا ہے - زمینداران کو ان کی پیداوار بڑھانے کے بارے میں ہدایات دی جا رہی ہیں - تمباکو کا رقبہ محدود کرنے کے لئے وفاقی حکومت نے پہلے ہی ایک واضح پروگرام نافذ کیا ہوا ہے -

---

محکمہ زراعت کے افسران اور اہلکاران کے خلاف تحقیقات

*4245 - **میاں محمد رفیع** - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ اکتوبر نومبر 1973 میں پنجاب کے محکمہ زراعت کے بعض افسران اور اہلکاران نے کاشتکاروں

کو بر وقت فصل ربیع کے لئے بیج اور کھاد مہیا نہیں کئے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ان میں سے کتنے افسران اور اہکاران کے خلاف کارروائی کی گئی اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر زراعت (چوہدری محمد اشاد) ۔ (الف) یہ درست نہیں ہے ۔ بلکہ مختلف قسم کی فصل ربیع کی فصلوں کی کاشت کو فروغ دینے اور پیداوار میں اضافہ کرنے کے لئے صوبے بھر میں وافر مقدار میں کیمیاوی کھاد اور بیج کا انتظام بر وقت کیا گیا ہے ۔ صوبے بھر میں زرعی سپلائی کارپوریشن کے مقررہ کردہ چھ سو سیل ڈپوؤں سے بیج اور کیمیاوی کھاد دستیاب ہے اور بعض جھگوں پر محکمہ زراعت کے توسیعی عملہ کی وساطت سے بھی کیمیاوی کھاد فروخت کی جا رہی ہے۔کیمیاوی کھاد اور بیج خرید کرنے کے لئے مختلف ایجنسیوں کی طرف سے قرضہ جات کی سہولتیں بھی میسر ہیں ۔

(ب) جزو (الف) کا جواب اثبات میں نہیں ہے ۔ اسلئے کسی افسر یا اہلکار کے خلاف کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی ۔

محکمہ زرعی انجینئرنگ لائل پور میں سند یافتہ افراد کی تعیناتی

*4253 ۔ **چوہدری امان اللہ لک** ۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ زرعی انجینئرنگ لائل پور میں متعدد آسامیوں پر مڈل اور میٹرک پاس افراد بطور زرعی انجینئرز تعینات ہیں ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ افراد کے پاس کوئی

اعلیٰ تعلیمی ڈگری اور کوئی فنی یا تکنیکی تربیت کی سند نہیں ہے ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس معاملہ کی تحقیقات کرا کر سند یافتہ افراد کو ان آسامیوں پر متعین کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ایسا ہے تو کب اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر زراعت (چوہدری محمد ارشاد) ۔ (الف) یہ درست ہے ۔

(ب) یہ بھی درست ہے ۔

(ج) زرعی انجینئرز اور اسسٹنٹ زرعی انجینئر ز، آسامیوں کے محکمانہ ملازمین کے لئے اور سند یافتہ افراد کے لئے علیحدہ علیحدہ حصے مقرر ہیں اور تمام آسامیوں کو مجوزہ قوانین کے مطابق باقاعدہ پبلک سروس کمیشن کی سفارشات کے بعد پر کیا جاتا ہے ۔ لہذا محکمانہ ملازمین میں صرف وہی حضرات ان آسامیوں پر تعینات کئے گئے ہیں جو مطلوبہ معیار ۔ تجربہ یا قوانین ہیں مذکورہ اسناد کے مالک ہیں ۔ اندریں حالات مزید تحقیق مناسب نہ ہوگی ۔

(ii) اس موقعہ پر مجوزہ قوانین کی خلاف ورزی محکمہ کے لئے عدالتی کارروائیوں کا سبب بن سکتی ہے ۔ مقررہ حصے کے مطابق حقدار ملازمین کو ہی تلقین کیا جاتا ہے بشرطیکہ وہ مطلوبہ معیار ۔ تجربہ سروس اور عملی قابلیت پر پورے اترتے ہوں ۔ جو ملازمین قانون ۔ ضابطہ کے مطابق پبلک سروس کمیشن کی سفارشات کے بعد ترقی پاچکے ہیں ان کی اس موقعہ پر تحقیق یا تنزلی یا معزولی ممکن نہیں ہے ۔ البتہ آئندہ کے لئے قانون میں ترمیم کردی گئی ہے ۔

زراعت پیشہ لوگوں کو کیمیاوی کھاد کی فراہمی

*4261 - چوہدری امان اللہ لک - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) حکومت کی جانب سے زراعت پیشہ لوگوں کو کیمیاوی کھاد از قسم نائٹروجن - فاسفورس اور پوٹاشیم وغیرہ مہیا کرنے کے لئے حکومت نے کیا اقدام کیا ہے -

(ب) سال 73-1972 کے دوران ہر قسم کی کتنی کھاد کی مقدار زراعت پیشہ لوگوں کو مہیا کی گئی ؟

وزیر زراعت (چوہدری محمد اشاد) - (الف) کھاد کی تقسیم اور فروخت کو قومی تحویل میں لے لیا گیا ہے - اب یہ کام پنجاب زرعی ترقیاتی سپلائی کارپوریشن خوش اسلوبی سے سر انجام دے رہی ہے - تمام صوبے میں چھ سو سے زائد ڈپوز قائم ہیں جہاں سے کھاد نقد قیمت پر اور قرضوں کی صورت میں کاشتکاروں کو دی جا رہی ہے - 23 نومبر تک 14 کروڑ 13 لاکھ روپے کے قرضے کاشتکاروں کو بیج اور کھاد کی خرید کے لئے دیئے گئے تھے - اس کے علاوہ دو ہزار امداد باہمی کی انجمنیں بھی اپنے ممبروں کو کھاد مہیا کر رہی ہیں - اور محکمہ زراعت کا توسیعی عملہ بھی کھاد کی تقسیم میں بھی ہاتھ بٹا رہا ہے -

(ب) 73-1972 میں 2 لاکھ 62 ہزار 288 نیو میٹرک ٹن نائٹروجن کھاد اور 41 ہزار نیو میٹرک ٹن فاسفورس کھاد اور 1027 نیو ٹرینٹ ٹن پوٹاش کھاد اب تک مہیا ہو چکی ہے -

Mir Balakh Sher Mazari : Sir, it is very bad practice going on that the replies are not supplied to us and if the replies have not come to the Assembly, the questions should not be put on the agenda.

Mr. Speaker. I discuss the matter with the Chief Minister. Although answers are given in the House, no prior

information comes so that the same can be distributed in the House.

Mir Balakh Sher Mazari : Sir, it may be kept for some other day.

Mr. Speaker : I hope it is just a lapse. It will not be repeated.

غیر نشان زدہ سوال

صوبہ میں سرکاری زرعی ورکشاپ

69۔ **حاجی محمد سیف اللہ خان** ۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ پنجاب میں کل کتنے سرکاری زرعی ورکشاپ ہیں ۔ جہاں زمینداروں کے مشینی آلات مرمت کرنے ۔ ٹیوب ویل بور کرنے اور ٹریکٹر و بلڈوزر کرایہ پر دینے کے انتظامات ہیں اور وہ کہاں کہاں پر واقع ہیں ۔

(ب) ہر ورکشاپ میں کون سی مشینری زمینداروں کو کرایہ پر دی جاتی ہے اور اس کی شرح و شرائط کیا ہیں ، نیز مشینری کی مفصل تفصیل ورکشاپ وار معہ ماڈل و سال بیان فرمائی جائے ۔

(ح) سرکاری زرعی ورکشاپ میں ٹیوب ویل بور کرانے کے لئے زمینداروں کو کیا امداد اور سہولت بہم پہنچائی جاتی ہے اور اس کی شرح اجرت کیا ہے ؟

(جواب موصول نہیں ہوا)

اراکین اسمبلی کی رخصت

سید مہتاب احمد شاہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست سید مہتاب احمد شاہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

میں بوجہ بیماری 3-4 دسمبر کو اجلاس سے

غیر حاضر رہا ہوں رخصت منظور فرمائی جائے
نوازش ہوگی ۔

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر عبدالرحمن جامی

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست مسٹر عبدالرحمن جامی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

I could not attend the session of the Assembly on 3rd instant due to illness. Kindly excuse my absence for the same day.

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری شوکت علی

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست چوہدری شوکت صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گذارش ہے کہ بندہ مورخہ 3-12-1973 کو
بوجہ بخار اور زکام سیشن میں حاضر نہیں
ہو سکا ۔ براہ مہربانی مورخہ 3-12 1973
کیلئے رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

میاں منظور احمد موہل

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست میاں منظور احمد موہل صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

بندہ دو یوم مورخہ 3-12-1973 اور 4-12-1973 کو اسمبلی کے اجلاس میں بوجہ نا سازی طبع شرکت نہیں کر سکا ہوں۔ لہذا ان دو ایام کی رخصت عطا فرمائی جائے۔

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

بیگم بلقیس حبیب اللہ

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست بیگم بلقیس حبیب اللہ صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں ضروری کام کی وجہ سے راولپنڈی گئی ہوئی تھی - اس لئے 3 اور 4 دسمبر کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکی - رخصت دی جائے۔

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کر دی جائے)

بیگم آباد احمد خان

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست بیگم آباد احمد خان صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

اسلام علیکم کل 4 دسمبر 1973 مجھے ضروری کام

کیلئے شیخوپورہ جانا پڑا ۔ اس لئے پہلی مرتبہ
اسمبلی کے اجلاس سے غیر حاضر رہی - از راہ
مہربانی 4 دسمبر کی چھٹی منظور فرمائی
جائے ۔

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے:

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر عبدالعزیز ڈوگر

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست مسٹر عبدالعزیز ڈوگر صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

I could not attend the Assembly session due to illness. Leave may kindly be granted from 29 November to 4th December 1973.

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

مہر دوست محمد لالی

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست مہر دوست محمد لالی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

بندہ ہاؤس کمیٹی کی میٹنگ منعقدہ 2 نومبر
میں حاضر نہیں ہو سکا ۔ اس دن کی رخصت
عطا کی جائے ۔

مسٹرسپیکر - سوال یہ ہے :
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -
(تحریک منظور کی گئی)

سردار غلام عباس خان گادھی

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست سردار غلام عباس خان گادھی صاحب ممبر صوبائی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

اسلام‌علیکم بندہ مورخہ 8, 9, 12, 13, 23
اور 27 تا 30 نومبر بوجہ بیماری اجلاس میں
شامل نہیں ہوسکا ان تاریخ کی رخصت منظور
فرمانے کے لئے درخواست ھذا اجلاس میں پیش
کی جائے -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :
کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے -
(تحریک منظور کی گئی)

سردار غلام عباس خان گادھی

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست سردار غلام عباس خان گادھی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

بندہ مورخہ 3 دسمبر کو اجلاس میں بوجہ
بیماری حاضرنہیں ہو سکا - لہذا رخصت منظور
فرمائی جانے کے لئے درخواست ھذا ایوان میں
پیش کی جائے -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -
(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر منظور حسین جنجوعہ

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست مسٹر منظور حسین جنجوعہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

> I could not attend the Assembly session on 28th and 30th November 1973, due to illness. I hope that the leave for these two days will be granted by the House.

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر خالد نواز خان وٹو

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست مسٹر خالد نواز خان وٹو ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

> I was unable to attend the session due to illness on 30th November, Friday. Leave may please be granted.

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کو دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مخدوم حمیدالدین

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست مخدوم حمیدالدین صاحب ممبر صوبائی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

> I could not attend the Assembly Session from the 23rd November, to

the 2nd of December 1973. My absence may kindly be condoned on the grounds of illness.

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

رائے میاں خان کھرل

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست رائے میاں خان کھرل صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گزارش ہے کہ میں مورخہ 3 دسمبر 1973 کو اجلاس اسمبلی میں حاضر ہونے سے قاصر رہا ہوں ۔ لہذا ایک یوم کی رخصت عطا فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مجلس قائمہ کی رپورٹ پیش کرنے مدت میں توسیع

محترمہ ناصرہ کھوکھر - میں تحریک پیش کرتی ہوں :-

کہ اشیائے خوردنی کو ڈھکے بغیر فروخت کرنے پر پابندی عائد کرنے کا مسودہ قانون پنجاب مصدرہ 1973ء (مسودہ قانون نمبر 48

بابت 1973ء) کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں 28 فروری 1974ء تک توسیع کی جائے۔

مسٹر سپیکر - تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :-

کہ اشیائے خوردنی کو ڈھکے بغیر فروخت کرنے پر پابندی عائد کرنے کا مسودہ قانون پنجاب مصدرہ 1973ء (مسودہ قانون نمبر 48 بابت 1973) کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں 28 فروری 1974 تک توسیع کی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری صاحب داد خان - جناب والا - میں تحریک پیش کرتا ہوں -

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون انضباط وانصرام لاؤڈ سپیکر و ساونڈ ایمپلی فائر مغربی پاکستان مصدرہ 1973ء (مسودہ قانون نمبر 44 بابت 1973ء) کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں 15 مارچ 1974ء تک توسیع کی جائے۔

مسٹر سپیکر - تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :-

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون انضباط و انصرام لاؤڈ سپیکر وساؤنڈ ایمپلی فائر مغربی پاکستان مصدرہ 1973ء (مسودہ قانون نمبر 44 بابت 1973ء) کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ پیش کرنے

کی میعاد میں 15 مارچ 1974ء تک توسیع کی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مرزا فضل حق ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں۔

کہ مسودہ قانون (ترمیم) شفع پنجاب مصدرہ 1973ء (مسودہ قانون نمبر 49 بابت 1973ء) کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے مال کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں 28 فروری 1974ء تک توسیع کی جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :۔

کہ مسودہ قانون (ترمیم) شفع پنجاب مصدرہ 1973ء (مسودہ قانون نمبر 49 بابت 1973ء) کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے مال کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں 28 فروری 1974 تک توسیع کی جائے۔

(تحریک منظور کی جائے)

مسئلہ استحقاق

کارروائی اسمبلی کی ہر وقت طباعت نہ ہونا

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور اور حاجی محمد سیف اللہ خان حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک خاص اہمیت کے حامل اور واضح مسئلہ کو پیش کرنے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتے ہیں ۔ مسئلہ یہ ہے کہ اس ایوان کے ہر ممبر کا بنیادی حق ہے کہ وہ اسمبلی کی کارروائی کی شائع

شدہ نقول بر وقت حاصل کرے مگر تا حال سال گزشتہ کی کارروائی اسمبلی نہ تو شائع کرائی گئی اور نہ ہی ارکان اسمبلی کو مہیا کی گئی - جس سے اس ایوان کے ارکان کی حق تلفی ہوئی ہے اور حقوق کی پامالی ہوئی ہے -

میاں صاحب یہ حال میں کیسے واقع ہوا ہے -

میاں خورشید انور - جناب والا - میں گزارش کرتا ہوں کہ آج سے چند ماہ پہلے اسی مضمون کی تحریک استحقاق ہاؤس میں پیش ہوئی تھی - وہ کیمٹی کے پاس گئی کہ کیمٹی اپنی رپورٹ پیش کرے - کیمٹی نے تمام فائل پر غور کرنے کے بعد طے کیا کہ اگر حکومت کے پاس کام زیادہ ہے اور گورنمنٹ پریس میں مباحثات شائع نہیں ہو سکتی تو اسے کسی کمرشل پریس سے چھپوالیا جائے - باوجود اس رپورٹ کی منظوری کے اس پر ابھی تک عمل نہیں ہوسکا - جناب والا - جب آپکے دفتر کا یہ حال ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ آپ دوسرے دفاتر کو کیسے پکڑ سکتے ہیں کہ وہ کام درست کریں - پانچ ماہ اس منظوری کو بھی ہو گئے ہیں - اسکو کسی کمرشل پریس چھپوا لیا جائے -

مسٹر سپیکر - میاں صاحب آپ نے حال ہی وقوع پذیر ہونے والے کا جواب نہیں دیا -

حاجی محمد سیف اللہ خان - میں جناب والا - اسی کا جواب عرض کرتا ہوں کہ حال میں وقوع پذیر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ کافی انتظار کے بعد ہم بار بار یاد دہانیاں کراتے رہے -

مسٹر سپیکر - حل میں وقوع پذیر مسئلہ تب ہوتا جب کچھ ہو جاتا یہ تو ہوا ہی نہیں -

حاجی محمد سیف اللہ خان - چونکہ جناب والا - ہم نا اُمید اب ہوئے ہیں جب کارروائی کی نقول نہیں ملیں - اس لئے واقعہ اب ہوا ہے اور تحریک استحقاق پیش کر دی ہے -

مسٹر سپیکر - پہلی بات تو یہ ہے کیا کوئی واقعہ وقوع پذیر ہوا ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان : جی ہاں -

مسٹر سپیکر - دوسری بات یہ کہ حال میں ہوا ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - یہ نا امیدی حال ہی میں واقع ہوئی ہے -

مسٹر سپیکر - اگر آپ اس مسئلہ کو سپیکر کے سپرد کر دیں تو بہتر ہے - میں فاضل اراکین کی اطلاع کے لئے کہہ دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ دفتر نے تو سال کے ختم ہونے پر ہی تمام رپورٹ مکمل کرلی تھی - سب کچھ ہوگیا تھا لیکن جب بات ہمارے سٹاف سے آگے چلی جائے یا کسی اور ادارے کے پاس چلی جائے جو نام سے تو کمرشل ہی کیوں نہ ہو - یہ کافی عرصے سے ایک کمرشل ادارہ ہے ہم نے کوٹیشن بھی لی ہیں سب کچھ کیا ہوا پڑا ہے -

میاں خورشید انور - گورنمنٹ پریس میں پڑا ہے -

مسٹر سپیکر - جیسی آپ نے سفارش کی تھی ویسے ہی کام ہوا ہے -

میاں خورشید انور - جناب والا - سفارش یہ ہوئی تھی کہ پرائیویٹ پریسوں سے طباعت کرائی جائے -

مسٹر سپیکر - گورنمنٹ پرنٹنگ پریس نے ٹنڈر طلب کئے ہیں دعا کریں ٹنڈر کھلیں -

میاں خورشید انور - کیا خیال ہے اس پر عمل ہو جائیگا -

مسٹر سپیکر - اگر فاضل اراکین یہ فیصلہ کرلیں کہ ٹائپ شدہ نقول مل جایا کریں تو میں یہ اسمبلی میں انتظام کرسکتا ہوں - لیکن جہاں تک چھپانے کی بات ہے اس کے لئے ضابطہ ہے - اس ضابطے کو پورا کرنا پڑتا ہے - ضابطے میں جو باتیں ہوتی ہیں وہ ہمارے اختیار سے باہر ہوتی ہیں -

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ بالکل بجا ہے کہ آپکے اختیار سے باہر ہے ۔ بہر حال اسکی منظوری دینا ۔ اسکو طبع کرانا اور اس پریس کا کنٹرول جس میں یہ کارروائی ہوتی ہے وہ لازمی طور پر حکومت کے کے قبضہ میں ہے ۔ اس سلسلے میں آپ ہمیں حکومت کی طرف سے یا جس محکمہ سے اسکا تعلق ہے یا وزیر متعلقہ سے اسکی یقین دھانی کرا دیں تاکہ یہ کام جلد ہو سکے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ڈاکٹر عبدالخالق صاحب یہاں ایک تحریک استحقاق آئی ہے کہ اسمبلی کی کارروائی وقت پر طبع ہو کر فاضل اراکین کو نہیں ملتی ۔ اسکا طریقہ کار یہ ہے کہ ہمارے ہاں سے یہ ایٹٹ ہو کر گورنمنٹ پرنٹنگ پریس کے پاس چلی جاتی ہے ۔ انکے پاس غالباً اپنا کام اتنا زیادہ پڑا ہے کہ وہ کسی پرائیویٹ پرنٹنگ پریس سے ٹنڈر طلب کرتے ہیں ۔ تو اس میں تقریباً ایک سال کی تاخیر ہو چلی ہے اور اگر 31 دسمبر سے پہلے یہ طبع ہو جائے تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ سال کے اندر اندر اسکی طباعت ہو گئی ہے ۔ انہوں نے پرائیویٹ پرنٹنگ پریس سے ٹنڈر لے لئے تھے اور کل وہ کھل گئے ہیں ۔ اگر آپ اس طرف توجہ دیں تو یہ کام جلد ہو سکتا ہے ۔

وزیر صنعت ۔ جناب والا ۔ مجھے یہ بتا دیں کہ میرا اس سے کیا تعلق ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ آپکے پاس صنعت کا محکمہ ہے ۔

وزیر صنعت ۔ اگر ایسا ہے تو میں معلوم کرکے بتاؤنگا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ بڑی اہم چیز ہے ۔ ہمیں اسکے متعلق کوئی یقین دھانی کرائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نے وعدہ کر لیا ہے ۔ اب انشاء اللہ یہ کام جلد ہو جائیگا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ بھی بتا دوں کہ جب تک اسمبلی کی کارروائی طبع نہیں ہو جاتی تب تک ٹیپ صاف نہیں کئے

جاتے ۔ تو آپ یہ بتائیں کہ آیا آپ ان ٹیپوں کو صاف کرتے جا رہے ہیں یا نئے ٹیپ استعمال کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ہمارے پاس تمام پرانے ٹیپ پڑے ہیں اور ہمیں نئے ٹیپ استعمال کرنے پڑ رہے ہیں جن پر بہت زیادہ خرچ کرنا پڑ رہا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جی ہاں ۔ یہی تو میں کہنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب ڈاکٹر عبدالخالق صاحب کی توجہ اس طرف دلائی جا چکی ہے ۔ اب یہ کام جلد ہو جائیگا ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ ڈاکٹر صاحب نے کوئی یقین دہانی نہیں کرائی ۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہ انکا محکمہ نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے کہا ہے کہ میرا محکمہ ہوا تو یہ کام کر دیا جائیگا ۔ اب یہ چوہدری محمد انور کی ایک تحریک ہے ۔ میں نے کہا تھا کہ تین دن کے اندر اندر مجھے بتائیں ۔ اب میں اسے مجلس مواعید کے سپرد کرتا ہوں اور اسکی رپورٹ ایک ماہ کے اندر آئیگی ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب میرا بھی ایک شارٹ نوٹس تھا۔

مسٹر سپیکر ۔ اسکے لئے میں نے دو گھنٹے کی مہلت مانگی ہے اور ہم اسے 12 بجے لیں گے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ اچھا جی ۔

تحاریک التوائے کار

مسٹر سپیکر ۔ جیسا کہ میں نے کل اعلان کیا تھا آج آٹے اور گھی کے متعلق تمام تحاریک التوائے کار اکٹھی لی جائیں گی ۔

سب ڈویژن کھاریاں میں آٹے اور گھی کی قلت

مسٹر سپیکر ۔ مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب

کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ جنگ راولپنڈی مورخہ 7 نومبر 1973 کے مطابق سب ڈویژن کھاریاں میں ایک بار پھر آٹے اور گھی کی قلت پیدا ہو گئی ہے۔ عیدالفطر کے بعد کوٹہ فراہم نہیں کیا گیا۔ جس کی وجہ سے دیہات میں آٹے اور گھی کی سپلائی معطل ہے۔ شہر میں 5 افراد تک آٹا اڑھائی سیر اور زیادہ افراد کے کارڈ پر 5 سیر دیا جا رہا ہے۔ بناسپتی گھی بلیک میں دس روپے فی سیر فروخت ہو رہا ہے۔ اس خبر سے مقامی اور صوبے کے عوام میں مایوسی اور بے چینی کی لہر دوڑ گئی ہے۔

ضلع جہلم کے دیہات میں گھی کے حصول میں دشواری

مسٹر سپیکر ۔ مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ تعمیر مورخہ 6 نومبر 1973 کے مطابق اب جبکہ شہروں میں تقریباً بناسپتی گھی کی سپلائی بہتر ہو گئی ہے۔ ضلع جہلم کے دیہات میں راشن کے حصول کیلئے علاقہ کے عوام کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ دیہات میں راشن بندی کا طریقہ نہیں ہے۔ بعض دیہات مثلاً علاقہ ولہار میں گھی بارہ روپے فی سیر فروخت ہو رہا ہے۔ اس وجہ سے علاقہ کے عوام مایوسی کا شکار ہو گئے ہیں۔

واہ سیمنٹ ورکس کے ملازمین کو کم مقدار میں گھی کی فراہمی

مسٹر سپیکر ۔ مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ

روزنامہ تعمیر مورخہ 26 نومبر 1973 کے مطابق واہ سیمنٹ ورکس کے ملازمین کو فی کس چار ماشے روزانہ گھی مل رہا ہے - جو کسی صورت بھی ان کی ضروریات پوری نہیں کر سکتا - گذشتہ روز یونین نے احتجاجی مظاہرہ بھی کیا اس کی وجہ سے مقامی مزدوروں میں سخت مایوسی اور بے چینی پائی جاتی ہے - اور صوبے کی صنعتی امن کو شدید خطرہ لاحق ہے -

بہاول پور شہر میں ڈالڈا گھی کی قلت

مسٹر سپیکر - مرزا فضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ سیاست مورخہ 28 نومبر 1973 کے مطابق بہاولپور شہر میں گذشتہ ایک ہفتے سے ڈالڈا گھی کی شدید قلت پیدا ہو گئی ہے اور ڈالڈا کے جو فیئر پرائس شاپ کھولی گئی تھیں ان میں سے کسی پر گھی موجود نہیں ہے - شہریوں کا کہنا ہے یہ گھی کی قلت مصنوعی ہے - جو منافع خور تاجروں کی ملی بھگت کا نتیجہ ہے - اور اب حالت یہ ہے کہ صارفین سے منہ مانگے دام وصول کئے جا رہے ہیں - اب اس خبر سے مقامی لوگوں میں بے چینی اور مایوسی کی لہر دوڑ گئی ہے -

وزیر صنعت - جناب سپیکر - گھی کی قلت اس سال گرمیوں میں ہمارے صوبے میں پیش آئی اور ایسی صورت اختیار کر گئی کہ مرکزی حکومت کو گھی کی ملیں اپنے قبضے میں لینی پڑیں - منیجمنٹ کرنے کے لیے چودہ ملیں پنجاب حکومت کے سپرد کی گئیں - ان چودہ ملوں میں 2 ستمبر 1973ء کو 266 ٹن گھی روزانہ پیدا ہوتا تھا جو کہ اب بڑھ کر تقریباً چار سو ٹن تک پہنچ گیا ہے - اس کے علاوہ ہم ان ملوں کے ٹینکس ، بوائلرز ، گیس سلنڈرز اور دوسری جو بھی ٹیکنیکل چیزیں ہیں - ان میں اس قسم کی تبدیلیاں کر رہے ہیں کہ چند مہینوں ہی میں ہماری پیداوار کم از کم ایک سو ٹن روزانہ اور بڑھ جائے گی - یہ تو اس جنرل سی کمی کا ایک جنرل سا جواب ہے - ویجی ٹیبل گھی کی کمی ہے اس کا ایک جنرل جواب تو یہ ہے کہ

ہاں ، کمی تھی ۔ بہت شدید کمی تھی ۔ حکومت نے نہایت شدید قدم اٹھایا اور فیکٹریوں کو اپنے کنٹرول میں لیا تاکہ یہ بنیادی ضرورت کی چیز عوام کو پہنچائی جا سکے اور اچھا انتظام کیا جا سکے اور پیداوار بڑھائی جاسکے ۔ اس طرح توجہ دی جا رہی ہے ۔ لیکن اب فاضل اراکین کے اپنے اپنے حلقوں میں فوری مسئلہ ہے . . . .

مسٹر سپیکر ۔ ڈاکٹر عبدالخالق صاحب ! اور تو کسی نے شکایت نہیں کی ۔ صرف مرزا فضل حق نے کی ہے ۔

وزیر صنعت ۔ فاضل محرک مرزا فضل حق صاحب نے جو کھاریاں کی پوزیشن فرمائی ہے ، اس کے متعلق عرض ہے کہ پہلے ان کو 35 پاؤنڈ کے 90 ٹین روزانہ ملتے تھے ۔ جب مجھے یہ تحریک التوا موصول ہوئی تو میں نے آج کا انتظار نہیں کیا ، جب کہ مجھے جوات دینا ہے ۔ بلکہ میں نے فوراً وہاں سے رابطہ قائم کیا اور کھاریاں کے لئے 35 پاؤنڈ کے دس ٹین کا کوٹہ نومبر کے مہینے میں ہی بڑھا دیا ہے ۔ ممکن ہے کہ فاضل رکن یہ کہیں کہ اس کے باوجود بھی شاید کمی ہے ۔ اس طرح تو سب جگہ پر کمی ہے ۔ مجھے روزانہ لوگ سب جگہ سے کہتے ہیں ۔ لیکن اور کون سی چیز زیادہ ہے ! پاکستان میں تو پینے کا پانی بھی کئی جگہوں پر دو دو تین تین میل سے لانا پڑتا ہے ۔ پاکستان کے حالات کے مطابق ہر چیز کی بات کرنی چاہیے ۔ یقیناً اب بھی اس کی تھوڑی بہت کمی ہے ۔ لیکن جیسا کہ میں نے گزارش کی ہے ، ہم پیداوار بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ جوں جوں پیداوار بڑھتی جائے گی توں توں ویجی ٹیبل گھی مارکیٹ میں کھلا بکنے لگے گا ۔ میں فاضل اراکین اور فاضل محرک کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر مجھے کسی خاص ایریا کی طرف توجہ دلائی جائے کہ وہاں باقی علاقوں سے گھی کم ملتا ہے تو ہم فوراً تقسیم میں تبدیلی کر سکتے ہیں کیونکہ یہ ہمارے اختیار میں ہے ۔ لیکن عام طور پر ویجی ٹیبل گھی کی دستیابی اب پہلے سے بہت اچھی ہو گئی ہے ۔ جو ہم اقدامات کر رہے ہیں ، ان میں زیادہ دیر نہیں لگے گی ۔ چند ماہ اس کی دستیابی اور زیادہ ہو جائے گی ۔ جونہی کوئی چیز مارکیٹ میں زیادہ ملے گی ، اس کی چور بازاری بھی ختم

ہو جائے گی اور لوگوں کو مناسب قیمتوں پر مہیا ہوگی ۔

مسٹر سپیکر ۔ مرزا فضل حق صاحب وزیر موصوف کے اس بیان کے پیش نظر کیا آپ تحریک التوائے کار پر زور دیتے ہیں ؟

مرزا فضل حق ۔ دس ٹین تو کھاریاں کے لئے بڑھائے گئے ہیں لیکن میں نے سب ڈویژن کا ذکر کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی تحریک سے تو ظاہر نہیں ہوتا کہ یہ سب ڈویژن کے متعلق ہے۔

مرزا فضل حق ۔ اس کی آبادی کم از کم ڈیڑھ لاکھ ہے ۔ اگر دس ٹین کا حساب لگایا جائے تو ایک کے حصے میں 00001 ماشہ گھی مہینے کا آتا ہے ۔ یعنی ایک ماشے کا ہزارواں حصہ بنتا ہے آپ خود حساب لگا کر دیکھ لیں ۔

وزیر صنعت ۔ فی کس اس طرح نہیں گنا جاتا ۔ اس لئے کہ شیر خوار بچے اور آبادی کا کچھ حصہ گھی نہیں کھاتا ۔

مرزا فضل حق ۔ وہ بھی گھی کھاتے ہیں ۔

وزیر صنعت ۔ میں فاضل محرک کو یاد دلاتا ہوں ۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میں ایسے بھی غریب لوگ ہوں گے جن کے پاس بھینس تو ہوگی ۔ لیکن وہ خود گھی یا مکھن کھانے کے بجائے اس کو بیچ کر اپنا پیٹ پالتے ہیں ۔ اگر آپ کو ایسے کیس معلوم نہیں تو مجھے معلوم ہیں ۔ غریب آدمی کے پاس بھینس ہے لیکن وہ خود اس کا گھی یا مکھن نہیں کھاتا ۔ کیونکہ اس کا وہی کارخانہ ہے اور وہی اس کا پروڈکٹ ہے ۔ وہ روز اس کو بیچتا ہے اور اس سے اپنی دوسری ضروریات پوری کرتا ہے سب لوگ گھی نہیں کھاتے ۔ اس طرح جنرل پاپولیشن پر تقسیم کرنے سے جو فگر آئے گی واقعی وہ بہت کم معلوم ہوگی ۔ لیکن ایسی کوئی بات نہیں ۔ آپ نے پورے ڈسٹرکٹ کے لئے کہا تھا ، مجھے معلوم نہ تھا کہ فاضل محرک سب ڈویژن کا پوچھیں گے ۔ لیکن جونہی فاضل محرک کی یہ تحریک وصول ہوئی ۔ پورے ضلع گجرات کے کوٹے میں پچاس ٹین گھی ماہوار اور بڑھا دیا گیا ہے ۔

سید تابش الوری - جناب سپیکر ! ویسے تو فاضل وزیر نے یہ مسئلہ حل کر دیا ہے - چونکہ غریبوں کے پاس بھینس ہیں ، اس لئے ان کو گھی کی کوئی ضرورت نہیں -

مسٹر سپیکر - آپ نے ان کی بات توجہ سے نہیں سنی - انہوں نے کہا ہے کہ ملک میں اتنی غربت ہے کہ گھر میں بھینس ہونے کے باوجود وہ بھینس کو ایک کارخانہ سمجھتے ہیں اور اس کی پروڈکٹ لوگوں کے پاس بیچتے ہیں - خود اس کا استعمال نہیں کرتے - انہوں نے یہ نہیں کہا کہ ان کے پاس بڑا وافر گھی ہے -

سید تابش الوری - مقصد تو یہ تھا کہ غریب آدمی اپنے کھانے کے لئے تو گھی رکھ ہی لیتا ہے -

مسٹر سپیکر - ان کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ پسماندہ ممالک میں اتنی غربت ہے کہ گھر میں گھی بنانے کے باوجود لوگ اسکو استعمال نہیں کرسکتے -

سید تابش الوری - جو وضاحت جناب منسٹر نے فرمائی ہے ، میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ڈالڈا کی تقسیم گورنمنٹ کے پاس نہیں - اس سلسلے میں غالباً گورنمنٹ اور لیور برادرز کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے - اس میں انہوں نے یہ قرار دیا ہے کہ لیور برادرز آزاد ہوگا کہ وہ اپنے گھی کی جس طرح چاہے تقسیم کرے - اس سلسلے میں گورنمنٹ کوئی کنٹرول نہیں کر سکتی - اس کے نتیجے میں یہ ہوا ہے- میں خاص طور پر بہاولپور کا ذکر کرتا ہوں - وہاں ڈیلرز نے اپنے کوئی بارہ تیرہ سب ڈیلرز بنا لئے ہیں - انہوں نے ہر آدمی سے پانچ پانچ ہزار روپیہ ضمانت وصول کی ہے - اس کے نتیجے میں پانچ ہزار کی ضمانت استحصال کا ذریعہ بنی ہوئی ہے اور اس سے چور بازاری میں بھی اضافہ ہوا ہے - میں اس سلسلے میں وضاحت چاہوں گا کہ کیا حکومت کو لیور برادرز کے گھی کی تقسیم پر کوئی اختیار حاصل ؟

وزیر صنعت - جی ہاں - یہ جو پانچ ہزار کی بات کر رہے ہیں ، لکھنے والے لکھ لیں کہ یہ لیور برادرز کے متعلق کہہ رہے ہیں ہمارے ایجنٹوں کے متعلق نہیں - لیور برادرز اپنی پروڈکشن کی تقسیم میں بالکل آزاد نہیں - اس معاملے میں تو وہ آزاد ہیں کہ وہ حکومت کی منیجمنٹ میں نہیں وہاں ہمارا اپنا کوئی منیجنگ ڈائرکٹر نہیں - لیکن ان کی پروڈکشن کے ساتھ ہمارا تعلق ہے - ہم ان کو کہہ سکتے ہیں کہ آج کل فلاں ضلع میں کمی ہے آپ وہاں گھی بھیجیں - وہ ہم سے اس معاملے میں تعاون کرتے اور اس معاملے میں ہمارے پاس اختیارات بھی ہیں - اگر وہ تعاون نہ کریں تو اور بھی اختیارات ہیں - ایسی کوئی بات نہیں کہ وہ بالکل آزاد ہیں - ہم ان سے پہلے سے طے کر لیتے ہیں کہ ہمارے فلاں علاقے میں کمی ہے ، آپ وہاں زیادہ دیں - باقی اگر لیور برادرز والے اپنے ایجنٹوں سے پیسے لیتے ہیں ، یا اور کچھ ہے تو ایجنسی سسٹم میں کافی گڑبڑیں ہیں - فاضل رکن بجا فرما رہے ہوں گے - اس پر تو لیور برادرز کو توجہ دینی چاہیے - خود ہمارا اپنا جو تقسم کا سسٹم ہے ، اس میں کوئی ایسا لنک نہیں - میں آج یہ بھی اعلان کرتا ہوں کہ ہمارے گھی کی تقسیم کے نظام میں اگر کمیاں یا غلطیاں ہیں ، تو اس کے سلسلے میں فاضل اراکین کوئی تجاویز پیش کریں کہ جن سے تقسیم بہتر ہو جائے ، تو ہم ان تمام تجاویز کو قبول کریں گے -

مسٹر سپیکر - ان کا سوال تو بالکل مختلف تھا - جو انھوں نے انکوائری کی تھی ، وہ یہ تھی کہ کیا آپ کو کوئی حق حاصل ہے ، اور کیا آپ اس پوزیشن میں ہیں کہ اگر ان کا بناسپتی گھی بلیک میں فروخت ہو رہا ہو تو آپ اس کو موثر طور پر کنٹرول کر سکیں ؟

وزیر صنعت - کنٹرول کر سکتے ہیں -

مسٹر سپیکر - اگر آپ کے علم میں یہ بات لائی جائے تو آپ اس کا سدباب کر سکتے ہیں -

وزیر صنعت - جی ہاں -

مسٹر سپیکر - سید تابش الوری صاحب ، وہ کہہ رہے ہیں کہ سدباب کریں گے ۔ آپ انہیں مکمل اطلاعات دیں ۔

سید تابش الوری - بہاول پور میں اس وقت جو قلت ہے ، وہ اس کے نتیجے میں ہے کہ وہاں گھی کی تقسیم کا نظام ٹھیک نہیں ۔

مسٹر سپیکر - کیا آپ وہاں نظام درست کریں گے ؟

وزیر صنعت - جی بہت اچھا ۔

مسٹر سپیکر - دو تحاریک التوائے کار ایک حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب کی جاوید ہاشمی کی گرفتاری کے متعلق ہے ۔ اور دوسری سردار امجد حمید خان دستی صاحب کی مظفر گڑھ کے دو وکلاء کی گرفتاری کے متعلق ہے ۔ تو یہ دونوں وقفے کے بعد لی جائے گی ۔

سید تابش الوری - جناب والا ۔ اس سلسلے میں اصغر خان صاحب سے متعلق میری بھی تحریک التوائے کار ہے جو نہایت اہم ہے اسے بھی اس وقت لے لیا جائے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا ۔ ایک میری تحریک التوا بھی ہے جاوید ہاشمی کے متعلق ۔

مسٹر سپیکر - وہ بھی اسی کے ساتھ آ جائے گی ۔

سید تابش الوری جناب والا ۔ ائیر مارشل اصغر خان سے متعلق میری ایک تحریک التواء ہے کہ ان کو گھر کے اندر محصور کیا گیا ہے اور ان کو گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں دی جائے گی ۔

مسٹر سپیکر - وقفہ کے بعد دیکھ لیں گے ۔

سردار امجد حمید خان دستی - جناب سپیکر - یہ ایک اور بھی شامل کر لی جائے تو مناسب رہے گا ۔ ایک اسی قسم کی تحریک میری بھی ہے یہ بھی شامل کر لیں تو یہ تین ہو جائیں گی اور یہ زیادہ وقت نہیں لیں گی ۔

Mr. Speaker : Adjournment Motions will come in due course. I can't give priority to twenty Adjournment Motions.

سردار امجد حمید خان دستی - بیس تو نہیں یہ تین ہو جائیں گی -

مسٹر سپیکر - اسی طرح بیس ہو جاتی ہیں - ابھی میرے پاس میاں خورشید انور صاحب آئے تھے اور کہہ رہے تھے کہ ان کی تین تحریک التوائے کار لے لی جائیں -

میاں خورشید انور - وہ بھی جاوید ہاشمی کے متعلق ہی ہیں - تو چاہے اس طرح کی دس ہوں یہ ایک ہی بن جاتی ہے -

Mr. Speaker, I will have to look into these adjournment motions.

میاں خورشید انور - اجلاس آج ختم ہو جائے گا پھر اس کا کیا فائدہ ہوگا -

مسٹر سپیکر - میں اس میں کیا کر سکتا ہوں - پھر اتنی زیادہ تحریک التوائے کار کیوں آجاتی ہیں یہ بیس بھی ہو سکتی ہیں - یہ پانچ سو میں نے تو داخل نہیں کر دیں یا تو آپ یہ کہیں کہ یہ میں نے کر دی ہیں یا میں مرزا فضل حق سے مل گیا ہوں -

مرزا فضل حق - جناب والا - آج کے دن میری کوئی چالیس کے قریب تحریک التوائے کار آپ نے کلوئین کر دی ہیں -

مسٹر سپیکر - یہ سب آج کے دن نہیں کی ہیں -

مرزا فضل حق - میرے خیال میں یہ اس process کے تحت نہیں کی گئیں جناب والا - ان سب پر آج کی تاریخ لکھی ہوئی ہے -

مسٹر سپیکر - دستخط میں نے آج کئے ہیں -

مرزا فضل حق - اس کا مطلب ہے کلوئین کوئی اور کرتا ہے دستخط آپ بعد میں کرتے ہیں -

مسٹر سپیکر - اگر تو کلوئین کا لفظ مناسب ہے تو مجھے کسی دن

ایسا کرنا چاہئے تھا ۔

مرزا فضل حق ۔ جناب والا ۔ میں اپنا اعتراض withdraw کرتا ہوں ۔ مجھے تاریخ پر نہیں تعداد پر اعتراض ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے بڑی احتیاط کی ہے صرف آپ کی تحریک التوائے کار دو سو کے قریب ہیں ۔

مجلس قائمہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

میاں خان محمد ۔ جناب والا ۔ میں مسودہ قانون (تنسیخ پنجاب) (تحویل میں رکھنے اور استعمال میں لانے کی ممانعت) برگ ہائے تیندو مغربی پاکستان مصدرہ 1973 (مسودہ قانون نمبر 79 بابت 1973) کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے صنعت و معدنی وسائل کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون (تنسیخ پنجاب) (تحویل میں رکھنے اور استعمال میں لانے کی ممانعت) برگ ہائے تیند و مغربی پاکستان مصدرہ 1973 (مسودہ قانون نمبر 79 بابت 1973) کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے صنعت و معدنی وسائل کی رپورٹ پیش کر دی ہے ۔

مسودات قانون

مسودہ قانون (تنسیخ پنجاب) (تحویل میں رکھنے اور استعمال میں لانے کی ممانعت) برگ ہائے تیندو مغربی پاکستان مصدرہ 1973 ۔

(مسودہ قانون نمبر 79 بابت 1973)

مسٹر سپیکر ۔ میں نے آرڈر آف دی ڈے میں تھوڑی سی تبدیلی کی ہے ۔ جس کے لئے میں نے لیڈر آف دی ہاؤس اور وزیر صنعت سے مشورہ کیا ہے ۔ تو اس مشورے کے مطابق میں برگ ہائے تیندو والا قانون

پہلے لے لیا جائے وہ مختصر سا بل ہے ۔

وزیر صنعت ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ دی ویسٹ پاکستان ٹینڈو لیوز (پروہیبشن آن پوزیشن اینڈ یوز) (پنجاب ریپیل) بل 1973 (مسودہ قانون (تنسیخ پنجاب) (تحویل میں رکھنے اور استعمال میں لانے کی ممانعت) برگ ہائے تیندو مغربی پاکستان مصدرہ 1973) جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے صنعت و ترقی معدنیات نے سفارش کی ہے فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ دی ویسٹ پاکستان ٹینڈ و لیوز (پروہیبشن آن پوزیشن اینڈ یوز) (پنجاب ریپیل) بل 1973 (مسودہ قانون) (تنسیخ پنجاب) (تحویل میں رکھنے اور استعمال میں لانے کی ممانعت) برگ ہائے تیند و مغربی پاکستان مصدرہ 1973) جیسا کہ اس بارہ میں مجلس قائمہ برائے صنعت و ترقی معدنیات نے سفارش کی ہے فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

Haji Muhammad Saif Ullah Khan : I oppose it.

Mr. Speaker : Haji Muhammad Saif Ullah Khan to Speak please. The discussion will be on the principles of policy and general provisions of the bill.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جی جناب ۔ جناب والا ۔ مجھے آج یہ دیکھ کر اور یہ سن کر انتہائی افسوس بھی ہوا ہے کہ

ہماری وہ حکومت جو عوامی حکومت ہونے کا دعویٰ کرتی ہے - وہ اس ایوان میں آج ایک ایسا بل پیش کر رہی ہے - جس میں وہ نہ صرف سمگلنگ پر اپنی مہر ثبت کر رہی ہے - بلکہ اس ملک کی ان عظیم قربانیوں اور اس ملک کے باشندگان کے عظیم جذبات کو بھی مجروح کر رہی ہے - جناب والا - میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ یا تو ہمارے فاضل وزیر صنعت کو کسی غلط فہمی میں مبتلا کیا گیا ہے یا وہ کسی جذبات کی رو میں بہہ کر اس قسم کا بل اس ایوان میں پیش کر رہے ہیں - یا انہوں نے اصل بل کا اصل ایکٹ کا جس کی وہ ریپیل کرنے کے لئے اس ایوان سے درخواست کر رہے ہیں - ابھی تک مطالعہ بھی نہیں کیا - اس کو دیکھا بھی نہیں کہ وہ بل جس کو یہ ریپیل کر رہے ہیں وہ بل ہے کیا - کس مقصد کیلئے وہ لاگو کیا گیا تھا اور اسکا مقصد ہے کیا - میں یقین رکھتا ہوں - جناب والا - کہ اگر میں انہیں اس آرڈیننس کا جو اس زمانے میں جاری کیا گیا تھا - جس کو یہ بدترین زمانہ کہتے ہیں بتاؤں کہ اسکا مقصد کیا ہے اور اسمیں ہے کیا تو مجھے یقین ہے کہ اگر واقعی غلط فہمی کی بنا پر انہوں نے یہ بل پیش کیا ہے تو وہ اسے واپس لے لیں اور لازمی طور پر میں سمجھتا ہوں کہ وہ قطعاً اس امر کی تصدیق نہیں کر سکتے یا اس امر کو روا نہیں سمجھ سکتے کہ اس صوبے میں یا اس ملک میں سمگلنگ کو فروغ دیا جا سکے -

جناب والا - وہ بل جسکی منسوخی اس ایوان میں زیر غور ہے وہ آرڈیننس اسطرح سے ہے -

> WHEREAS it is expedient to provide for prohibition on the possession and use of tendoo leaves in the Province of West Pakistan, including the manufacture of bidi therefrom and matters incidental and supplemental thereto ;
>
> AND WHEREAS the Provincial Assembly of West Pakistan is not

in session and the Governor of West Pakistan is satisfied that circumstances exist which render immediate legislation necessary ;

NOW, THEREFORE, in exercise of the powers conferred on him by (1) of Article 79 of the Constitution, the Governor of West Pakistan is pleased to make and promulgate the following Ordinance :

اسمیں میں یہ بھی وضاحت کردوں کہ چونکہ 1962 کے آئین کے تحت جناب والا یہ آرڈیننس توثیق کے لئے اس اسمبلی میں پیش ہوا تھا اسلئے اسمیں وہی الفاظ ہیں ۔ ویسے یہ مغربی پاکستان اسمبلی سے منظور شدہ ایکٹ کی شکل میں اسوقت ہمارے صوبے میں نافذ ہے اور اس کی پرویژنز یہ ہیں ۔

1. (1) This Ordinance may be called the West Pakistan Tandoo Leaves (Prohibitionon Possession and Use) Ordinance, 1966.

(2) It extends to the whole of the Province of West Pakistan, except the Tribal Areas.

(3) It shall come into force at once.

2. In this Ordinance, unless there is anythig repugnant in the subject or context.

اب غور کرنے کے مقامات ہیں ۔ جناب والا ۔ جس غلط فہمی کے تحت آپ سے یہ بل منظور کرایا گیا اور شاید آپ کو باور کرایا گیا ہے کہ اس صوبہ میں بیڑی کا بنانا یا بیڑی کے پتے رکھنا یا بیڑی کے پتوں کا استعمال کرنا ممنوع

ہے یہ نہیں ہے اس پتے کو جو ہندوستان سے سمگلنگ کے ذریعہ سے برآمد ہو کر ہمارے صوبہ میں پہنچتا تھا اسکو بارڈرز ایریاز میں روکنے کے لئے اور سمگلنگ کا قلع قمع کرنے کے لئے یہ آرڈیننس نافذ کیا گیا تھا ۔ اس سے امتناع نہیں ہے کہ بیڑی کے پتے نہ بنا لئے جائیں ۔ اس سے سگریٹ بنانے کا اسمیں امتناع نہیں ہے اور نہ ہی سگریٹ کے پتوں کو استعمال کرنے پر پابندی ہے بلکہ صرف بارڈر ایریاز تک اسکا امتناع رکھا گیا ہے اور وہ کون سے بارڈر ایریاز ہیں ۔

2. (a) "border-belt" means the area extending upto ten miles inside the Province of West Pakistan from the International boundary line of Pakistan ;

(b) "Government" means the Government of West Pakistan ; and

اب تیند و لیو جس کا امتناع کیا گیا تھا اسکی definition بھی ذرا غور سے سنئے گا کہ کون سے تیند و لیو کی درآمد اور اسکا استعمال صوبہ میں ممنوع کیا گیا تھا ۔

(c) "tendoo leaf" means a leaf commondly known as such which is grown in India (Grown in India only) and is used for the manufacture of bidi."

3. (1) No person shall manufacture bidi in the border-belt."

صرف انڈیا کے پیدا کردہ پتے کا امتناع ہے اور وہ بارڈر ایریاز جنکی میں نے تشریح آپکو بتائی ہے وہ ایکٹ میں موجود ہیں ۔ ان ایریاز میں اس کے امتناع کیلئے یہ آرڈیننس نافذ کیا گیا ہے ۔ اب اس سے آگے پرویژن دیکھیے ۔

جناب والا ۔ جو ایک کارنامے کے طور پر یہ حکومت اس صوبہ کے اندر اس آرڈر نس کو ختم کر کے اپنا کارنامہ سر انجام دینا چاہتی ہے وہ کارنامہ یہ ہے ۔

3. (2) Without prejudice to the provisions of sub-section (1) no person shall, after the 30th September, 1966, manufacture bidi using tendoo leaf."

جس کو آج آپ ریپیل کرکے بارڈر بیلٹ میں اجازت دے رہے ہیں اس بیڑی کے پتے کو جو ہندوستان سے سمگل ہو کر آیا ۔ ہندوستان کا پیدا کردہ بیڑی کا پتہ ہے ۔ اس قانون کی منسوخی کے بعد آپ اسکی اجازت کو بیلٹ میں روا رکھ رہے ہیں کہ اسکی آپ کے پاس اجازت ہو گی کہ سمگلنگ کھلی ہو اور بارڈر بیلٹ میں اسکی مینوفیکچرنگ شروع کر دی جائے ۔

The definition of tendoo leaf has already been given above.

4. No person shall.

(a) after the 30th September, 1966, be in possession for any purpose of any tendoo leaf, and

(b) after the the 30th November, 1966, be in possession of any bidi partly or wholly made of tendoo leaves.

5. (1) Whoever contravenes any provisions of this Ordinance shall be punishable with imprisonment for a term which may extend to three years, or with fine which may

extend to five thousand rupees, or with both.

(2) Where a Court convicts a person of an offence punishable under sub-section (1), the Court shall direct that the bidi leaf in respect of which the offence has been committed be forfeited to Government.

6. If the person contravening any provision of this Ordinance be a company or other body eorporate, every director, manager, secretary or other officer or agent thereof shall, unless he proves that the contravention took place without his knowledge or that he exercised due diligence to prevent such contravention, be deemed to be guilty of such contravention.

7. (1) No Court inferior to that of a Magistrate of the First Class shall try any offence punishable under this Ordi-nance.

(2) No Court shall take congizance of any offence punishable under this Ordinance except on the complaint of any Magistrate or a police officer not below the rank of Assistant sub Inspector or an Excise Officer not below the rank of Sub-Inspector or any other officer of Goverment authorised in this behalf by Government.

8. Government may, by notification in the official Gazette, make rules for carrying out the purpose of this Ordinance.

جناب والا ۔ اس تمام آرڈیننس کے پیش کرنے کا مقصد میرا یہ تھا کہ میں جناب فاضل وزیر صنعت کی خدمت میں یہ واضح کر دوں کہ وہ کونسا آرڈیننس منسوخ کروانا چاہتے ہیں ۔ میں چاہتا ہوں کہ اگر واقعی وہ اس آرڈیننس کو منسوخ کرانا چاہتے ہیں ۔ واقعی انہوں نے اس آرڈیننس کو پڑھا ہے ۔ واقعی یہی آرڈیننس انکے سامنے ہے جس کی منسوخی کا بل آج وہ اس ایوان میں دے رہے ہیں تو میں انکو بتا دینا چاہتا ہوں کہ یہ وہ آرڈیننس ہے جو اس لئے نافذ کیا گیا تھا کہ ہندوستان کا پنہ سمگل ہو کر اس ملک میں نہ آئے ۔ جو اسلئے نافذ کیا گیا تھا کہ سمگلنگ کو اس ملک سے قطعی طور پر بند ہے کیا جائے ۔ جو اسلئے کیا گیا تھا کہ اس مذموم کاروبار کا جو زیادہ تر ہمارے باڈر ایریا اور سرحدات کے قریب واقع ہوا کرتا ہے امتناع کر دیا جائے ۔ اسکا بنانا منسوخ کردیا جائے اور اسکا باقی صوبہ پر کہیں اطلاق نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب فرض کیجئے آم کے متعلق کوئی شخص پوچھتا ہے ? What is a Mango اور دوسرا شخص اسکو جواب دیتا ہے Mango means a fruit commmonly known as such, which is grown in India and discussed as a fruit. The mango will then be confine only which is grown in India, or it will be more comprehensive and would mean, which is grown in India, Cylon and Pakistan as well.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں عرض کرتا ہوں اگر کوئی شخص پوچھے اس کے جواب میں کہہ دیں ۔ تو یہ علیحدہ بات ہے ۔

Mr. Speaker. He defined it as such but it has no force until it is defined in Law.

Haji Muhammad Saif Ullah Khan. Personally, not verbally,

مسٹر سپیکر فرض کیجئے برٹش پارلیمنٹ ایک قانون پاس کرتی ہے - جس میں وہ آم کو اس طرح define کرتی ہے - جس طرح میں نے کہا ہے یا Tea کو اسطرح define کرتی ہے -

Would that mean the reference is only to the tea or reference to the Mango only which is grown in India ?

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - اس میں دو چیزیں آیا کرتی ہیں ایک ہم نے definition دیکھنی ہے اور دوسرا یہ دیکھنا ہے مثال کے طور پر ہمارے صوبہ میں یہ پابندی ہے کہ Border Belt سے کوئی بھی اجناس ٹرک کے ذریعہ نہیں آسکتی ہے - اس defintion کی تصدیق جناب والا ہمیں اس debate سے ملتی ہے - جب اس آرڈیننس کو ایکٹ بنانے کے لئے اس اسمبلی میں پیش تھا اس حکومت نے اس ساری debate کے اندر سب سے بڑی وجہ بھی یہی دی تھی کہ ہم سمگلنگ کو روکنا چاہتے ہیں - ہم سمگل شدہ پتہ کو روکنا چاہتے ہیں اور وہ پتہ جو ہندوستان سے آتا ہے اور جو یہاں کا بھی اگر کوئی پتہ بنا ہوا ہوتا ہے تو بارڈر ایریا میں اسکی تمیز نہیں ہو سکتی کہ وہ پاکستان کا ہے یا وہ ہندوستان کا پتہ ہے - اسلئے ہم اسکو ممنوع کر رہے ہیں -

Chaudhri Muhammad Yaqub Awan. Point of information I would like to inform my brother that leaves are not grown only in India but in Cylon, Malaysisa also.

حاجی محمد سیف اللہ خان - I, confess. I believe Sir. میں یہی عرض کر رہا تھا - جناب والا - اس خدشہ کو دور کرنے کے لئے جسطرح آپ نے گندم کی نقل و حرکت بارڈر ایریا سے میکنیکل وھیکل پر ممنوع کی ہوئی ہے تاکہ سمگلنگ نہ ہو سکے - اس ایریا میں mechanical vehicles سے transportation نہ ہو سکے اور اسی طریقہ سے اس وقت کی حکومت نے اس انڈیا کے پتے کی سمگلنگ اور اس کی بے جا مینوفیکچرنگ کا امتناع صرف بارڈر بیلٹ کے لئے کیا - اور وہ دس میل کا ایریا ہے باقی سارے صوبہ میں

کہیں ممنوع نہیں ہے سارے صوبہ میں بیڑی کی مینوفیکچرانگ پر کوئی پابندی نہیں ہے سارے صوبہ میں اسکا استعمال جائز ۔ اسکی possession جائز ۔ اسکا رکھنا جائز ۔ اگر اس آرڈیننس کے تحت ممنوع رکھا گیا ہے ۔ تو صرف بارڈر کے دس میل کے اندر کے خطہ میں جسے آپ آج کھول رہے ہیں ۔ آج آپ سمگلنگ پر مہر ثبت رہے ہیں ۔ آج آپ اس چیز کی اجازت دے رہے ہیں ۔ کہ بارڈر پر اسکی کھلی چھٹی ہو جائے اور میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ میرے فاضل حکومت نے یہ دیکھنے کی تکلیف گوارا نہیں کی ۔ انہوں نے یہ دیکھا نہیں ۔ ایک وفد صرف انکو آن ملا ۔ چند آدمی پاس آئے ۔ انہوں نے تاثر دیا اور وہ آدمی جنکا سمگلنگ کا کاروبار رک گیا ہوگا ۔ جنکے پتوں کی درآمد رک گئی ہوگی ۔ جنکا ناجائز کاروبار مفقود ہوگا انہوں نے آکر میرے فاضل بھولے بھالے سیدھے سادے نیک دل وزیر صنعت کو باور کرایا کہ جناب والا ۔ ہم بے روزگار ہو گئے ۔ ہم تباہ ہو گئے ۔ برباد ہو گئے ۔ ہمارے کاروبار ختم ہو گئے ۔ کیا 1966 میں اس بل کا امتناع ہوتا ہے ۔ 7 سال کے اندر انکی روزی پر کوئی فرق نہیں پڑا ۔ سمگلرز 7 سات سال کے اندر کوئی واویلا نہیں کیا۔ آپ ہی مجھے بتائیں ۔ کیا آپ ہی سمگلروں کے سر پرست ہیں؟ آپ ہی کو انہوں نے مناسب وقت اور مناسب حکومت سمجھا ہے ۔ پہلی حکومت جسے آپ بدنام ترین حکومت کہتے ہیں انہوں نے سمگلروں کا قلع قمع کرنے کے لئے یہ آرڈیننس نافذ کیا تھا بات تو سچی ہے ۔ شاید آپ کی مجبوریاں بھی ہمارے سامنے ہیں ۔ یہی وجہ ہے چینی باہر سے درآمد ہو کر لاکھوں من کی شکل میں آئے اور ملک سے باہر سمگلنگ ہو جاتی ہے ۔ آپ کنٹرول کریں ۔ آپ تو کنٹرول نہیں کر سکتے اور کہتے ہیں بس اسکو ہم اپنے قبضہ میں لیتے ہیں ۔ اس ملک میں بنتی ہے سرحدات کی آپ نگرانی نہیں کر سکتے باہر چلی جاتی ہے اور کھاد دیکھنے کے لئے یہاں کے زمیندار ترستے رہ جاتے ہیں ۔ علاج یہی سوچتے ہیں ۔ سمگلنگ کو ہم روک نہیں سکتے تو چلو سارا کاروبار ہی اپنے پاس رکھ لیتے ہیں ۔ گھی ہمارا دھلی کے بازاروں میں کھلے بندوں بکتا ہے افغانستان کے بازاروں میں کھلے بندوں بکتا ہے ۔ سرحد کی نگرانی تو ہم کر نہیں سکتے ۔ ایک طرف اتنی

بے بسی کا اظہار کرتے ہیں اور پھر اس بے بسی کے ساتھ سمگلروں کے ساتھ اتنا زیادہ تعاون کرتے ہیں کہ وہ آرڈیننس وہ قانون جو اس صوبے کے وسیع تر مفاد کے تحت بنا ۔ جو اس صوبہ کے عوام کے لئے بنا ۔ جو اس صوبہ میں سمگلنگ کی لعنت کو ختم کرنے کے لئے بنا ۔ جو اس صوبہ سے سمگلروں کا خاتمہ کرنے کے لئے بنا ۔ آج اسکو آپ دوبارہ لا رہے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ میرے فاضل وزیر جنہیں شاید ادھر آنے جانے سے فرصت مل جائے اگر انہوں نے اسکی سیکشن 3 کو غور سے سن لیا کہ جو اسمیں لکھا ہوا ہے No person shall manfacture "Berri" in the border belt آج اسکے سیدھے سادے بل کو منسوخ کرنے کے بعد کیا ہو جائے گا کہ Every person can smuggle Indian leaves into Border Belt and can manufeeture Beri in Border Belt آپ اگر اسکی تردید کر سکتے ہیں ۔ کہ واقعی Border Belt کے لئے نہیں ہے ۔ آپ اگر بتا سکتے ہیں کہ اس کا امتناع سارے صوبہ کے لئے لاگو ہے ۔ تو وہ ساری debate جو میرے ہاتھ میں ہے آج اس ایوان میں پیش کر سکتا ہوں ۔ اس آرڈیننس کے نفاذ کے وقت اسکو قانون بناتے وقت اس ہاؤس میں discuss ہوا تھا اور تمام تر discussion اس چیز پر ہوئی تھی کہ یہ اقدام سمگلنگ روکنے کے لئے کیا جا رہا ہے ۔ اور اسکا روکنا نہایت ضروری ہے ۔ اس قانون کا پاس ہونا نہایت ضروری ہے ۔ تا کہ ہمارے ملک کے اندر یہ لعنت ختم ہو جائے ۔ آپ اس کی کھلی چھٹی دے رہے ہیں جس کا کوئی جواز نہیں ہے ۔ کوئی اسکا مقصد نہیں ہے ۔ آپ خدارا اس بل کو اچھی طرح دیکھیں ۔ آپ اسکو جذبات کی رو میں نہ بہکر کریں ۔ آپ اس چیز کو سمجھ کر نہ کریں کہ آپکے پاس چار آدمیوں کا وفد آیا ہے ۔ جسطرح میں نے اخبارات میں پڑھا آپکو ایک دعوت دے دی گئی آپ نے وہاں جلسے سے خطاب کر دیا ۔ آپ نے ان سے وعدہ کر لیا کہ میں اسکو جا کر اسمبلی سے منسوخ کروا دوں گا اور محض اپنا وعدہ نبھانے کے لئے غریب عوام کا تختہ نکال رہے ہیں ۔ سمگلنگ کی پرورش کر رہے ہیں ۔ سمگلروں کو فروغ دے رہے ہیں ۔ اس سے اور کوئی نتیجہ نہیں ہے ۔

جناب والا۔ میں آپ سے اس صوبہ کے عوام کے نام پر اور اس حکومت کو اپنی عوامیت جتلاتے ہوئے استدعا کروں گا کہ واقعی اگر آپ عوامی ہیں ۔ واقعی سمگلنگ کو ختم کرنا چاہتے ہیں ۔ واقعی یہ تاثر غلط ہے کہ آپ سمگلنگ کروا رہے ہیں ۔ تو پھر یہ بل آپ نہ لائیں ۔ اگر آپ نے یہ بل اس ایوان سے منظور کروایا ۔ اس ایوان کی مہر ثبت کروائی اپنی اکثریت کے بل بوتے پر تو پھر یاد رکھیں یہ داغ آپکی پیشانی سے کبھی بھی نہ دھل سکے گا ۔ اور پھر اس امر کی آپ کسی وقت بھی تردید نہیں کر سکیں گے آپ ہی سمگلنگ کروانے والے ہیں ۔ آپ ہی سمگلروں کی پرورش کرنے والے اور انکے سرپرست ہیں ۔ آپ ہی نے انکو کھلی چھٹی دی رکھی ہے اور اس سے بڑھ کر آپکے خلاف کوئی ثبوت نہیں مل سکتا ۔ ابھی تو صرف بیڑی کے پتوں پر نظر پڑی ہے ہمیں اب یہ خدشہ ہو گیا ہے یہ ڈر پیدا ہو گیا ہے کہ آپکا ارادہ اس ملک کی سرحدات کو بدلنے کا ہے یا ہر چیز کا انڈیا سے کھلی درآمد کرنے کا ہے ۔ اور یہ Border Belt کا سلسلہ ختم کرنے کا ہے ۔

میں پھر ایک بار گزارش کروں گا کہ توجہ اور غور سے اپنے اس بل پر نظر ثانی کریں ۔ اسکو پر دیکھیں اس ہاؤس سے جلدی سے پاس نہ کرائیں۔ ہو سکتا ہے جذباتی فیصلہ آپکے حق میں مفید ثابت نہ ہو ۔ اس صوبہ کیلئے مضر ہو ۔ اور اس صوبہ میں سمگلنگ کو فروغ دے ۔ تو مجھے اپنے فاضل وزیر صنعت کی نیک دلی اور انصاف پسندی سے پوری توقع ہے ۔ اور امید ہے کہ وہ ضرور اپنی نیک ذاتی کا ثبوت دیتے ہوئے ۔ محب وطن شہری ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے ۔ اس بل کو واپس کرائیں گے ۔ اور جو پابندیاں انڈین پتے کی درآمد پر اس خدشہ کے تحت لگائی گئی تھیں کہ وہ کہیں سمگل ہو کر بارڈر ایریا میں استعمال نہ ہو ان کو بحال رکھیں گے ۔ سمگلنگ کرنے کی کھلی چھٹی نہ دیں اور اس کو prestige کا مسئلہ نہ بنائیں ۔ اگر پہلے انہیں پتہ نہیں تھا ۔ تو میں نے انہیں ایک ایک دفعہ پڑھ کر سنا دی ہے ۔ اگر جو میں سنا رہا ہوں اس کے برعکس کوئی اور قانون ہے ۔ تو وہ مجھے بتا دیویں ۔ ممکن ہے کہ میں غلط ہوں ۔ اور

اگر یہی قانون ہے ۔ تو میں بھی یہی سمجھتا ہوں ۔ کہ یہ پابندی صرف Border Belt پہ ہی تھی ۔ اور باقی کس جگہ پر نہیں تھی ۔ اور Border Belt میں اس کا مینوفیکچر کرنا ممنوع تھا ۔ اور اس کو بدستور رہنے دیں ۔ تاکہ یہ سمگلنگ کا خدشہ جس طرح رکا ہوا ہے وہ اسی طرح رکا رہے ۔ اور پھر وہی صورت حال پیدا نہ ہو ۔ جو کہ 1966 سے پہلے پیدا ہو گئی تھی ۔

سید تابش الوری جناب سپیکر ۔ یہ بل جو اس وقت ہمارے زیر غور ہے ۔ وہ بیڑی بنانے والے ہزاروں مزدوروں کی روزی کے متعلق ہے ۔ میں اس سلسلہ میں اپنے فاضل دوست حاجی ~~محمد سیف اللہ~~ صاحب سے اس حد تک ضرور اتفاق کرتا ہوں کہ بیڑی بنانے پر بارڈر بیلٹ کی پابندی ہے ۔ وہ انتہائی ضروری ہے اور اس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ سمگلنگ کو روکا جائے لیکن میں نہایت ادب کے ساتھ اس سلسلہ میں ان سے اختلاف کروں گا کہ انہوں نے اس بل کو سمگلنگ کی روک تھام کی بجائے سمگلنگ کے فروغ کا باعث قرار دیا ہے جہاں تک مجھے اس قانون کے پس منظر کا علم ہے اس کے مطابق جب یہ بل یا جب یہ قانون منظور کیا گیا تھا ۔ تو اس کا پس منظر یہ تھا کہ مشرقی پاکستان میں بعض خاص مفادات کے حامل لوگوں نے ایک خاص قسم کے پتوں پر اپنی اجارہ داری حاصل کرلی تھی ۔ جو اگرچہ تیندو لیف کے مقابلہ میں انتہائی کمتر درجہ رکھتا تھا ۔ انتہائی ناقص تھا ۔ لیکن ان کے مفادات اس طرح سے محفوظ کئے جاتے تھے ۔ کہ تیندولیف پر پابندی عائد کرکے مشرقی پاکستان کے پتے کو یہاں رائج کیا جاوے ۔ دراصل قانون مفاد پرستی اور اقربا نوازی کا شاہکار تھا ۔ اور اس اعتبار سے اس بل کے ذریعہ سمگلنگ کے نام پر اس پر پابندی عائد کرکے مشرقی پاکستان کے پتے کو یہاں فروخت کرنے کے لئے راہ ہموار کی گئی تھی ۔

جناب والا ۔ جس طرح کہ آپ نے بجا طور پر نشاندھی کی ہے ۔ یہاں انڈین پتے سے مراد وہی پتہ ہے جو عام طور پر وہاں پیدا ہوتا ہے ۔ لیکن برما ۔ ملائشیا ۔ سیلون اور انڈونیشیا میں بھی اس پتے کی خاصے بڑے پیمانے

پر کاشت کی جاتی ہے ۔ اور ان ممالک سے یہ پتا تیار کرکے اس ملک میں درآمد کیا جاتا ہے ۔ اب بھی مرکزی حکومت نے بیڑی بنانے والے لوگوں کے دیرینہ مطالبات کے سلسلہ میں اصولی طور پر یہ فیصلہ کیا تھا ۔ کہ اس قانون کو جس نے ہزار ہا لوگوں کو بیڑی بنانے کے ایک ذریعہ معاش سے محروم کر دیا تھا ۔ منسوخ کرایا جاوے ۔ چنانچہ اس بنیادی مقصد کے مطابق نہ صرف یہ کہ سندھ اور سرحد میں یہ قانون پہلے ہی منسوخ کر دیا گیا ہے بلکہ اسی بنیاد پر دوسرے صوبوں میں بھی اس قانون کی تنسیخ کے لئے بل پیش کیئے جا رہے ہیں ۔ جناب والا ۔ اسی فیصلہ کا نتیجہ تھا کہ پاکستان ٹریڈنگ کارپوریشن نے بڑی مقدار میں ان مختلف ممالک سے یہ تیندو لیف درآمد کیا ہے ۔ اور یہ در آمد شدہ تیندو لیف اب سرحد اور سندھ میں پہلے ہی تقسیم کیا جا چکا ہے ۔ اور پنجاب ابھی تک اس سے صرف اس لیے محروم ہے کہ یہاں اس بل کی تنسیخ کا کوئی قانون منظور نہیں کیا جا سکا تھا ۔ میں سمجھتا ہوں یہ ایک ایسی صورت حال ہے ۔ جس سے نہ صرف یہ کہ پنجاب کا استحقاق مجروح ہو رہا ہے ۔ بلکہ ہزار ہا بیڑی بنانے والے مزدور بھی اپنے روزگار سے محروم ہیں ۔ اس لئے اس مرحلہ پر جب کہ مرکزی حکومت نے پورے ملک کے لئے ایک یکساں قانون بنانے کا فیصلہ کیا ہے ۔ اور وہ جو ممانعت تھی ۔ اس کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ تو اب اس بل کی مخالفت کرنے کا مفہوم یہ ہوگا کہ ملک کے دوسرے تمام حصوں میں بیڑی بنانے کی آزادی ہوگی ۔ تیندولیف کے استعمال کی آزادی ہوگی ۔ اس کی درآمد کی آزادی ہوگی ۔ اور صرف پنجاب اس سے محروم رہے گا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان حالات میں یہ بات انتہائی ضروری ہے کہ پنجاب کو اس کے حق کا کوٹہ دلانے کے لئے اور پنجاب کے ہزار ہا مزدوروں کو بیڑی بنانے کا موقع فراہم کرنے کے لئے اور پورے ملک میں یکساں قانون کے نفاذ کے لئے ہم اس بل کو یہاں آج منظور کریں ۔ لیکن اس ترمیم کے ساتھ کہ بارڈر بیلٹ میں کسی قسم کی بیڑی سازی کی اجازت نہیں دی جائے گی ۔ کیونکہ اس سے واقعتاً یہ اندیشہ موجود ہے کہ اگر ان سرحدی قریبی علاقوں میں بیڑی سازی کی اجازت دی گئی ۔ تو اس میں سمگلنگ کی جاذبیت کافی

ہوگی ۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ ایسی صورت میں ہمارے لئے اس قانون کی تنسیخ سے نہ صرف یہ کہ سمگلنگ کو روکنے کے مواقع بھی ہمیں مل جائیں گے ۔ کیونکہ ہزارہا مزدوروں کو روزی کمانے کا ذریعہ بھی فراہم ہو گا بلکہ پنجاب ایک گھریلو صنعت سے محروم نہیں ہوگا ۔ جس سے ہزار ہا لوگ وابستہ ہیں ۔ اور ان میں بیشتر تعداد ان غریب بیواؤں کی ہے ۔ ان نوجوانوں کی ہے ۔ جنہوں نے اس ذریعہ معاش کو شروع سے اپنا رکھا تھا ۔ اور سب یکایک اس قانون کے نفاذ سے اپنے ایک اہم ذریعہ سے محروم ہوگئے تھے ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس بل کو منظور کرنے کے لئے ہمیں ایک بنیادی ترمیم منظور کرنی ہوگی جس سے دونو مقاصد کی تکمیل ہو جائے گی ۔ بیڑی بنانے والوں کو روزگار بھی میسر آ جائے گا ۔ اور سمگلنگ کے انسداد کی بھی ہمارے لئے آسانی پیدا ہو جائیگی ۔ شکریہ ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ بیڑی اور اسکے پتے پر پابندی اٹھانے سے نہ صرف ہزاروں مزدوروں کو روزگار ملیگا ۔ بلکہ یہ گھریلو صنعت ایک بار پھر کام کر سکے گی ۔ اس سے غریب عوام کو بہت فائدہ ہوگا ۔ کیونکہ ان دنوں سگریٹ انتہائی گراں ہو چکا ہے ۔ بیڑی میسر آنے سے سگریٹ کی طلب کافی حد تک کم ہو جائیگی ۔ اور بیڑی چونکہ سگریٹ کے مقابلہ میں کافی سستی ہوتی ہے ۔ اس لئے غریب عوام مزدور ۔ چھوٹے چھوٹے کسان لوگ جو ہیں ۔ وہ اس سے فائدہ اٹھا سکیں گے ۔ جناب والا ۔ حاجی صاحب نے جس خدشہ کا اظہار کیا ہے ۔ سمگلنگ وغیرہ کا اس کو بھی یکسر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ۔ اور مجھے توقع ہے کہ وزیر موصوف اپنی نیک نیتی کے باوجود اگر سگلرز سے دعوت کھا چکے ہیں تو ان سے آئندہ محتاط رہیں گے اور ان کے چکروں میں نہیں آئیں گے اور بارڈر ایریاز کے لئے جیسے تابش صاحب نے فرمایا ہے کوئی ایسی ترمیم کر دی جائے کہ وہاں بیڑی نہ بن سکے ۔ کہ سمگلنگ دوبارہ شروع نہ ہو جائے ۔

وزیر صنعت ۔ جناب معزز ارکان سید تابش الوری ۔ میاں خورشید انور اور حاجی صاحب نے اتنی زیادہ پوزیشن واضح کر دی ہے کہ حقیقت میں

مثبت
مجھے زیادہ تردید کرنے کی ضرورت نہیں ۔ بہر حال میں کچھ positive نکات بتا رہا ہوں ۔ جناب والا ۔ جب یہ قانون پاس کیا گیا تھا اور یہاں مغربی اور مشرقی پاکستان میں بیک وقت پاس کیا گیا تھا تو سب سے پہلے حرکت مشرقی پاکستان کی طرف سے آئی تھی ۔ ایک پتا جس کو کنبی لیف کہتے ہیں وہ مشرقی پاکستان میں پایا جاتا ہے ۔ دوسرے ملکوں مثلاً سیلون اور برما میں ٹینڈو لیف پایا جاتا ہے ۔ انہوں نے تھائی لینڈ کا بھی ذکر کیا جس کے لئے میں ان کا مشکور ہوں ۔ سیلون اور برما کی نسبت مجھے پہلے ہی سے معلوم تھا کہ یہ پتا ان ممالک میں ہے ۔ اس وقت مقابلہ شروع ہو گیا ۔ مشرقی پاکستان میں مغربی پاکستان کے مقابلہ میں بیڑی بنانے والوں کی تعداد زیادہ ہے اور مشرقی پاکستان میں بیڑی کا استعمال بھی زیادہ ہے ۔ وہاں ہندوستان سے چونکہ مشرقی پاکستان کا بارڈر اس قسم کا تھا کہ ہندوستان میں اس ٹینڈ ولیف کے رکھنے کا کوئی بندوبست نہیں تھا لہذا سوچا گیا کہ قانون کے ذریعے اس کے استعمال کو اور اس کے رکھنے کو منع کیا جائے تاکہ مشرقی پاکستان کا جو اپنا پتا کنبی لیف ہے وہ استعمال ہو اور انڈیا سے کوئی چیز خریدنی نہ پڑے اور نہ سمگل ہو کر آئے اور پاکستان کی جو اپنی چیز ہے اس کی کھپت ہو ۔ تو یہ تھا اس کا بنیادی مقصد ۔

جناب والا ۔ اب حالات اس قسم کے ہیں کہ نہ تو ہمیں مشرقی پاکستان سے کنبی لیف مل سکتا ہے اور نہ ہم چاہتے ہیں کہ انڈیا سے کوئی چیز خریدیں ۔ بیڑی بنانے والوں کی ایک گھریلو صنعت ہے ۔ اس کی کوئی سمگلنگ نہیں ہے اور مجھے کوئی دعوت نہیں دی گئی تھی بلکہ یہ کہ انڈسٹری کے لوگ اپنے مسائل بتانے کے لئے مختلف اجلاس کرتے ہیں ۔ میں ٹیچرز کے اجلاس میں بھی بغیر دعوتوں کے جاتا رہا ہوں ۔ جناب والا اگر عوام کی طرف سے ہم اس منصب پر فائز ہیں تو یہ ہمارا فرض ہے کہ کوئی بھی طبقہ اگر تکلیف میں ہو ۔ اگر ان کی کوئی تکالیف ہوں اگر وہ ہمیں بلائیں تو ہمیں جانا چاہیئے اور مجھے خوشی ہے ۔ تابش الوری صاحب بھی مدعو ہونے والے میں سے ایک ہیں ۔ اس لئے اس چیز کو غلط رنگ نہیں دینا

چاہیئے ۔ اگر کسی محفل میں تابش صاحب جیسے نیک دل مخلص دوست اور ان جیسے کوئی دیانت دار اشخاص موجود ہوں تو اس میں کوئی غلط مقصد نہیں ہو سکتا ۔

دوسری بات فاضل رکن حاجی صاحب نے سمگلنگ کی اٹھائی تھی جو ہندوستان سے ہوگی ۔ اس کا جواب تابش صاحب اور میاں صاحب نے دیدیا ہے ۔ یہ قانون چونکہ اپنے وقت سے بہت پہلے آگیا چونکہ دوسرے قانون میں کچھ رکاوٹ پیدا ہوئی ورنہ پہلے ہی سے ہم بارڈر ایریا کے لئے اس کی اطلاق کو بدستور رائج رکھنا چاہتے ہیں ۔ یہ ٹینڈو لیف ٹی ۔ سی ۔ پی ۔ کے ذریعے ہم نے سیلون سے امپورٹ کیا ہے ۔ پنجاب میں 140 ٹن ہے اور بہت دیر سے یہ پتا یہاں پڑا ہے ۔ اس لئے یہ قانون پنجاب میں پاس نہ ہو سکا ۔ میں فاضل رکن کی اطلاع کے لئے بتلا دوں کا سندھ نے 12 نومبر 1973ء کو یہ آرڈیننس منسوخ کر دیا ہے ۔ فرنٹیر میں بھی ہوا ہے ۔ مجھے تاریخ یاد نہیں اور پنجاب میں تو آج یہ پاس کیا گیا ہے ۔ اس سے خود آپ سمجھیں گے کہ اگر کوئی چیز اپنے ملک میں منوفیکچررز کو فراہم کر دی جائے تو عام سمجھ میں یہی آتا ہے کہ اس کی پھر سمگلنگ نہیں ہوگی ۔ اس لئے میں فاضل رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ ہماری کوشش ہوگی کہ ہم ٹھیک داموں پر مینوفیکچررز کو پتا دیں ۔ اس انڈسٹری میں کام کرنے والی عورتیں ہیں ۔ بیوگان ہیں ۔ یتیم بچے ہیں ۔ تو یہ ہماری خواہش ہے کہ ہم یہ چیز ان کو ٹھیک داموں پر دیں اور اگر ہم ایسا کریں گے تو سمگلنگ رکے گی ۔ دوسری بات ہے کہ یہ پتا جو آیا ہے یہ کافی دیر تک نہیں رہ سکتا اور یہ خراب ہو جائیگا ۔ تو ضروری ہے کہ آج یہ بل جلد پاس کر دیا جائے ۔ فاضل رکن نے جو خدشہ ظاہر کیا ہے وہ پہلے ہی سے معلوم تھا ۔ ہم یہ بل لا رہے ہیں اور ہم بارڈر ایریا میں پابندی بدستور جاری رکھیں گے جو ویسٹ پاکستان ٹینڈولیف ایکٹ کے مطابق تھی ۔ تو جناب والا ۔ اس طرح اس کی درآمد سے اس کی صنعت نہ صرف دوبارہ شروع ہو جائے گی بلکہ ہزاروں غریبوں کو و دیگر کار کنوں کو کام مل جائیگا اور سمگلنگ بند ہوگی ۔ جو خدشات فاضل رکن حاجی صاحب نے بیان کئے ہیں جنکا انہوں نے اظہار کیا ہے ۔ ان کا سدباب

ہم پہلے ہی کر رہے ہیں لیکن چونکہ یہ قانون بہت پہلے آگیا ۔ اس لئے وہ اس میں چھپا نہیں ۔ جناب والا ۔ میں آخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم یہ پتا معقول داموں پر سیلون یا کسی اور دوست ملک سے امپورٹ کرکے اس کو ٹھیک و مناسب داموں پر فراہم کریں گے ۔ سمگلنگ اس سے رکے گی اس ضمن میں ایک ترمیم پہلے ہی سے لا رہے ہیں اور بارڈر ایریا میں جو پہلے قانون تھا اس کا اطلاق بھی جاری رکھیں گے // شکریہ ۔ جناب والا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں اس ضمن میں وضاحت کروں گا کہ مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے اور جن خدشات کا اظہار کیا گیا ہے تو زیادہ تر چیز اسی کے متعلق تھی ۔ انہوں نے تسلیم کرلیا ہے کہ ہم اسے بارڈر بیلٹ ایریا میں بدستور رہنے دیں گے ۔ تمام آرڈیننس کی منسوخی کے لئے اس ایوان میں بل انٹروڈیوس کیا جا چکا ہے ۔ اس میں کسی قسم کی ترمیم نہیں ہو سکتی ۔ کیونکہ اس سے اس کی نیچر بدل جائیگی ۔ relevant قسم کی منسوخی کے لئے ترمیم آسکتی ہے ۔ کسی کلاز کو save کرنے کے لئے اس میں نہیں ۔ پھر یہ سیدھا سادہ سا بل لائیں جس میں یہ سب کلاز 3(2) منسوخ کر دیں ۔ پھر یہ مقصد حل ہو جاتا ہے ۔ and then nothing is left جناب والا ۔ جو موجودہ آرڈیننس ہے اس سب کلاز 3(2) کی repealment دیدیں تو مطلب حل ہو جاتا ہے ۔

Chaudhri Muhammad Yaqub Awan. Point of order. For the information of the learned member I would like to point out that the correct word is "repeal" and not "repealment". He has been repeating this word in the previous sittings also and it would be proper if he uses the word "repeal". The word "repealment" no longer exists in the dictionary.

مسٹر سپیکر ۔ اسلامی سربراہان کانفرنس 22 دسمبر کو انشاء اللہ اسی اسمبلی چیمبر میں ہوگی تو اس کے پیش نظر جتنی بھی سٹینڈنگ کمیٹیاں ہیں ان کے اجلاس نہیں ہو سکیں گے ۔ ہماری اسمبلی کا عملہ بھی اسلامی سربراہان کی کانفرنس کے سلسلے میں مختلف خدمات پر مامور کر دیا گیا

ہے - اسمبلی بھی available نہیں ہوگی عملہ بھی نہیں ہوگا تو میں ایوان کو اور کمیٹیوں کے ارکان اور ان کے صدر صاحبان کو اطلاع دینی چاہتا ہوں - آج کے بعد 31 دسمبر تک جتنی بھی کمیٹیوں کے اجلاس رکھے گئے ہیں وہ منسوخ سمجھے جائیں -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - چھوٹی سی گذارش ہے کہ ایک جنرل آرڈر یہ بھی فرما دیں کہ جن بلوں کو میعاد 31 دسمبر 1973 کو ختم ہو رہی ہے ان کی میعاد اب 31 مارچ 1974 تک تصور ہوگی -

مسٹر سپیکر - اس کے متعلق مجھے formally ہر ایک بل کے متعلق علیحدہ علیحدہ کرنا پڑے گا -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - ویسے جنرل اعلان فرما دیں -

مسٹر سپیکر - جتنے بل بھی ہیں ان کی میعاد بڑھا دی جائے گی -

There shall be a tea break for 30 minutes and we shall re-assamble at 11-40 a.m.

(اسمبلی کا اجلاس آدھ گھنٹہ چائے کے لئے ملتوی ہو گیا)

(وقفہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

The West Pakistan Tendoo leaves
(Prohibition of Possession and Use)
(Punjab Repeal) Bill 1973

جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ
برائے صنعت و ترقی معدنیات نے سفارش کی
ہے فی الفور زیر غور لایا جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 2)

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی کلاز 2 ایوان میں زیر غور ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ جس طرح اس ایوان کے فاضل رکن اور جناب وزیر صنعت نے فرمایا ہے کہ ان کا مقصد اس بل کے لانے کا یہ ہے کہ وہ اس صوبہ کے غریب لوگوں کے لئے روزگار فراہم کریں گے جن کا روزگار صرف بیڑی کا پتا استعمال کرنے سے ہے ۔ جناب والا ۔ اس ملک میں میں سمجھتا ہوں کسی کو اس سے کوئی اختلاف نہیں ہوگا ۔ کیونکہ آج کی دنیا میں اور بالخصوص بڑے بڑے ممالک میں بھی آج تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے تمباکو نوشی انسانوں کیلئے نہایت مضر ہے ۔ اب میں نہیں سمجھتا کہ جن ملکوں نے اس کو ایجاد کیا ۔ جن ملکوں میں یہ رواج پائی وہاں پرتو جناب والا ۔ اس پر poison تک کے لفظ لکھے جارہے ہیں۔ نئی ریسرچ کے تحت اسے حفظان صحت کے بھی خلاف قرار دیا جاتا رہا ہے۔ اور دوسری طرف ہم ہیں ۔ جناب والا کہ ایک قباحت کا آغاز کر رہے ہیں ۔ میں مانتا ہوں اور مجھے اس سے کوئی انکار نہیں کہ اس پیشہ کیساتھ بہت سے خاندانوں کا مستقبل وابستہ ہے ۔ میں مانتا ہوں کہ ان کے روزگار کا یہ ذریعہ تھا۔ مگر اس قانون کو بنے ہوئے ۔ اس روزگار کو ختم ہوئے ہوئے سات سال کا عرصہ ہو چکا ہے ۔ اور آج سات سال کے بعد ہم نہ صرف ان کو روزگار فراہم کر رہے ہیں ۔ بلکہ ایک قباحت کا بھی آغاز کر رہے ہیں ۔ کیا حکومت کے پاس روزگار فراہم کرنے کے دوسرے ذرائع نہیں ہیں ۔ کہ وہ ان غریب لوگوں کیلئے دوسرے مواقع پیدا کرے چہ جائیکہ ایک چیز کو جس کو پہلے discourage کیا جا چکا ہے ۔ اس کو مزید encourage کیا جاوے ۔ اور اسکی اجازت دی جاوے ۔ اگر اس حد تک بھی ہوتا ۔ اور مقصد صرف یہی ہوتا کہ بیڑی کے پتے کا استعمال اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی رکھا گیا ہوتا کہ سمگلنگ کو روکنے اور ختم کرنے کے لئے بھی مناسب سدباب کیا جائے گا ۔ اور وہ جو ایک خاص پرویژن اس آرڈیننس میں موجود ہے کہ Border Belt میں اسکی درآمد اسکا استعمال ۔

اسکی مینوفیکچر ممنوع ہے۔ اس کو برقرار رکھا جاوے گا تو ٹھیک تھا مگر یہاں پر تو۔ جناب والا۔ اس وقت جو کلاز ہمارے زیر غور ہے۔ جس کو اس ہاؤس میں منظوری کے لئے پیش کیا گیا ہے۔ اس میں نہ صرف ان لوگوں کو اجازت دی گئی ہے جو صحیح کاروبار اور روزگار کے لئے اس کو اپنانا چاہتے ہیں۔ بلکہ اس میں تو اس حد تک فراخدلی کا ثبوت دیا گیا ہے۔ کہ بارڈر ایریا کو بھی اجازت دیدی گئی ہے کہ وہاں بھی اب کسی قسم کی پابندی نہیں ہوگی۔ وہاں پر بھی اسکا استعمال اسی طریقہ سے ہو سکے گا۔ جس طرح اندرونی صوبہ اس کا استعمال ہوگا۔ وہاں پر جس مقصد کے لئے یہ لاگو کیا گیا تھا کہ سمگلنگ کے ذریعہ سے انڈیا سے یہ پتا نہیں آئیگا اور سمگلنگ بند ہو۔ اس کلاز کے پاس ہو جانے سے اور اس کلاز کے اس بل کا حصہ بن جانے سے میں سمجھتا ہوں کہ وہ تمام تر پابندیاں ختم ہو جائیں گی۔ جو کسی بھی صورت میں ہمارے صوبے کے لئے روا نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ۔ جناب والا۔ میں یہ بھی وضاحت کردوں۔ اس سے پہلے بھی میں نے۔ اور چاہے میرے اس Point of personal explanation کو میری speech کا حصہ سمجھ لیا جاوے میں نے بار بار اس چیز پر اصرار کیا ہے کہ اس کی زیادہ وجہ جو تھی۔ وہ سمگلنگ کی روک تھام ہی تھی۔ جس کے لئے اسے نافذ کیا گیا تھا۔ اور اس کے ساتھ دوسری برائیاں بھی شامل رکھی گئی تھیں۔ ورنہ اس اس کے امتناع کا کوئی مقصد نہیں تھا۔ اور اس امتناع میں بھی خاص طور پر یہ واضح کر دیا گیا تھا کہ تیندو لیف جو کہ انڈیا میں پیدا ہوتا ہے۔ جو انڈیا کی پیداوار ہے۔ اس پر خصوصی پابندی عائد کی گئی تھیں۔ جو آج سے ہم اٹھا رہے ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے اپنی تقریر میں اس کا جواب دیا ہے کہ ایک دعوت کی commitment کے سلسلہ میں یہ بل لایا جارہا ہے۔ اور اسی commitment کو سنبھالنے کے لئے ایک بہت بڑی سمگلنگ کی لعنت کو اس صوبہ میں مسلط کیا جا رہا ہے۔ اس میں میں نے قطعاً یہ نہیں کہا تھا کہ وہ دعوت سمگلرز کی طرف سے تھی۔ اور نہ ہی میرا یہ مقصود تھا اور نہ ہے۔ دعوت تو شہریوں نے دی تھی۔ دعوت تو چند لوگوں نے دی تھی۔ البتہ اس میں جو commitment کی

گئی تھی ۔ اور commitment کا جو نتیجہ نکل رہا ہے ۔ اس سے میں اب بھی یہی کہوں گا کہ سمگلنگ ضرور فروغ پائے گی ۔ سمگلنگ پر پہلے جو پابندی لگی ہوئی تھی ۔ انڈیا سے اس پتے کی درآمد پر جو پابندی اس آرڈر کے ذریعہ سے عائد کی گئی تھی۔ وہ آج سے ہٹ جائے گی ۔ اور اس کے ہٹ جانے کے بعد اس ملک میں تیندو لیف کی انڈیا سے سمگلنگ کے دروازے کھل جائیں گے ۔ اور وہ تیندو لیف اتنا سمگلنگ ہوگا ۔ کہ صوبے کی معیشت پر بہت برا اثر پڑے گا ۔ اس خدشہ کی بنا پر میں اب بھی پرزور طریقہ پر اس کلاز کی مخالفت کرتے ہوئے استدعا کرونگا کہ اس کلاز کو واپس لیا جاوے ۔ تاکہ سمگلنگ اس صوبہ میں پھر فروغ نہ پاسکے ۔ اور پھر یہ پتا اس صوبہ میں سمگل نہ ہو ۔ حکومت اگر امپورٹ کرنا چاہتی ہے ۔ حکومت اگر منگوانا چاہتی ہے ۔ تو وہ صرف اس میں سب کلاز delete کر سکتی ہے ۔ جس کے ذریعہ صوبہ کے باقی حصہ میں پابندی عائد ہے ۔ باقی حصہ کو آپ مستثنیٰ ہی قرارا دیدیں۔ صرف اس پتے کی حد تک جو باضابطہ اور باقاعدہ طور پر حکومت کی اجازت سے import ہو کر (حکومت کی اجازت سے ۔ حکومت کی مرضی سے) آئے ۔ جہاں تک اس ایریا کا تعلق ہے۔ اس میں قطعاً قطعاً کسی بھی حالت میں ۔ جناب والا ۔ میں اس سے اتفاق نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی اسکی اجازت دی جا سکتی ہے ۔

وزیر صنعت ۔ جناب والا ۔ میرے فاضل رکن نے جو نکات اٹھائے ہیں کہ اس سے سمگلنگ کا خطرہ نہ ہو۔ اس کیلئے میں فاضل رکن کو بھی ۔ اور اس ہاؤس کو بھی یقین دلاتا ہوں کہ ہم فوری طور پر ۔ میں پھر کہتا ہوں کہ فوری طور پر ایسے اقدامات کریں گے کہ جس سے اس قسم کی کوئی چیز نہ ہو سکے ۔ سمگلنگ encourage نہ ہو ۔ دوسری بات ۔ جناب والا ۔ جو فاضل رکن نے کہی ہے کہ اس سے ہم تمباکو نوشی کو encourage کر رہے ہیں ۔ بالکل کوئی ایسا مقصد نہیں ہے ۔ بلکہ پہلے ہی یہ بیڑی tendo leave سے بنتی رہی ہے ۔ اس لئے یہ انڈسٹری دوبارہ شروع ہو گئی ۔ اور جہاں تک تمباکو کو posion کہنے کا تعلق ہے ۔ تو اس پر میں کافی اتھارٹی کیساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ہماری ہر دوائی posion ہے ۔

آپ وہ بوتلیں دیکھیں جو اپنے گھر میں ایک دو بوتلیں رکھی ہیں - aspirine بھی posion ہے - جناب والا - صرف quantity پر ہے کہ آپ کتنی کھاتے ہیں - پانی بھی posion ہے یہ quantity کی بات ہے - اس لئے ہم یہ نہیں کہہ سکتے- اور جو رپورٹ تمباکو نوشی کی ہے - کیونکہ فاضل رکن physician نہیں ہیں - اس لئے میں نہیں کہہ سکتا - کہ انہوں نے تفصیل سے پڑھی ہوگی - اس میں باقاعدہ لکھا ہے - کتنے سگریٹ فلاں برانڈ کے - کتنے سگریٹ اتنے لمبے کارک ٹپ کے - کتنے سگار - کتنے فلاں قسم کے Tobacco pipe - - - - -

Mr. Speaker. Let us not enter into that controversy.

وزیر صنعت - نہیں جناب والا - میں صرف یہ جواب دے رہا ہوں کہ ہم تمباکو نوشی کو encourage نہیں کر رہے ہیں - اور نہ ہی اس معنی میں poison ہے - جس معنی میں عام طور پر زہر سے مقصود ہے -

مسٹر سپیکر - اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز 2 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز 1)

مسٹر سپیکر - اب بل کی کلاز 1 زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 1 بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(تمہید)

مسٹر سپیکر - اب بل کا Preamble زیر غور ہے -

سوال یہ ہے :

کہ تمہید بل کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ اب long title میں چونکہ اس میں کوئی ترامیم نہیں ہے ۔

Therefore it stands part of the bill.

وزیر صحت ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ دی ویسٹ پاکستان تینڈو لیوز (پروہیبیشن آف پوزیشن اینڈ یوز) (پنجاب ریپیل) بل 1973 (مسودہ قانون) (تنسیخ پنجاب) (تحویل میں رکھنے اور استعمال میں لانے کی ممانعت) برگ ہائے تیندو مغربی پاکستان مصدرہ 1973 منظور کیا جاوے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ دی ویسٹ پاکستان تینڈو لیوز (پروہیبیشن آف پوزیشن اینڈ یوز) (پنجاب ریپیل) بل 1973 (مسودہ قانون) (تنسیخ پنجاب) (تحویل میں رکھنے اور استعمال میں لانے کی ممانعت) برگ ہائے تیند و مغربی پاکستان مصدرہ 1973 منظور کیا جاوے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں مختصراً چند الفاظ میں اتنا عرض کرونگا کہ میری تمام تر گذارشات کے متعلق جو جواب مجھے ملا ہے وہ یہی ہے کہ ہم اس ضمن میں موثر اقدامات کریں گے ۔ کہ وہ جو پابندیاں یا سمگلنگ کے انسداد کیلئے اس میں پروویژن رکھی گئی ہیں ۔ ان کے بارے میں موثر اقدام کی یقین دہانی اور وعدہ کیا گیا ہے ۔ جناب والا ۔ میں نہیں سمجھتا کہ ایک طرف تو مانتے ہیں کہ وہ

پابندیاں جو سمگلنگ کی روک تھام کیلئے اور بالخصوص بارڈر بیلٹ میں رہنی تھیں۔ وہ رہ جانی چاہیئیں۔ ان کا انسداد ہونا چاہئے۔ سمگلنگ ختم ہونی چاہیئے۔ اور اس کے برعکس عمل یہ ہے کہ اسکی کھلے بندوں اجازت دی جارہی ہے۔ جو پرویژن سمگلنگ کو روکنے کے لئے رکھی گئی تھی۔وہ ختم کی جارہی ہے۔ اور اسکی کھلے بندوں اجازت دی جارہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بڑھ کر موثر اقدام کیا ہوگا۔ یہ بڑے سے بڑا یہی کریں گے کہ اس ایوان میں ایک نیا آرڈیننس لائیں گے۔ آرڈیننس کی شکل میں اس کو تبدیل کر کے ایک نئی پابندی عاید کریں گے اور وہ پابندی belt area میں نئی ہوگی اگر موثر اقدام کرنیکا یہی منشا اور مقصد ہے تو میں پوچھوں گا کہ وہ الزام جو ہم پر بار بار لگایا جاتا ہے یا لگایا کرتے ہیں کہ ہم تضیع اوقات کرتے ہیں۔ اور اس ایوان کا قیمتی سرمایہ خرچ کرتے ہیں اور یہ کہ اس ایوان پر ہزاروں لاکھوں روپیہ خرچ ہو رہا ہے تو کیا اس آرڈیننس کو لانے کے بعد اس کو بل بنانے کے لئے جو آج یہ prestige کا مسئلہ بنایا ہے کیا یہ بہتر نہیں تھا اس کو ایک قانون کی شکل میں لاتے اور ایک نیا آرڈیننس لانے کی ضرورت پیدا نہ ہوتی۔ تو کیا وہ تضیع اوقات نہیں ہوگا؟ کیا وہ سرمایہ کا ضیاع نہیں ہوگا؟ میں سمجھتا ہوں کہ وہ محض حکومت کی جانب سے ہوگا۔ بجائے اس کے آپ نئی لیجسلیشن لائیں یہ اس چیز کو تسلیم کریں جس کا اظہار میں کر رہا ہوں کہ بیلٹ یا بارڈر ایریا میں اسکی پابندی رہنے دیں اور وہ پابندی رہنی چاہئے۔ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی اچھی حکومت یا کوئی اچھا قانون کی اس طریقہ پر تضحیک کی جائے یا اسے بار بار اس شکل میں لائیں کہ ایک چیز کو مانتے ہوئے بھی اس کو بروقت نہ مانا جائے اور ما بعد اس کا انسداد کیا جائے اور ان کو اس کی کھلی چھٹی دیجائے پھر اس میں پابندی عاید کیجائے۔ تو جناب والا۔ یہ منطق میری سمجھ میں نہیں آئی۔ میں تو اب بھی یہ گذارش کروں گا کہ آپ اس کی مناسب ترمیم کر سکتے ہیں۔ مناسب طریق سے اس کو نئے بل کی شکل میں لاسکتے ہیں۔ اس کو منظور کرکے آپ کھلی چھٹی آج کے دن بارڈر ایریا کو نہ دیں یا اس وقت تک بارڈر ایریا کو کھلی چھٹی نہ دیں جب تک کوئی نیا قانون آپ نافذ نہیں کرتے۔

وزیرصنعت ۔ جناب والا ۔ جواباً میں یہ گذارش کرنی چاہتا ہوں کہ قانونی مشکلات پیش آگئی ہیں وہ یہ کہ ریپیل ایکٹ میں امنڈمنٹ نہیں ہو سکتی ایک جواب تو یہ ہے ۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ قانون گورنر صاحب کے پاس ان کی منظوری کے لئے جائیگا اور لاگو بعد میں ہوگا تو میں یہ یقین دہانی اس ہاؤس میں کراتا ہوں کہ اس قانون کے نافذ ہونے سے پہلے پہلے اس قانون کے ذریعے سے ایسے ایسے اقدامات کریں گے جس سے سمگلنگ رک سکے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :

کہ دی ویسٹ پاکستان لینڈ و لیوز (پروھیبیشن آن پوزیشن اینڈ یوز) (پنجاب ریپیل) بل 1973 منظور کیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ اب ایک تحریک التوا مسٹر جاوید ہاشمی کے بارے میں ہے لیکن چونکہ آپ فرماتے ہیں کہ نوٹس نہیں دیا ہوا تھا اور صرف امجد حمید دستی کیطرف سے نوٹس تھا ۔ وزیر موصوف کہتے ہیں کہ وہ رپورٹ اس کی منگوائیں گے ۔ اب ایک اور بڑھ گئی ہے تو ہم ان کو اکٹھا ہی ایک بجے take up کر لیں گے ۔

مسودہ قانون صنعتی ترقیاتی بورڈ پنجاب مصدرہ 1973

(مسودہ قانون نمبر64 بابت 1973)

(جاری)

(کلاز ۔ 11)

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی کلاز 11 زیر غور ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - اگر آپ اجازت دیں تو میں ترمیم پیش کرتا ہوں -

مسٹر سپیکر - کیا وہی ترمیم پیش کر رہے ہیں جس کی اطلاع آپ نے دی ہوئی ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - یہی ہوگی - ترمیم نمبر 36 پیش کر رہا ہوں -

مسٹر سپیکر - کیا سردار امجد حمید صاحب آپ کی بھی اس میں ترمیم ہے ؟

سردار امجد حمید خان دستی - اس سے پہلے کہ کورم کا کوئی صاحب اعتراض کریں اور یہ ہاؤس ختم ہوجائے میں عرض کرتا ہوں کہ - -

مسٹر سپیکر - کیا آپ تحریک التوا کی بات کرنے لگے ہیں ؟

سردار امجد حمید خان دستی - اس وقت اعتراض ہوگا کہ کورم نہیں ہے -

مسٹر سپیکر - تو پھر کل کر لیں گے -

سردار امجد حمید خان دستی - جناب والا - یہ ضروری مسئلہ ہے اس کے متعلق آپ نے بھی مہربانی فرمائی ہے -

وزیر قانون - میں ایک بجے آج ضرور جواب دوں گا - اس وقت کورم بھی ہوگا -

سردار امجد حمید خان دستی - میرا خیال ہے کہ نہیں ہوگا نہ نو من تیل ہوگا اور نہ رادھا ناچے گی -

مسٹر سپیکر - اس وقت گورنمنٹ پارٹی کا کورم ہوگا اور جواب دیا جائیگا - گورنمنٹ پارٹی اس بات کو ملحوظ خاطر رکھے گی کہ اس وقت کورم ضرور ہو - حاجی محمد سیف اللہ خان ترمیم نمبر 36 پیش کریں گے -

Haji Muhammad Saifullah Khan. I beg to move:

That in sub-clause (2) of Clause 11

of the Bill, the words "or a person authorised by Government in this behalf", occurring in lines 3-4, be deleted.

Minister for Industries. Agreed.

Mr. Speaker. Motion moved. The question is:

That in sub-clause (2) of Clause 11 of the Bill, the words "or a person authorised by Government in this behalf" occurring in lines 3-4, be deleted.

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ کلاز 11 ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ ہے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 12)

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی کلاز 12 زیر غور ہے ۔

سوال یہ ہے :

کہ کلاز 12 بل کا حصہ ہے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(کلاز ۔ 13)

Mr. Speaker. Clause 13 of the Bill is under consideration. As there is no amendment, I put the question :

The question is :

That Clause 13 do stand part of the Bill.

(The motion was carried).

(کلاز 14)

Mr. Speaker. Clause 14 is under consideration. As there is no amendment, I put the question.

The question is :

That Clause 14 do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

(کلاز 15)

Mr. Speaker. Clause 15 is under consideration. Haji Muhammad Saifullah Khan to move his amendment please.

Haji Muhammad Saifullah Khan. Sir, I move the amendment :

That for first proviso to sub-clause (1) of Clause 15 of the Bill, the following be substituted, namely :—

Provided that sixty days shall not intervene between the two meetings.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

That for first Proviso to sub-clause (1) of Clause 15 of the Bill, the following be substituted, namely :—

Provided that sixty days shall not intervene between the two meetings.

Minister for Industries. I agree Sir.

Mr. Speaker. The question is :-

That for first proviso to sub-clause (1) of Clause 15 of the Bill, the following be substituted, namely :

Provided that sixty days shall not intervene between the two meetings.

(The motion was carried).

Mr. Speaker. Haji Muhammad Saifullah Khan to move his next amendment please.

Haji Muhammad Saifullah Khan. Sir, I move the amendment.

> That in sub-clause (5) of Clause 15 of the Bill, the words "or any defect in the constitution of" occurring in line 3, be deleted.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

> That in sub-clause (5) of Clause 15 of the Bill, the words "or any defect in the constitution of" occurring in line 3, be deleted.

Minister for Industries. I agree Sir.

Mr. Speaker. The question is :

> That in sub-clause (5) of Clause 15 of the Bill the words "or any defect in the constitution of" occurring in line 3, be deleted.
>
> (The motion was carried).

Mr. Speaker. The question is :

> That Clause 15 as amended do stand part of the Bill.
>
> (The motion was carried).

(کلاز 16)

Mr. Speaker. Clause 16 is under consideration. As there is no amendment, I put the question.

The question is :

> That Clause 16 do stand part of the Bill.
>
> (The motion was carried).

(کلاز 17)

Mr. Speaker. Clause 17 is under consideration. **Haji Muhammad Saifullah Khan, Syed Tabish Alwari, Mian Manzoor Ahmad Mohal and Mian Khurshid Anwar** to move their amendment No. 61.

Haji Muhammad Saifullah Khan. Sir, I move the amendment :

> That in sub-clause (1) of Clause 17 of the Bill, between the words "commercial" and " considerations " occurring in line 5, the words "and national" be inserted.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

> That in sub-clause (1) of Clause 17 of the Bill, between the words "commercial" and "consideration" occurring in line 5, the words "and national" be inserted.

Minister for Industries. I agree Sir.

Mr. Speaker. The question is :

> That in sub-clause (1) of Clause 17 of the Bill, between the words "commercial" and "considerations" occuring in line 5, the words "and national" be inserted.

(The motion was carried).

Mr. Speaker. The question is :

> That Claus 17 as amended do stand part of the Bill·

(The motion was carried).

(کلاز 18)

Mr.Speaker. Clause 18 is under consideration. Mian Khurshid Anwar to move his amendment please.

Mian Khurshid Anwar. Sir, I move the amendment :

> That in Clause 18 of the Bill, the brackets and figure "(1)" appearing in the beginning, be deleted.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

> That in Clause 18 of the Bill, the brackets and figure "(1)" appearing in the beginning, be deleted.

Minister for Industries. I agree Sir.

Mr. Speaker. The question is :

> That in Clause 18 of the Bill, the brackets and figure "(1)" appearing in the beginning, be deleted.

(The motion was carried).

Mr. Speaker. The question is :

> That Clause 18, as amended, do stand part of the Bill.

(The motion was carried).

(کلاز 19)

Mr. Speaker. Now Clause 19 is under consideration. There is no amendment to this Clause. I put the question.

The question is :

> That Clause 19 do stand part of the Bill.

(The motion was carried).

(کلاز 20)

Mr. Speaker. Now Clause 20 is under consideration, Mian Khurshid Anwar to move his amendment please.

Mian Khurshid Anwar. Sir I move the amendment :

> That in sub-clause (1) of Clause 20 of the Bill, for the word "Director" occurring in line 6, the word "Directors" be substituted.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

> That in sub-clause (1) of Clause 20 of the Bill, for the word "Director" occurring in line 6, the word "Directors" be substituted.

Minister for Industries. I agree Sir.

Mr. Speaker. The question is :

> That in sub-clause (1) of Clause 20 of the Bill, for the word "Director" occuring in line 6, the word Directors" be substituted.

(The motion was carried).

Mr. Speaker. The question is :

> That Clause 20, as amended, do stand part of the Bill.

(The motion was carried).

(کلاز 21)

Mr. Speaker. The Clause 21 is under consideration. As there is no amendment to this Clause, I put the question.

The question is :

> That Clause 21 do stand part of the Bill.

(The motion was carried).

(کلاز 22)

Mr. Speaker. Clause 22 is under consideration. No amendments I put the question.

The question is :

That Clause 22 do stand part of the Bill.

(The motion was carried).

(کلاز 23)

Mr. Speaker. Now Clause 23 is under consideration. There is no amendment to this Clause. So I put the question.

The question is :

That Clause 23 do stand part of the Bill.

(The motion was carried).

(کلاز 24)

Mr. Speaker. Now Clause 24 is under consideration. There is no amendment to this Clause. So I put the question.

The question is :

That Clause 24 do stand part of the Bill.

(The motion was carried).

(کلاز 25)

Mr. Speaker. Now Clause 25 is under consideration. Chaudhry Muhammad Yaqoob Awan to move his amendment please.

Chaudhri Muhammad Yaqoob Awan. Sir, I move the amendment :

That in sub-clause (1) of Clause 25 of the Bill for the words and comma

"as for as possible, within four months of" occurring in lines 1-2 the words and comma "as soon as possible, after" be substituted.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

That in sub-clause (1) of Clause 25 of the Bill, for the words and comma "as far as possible, within four months of" occurring in lines 1-2 the words and comma "as soon as possible, after" be substituted.

Minister for Industries. I agree Sir.

Mr. Speaker. The question is :

That in sub-clause (1) of Clause 25 of the Bill, for the words and comma "as far as possible, within four months of" occurring in lines 1-2, the words and comma "as soon as possible, after" be substituted.

(The motion was carried).

Mr. Speaker. The question is :

That Clause 25, as amended, do stand part of the Bill.

(The motion was carried).

(کلاز 26)

Mr. Speaker. Now Clause 26 is under consideration. There is no amendment to this Clause, I put the question.

The question is :

That Clause 26 do stand part of the Bill.

(The motion was carried).

(کلاز 27)

Mr. Speaker. Clause 27 is under consideration. There is no amendment to this Clause. I put the question.

The question is :

That Clause 27 do stand part of the Bill.

(The motion was carried).

(کلاز 28)

مسٹر سپیکر - اب بل کی کلاز 28 زیر غور ہے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - گزارش یہ ہے کہ 27 کلاززز ہو چکی ہیں اور باقی صرف دو رہ گئی ہیں اب تحریک التوا لے لیں -

مسٹر سپیکر - کلاز نمبر ایک ابھی باقی ہے اور اسی طرح اور بہت کلاززز باقی ہیں -

چوہدری محمد یعقوب اعوان - جناب والا - کلاز 1 میں ترمیم بھی ہے -

Mr. Speaker. Now Clause 28 is uuder consideration. There is no amendment to this Glause. I put the question.

The question is :

That Clause 28 do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

(کلاز 29)

Mr. Speaker. Now Clause 29 is under consideration. There is no amendment to this Clause. I put the question.

The question is :

That Clause 29 do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

(شیڈول)

Mr. Speaker. Schedule is consideration. Sh. Aziz Ahmad to move his amendment please.

Sheikh Aziz Ahmad. Sir, I move the amendment :

> That in the Schedule to the Bill, after item 5, the following new item be added as item 6, namely :-
>
> 6. Vegetable Oill and Hydrogenated Vegetable Oil.

Mr. Speaker. The amendment moved is.

> That in the Schedule to the Bill, after item 5. the following new item be added as item 6, namely :
>
> 6. Vegetable Oil and Hydrogenated Vegetable Oil.

Minister for Industries. I agree Sir.

Mr. Speaker. The question is :

> That in the Schedule to the Bill, after item 5, the following new item be added as item 6, namely :-
>
> 6. Vegetable Oill and Hydrogenated Vegetable Oill.

(The motion was carried)

Mr. Speaker. Now the question is.

> That Schedule, as amended, do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

(کلاز 2)

Mr. Speaker. Now Clause 2 of the Bill is under consideration.

The question is :

That Clause 2 do stand part of the Bill.

(The metion was carried)

(کلاز 1)

Mr. Speaker. Now Clause 1 of the Bll is under consideration.

Haji Muhammad Saif Ullah Khan. Sir I move :

That in sub-clause (2) of Clause 1 of the Bill, for the words and commas "on such date as Government may, by notification in the official Gazette, specify in this behalf" occurring in lines 2-4, the words "at once" be substituted.

Minister for Industries. Agreed.

Mr. Speaker. Motion moved and the question is :

That in sub-clause (2) of Clause 1 of the Bill, for the words and commas "on such date as Government may, by notification in the official Gazette, specify in this behalf" occurring in lines 2-4, the words "at once" be subsituted.

(The motion was carried)

Haji Muhammad Saif Ullah Khan. Sir, I move :

That in sub-clause (4) of Clause 1 of the Bill the full-stop appearing at the end shall be omitted and there after the following proviso be added :-

and such notification shall be laid before the Assembly.

Mr. Speaker. The amendment moved is :

> That in sub-clause (4) of Clause 1 of the Bill the full-stop appearing at the end shall be ommitted and thereafter the following provise be added :-
>
> and such notification shall be laid before the Assemby.

Minister for Industries. Agreed.

Mr. Speaker. The question is :

> That in sub-clause (4) of Clause 1 of the Bill the full-stop appearing at the end shall be omitted and there-thereafter the following proviso be added :-
>
> and such notification shall be laid before the Assembly.
>
> (The moiion was carried)

Chaudhri Muhammad Anwar Samma : Sir I move the amendment :

> That in sub-clause (4) of Clause 1 of the Bill, between the word "industries" and the full stop appearing at the end, the words "mentioned in the Schedule" be inserted.

Minister for Indstries : Agreed.

Mr. Speaker. Motion moved and the question is :

> That in sub-clause (4) of Clause 1 of the Bill, between the word "industries" and the full stop appearing at the end the words

"mentioned in the Schedule" be inserted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker. Now the question is :

That Clause 1, as amended do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

(تمہید)

Mr. Speaker. Now the Preamble of the Bill is under consideration.

The question is :

That the Preamble do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Speaker. As there is no amendment in Long Title, it forms part of the Bill.

Now we take up leave applications of the hounrable members,

اراکین اسمبلی کی رخصت

چودھری فرزند علی

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست چودھری فرزند علی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گزارش ہے کہ بندہ کسی ضروری کام کی وجہ سے مورخہ 30 نومبر اور 3, 4 دسمبر 1973ء کو حاضر اجلاس نہیں ہوسکا - مہربانی فرما کر رخصت عطا فرمائی جائے -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

راؤ محمد افضل خان

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست راؤ محمد افضل خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

میں ناگزیر حالات کی بنا پر 3 اور 4 دسمبر 1973ء کوشامل اجلاس نہ سکا - رخصت دو یوم منظور فرمائی جائے - ممنون ہونگا -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

تحاریک التوائے کار

سید نابش الوری - آپ نے فرمایا تھا کہ مسٹر جاوید ہاشمی کے متعلق جو تحاریک التوائے کار ہیں ان پر غور کرنے کے لئے انہیں ایک ساتھ لے لیا جائیگا -

مسٹر سپیکر - جاوید ہاشمی کے متعلق جتنی بھی تحاریک التوائے کار ہیں وہ میں take up کر رہا ہوں -

سید نابش الوری - جاوید ہاشمی تو شائد رہا ہو گیا ہو ان کے ساتھ اصغر خان کے محاصرے کے متعلق بھی تحاریک ہیں - انہیں بھی ساتھ ہی لے لیں -

مسٹر سپیکر - اس طرح تو یہ 3، 4 ہو جائینگی -

سید ثابش الوری - جناب والا - اگر مارشل اصغر خان پر لاٹھی چارج اور انکے محاصرے کے متعلق میری تحریک التوائے کار نہایت اہم ہے -

سردار امجد حمید خان دستی - جناب والا - اصغر خان کے متعلق میری بھی تحریکیں ہیں - انہیں بھی ساتھ ہی لے لیا جائے -

مسٹر سپیکر - جاوید ہاشمی کا اصغر خان کے ساتھ کیا تعلق ہے - وہ اگر آپ بتا دیں تو میں دونوں کو جوڑ لونگا نہ تو وہ دونوں ایک دوسرے کی پارٹی کے ممبر ہیں اور نہ ہی وہ دونوں ایک ساتھ کام کرتے ہیں -

سردار امجد حمید خان دستی - جناب والا - ان کا طالبعلموں کے واقعہ سے تعلق ہے - اس لئے یہ بڑا اہم مسئلہ ہے -

سید ثابش الوری - جناب والا - یہ واقعات سانحہ ملتان سے متعلق ہیں - اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ یہ ایک ساتھ ہی لے لی جائیں -

مسٹر سپیکر - ملتان کے سانحہ کے متعلق تو یہ آ رہی ہیں -

سید ثابش الوری - جناب والا - اسکے نتیجے میں جو صورت حال پیدا ہوئی ہے اس پر غور کرنا مطلوب ہے -

مسٹر سپیکر - ایک جج صاحب اس پر غورکرنے کے لئے متعین ہیں - انہیں اس کے سامنے پیش کیا جا سکتا ہے - اگر یہ ملتان کے سانحہ کے نتائج سے متعلق ہے تو پھر میں اسکی اجازت نہیں دونگا -

سید ثابش الوری - جناب والا - یہ ایک خاص اہمیت کا سوال ہے کہ ایک شخص جو اپنی پارٹی کا سربراہ ہے اسے محاصرے میں رکھا گیا ہے - یہ اتنا بڑا واقعہ ہے اور آپ کہتے ہیں کہ اسے یہاں زیر بحث نہیں لایا جا سکتا -

مسٹر سپیکر - اب میں انہیں takeup کر رہا ہوں تاکہ ممبروں کو بھی معلوم ہو جائے - تحریک التوائے کار نمبر 294 علامہ رحمت اللہ اوشد کی ہے - 298 کرنل راجہ جمیل اللہ کی ہے - 301 حاجی محمد سیف اللہ

خان کی ہے اور 293 نمبر بھی علامہ رحمت اللہ ارشد کی ہے - چودھری ممتاز احمد کاھلوں صاحب - میں نے جو آپ کو جاوید ھاشمی کے متعلق کہا تھا کیا آپ اسکا جواب دینے کی پوزیشن میں ہیں ؟

وزیر قانون - مجھے اس میں چند منٹ اور وقت چاہئے -

مسٹر سپیکر - تو پھر پہلے سردار امجد حمید خان دستی کی تحریک التوا نمبر 306 لے لیتے ہیں -

---

مظفر گڑھ کے دو وکلاء مخدوم مظفر حسین شاہ اور واحد نواز خان کی گرفتاری

مسٹر سپیکر - سردار امجد حمید خان دستی یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ مظفر گڑھ کے دو وکلاء مخدوم مظفر حسین شاہ اور واحد نواز خان کو نا معلوم وجوہ کی بنا پر گرفتار کر لیا گیا ہے اور آج تک ان کے متعلق کوئی پتہ نہیں لگ سکا کہ انہیں کہاں محبوس رکھا گیا ہے - اس واقعہ سے ضلع مظفر گڑھ کے عوام میں خاص طور پر اور صوبہ میں عام طور پر شدید غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی ہے - یہ مسئلہ اس قدر اہمیت کا حامل ہے کہ اس پر فوری بحث کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے -

سردار امجد حمید خان دستی - جناب - اس واقعہ کی میں تھوڑی سی وضاحت کردوں - یہ ایسا واقعہ ہے کہ کسی جرم کی پاداش میں کسی کو گرفتار کرکے جیل میں بند کر دیا جائے تو اس کے بعد اس کے رشتہ داروں کو - اس کے دوستوں کو یہ مواقع میسر ہوتے ہیں کہ وہ اس سے ملاقات کر سکیں اور اس کا پتہ کر سکیں کہ وہ کس حال میں ہے - لیکن یہ واقعہ اس قسم کا ہے کہ دو وکلاء کا تین دن سے کوئی پتہ نہیں ہے کہ وہ کہاں ہیں اور ایسے معلوم ہوتا ہے کہ مظفر گڑھ ٹرائیبل ایریا بن کر رہ گیا ہے -

مسٹر سپیکر - سردار صاحب ابھی میں نے اس پر بحث کی اجازت نہیں دی -

سردار امجد حمید خان دمتی - جناب والا - میں اس واقعہ کی وضاحت کرنی چاہتا ہوں کہ تین دن سے انکا کوئی پتہ نہیں ہے -

مسٹر سپیکر - سردار صاحب - میں اس معاملے میں liberal تو ضرور ہو رہا ہوں کہ آپ ایک دو منٹ میں کوئی بات کہنی چاہتے ہیں تو کہہ لیں - لیکن آپ نے اس پر تقریر کرنی شروع کر دی ہے - کاھلوں صاحب کیا آپ نے اس پر کچھ کہنا ہے یا میں اس پر اپنا فیصلہ صادر کر دوں ؟

وزیر قانون - جناب سپیکر - واقعات اس طرح پر ہیں کہ مورخہ یکم دسمبر کو طلباء کا ایک جلوس ضلع کچہری مظفر گڑھ میں آیا جس کو مخدوم مظفر حسین شاہ اور واحد نواز خان وکلاء نے خطاب کیا - تقاریر کے بعد ہر دو وکلاء جلوس میں شامل ہوگئے اور جلوس کی راہنمائی کرکے مقامی پیپلز پارٹی کے دفتر کے سامنے لے گئے - سب سے پہلے پیپلز پارٹی کا جھنڈا اتار کر جلایا گیا - پھر دفتر میں گھس کر فرنیچر - ریکارڈ - دریاں - پردے وغیرہ بالجبر دفتر میں موجود لوگوں کو زدو کوب کرنے کے بعد لے گئے - مقدمہ زیر دفعات 148/149/380/453 تعزیرات پاکستان اور انکے علاوہ 42 ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت درج ہوا - مخدوم مظفر حسین شاہ اور واحد نواز خان کو گرفتار کیا گیا - ان کی درخواست ضمانت بعدالت علاقہ مجسٹریٹ صاحب مسترد ہوچکی ہے - آج انکی درخواست ضمانت عدالت سیشن مظفر گڑھ کے پاس زیر سماعت تھی اور میں نے ابھی ابھی ٹیلیفون پر اطلاع حاصل کی ہے کہ انکی تاریخ پیشی ملتوی ہو کر 7 دسمبر 1973ء مقرر ہو چکی ہے -

Mr. Speaker. The matte is subjudice. They have been produced before a Magistrate, and have now moved the Sessions Judge. In these circumstances I can't entertain such an adjournment motion.

سردار امجد حمید خان دستی - جناب - میں عرض کرتا ہوں کہ جو واقعات انہوں نے بیان فرمائے ہیں انکی تردید قطعی طور پر اخبارات میں آنے والی خبروں سے ہوچکی ہے -

مسٹر سپیکر - انہوں نے کہا ہے کہ ملزمان نے مجسٹریٹ کو ضمانت کی درخواست دی اور وہ مجسٹریٹ نے مسترد کر دی ہے - کیا اسکے بعد آپ کوئی بیان دینے کی پوزیشن میں ہیں ؟

سردار امجد حمید خان دستی - یہ نہیں ہے - نہ انہوں نے ضمانت کی درخواست دی ہے . . . .

Mr. Speaker. Then make that statement. This i the allegation against them. It may be a false allegation.

سردار امجد حمید خان دستی - جناب - میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ انہوں نے ایک بات فرمائی ہے کہ وہ لوگوں کو لے جاکر دفتر میں گھس گئے -

Mr. Speaker. This is the allegation against them.

Sardar Amjad Hamid Khan Dasti. This is the allegation but this is not correct, sir.

Mr. Speaker. This may not be correct ; the court will decide it. We can't decide it ; we can't convert ourselves into a court and decide whether the allegation made by a Police officer or by the Police, where a case has been registered, is correct or not. The court can do this.

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - سردار امجد حمید خان دستی نے آپکی خدمت میں یہ بھی گزارش کی تھی کہ ان دو وکلاء کے متعلق معلوم نہیں ہے کہ انہیں کہاں محبوس رکھا ہوا ہے - بڑی مہربانی ہو گی اگر وزیر متعلقہ اس کے متعلق کچھ فرما دیں کہ وہ کس جگہ پر ہیں -

مسٹر سپیکر - اگر وہ بتانا چاہیں تو بتا دیں مگر یہ بات کہ انکی ضمانت کی درخواست دی گئی جو نا منظور ہو گئی - اب عدالت سیشن میں انکی

ضمانت کی درخواست دی گئی ہے اور یہ کیس کل تک ملتوی ہو گیا ہے - یہ اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ یہ پتہ ہے کہ وہ کہاں ہیں -

سردار امجد حمید خان دستی - انہوں نے تو نہیں بتایا کہ وہ کہاں ہیں -

مسٹر سپیکر - انہوں نے نہیں بتایا لیکن اس بات سے صاف ظاہر ہے کہ وہ کہاں ہیں -

سردار امجد حمید خان دستی - ضمانت کی درخواست دینے سے تو پتہ نہیں چل سکتا کہ وہ کہاں ہیں -

وزیر قانون - وہ پولیس کی حراست میں موجود ہیں -

سردار امجد حمید خان دستی - مگر کہاں ہیں ؟

وزیر قانون - مظفر گڑھ میں -

سردار امجد حمید خان دستی - اخبارات کی خبروں سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے یہ پتہ چلتا ہے کہ انکا کہیں بھی پتہ نہیں چلتا -

وزیر قانون - جناب سپیکر - اس طرح ہو سکتا ہے کہ اگر جناب امجد حمید خان دستی صاحب نے واپس مظفر گڑھ جانا ہو تو مجھے بتا دیں کہ وہ کس تاریخ کو وہاں پہنچیں گے - میں ڈی - سی - کو ٹیلیفون کر دیتا ہوں کہ وہ ان کی ملاقات بھی کرا دیں اور انہیں دکھا بھی دیں -

مسٹر سپیکر - اگر اس سے پہلے وہ ضمانت پر رہا ہو گئے تو ؟

وزیر قانون - 7 دسمبر 1973ء کو ان کی درخواست ضمانت کی سماعت ہونی ہے -

Mr. Speaker. In view of the statement of the Minister that a case has been registered and is being investigated and the matter is before the court, I cannot entertain it.

ملتان میں پنجاب یونیورسٹی کے سابق صدر جاوید ہاشمی پر حوالات میں تشدد

مسٹر سپیکر - علامہ رحمت اللہ ارشد یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے مورخہ 2 دسمبر کو ملتان میں پنجاب یونیورسٹی کے سابق صدر جاوید ہاشمی پر حوالات میں تشدد کیا گیا - انہیں سی - آئی - اے - سٹاف سے حوالات لے جا کر برف پر لٹا دیا - اس واقعے سے طلبہ برادری اور جمہوریت پر ایمان رکھنے والے کروڑوں عوام میں اضطراب پیدا ہو گیا ہے -

اس کے بعد تحریک التوا نمبر 298 ہے - راجہ جمیل اللہ صاحب موجود نہیں ہیں -

---

طالب علم لیڈر مسٹر جاوید ہاشمی پر پولیس کا حوالات میں تشدد

مسٹر سپیکر - حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "وفاق" مورخہ 2 دسمبر 1973ء میں شائع شدہ خبر کے مطابق طالب علم لیڈر - مسٹر جاوید ہاشمی کو پولیس نے گرفتار کر کے حوالات میں برف پر لٹایا اور ان پر تشدد کیا گیا - پولیس کے اس ناروا سلوک اور غیر قانونی عمل و حرکت سے عوام میں سخت اضطراب و بے چینی اور شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے -

اسی مضمون کی ایک تحریک التوائے کار میاں خورشید انور کی ہے - وہ بھی اس وقت ایوان میں موجود نہیں ہیں -

وزیر قانون و اطلاعات - جناب سپیکر ! میں مفصل جواب دینا چاہتا ہوں مجھے صرف پانچ منٹ اور دیے جائیں - کیونکہ ٹیلیفون کی کال ابھی

بک کی ہوئی ہے چند منٹ کا انتظار فرمائیں - میں تفصیلاً بتانا چاہتا ہوں کہ اس کو کب گرفتار کیا گیا کتنی دیر ہمارے پاس رہا کب رہا کر دیا گیا اور اس وقت کہاں ہے - میں معزز ایوان کو مطمئن کرنا چاہتا ہوں -

مسٹر سپیکر - تو کیا پندرہ منٹ کا بریک کر لیں ؟

وزیر قانون و اطلاعات - جناب سپیکر ! محمد حنیف نارو صاحب کے سوال کے متعلق ایک ایشورنس تھی -

مسٹر سپیکر - آپ کو شاید کسی نے بتایا نہیں وہ ایشورنس کمیٹی کو refer ہو گئی ہے -

وزیر قانون و اطلاعات - ٹھیک ہے تاہم چیک بھیجا جا چکا ہے اور ادائیگی ہو چکی ہے -

سید تابش الوری - جناب والا ! میری تحاریک التوا کار نہایت اہم اہم ہیں اور وہ آپ کے سامنے ہیں - آپ تین سو نمبر سے بھی آگے جا رہے ہیں -

مسٹر سپیکر - آپ کی تحریک تو کہیں بیچ ہی میں رہ گئی ہوئی ہے -

سید تابش الوری - جناب والا ! آپ دانستہ طور پر اس تحریک کو نظر انداز کر رہے ہیں - میں بڑی ذمہ داری سے یہ الزام عاید کر رہا ہوں - جناب والا ! یہ تحریک استقلال کے رہنما کے محاصرے سے متعلق ہے - انہیں ملتان میں گھر میں محبوس رکھا گیا - خانیوال میں لاٹھی چارج ہوا آپ اس اہم ترین معاملے کو نظر انداز کر رہے ہیں -

Mr. Speaker. Let there be a break for 15 minutes. We shall re-assemble at 1-30 p. m.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی 15 منٹ تک کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسودات قانون

مسودہ قانون صنعتی ترقیاتی بورڈ پنجاب مصدرہ 1973ء

(مسودہ قانون نمبر 64 بابت 1973)

(جاری)

مسٹر سپیکر - وزیر صنعت -

وزیر صنعت - جناب والا - میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ پنجاب انڈسٹریل ڈویلپمنٹ بل 1973ء منظور کیا جائے -

مسٹر سپیکر - تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے -

کہ پنجاب انڈسٹریل ڈویلپمنٹ بل 1937ء منظور کیا جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

تحاریک التوائے کار

مسٹر سپیکر - اب تحاریک التوائے کار جو کہ جاوید ہاشمی کی گرفتاری اور اس پر تشدد کے متعلق ہیں وہ زیر غور ہیں وزیر قانون و اطلاعات -

وزیر قانون و اطلاعات - جناب سپیکر - اصل واقعات یہ ہیں کہ مورخہ 27 نومبر کو پرانی کوتوالی ملتان میں مقدمہ نمبر 620 زیر دفعات نمبر 153 - اے - 153 - بی - 148 - 149 تعزیرات پاکستان اور 43 - 49 ڈیفینس آف پاکستان رولز کے تحت درج ہوا اور جاوید ہاشمی - منظور احمد احسان - عبدالرحمان - حفیظ - زمان جعفری - باسط قریشی - نفیس انصاری - محمود نواز باہر کو گرفتار کیا گیا ان میں سے جاوید ہاشمی - منظور احمد احسان - عبدالرحمان اور حفیظ کو مورخہ 3 دسمبر 1937 قبل دوپہر جناب چیف منسٹر صاحب کے احکامات کے تحت رہا کر دیا گیا ہے - کیونکہ انہوں نے حکم

جاری کیا تھا کہ ملتان میں جتنے طالب علم گرفتار ہوئے ہیں ان سب کو رہا کر دیا جائے ۔ پھر اس کے بعد جو دوسرے یہ لوگ تھے زمان جعفری ۔ باسط قریشی ۔ نفیس انصاری اور محمد نواز بابر ان کو ایڈیشنل سیشن جج ملتان نے کل ضمانت پر رہا کر دیا تھا ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ تحریک التوا نمبر 276 ہے جو میاں خورشید انور صاحب کی ہے ۔ اس کے متعلق گزارش کرونگا کہ خورشید خان ۔ ملک بشیر احمد اعوان ۔ عارف محمود قریشی۔ ارشد خان ۔ ملوک خان کو پھر گرفتار کیا ہی نہیں گیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور کو میں نے بلایا تھا وہ موجود نہیں ہیں ۔

وزیر قانون ۔ اس کے بعد تحریک التوا نمبر293 ہے۔ اس میں تشدد کا ذکر ہے ۔ یہ علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب کی ہے ۔ اور حاجی سیف اللہ صاحب کی ہے تو اس کے متعلق میری یہ گذارش ہے کہ یہ اخباری اطلاع کے مطابق پیش کر دی ہے حالانکہ ان میں سے کسی کو بھی سی ۔ آئی ۔ اے سٹاف میں نہیں لے جایا گیا ۔ نہ برف پر لٹایا گیا اور نہ ہی کوئی سختی کی گئی ہے ہرگز ان پر کسی قسم کی کوئی سختی نہیں کی گئی ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ میں اپنی معلومات کی بنا پر کہہ سکتا ہوں جاوید ہاشمی کو برف پر لٹایا گیا ہے ۔

وزیر قانون و اطلاعات ۔ میں تو خود وہاں موجود نہیں تھا ۔ میں نے ہوم سیکرٹری سے بات کی ہے ۔ ڈپٹی کمشنر ملتان اور ایس ایس پی سے خود بات کی ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ یہ لوگ تو خود انکو برف پر لٹانے کے ذمہ دار ہیں ۔ یہ خود کسطرح سے اعتراف کریں گے ۔

وزیر قانون و اطلاعات ۔ جناب سپیکر ۔ میں چاہتا ہوں کہ میں جب بات ختم کروں تو علامہ صاحب کو ٹائم دیں ۔ افسران سے میں نے بات کی ہے اور پوری ذمہ داری سے میں ہاؤس کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ غلط

الزام ہے قطعاً کسی پر کوئی سختی نہیں کی گئی - نہ کسی کو برف پر لٹایا گیا ہے - اور نہ ہی کسی کو سی - آئی - اے سٹاف میں لے جایا گیا - جناب یہ جو تحریک التوا اس وقت پیش کی گئی ہے جب اسمبلی میں بھیجی گئی تھی تو رہا ہو چکے تھے - 3 دسمبر قبل از دوپہر وہ رہا ہو چکے تھے اور یہ 3 دسمبر کو بعد دوپہر اسمبلی میں پہنچائی گئی - اسلئے میری یہ گذارش ہے کہ نہ اسمبلی کی کارروائی روکنے کی ضرورت ہے اور نہ ہی کوئی خوف و ہراس ہے - جب اب کوئی گرفتار شدہ حراست میں نہیں ہے سب رہا ہو چکے ہیں - اور اپنے اپنے گھروں کو جا چکے ہیں - ہرگز کوئی سختی نہیں کی گئی اور نہ ہم اجازت دیتے ہیں کہ کوئی افسر اسطرح سختی کریں جب وہ حراست میں ہوں- اگر طالب علموں پر ناجائز مقدمے ہیں تو اس پر قانونی کارروائی ہو سکتی ہے -

سید ثابش الوری - جو باقی سیاسی کارکن تھے- کیا وہ بھی رہا کر دیئے جائیں گے ؟

وزیر قانون و اطلاعات - میں عرض کر رہا ہوں طلباء کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کا حکم تھا کہ تمام طلباء کو رہا کروایا جائے وہ طلباء رہا ہو گئے - اس مقدمے میں جتنے دوسرے ملزمان تھے اس کے متعلق میں نے خود دریافت کیا ہے - انہوں نے کہا ہے کہ وہ ایڈیشنل سیشن جج ملتان کی عدالت میں پیش کر دیئے ہیں جن کے نام میں نے پڑھ کر سنائے ہیں یہی باقی اس مقدمے میں ہیں -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - یہ تحریک التوا گرفتاری کے خلاف نہیں ہے کیونکہ وہ اس وقت رہا ہو چکے تھے -

مسٹر سپیکر - یہ تشدد کے خلاف ہیں اور انہوں نے categorically deny کیا ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - انہوں نے جناب والا - دوسروں سے معلومات لیکر کہا ہے - ہم اپنی ذمہ داری سے بھی اور جس شخص کے ساتھ یہ سلوک کیا گیا ہے اس سے تصدیق کی گئی ہے- اسلئے ہم وثوق سے

کہہ سکتے ہیں کہ جو الزام اس تحریک التوا میں لگایا گیا ہے وہ درست ہے اور ان پر تشدد کیا گیا ہے ہم اس پر press کرتے ہیں جناب والا ۔

مسٹر سپیکر ۔ نہ تو آپ عینی شاھد ہیں نہ فاضل وزیر عینی شاھد ہیں آپکو بھی کسی نے بتایا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ کسی نے نہیں جناب والا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپکو غالباً اسی نے بتایا ہے جو کہتا ہے تشدد ہوا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جی ھاں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کو اس نے بتایا ہے جو کہتا ہے میں نے تشدد نہیں کیا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ وہ تو مجرم بنا ہے اسلئے اسکا کہنا غلط ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ الزام سے تو وہ ابھی مجرم نہیں بنا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا۔ اگر وہ تسلیم کرے کہ میں نے تشدد کیا ہے تو وہ مجرم بنتا ہے۔ وہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ میں نے تشدد کیا ہے اور جس کے ساتھ تشدد ہوا ہے وہ کہہ رہا ہے۔ اخبارات میں بھی آیا ہے۔ اس کی تردید گورنمنٹ کی طرف سے نہیں آئی یہ ساری چیزیں ہمارے حق میں ہیں۔ صرف ایک افسر اور اس میں بھی وہ افسر جو ملوث ہے اس کے بیان سے یہ کہہ دینا کہ کوئی وقوعہ ھی نہیں ہوا غلط ہے۔ ہمارے پاس اسکی مکمل تصدیق ہے اور ہم نے اس کی تسلی کر لی ہے ہم مطمئن ہیں اس چیز سے اسلئے ہم پریس کرتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اسمیں کوئی specific allegation نہیں ہے کہ کس افسر نے انکو برف پر لٹایا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پولیس نے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ specific نہیں ہے۔ میں اسے rule-out نہیں کر رہا ہوں ۔ اگر آپکو علم ہے توآپ مجھے بتائیں تاکہ اگر اسکے بعد کوئی انکوائری ہوتی ہے یا اس پر کوئی فیصلہ ہوتا ہے تو گورنمنٹ اس پوزیشن میں ہو کہ اسکا مسئلہ کیا ہے۔ وہ کون افیسر ہے جس کی موجودگی میں یہ کیا گیا ہے اور یہ کس جگہ ہوا ہے اور کس وقت ہوا ہے ۔

Before I allow this, I would like these specific things to be stated in the House.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پولیس کو یہ جبرو تشدد کے اختیارات کسی قانون اور ضابطہ کے تحت حاصل نہیں ہیں ۔ جو جبرو تشدد کرتے ہیں وہ لا قانونیت ہوتی ہے اور اور اس لا قانونیت کا وہ اعتراف کس طرح کر سکتے ہیں ۔

دوسری بات یہ ہے کہ جاوید ہاشمی تمام پولیس آفیسرز کو نہیں جانتا کہ وہ بتا سکے کس آدمی نے میرے ساتھ تشدد کیا ہے ۔ اب ملک بھرقاسم سے کس طرح یہ توقع رکھی جا سکتی ہے کہ وہ بتا سکیں کس نے اسے حوالات میں مارا پیٹا اور اس کی ھڈیاں ٹوٹ گئیں اب تک وہ بیٹھ نہیں سکتا ۔ اس کا بھی یہاں انکار کیا گیا ہے کہ اس کے ساتھ بھی کوئی تشدد نہیں کیا گیا ہے ۔ جناب والا ۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ بالکل صحیح ہے اور اتنی ھی specific یہ آ سکتی ہے جتنی آپکی خدمت میں پیش کر دی گئی ہے ۔ اس سے زیادہ اور کوئی چیز نہیں ہو سکتی کہ یہ پولیس والوں نے کیا ہے ۔ اب یہ کہ پولیس آفیسر کا نام بتایا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ نام نہ سہی ۔ مگر دن وقت اور جگہ تو بتائی جا سکتی ہے ۔ وھی بتا دیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ آپ نے بجا فرمایا ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ دن موجود ہے ۔ میری تحریک التواء کار متن پڑھیے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس میں نہیں ہے ۔ اگر آپ کہیں تو میں اسے پڑھ دیتا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ان ساری چیزوں کی اس وقت ضرورت ہوتی ہے اگر وہ اس بات سے انکار کر دیتے کہ اسے گرفتار کیا ہی نہیں گیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ specific allegation ہے کہ ان کو کہیں لے جایا گیا اور وہاں جا کر ان پر تشدد کیا گیا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ گرفتار کرنے کے بعد ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے تصدیق کر دی ہے ۔ میں اس لئے یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر آپ نے تصدیق کی ہے تو میں اس کی مزید وضاحت چاہتا ہوں کہ کس تاریخ کو اور کس وقت ان پر تشدد کیا گیا ۔ اگر آپ کو علم ہے تو مجھے بتا دیں اور میں اسے پیش کرنے کی اجازت دے دونگا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اسے سول لائن کی حوالات میں بند رکھا گیا ہے اور وہیں برف کی سلوں پر لٹایا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وقت تو ہو ۔ چوبیس گھنٹے کوئی برف کی سلوں پر لٹا سکتا ہے ؟ These must be something specific

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ہم نے تو چوبیس گھنٹے لکھا نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے تحریک التوا اپنے ذاتی علم کی بنا پر پیش کی ہے ۔ آپ اسے دیکھیں ۔

You could get desired informaion from the person who says that he has suffered. He must have been asked about the time and the duration.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ گرفتار کرنے کے فوراً بعد اسے حوالات میں لے گئے ۔ وہیں اسے برف کی سلوں پر بٹھایا گیا ۔ اس سے زیادہ اور کیا بتایا جا سکتا ہے ان کے پاس ٹائم ہے کہ کس وقت گرفتار کیا

گیا - ایف - آئی - آر ہوتی ہے - گرفتاری جو کی جاتی ہے اس کی تفتیش کرتے ہیں -

مسٹر سپیکر - حاجی صاحب یہ بڑی unspecific بات ہے -

If you are in a position to tell me in the House, I will admit this.

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں عرض کروں گا کہ گرفتاری انہوں نے تسلیم کی ہے - اور میں کہتا ہوں جس وقت گرفتار کیا گیا ہے - - -

مسٹر سپیکر - آپ کو پتہ نہیں ہے کہ کس وقت وہ گرفتار ہوا ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب یہ کہاں لکھا گیا ہے کہ ہم ایف - آئی - آر کی جالز نقل لے کر آئیں -

Mr. Speaker. The person suffering must have the information.

کہ مجھے گرفتار کیا گیا ہے - دوپہر کو کیا گیا ہے - رات کو کیا گیا ہے کتنے گھنٹے بعد پولیس انہیں حوالات میں لے گئی - آخر آپ بھی وکالت کرتے ہیں - آپ کو پتہ ہے - پولیس پھر کس وقت حوالات میں لے گئی - رات کو برف پر لٹایا گیا ہے صبح کو لٹایا گیا ہے -

The man must have informed you that he was arrested in the morning. If an enquiry has been made, then this should have been asked.

حاجی محمد سیف اللہ خان- جناب والا- اس تمام مرحلہ کی اس وقت ضرورت ہوتی ہے جب وہ انکار کر دیتے کہ گرفتاری ہوئی ہی نہیں - جب ایک آدمی گرفتار ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ انکوائری کے فوراً بعد اس پر تشدد کیا گیا ہے - سارا ریکارڈ ان کے پاس موجود ہے - گرفتاری کو تسلیم کرتے ہیں - باقی تشدد وہ کس طرح تسلیم کرتے ہیں -

مسٹر سپیکر ۔ میں آپ کی statement کے مطابق اسے allow کر رہا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جی ہاں جناب ۔

Mr. Speaker. I have to satisfy myself whether I should accept your statement or that of the government Prima-facie I accept your statement but for that I need this information.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب گرفتاری کے فوراً بعد ۔

مسٹر سپیکر ۔ مجھے پتہ نہیں کس وقت گرفتار ہوا ہے یعنی جس نے آپ کو ذاتی طور پر بتایا ہے کہ مجھے پولیس پکڑ کر لے گئی ہے تو اس نے ضرور یہ بتایا ہوگا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ یہ آپ میری تحریک التوا ذرا پڑھ دیں اس سے شاید میں اس قابل ہو جاؤں گا کہ آپ کو مطمئن کر سکوں ۔

سید ناہش الوری ۔ مگر آپ اس قدر باریکیوں کی طرف کیوں جانا چاہتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ باریکی کی بات نہیں ہے ۔

Prima-facie, I have to accept the statement made by the Minister.

مگر چونکہ آپ کہہ رہے ہیں کہ جب آپ نے یہ تحریک التوا دی ہے ۔

You have personally verified these facts from the concerned person. Then I have a right to ask details after this statement as to what he had told you.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ آپ ذرا میری تحریک التوا پڑھ دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں اسے پڑھتا ہوں ۔ یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جاوے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ وفاق مورخہ 2 دسمبر 1973 میں شائع شدہ خبر کے مطابق طالب علم لیڈر مسٹر جاوید ہاشمی کو پولیس نے گرفتار کر کے

حوالات میں برف پر لٹایا ۔ اور ان پر تشدد کیا گیا ۔ پولیس کے اس ناروا سلوک اور غیر قانونی عمل اور حرکت سے عوام میں سخت اضطراب بے چینی اور شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔"

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ واقع یکم دسمبر کا ہے ۔

Mr. Speaker. And what about time ?

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ وقت کے متعلق میں کچھ نہیں بتا سکتا ۔ اور ویسے بھی اس کے لئے کوئی ایسا قاعدہ نہیں ہے ۔ نہ ہی میں اتنی تفصیل میں جانے کے لئے تیار تھا ۔ اور نہ اس کی ضرورت کبھی محسوس ہوئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اور علامہ صاحب کی statement میں تو ہے کہ یہ 2 دسمبر 1973 کا واقعہ ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ نہیں جناب ۔ یکم کا ہے ۔ میں وثوق سے کہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے سی ۔ آئی ۔ اے لکھا ہے ۔ آپ نے حوالات لکھا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جی ہاں سی آئی ۔ اے کی بھی حوالات ہے ۔ ان کا تھانہ بھی الگ ہے ۔ اور حوالات بھی الگ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ میں آپ کو بتا سکتا ہوں کہ سی ۔ آئی ۔ اے کا تھانہ تو ہوتا نہیں ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ نہیں ۔ مجھے دوسری تحریک التوا کا پتہ نہیں ہے ۔ میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ تھانہ کی حوالات میں اور یکم تاریخ کو یہ واقعہ ہوا ہے ۔

Mr. Speaker. In view of this vague statement I am sorry I can't allow this adjournmeut motion.

The House is adjourned *sine-die*.

(اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی ہو گیا)